یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered. L. R. 352)

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

گر پیروی مصطفےٰ کی ہے تمہارا - مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب صحیح مل گئی تو نقل پکارے ؟ یاں وہم و خیال کا دخل کیا ہے

جلد پنجم (۵) نمبر ۱۱/۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس نہ کئے جائیں گے

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ
والیان ریاست سے ... عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... لعہ
عام خریداروں سے ... ۲ روپیہ
ششماہی ... ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

امرتسر مورخہ ۵/۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

خدا۔ انسان اور دنیا کی باہمی تعلقات کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے

اس عنوان سے ایک بسیط مضمون عیسائیوں کے رسالہ تجلی میں منقول از بروس نکلا ہے چونکہ مضمون بہت عمدہ اور فیصلہ کن ہے اس لئے ہم بھی اُسے تمام کا تمام نقل کر کے مختصر مختصر ریمارک کرتے ہیں۔ راقم نے یہ مضمون اگرچہ عیسائی مذہب کی تائید میں لکھا ہے مگر واقعات اور مسیحی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ مضمون موجودہ عیسائی مذہب کی تائید میں نہیں بلکہ تردید میں ہے اسکا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ کل مضمون چھ فقروں میں ہے۔ پس ناظرین فقرہ فقرہ مع جواب بغور سُنتے جائیں۔ راقم مضمون لکھتے ہیں:۔

"۱۔ خدا کی نسبت مسیحی مذہب کی کیا تعلیم ہے؟ خداوند مسیح نے فرمایا کہ خدا باپ ہے اور بنی آدم اُس کے فرزند۔ اس تعلیم سے ظاہر ہے کہ مسیحی مذہب خدا کی شخصیت کا قائل ہے اور اس لفظ کو انہیں معنوں میں خدا سے منسوب کرتا ہے جن معنوں میں اس لفظ کا اطلاق انسان پر ہوتا ہے۔ الٰہی اور انسانی ذات میں ایک قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ انسان سوچتا اور ارادہ ٹھانتا ہے۔ راستی اور ناراستی میں تمیز کرتا ہے اسی طرح خدا بھی عقل اور مرضی اور اخلاقی طبیعت رکھتا ہے وہ بھی سوچتا ہے۔ ارادہ کرتا ہے اور راستی اور ناراستی کا مطلب بھی اسکے نزدیک وہی ہے جو ہمارے نزدیک ہے پس وہ ایک صاحب عقل صاحب اخلاق صاحب ادراک اور صاحب احساس ہستی ہے" (تجلی صفحہ ۲۵ بابت دسمبر ۱۹۰۷ء)

ریمارک - اس فقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام انسان خدا کے فرزند ہیں اور خدا انسان کے مشابہ ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں تو انجیل اس کے مخالف ہمکو بتلاتی ہے۔ غور سے سُنئے!

"مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائیں گے۔" جو

اطلاع ضروری - گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسری ہفتہ قیمت ارسال

تمہیں دکھ دیں اور ستائیں تم اُنکے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو" (انجیل متی ۵ باب کی ۹ و ۴۵)

اِس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح صلح کاروں یعنی صرف نیک کرداروں کو خدا کے فرزند فرماتے ہیں لیکن بُری لوگوں کو کیا کہتے ہیں۔ غور سے سنو:

"اے سانپو! اور سانپ کے بچو! تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے؟"

(متی ۲۳ باب کی ۳۳)

حضرت مسیح کے پاس غیر اسرائیلی عورت نے آکر دعا کی درخواست کی تو حضرت ممدوح نے فرمایا۔

"یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو پھینک دیں" (متی ۱۵ کی ۲۶)

اِن دونوں حوالوں میں حضرت مسیح نے بداعمال بلکہ غیر اسرائیل کو سانپوں اور کتوں کے فرزند قرار دیا ہے۔ پس اتنے ہی سے راقم مضمون کا دعویٰ غلط ثابت ہوا کہ خدا باپ ہے اور بنی آدم اُس کے فرزند ہیں۔ تمام بنی آدم نہیں بلکہ صرف نیکو کار اُس کے فرزند ہیں۔ ہاں قرآن مجید یہ دعویٰ ان لفظوں میں تو نہیں کرتا۔ کہ خدا اور بندوں کے تعلقات بتلانے کو باپ اور بیٹے کا لفظ بولے جس سے ناواقف لوگ غلطی میں پھنسکر خدا کو اپنے صلبی باپ کی طرح سمجھ لیں اور گمراہی کے گڑھے میں گریں بلکہ معانی کے لحاظ سے اس سے عمدہ اور ہدایت کے لحاظ سے اس سے بہت وسیع لفظ فرمایا ہے۔ غور سے سنو! إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے حال پر بڑا ہی مہربان نہایت رحم والا ہے۔

نوٹ۔ انجیل کے محاورے میں خدا کے بیٹے کا لفظ مقبول اور مقرب بندے پر بولا جاتا ہے۔ اس سے صلبی بیٹا مراد نہیں ہے۔ اِن معنے کو واضح کرنے کے لئے رومیوں کے ۸ باب کی ۱۴ کو دیکھنا چاہئے۔ جہاں لکھا ہے:۔

"جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے وہی خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دکھ اٹھائیں" (حوالہ مذکور)

یہ حوالہ ہمکو صاف بتلا رہا ہے کہ انجیلی محاورے میں صرف مسیح ہی خدا کا بیٹا اور فرزند نہیں ہے بلکہ ہر ایک نیک بندہ خدا کا فرزند اور بیٹا بلکہ وراثت میں مسیح کا شریک ہے۔ قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ محاورہ یہودیوں میں بھی مروج تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُهُ (یہودی کہتے ہیں ہم خدا کے بیٹے اور محبوب ہیں۔ جواب دیا) قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ (اگر تمہاری بات سچ ہے کہ تم خدا کے بیٹے یعنی محبوب ہو تو خدا تمکو تمہاری شامت اعمال پر عذاب کیوں کرتا ہے؟ بلکہ تم اُس کی مخلوق میں سے بندے ہو اور بس)۔

اِس آیت میں یہودیوں کا ابن اللہ کہلانا ثابت ہوتا ہے مگر عیسائیوں نے اس مسئلہ میں غلو کر کے ابن اللہ کے معنے بگاڑ دیئے۔ یہانتک کہ گذری کہ مسیح خدا کا حقیقی بیٹا ہے چنانچہ آجکل اس قسم کی تحریریں ہمکو ملتی ہیں۔ پادری عماد الدین مفتاح الاسرار میں لکھتے ہیں۔

"مسیح اکلوتا اس مضمون سے کہ وہ سب مخلوقات سے الگ اور اعلیٰ ہے اور مخلوقات میں اُس کی مانند نہیں اور انسان کے بیٹے سے مشابہت فقط یہ ہے کہ جیسا آدمی کا بیٹا باپ سے خلق نہیں ہوتا بلکہ گویا اُس کی صلب سے انتقال کر کے تولد پاتا ہے اور ذات میں اپنے باپ کی مانند اور شبیہ ہے۔ ایسا ہی مسیح خدا کا بیٹا بھی خلق نہیں ہوا۔ بلکہ ازل سے اللہ کی ذات پاک سے ظہور پایا۔ گویا اُس سے متولد ہوا"

(مفتاح الاسرار صفحہ ۲۲)

چونکہ یہ غلو اپنی حد سے بڑھکر عوام کی نظروں میں کچھ اور ہی رنگ دکھانیوالا تھا۔ اسلئے قرآن مجید نے اِس لفظ کی اصلاح کرنے کو فرمایا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ (خدا کی اولاد کیسے ہو سکتی اُسکی تو بیوی بھی نہیں ہے) سچ ہے سے

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عباد ✦ نہ عنایت تجھے درکار کسو کی نہ حمایت
نہ شراکت ہے کسو سے نہ کسو سے ہے قرابت ✦ نہ نیابت نہ ولادت نہ بفرزند تو حاجت

توجلیل الجبروتی توامیر الامرائی

مسلمانوں کو جو آج اِس ابن اللہ کے لفظ سے نفرت ہے اُس کے جواب دہ یہی غالی عیسائی ہیں جنہوں نے اِس لفظ کو خلاف محاورہ انجیل کے استعمال کیا اور لوگوں سے کرانا چاہا ورنہ اصل موقع پر اسکا استعمال کچھ ایسا بُرا نہ تھا۔ ہاں مجازی تھا۔ لیکن چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے اِسی لفظ سے بہت سے لوگ غلطی کھا چکے تھے اِس لئے قرآن شریف نے اِس لفظ کو استعمال نہیں کیا بلکہ بجائے اِس کے مرادی معنے کا اصل لفظ رکھا چنانچہ حضرت مسیح کی شان والا مقام میں وہی لفظ فرمایا ہے۔ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ یعنی حضرت مسیح دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والا اور خدا کے مقرب بندوں سے ہے۔

راقم مضمون کا دوسرا دعوےٰ کہ مسیحی مذہب میں خدا انسان [illegible]

ahmadimuslim.de

عیسائی مذہب کے مطابق البتہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ خدا انسان کی طرح سوچتا ہے اسی طرح اپنی سوچ میں بعض اوقات غلطی بھی کر جاتا ہے بعض اوقات اُس کی سوچ کے برخلاف ہی واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں عیسائی مذہب جو ہمکو بتلاتا ہے یہ ہے کہ۔

"اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا اور انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کیونکہ میں انکو بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ مگر نوح پر خداوند نے مہربانی سے نظر کی" (پیدائش باب کی ۵ سے ۸ تک)

اس عبارت کا مدعا کیا ہے؟ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ خدا خود اپنے کئے پر انسان کی طرح پچھتاتا ہے۔ انسان کی طرح اسکی سوچ بچار کے برخلاف ہی بعض اوقات ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اوقات کام کرتے ہوئے وہ تھک بھی جاتا ہے چنانچہ لکھا ہے:

"چھ دن میں خداوند نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اور ساتویں دن آرام کیا اور تازہ دم ہوا" (خروج ۳۱ باب کی ۱۷)

مگر قرآن مجید خدا تعالیٰ کو ایسا نہیں مانتا بلکہ وہ ایسے ہی خیالات کا رد کرنے کو فرماتا ہے وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ (آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے خدا کو تکان نہیں ہوا) وہ فرماتا ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (خدا کو بندوں کے آگے اور پیچھے کے سب واقعات معلوم ہیں) اس لئے کسی کام پر پچھتانا اُسکی شان کے خلاف ہے۔ غرض قرآن مجید اس خصوص میں انجیل کے مقابلہ پر لگا نہیں کھا سکتا۔

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

(باقی باقی)

آگرہ کی بازاری اخبار مسافر نے

اس ہفتہ ایک اور گپ ہانکی ہے اگرچہ روز پیدائش سے آپ کو راست گوئی سے تعارف ہی نہیں ہوا، تاہم اس ہفتہ کی گپ دنیا میں سب گپوں سے زیادہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"چونکہ لاہور آریہ سماج کی مذہبی کانفرنس سالانہ جلسہ میں میاں ثناء اللہ امرتسری کو مدعو نہ کیا اور بجائے انکے مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو بھرتی کر لیا۔ بیچارے امرتسری نے سال بھر میں ایک مضمون تیار کیا اور ۲۴ صفحوں پر چھپوا بھی لیا۔ جسکی قیمت صرف دو پیسہ رکھی ہے۔ اگر آریہ سماج لاہور میاں پر کچھ بھی مہربانی کرتی تو بعید نہ تھا کہ سو دو سو کاپی فروخت ہو جاتی۔ کیا تھا۔ دس روز کا قورمہ پلاؤ تھا۔ لاہوری بھائیوں نے بہت برا کیا جو بیچارے کی ایک سال کی محنت پر پانی پھیر دیا، ہر سال آپکو بلاتے تھے مگر خشک ہی چلے جاتے تھے۔ اس مرتبہ آپنے ابھی سوچی تھی کہ ع بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔ آریوں پر اعتراض بھی کرینگے اور ہر دلعزیز بھی بن جائینگے مگر افسوس کہ ع دل کی دل ہی میں رہی آمدہ پوری نہ ہوئی"

(اخبار مسافر ۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء کالم ۱)

اتنے مضمون میں آپ نے خیریت سے تین جھوٹ بولے ہیں۔ ایک تو یہ کہ میاں ثناء اللہ کو مدعو نہ کیا۔ حالانکہ مدعو کیا تھا مگر وعدہ کر کے آریہ سماج نے آریہ اخلاق کی وجہ سے جلسہ میں شریک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ دوئم جھوٹ یہ کہ بجائے ثناء اللہ کے مرزا صاحب قادیانی کو بھرتی کر لیا۔ حالانکہ مرزا صاحب کسی کے بجائے نہیں تھے بلکہ مستقل بذات خود مدعو تھے۔ تیسرا جھوٹ جو سب سے بڑھکر سفید جھوٹ ہے یہ ہے کہ سال بھر میں مضمون طیار کیا۔ کوئی اس شریف الطرفین اور نجیب الاطراف سے پوچھے کہ کسی کو کیا معلوم تھا کہ اب کی دفعہ آریہ سماج سالانہ جلسہ پر کانفرنس کریگی اور یہ مضمون رکھیگی جو کوئی سال بھر پہلے ہی سے طیار کر لیتا۔ تف ہے ایسے جھوٹ پر۔ نہیں معلوم جھوٹوں کے لئے آریہ دھرم میں کونسی جون مقرر ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ۔

"ایک کاپی بقیمت مقررہ پر ہمکو وی پی کر کے بھیجدیں تو ہم بعد ملاحظہ رسالہ مذکورہ برائے آئندہ آپ کے انتخاب کی لاہوریوں سے سفارش کر سکتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ آپ کی کیا ہمدردی کریں" (کالم ۳)

جواب بھیج تو دیتے۔ مگر تمہارا کیا اعتبار؟ اگر وی پی واپس کر دو تو ہمارا نقصان ہو۔ آخر تم بھی اسی تھیلی کے چٹے بٹے ہو جنکے تمہاری بدعہد آریہ لاہوری بھائی جنہوں نے وعدہ کر کے اور دعوت دیکر پیچھے ہی قول بے قول کر دیا یعنی شیر پنجاب کے فولادی پنجہ سے نجات پانیکے لئے کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دیکر پھر انکار کر دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج کو شیر پنجاب کا نام سنکر لرزہ آجاتا ہے اور اسکی شکل دیکھ کر تو دہشت سے بالکل بے خود ہو جاتے ہیں جسکا ثبوت اب اظہر من الشمس ہو گیا ہے۔ اور پبلک کو خوب معلوم ہو گیا ہے کہ آریہ سماج اہل اسلام کے حملے برداشت کرنیکی تاب ہی نہیں رکھتی۔

اور سنو! تمہیں وہ لیکچر بھیج تو دیتے۔ مگر ہمارے بھائی [illegible] دھرمپال کے ممبر اندر سے ایک کارڈ میں لکھا تھا کہ ایک نسخہ القرآن العظیم مجلد میں قیمت مع محصول

ahmadimuslim.de

بیہودہ بکواس کی تھی چنانچہ رسالہ ٹکٹ لگا کر بھیجا۔ غیرت ہے تو کیوں آگ سے جلتے ہو؟

؎ بیا لا یُد ہمہ گاواں دہ ما ۔ کسے کہ را ستہ ہیں؟

کاش تم میں کچھ انصاف ہوتا تو تم آریہ سماج اور ہمارے پیش کردہ واقعات کی تحقیق کر کے فریقین میں سے جھوٹوں، بدزبانوں اور بددیانتوں کو مطعون کرتے خواہ کوئی ہوتا مگر آریہ اور انصاف؟

بیوفا! کونسی خوبی ہے نہیں جو تم میں ✣ وصف اچھے ہیں جہاں ایک وفا تو نہیں (نائب اڈیٹر)

اہل فقہ اور رافضی برادری

؎ خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔

جب سے اہل فقہ جاری ہوا اور اس نے امام بخاری اور صحیح بخاری کی توہین کرنی شروع کی ۔ دانا لوگ اوسی وقت سے سمجھ گئے تھے کہ اس حال سے دیکھو کہ نتیجہ ہمارا بیان تو تھا ہی بلکہ شک ہے کہ لکھنؤ کا حنفی اخبار اہل فقہ کے اس وطیرہ سے چونکا تھا اور اس نے صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ اہل فقہ بھی رافضیوں کے ہم زبان ہے۔ مگر شان آج اس تقاضا کا اصل نتیجہ ہوگیا۔ شیعوں کا رسالہ اصلاح جو اپنی بدزبانی اور دل آزاری میں آگرہ کے اخبار مسافر سے کم نہیں۔ اہل فقہ سے محبت اور مودت کے تعلقات بتلاتا ہوا لکھتا ہے کہ وہ حنفی شیعوں کا ساتھ خواہ بلحاظ اختلاف کسی امر میں موافقت نہ صرف بوجہ تقدیم کہ ہے بلکہ فرقہ حنفی کے اکابر ہمیشہ اشتراک حضرت یہ کہ امام اعظم شاگرد جناب امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہ السلام تھے۔ اس نئی یا وصف مخالفت جو زیادہ تر بوجہ سلطنت تھی ان میں ایسا اختلاف ہرگز نہیں ہے بہت سے مواقع میں ایک دوسرے کا شریک رہا جیسے وہابیت نے قدم جمانا شروع کیا جس کی ابتدا ہندوستان میں زیادہ تر شاہ ولی اللہ صاحب سے ہوئی اختلاف میں ترقی ہوئی اور شاہ

؎ بریلی کے خود ساختہ مجتہد اور ان کی پارٹی ذی جو بدعتوں اور فتاوی الحرمین چلیا کرتا تھا اس میں بھی غیر مقلدیت کی بانی حضرت شاہ ولی اللہ کو لکھا ہے مگر اہل فقہ اور دیگر عوام مولانا شاہ اسمعیل شہید کو بانی قرار دیتے ہیں لیکن دانا ان خبطیوں کی باتوں کو سن سن کر ہنستے ہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ خاندان چراغ دہلی اگر غیر مقلد تھے (اور واقعی تھے) تو غیر مقلدیت کا پایا بہت بھاری ہے اور ضرور ہے ؎

گدایاں را ازیں معنے خبر نیست ✣ کہ سلطان جہاں با ماست امروز (اہلحدیث)

عبدالعزیز نے تحفہ لکھ کر وہ آگ لگائی کہ پناہ بخدا۔ تاہم باہم خود ایسے مراسم رہے کہ ایک دوسرے کا شریک رہا چنانچہ اب تک لکھنؤ کے علمائے شیعہ و حنفی میں کچھ جھلک اسکی باقی ہے اور تحفہ کا جواب لکھنؤ اسکو سنا رہا ہے مگر تم نے کسی وہابی اور شیعہ یا وہابی اور حنفی میں وہ روابط نہ دیکھے ہونگے کیونکہ وہابی ایک خاص طرح کے منافق ہیں جو سب کی دل آزاری کرتے ہیں (جہاں مارچ سست ہے ۔ اہلحدیث)

اخبار اہل فقہ کو سال بھر سے زیادہ ہوا کہ کس آب و تاب سے ہر ہفتہ نکلتا ہے اور اپنے مخالف کا جواب بھی دیتا ہے مگر تم نے اس میں کوئی جملہ دل آزار نہ دیکھا ہوگا کہ ائمہ اطہار کی شان میں کسی طرح کی اس نے گستاخی کی ہو کیونکہ وہ انکی ولا اور محبت کو جزو ایمان سمجھتا ہے جو قدیم طریقہ اہل سنت تھا اور ہے نہ وہ خارجیت کا معلم ہے نہ ناصبیت کا مروج بلکہ فقہ حنفی کا حامی و مددگار ہے مگر اپنے اس دین کو سنبھالے ہوئے جو اسکا طریقہ قدیم ہے جس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اہلسنت یہی ہے جو اپنے خلفائے ثلاثہ کی تعظیم و حمایت کے ساتھ خاندان رسالت کے ساتھ کسی طرح کی بے ادبی کو جائز نہ رکھا ہو (دیکھو وہ شوال)

اہل فقہ اور اس کے حامیو! اور ہوا خواہو! یہ برادری اور اخوت شیعہ تم لوگوں کو مبارک ہو ؎

میری پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا ✣ مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اخیر میں اڈیٹر صاحب اصلاح نے خیرخواہی سے ہمیں کچھ نصیحت فرمائی ہے وہ بھی ناظرین کو سنانے کے قابل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اب ہم اڈیٹر اہل حدیث کی خدمت میں مؤدب طریقہ سے عرض کرتے ہیں کہ اب ایسی کوشش کیجیے کہ دائرہ اہل اسلام میں آ جائیے۔ رسول اللہ اور ان کے اہل بیت اطہار کی شان میں تو گستاخی نہ کیجیے۔ آپکا فرقہ ابھی نیا ہے۔ اسلام سے کوسوں دور ہے نہ رسول کو رسول مانتا ہے نہ خدا کو خدا۔ بت پرستی کی بو آ رہی ہے جسمیت خدا آپکے عقیدہ میں داخل ہے پھر کیوں ناحق مسلمانوں سے الجھتے ہیں۔ دیکھئے آپ کی جگہ آپکے بڑے بھائی آریہ اور مرزا"

؎ اخبار النجم کو بدزبان تم کہتے ہیں۔ (اڈیٹر)

؎ اہل فقہ کے حامیو! اس تعریف پر پھول نہ جانا یاد رکھنا ؎

صائب! دو چیز مے شکند قدر شعر را

تحسین ناشناس و سکوت قدرشناس (اہلحدیث)

ahlulmuslim.de

قادیانی لے رہی ہیں انہیں ہی گلنپ لڑائیے۔ تنقید بخاری کی فکر چھوڑ دیئے کیونکہ اس ظلمت کدہ کا زمانہ آخر ہو چکا صحیح بخاری چراغ سحری ہے آفتاب نکل آیا۔ سب اندھیر شا جاہتا ہے۔ دوسری جلد تنقید بخاری قریب الاختتام ہے اب کوئی نہ بخاری کا نام لیگا نہ ابن تیمیہ کا کیونکہ دونوں نبوت یزیدکے نام لیوا ہیں۔" (صفحہ ۴۳) رجھوٹے پہ ہزار لعنت کہو آمین۔ اہلحدیث)

جواب۔ ہاں جناب بہت خوب لیجئے ہم آپکو اپنا دین وایمان بتلائے دیتے ہیں سے

زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے ✦ بے حُبِ اہل بیت عبادت حرام ہے

مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ بھی انہی لوگوں میں تو نہیں جو ائمہ اہل بیت کو وہ رخ گو مسائل شرعیہ میں تحریف کرنیوالے۔ معمولی معمولی آدمیوں سے ڈرکر احکام شریعت کو بدلنے والے۔ سب لوگوں کے سامنے ننگ دھڑنگ ننگے نہانے والے۔ خدا کے دین کو لوگوں سے چھپانے والے۔ وغیرہ ذلک من الہفوات کہا کرتے ہیں علیہم ما یستحقہ غالباً تم ان نالائقوں کو جانتے ہو۔ اگر نہ جانتے ہو تو سنو! اور اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ کا صفحہ ۳۰ نکالکر دیکھو کہ حضرت امام ابوجعفر باقر رضی اللہ عنہ پر کیا کیا بہتان لگایا گیا ہے۔ کہ ایک شخص کو مسئلہ کا کچھ جواب دیا۔ دوسرے کو کچھ۔ پہلے سائل نے اعتراض کیا کہ یہ کیا مجھے کچھ اور اسے کچھ تو امام نے جواب دیا یا زرارۃ ان ھذا خیر لنا وابقی لنا ولکم الخ اے زرارہ یہ دورنگی تمہارے اور ہمارے لئے بہتر ہے اور ہمکو اور تمکو بہت دیر تک زندہ رہنے کا سبب ہے) واہ کیا کہنے ہیں سے

علف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

اسی کتاب کا صفحہ ۴۸۴ نکالکر دیکھو جہاں لکھا ہے قال ابو عبداللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ یعنی امام جعفر نے اپنے شاگرد سلیمان نامی کو نصیحت کی کہ جو شخص دین کو چھپا دیگا خدا اسکو عزت دیگا اور جو ظاہر کریگا خدا اسکو ذلیل کریگا۔

فروع کلینی کتاب التجمل صفحہ ۵۱ نکالئے جہاں لکھا ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ حمام میں گئے تو کپڑے اتار کر سب کے سامنے بالکل ننگے ہو کر غسل فرمانے لگے کسی شاگرد نے عرض کیا حضرت آپ تو ہمیں تہ بند باندھنے کا حکم فرمایا کرتے ہیں آج یہ کیا ماجرا ہے کہ سب کچھ برہنہ ہو رہا ہے۔ فرمایا اما علمت ان النورۃ قد اطبقت العورۃ (کیا تو نہیں جانتا کہ میں نے جو بدن پر نورہ (بال اڑانے کی

دوا) ملی ہوئی ہے۔ اس نے ستر کو ڈھانپ لیا ہے) واہ سبحان اللہ نورہ نہوا اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑے ہوئے جو صاحبزادوں کو نظر نہ آتے تھے۔ اور سنئے! فروع کافی کتاب الصید صفحہ ۸۱ نکالکر دیکھئے کہ ظالموں نے ائمہ اہلبیت پر کیا کیا بہتان لگا رکھے ہیں لکھا ہے کہ امام جعفر فرماتے تھے کہ میرے والد امام باقر بنی امیہ سے ڈرکر باز اور شکرے کے شکار کو حلال کہتے تھے مگر میں حرام کہتا ہوں۔ کان یتقیہم وانا لا اتقیہم وہ ان سے ڈرکر تقیہ کرتے تھے مگر میں نہیں کرتا۔ یہ تو ہوا ان ائمہ اطہار کی شان میں جو جھوٹے دعوے ہیں آئیے اب ہم آپکو بتلائیں کہ ظالموں نے ان کے دادا اور جد امجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کیا کیا بہتان لگائے ہیں۔

فروع کلینی کتاب النکاح صفحہ ۱۹۸ نکالکر سامنے رکھئے جہاں لکھا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عمرؓ کے پاس آکر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے سزا دیجئے حضرت عمرؓ نے اسکو رجم کا حکم دیا حضرت علی نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیسے زنا کیا اس نے کہا مجھے جنگل میں سخت پیاس لگی تھی ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا اس نے کہا جبتک تو میرے ساتھ راضی نہ ہو میں پانی نہ دونگا۔ آخر جب میں پیاس کی شدت سے بہت ہی تنگ ہوئی تو میں نے اسے اپنی رضامندی دیدی ظالم کہتے ہیں یہ سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تزویج ورب الکعبۃ خدا کی قسم یہ تو نکاح ہے۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں زانیوں کے لئے کیا آسان طریقہ نکل آیا ناظرین! آپ یہ سنکر حیران ہوں کہ سبائی پارٹی نے تو ائمہ اہل بیت کو اس سے زیادہ بُری صورت میں دکھایا ہے جتنا ہندوؤں نے کرشن کو دکھایا ہے یہ تو نمونہ ہے ان بہتانات کا جو ان ظالموں نے ائمہ اہل بیت پر لگائے ہیں انشاء اللہ اگر یہ سبائی پارٹی باز نہ آئی تو ہم اس سے زیادہ بھی دکھائینگے سے

شیشہ لے کی طرح اے ساقی ✦ چھیڑ دو مست کہ جبری بیٹھے ہیں

منکرین حدیث کے حملے اور انکا جواب نمبر ۲

کسی گذشتہ نمبر میں ہم لکھ آئے ہیں کہ لاہور کی اہل قرآن پارٹی آجکل بے طرح حدیثوں پر منہ کھول کر رہی ہے جسکا نمونہ بھی دکھایا تھا آج دوسرا فرد دکھاتے ہیں۔ اہل قرآن پارٹی اپنے رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتی ہے:-

یہ حدیثوں کی کائنات	کتاب مسلم صفحہ ۲۵ میں ابوہریرہ سے روایت ہے

قال رسول اللہ صلعم کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع ترجمہ آدمی کے جھوٹے ہونے کو یہ بات کافی ہے کہ جو کچھ سُنے اُس کو (بلا تحقیق) بیان کردے یہ حدیث مختلف طرق سے روایت کیگئی ہے اور اسی حدیث کے مطابق دوسرے راویوں کے اپنے قول بھی ہیں مثلاً وہب نے امام مالک کا قول روایت کیا ہے لایکون اماماً ابداً وھو یحدث بکل ما سمع یعنی ایسا شخص کبھی امام نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ سُنے بیان کردے۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ تمام حدیثوں میں بجز سُنے سُنائے افسانوں اور ڈھکوسلوں کے اور کیا ہے۔ امام مالک نے تو گویا تمام اماموں کی امامت چھین لی اور انکو معزول کردیا۔ کیونکہ اماموں کے مقلدین بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہر امام اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ حدیثوں کے موافق کہتا ہے اور مقلدین کے رقیب اہل حدیث کہتے ہیں کہ فلاں فلاں اماموں نے فلاں فلاں قیاس اور اجتہاد کیا ہے اور فلاں امام کو حدیث کی ہوا بھی نہیں لگی اور خود دوسرے امام کے اجتہاد کو توڑتا اور اسکو حدیث کے خلاف بتاتا ہے یعنی اسکو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ پھر بھی جس طرح مقلدوں کے نزدیک امام کی تقلید اور اہلحدیث کے نزدیک راویوں کی تقلید ایمان کی جان ہے اور عین ایمان ہے۔ اسی طرح اس صورت میں کتب فقہ و کتب حدیث مذکورہ بالا حدیث کے موافق جھوٹ کا طومار ہیں اور جھوٹ ہی کے دریا میں اُن کی مذہب کا جہاز چل رہا ہے۔ پھر مسلم کے صفحہ ۹ میں ایک عجیب و غریب حدیث ہے عن عامر بن عبدۃ قال عبد اللہ ان الشیطان یتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثھم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلا اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ یحدث ترجمہ عامر بن عبدہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ شیطان ایک مرد کی صورت بنکر لوگوں کے پاس آ پہنچتا ہے پھر اُن سے جھوٹی حدیثیں بیان کرتا ہے جب لوگ متفرق ہو جاتے ہیں تو ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سُنا ہے جسکی میں صورت تو پہچانتا ہوں مگر نام نہیں جانتا وہ یوں بیان کرتا تھا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حدیثوں کے راوی شیاطین بھی ہیں۔ مگر یہ نہیں تصریح کی کہ وہ شیاطین الانس ہیں یا شیاطین الجن۔ اور دونوں کی پیشانیوں پر یا بہ الامتیاز کیا علامت کندہ ہے اور جو راوی ان کے سوا ہیں اُن کے ساتھ بھی کوئی دُم چھلا ضرور ہوگا پس حدیث میں یہ کسر رہ گئی۔

ہم تو کچھ نہیں کہتے راویوں کو خود راوی ہی شیطان بتا رہے ہیں۔ اسی سے بھی عجیب تر اسی صفحہ پر ایک اور حدیث سُنئے: عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال ان فی البحر شیاطین مسجونۃ اوثقھا سلیمان یوشک ان تخرج فتقرء علی الناس قرآنا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کہا دریا یعنی سمندر میں بہت سے شیطان ہیں جنکو سلیمان علیہ السلام نے قید کیا ہے قریب ہے کہ وہ نکلیں اور لوگوں کو قرآن سُنائیں۔ معلوم نہ ہوا ان قرآن پڑھنے والے شیاطین کو سلیمان علیہ السلام نے کس گناہ پر قید کیا۔ کیا وہ آپ ہی زنجیریں توڑ کر قرآن پڑھنے چلے آئینگے۔ کیا وہ کمزور زنجیروں میں نہیں بلکہ کچے دھاگوں میں جکڑے گئے تھے۔ یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ یہ شیاطین سمندر کے کونسے جزیرے میں قید کئے گئے تھے۔ یا ہوا میں معلق مقید تھے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ عبد اللہ بن عمر کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا۔ شاید شیاطین کی یہ حدیث انہیں بطور الہام آتری ہو۔ شیاطین قرآن مجید تو پڑھ نہیں سکتے کیونکہ قرآن مجید نے اُن کے جد امجد ابلیس کو مرتد اور مردود کردیا ہے۔ پس ضرور راوی کو دہوکا ہوا ہے۔ عبد اللہ بن عمر نے بجائے فتقرء قرانا کے فتقرء الحدیث کہا ہوگا اور اس سے قبل کی حدیث سے بھی مطابقت ہوتی ہے کہ ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیحدثھم بالحدیث یعنی شیطان مرد کی صورت میں ہو کر حدیث بیان کرتا ہے قرآن مجید کو تو معاف ہی رکھتے تو بہتر ہوتا ایسی مہربانیاں تو حدیث ہی پر مناسب ہیں۔

ایسی لغویات دیکھکر بھی حدیث والوں کو شرم نہیں آتی۔ خود حدیثیں کہہ رہی ہیں کہ راویوں میں انسان بھی ہیں اور شیطان بھی مگر وہ شناخت نہیں ہو سکتے گویا احادیث ایک طلسم یا بھول بھلیاں ہیں جنکو بجز قرآن مجید کے کوئی نہیں توڑ سکتا۔ واشاعۃ القرآن بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء)

جواب۔ مثل مشہور ہے کسی بھوکے سے سوال ہوا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اُس نے جواب دیا چار روٹیاں۔ یہی حال ہر ایک شخص کا ہے جسکو تحقیق حق سے کام نہیں۔ پس سُنئے حدیث کے معنے عربی میں بات کے ہیں۔ خواہ کسی کی ہو۔ حدیث الصدق ہو یا حدیث الکذب۔ حدیث النبی ہو یا حدیث الولی۔ حضرت شیخ فرید الدین مرحوم فرماتے ہیں ؎

اے برادر آخرت را فکر کن ٭ بس حدیث این و آں کمتر گو کن

... قیمت ... مع محصول ڈاک ... پتہ اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

البتہ اصطلاح علم حدیث میں جہاں کہیں حدیث کا لفظ آیا ہے۔ وہاں حدیث النبی مراد ہوتی ہے لیکن اس محاورے سے سابقہ عبارات اس اصطلاح کی پابند نہیں ہیں پس سنو! پہلی حدیث میں جو یحدث کا لفظ آیا ہے وہ بھی عام معنے میں ہے چنانچہ آپنے خود بھی اسکا ترجمہ عام الفاظ میں کیا ہے یعنی کسی بات کا بیان کرنا پس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ جو کوئی ہر قسم کی سنی سنائی باتیں بلاتحقیق آگے کہہ دیتا ہے وہ جھوٹا ہے اس سے آپکا یہ نتیجہ نکالنا کہ تمام حدیثیں سنے سنائے افسانے ہیں علم حدیث سے ناواقفی پر مبنی ہے اس حدیث میں سنی سنائی سے مطلب بے تحقیق بات کا بیان کرنا ہے چنانچہ آپنے خود بھی (بلاتحقیق) کا لفظ بریکٹ میں لکھا ہے لیکن جس نے علم حدیث کے کوچہ میں ایک دفعہ بھی قدم رکھا ہوگا وہ بھی جان سکتا ہے کہ احادیث میں جو تحقیق کیگئی ہے وہ اگر اسکو کیجائے تو سچی بات کا پتہ فوراً لگ سکتا ہے۔ مثال کے لئے سنو!

پچھلے دنوں ہم نے سنا تھا۔ بلکہ اخبار شحنہ ہند میں پڑھا بھی تھا کہ اہل قرآن کی مسجد میں امام صاحب نے نماز کے اندر زور سے گوز مارا اور کہا کہ قرآن شریف میں گوز سے وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں ہے اسلئے کوئی حرج نہیں یہ بھی سنا کہ اہل قرآن ننگے ہو کر صرف لنگوٹا باندھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ پس جن لوگوں نے بے تحقیق ان باتوں کو آگے روائت کر دیا ہوگا وہ اس حدیث کے وعید میں آئے لیکن جب ہم نے تحقیق کیا تو واقعہ اسکے خلاف پایا۔ چنانچہ رسالہ اشاعت القرآن بابت دسمبر صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ گوز نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غرض یہ حدیث ان بازاری افواہوں کے متعلق ہے جو بازاروں میں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر سنائی اور پہونچائی جاتی ہیں جن میں تحقیق سے کوئی مطلب نہیں ہوتا لیکن احادیث نبویہ کی تو شان ہی اور ہے پہلے یہ کہ کس سے سنی۔ اس نے کس سے سنی۔ اس نے کس سے سنی۔ پہلا شخص کیسا ہے دوسرا کیسا ہے۔ ان دونوں کے درمیان کوئی راوی چھوٹ تو نہیں گیا۔ اس نے اپنے کانوں سے اپنے استاد سے سنی یا کس کے ذریعہ سے۔ پھر یہ کہ راوی کی عادات عامہ کیسی تھیں۔ راست گو ہے یا دروغ گو یا لاابالی پھر یہ کہ خاص سبق سنتے وقت غفلت سے بیٹھا ہے یا ہوش سے۔ ان سب شرائط سے بالاتر ضروری شرط یہ ہے کہ اسکی یہ روائت بیان الفاظ ہے یا اپنی درائت یعنی سمجھ اور ذاتی قیاس۔ بسا اوقات آدمی ایک بات ایسی کہہ دیتا ہے کہ وہ سنی ہوئی یا دیکھی ہوئی تو نہیں ہوتی بلکہ محض اپنے خیال سے تراشی ہوئی ہوتی ہے اسکو محدثین کی اصطلاح میں درائت کہتے ہیں۔ محدثین کہتے ہیں راوی کی روائت تو حجت شرعی ہے مگر درائت یعنی اپنی

سمجھ حجت نہیں۔ آئیے میں آپکو اسکی مثال سناؤں۔

حدیث میں آیا ہے قاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ یعنی آنحضرت نے قے کی پس وضو کیا۔ راوی حدیث اگر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو یہ اسکا خیال اور درایت ہے مشاہدہ قابل بیان صرف اتنا ہے کہ راوی نے آنحضرت کو دو کام یکے بعد دیگرے کرتے دیکھا۔ ایک قے دوسرا وضو۔ پس اسکا یہ بیان تو روایت ہے کہ آنحضرت نے قے کرنے کے بعد وضو کیا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ بتلانا کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے محض راوی کا اپنا خیال ہے جسے محدثین روائت سے الگ جانتے ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرت کا وضو پہلے ہی سے نہ ہو جو بعد قے کرنے کے آپنے کیا اس میں سببیت کا علاقہ نہ ہو۔ اس کے متعلق میں اپنا ایک واقعہ آپکو سناؤں۔ گذشتہ ایام میں میرے مخالفوں نے اڑائی کہ تفسیر القرآن عربی میں نے علیگڈھ والوں سے دو سو روپیہ [illegible] اس افواہ کو یہانتک ترقی ہوئی کہ بڑی بڑی مقدس مسجدوں کے [illegible] اسکا اظہار وعظوں میں ہوا لیکن بقاعدہ محدثین کسی نے اس [illegible] کہ کہاں سے آئی اور کہاں تک ختم ہوئی۔ یہ ثابت ہوا کہ کسی مقدس صاحب نے کہا کہ میرے خیال میں اس نے علیگڈھ والوں سے کچھ لیکر لکھی ہے بس اس سے آگے جو روایت چلی تو خیال اور گمان کے الفاظ سب حذف ہو ہوا کر انکی جگہ یقین کے الفاظ ہوگئے۔ اس قسم کے واقعات اور روایات اس حدیث کی مصداق ہیں کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع نہ کہ احادیث نبویہ جنکی تحقیقات کرنی میں محدثین نے عمریں لگادیں۔

دوسری حدیث کا مطلب بھی یہ نہیں جو آپنے سمجھا بلکہ سچ پوچھو تو اس حدیث کا ترجمہ دیکھکر ہمارا حسن ظن جو اہل قرآن پارٹی کی نسبت تھا وہ بالکل بدل گیا جسکا ہمیں سخت افسوس ہے۔ آپنے کمال ایمانداری سے اس میں حدیث کے لفظ کا ترجمہ (حدیثیں) کیا ہے جس سے آپکی نیت کا فتور ہم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس میں جو حدیث کا لفظ آیا ہے اس سے وہی عام معنے مراد ہیں یعنی باتیں پس روائت مذکورہ کے معنے یہ ہیں کہ شیطان لوگوں کے پاس آتا ہے اور ایسی ویسی ادہر اودہر کی باتیں بیان کر جاتا ہے لوگ چونکہ تحقیق سے کام نہیں لیتے اس لئے آگے بیان کر دیتے ہیں کہ ہم نے ایک شخص سے سنا کہ فلاں جگہ ایک اہل قرآن نے نماز میں گوز مارا تھا۔ مگر محدثین اس قسم کی روایات کو گوز شتر سے زیادہ نہیں جانتے کیونکہ ان کے ہاں یہ اصول ہے کہ جس سے روایت سنو

اُس کی شخصی معرفت تو کیا تمام بود و باش بلکہ نیک و بد حالات معلوم کرکے اعتبار کرو۔ پھر آپ کا یہ نتیجہ کیونکر صحیح ہوسکتا ہے کہ حدیثوں کے راوی شیاطین ہی ہیں۔ حالانکہ اِس روایت میں یہ لفظ ہی ہے کہ اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ جسکا ترجمہ آپنے خود کیا کہ نام نہیں جانتا۔ کیا کسی حدیث میں آپنے دیکھا کہ کوئی راوی یہ کہو .... کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے سنی ہے جسکا میں نام نہیں جانتا۔ اے جناب نام جاننا بلکہ ولدیت جاننا بھی اگر اُس کے مفصل حالات کا علم نہیں تو اُس راوی کو بھی مستور اور مجہول کہتے ہیں اور اسکی روایت معتبر نہیں کیجاتی۔ کیا یہی تحقیق پر آپ علم حدیث کا رد کرنے کو آئے ہیں۔ ع سادہ سے

ابھی ول ربائی کے انداز سیکھو ۔ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا

تیسری حدیث کا مطلب بھی آپنے نہیں سمجھا۔ اُس میں جو ذکر ہے کہ شیاطین قرآن پڑھینگے اُس سے مراد یہ ہے کہ شیاطین ایسے کلام پڑھینگے جنکو قرآن کہکر ظاہر کرینگے (دیکھو نووی شرح مسلم) یہ تو ہم نے بچشم خود دیکھا اور بگوش خویش سُنا۔ آج اہل قرآن پر سوال ہوتا ہے کہ فلاں مسئلہ کس آیت سے نکلا ہے تو اُس کے جواب میں الیس آیات شتاب مارتے ہیں کہ الامان۔ آیت تو پڑھتے ہیں مگر اُس کے ترجمہ میں ایسے ایسے الفاظ داخل کرتے ہیں کہ اگر تو کیا جبرئیل کو قرآن لاتے وقت بھی اُن الفاظ اور معانی کا علم نہ ہوگا۔ مثال کے لئے ایک آیت کا ترجمہ سنو! قرآن مجید کی آیت ہے:۔

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (پ ۱۷ ع ۱۵) اس سے پہلے ذکر ہے کہ مہاجرین شہداء کو خدا تعالیٰ نہایت پسندیدہ جگہوں میں داخل کریگا۔ یہ اسلئے کہ اللہ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور اسلئے کہ اللہ ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ یہ اسوجہ سے کہ اللہ ہی کی ذات برحق ہے اور یہ لوگ جن جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ اپنی ذات میں فانی ہیں اور اس سبب سے کہ اللہ ہی بہت بلند اور بڑائی کا مالک ہے۔

اب سنئے! اس آیت کا اہل قرآن پارٹی نے کیا ترجمہ کیا ہے۔ واللہ میں ترجمہ کو سنکر ہی ناظرین سمجھ جائینگے کہ حدیث میں جو شیاطین کے قرآن پڑھنے کی پیشگوئی ہے وہ صادق ہو چکی ہے۔ مولوی چکڑالوی صاحب لکھتے ہیں:۔ یہ قرآن کریم میں تحکیم کے یہ الفاظ ہیں مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ترجمہ جس قول و فعل یا کسی اور چیز کی طرف لوگ رغبت کرتے ہیں جو سوائے اُسکی کتاب کے ہے وہ بالکل باطل ہے۔ میں ان سے بیزار ہوں کیونکہ بتحقیق اللہ ہی ہر طرح بلند شان بزرگ ہے بس تکبیر لفظ ماسے کہیں تک نماز کے ہر رکن کے شروع میں کہنی فرض ہے۔" (برہان الفرقان ص ۲۸۴)

دیکھئے تو کس صفائی سے آپنے بیجوڑ زاید الفاظ ترجمہ میں داخل کرکے یہ بتلانا چاہا ہے کہ یہ سب کچھ قرآن ہے۔ حالانکہ قرآن نہیں۔

خیر یہ تو آپکو اس حدیث کی پیشگوئی سمجھانے کو مثال دی گئی ہے ایسے تو اپنے سوالات کے جوابات۔ افسوس ہے آپ اہل قرآن کہلا کر ایسے سوال کرتے ہیں آئیے ہم آپ کو ان سب سوالات کے جوابات قرآن ہی میں دکھائیں غور سے سنئے!

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ (پ ۲۳ ع ۱۲)

اسکا ترجمہ لفظی ہی مدعا بتلانے کو کافی ہے۔ ارشاد ہے کہ:۔

"ہم (خدا) نے سلیمان کے حکم کے ماتحت شیاطین کو کر دیا جو مکانات بناتے اور سمندر میں غوطے لگاتے تھے اور انکے سوا اور شیاطین بھی تھے جو بیڑیوں میں قید تھے"

اگر آپ میں انصاف ہوتا تو روایت مذکورہ کا مضمون اس آیت میں سمجھتے۔ ہاں عبداللہ بن عمر نے جو یہ روایت بیان کی ہے اس قسم کی روایات کی بابت محدثین نے عام جواب دیا ہوا ہے کہ جو صحابی اسرائیلی روایات بیان کرنے کا عادی ہو اسکی ایسی روایت تو اسی قسم (اسرائیلی) سے سمجھی جائیگی اور دلیل شرعی نہ ہوگی مگر جسکو ایسی عادت نہ ہوگی اسکی روایت کو مرفوع حدیث کا حکم ہوگا۔ مگر ابن عمر کی عادت اسرائیلی روایات بیان کرنے کی نہ تھی اس لئے بقاعدہ محدثین یہ روایت حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ افسوس ایسے لغو سوالات کرنے سے اہل قرآن اپنا پول ظاہر کر رہے ہیں۔

(باقی زندہ صحبت باقی)

اہل فقہ

کسی مذہبی یا علمی مسئلہ کی طرف تو کبھی آیا ہی نہیں۔ یہانتک کہ جب ... نے علماء دیوبند و گنگوہ کو حنفیت سے خارج کیا تھا تو ہم نے اور ہمارے نامہ نگار نے اُس سے حنفیت کی تعریف پوچھی تھی جسکا جواب اُس نے آج تک نہیں دیا ہے

بتاؤ تو نیچی نظر آج کیوں ہے ٭ یہ کیوں دار پڑتا ہے اوچھا تمہارا

افسوس اہلِ تقاضا نے بھی اس طرف توجہ نہ کی حالانکہ بحیثیت مذہب انکا پہلا فرض تھا کہ اس سوال کا جواب دیتا۔ ایسی لغو ہماری توجہ ہٹانے کو آجکل وہ ہماری ذاتیات پر حملہ کر رہا ہے۔ ۳۰ جنوری کے پرچہ میں اوسنے پھر وہ بہتان کسی فرضی ابوالحسن اہلحدیث امرتسری کے نام سے لگائے ہیں۔ تعجب ہے کہ امرتسر کو واقعات کے متعلق یہ بہتان ہیں جنکی تکذیب امرتسر کا ہر ایک واقف کار باشندہ کر سکتا ہے وہ یہ ہیں (۱) میں نے مدرسہ تائید الاسلام کو مسجد سے باہر نکالا۔ (۲) میں نے خلیفہ عبدالرحمن کو مدرسہ سے بے تعلق اور انکا وظیفہ بند کرایا۔

جی میں تو یہی آتا ہے کہ ایسے بہتانات اور کذب بیانیوں کے جواب میں وہی کہدیا جائے جو کتاب اللہ نے کہا ہے۔ لیکن چونکہ وہ سزا کسی کے کہنے پر موقوف نہیں بلکہ جو بھی کسی کاذب کے منہ سے کذب نکلا وہ سزا (لعنت) اسپر وارد ہو گئی اسلئے ہم اسکا تو ذکر نہیں کرتے بلکہ انکو بتلاتے ہیں کہ انجمن تائید الاسلام کے عہدہ دار اور ممبر عموماً زندہ ہیں جناب مولوی احمد اللہ صاحب میر مجلس۔ حاجی دین محمد صاحب پنشنر سابق سکرٹری۔ قاری رحیم بخش صاحب ممبر موجودہ سکرٹری۔ خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال وغیرہ معزز ممبران سے دریافت ہو سکتا ہے کہ مدرسہ مذکور میرے آنے سے پہلے ہی مولوی عبدالرحمن مرحوم کے زمانے سے شیخ خدا بخش صاحب جج مرحوم کے مکان میں تھا۔ یا مسجد میں تھا۔ اگرچہ ترقی کی نیت سے مسجد سے باہر نکالنا بھی کوئی جرم نہیں مگر چونکہ واقع کے خلاف ہے اس لئے محض کذب ہے۔ اگر ممبران کا زبانی بیان معتبر نہ سمجھا جائے تو مدرسہ کی قبض الوصول سے بھی تسلی ہو سکتی ہے کہ کس سنہ میں مدرسہ کے لئے مکان لیا گیا اور کس سنہ میں میں مدرس ہو کر آیا تھا۔ افسوس ہے ان لوگوں کے اخلاق کیسے گرے ہوئے ہیں کہ ضد اور نفسانیت میں جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ اسی قسم کے بیہودہ افترایات ہمیشہ مخالفوں کی طرف سے لگا کرتے ہیں۔ ایک زمانہ امرتسر میں ایک انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی تھی جب وہ قائم نہ رہی تو بدگوؤں نے ہمارے دوست شیخ عبدالعزیز بوٹ فروش سکرٹری انجمن کے نام تمام بدنامی تھوپ دی بلکہ روپیہ کے غبن کا الزام بھی انہی پر لگا دیا۔ بدگوؤں کی ہمیشہ یہی عادت ہے۔

دوسرا بہتان بھی محض دروغ بے فروغ ہے اسکا ثبوت بھی ان ہی لوگوں سے مل سکتا ہے جو انجمن تائید الاسلام کے معزز عہدہ دار یا ممبر تھے کہ میں نے کب اور کیونکر خلیفہ کو مدرسہ سے بے تعلق کرایا تھا۔

اہلفقہ کے حامیو! کیا جھوٹ بولنے سے ہی فقہ کی ترقی ہو سکتی ہے ایسی ترقی تم ہی کو مبارک۔

یہی فرضی یا مستور نامہ نگار بار بار خواہش کرتا ہے کہ میں اپنے ذاتی عیوب اہلحدیث میں شائع کرنیکا وعدہ کروں اسلئے میں اسے اطلاع دیتا ہوں کہ گو میری حالت ایسی ہے کہ ع بتر از آنم کہ خواہی گفت آنی۔ تاہم میں انکو اجازت دیتا ہوں کہ وہ تمام میرے عیوب لکھکر میرے پاس لے آوے۔ اگر وہ اسی قسم کے ہوئے جنکا نمونہ اوپر مذکور ہے تو انکی تسلی کر دی جاویگی اور اگر واقعی ہوئے تو میں انکو مع معذرت شائع کر دونگا۔

ء اگر واقعی کوئی ابوالحسن ہے تو اڈیٹر اہل فقہ کو چاہئے کہ انکی سکونتی محلہ مع پیشہ کے لکھے جبتک وہ ایسا نہ کریگا ہم سمجھینگے کہ نہ کوئی ابوالحسن ہے نہ ابن الحسن بلکہ یہ وہی ابوزید سروجی ہے جو حریری کے ہر ایک مقامہ پر مختلف رنگوں میں نظر آتا ہے۔ (اڈیٹر)

کانگرس اور کانفرنس

بڑے دن کی تعطیلوں میں یہ دو بھاری جلسے ہوتے ہیں۔ ان دونوں جلسوں کی غرض و غایت الگ ہے پہلا جلسہ ہندوؤں کا ہے جو ملکی ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں دوسرا جلسہ مسلمانوں کا ہے جو مسلمانوں میں تعلیمی ترقی میں ساعی ہیں۔ ہندوؤں کے جلسہ میں ابکی دفعہ ایسی ایسی نالائق اور ناقابل بیان حرکتیں ہوئی ہیں کہ لکھتے اور سنتے شرم آتی ہے۔ معزز ممبران نے باہمی جوتہ پیزار تک نوبت پہونچائی۔ اور خوب گتکا گری سے دونوں روز لڑائی ہوتی رہی۔ بیچاری فرشتہ سیرت مسز گوکلے کی بھی کچھ نہ چلی۔ کیا یہی لوگ ہیں جو مسلمانوں کو اپنی چال پر چلانا چاہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں آئندہ کو کانگرس کمیٹی جہاں اور تجاویز پیش کرنے کے لئے پاس کرے ایک یہ تجویز بھی اس میں ضرور داخل کیا کرے اور ہمیشہ اسکو مقدم سمجھا کرے کہ کانگرس کے پنڈال میں وہی آئے جو کسی معتبر ڈاکٹر سے صحت دماغ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہو۔ افسوس ہے

کون ہمسر ہو سکے جب خضر بہکانے لگا

قادیانی معجزہ

الحکم قادیانی بڑے فخر سے مرزا صاحب کا معجزہ لکھتا تھا کہ آریہ کانفرنس کے لئے جو مضمون مرزا صاحب نے تیار کیا۔ وہ تین روز میں تحریر ہو کر چھپ بھی گیا۔ کیا یہ معجزہ نہیں۔ مگر ناظرین افسوس سے سنینگے کہ وہ مضمون آجتک بھی شائع نہیں ہوا بمقابلہ اس خاکسار کا مضمون القرآن العظیم تمام ملک میں پہونچ گیا ہے۔ کیا یہ کم معجزہ ہے؟ تو پھر کس کا ہے؟ انہی قرآن لانیوالو

(فداہ روحی) کا صلوات اللہ علیہ وسلامہ ۔

مولوی ولی محمد صاحب جالندھری

دل کی دل ہی میں ہی بات نہ ہونے پائی ۔ حیف صد حیف ملاقات نہ ہونے پائی

تمام ہندوستان پنجاب کے لوگ جانتے ہونگے کہ مولوی صاحب جالندھری کو اہلحدیث کے حال پر کیسی کیسی عنایات ہیں کہیں ہی جائیں۔ آپ ان بیچارے اہلحدیثوں کو ہی کوستے رہتے ہیں آپ اخیر دسمبر کو فیروزپور کے علاقہ میں بھی آنکلے تو اپنی عادت کے مطابق انہی لوگوں کو کوسنا شروع کیا۔ آخر کار اسکا علاج یہ سوچا گیا کہ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل (شیر پنجاب) کو تکلیف دی جائے۔ غرض مولانا صاحب ۳۱ دسمبر کو فیروزپور پہونچے تو معلوم ہوا کہ مولوی ولی محمد صاحب ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ہیں۔ آخر معززین کے مشورہ سے ایک خط مولانا صاحب نے اور ایک خط جناب مرزا ناصر علی صاحب وکیل فیروزپور نے مولوی ولی محمد صاحب کو لکھا جو بجنسہ نیچے لکھے جاتے ہیں۔ وکیل صاحب کا خط یہ ہے:۔

"مکرم و معظم بندہ جناب مولانا زاد الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہاں فیروزپور میں عام اشتیاق ہے کہ جناب یہاں تشریف لائیں اور مسلمانان فیروزپور کو اپنے وعظ سے مستفیض فرمائیں۔ اگر آپ تشریف لائیں تو ملتجی ہوں کہ ایام قیام فیروزپور میں جناب اس خاکسار کی مہمانی قبول فرماویں۔

والسلام۔ العبد ناصر علی وکیل شہر فیروزپور۔"

مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے اسکا جواب آیا کہ:۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آج ضرورتاً جالندھر جاؤنگا۔

الراقم مفتی ولی محمد"

مولانا ابوالوفا صاحب کا خط یہ ہے:۔

"بخدمت جناب مولوی ولی محمد صاحب جالندھری۔

سلام مسنون الاسلام کے بعد واضح ہو کہ میں جناب کی بشارت کا بہت مشتاق ہوں جالندھر میں دو دفعہ حاضر ہوا تھا۔ مگر افسوس کامیابی نہ ہوئی۔ اب میں فیروزپور آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہوں پس آپ فرماویں کہ آپ فیروزپور شہر میں تشریف لاتے ہیں یا میں ہی دیہات میں حاضر ہو جاؤں؟ ترجیح ہے کہ آپ مسائل متنازعہ کا تصفیہ ضرور فرماوینگے۔ اس سے عمدہ موقع پھر شاید نہ مل سکے۔ والسلام

آپکا دیرینہ مشتاق ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (مولوی فاضل)

از فیروزپور یکم جنوری ۱۹۰۸ء"

وکیل صاحب کو تو مختصر سا جواب دیا کہ میں ضرورتاً جالندھر جاتا ہوں۔ مولانا صاحب کے جواب میں لکھا کہ:۔

"وعلیکم السلام۔ اگر پہلے آپ موضع کٹورہ کے جلسہ میں تشریف لاتے تو آپکی آرزو پوری ہو جاتی ایک[1] موضع کالووالہ کے باشندگان نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ضرور مولوی ثناء اللہ کو لاوینگے۔ دل میں افسوس ہی رہا۔ اب بہتر ہے کہ آپ جالندھر تشریف لاویں یا میں امرتسر میں آجاؤں فقط

رقیمہ فقیر ولی محمد"

یہ خط لیکر حاجی نور محمد صاحب قاصد نے پوچھا کہ آپ کس وقت جائینگے بولے شام کو۔ حاجی صاحب نے کہا ہم اس وقت مولوی صاحب کو لے آویں مولوی ولی محمد صاحب نے کہا ہم نے سب کچھ لکھ دیا۔ یہ رقعہ جب شہر میں مولانا شیر پنجاب کو ملا تو آپ گاؤں میں ہی چلنے کیلئے طیار ہو گئے۔ طیاری کر رہے تھے کہ تین آدمی اسی گاؤں سے آ پہونچے کہ ہم تو ابھی مولوی ولی محمد صاحب کو انجن کی گاڑی میں سوار کرکے آئے ہیں۔ لو جی سے بس ہو چکی نماز مصلےٰ اٹھائیے۔

فوراً یہ خبر تمام شہر میں مشہور ہو گئی لوگ جان گئے کہ مثل دیکھنا ہی بھول جاتی ہے۔ دانا جان گئے کہ مولوی ولی محمد صاحب مولانا فاضل امرتسری سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے کوئی لنگڑی لومڑی شیر سے ڈرتی ہے۔ افسوس اہالی فیروزپور اور اطراف والوں کا شوق پورا نہ ہوا۔ معلوم نہیں کونسی ضرورت مولوی ولی محمد صاحب کو ایسی پیش آگئی جس کی وجہ سے ایک دم بھر بھی آنکو رہنا مشکل ہو گیا۔ حالانکہ آپ موضع کٹورہ میں عورات کو بیعت کرنے سے بہت کچھ کما ہی چکے تھے۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!!

الراقم الٰہی بخش واعظ فیروزپوری

اڈیٹر:۔ ہم منتظر ہیں کہ حسب وعدہ جناب مولوی ولی محمد صاحب کب امرتسر تشریف لاتے ہیں۔ گو امرتسر میں مولوی صاحب کا ایک دفعہ وعظ بند ہو چکا ہے لیکن مباحثہ اور تصفیہ مسائل متنازعہ کے لئے آنا بند نہیں۔ ہم وہ

[1] یہاں پر بھی "ایک" کا لفظ لکھکر مولوی صاحب جالندھری نے ثابت کر دیا کہ گو آپ تقریر ہمیشہ اردو میں کرتے ہیں مگر اردو جانتے نہیں "ایک" کا لفظ نکرہ ہے یہ وہاں بولا جاتا ہے جہاں اسکا موصوف بھی نکرہ ہو یہاں تو موضع کالووالہ معرفہ ہے بعد نہیں معلوم

ahmadimuslim.de

دفعہ جالندھر ہو آیا ہوں اس لئے بھی اب آپ کا فرض ہے کہ امرتسر میں آئیں ہیں تمام احباب اہلحدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ جناب مولوی صاحب جالندھری جس علاقہ میں جائیں۔ اگر وہ مسلمانوں کو انکی مذہبی ضرورتوں کے مطابق وعظ و نصیحت اور اصلاح کریں تو بڑی خوشی سے سنیں اور اگر اپنی عادت کے مطابق مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کی تقریریں کریں تو ان سے مباحثہ کا معاہدہ تحریری کرکے فوراً مجھے اطلاع دیں۔ مولویصاحب بھی حسن رکھیں ؎

انا مغرق الوادی اذا ما زجمت * واذا نطقت فانني الجوزاء

(ابوالوفاء)

مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

(از نامہ نگار)

صاحبو! اگرچہ میں (طالب العلم) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد ہوں اور مجھکو آپ کی تقلید پر بہت بڑا ناز اور فخر بھی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ جب میں اُن کا مقلد ہوں تو اس لئے جو کچھ ہماری آنکھ دیکھ رہی ہیں تو اما دین اور علماء شرع متین سب ذلیل و خوار ہیں۔ بلکہ میں پیاری آنکھوں سے اپنے امام کو دیکھتا ہوں انہیں آنکھوں سے اسی طرح امام بخاری اور ممدوح شہید کو بھی دیکھتا ہوں مومن کی یہی شان ہے اور ایمان کامل کی یہی علامت ہے۔

ہاں متقدم یا متوخر کی حیثیت سے یا مجتہد غیر مجتہد یا محدث غیر محدث کے اعتبار سے اُن کے باہم جو فضیلت ہو یہ اور شے ہے لیکن نفس بندگی اور اللہ تعالےٰ کے نیک بندے ہونے کی جہت سے انمیں کوئی فرق نہیں جیسے ہمارے امام ابوحنیفہ کوفی ویسے علامہ شہید اور امام بخاری۔ پس مولانا شہید علیہ الرحمۃ کے ساتھ جو گستاخی اور بے ادبی اور ان کی اہانت اور مذمت میں کلمات بیہودہ اور ناشائستہ زبان پر لاتے ہیں۔ یہ اُن کے ضعف ایمان کا باعث ہے۔

ایمان کی بات یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مقبول اور برگزیدہ بندوں میں بہت بڑے حامی دین و سنت و ماحی شرک و بدعت گذرے ہیں آپکی پیاری زندگی جیسی سنت اور توحید کی حمایت میں کمربستہ رہی آپکی صداقت تو آپکی سوانح عمریاں کے ناظرین پر آفتاب عالمتاب کی طرح آسمان پر روشن ہے۔ آپنے دین محمدیہ کے اجرا میں جو جو آفتیں جو جو تکلیفیں اُٹھائی ہیں شاید ہی صحابہ رسول اللہ کے بعد آنجناب کی امت کے کسی فرد میں یہ جرأت اور یہ بات ظہور میں آئی ہو۔ اور واقعی بات تو یہ ہے کہ یہ بات آنحضرت کی امت کے کسی فرد میں پائی جاتی تو کیونکر اور کس طرح؟ یہ تو مشیت خداوندی تھی کہ وہ رتبہ اور جلال جن جن نیک عملوں اور جن جن پاک کوششوں کی بدولت اجلۂ صحابہ نے پائے اور جس وجہ سے نیک نام انکا جس پاک لقب سے ہمیشہ ہمیشہ زبانزد خلائق رہا اُس سے پیارے شہید بھی سرفراز و ممتاز ہوں۔

لیکن افسوس آج کل کے ہمارے وہ حنفی جنہوں نے اپنی حنفیت کی خاص پہچان اور شناخت یہ رکھی ہے کہ مزاروں پر جاکر سجدہ اور صاحب مزار کو متصرف فی العالم سمجھکر اُن ہی سے طلب حاجت و مراد کیا کرے اور سالہا سال خیرات اور مولود انور کی مجلس ترتیب دیا کرے اور حضرت علی کو مشکلکشا اور حضور انور صلعم کو عالم الغیب سمجھا کرے خلاصہ یہ ہے کہ جو توحید کی گردن نہایت بے رحمی سے بے دردی سے اُتار کر بجائے ایک معبود کے کئی معبود ٹھہرالئے ہیں وہی حنفی ہے۔ یہ علامہ شہید کی کس بیباکی سے تحقیر اور تنقیص کرتے ہیں اور ان میں استعمال کرتے ہیں جسکو سنکر دل ... ہی ہیں لیکن جب اپنے اگلے پیشواؤں اور بزرگوں کی مصیبتوں کو جو تصور کرتا ہوں تو طبیعت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور صبر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

یہ تو کوئی نئی بات نہیں کہ پیارے شہید ہی کے ساتھ ایسا نیا معاملہ ظہور میں آیا ہو کہ لوگ انکی طرح طرح سے تحقیر اور تنقیص کرتے ہیں۔ اور بری بری کلمات سے خطاب بھی نہیں یاد کرتے ہیں بلکہ جتنے سلف صالحین اور بزرگان دین گذرے ہیں سبھوں نے نفس و خواہش پرستوں کی زبان و ہاتھ ناپاک سے جسکو جتنا بہر مشیت نے تقدیر الہٰی تھا مصیبت اُٹھاتے اور ایذا اور دکھ پاتے رہے دیکھو ہمارے پیشوا امام معظم حضرتنا و سیدنا و مقتدانا امام اعظم رحمہ اللہ کے متعلق تذکرۃ الحفاظ میں واقعہ مذکور ہے و اکرہ ابو حنیفۃ علی تولیۃ القضاء وضرب علی راسہ ضربا شدیدا ایام مروان فلم یل وما اطلق قال کان غضب اللہ تعالیٰ اشد من الضرب علی وکان احمد بن حنبل اذا ذکر بکی یعنی مروان کمبخت کے زمانہ میں امام عالیمقام عہدہ قضا کے قبول کرنے پر مجبور کئے گئے اور آپکے سر پر ضرب شدید لگائی گئی لیکن امام صاحب نے عہدہ

ahmadimuslim.de

آمین بالجہر

(از نامہ نگار)

معزز ناظرین! عرصہ ہوا اہلفقہ میں شجرہ تامین بالسر کے پانچ تقسیم ہوئے تھے جنمیں ثبوت آمین بالسر کا صرف اقوال و اعمال صحابہ و خلفاء راشدین سے دیا گیا تھا جس کی تردید خاکسار نے اہلحدیث نمبر ۳۹ جلد ۴ میں کی تھی۔ جس کو اپنے مضمون آمین بالجہر در تردید شجرہ تامین بالسر میں آٹھ احادیث پیش کئے تھے ایک ترمذی کی تین ابوداؤد کی اور تین ابن ماجہ کی اور ایک روایت بخاری کی۔ اس مضمون کو اہل فقہ کے بیچارے شاعر اڈیٹر نے دیکھکر صاحب شجرہ کو اس امر کی ترغیب دی کہ ہمارے مضمون کا جواب اچھا سب دینا چاہئے تو یہ تھا کہ اڈیٹر بھی کچھ ہمارے مضمون پر استدلال کرتا تردید کی طرف متوجہ ہوتا مگر بیچارے کو آئے گیا جو جواب دے۔* خیر اس کی باتے و مشورہ کے موافق صاحب شجرہ نے پرچہ اہلفقہ یکم شوال المکرم میں ہمارے مضمون کی طرف توجہ کی ہے اور تردید کی بہت کچھ کوشش کی مگر ابھی آپ حضرات بشرط انصاف انصاف فرما سکتے ہیں کہ کیا تردید اسی کا نام ہے اور ان کی جیسی کو بھی ملاحظہ فرمائیے کہ کیا ترجیح آپ کو کہتے ہیں جناب چند نمبروں میں اور کچھ۔ مثال اول میں فرماتے ہیں جو قابل غور و فکر ہے ان کی علمیت اور لیاقت کا اندازہ کرنے کی غرض سے ہم اہلفقہ کی عبارات کو نقل کرتے چلتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں:۔

(۱) مجتہد العصر حیدرآبادی نے آمین بالجہر سے اثبات کے لئے آٹھ روایتیں پیش کی ہیں۔ ایک ترمذی کی تین ابوداؤد کی تین ابن ماجہ کی اور ایک روایت بخاری کی جو فعل صحابی ہے حدیث مرفوع نہیں ہے مگر کسی روایت سے آمین بالجہر کا ثبوت نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ امنوا یا قال وقولوا سے آمین بالجہر کا اثبات محض لغو خیال ہے۔ (اہلفقہ) ہذا قولہ

اقول۔ (۱) ناظرین غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ صاحب شجرہ جسکا نام فتح محمد خان حنفی و چشتی ہے (حنفی کے بعد (اور) کا لفظ اسواسطے میں نے لکھا ہے کہ جناب صرف امام ابوحنیفہ کے مقلد نہیں بلکہ خواجہ معین الدین چشتی کے بھی مقلد ہیں۔ ماہ رہی تقلید) جناب پہلے تو اسی فقرہ میں یہ اقرار کرچکے ہیں کہ میں نے آٹھ روایتیں آٹھ احادیث آمین بالجہر میں نقل کیں ہیں پھر باوجود اس اقرار کے آپکی تحریر میں لکھتے ہیں مگر کسی روایت سے آمین بالجہر کا ثبوت نہیں ہوتا۔ جناب من اتنی لغزش اور اتنی ترکہ۔ اس بات کے پہلے مقر ہو کر کہ آٹھ روایت کو ثبوت دیا گیا ہے پھر یہ کہنا کہ کسی روایت سے ثابت نہیں آپ کے فہم وادراک آپکو عقل دعوا میں پڑا ہے اور پھر آپ کی یہ بیجا شکایت کہ آمنوا یا قال وقولوا سے آمین بالجہر کا اثبات لغو ہے یہ بھی آپ کی علمیت لیاقت کا ایسا بین ثبوت دے رہا ہے جس سے مدرسہ کے چھوٹے چھوٹے طلباء کافیہ۔ صرف میر۔ سلم الادب پڑھنے والے واقف ہو سکتے ہیں کیونکہ چھوٹے چھوٹے طلباء جان سکتے ہیں کہ آمنوا کیا ہے آمنوا کونسا صیغہ ہے آمنوا کا مادہ کیا ہے آمنوا کے معنے کیا ہیں اور احادیث میں اس طرح آتا ہے اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین جسکا ترجمہ ہوتا ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم لوگ کہو آمین گو اس میں جہر کا لفظ نہیں ہے مگر اس کو واضح کرنے والے دوسرے کھلے احادیث ایک ہی کتاب میں بجو بعض دیگر موجود ہیں جیسے ما حسدتکم الیہود والی حدیث وغیرہ اس تطبیق کا خیال اہلحدیث کو جو طریقہ محدثین قدیم سے ہے اور تم لوگ لکیر کے فقیر ہو۔ تطبیق سے کافی طور پر آمین بالجہر کا ثبوت ملتا ہے جس سے ہماری کم سن الادب۔ کافیہ پڑھنے والے سمجھ سکتے ہیں پھر اتنی آپکو صرف و نحو ہونا کیسی پھر اسپر خدا کی شان آپ آئے ہیں اہلحدیث سے مقابلہ کرنے جو سخت مشکل ہے جناب عالی مقابلہ پر آتے ہوئے کسی مدرسہ میں حال سیکھئے ابھی کافیہ شافیہ سلم الادب میں کسی طالب علم کی شاگردی اختیار کیجئے اس کے بعد ہم سے مقابلہ پر کمر بستہ ہوجئے کیونکہ ابھی آپ امنوا وغیرہ کے معنے سمجھ نہیں سکتے ہیں بلکہ تقلیدی طور پر صرف اقوالات پڑھتے ہیں۔ صرف و نحو کے خلاف میں بھی آپ جمو ہوئے رہتے ہیں۔ اس کے بعد پھر آپ آگے فرماتے ہیں بخاری کی روایت حدیث نبوی نہیں ہے (یعنی امن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی کان للمسجد للجة) خود مجتہد العصر لکھ چکے ہیں فعل صحابہ حجت نہیں پس سب دلیلیں ناکافی ہیں۔ انتہی۔

ناظرین! غور فرمائیے شجرہ تامین بالسر ثبوت آمین بالسر کا فعل خلفاء راشدین عمر، علی۔ فتاوے عمر۔ عبداللہ بن مسعود سے دیا تھا جس سے صاف یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدار مانامین بالسر کا صرف صحابہ ہی کے اعمال افعال پر ہے۔ اس بنا پر تردید میں نے حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصولی قول جو اہلحدیث مذہب سے تعلق رکھتا ہے نقل کیا تھا جسکا ترجمہ یہی ہے کہ فعل صحابہ تابعین وغیرہ حدیث کے ہوتے حجت نہیں لہذا صاحب شجرہ کے تمام پیش کردہ اقوالات صحابہ محض ناکافی ہیں عربی عبارت یہ ہے واختلفوا ھل یکون حجة علی من بعد الصحابة من التابعین ومن بعدھم علی اقوال احدھا انه لیس بحجة مطلقا والیه ذھب الجمھور۔ (باقی آئندہ)

* کیا گالیاں سننا چاہتے ہو؟ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اہلحدیث مذہب کی قدامت

گزشتہ سے پیوستہ

اب مجیب صاحب ثابت کریں کہ کیا اصحاب اقوال الرجال کے

پابند تھے۔ اور کیا کوئی ان میں بھی بوبکری۔ فاروقی۔ صدیقی۔ تھا یا صرف وہ کلام رسول کے شیدا تھے۔ جب اوس زمانہ میں کسی کو بوبکری یا صدیقی ثابت نہیں کر سکتے یا اقوال الرجال کے ان کو پابند جانہیں سکتے تو بس ان کو مقلد بھی نہیں کہہ سکتے۔ اب دو باتیں ہیں یا تو ہمارے زمانہ کے موافق اور ہمارے زمانہ کی اصطلاح کے مطابق صحابہ کو۔ اہلحدیث کہئے۔ یا صحابہ کو مقلد۔ ان دو باتوں پر غور کرنے سے اور سوچنے سے اور صحابہ کے طریقہ عمل پر گہری نظر ڈالنے سے کیا کوئی منصف یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ چونکہ صحابہ صرف حدیث کے عامل تھے اس لئے وہ اہلحدیث تھے۔ اور اس خیال کو بالکل مردود محض بیکار نہیں بتا سکتا کہ صحابہ مقلد تھے۔ کیونکہ اوس زمانہ میں تقلید ہی کہاں تھی جس سے مجیب صاحب کو کبھی انتقال ہے چنانچہ اپنے مضمون میں ایک جگہ تحریر کرتے ہیں کہ دو صدیوں کے بعد [illegible]

سے نظر ڈالتے ہیں اور یہ خیال کرتے آتے ہیں کہ کونسا فرقہ اس اصول صحابہ کا پابند ہے اس ہماری گہری نظر پر جس فرقہ کو اس اصول کا پابند پاتے ہیں اس فرقہ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ اور جس فرقہ میں ہم اس اصول صحابہ کو نہیں پاتے ہیں تو ان کو مقلدین سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس اصول صحابہ پر ہر زمانہ میں نظر ڈالتے اگر جب ہمارے زمانہ بھی غور کرتے ہیں تو اوسی اصول صحابہ کے عامل اہلحدیث فی زمانہ کو پاتے ہیں یعنی اصول مذہب اہلحدیث کا یہی ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار ‏ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جیسا کہ اخبار اہلحدیث کے سرورق پر ہمیشہ لکھا ہوتا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ‏ + ‏ پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

تمسک بحبل اللہ واتبع الهدیٰ ‏ + ‏ ولا تک بدعیا لعلک تفلح

اور اب اصول صحابہ یعنی قرآن اور صرف حدیث کے عامل ہونیکو مقلدہ میں چسپاں کرتے ہیں تو بالکل اس اصول صحابہ سے منکر پاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ حدیث کے ایسے دشمن ہیں کہ جانتے بوجھتے کہ یہ مسئلہ حدیث میں ہے چشم پوشی کر کے آئمہ کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا کوئی حنفی عالم۔ رفع الیدین کے احادیث کو صحاح میں نہ دیکھا ہوگا کیا کوئی حنفی

مولوی قرأۃ سورہ فاتحہ خلف الامام کے احادیث کو صحاح میں نہ پڑھا ہوگا۔ باوجود اس کے عمل نہ کر کے ان کو مانا تو کجا بالکل منکر ہو کر صاف ضعیف جھوٹی حدیث ثابت کرنے لگتے ہیں۔ اعوذ باللہ۔ کیا یہ چال صحابہ کی ہے۔ جب یہ چال صحابہ کی نہیں اور مقلدہ صحابہ کے چال روش سے خارج ہیں بلکہ بدعتی روش کے پیرو ہیں تو پھر یہ کیسے اہلحدیث ہو سکتے ہیں۔ اور اہلحدیث فی زمانہ کا اصول یعنی صحابہ کا اصول ہے اگر ہم صحابہ کو بھی اہلحدیث کہیں کچھ بیجا نہیں وہ اصولاً و عملاً اہلحدیث ہی تھے۔ فافہم۔ ہمارے ناظرین ذرا ہماری یہ گہری بحث پر نظر ڈالیں اور غور کریں اور صحابہ کے اصول سے مقلدہ کا انکار تو ظاہر ہی ہے لیکن اب ہم مجیب صاحب کی عبارت مندرجہ اہل فقہ، ۱ رمضان المبارک سے ثابت کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں "معلوم ہوا ان تینوں زمانوں (یعنی صحابہ تابعین تبع تابعین) کے لوگ بہتر تھے اور ان کا اجماع حق تھا۔ اسی واسطے اس زمانہ میں لوگوں نے اس بات پر اجماع کر دیا کہ عوام صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں بلکہ ان پر واجب ہے کہ ائمہ اربعہ کے مذہب کی تقلید کریں"۔ اس عبارت میں دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اجماع علی مذہب الاربعہ ان تینوں زمانوں۔ صحابہ تابعین۔ تبع تابعین میں تھا۔ اور یہ اتفاق ہوا تھا کہ صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں۔ شاباش یہ بھی چاہئے۔ ایسی ہی گہری سمجھ کی تو ہماری [illegible] ضرورت ہے۔ صحابہ تابعین تبع تابعین کو بھی مقلد [illegible] جاہل شخص نہیں کہہ سکتا۔ ذرا آپ کی عبارت پر غور کیجئے کہ اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے یا نہیں کہ ازمنہ ثلثہ کا اجماع علی مذہب الاربعہ تھا۔ [illegible] یہ صرف آپ کی علمی لیاقت آپ [illegible] دہی اور دروغ بیانی۔ اور کیا ضرورت ہے [illegible] کی چال اختیار کرو۔ تمہیں تو تقلید کی اندھی دکار رہے تمہیں تو تقلید۔۔۔۔

تمہیں صحابہ سے تو کیا کام بلکہ سید المومنین والمسلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کام نہیں۔ جیسے جاہل دوست تمنے احادیث میں فرقہ ناجی کا ذکر نہ دیکھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تہتر فرقہ میری امت میں ہونگے۔ بہتر دوزخی اور ایک فرقہ ناجی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ناجی ہے ان کا طرز عمل کیا ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ما انا علیہ واصحابی جس پر میں اور میرے اصحاب چلیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس اصول پر حضرت صحابہ کا خلاف ہو وہ ناجی نہیں۔ اب خوشی سے آپ فرقہ ناجی سے علیحدہ ہو جاتے اور کہتے کہ اجماع کر کے لوگوں نے اس امر پر کیا کہ صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں۔ ایسا اجماع بھی اصولاً اجماع نہیں کہلاتا۔ اصولاً اجماع علی الحق اجماع ہے۔ اجماع علی الشر والقبیح اجماع نہیں ہوتا۔ یہ اجماع محققین کا نہیں بلکہ غیر محققین کا اجماع ہے اور صاف مجیب صاحب کی عبارت سے ظاہر ہے کہ انکا یعنی مقلدہ کا نیا جدید مذہب ہے کیونکہ صحابہ کے مذہب

سے علیحدگی لیا ہوا ہے۔ فالحمد للہ۔ کہ ہم اچھی طرح ثابت کر چکے کہ تمہارے لوگوں کا جدید مذہب ہے۔ زمانہ سے یہ خیال دامنگیر تھا کہ تمہارے جدید مذہب پر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا جاتے مگر اچھا موقع ہاتھ آیا۔ کہ خود حنفی صاحب اقرار کرتے ہیں کہ عوام صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کرکے آئمہ کی تقلید پر متفق ہوئیں۔ کیا حنفی دوستو! بھتی لوگو۔ تم نے دیکھا کہ تمہارے مذہب کا کیا اصول ہے۔ پھر تم اسی پر ناز کرتے ہو اور اہلحدیث کو برا بھلا کہتے ہو کیا اب ہم تم کو منکر صحابہ منکر رسول اللہ کہہ سکتے ہیں سہ

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور پھر تقریر میں آگے مجیب صاحب نے تحریر فرمایا ہے "کہ تمام اہل اسلام آئمہ اربعہ کی تقلید پر قائم ہوگئے او سوقت میں بجز مذاہب اربعہ کے اہلحدیث کوئی نہ تھا" یہ بھی کذب بیانی اور سراسر افترا ہے جب کوئی اہلحدیث نہ تھا تو پھر مسلم شریف۔ نووی شرح مسلم۔ سفر السعادۃ مصنفہ صاحب قاموس وغیرہم میں اہلحدیث مذہب کا کیوں ذکر ہے۔ جس کی عبارات مضمون سابقہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ مارچ میں درج ہیں اور ایک آدھ کتاب میں اگر اہلحدیث مذہب کا ذکر نہ ہو تو یہ لازم نہیں آتا کہ اہلحدیث مذہب کا وجود ہی نہ ہو۔ باوجود اس کے کہ ہم نے کتب معتبرہ قدیم سے اہلحدیث مذہب کا نام بتلا دیا ہے پھر اس پر آپ کی سمجھ پر سخت افسوس آتا ہے سہ مرغ پتیں کو تمہیں سمجھ الٹی ہے وہ سمجھے تو کیا سمجھے۔ اور ایک جگہ مجیب صاحب اہلحدیث مذہب کو کالعدم بنانے کی غرض سے یہ پیش کرتے ہیں کہ کعبہ میں چار مصلے ہیں "اگر مذہب اربعہ سوا اہلحدیث مذہب ہوتا تو ضرور کعبۃ اللہ میں اس مذہب کا مصلے قائم ہوتا" اب ہم اسی بنا پر تقلیدی مذاہب کو جدید ثابت کرتے ہیں۔ حنفی اور مجیب صاحب ہمارے جاہل دوست اس کا جواب دیں کہ آئمہ اربعہ کے زمانہ قبل یا لوں کہئے ازمنۂ ثلثہ مشہود بالخیر یا اس طرح کہئے صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کے زمانوں میں یا چار مصلے کعبۃ اللہ میں قائم تھے۔ یا چاروں خلفاء نے اپنے علیحدہ علیحدہ مصلے قائم کئے تھے یا کسی صحابی نے اپنا علیحدہ مصلے قائم کیا تھا۔ یا اسلام میں تفرقہ یعنی کعبہ میں چار تفرقہ اوس ازمنۂ ثلثہ مشہود بالخیر میں تھے۔ مجیب صاحب کو تو اس کا جواب دینا لازم ہے اُمید ہے کہ وہ ہمارے اس سوال کا ضرور جواب دینگے۔ مگر کیا جواب دینگے کہنا ہی ہوگا کہ ازمنۂ ثلثہ مشہود بالخیر میں چار مصلے قائم نہ تھے تو پھر ہمارا یہ سوال ہے کہ وہ سب لوگ کعبہ میں کہاں نماز پڑھتے تھے۔ کہنا پڑیگا بحکم قرآن کہ مقام ابراہیم کو مصلے گردانو مقام ابراہیم ازمنۂ ثلثہ مشہود بالخیر کا مصلے تھا۔ اسی طرح چونکہ ہمارا مذہب جدید نہیں ہے قدیم مذہب ہے اسی لئے ہمارا مصلے وہی مقام ابراہیم ہے جیسا کہ ازمنہ ثلاثہ مشہود بالخیر کا تھا جب مذاہب اربعہ جدیدہ کا ظہور ہوا یہ جدید مصلے جس کو بدعت کے ساتھ بھی تعبیر کرسکتے ہیں کعبہ میں قائم کئے گئے۔ اس تفرقہ کو نہ کسی اہلحدیث کے فرد نے مناسب سمجھا نہ صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کی روش کے خلاف چلنے کو پسند کیا۔ کیونکہ یہ تینوں زمانہ مشہود بالخیر ہیں۔ پھر کس بنا پر اہلحدیث اپنا مصلے قائم کرتے اور قرآنی حکم کے خلاف اور ازمنۂ ثلثہ مشہود بالخیر کے خلاف میں ایک نئی بدعت تراشتے۔ صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے آپ ہی بدعتیوں کو مخالفت زیبا ہے۔

ناظرین غور کی جا ہے اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مذاہب اربعہ جدید ہیں اور مذہب اہلحدیث قدیم۔ الحمد للہ کہ ہمارا مطلب حاصل ہوا۔ ایک جگہ مجیب صاحب غضب میں آتے ہیں اور تحریر کرتے ہیں کہ "اگر اہلحدیث سے مذہب مراد لیجائے تو یہ ضرور عوام کا آپ پر گمان ہوگا کہ فرقہ اہلحدیث منافق فرقہ ہے جو زبان سے اقرار قرآن کریم پر بھی ایمان لانیکا کرتا ہے اور اپنا مذہب اہلحدیث ہی بتاتا ہے۔ جس سے یہ صریح ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ اہلحدیث کا اپنے کو اہلحدیث محض کہلانا غرض یہی ہے کہ ہم حدیث ہی کو مانتے ہیں اسلئے وہ اہل قرآن نہیں"۔ والعجب عجیب بات ہے۔ جب اہلحدیث بننے سے منافق بنتا ہے اور اہل قرآن سے خارج ہوتا تو مذاہب اربعہ مثل حنفی وغیرہ پر بھی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یہ گروہ مقلدہ اہلحدیث یعنی حدیث والوں حدیث کے عاملوں حدیث بیان کرنیوالوں حدیث کے قائلین سے خارج ہیں اور قرآن اہل قرآن سے بالکل علیحدہ۔ کیونکہ اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے پس جب یہ اہلحدیث ہوتے حدیث پر عمل کرنے سے منکر ہیں تو یہ ہو لازم آیا۔ کہ یہ لوگ اطاعت خدا سے منکر اوس کے احکام قرانی سے منکر اہل قرآن سے خارج ہیں اور فرقہ مرجیئہ وغیرہ میں داخل ہیں جیسا کہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے حنفیہ کو فرقہ مرجیئہ میں داخل کیا ہے۔ مہربان من۔ یہ نتیجہ آپ نے کہاں سے نکالا۔ کہ جو اہل حدیث ہے وہ اہل قرآن نہیں۔ اہلحدیث اور اہل قرآن میں نسبت مساوات کی ہے یعنی جو اہلحدیث ہے وہی اہل قرآن ہے اور جو اہل قرآن ہے وہی اہلحدیث۔ ظاہر ہے جب کوئی شخص کسی کے فرستادہ کو مانے تو کیا وہ بدرجہ اولی اُس کے مرسل کو نہ مانیگا ضرور مانیگا۔ اسی طرح سے ہم رسول پاک کو خدا کے فضل و کرم سے ایسا مانتے ہیں کہ ذرہ بھی آپ کے ساتھ غیر کی شرکت بری لگتی ہے تو کیا ہم خدائے پاک کو جس نے رسول پاک کو بھیجا ہے ماننے میں کچھ تامل کرینگے ہرگز نہیں۔ مطلع صاف ہے کہ جب ہم حدیث کو مانتے ہیں تو قرآن کو بدرجہ

ahmadimuslim.de

اوٹی مانینگے اودیہ کیسے نفاق ہوگا. ہاں مقلدہ کا نفاق تو اظہر من الشمس ہے وہ اس طرح کہ امت رسول اللہ کے ہونیکا تو دعویٰ ہے مگر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوالات کے قطع نظر دوسرے امتیوں کے اقوالات کو لینا اور عمل کرنا اس سے بڑھکر کیا نفاق ہے - جو منافقین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے زمانہ میں تھے ان کی یہی حالت تھی. جب حضرت کے پاس آتے تھے تو آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین کہتے تھے گویا حضرت پر ایمان لے آئے - حضرت کے احکام کے پابند ہوچکے مگر جب اپنے لوگوں کی طرف جاتے تھے تو ان کی گانے لگتے تھے یعنی انہیں لوگوں کی روش اختیار کر لیتے تھے. اسی طرح اگر کوئی دعوے امت رسول اللہ ہونیکا کرے اور پھر وہ غیر کے احکام پہ چلے کیا اس سے بھی کیا اس گروہ سے بڑھکر بھی کوئی . . . گروہ ہوگا - مثال ان مقلدہ کی ایسی ہے خود تو چور کو توال کو ڈانٹے - فافہموا مجیب صاحب آگے لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہی ہے کہ آئمہ اربعہ جو جامع احادیث ہیں اون کو اہلحدیث نہیں کہا جاتا ہے لیکن خود اہلحدیث بن جانا نہایت ظلم کی بات ہے - دوسرا امام ابی حنیفہ جو اوستادوں کے اوستاد ہیں اون کو اہلحدیث نہ ماننا اور دوسرے بخاری مسلم وغیرہ کو اہلحدیث ماننا بھی بڑے ظلم کی بات ہے. اس کا جواب بھی سن لیجئے آئمہ اربعہ کو کون اہلحدیث سے خارج کہتا ہے - آئمہ اربعہ بیشک اہلحدیث تھے - اون کا اصول وہی صحابہ کا اصول - تابعین - تبع تابعین کی چال تھی - کسی کی یہ لوگ تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ صرف قرآن وحدیث کے قائل تھے بلکہ مخالف حدیث کو زجر فرماتے ہیں اور بیشک تاکید کتاب اللہ اور کتاب الرسول کی کرتے ہیں اور تقلید سے منع فرماتے ہیں - ناظرین اقوال آئمہ اربعہ ملاحظہ ہوں -

(۱) امام زندویسی نے روضۃ العلماء میں نقل کیا ہے - انہ لعنی ابا حنیفۃ سئل اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فقیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ قال اترکوا قولی بقول الصحابہ - خلاصہ ترجمہ - کسی نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا کیا جائے جب آپکا قول مخالف کتاب اللہ ہو - آپ نے فرمایا میرے قول کو چھوڑ دو. پھر پوچھا کیا کیا جائے جب آپکا قول حدیث کے مخالف ہو. آپ نے فرمایا ایسے وقت بھی میرے قول کو نہ مانو. پھر سوال کیا کہ کیا کرنا چاہئے جب آپکا فرمان صحابہ کے فرمان کے مخالف ہو آپ نے فرمایا چھوڑ دو میرے قول کو - ناظرین دیکھیں کہ یہ کتنا پیارا قول ہے پھر اس پر ہم اہلحدیث آپکو نہ کہیں حاشا للہ -

(۲) یواقیت والجواہر میں ہے - وکان الامام مالک یقول ما من احد الا وماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی - ترجمہ - امام مالک رحمہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اپنے قول سے ماخوذ نہ ہو اور وہ کلام اوسکا اس پر مردود نہ ہو سوائے کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی قول غیر صحیح کو خراب کر دینا چاہئے

(۳) انہ لعنی الشافعی قال اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذہبی فاتبعوہ واعلموا انہ مذہبی - ترجمہ امام شافعی رحمہ نے فرمایا جب صحیح خبر یعنی صحیح حدیث کے خلاف میرا مذہب ہو تو صحیح حدیث کو میرا مذہب جانو اور صحیح حدیث کی پیروی کرو اور میرے مخالف مذہب کو چھوڑ دو (نہایہ)

(۴) یواقیت والجواہر میں ہے - کان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرہم وخذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ - ترجمہ - امام احمد فرماتے تھے اللہ اور رسول کے کلام کے ساتھ کسی کو معارضہ نہیں اور کچھ کلام نہیں - اسلئے نہ تقلید میری کیجائے نہ امام مالک کی نہ اوزاعی کی نہ نخعی کی اور نہ کسی کی اور نہ کتاب وسنت کے احکام کو لیلے -

معزز ناظرین غرض یہ کہ آئمہ ہرگز اہلحدیث سے خارج نہیں نہ ہم ان کو اہلحدیث سے خارج کہنے کے مجاز ہوسکتے ہیں. رہے ان حضرات کے مقلدین یہ لوگ ان حضرات کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا اقوال کے بھی پابند نہیں اور مقلدہ البتہ اہلحدیث سے خارج ہیں کیونکہ تقلید شخصی کرنا اور کسی ایک امام کے پیچھے رہنا کہ حدیث کا خلاف کرکے پرواہ نہیں اور صحابہ کے چال پر عمل نہ کرنا اور نہ ان کے چال پر چلنے کے لئے تحریراً تقریراً کوشش کرنا (جیسا کہ مجیب صاحب لکھ آئے ہیں) طریقہ اصحاب وطریقہ تابعین وتبع تابعین وبمذہب ائمہ اربعہ سے خارج ہیں اسلئے مقلدہ خارج از اہلحدیث ہیں - آئمہ اربعہ نہ کسی کی تقلید کرتے تھے نہ کسی کو انکی تقلید کا حکم دیا ہے نہ وہ خلاف احادیث چلتے خلاف روش صحابہ عمل کرنیکو پسند رکھتے تھے اسلئے وہ بیشک اہلحدیث ہیں - اگر کسے شک آید کافر گردد - ہمارے پاس بڑی عظمت آئمہ اربعہ اور دیگر آئمہ شریعتین کی ہے عظمت وقدر اس کا نام نہیں کہ اونکی ایسی تقلید کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے بھی فراموش ہوجائیں. عظمت وقدر آئمہ کی یہی ہے اور آئمہ کی خوشی کا دارومدار اسی پر ہے کہ بندگان خدا خدا اور رسول کے مطیع ہوجائیں - اس تمہیدی تقریر پر غور کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مقلدہ علاوہ اہلحدیث سے خارج ہونے اور صحابہ تابعین تبع تابعین کے طریقہ عمل سے باہر ہونیکے آئمہ اربعہ کو طریقہ عمل آئمہ اربعہ کو بھی احکام سے باہر کیا - بس بس فافہم وافہموا - (راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی)

ahmadimuslim.de

عربوں کے فوجی حالات

(ماخوذ از المشرق)

ذیل کا دلچسپ اور پُرمایہ مضمون جناب مولوی ہدایت حسین صاحب نے لکھکر کلکتے کے مشہور اسلامی انگریزی میگزین جرنل آف مسلم انسٹیٹیوٹ میں شائع کرایا ہے (نمبر ۴ جلد ۳) اور ہمارے دوست مسٹر عبدالرحیم صاحب جہانگیر نگری نے اس کو مختصر کر کے اردو لباس پہنا کر المشرق کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مستفید کرنے کی کوشش کی ہے خدا ان کی سعی کو بابرکت کرے۔ ایڈیٹر المشرق۔

زیٹ چیرز فیلڈ سیمن سوسائٹی ان ڈیچین گیسلیچیف جلد ہفتدہم (مطبوعہ لیپزگ ۱۸۶۱ء) میں ڈاکٹر اسپرنگر کا ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان سے موجود ہے۔ فاضل محرر نے ۱۸۵۰ء کے حالات نہایت کوشش سے بہم پہنچائے ہیں اور ان عربوں کی تعداد قوت کی بھی جانچ کی ہے جو مسلح تھے۔ عمان۔ صنعا۔ تہامہ۔ حجاز۔ نجد۔ بحرین عراق صحرائے فلسطین اور حلب کے مختلف قبائل و عشائر کے کوائف اور ان کی جنگی قابلیت واستعداد کی اچھی تحقیق کی ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر لکھتے ہیں "برٹش میوزیم میں ایک عربی قلمی کتاب (۱۲۵۳ھ ہجری) موجود ہے اسپر مسٹر جی اینچ نے یہ نوٹ لکھا ہے "امیری نے یہ کتاب قبائل عرب کے موجودہ حالات کی تحقیق میں شیخ محمد الامام تمیمی سے لکھی"

محمد الامام نجد کے باشندے تھے جب عبدالوہاب نجدی کے ... سے ۱۸۱۱ء میں لڑائی ہوئی تھی اس موقع پر وہ موجود تھے۔ اس لئے ان کو اس تحقیق کے لئے نہایت عمدہ اور خاص موقع ملا۔ مندرجہ ذیل جدول میں صرف مسلح باشندوں کی تعداد دکھلائی گئی ہے۔ کاشتکار وغیرہ اس سے علیحدہ ہیں۔ ہم سہولت کے لئے ہر ایک جگہ کیلئے ایک جدول بنائینگے تاکہ بسہولت معلوم ہو سکے کہ کہاں کون اور کتنے لوگ مسلح رہتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۔ ڈاکٹر اسپرنگر بڑے مشہور شخص تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے طبی خدمات کیلئے ۱۸۴۳ء میں وہ کلکتہ میں آئے۔ محمڈن کالج دہلی کے پرنسپل بھی مقرر ہوئے۔ لکھنؤ کے رزیڈنٹ کے نائب بھی رہے اور کلکتہ مدرسہ کے پرنسپل اور محمڈن کالج ہوگلی کے پرنسپل اور آخر میں گورنمنٹ حالیہ کے فارسی مترجم مقرر ہوئے۔ ۱۸۵۵ء میں وہ ہندوستان سے چلے گئے اور برن کالج میں السنہ مشرقی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ سولہویں دسمبر ۱۸۹۳ء میں انہوں نے رحلت کی تقریباً پچیس زبان میں مہارت رکھتے تھے۔

قبائل عمان کی جنگی قوت (۱)

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۱	حضرموت کے بنی تمیم	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۲	الکاسد		۱۵۰۰	صرف گھوڑے کثرت سے پالتے ہیں
۳	بنی نهد	۲۰۵	۱۰۰۰	یہ لوگ تیرانداز ہیں۔
۴	بنو جادہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۵	ادہم	۱۲۰۰	۱۵۰۰	
۶	السیارین	۸۰۰	۱۵۰۰	

قبائل صنعار کی جنگی قوت (۲)

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۷	وادی حسین	۳۰۰۰	۵۰۰۰	تیرانداز
۸	وادی محمد	۲۰۰۰	۵۲۰۰	
۹	السلاطین	۳۰۰۰	۳۰۰۰	تیرانداز
۱۰	[illegible]			[illegible] لوگ ہیں۔
۱۱	[illegible]			

یہ صنعار کے بڑے بڑے قبائل تھے ورنہ بہت سے چھوٹے چھوٹے جرگے نظرانداز کر دئے گئے اور یہ سب امام محمود بن احمد کے ماتحت ہیں۔

قبائل تہامہ

یہ کل قبائل محمود بن محمد مسمار حسینی کے ماتحت ہیں۔

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۱۲	ادون	۲۰۰۰	۴۰۰۰	معتدل آب و ہوا کے رہنے والے ہیں
۱۳	الزائق	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۱۴	النوادی	۵۰۰۰	۲۰۰۰	نجران میں رہتے ہیں۔
۱۵	وادی رشید	۲۰۰۰	۱۰۰۰	
۱۶	عبیدہ	۴۰۰۰	۲۰۰۰	ابن خیر مولا ان کے امام ہیں۔
۱۷	علم	۵۰۰	۲۰۰۰	
۱۸	اشیر	۵۰۰۰	۳۰۰۰۰	یہ لوگ بندوق سے مسلح ہیں نجدیوں نے انکو ام قصر تک بھگا دیا اور یہ جلا وطن ہو گئے ان کے قائی نامی لیڈر کو احمد ترسون پاشا نے قید کر لیا تھا۔

ahmadimuslim.de

۱۹	قبائل عثمان مضیفی اور سید شریف مسعود	۸۰۰۰	۲۵۰۰۰	تقریباً یہ دونو قبیلے کہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ شریف چلے آئے
۲۰	ابن الاثمار	۱۸۰۰	۳۰۰۰	
۲۱	بنو الاشرف	۲۰۰۰	۲۰۰۰	
۲۲	صنعان	۳۰۰۰	۱۰۰۰۰	ریگستان کے وحشی کار رنگ میں ابھی تک انہیں
۲۳	حباب	۵۰۰	۵۰۰۰	کسقدر وحشت باقی ہے بہت کم سروسامان رکھتے ہیں
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰۰۰	
۲۵	[illegible]	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۲۶	ابن دہمان	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۲۷	عبدان	۲۰۰۰	۲۵۰۰۰	آپس کی خانہ جنگی میں [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۹	[illegible]	۲۰۰۰	[illegible]	[illegible]
۳۰	الكلب	۲۰۰۰	۱۰۰۰۰	ابن سکیان ان کے امام ہیں۔
۳۱	بنی واہب	۳۰۰۰	۲۰۰۰۰	القوائی ان کے امام ہیں۔
۳۲	ابن شکبان کی ذاتی فوج	۲۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۳۳	الفضا	۱۰۰۰	۵۰۰۰	سعدان ان کے امام ہیں۔
۳۴	قحطان ابن الاثیم اور القدیر اور بنی حجیر	۷۰۰۰	۳۰۰۰۰	سوائے القدیر کے باقی قبائل امام کے ماتحت ہیں۔
۳۵	المحلف	۱۰۰۰	۵۰۰۰	بلحاظ معاشرت بہت سادگی سے بسر کرتے ہیں
۳۶	المہدی	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۳۷	بنو مروہ	۲۰۰	۲۰۰۰	
۳۸	معاویہ	۵۰۰	۳۰۰۰	
۳۹	ال ابو القرم	۱۵۰۰	۲۰۰۰	
۴۰	ناصرہ	۱۱۰	۱۰۰۰	یہ لوگ تلوار بندوق وغیرہ سے مسلح ہیں
۴۱	بنو امیہ	۵۰۰	۲۰۵۰	
۴۲	بنو دیاب	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۴۳	اشرف	۱۰۰۰	۵۰۰۰	ان کی کافی کی کاشت بہت ہوتی ہے

۴۴	الدواسیر	۱۰۰	۱۰۰۰۰	سلطان ربیع ان کے امام ہیں
۴۵	برہام	×	۱۰۰۰۰	بدر قوین ان کے امام ہیں
۴۶	بنو شداد		۵۰۰۰	
۴۷	بنو جنب	۵۰۰	۱۰۰۰۰	
۴۸	وادیہ	۲۰۰	۳۰۰۰	یہ لوگ سمندر کے ذریعہ تجارت کرتے ہیں
۴۹	بنو قریدہ	۵۰۰	۲۰۰۰	
۵۰	المرا	۱۰۰۰	۱۵۰۰۰	انکو قبائل کی تفصیلی کیفیت محمد الیاس نہیں
۵۱	باشندگان صبیا	تقریباً	۴۰۰۰	جانتے تھے اور نہ امام کا نام معلوم تھا۔
۵۲	باشندگان شہر رقا	تقریباً	۱۰۰۰۰	ان کے امام عبد الحمید تھے۔

قبائل حجاز

۵۳	[illegible]	۵۰۰	۲۰۰۰۰	
۵۴	عتب	۱۰۰	۱۰۰۰۰	
۵۵	[illegible]	۲۰۰	×	
۵۶	ابا قوم	۲۰	۷۰۰۰	
۵۷	ہدیل	×	۸۰۰۰	کوہی باشندے ہیں
۵۸	حرب	۱۰۰۰۰	۴۰۰۰۰	مدین اور خیبر کے درمیان رہتے ہیں
۵۹	بنو صلول	×	۳۰۰۰۰	
۶۰	بنو مخزوم	۱۳۰	۱۰۰۰۰	
۶۱	بنی منبتی	۵۰۰	۶۰۰۰	
۶۲	حشید و باکل	۱۰۰۰	۸۰۰۰	
۶۳	اروان	۸۰۰	۲۵۰۰۰	
۶۴	زبید	۵۰۰	۳۰۰۰	
۶۵	سبائی	۸۰۰۰	۱۰۰۰۰	
۶۶	بنو سلام	۵۰۰	۸۰۰۰	
۶۷	بنو نشاء		۹۰۰۰	
۶۸	بنو سعد		۵۰۰۰	
۶۹	شرارت	۴۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۷۰	سلیم ردادی	۲۰۰۰۰	۲۰۰	دو چھوٹے قبائل ہیں۔

ahmadimuslim.de

۴۱	الرشین	۶۰۰	۲۰۰۰۰	
۴۲	بای	۷۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۴۳	وادی رشید	۷	۱۰۰۰۰	
۴۴	بنو مسعود	۳۰۰	۱۰۰۰۰	
۴۵	ولد سلیمان	۷	۳۰۰۰	یہ لوگ خیبر میں رہتے ہیں
۴۶	الدیدی وشلان	۴۰۰	۳۰۰۰	وادی خیبر میں رہتے ہیں

قبائل نجد

نجد بہت وسیع خطہ ہے۔ ۲۵ دن کے سفر میں اس کی مسافت سر ہو سکتی ہے۔ اس کے مختلف حصے مختلف نام سے مشہور ہیں۔ مثلاً القریہ۔ القاسم۔ الوشم۔ جبل شمار۔ حقیقیہ۔ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت بہت سے آباد شہر ہیں۔ مثلاً عریض میں ذآریہ۔ الرقاد۔ منفوحہ۔ الابیعہ وغیرہ مشہور اور بڑے بڑے شہر ہیں۔ اور پھر ان کے بعد بہت سے گاؤں ہیں جیسے خطہ بنی تمیم۔ الحارق۔ الدامہ وغیرہ۔ اسی طرح شمالی حصہ نجد کے مشہور تکڑہ وادی الدواسیر میں۔ الفلاج مشہور جگہ ہے اور الوشم میں شقرہ۔ مرادہ۔ ثرمدہ۔ ذرمہ۔ القاصب مشہور شہر ہیں۔ ڈاکٹر اسپرنجر نے صادق کے متعلق بیان کیا ہے کہ صادق کیطرح ریگستانی علاقہ دوسرا نہیں ہے۔ شقرہ اور شادہ بھی ریگستانی ہیں لیکن صادق سے کوئی نسبت نہیں۔ یہاں کے تودہ ہائے ریگ جیسے بڑے بڑے مینار کی طرح نظر آتے ہیں محمد بن الہام مذکورہ بالا شخص وادیہ کے رہنے والے تھے۔

القاسم کے ماتحت الراس۔ عنیزہ۔ بریدیہ۔ الخبیر۔ التنومہ۔ المذنب العیون مشہور شہر ہیں۔ نجد بلحاظ آب وہوا سرسبزی وزرخیزی اور اپنے باشندوں کے جسمانی تاب وتوانائی اور دماغی جرات ودلی قوت اور مذہبی جوش اور بیجا تعصب کے اپنا نظیر آپ ہے۔ نجدیوں کے ہم عقائد خواہ وہ کسی قوم وقبیلہ سے تعلق رکھیں اون کے بھائی شمار ہوتے ہیں اور غیر مذہب کے لوگوں کو کتے سے بدتر سمجھتے ہیں۔ اون کی مہربانی اور محبت حاصل کرنے کے پہلے مختلف سوال اور عملی ذریعہ سے اون کی تشفی ہو جانی چاہئے کہ آپ سنی اور اون کے ہم عقیدہ ہیں اور اگر آپ اس امتحان میں کامیاب ہوئے تو آپ کے لئے اون سے بڑھکر مہربان ملنا دشوار ہے۔ نجد کے لوگ انتہائی

زیادہ سنگول ہیں۔ ڈاکٹر اسپرنجر لکھتے ہیں کہ اون سے اودھ کے شاہی خاندان کے مشہور ممبر پرنس اقبال الدولہ نے جو ۱۸۵۸ء میں بغداد میں تھے اور شیعہ ہونے کی وجہ سے اونہوں نے نجدیوں کی قید کی سختی بھی اٹھائی تھی وہ بیان کرتے تھے کہ "میں جہاں اور جن کے یہاں قید تھا ایکروز اون کے بھائی آئے اور میری بیش قیمت تلوار جو میرے ساتھ تھی اوسکو دیکھکر بہت پسند کیا اور مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے میں اس تلوار کو فروخت کیجئے گا۔ میں نے کہا کہ میں بیچونگا نہیں یوں آپ مختار ہیں۔ یہ سنکر وہ تلوار لیکر چلدیا۔ تھوڑی دیر بعد خون آلودہ تلوار لئے ہوئے پہونچا۔ میں نے پوچھا کہ حضرت خیریت ہے۔ کہیں کوئی زخم تو نہیں آیا۔ اوس نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ نہیں میں ننگی تلوار لیکر ذرا صحرا کی جانب گیا تھا۔ وہاں ایک عورت مویشی چرا رہی تھی میں نے اوس پر اس تلوار کا امتحان کیا واقعی تلوار عمدہ ہے"

نجد کے باغات کے لئے بھی مشہور ہے مصریوں نے جب نجد کو فتح کیا تھا تو وہاں کے باشندے برسر فساد تھے اونہوں نے کھجور کے بہت سے درخت کاٹ ڈالے اور اس طرح نجدی رام ہو گئے۔ الراس میں پچاس ہزار سے زیادہ درخت فرا کاٹے گئے۔ ۲ سپاہی: اس کی اجرت مقرر کر دی گئی تھی جب سے درخت کاٹنے میں مقابلہ ہونے لگا اور اسطرح فی گھنٹہ آٹھ درخت کاٹے جانے لگے۔

(باقی آئندہ)

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ حسب ذیل منشی کریم بخش صاحب بانش نمبراہ بنوں نے عنایت فرمایا۔ از فتوے فنڈ ۲۰ ر از مدرسہ کرنول ۸ ر از غلام مصطفیٰ موضع لوٹیاں والہ ضلع گوجرانوالہ ۸ ر

بقایا سابقہ ۲ ر کل ۳ عہ

غریب فنڈ کیلئے یہ اطلاع کی گئی تھی کہ سائل اپنی گرہ سے بھی ۸ ر سالانہ دیا کریں تاکہ کم از کم سال بھر کے لئے ایک اخبار بنائیں چنانچہ آج تک جنہوں نے اسپر عمل کیا انکو اخبار دیا گیا۔ سابق میں ایک اخبار مدرسہ باقیات الصالحات کرنول (مدراس) کے نام اور اس ہفتہ ایک اخبار بنام غلام مصطفیٰ موضع لوٹیاں والہ ضلع گوجرانوالہ جاری کیا گیا۔ باقی ۵

درخواست نمبر ۸۰۔ ابو محمد طالب علم مدرسہ ... ضلع مونگیر۔

درخواست نمبر ۸۱۔ (بابت مرقع) رحمت اللہ کمہار موضع بہکے کلاں ضلع امرتسر

درخواست نمبر ۸۲۔ میاں شمس الدین امام مسجد کوٹ سید محمود ضلع امرتسر

فتاویٰ

س نمبر ۵۲ - زکوٰۃ جنسی کے بارہ میں کیا حکم ہے - نسبت زمین لاخراجی وخراجی وبٹائی کے یعنی لاخراجی زمین جسکا مالگذاری مالک کو نہیں دینا پڑتا ہے - اور خراجی زمین جسکی مالگذاری مالک کو دینا پڑتا ہے - آیا زکوٰۃ دسواں حصہ دیا جاوے یا کیا اور بٹائی جسکو نصف تقسیم کردینا ہوتا ہے - اسکا کیسے زکوٰۃ دیا جاوے آیا دونوں حصہ کا زکوٰۃ دیا جائے یا خاص حصہ کا؟

عبدالغنی موضع رجورا ڈاکخانہ بنڈول ضلع دربھنگہ

ج نمبر ۵۲ - جس زمین کی مالگذاری واجب نہیں ہے اسکا دسواں حصہ دیوے بشرطیکہ آبپاشی نہری نہو اگر آبپاشی ہو تو بیسواں حصہ اور جسکی مالگذاری واجب ہے اسکا بیسواں حصہ بشرطیکہ آبپاشی نہری نہو اور مالگذاری کے علاوہ آبپاشی نہری بھی ہے تو میرے ناقص علم میں چالیسواں حصہ واجب ہے - زمیندار [illegible] دوسرا سوال [illegible] سمجھا گیا - مرکا تحت (ابو الغریب) -

س نمبر ۵۳ - مثلاً زید نے سنگھاڑے ۲ روپئے کے خریدے اس میں ایک سنگھاڑا قدرتی جڑا ہوا (فراموش) نکلا - زید نے اس کو نکال لیا اور اپنے بہنوئی خالد کے پاس گیا اور کہا کہ دیکھو تو یہ کیا عجیب قسم کا سنگھاڑا ہے جب خالد نے اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دیکھنے لگا - تو زید نے باواز قہقہ لگا کر کہا کہ فراموش، فراموش لاؤ ہماری دو سو سنگھاڑے ورنہ میں تمہارا اسباب اٹھا لیے جاؤنگا - بالآخر خالد نے بالعوض فراموش کے دو سو ادا کردئے - پھر زید نے سب کو تقسیم کردئیے - (خادم عبدالغیاث الہ آباد)

ج نمبر ۵۳ - معلوم ہوتا ہے کہ کسی برادری کا عرفی دستور ہے کوئی بیع نہیں کوئی سودا نہیں - سو اگر خالد اپنی خوشی سے فراموش کا بدلہ دیتا ہے تو بطور احسان کے ہے اسلئے اسکا کھانا کوئی حرام نہیں لیکن اسکو مجبور کرنا یا نہ دینے پر بدنام کرنا یا حقیر سمجھنا برا ہے -

س نمبر ۵۴ - تمباکو لانا - اٹھانا - رکھنا - خرید کرنا - خرید کروانا - ہاتھ میں لاکر بطور ضیافت مہمان کو دینا کیسا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵۴ - تمباکو کا پینا اور کھانا میرے ناقص علم میں مکروہ ہے حدیث شریف میں ہے جو چیز دماغ میں فتور لائے اس سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے لہذا اسکا استعمال کرنا یا کرانا اچھا نہیں - واللہ اعلم

س نمبر ۵۵ - وظیفہ کی اہلیت وثبوت قرآن وحدیث سے ہے یا نہیں اور اگر ہے تو اس قسم کا وظیفہ پڑھنا کیسا ہے مثلاً زید نے اپنے بھائی ذاکر سے کہا کہ تم میرے لئے وظیفہ پڑھو میرا فلاں کام ہو جائے - (ایضاً)

ج نمبر ۵۵ - حدیثوں میں آتا ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کراتے بلکہ خود آنحضرت بھی صحابہ کو فرماتے کہ تم بھی میرے لئے دعا کرنا پس اگر کوئی شخص کسی بھائی سے دعا خیر کی درخواست کرے تو جائز ہے مگر وہ بھائی بھی جائز طور پر دعا کرے - بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ بعد نماز فرض - نفل یا تہجد یا وقت افطار روزہ یا بعد ختم تلاوت قرآن وغیرہ دعا کرے - مرکا تحت (ابو الغریب)

س نمبر ۵۶ - یہ کوئی حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ نے ہمارو کو کوئی امانت دی اور فرمایا کہ میری امانت اسکو دینا جو کہ میرا سراج امتی ہوگا -

(احقر العباد قائم الدین نقشہ نویس)

س نمبر ۵۷ - اگر یہ ٹھیک ہو تو سراج امتی کون ہے - اور یہ حدیث کیسی ہے (ایضاً)

س نمبر ۵۸ - حنفی جو یہ کہتے ہیں کہ آپکی پیشگوئی امام ابوحنیفہ صاحب کی بابت ہے اور وہ سراج امتی ہیں کیا یہ ٹھیک ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - سراج امتی والی حدیث موضوع (جھوٹی) ہے ملا علی قاری نے بھی اسکو موضوع کہا ہے - صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کی مذمت یا مدح میں کوئی حدیث نہیں آئی -

س نمبر ۵۹ - وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ کے کیا معنے ہیں اور اس وسیلہ سے کیا مراد ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵۹ - الوسیلۃ کے معنے عربی لغات میں قرب کے ہیں پس آیت کا مطلب ہے کہ خدا کا قرب حاصل کرو چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی صاحب دہلوی نے آیت موصوفہ کا ترجمہ یوں کیا ہے بطلبید قرب بسوئے او -

س نمبر ۶۰ - اولی الامر سے کون لوگ مراد ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۶۰ - اولالامر مرکب لفظ ہے الو اور امر - الو کے معنے والے کے اور امر کے معنے حکومت کے ہیں - پس ترجمہ یہ ہے کہ حکومت والے یعنی اولیاء سلطنت یا حاکم وقت -

س نمبر ۶۱ - روحی فیض سے کیا مراد ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۶۱ - روحی فیض کوئی قرآن وحدیث کا لفظ تو نہیں ہے کہ اسکی تشریح

ahmadimuslim.de

بتلائی جائے جو لوگ ایسے لفظ بولتے ہیں وہی بتلادیں کیا مراد ہے انکا بتلانا اصول شریعت کے مطابق ہو تو خیر ورنہ غلط۔

س نمبر ۶۲ - یا ایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ کے کیا معنے ہیں یعنی یہ دوسرے آمنوا کے کیا معنے ہیں جبکہ پہلے ایمان والے مخاطب ہو چکے ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۶۲ - امر کا صیغہ کبھی تو انشاء فعل کے لئے آتا ہے جسکے معنے ہوتے ہیں کر اور کبھی استمرار کے لئے ہوتا ہے جسکا صحیح ترجمہ ہوتا ہے کرتا رہ۔ اردو میں تو ان دونوں معنے کے لئے دو لفظ الگ الگ ہیں مگر عربی فارسی میں ایک ہی ہے پس دوسرے آمنوا کے معنے ہیں مسلمانو! ایمان پر مضبوط رہو۔ سورۃ فاتحہ میں اھدنا کا صیغہ بھی اسی قسم سے ہے یا ایھا النبی اتق اللہ میں بھی امر کا صیغہ انہی معنی میں ہے۔

س نمبر ۶۳ - یہ بھی کوئی حدیث ہے کہ جب کوئی شخص رسول اللہ کے روضہ پر جاکر کہتا ہے کہ صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ تو آپ انکو جواب میں فرماتے ہیں وعلیکم السلام اے فلانے ای فلانے کے بیٹے اے فلانے کے پوتے وغیرہ۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر اگر یہ کہا جاوے کہ ولی اللہ بھی اسی طرح جواب دیتے ہیں تو کیا حرج ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۶۳ - اس مضمون کی حدیث میری نظر سے نہیں گذری جو کہو اس سے دریافت کیا جائے کہ حدیث کس کتاب میں ہے۔ اور اہل غریب نقش۔

س نمبر ۶۴ - ہندہ مرحومہ کے ورثہ سے باقی رہے ذو بھتیجے دو بھتیجیاں۔ مرحومہ کی زندگی میں تین بھتیجوں کا انتقال ہو گیا انکی اولاد ۵ لڑکیاں اور ۳ لڑکے ہیں کون محروم اور کون وارث؟ (خریدار ۱۰۷)

ج نمبر ۶۴ - بھتیجے اور بھتیجیاں وارث ہونگی اور بھتیجوں کی اولاد محروم۔ تقسیم حسب ذیل ہے۔

میت ہندہ

بھتیجے ۲	بھتیجیاں ۲
۴	۲
۲-۲	۱-۱

بھتیجوں کو بھتیجیوں کی نسبت دگنا ملیگا۔ کل حصے ۶ کرکے مال تقسیم کیا جاویگا۔

س نمبر ۶۵ - ایک شخص تارک نماز و روزہ نے غیر کی منکوحہ عورت کو اپنی عورت بنا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ کس طرح ہونا چاہئے اور اوس کا ذبیحہ اور گوشت بناکر مثلاً قربانی کا گوشت چیر کر لوگوں پر تقسیم کرنا کیسا ہے اور اگر وہ خود اپنی قربانی کرے تو وہ گوشت مسلمانوں کو کھانا جائز ہے اور اگر وہ طلاق ہو کر دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور تائب ہو کر کرے تو تائب کی کیا تعریف ہے - نماز روزہ کے بغیر بھی تائب ہو سکتا ہے - (رضا حیدرین امام مسجد چک ۳۹ آبادی سرگودہ)

ج نمبر ۶۵ - ایسے شخص کو برادری سے الگ کر دینا چاہئے حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی قوم میں بدکاروں کو نہ روکا جائیگا تو جہاز کی طرح ساری قوم تباہ ہوگی۔ لیکن ذبیحہ اوس کا حرام نہیں۔ قربانی بھی اگر کسب حلال سے ہے تو حلال ہے۔ زنا سے توبہ کریں تو نکاح جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے گویا اوس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ توبہ کی علامت باطنی تو یہ ہے کہ وہ دل میں نادم ہو مگر دل کا حال تو خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے ظاہری علامت پر کفایت ہونی چاہئے کہ وہ زبانی اقرار توبہ کریں۔

س نمبر ۶۶ - چوہڑہ اور عیسائی کا نکاح کرنا علماء کو اور ختنہ کرنا اور تولد پر اذان کا کہنا کیسا ہے اگر کوئی علماء نکاح وغیرہ کریں تو اوس کے حق میں شریعت کا کیا حکم ہے

ج نمبر ۶۶ - کسی کافر کا نکاح اسلامی طریق پر اگر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں الاسلام یعلو ولا یعلی علی ہذا القیاس جہاں تک ہو سکے رسوم اسلامیہ کی ترقی جس طرح ہو سکے بہتر ہے۔ مگر ایسے کام جو خاص مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں غیروں سے کرنے جائز نہیں مثلاً جنازہ پڑھنا وغیرہ۔

س نمبر ۶۷ - ظہر اور عصر کے سری نماز ہونیکی کیا وجہ ہے؟ اور پہلی دو رکعت فرض میں کیوں قرات نہیں پڑھی جاتی؟

ج نمبر ۶۷ - ظہر اور عصر کے اخفاء قرات کی حکمت کسی آیت یا حدیث میں تو نہیں آئی البتہ علماء کا قیاس ہے کہ مشرکین کہ دن کو شور و غل کیا کرتے تھے اسلئے آہستہ پڑھنا اختیار ہوا پھر وہی بحال رہا۔

س نمبر ۶۸ - بعض صاحبان جو نہی رفع سبابہ کرتے ہیں تو درود اور دعا پڑھکر سلام پھیرنے تک انگلی برابر کھڑی رکھتے ہیں اور عام پر دیکھا گیا ہے کہ التحیات کے اخیر لفظ محمد پر نیچے رکھہ دیتے ہیں صحیح سنت کس طرح ہے

ج نمبر ۶۸ - رفع سبابہ میں سنت یہ ہے کہ بیٹھتے ہی انگلی اٹھالے۔ اللہ پر خفیف سی حرکت دیکر بدستور باقی انگلیوں کو بند کرکے سبابہ کو اخیر تک الگ رکھے۔

س نمبر ۶۹ - شیعہ کا ذبیحہ یا ان کے گھر کا کھانا اور ان سے مل کر کھانا بموجب حکم شریعت کیسا ہے؟

ج نمبر ۶۹ - شیعہ کا ذبیحہ اور ان کی دعوت سب جائز ہے۔ جبکہ یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ اور دعوت جائز ہے تو شیعہ کلمہ گو مسلمان ہیں گو بدعات میں مبتلا ہیں۔

س نمبر ۷۰ - بیل یا سانڈ قربانی ہو سکتا ہے اور اگر ان کو نشان پنجابی یا کوئی مرتبہ زخم پچھلے حصہ میں ہو تو اوس کی نسبت کیا حکم ہے۔

ج نمبر ۷۰ - بیل وغیرہ کی قربانی گائے کی طرح جائز ہے جس قسم کا زخم بکرہ، بقرہ میں مانع ہے اسی قسم کا ان میں بھی مانع ہے یعنی سینگ کان وغیرہ نصف یا نصف سے زیادہ ٹوٹے ہوئے نہوں۔ آنکھ ضائع نہوئی ہو وغیرہ

۱ر غریب فنڈ میں ہو گیا۔

شادی بیوگان اور نیوگ قیمت ۱ر
اسلام اور برٹش لاء قیمت ۳ر

انتخاب الاخبار

آئندہ ہفتہ کا اخبار اسی ہفتہ بھیجا جاتا ہے۔

افسوس مولوی رحمت علیشاہ صاحب جالندہری جو ایک پرانے بزرگ اور پکے موحد متبع سنت تھے اس ہفتہ انتقال کر گئے۔ استدعا ہے کہ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب ضرور پڑہیں۔ اللہم اغفرلہ

اہلحدیث کانفرنس نے ایک ٹریکٹ ہندی ناگری میں توحید و رسالت کا ہندؤں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے شائع کیا ہے جو صاحب اس کی اشاعت ہندو دل میں کر سکیں وہ منگا لیں بے قیمت بلا ٹکٹ لگا کر بہت سے تقسیم ہو چکے ہیں۔

تمام پنجاب میں ہنوز بارش کی توقع ہی توقع ہے۔ لاہور کے ایک بڑے پنڈت نے جنتری میں لکھا تھا کہ ۳۰۔۵ جنوری کو بارش ہوگی وہ بھی غلط گئی سچ ہے کذب المنجمون ورب الکعبہ۔

[illegible]

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس آئندہ دسمبر میں بمقام امرتسر منعقد ہوگا۔ (اہالی امرتسر کو لازم ہے کہ ابھی سے تیاریاں شروع کریں)

ہز ہائنس نواب صاحب رامپور کی تحریک اور سرپرستی میں یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو رامپور میں ایک مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں دور دور کے نامی گرامی شعراء کو مدعو کیا تھا (ہر کرا در جہاں فلک زدہ۔ کار او شاعری و رمالی ست)

قاہرہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی منظوری سے حادثہ دنشاوی کے قیدیوں کو بتقریب سالگرہ جلوس خدیوی ۸ جنوری ۱۹۰۸ء رہا کیا جائیگا (امید ہے کہ رہا ہو گئے ہونگے)

قسطنطنیہ کے کسی مدرسے میں ایک کثیر العیال یہودی مدرس نہایت عسرت کی حالت میں بسر کرتا تھا۔ جلالتماب سلطان المعظم کو اتفاقیہ اوس کی خبر ملگئی تو دوسے معقول زر نقد عطا کرنے کے علاوہ اوس کے بیمار بچوں کے علاج کیلئے لائق ڈاکٹر مقرر کئے گئے اور حکم دیا کہ اوس کے تین بچوں کو سرکاری سکولوں میں سلطانی خرچ پر تعلیم دیجائے (ناشکرے تو بھی شکایت کئے جائیں گے)

اخبار پایونیر مستند سرکاری خبر کی بنا پر لکھتا ہے کہ بغداد اور دمشق میں عنقریب موٹر کار کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہونیوالا ہے اور اوس کے متعلق قسطنطنیہ کو

ٹھیکیداروں سے جو معاہدہ ہونا تھا وہ تقریباً تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔

لارڈ کرزن نے لارڈ کلمین کی جگہ جس نے پیرس میں خودکشی کر لی تھی آئرلینڈ کی طرف سے دار الامراء میں داخل ہونا منظور کر لیا ہے۔

اخباروں کا بیان ہے کہ حجاز ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچنے پر قسطنطنیہ میں جلسہ کیا ہوگا جس میں ہمارے بادشاہ ایڈورڈ کی بھی دعوت ہوگی۔

الہ آباد ہائیکورٹ میں ایک مسلمان جج سید کرامت علی بیرسٹر کی منظوری ہو گئی

حال میں ایران کا ایک نامور عالم آغا نجف نامی جو اصفہان کی انصف زمین مزروعہ کا مالک تھا ایک فدائی کے ہاتھ سے بندوق کا نشانہ ہوا۔ یہ عالم پارلیمنٹ کا مخالف تھا اور اوس کے برخلاف وعظ کیا کرتا تھا۔

ایران میں اخبارات کو کامل آزادی عطا کی گئی ہے۔ بشرطیکہ شریعت اسلامیہ کے برخلاف اون میں کوئی تحریر نہ چھاپی جائے۔

ایران کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں ارکان وزارت تبدیل کئے گئے ہیں

سمرقند کے ایک نامور مسلمان عالم محمود خواجہ نے تاشقند کے اسلامی اخبار تجارت میں مسلمانان ترکستان کو آمادہ کیا ہے کہ اس ملک کے تمام شہروں سے مسلمان ڈیلیگیٹ منتخب کریں اور اون سے ایک ڈیپوٹیشن مرتب کر کے زار کی خدمت میں روانہ کریں اور سوال کریں کہ اون کو تیسری روسی پارلیمنٹ میں اپنے ڈیلیگیٹ بھیجنے کے حق سے کیوں محروم کیا گیا ہے۔ سائبیریا کے وحشی قبیلہ یاقوت نامی نے جن کی تعداد پانچ لاکھ سے کم ہے آٹھ ڈیلیگیٹ اس حق کے مطالبہ کے لئے دار السلطنت کو روانہ کئے ہیں پس کیا وجہ ہے کہ ترکستان کے مسلمان جن کی تعداد ایک کروڑ کے قریب ہے اپنے حقوق کے مطالبہ کی کوشش نہ کریں۔

ایرانی پارلیمنٹ نے ۱۹۰۸ء کے لئے شاہی اخراجات کی مقدار پچیس لاکھ فرینک قرار دی ہے (فرینک کو آنے کے برابر سمجھو)

دولت عثمانیہ نے بغداد اور اسکندرونہ کے درمیان موٹر کاروں کا سلسلہ جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک موٹر کار میں سولہ آدمی سوار ہو سکتے ہیں بغداد اور اسکندرونہ کے درمیان اس غرض کے لئے دو خیدا(؟) مقرر کئے گئے ہیں۔ حلب اور موصل کے درمیان بھی عنقریب ایک ایسا ہی سلسلہ جاری ہونیوالا ہے۔

ڈومراؤں ضلع آرہ کا مقدمہ جو کلکتہ ہائیکورٹ سے واپس آیا تھا اور جس نے جماعت اہلحدیث کو سخت پریشان کر رکھا تھا بحق اہلحدیث فیصل ہوا۔ الحمد للہ۔

قبول اسلام مقام نیروبی ملک افریقہ کی جامع مسجد میں ۱۳ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم جمعہ کو ایک علی خاندان کی یورپین صاحبہ نے جنکا نام میڈم نزل ہر دیا ۲۲ سال ہے۔ اسلام قبول کیا۔

قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

رسالہ اہل الذکر

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ لکھنؤ سے بہت جلد شائع ہوگا۔ مخالفین اسلام کی تردید کے علاوہ فرقہ ہائے ضالہ ہلاکیہ کی بھی قرار واقعی سرکوبی کیجائیگی۔ تحقیق مذاہب میں منصفانہ اور حکیمانہ مدلل اور پرزور مضامین شائع ہونگے۔ تقلیدی مذاہب کی تردید اور توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی بیخکنی گروہ حق پژوہ اہلحدیث کثرہم اللہ تعالیٰ کی حقانیت اور اہل بدعت والضلالت کی گمراہی کا نقشہ دکھایا جائیگا۔ قرآن پاک کی صداقت مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ حدیث نبوی اور تقلید شخصی کا مقابلہ۔ فقہ اور اصول فقہ کی جانچ پڑتال مسائل مختلفہ پر محققانہ بحث۔ فقہ حنفیہ کے اختلافات اور قرآن و حدیث و عقل سلیم کو مخالفت کا فوٹو دکھایا جائیگا۔ بس مبارک ہو ؎

نور تحقیقات دیں جلوہ دکھا دیگا ہمیں ظلمت تحقیق عالم سے نکالا دیگا ہمیں
پھر درخشاں ہوکے صبح سنت خیر البشر عالم تحقیق میں نور کی ضیا دیگا ہمیں
ہوتا ہے پرچہ نور جنت اہل سنت کے لئے نار دوزخ اہل بدعت کی جلا دیگا ہمیں
جنگل حق میں شرک تھا زہر ہلاہل کی مثال چشمۂ توحید انہیں آب بقا دیگا ہمیں
اسکا ہر اک لمعہ روشن مثال قہر حق مشرکوں پر برق شعلہ زن گرا دیگا ہمیں

قیمت سالانہ بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف عہ سالانہ معہ محصولڈاک اور رعایت یہ بھی ہے کہ دو سو درخواستیں جو پہلے موصول ہونگی اُن سے صرف ۱۲ سالانہ لیا جائیگا۔ بشرطیکہ درخواست خریداری کے ساتھ ہی ۱۲ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں

المشتہر
خادم اہلحدیث
محمد عمر مینیجر رسالہ اہل الذکر نخاس لکھنؤ

کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث

فہرست

تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے پر منحصر ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ موجود ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
جلد دوم ،، آل عمران ونساء ،، ۱۲
جلد سوم ،، مائدہ سے تا اعراف ،، ۱۲
جلد چہارم ،، نحل تک ۱۴ پارہ ،، ۱۲
جلد پنجم ،، فرقان تک ،، عہ

ترک اسلام

مہاشہ دہرمپال آریہ کے ترک اسلام کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ قیمت ۴ر

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد مکمل

مہاشہ دہرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ یہ کتاب عمدہ طریق سے لکھی گئی ہے اور خوب ہی ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے۔

مناظرہ نگینہ

یہی مباحثہ ہے جس میں آریوں کو ایسی شکست ہوئی کہ آج تک مباحثہ کی جرأت نہیں ہوئی قیمت ۲ر

المشتہر
مینیجر اہل حدیث۔ کٹڑہ سفید۔ امرتسر

مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered L. No. 352)

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ... عـہ

والیان ریاست سے ... ... للعـہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ

عام خریداروں سے ... ... عـہ

" " ششماہی " ... عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر۔ مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ یوم الجمعۃ

خدا۔ انسان اور دنیا کی باہمی تعلقات کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے

(اس مضمون کا کچھ حصہ ہم گذشتہ اخبار میں لکھ آئے ہیں اُس میں ایک فقرہ ختم ہوا تھا آج باقی ہدیہ ناظرین ہے۔ ایڈیٹر)

(۲)۔ انسان کی نسبت مسیحی مذہب کیا سکھاتا ہے؟ مسیح نے ظاہر فرمایا کہ انسان خدا کا فرزند ہے مسیحی مذہب کی رُو سے انسان اس عالم میں سب سے اعلیٰ جگہ رکھتا ہے اور کوئی مذہب انسان کو وہ جگہ نہیں دیتا جو مسیح نے اُسے دی ہے بعض مذاہب نے اُسے اشرف المخلوقات کہا ہے مگر اس خیال میں یا تو انہوں نے مسیحی مذہب سے خوشہ چینی کی ہے یا محض اس کی عقلی فضیلت کی باعث اُسے تمام مخلوقات سے افضل مانا ہے۔ دہریہ پن اور ویدانت ازم اُس کی شان گھٹاتے ہیں مگر مسیحی مذہب اُسے سرفراز کرتا ہے وہ ہر شخص کو یہ ترغیب بلکہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی عزت آپ کرے۔ ایک قسم کی سیلف ریسپکٹ کا مادہ اُس میں بھر دیتا ہے۔ کون شخص اپنے آپ کو خدا کا فرزند سمجھنے کے بعد ایسی عادات اور ملکات کے پنجہ میں پھنسنے کی اجازت دیگا جو اُس کی آسمانی فرزندیت کی شان کے شایاں نہیں؟ اس کے ساتھ ہی مسیحی مذہب یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت کریں کیونکہ ہم ایک ہی خاندان کے شریک اور ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ ہم آپس میں بھائی ہیں۔ مسیحی مذہب یہ حکم دیتا ہے کہ جو سب سے زیادہ نیچ ہے اُسکی سب سے زیادہ عزت کی جائے وہ تاکید کرتا ہے کہ ہم جب کبھی انسان پر نظر کریں ہم اُس کی نسبت یہ مانیں کہ وہ خدا کی صورت پر بنا ہے +

اب یہ تعلق جو خدا اور انسان میں پایا جاتا ہے۔ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ انسان غیر فانی ہے۔ خدا مُردوں کا باپ نہیں وہ زندوں کا باپ ہے انسان کی دائمی اور ابدی زندگی کی سچی بنیاد اور پختہ دلیل یہی ہے۔ ان انسان کو اُس کی غیر فانیت کے متعلق قائل کرنیکی لاجواب دلیل یہی ہے کہ وہ خواہ کیسا ہی خراب کیوں نہ ہو۔ پھر بھی خدا کا فرزند ہے۔ لہٰذا ناممکن ہے کہ وہ فنا ہو +

ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مسیحی مذہب صرف رُوح ہی کی بقا کا

ضروری اطلاع ۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ۲ فی پرچہ ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے +

قائل نہیں بلکہ کامل انسان کی دائمی بقا کا قائل ہے۔ بہت لوگ محض روح کو غیر فانی مانتے ہیں جسم کی بقا کے قائل نہیں ہیں۔ مسیحی مذہب اور ڈی ازم میں سب سے بڑی بحث اسی بات کے متعلق ہے۔ بعض الہکما اور قدیم فلاسفر مثلاً سقراط اور افلاطون یہ مانتے تھے کہ روح مرتا نہیں ہے مگر اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے کہ جسم بھی حیات ابدی میں شامل ہو سکتا ہے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ جسم کو گناہ کا مسکن اور منبع تصور کرتے تھے پس ان کا اعتقاد یہ تھا کہ جسم سے جس قدر جلد روح الگ ہو اسی قدر بہتر ہے۔ مگر مسیحی مذہب جسم کو طبعاً اور فطرۃً برا نہیں مانتا پس اس کے نزدیک جسم روح کی نسبت زیادہ خراب نہیں اور نہ اسے روح کی نسبت زیادہ نجات کی ضرورت ہے جس قدر جسم نجات کا محتاج ہے اسی قدر روح نجات کی حاجتمند ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں۔ علاوہ بریں وہ یہ بھی مانتا ہے کہ جس قدر روح نجات پانے کی قابلیت رکھتی ہے اسی قدر جسم اس نعمت کو قبول کرنے کی لیاقت رکھتا ہے۔ (تجلی بابت دسمبر ۳۴ء)

جواب۔ اس فقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) انسان سب سے اعلیٰ رتبہ پر ہے (۲) تمام انسان خواہ کیسے ہی گنہگار ہوں خدا کے فرزند ہیں (۳) فرزند باپ کی بے فرمانی نہیں کر سکتا۔ (۴) ایک دوسرے کی عزت کریں چونکہ انسان خدا کی صورت پر ہے (۵) انسانی جسم مع روح کے غیر فانی ہے وغیرہ۔

فرزند کے متعلق ہم گذشتہ پرچہ میں بحث کر چکے ہیں کہ یہ دعویٰ راقم مضمون کا صحیح نہیں ہے کہ تمام انسان خدا کے فرزند ہیں بلکہ انجیلی اصطلاح میں بھی خدا کے فرزند وہی ہیں جو خدا کی تابعداری کریں۔ اسی مضمون سے نمبر اول کا جواب بھی نکلتا ہے کہ تمام انسان اعلیٰ مرتبہ پر نہیں ہیں کیونکہ حضرت مسیح نے بدعملوں کو سانپ اور سانپوں کے بچے بلکہ کتے بھی فرمایا ہے۔ البتہ قرآن شریف کہتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی ہم (خدا) نے انسان کو احسن حالت میں پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد اگر اس نے اپنی عزت کو بچایا تو بچا رہا نہیں تو گر گیا۔ بلکہ قرآن مجید نے انسان کو **خلیفۃ اللہ** کا معزز لقب بھی دیا ہے جو کسی اور کتاب نے نہیں دیا۔ باہمی عزت کرنے کا تو یہ حال ہے کہ ارشاد فرمایا تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ایماندار وہ ہیں جو ایک دوسرے کو سچائی کی نصیحت کریں اور صبر و شکر تلاتے رہیں اس سارے فقرے کی باقی باتوں کا جواب تو گذشتہ پرچہ میں آچکا ہے البتہ ایک بات قابل جواب ہے یعنی نمبر ۵ کہ انسانی جسم مع روح غیر فانی ہے۔ تعجب ہے کہ مضمون نگار عیسائی ہو کر انجیل کی مخالفت کیوں کرتا ہے۔ پھر مزید تعجب رسالہ تجلی کے اڈیٹر پر ہے کہ باوجود عیسائی ہونے کے ایسے مضمون کو کیوں نقل کیا ہے۔ ذرہ انجیل متی ۲۲ باب کی ۲۳ کا فکر پڑھئے مسیح کیا فرماتے ہیں:۔

"اسی دن صدوقی جو قیامت کے منکر ہیں اس پاس آئے اور اس سے سوال کیا کہ اے استاد موسیٰ نے کہا ہے جب کوئی بے اولاد مر جائے تو اسکا بھائی اس کی جورو کو بیاہ لے تاکہ اپنے بھائی کے لئے نسل[1] جاری کرے۔ سو ہمارے درمیان سات بھائی تھے پہلا بیاہ کرکے مر گیا اور اس سبب کہ اس کی اولاد نہ تھی اپنی جورو اپنے بھائی کے واسطے چھوڑ گیا یونہی دوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک۔ سب کے بعد وہ عورت بھی مر گئی پس وہ قیامت میں ان ساتوں میں سے کس کی جورو ہوگی کیونکہ سبھوں نے اس سے بیاہ کیا تھا۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا تم نوشتوں اور خدا کی قدرت کو نہ جانکر غلطی کرتے ہو۔ کیونکہ قیامت میں لوگ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے ہیں بلکہ آسمان پر خدا کے فرشتوں کی مانند ہیں۔" (انجیل متی۔ ۲۲ باب کی ۳۰-۲۳)

اس حوالہ میں صاف لکھا ہے کہ قیامت کو جسمانی زندگی نہ ہوگی اگر جسمانی زندگی کا اقرار ہوتا تو مسیح صاف فرماتے کہ عورت مذکورہ فلاں خاوند کو ملیگی یہ تو نہیں فرمایا بلکہ انکو فرشتوں کی مانند کہا اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی اس تعلیم کے مطابق قیامت کو جسمانی نعمتیں نہ ہوں گی جب جسمانی نعمتیں نہ ہوئیں تو جسمانی وجود بھی نہ ہوگا۔

ہاں قرآن مجید قیامت کے روز انسان کو جسمانی اور روحانی دونوں طور سے غیر فانی مانتا ہے اسی لئے جسمانی نعمتوں کا وعدہ دیکر خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا فرماتا ہے کہ تم ان نعمتوں میں ہمیشہ رہو گے۔ (باقی باقی)

منکرین حدیث کے حملے اور انکا جواب

گذشتہ سے پیوستہ

منکرین حدیث آج کل جس طرح احادیث کی تردید میں بیتاب ہو رہے ہیں خیر یہ تو کوئی بڑی بات نہ تھی البتہ بڑی بات اور موجب افسوس بات یہ ہے کہ قائلین اور حامیان حدیث لیے کچھ خاموش ہیں کہ انکو خانگی جھگڑوں سے فرصت ہی نہیں کہ ادھر توجہ کریں (خیر کل میسر لما خلق) منکرین حدیث کہتے ہیں:۔

کیا راویان حدیث دجال بھی ہیں؟ مشکوۃ میں مسلم سے بروایت ابی ہریرہ یہ حدیث نقل کی گئی ہے قال رسول اللہ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم **ترجمہ** آخر زمانہ میں جھوٹے دجال ہونگے۔ تمہارے پاس حدیثیں لائیں گے جو تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ پس ان سے بچو تاکہ تمہیں گمراہ نہ کریں نہ فتنہ

[1] کیا یہ نیوگ ہے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بیں ڈالیں۔

واضح ہو کہ آخر الزمان سے مراد صحابہ کا زمانہ ہے۔ یہ حدیث مندرجہ ذیل حدیث کے مطابق ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشوا الکذب ترجمہ بہتر زمانوں میں سے میرا زمانہ ہے پھران لوگوں کا جو ان سے متصل ہونگے پھر ان لوگوں کا جو ان سے متصل ہونگے۔ پھر جھوٹ پھیلیگا۔ ہم لوگ اہل قرآن تو ایسی حدیثوں کو لغو اور خرافات اور رسول سلام علیہ پر محض افترا ات سمجھتے ہیں کیونکہ یہ حدیث بطور پیشینگوئی کے ہے جو رسول سلام علیہ کو عالم الغیب بناتی ہے البتہ یہ دیکھ کر ہمکو تعجب ہوا کہ راویان حدیث دجال بھی ہونگے۔ لیکن کوئی کھلا نشان نہیں بتایا گیا جس سے یقینی طور پر راویان حدیث کا دجال ہونا ثابت ہو جائے۔ رسول سلام علیہ کا تو اس سے یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ میری جانب سے حدیث کا بیان کرنا اور زید و عمرو کے اقوال کو میرے اقوال بتانا در حقیقت دجالوں کا کام ہے مگر مشکل یہ آن پڑی کہ کون ایسا ہے جو اسکا اقرار کریگا کہ میں دجال ہوں جب کہ کسی دجال نے اجتک اپنی کو دجال نہیں بتایا۔ اگر شک ہو تو مرزا سے پوچھ دیکھو۔" (اشاعۃ القرآن بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

جواب۔ حدیث شریف کا مطلب اگر صاف سمجھا گیا تو خیریت ہے تم دونوں (چکڑالویوں۔ مرزائیوں) پر صادق آئیگا۔ مطلب تو یہ ہے کہ جو کوئی تم مسلمانوں کو دین کے متعلق ایسی باتیں سنائے جو تم دینی امور میں سلف سے خلف تک نہ سنی ہوں تو وہ دجال ہے۔ افسوس اگر تم لوگ غور کرتے تو یہ حدیث درحقیقت اس آیت قرآنی کی تشریح تمکو معلوم ہوتی جس میں ارشاد ہے اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ یعنی جو کچھ تمکو خدا کی طرف سے ملا ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسرے کسی کی مت سنو۔ پس تم لوگ خود ہی سوچو کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک سب لوگ احادیث کو مانتے آئے ہیں آج تم لوگوں سے جو انکار سنا گیا تو تم کون ہوئے؟ ایسا ہی آج ہمکو قادیاں سے آواز آتی ہے کہ یہ خاندان رسالت بخیریت ہے اور روز مرہ الہام ہوتے ہیں کہ ؎

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ✦ عیسےٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم؟

یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✦ اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بھی سنتے ہیں کہ ؎

کل اولیا سے بہتر بعض انبیا پر فضل ✦ یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

حالانکہ اس سے پہلے سلفاً خلفاً مسلمانوں کے کان ایسی آوازوں سے آشنا نہ تھے پس تم ہی بتلاؤ یہ کون ہوئے؟

ہاں یہ دلیل بہت خوب ہے کہ یہ حدیث اسلئے غلط ہے کہ اس میں پیشگوئی ہے اسے جناب پیشگوئی ہے تو کون کہتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی ہے بلکہ بحکم خداوندی کی ہے۔ اعتبار نہ ہو تو سنو!

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (پ ۴ ع ۹) یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تم سب مسلمانوں کو غیب کی خبریں بتلادے بلکہ وہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے غیب کی اطلاع دیتا ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اگر تم ان کی بتلائی باتوں پر ایمان لاؤگے اور پرہیزگاری اختیار کروگے تو تم کو بہت بڑا اجر ملیگا۔"

فرمائیے! اس آیت قرآنی نے ہمکو کیا بتلایا ہے؟ یہ کہ خدا کی طرف سے انبیا علیہم السلام کو امور غیبیہ پر اطلاع ہو جایا کرتی تھی لیکن جتنی کہ خدا چاہتا کلیہ نہیں جیسے کہ آج کل کے مبتدعین کہتے ہیں جنکو ردمیں قرآن۔ حدیث اور فقہ وغیرہ کی کل کتابیں بھری پڑی ہیں۔ حضرت فریدالدین عطار مرحوم فرماتے ہیں ؎

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار ✦ ہر کہ گوید من بدانم تو از وباور مدار

مصطفےٰ ہرگز نگفتی تا نگفتے جبرئیل ✦ جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

مرزا اور مرزائی حواری

مامریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

یہ شعر مرزا صاحب کے مریدوں کے حال پر بہت ہی موزون ہے۔ مرزا صاحب جیسے اپنے مطلب میں ہوشیار اور اپنی تصانیف کے ناظرین کو دھوکہ دینے میں پکے مکار ہیں ان کے مرید بھی کسی طرح سے کم نہیں الحکم قادیاں میں ایک کھلی چٹھی اڈیٹر مرقع قادیانی کے نام کی شائع ہوئی ہے جو نہ کسی مسئلہ کے متعلق تھی بلکہ محض اس دیانت کے لئے کہ مرقع قادیانی میں جو میں نے انعامات مرزا صاحب کے لئے مقرر کئے ہیں ان پر کچھ استفسار تھا اس لئے اسکا جواب بہت ضروری تھا کہ اسی اخبار میں چھپتا تاکہ الحکم کے ناظرین کو حقیقت حال سے پوری آگاہی ہو جاتی مگر قادیانی پارٹی ایسی کہاں کہ صحیح صحیح واقعات

اپنے دام افتادوں تک پہونچنے دیں اخبار الحکم کے اڈیٹر سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس چٹھی کا جواب اپنے اخبار میں چھاپنے کا وعدہ کریں تو جواب بھیجا جاوے جواب آیا کہ آپ اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ ناظرین غور کریں کہ محققین ان جدید مسیحین کی یہی جدید تحقیق ہے کہ ایک معمولی مراسلہ کا جواب بھی فریق مخالف کا اپنے ناظرین تک پہونچانا نہیں چاہتے۔ بغور دیکھا جائے تو جتنے کجرو لوگ ہیں انکی عادت ہمیشہ کرتے افتقد را اپنے مخالف کی بات کو اپنے ناظرین سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارے شہر کی حنفی پارٹی کے فخر اڈیٹر اہل فقہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ آپ نے بھی ایک مراسلہ میرے برخلاف شائع کیا جو نہ کسی مسئلہ کی تحقیق تھی بلکہ محض ذاتیات پر حملہ تھا۔ لیکن میں نے جو اخبار کی مذہب کے مطابق اسکا جواب لکھکر بغرض درج کرنے کے بھیجا تو اسکو درج نہ کیا۔ اور ایک نوٹ میں یہ لکھ دیا کہ چونکہ راقم مراسلہ اپنا جواب اہلحدیث میں مانگتا ہے۔ نیز یہ آن (اہلحدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے اسلئے یہ جواب درج نہ ہوگا۔" (اہل فقہ ۱۳ دسمبر) حالانکہ امر اول محض جھوٹ تھا۔ نامہ نگار اہلحدیث میں جواب اور بات کا مانگتا تھا نہ کہ اس مراسلہ کا۔ اس کی عبارت کو بھی اڈیٹر صاحب غیرت سے نہیں سمجھے۔ دوسری وجہ کو بھی بفضلہ تعالیٰ خود ہی غلط ثابت کر دیا کہ اسی نامہ نگار کے نام کا ایک اور مراسلہ ۳ جنوری کے پرچہ میں پھر درج کر دیا جو محض میری ذات پر حملہ تھا۔ نہ پہلے نہ دوسرے مراسلہ کو درج کرتے ہوئے یہ سوچا کہ یہ آن (اہلحدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے مگر میرے جواب کو شائع کرتے وقت یہ عذر یاد آیا۔ یہ ہے ان لوگوں کی ایمانداری اور یہ ہے انکی دیانتداری کہ میں جواب دوں تو اس بنا پر درج نہ ہو کہ تمہارا اہلحدیثوں کا آپس کا جھگڑا ہے اور جب میرا کوئی مخالف اپنے نام کے ساتھ اہلحدیث لگا کر بھیجدے تو اسکو غنیمت کبریٰ جانکر شائع کیا جائے۔ کیا کوئی دانا اس قسم کی کارروائیوں کو دیانت پر مبنی جان سکتا ہے؟ مگر حیف در افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے نام کے ساتھ اہلحدیث لکھکر اپنے بھائی کی عیب جوئی کرنے کو ایک دشمن کے ہاں جاتے ہیں جو منہ در منہ انکو سناتا ہے کہ تمہارا آپس کا جھگڑا ہے نکرو، پھر بھی شرم نہیں کرتے۔

خیر مختصر یہ کہ مرزائی اخبار نے انکار کیا لہذا اہلحدیث میں اسکا جواب دینا ضروری ہوا۔ چٹھی مذکور کا راقم یعنی مولوی فضل دین مدرس سکول قادیان لکھتا ہے:۔
"میں نے کل ۷ جنوری ۱۹۱۲ء کو آپ کا مرقع مجریہ بابت جنوری ۱۹۱۲ء پڑھا ہے اس میں آپ نے اور دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۱۱ء کے انعامی مضمون (چیستان مرزا) کے بوعدہ یکہزار روپیہ شائع کئے ہیں۔ سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جو رقم انعامی مبلغ پانسو پانسو روپیہ چیستان کے حل کی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اور آپ نے ابتک اسکو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ رقم ادا کریں جبتک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کریں ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع کردیں۔ اگر خلط بحث کا اندیشہ نہوتا تو میں بفضلہ آپ کو ان دونوں سوالوں کا جواب بہت جلدی چھپوا کر بھیجدیتا۔ مگر چونکہ آپ نے اس وقت تک پہلے پانسو روپیہ کے متعلق ابتک کچھ اطلاع نہیں دی باوجودیکہ آپ کے چیستان کا حل کامل مقررہ تاریخ کے اندر چھپکر آپ کو پہونچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جبتک پہلی بحث کا خاتمہ ہو کر مبلغ پانسو روپیہ آپ سے وصول نہ ہو جاوے تبتک اس دوسری بحث کو جو آپ نے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جاوے لہذا آپ اس چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپ نے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہوجانے کے مجھے نہیں بھیجی اور نیز یہ امر بھی شائع کریں کہ آپ کے ان دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور انکے جوابات کا کون محاکمہ کریگا جسکے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یکہزار کے وصول کرنے کے مستحق ٹھیرینگے۔" (اخبار الحکم ۷ جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۵ کالم ۱)

جواب - اس چٹھی میں بھی آپ تخالف اور تہافت سے نہیں بچے پہلے تو مجھ سے انعامی رقم کا تقاضا کرتے ہیں اور اسکو واجب الادا لکھتے ہیں پیچھے آخر کر فیصلہ کیصورت پوچھتے ہیں کہ محاکمہ کون کریگا۔ اے جناب! پہلے آپ اپنے دماغ کا تو علاج کرائیے مانا کہ مرزا صاحب کی صحبت کا اثر آپ پر پورا ہے جس طرح وہ بہکی بہکی باتیں کرنے میں مشاق ہیں آپ بھی ان سے کم نہیں مگر اتنا تو سمجھو کہ مقابلہ کس سے ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اے جناب! آپکا جواب بالکل ناقص بلکہ میری تائید میں ہے میں منتظر تھا کہ آپ نے حسب اطلاع نالش کی ہوگی اور عدالت ہی میں فیصلہ ہوگا مگر آپ بھی ایسے کچے کہاں تھے کہ نالش کرتے آخر آپکو نہیں تو آپکے مشیر قانونی کو تو اتنی سمجھ ہوگی کہ لینے کے دینے پڑ جائینگے۔ پس سنو! تم جس مضمون کا چاہو جواب لکھو اور جو انعام اُسپر مقرر ہے اُس کے لینے کا طریقہ یا تو مرزا صاحب سے پوچھو کہ آپ جو انعامی اشتہار دیتے ہیں اُن کی رقوم دینے کا کیا ذریعہ سوچا کرتے ہیں یا بذریعہ نالش مجھ سے وصول کرو یا میرے جواب الجواب کو دیکھکر اپنی تسلی کر لیا کرو۔ اور یاد رکھو ؎

الہامات مرزا ... مرزائی پیشگوئیوں کی ... قیمت ۵/ ... پتہ ... اہلحدیث امرتسر

پشمینہ کا
سفید الوان
الوان نمبر ۱
الوان نمبر ۲
الوان نمبر ۳
الوان نمبر ۴
چادر نمبر ۵
چادر نمبر ۶
ہمارا مال
ahmadmuslim.de

باندھے ہوئے ہاتھوں کو یا پھیرا جا بتا۔
رہتے ہیں کھڑے سیکڑوں مضمون مرے آگے

فتووں کے متعلق عام اعلان

بفضل خدا جماعت اہلحدیث کا یہ مذہب عام طور پر سب کو معلوم ہے کہ یہ لوگ کسی خاص شخص کی رائے کے پابند نہیں ہیں۔ بغیر قرآن و حدیث کسی کی بات کو قابل پذیرائی نہیں جانتے۔ اس لئے اہلحدیث میں جو فتوے چھپتے ہیں اُن میں بھی غلطی کا امکان ہے چنانچہ آج سے پہلے کئی ایک دفعہ اعلان کیا گیا ہے کہ کسی بھائی کو غلطی معلوم ہوا کرے تو اطلاع دیا کریں۔ جبکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ و اکرم جیسے جلیل القدر خلیفہ فرماتے تو کہ لولا علی لہلک عمر تو خاکسار ناچیز کس شمار و قطار میں ہے۔ بعض ناظرین کے فتوے میں غلطی دیکھتے ہیں تو چونکہ اُن کو ناظرین کی ہمدردی سے کوئی مطلب نہیں ہوتا بلکہ اس بیچارہ کو بدنام کرنا انکا اصلی مقصد ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے اردگرد کے لوگوں ہی میں اُس مسئلہ کی مخالفت جتلا کر بدگمانی پھیلاتے رہتے ہیں۔ باخبر او منصف مزاج احباب سمجھ سکتے ہیں کہ اگر انکو مسلمانوں کی خیرخواہی مقصود ہو تو کیوں اُس مسئلہ کے مخالف کوئی تحریر مدلل لکھکر بغرض اشاعت دفتر اہلحدیث میں نہیں بھیجتے تاکہ وہ انہی لوگوں کی نظروں میں پہونچے جنکی نظروں میں پہلی تحریر پہونچی ہے اور وہ غلطی سے بچیں۔ یہ کیا دیانتداری ہے کہ بقول انکی غلط خیال تو ناظرین اہلحدیث تک پہونچیں اور صحیح خیالات اُن کے اردگرد تک محدود رہیں کون دانا اس حرکت کو دینداری سمجھیگا۔ ہاں شکر ہے کہ جہاں ایسے بدنام کنندہ ہیں ایسے نیک دل خیرخواہ اسلام بھی ہیں جو اس صاف اور سیدھی راہ پر چلتے ہیں۔ چنانچہ ایک دو تحریریں آج ہم ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جو انکے کمال اخلاص اور درد کی مظہر ہیں۔ خلاص انکا نام ہے ذکر اُنکا۔ وہ تحریر یہ ہے ۔

بعد اما بعد التماس خدمت اقدس میں یہ ہے کہ ۸ شوال کے پرچہ میں جو نمبر ۱۵ سوال کا جواب چھپ چکا ہے اُس جواب نے ہمکو شک میں ڈالا امید کہ اُس شک کو بذریعہ اخبار گوہربار کے رفع دفع فرماکر ممنون و مشکور فرماویں۔

قولہ دجواب سوال نمبر ۱۵) حدیث میں آیا ہے کہ جب انزال ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اس سے پہلے فرض نہیں اولی ہے دیکھو صحیح بخاری باب الغسل احوط) عورت مرد کے لئے ایک ہی حکم ہے۔

اقول۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مرد اپنی بی بی سے جماع کرے اور مرد کا انزال ہوئے عورت کا نہ ہووے تو فقط مرد ہی پر غسل واجب ہوگا عورت پر نہیں۔ علی ہذا اگر عورت کا انزال ہووے مرد کا نہووے تو عورت ہی پر غسل فرض ہوگا مرد پر نہیں حالانکہ اس کے خلاف بھی بکثرت حدیث صحیحہ میں موجود ہے آپ نے جو بخاری کی حدیث کا حوالہ دیا تو صحیح ہے لیکن اس کے مخالف کی بھی تو حدیث صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی وغیرہ میں موجود ہے و نیز ترمذی نے ایک حدیث لائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بخاری کی وہ حدیث منسوخ ہوگیا ہے اسکا حکم پہلے اسلام میں جاری تھا اب نہیں (حدیث) عن أبی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اوّل الاسلام ثم نھی عنھا۔ علاوہ بریں صحیح مسلم کی حدیث و نیز امام نووی کے قول ملانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی کا مذہب نہیں ہے کہ انزال نہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے۔ جیساکہ مسلم میں ہے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبھا الاربع ثم جھدھا فقد وجب علیہ الغسل وفی حدیث مطران لم ینزل اور شارح نووی نے اس قول کا اس طرح شرح کی ہے اعلم ان الامۃ مجتمعۃ الآن علی وجوب الغسل بالجماع وان لم یکن معہ انزال وعلی وجوبہ بالانزال وکانت جماعۃ من الصحابۃ علی انہ لایجب الا بالانزال ثم رجع بعضھم وانعقد الاجماع بعد الآخرین۔ ان حدیثوں کو و نیز دیگر حدیثیں ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء راشدین و نیز دیگر صحابہ اکابر کا یہی مذہب ہے اگر انزال نہ ہو تو تب بھی غسل واجب ہوتا ہے جیساکہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا ہے دیکھو صحیح مسلم (حدیث مختصر) قال موسیٰ فانا اشفیکم من ذلک فقمت فاستاذنت علی عائشۃ فاذن لی قلت لھا یا اماہ انی اریدان اسالک عن شئ وانی استحییک فقالت لاتستحیی ان تسالنی عما کنت سائلا عنہ امک التی ولدتک فانما انا امک فقالت فقلت فما یوجب الغسل قالت علی الخبیر سقطت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس بین شعبھا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل اور بھی حدیث صحیح بکثرت صحیح مسلم میں و نیز دیگر حدیث کی کتاب میں موجود ہے جیساکہ ذیل کی مرفوع حدیث سے ثابت ہوتا ہے (حدیث) عن جابر عن ام کلثوم عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جماع اھلہ ثم یکسل ھل علیھما الغسل وعائشۃ جالسۃ فقال رسول اللہ انی لافعل ذلک انا وھذہ ثم نغتسل۔ بالغرض اگر

محافظ دندان جملہ امراض دندان کیلئے ہندوستان بھر میں اکسیر مانا گیا ہے قیمت فی بکس عہ نیز مصنوعی دانت ولایتی آنکھیں اور سرمہ ہر قسم موجود ہے پتہ شیخ خلیل الرحمن ڈاکٹر فرنٹمنٹ کٹرہ جیل سنگھ امرتسر

مان بھی لیا جاوے کہ یہ مذہب کسی کا نہیں ہے لیکن نفس الامر میں تو ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہوئی۔ اب آپ ان دونوں حدیثوں کا عمل کرنے کی صورت بتائیے کہ کیونکر عمل کیا جاویگا۔ ہم لوگ اُبی بن کعب کی حدیث پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ امید کہ جناب والا تمام شبہات کو حل فرما کر اپنے اخبار زرافشاں میں درج فرما کر ممنون ومشکور فرما دیجئے۔ (احقر زین العابدین عفی عنہ موضع ہاشم پور ضلع دیناجپور (بنگال))

جواب۔ اس میں شک نہیں کہ احادیث طرفین میں ہیں مگر امام بخاری نے جو تطبیق دی ہے وہ راقم کے نزدیک اچھی ہے جمہور کا مذہب اُس کے خلاف ہے امام بخاری کی تطبیق فی نظیر غسل جمعہ ہے جس کے وجوب کے لئے بھی روایات آئی ہیں مگر بعض روایات چونکہ عدم وجوب کی بھی ہیں اس لئے عدم وجوب کو راجح سمجھا گیا ہے لیکن یہ کہنا کہ صحابہ کے بعد اجماع وجوب غسل پر ہو گیا ہے خواہ انزال نہ ہو جیسا کہ امام نووی نے دعویٰ کیا ہے صحیح نہیں۔ اختلاف برابر چلا آیا ہے صحابہ کے بعد تابعین۔ تبع تابعین بلکہ ان سے بعد بھی چنانچہ فتح الباری میں امام شافعی کی ایک حکایت نقل کر کے لکھا ہے فعرف بھذا ان الخلاف کان مشھورا بین الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم لکن الجمھور علی ایجاب الغسل یعنی صحابہ۔ تابعین تبع تابعین اور اُن سے بعد کے علماء میں برابر اختلاف چلا آیا ہے لیکن جمہور کا مذہب وجوب غسل کا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور امام داؤد ظاہری اور امام بخاری وغیرہ کا مذہب ہے کہ درصورت عدم انزال غسل افضل اور احوط ہے۔ آپ لوگ اگر غسل ضرور کرتے ہیں تو بہت اچھا کرتے ہیں کئے جائیں۔ مگر یہ نہ کہیں کہ وجوب غسل کا منکر کوئی نہیں۔ اجماع ہے۔ (دوسری تحریر متعلق عید الجزاء آئندہ درج ہوگی)

مرزا صاحب قادیانی اور پنڈت دیبی دیال لاہوری

پنڈت جی موصوف لاہور کے ایک بڑے مشہور جوتش دان (عالم) ہیں جوتش اور نجوم کے فن میں آپ کو خاص دعوے ہے گو خدا اور رسول کا فرمان والا شان تو ہر حال میں صحیح ہوتا ہے۔ پنڈت جی نے اپنی جنتری میں ماہ جنوری کی کیفیت مندرجہ ذیل عبارت میں لکھی ہے:۔

"بتاریخ ۴ و ۵ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ اور ۱۷ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۶ جنوری کو ابر محیط اور خفیف بارش" (جنتری مفید عالم ۱۹۱۰ء صفحہ)

اب سُنئے کہ واقع کیا ہوا۔ ۲-۳ تاریخ جنوری کو خوب دھوپ رہی۔ ساتویں تاریخ سے بادلوں کی آمد شروع ہوئی اور دسویں تاریخ کو دوپہر سے پہلے ابر رحمت کا نزول شروع ہوا جو پنڈت جی کی تاریخوں کے اعتبار سے خالص دھوپ کا دن تھا۔ گیارھویں تاریخ کو صبح سے بادل پھٹ کر کم وبیش دھوپ رہی۔ اس سے بعد ۱۲-۱۳-۱۷-۱۹ غرض جن جن تاریخوں میں پنڈت جی نے ابر محیط لکھا ہے خوب دھوپ رہی۔ اب پنڈت جی اور ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں کہ اُنکی پیشگوئی کا کیا حشر ہوا۔ تعجب بلکہ افسوس ہے اُن لوگوں کے حال پر جو ایسی ایسی جوتشی خبروں کے بھروسہ پر لڑکے لڑکیوں کی شادیوں کا مدار رکھتے ہیں۔ جس تاریخ پنڈت جی مہورت بتلا دیں اُسی تاریخ میں کرتے ہیں اور جس میں روک دیں رُک جاتے ہیں۔ مگر ہم اتنا کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ پنڈت جی کی پیشگوئیاں گو غلط ہوئیں لیکن پنڈت جی ایک معنے سے شاباش کے بھی مستحق ہیں کہ آپ اپنی پیشگوئیوں کو قادیانی مہاتما کی طرح گول مول نہیں رکھتے بلکہ تاریخوار بتلاتے ہیں۔ قادیانی مہاتما کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین! آپ کے الہامات کا نمونہ بھی سُنئے۔ فرماتے ہیں:۔

(۱) "تو اُن کی چیخیں سُنیگا" (بدر ۲۸ نومبر)

کن کی چیخیں سُنیگا۔ اسکا کوئی ذکر نہیں۔ وقت پر جو پیش آئیگا کہدیا جائیگا۔

(۲) "خوشیاں منائینگے" (بدر ۱۹ دسمبر)

کیا معلوم کون خوشیاں منائیں گے دوست یا دشمن۔ اپنی یا بیگانے۔ وقت پر دیکھا جائیگا۔

(۳) "بعد سنۃ واحدۃ ایک سال کے بعد" (بدر ۱۹ دسمبر)

کیا ہوگا کیا نہوگا سب دلیل قابل ہے جو کچھ ہوگا وقت پر کہا جاویگا۔

مرزائیو! تم تو کہا کرتے ہو کہ ہمارے امام ہمام منہاج نبوت پر آئے ہیں کیا کسی نبی کے الہاموں میں اتنی گولائی دکھا سکتے ہو کہ گول مول ہوتے ہوتے چیستان کے درجہ تک پہونچ جائیں جن سے غرض یہ ہو کہ ہر ایک تاویل کرنے کی گنجائش رہے۔ آہ سچ ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج ✦ بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہمارے خیال میں پنڈت جی مرزا صاحب کے مقابلہ میں ایک نمبر قابل عزت ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو چیستان تو نہیں بناتے گو آخر کار نتیجہ وہی ہوتا ہے جو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کذب المنجمون (نجومی جھوٹے ہیں) سو خیر یہ انسانی کمزوری پر محمول ہے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ حاجی محمد علی صاحب از سونا تھہ ضلع اعظم گڈھ ۲ زیلع تھا

گذشتہ عربوں کے فوجی حالات (بقیہ)

نجد کے مسلح قبائل

نمبر شمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۷۷	الدواسیر	۱۵۰۰	۸۰۰۰	
۷۸	السہول	۸۰۰	۳۰۰۰	
۷۹	بنوحسین	۷۰۰	۳۰۰۰	یہ حضرات حسینی سادات ہیں
۸۰	ذہب	۵۰۰	۱۰۰۰	
۸۱	عتیبہ	۸۰۰	۲۰۰۰	یہ دوسرے عتیبہ ہیں۔
۸۲	صبحی	۸۰۰	۲۵۰۰	
۸۳	الکثیر	۱۰۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسرے الکثیر ہیں۔
۸۴	الفضول	۷۰۰	۳۰۰۰	
۸۵	مطیر	۲۰۰۰	۷۰۰۰	
۸۶	الدامیشہ	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۸۷	الرفیہ	۲۰۰۰	۷۰۰۰	
۸۸	الدوان	۵۰۰	۲۰۰۰	یہ نجدی الدوان دوسرے ہیں۔
۸۹	السقور	۵۰۰	۱۵۰۰	عنیزہ کا ایک شاخ ہے اور کوہ شمر میں بستے ہیں
۹۰	عبدہ	۱۰۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسرے عبدہ ہیں
۹۱	زوعبہ	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۹۲	الاعلام	۱۰۰۰	۲۰۰۰	
۹۳	الشرارت	۵۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسرے شرارات ہیں۔

قبائل عمان اور ساحل

۹۴	ابلش		۵۰۰۰	
۹۵	بنوقطب		۵۰۰۰	یہ لوگ بندوق نیزے تلوار سے مسلح اور شتر سوار ہیں
۹۶	المناصر		۵۰۰۰	تلوار اور نیزے سے مسلح ہیں۔
۹۷	بنوظہیر		۳۰۰۰	

اس کے علاوہ بھی بہت سی قبیلے ہیں مگر محمد بن البام صرف ان سے واقف ہو سکے۔

قبائل بحرین

۹۸	العمایرہ	۷۰۰	۳۰۰۰	
۹۹	المحاشہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۱۰۰	السبعیہ	۳۰۰	۱۵۰۰	
۱۰۱	العمر	۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۰۲	الجبار	۲۰۰	۲۰۰	

قبائل عراق

۱۰۳	الشبیب	۲۰۰۰	۳۰۰۰	انکی دو جنسیں ہیں ایک جگہ آل محمد کہلاتی ہیں انکی تعداد باقی حصہ کی تعداد ملاکر۔
۱۰۴	بنومالک	۳۵۰۰۰	۹۰۰۰	
۱۰۵	بنوسعید	۱۰۰۰	۲۰۰۰	
۱۰۶	البادیہ	۵۰۰	۲۰۰۰	انکی شیخ کعب ہیں یہ لوگ بصرہ کے شمال میں رہتے ہیں
۱۰۷	الخزیل	۳۰۰۰	۶۰۰۰	یہ لوگ ساوہ کے شمال میں رہتے ہیں اور انکی چار شاخیں ہیں شبیب تسفر۔ حاجی عبداللہ الغانم۔ یہ بہت بڑا قبیلہ ہے۔
۱۰۸	البایج	۸۰۰	۲۰۰۰	مشہد کے قریب رہتے ہیں۔
۱۰۹	الوادی	۲۰۰	۵۰۰	
۱۱۰	القاسم	۵۰۰	۲۰۰۰	
۱۱۱	الزقاریط	۳۰۰	۵۰۰	
۱۱۲	زبید	۱۵۰۰	۴۰۰۰	
۱۱۳	الرفیع	۳۰۰	۳۰۰	
۱۱۴	الحمید	۳۰۰	۵۰۰	
۱۱۵	ربیعہ	۱۲۰	۲۰۰۰	یہ لوگ بغداد کے شمال میں بستے ہیں
۱۱۶	دوبہ	۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۱۷	شمار	۱۰۰۰	۲۰۰۰	اُن کے شیخ عبید البردی ہیں۔
۱۱۸	بنولام	۲۰۰۰	۳۰۰۰	
۱۱۹	الکثیر	۱۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۲۰	بنوتمیم	۷۰۰	۲۰۰۰	
۱۲۱	الدلائم	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۱۲۲	الجنابیں	۲۰۰	۱۰۰۰	

قرآن کی تصنیف کا جواب ۱/
قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت ۸/
پتہ — منیجر اہلحدیث امرتسر

۱۲۳	قبیلہ	۵۰۰	×	اس قبیلہ کا کام ... بغداد کو قریب ہے
۱۲۴	الاجاقیہ	×	۳۰۰	
۱۲۵	الکرومہ	۸۰۰	×	
۱۲۶	البیات	۶۰۰	×	

قبائل صحرا النصیبین و بغداد و عرفہ والبیرہ و ماردین

۱۲۷	العبید	۲۰۰۰	×	اس قبیلہ کی چار شاخیں ہیں۔ البو شہیر البو احمد۔ البو علاق۔ البو ... سوصل میں رہتی ہیں انکے پاس بندوق نہیں ہے
۱۲۸	علاق	۲۰۰۰	×	سوصل اور ماردین میں رہتے ہیں۔
۱۲۹	شمار	۱۲۰۰	۲۰۰۰	ان کے شیخ شمار الجربہ ہیں۔
۱۳۰	الصلاح	۱۰۰۰	۲۰۰۰	شمار کی ایک شاخ ہے۔
۱۳۱	العقیدة	۸۰۰	۲۰۰۰	
۱۳۲	البقارہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۱۳۳	البوشعبان	۲۰۰	۵۰۰	
۱۳۴	الافادیرہ	×	×	
۱۳۵	الرالدہ	۱۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۳۶	البومحمد	۲۰۰	۵۰۰	
۱۳۷	بنوسعید	۱۵۰۰	۳۰۰۰	

قبائل طائف

۱۳۸	المواليد	۸۰۰	×
۱۳۹	الحدید	×	۳۰۰۰
۱۴۰	الغدان	۳۰۰۰	۸۰۰۰
۱۴۱	ابن بدل	۱۰۰۰	۳۰۰۰
۱۴۲	ابن سباد	۱۰۰۰	۱۵۰۰
۱۴۳	الفاضل	×	۵۰۰
۱۴۴	العیار	×	۵۰۰
۱۴۵	ولد علی	۲۰۰۰	۴۰۰۰
۱۴۶	السوالہ	۵۰۰	۱۰۰۰
۱۴۷	الشاثمان	۵۰۰	۱۰۰۰
۱۴۸	عبداللہ	۳۰۰	۵۰۰
۱۴۹	الرولہ	۱۵۰۰	×
۱۵۰	السرویہ	۵۰۰	×
۱۵۱	بنو صخر	۵۰۰	۲۰۰۰
۱۵۲	السرحان	۵۰۰	۱۰۰۰
۱۵۳	الحبشی	۸۰۰	۱۵۰۰

مندرجہ بالا آرٹیکل گزشتہ ۱۸۹۱ء کی تحقیق سے مالامال ہے اور گویوں بے انتہا خشک مضمون ہے مگر فوائد کے لحاظ سے اور خاصکر اس خیال سے کہ عرب کی جمہوری حالت اب بھی تقریباً ویسی ہی ہے۔ یہ تعداد زمانہ حال کی تحقیقات سے زیادہ فرق نہیں رکھتا ہے۔ میرے خیال میں بوجہ ترجمہ در ترجمہ کے بہت سی ضروری باتیں رہ گئی ہیں مگر یہ ایک ایسی مجبوری ہے کہ بالانصاف ناظرین بہت خوشی سے معاف کر دینگے اور ہماری اس نئے مترجم کا حوصلہ بڑہائیں گے ایڈیٹر المشرق

آمین بالجہر

گزشتہ سے پیوستہ

اسی طرح سے امام شافعیؒ نے بھی کہا ہے جو ناظرین مناقب الشافعی للامام الرازی پر مخفی نہیں۔ اس عبارت ہی کو دیکھکر بخاری کی حدیث کو جو ایک صحابی کا فعل ہے ناکافی بتلاتے ہیں۔ ہاں جناب اگر حدیث صحیح آمین بالجہر میں کوئی نہ ہوتی تو فعل صحابی بھی لائق حجت نہ ہوتا۔ میں نے تو سات احادیث فی باب آمین بالجہر نقل کیا تھا۔ بعد کو ضمناً بخاری کی حدیث اور ترمذی کی تہوڑی عبارت جس میں مکتوب ہے کہ اکثر صحابہ۔ تابعین تبع تابعین کا مذہب آمین بالجہر تہا۔ نقل کر دیا تہا۔ عربی عبارت ترمذی کی یہ ہے۔ بہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی ومن بعدہم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیہا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق غرضیکہ ہمارا احادیث صحیحہ کے بعد آپ جیسے مقلدین کو سمجہانے کے لئے ترمذیؒ اور مذہب کو بیان کر دینا جو احادیث صحیحہ کے مطابق ہو کسی طرح برا نہیں۔ ہاں البتہ آپ کا ایک بہی صحیح حدیث آمین بالسر نہ رکھکر اقوالات سے اپنے مدعا کو ثابت کرنا سخت قبیح ہے اور کسی طرح قابل تمسک نہیں ہو سکتا کما قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی ارشاد الفحول

اخبار ا...

اس ... ایک
ذریعہ سے ... کم
دوبارہ زندہ کی
جس میں ...
محققانہ ...
کے مستند ...
مراسلات ...
کام مالیہ ...
دینے اور ...
جواب لکھ ...
رازوں کا ...
ان کے جا ...
زیر اڈیٹر ...
شروانی ...
بڑے بڑے علماء
قابل قدر ...
منگوا کر ملاحظ ...
نوٹ: ...
ناظرین مف ...
اطلشـ...
مینجر اخ...

در قولہ۔ خیر اگر ہم اسپر بھی اس بات کو تسلیم کر لیں کہ بخاری کی حدیث بوجہ فعل صحابی ہونے کے ناکافی ہے تو جناب صرف اس ایک کے ناکافی ہونے سے اور جو چند احادیث میں نے نقل کیا تہا وہ سب کیا ناکافی ہو جائیں گے۔ پہر آپنے کیوں یہ تحریر فرما دیا ہے کہ سب دلیلیں ناکافی ہیں گیا میں یہ کہنے کا مجاز ہوں کہ بر بنا عقل و دانش بایں عزت و سطح سے تالہ بنایہ چیلہ جوالہ کچہ کام کے نہیں۔ سیدہے سنبھلا کے جواب پر مستعد ہو جائیے بحث پر آمادہ رہئے۔

(۱) مجتہد العصر نے ایک جگہ لکہا ہے حضرت کی آواز کو صف اول سنتی بعد سب کے سب آمین ملکر کہتے' یہ سراسر کذب بیانی اور افترا ہے کسی صحیح روائت سے ثابت نہیں (اور ایک جگہ حنفی مجتہد کہتے ہیں) حتی یسمع من یلیھا الصف الاول سے آمین بالجہر نہیں ثابت ہوتی۔ (۲) اقول۔ جناب ہم بتلاتے ہیں کہ آپ کا ذب جہوٹے ٹہیرائے گئے ہیں۔ ناظرین مہربانی فرما کر غور فرمائے کہ حدیث موجود ہے یا نہیں اور حدیث میں یرتج کا لفظ ہے یا نہیں اور یرتج کے معنی گونجنے کے ہیں۔ ذرا آنکہ کہول کر دیکہو یا کسی سے اس کے معنی پوچہئے۔ اگر میرے دوست عربی نہیں سمجہ سکتے ہیں تو کسی عالم سے اس کا مطلب سمجہ لیں۔ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول فیرتج بہا المسجد (ابن ماجہ)

عام معزز ناظرین کے لئے تاکہ سمجہ میں آجائے ترجمہ کئے دیتے ہیں اور چونکہ صاحب شجرہ بہت ہی کم فہم ہیں اسلئے سلیس اردو میں ترجمہ کرد کہلاتے ہیں۔ سنئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی ولا الضالین کے ساتہہ آمین کہتے تھے۔ صف اول جب آپ کی پیاری آواز کو آمین کے ساتہہ سنتی تہی پہر سب ملکر آمین کہتے تہے حتی کہ مسجد گونج جاتی تہی۔ کیوں عزیز دوست آپ مجہکو کاذب بتلاتے تہے اور یہ کہہ مارا تہا کہ یہ سراسر کذب بیانی افترا ہے۔ اب بتلائے کاذب کون ہے اور مفتری کون۔ اب کہئے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین الا یہ آپ کا کہنا بہی سراسر کذب اور بہتان ہے کہ کسی صحیح روائت سے آمین بالجہر ثابت نہیں باوجودیکہ پانچ چہہ احادیث آپ دیکہہ چکے ہیں۔ انشاء اللہ تعالے۔ اس مضمون میں بہی واضح ایک اور دو احادیث آخر میں چلکر نقل کئے دیتے ہیں اور مناسب ہے کہ آپ بہی آئندہ سے صرف آمین بالسر کے صحیح احادیث جن میں آمین بالسر کے کہلے الفاظ موجود ہوں استعاروں سے خالی ہوں اور خاکسار بہی احادیث صحیحہ نمبروار کتب احادیث وغیرہ سے نقل کرتا جاتا ہے جن میں آمین بالجہر الفاظ رفع اور کثرۃ وغیرہ رہینگے۔ پہر ان میں جرح قدح کے بعد دیکہینگے کہ احادیث صحیحہ در باب آمین بالجہر ہیں یا آمین بالسر۔ آپ یا آپ کا دوست بیچارہ شاعر اڈیٹر

اہل فقہ اس ہماری رائے پر ضرور توجہ کرے تاکہ فیصلہ ہو جائے اور تنازع مابین کا رفع ہو جائے۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق۔

(۳) مہربان من آپ جو اس فقرہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے کچہ بہی آپ کی تحریر کا جواب نہیں دیا۔ کتنا صریح جہوٹ ہے۔ آپ کی تحریر میں تہا ہی کیا۔ صرف اقوالات کا مجموعہ۔ رہا آپ نے جو ایک دو حدیث اپنے مضمون میں نقل کئے تہے وہ آمین بالجہر ہی کے ہیں وہ مجمل ہیں کتب احادیث میں۔ ان مجمل احادیث کے بعد ہی مفسر احادیث ہیں۔ جن سے بخوبی آمین بالجہر کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ مجمل احادیث کے بعد جو مفسر آمین بالجہر کے احادیث ہیں وہ اس بات کی کافی گواہی دیتے ہیں کہ مجمل جہر کے ساتہہ متعلق ہیں نہیں تو کیا معنی ایک ہی کتاب میں اور ایک ہی باب میں ایک ہی صفحہ پر پہلے حدیث مجمل ہو دوسری حدیث مفسر میں جہر کا لفظ یا وہ الفاظ جو جہر کے لئے موضوع ہوں آجائیں جیسے لفظ رفع وکثرت وغیرہا۔ صاحب عقل وتمیز اچہی طرح سمجہہ سکتا ہے۔ آئت جو آپ نے نقل کی ہے وہ ہرگز آمین بالسر کے متعلق نہیں۔ کسی معتبر تفسیر سے آپ اس بات کو پہلے ثابت کیجئے کہ اس آئت کا شان نزول آمین بالسر کے حق میں ہے۔ ایسا فریب اور مغالطہ دہی عوام میں آپ ہی کا شیوہ ہے۔ اب آئندہ سے آپ بہی ایسی احادیث اور آیات پیش کیجئے جنمیں صراحت خفا کی ہو اور ہم بہی صحیح واضح احادیث نقل کرینگے۔ ہمارے پہلے مضمون آمین بالجہر میں تو پانچ چہہ احادیث کہلے جہر۔ رفع۔ کثرت کے الفاظ کے ساتہہ موجود تہے۔ یہ بات تو آپ کے شجرہ میں بہا نہ تہی۔ بلکہ احادیث میں خفا یا سر کا لفظ ندارد ہی تہا۔ اور دوم آپ کے شجرہ آمین کے پیش شدہ فتاووں اور اقوالات کی تردید تو ہمارے دو پیش شدہ اقوالات سے ہو گئی تہی ایک تو ترمذی کی حدیث کے بعد کی عبارت سے دوسرا امام حافظ ابن حجر عسقلانی کے عبارت سے۔ اب آپ بتلائے آپ نے ہمارے مضمون کی کیا تردید کی۔ آپ بیشک جواب سے قاصر رہے ہیں۔ ہاں البتہ ذٹلیات اور خالی واہیات سے مضمون کو لبریز کر دیا ہے۔ تمام جہوٹی رام کہانی کے بعد مجیب صاحب نے عجب طرح کی دو ایک جگہ تردید کی ہے ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں اور ہمارے کہنے کو سچ مانیں کہ مجیب صاحب کو سخت ضرورت اس امر کی لاحق ہے کہ وہ ابہی کسی مدرسہ میں سلم الادب۔ نحو میر۔ صرف میر کی تعلیم پائیں اس کو عار نہ سمجہیں۔ کیا حضرات اور لے میری معزز دوستو! یہ میں جناب پر بہتان باندہ رہا ہوں ہرگز نہیں۔ آپ کے اقوالات ملاحظہ ہوں (اہل فقہ) قولہ۔ اسی ابن ماجہ میں ہے عن عائشہ رضی اللہ عنہا الخ۔

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

فتاوے

تصحیح - پرچہ ۱۲ ذی الحجہ میں جواب نمبر ۶۲ میں غلطی ہوئی اصل مسئلہ یوں سمجھنا چاہیئے -

مسئلہ ۲ میت ہندہ

بھتیجے ۲ بھتیجیاں ۲

۱ | ۱

کل مال دونوں بھتیجوں کا ہوگا اور بھتیجیاں محروم +

س نمبر ۱ - جمعہ کے دن فجر سے جمعہ کی اذان سے پیشتر اگر لین دین کیجئے تو کیسا ہے ؟ (عبد النعیم خان پٹھانپورہ باسم ضلع اکولہ برار)

ج نمبر ۱ - جمعہ کی اذان تک بیع شرا سب جائز ہے - اذان سنکر چھوڑ دینا چاہیئے

س نمبر ۲ - جمعہ کی نماز کے وقت امام کے سامنے آہستہ اذان دینا یا کہ دور سے اذان دینا چاہیئے جبکہ امام خطبہ پڑھانے کھڑا ہوتا ہے منبر پر - اور جمعہ کی اذان دو ہو یا ایک ہی کافی ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲ - ایک اذان پہلے اور ایک اذان خطبہ کیوقت چاہیئے اور دونوں بلند آواز سے ہوں - اذان اسی لیئے ہے کہ باہر کے لوگ سنکر آئیں -

س نمبر ۳ - اہلحدیث لوگ مسجد میں جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں حنفی لوگ آئے اور انہوں نے بھی اُسی مسجد میں الگ جماعت کی اور نماز پڑھی اس حالت میں نماز کس کی درست ہوگی ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳ - صورت مرقومہ میں جماعت اہلحدیث کی چونکہ مقدم ہے اس لئے اُنہی کی ہوئی حنفیوں نے بغاوت کی انکو حکم تھا کہ جماعت اُولیٰ سے ملجائیں اُنہوں نے خلاف شریعت کیا -

س نمبر ۴ - کبھی لوگ اہلحدیثوں کو مسجد میں پکار کر آمین کہنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دوسری مسجد میں جاکر نماز پڑھا کرو ہماری نماز نہیں ہوتی تمہارے آمین پکار کر کہنے سے - اس حالت میں اہلحدیثوں کو کیا کرنا چاہیئے ؟ (ر)

ج نمبر ۴ - اس صورت میں اہلحدیث اُسی مسجد میں نماز پڑھیں اور مانعین کو آمین کی احادیث و حضرت پیر صاحب کی غنیۃ الطالبین دکھا دیں - اگر کسی طرح نہ مانیں تو قانونی چارہ جوئی کریں (رسالہ فتوحات اہلحدیث میں سب فیصلے درج ہیں ۲ر قیمت پر دفتر ہذا سے ملتا ہے)

س نمبر ۵ - نکاح ہونے کے پیشتر دولہا کے یہاں سے جو کچھ تحفہ دلہن کے گھر جاتا ہے کپڑے شیرنی وغیرہ تو اس تحفے کے ساتھ دلہن کے باپ کا یہ کہنا تھا کہ باجا بھی ہونا چاہیئے اور دولہا کے باپ کا یہ کہنا تھا کہ نہیں ہونا چاہیئے آخر مجبوراً وہ تحفہ باجے کے ساتھ بھیجا گیا - اس حالت میں گناہ گار کون ہو سکتا ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵ - باجہ بجانے میں اس لئے گناہ ہے کہ ریاکاری اور فخر کا خیال ہوتا ہے - باجہ کے ساتھ بارات جو نکلتی ہے وہ بڑے زور و شور اور کر و فر کے ساتھ دکھاوا کرتی ہوئی جاتی ہے اس لئے باجہ وغیرہ سامان ریاکاری منع ہیں لیکن اگر کسی کی نیت ایسی نہو تو باجہ کا ثبوت فی الجملہ ملتا بھی ہے مشکوٰۃ باب اعلان النکاح میں بھی ہے پس صورت مرقومہ میں جسکی نیت ریا اور فخر و مباہات کی ہوگی وہی گناہگار ہوگا (۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶ - مقام ملور ضلع لودہانہ میں ایک فقیرانہ تکیہ ہے جس میں اکثر فقیر اگرچہ کہ نماز کی راستہ بالکل نہیں گئے ہیں بھنگ چرس پیا کرتے ہیں اور اسجگہ اکثر فقیروں اور گاؤں کے مردہ لوگوں کی قبریں کچی و پختہ بنی ہوئی ہیں اور اسجگہ عید نماز اکثر گذاری جاتی ہے اور امام گاہ کے سامنے دو پختہ قبریں بطور خانقاہ کے نظر آتی ہیں اور بالکل نزدیک ہیں - کیا ایسی جگہ میں نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟ (مہر علی شاہ سید ملور ضلع لودہانہ)

ج نمبر ۶ - حدیث شریف میں ہے کہ قبروں میں نماز جائز نہیں پس نماز پڑھتے ہوئے اگر قبریں سامنے آتی ہیں تو نماز جائز نہیں اور اگر کسی دیوار وغیرہ کی اوٹ میں ہیں تو جائز ہے - قبر اگر کسی عمارت چاردیواری کے اندر ہو - تو مستور سمجھی جائیگی - اور ممانعت نہ ہوگی - واللہ اعلم عند اللہ +

س نمبر ۷ - زمانہ دراز سے جو مکتب نشینی لڑکوں کا چلا آتا ہے اور اس مکتب نشینی کیوقت میں جس شخص کو خدا وند کریم نے توفیق دیا ہے وہ خوشی سے لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں علی ہذا القیاس ختنہ کرنے کیوقت بھی لوگ کھانا کھلاتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں تو ان دونوں کا کھانا کھلانا اور شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے ؟ (حاجی الطاف حسین بنیا پوکھر روڈ نمبر ۳۳ کلکتہ خریدار نمبر ۱۰۲۶)

ج نمبر ۷ - ختم قرآن کی دعوتیں تو صحابہ نے کی تھیں اس لئے مکتب نشینی کے وقت بھی بطور خوشی کے کچھ کھلانا اسی میں داخل ہے کیونکہ یہ بھی دیباچہ قرآن ہے وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ختنہ کی دعوت بھی کوئی شخص بغیر ریا اور فخر و مباہات کے کرے تو جائز ہے - نیل الاوطار میں علامہ شوکانی نے جائز دعوتوں میں دعوت ختنہ کو بھی شمار کیا ہے اگرچہ دیگر کی طرح کوئی سنت مؤکدہ نہیں لیکن جائز ہے - ۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ +

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے بیلنے مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملتے ہیں -

انتخاب الاخبار

میسور میں آجکل دو صوفی پارٹیوں کی (نقشبندیوں اور قادریوں) میں بڑے زور کا دنگل ہو رہا ہے (مفصل آئندہ)

پٹنہ کے مقدمہ میں بھی ہائی کورٹ کلکتہ میں اہلحدیثوں کو فتح ہوئی الحمد للہ (مفصل آئندہ)

امرتسر میں آجکل انتخاب کمیٹی ہونے والا ہے۔ اہلسنّت ممبروں کے برخلاف زور و شور کے اشتہارات نکل رہے ہیں جنہیں انکی سستی غفلت سے رو نے رو ئے جاتے ہیں (واقع میں ہمارے بھائی خود مطلب اور غافل قوم دنیا میں نہ ہوگی)۔

گذشتہ ہفتہ مدراس میں بوجہ شدت سرما کثرت سے بچے ہلاک ہو رہے ہیں۔

لاہور کے ایک متمول ہندو ٹھیکیدار نے جزیرہ فیجی کے سرکاری ایجنٹ مقیم کلکتہ کی فرمائش پر پنجاب سے بہت سے قلی بھرتی کئے تھے۔ مگر بعد میں ایجنٹ مذکور کے مقررہ تعداد سے کم قلی منظور کرنے پر ٹھیکیدار نے آسپر ۳۴ ہزار روپے ہرجانہ کی نالش کردی۔ ۸ جنوری ۱۹۰۸ء کو عدالت علی پور (کلکتہ) نے اسکے حق میں فیصلہ سنایا۔ اور ایجنٹ پر ۲۴ ہزار روپے کا دعوے مع خرچہ ڈگری کیا۔

جبلپور اور الہ آباد کے درمیان گذشتہ سے پیوستہ بدھ کو مال گاڑی میں آگ لگجانے سے بیلوں کے چھ خچر جل مرے۔

کرنسی آفس رنگون کی چھت ۹ ماہ حال کو دفعۃً بیٹھ گئی مگر غنیمت ہے کہ کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔

ہفتہ مختتمہ ۴ ماہ حال میں ۲۶۱۸ طاعونی اموات حسب تفصیل ذیل ہوئیں:۔ احاطہ بمبئی ۵۸۸ بنگال ۳۵۴ صوبجات متحدہ ۵۱۱ مدراس ۱۳۸ برہما ۱۱۶ ممالک متوسط ۲۶۲ راجپوتانہ ۸۴ صوبہ سرحدی پنجاب ۱۴ صوبہ پنجاب کی تفصیل اموات ضلع وار حسب ذیل ہے:۔

حصار ۱۴ رہتک ۴۱ گوڑگانوہ ۳۲ کرنال ۱۴ انبالہ ۴ ہوشیار پور ۹ لودہانہ ۸ فیروزپور ۹ منٹگمری ۱۲ لاہور ۱ امرتسر ۱ سیالکوٹ ۱ جہلم ۲۲ لائل پور ۹ ریاست پٹیالہ ۳۲ مالیر کوٹلہ ۲ میزان ۲۱۱ میزان ہفتہ سابقہ ۲۵۱ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی میزان (۲۸۸۶)۔

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ سر ڈینزل ایبٹسن لفٹنٹ گورنر پنجاب نے خرابی صحت کی وجہ سے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا اور اپنے جانشین کو چارج دے کر بہت جلد بغرض علاج روانہ ولایت ہونگے۔ خیال ہے کہ سر لوئی ڈین انکی جگہ لفٹنٹ گورنر مقرر ہو گئے۔

افواہ ہے کہ حضور ویسرائے اپنی صاحبزادی کی شادی میں شریک ہونے کے لئے چند ہفتوں کے لئے ولایت تشریف لیجائینگے اور اُن کی عدم موجودگی میں غالباً مسٹر ہاؤس پریزیڈنٹ کمیشن تقسیم اختیارات انکی جگہ کام کریں گے۔

آئندہ ایام ایسٹر میں غالباً بمقام الہ آباد حامیان کانگرس کا ایک بڑا جلسہ ہوگا جسمیں اُس کے آئندہ طریق کارروائی اجلاس وغیرہ کی نسبت ضوابط و قوانین وضع کئے جائیں گے۔

ولیوپے ایبل پوسٹ کے طریق کو ہندوستان اور انگلستان کے مابین رواج دینے کی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ مگر اندیشہ ہے کہ ہندوستان کے یورپین تجارت انکی مخالفت کرینگے۔

بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ کی آرائش اور تزئین کے لئے سلطان المعظم نے جیب خاص سے مناسب رقم منظور فرمائی۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق المؤید کی بار بار یاددہانی سے بالآخر خدیو مکرم نے اِدھر توجہ مبذول کی ہے اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

مکہ معظمہ کی پرائیویٹ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ سے اس طرف بھی تعمیر لائن کا کام شروع ہو گیا ہے۔

افسوس کہ ۱۳ دسمبر سے حجاز میں ہیضہ سے ۷۰۰۲ کیس ہوئے اور ۱۶۹۰ آدمی ہلاک ہوئے اور ۵ سے ۹ جنوری تک مکہ معظمہ میں ۳۰۰۶ اشخاص ابھی نذر ہوئے۔ ۱۲ جنوری کو قسطنطنیہ میں بھی ۳ مہلک واردات ہوئیں۔

مراکو کے سلطان نے فرانس اور اسپین کو اسلحہ کی تجارت روکنے کے لئے اختیار دیدیا ہے (اپنے ضعف کی دلیل ہے)۔

سلطان المعظم نے سلطان زنگبار کو قسطنطنیہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوتے وقت اول درجہ کا مرصع عثمانی تمغہ مرحمت فرمایا اور اُن کے پرائیویٹ سکرٹری علی آفندی کو چوتھی درجہ کا مجیدی تمغہ عنایت کیا۔

اٹلی کے اُن مصیبت زدوں کو جو گذشتہ زلزلے کی زد میں آکر بے خانماں ہو گئے حضرت سلطان المعظم نے چالیس لاکھ فرانک مرحمت فرمائے ہیں۔ جو خاص خزانچی نے اطالین سفارتخانہ کو پہونچا دئے تاکہ اُن مصیبت زدوں کے امدادی فنڈ میں پہونچا دئے جائیں۔

ایک ہزار فوجی جوان ترکی فوج میں حجاز ریلوے لائن پر اور روانہ کئے گئے تاکہ پیادوں کی جگہ کام کریں اور موجودہ تعداد کام کرنیوالوں کی کم ہونے پاوے اور لائن بہت جلد مدینہ طیبہ پہنچ جاوے۔

موضع بالکوال ضلع دوسکا میں ایک شخص مسمی ستھر مسلمان ہوا۔ نور محمد نام رکھا گیا۔ امیر صاحب کابل سفر یورپ کا ارادہ رکھتے ہیں (العلم عند اللہ)

فہرست

کتب فروختنی دفتر اہلحدیث امرتسر پنجاب

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس ہندوستان کے مختلف حصوں سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایں ہمہ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف، بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلد میں ہے جس سے پانچ جلدیں موجود تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اوّل ۔ سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲/
" دوئم ۔ " آل عمران و نساء " ۱۲/
" سوئم ۔ " مائدہ۔ انعام۔ اعراف " ۱۲/
" چہارم ۔ " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲/
" پنجم ۔ " فرقان تک " ۱۲/

فتوحات اہل حدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب لنڈ بنگال اور انگلستان کے فیصلے اہلحدیثوں کی تائید میں۔ قیمت ۴/

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ

آریوں کی تردید کے لئے یہ مختصر سا رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱/

کتب ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ ہر صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتاکر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا اقتطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت ۱۲ محصول ڈاک عہ/

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ست ارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں انکا مفصل و مکمل جواب قابل دید ہے قیمت ۸/

ترک اسلام

ہاشہ دہرمپال نو آریہ (سابق عبدالغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ قیمت ۶/

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دہرمپال) نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اوّل قیمت ۵/ جلد دوم قیمت ۶/
جلد سوم " ۵/ جلد چہارم " ۵/

چاروں جلدوں کی قیمت عہ/ محصول ڈاک علاوہ

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مناظرہ جو ماہ جون ۱۹۰۹ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا نہایت عمدہ ہے قیمت ۱/

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد ہی مطلب سمجھے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسند کیا ہوا۔ قیمت ۶/

آیات متشابہات

اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ قیمت ۳/

پتہ:۔ مینیجر مطبع و اخبار اہل حدیث امرتسر (پنجاب)

حسب الحکم مولانا ابوالو[فا ثناء] اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں بھیجا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. 92-352)

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + [illegible]

جلد پنجم (۵) نمبر ۱۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی تمہید ہشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	سعہ
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ / ۱۲
ششماہی	۸ / عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر آنی چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

وصیت ثنائی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کو دو روز بھی بغیر وصیت نہیں رہنا چاہئے

اس لحاظ سے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جو کچھ اپنے اور اپنے مال کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو لکھ رکھے۔ اگرچہ میں نے بھی اس حدیث کے مطابق اپنی وصیت لکھی ہوئی ہے تاہم اس میں سے جتنا حصہ پبلک اہل اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسکو عام طور پر شائع کروں۔

امرتسر میں مولوی حبیب اللہ صاحب۔ مولوی عبد العلی صاحب قاری اور مولوی رسل بابا صاحب مرحومین کے بعد باوجود ان کی اولاد ہونے کے اُنکے کتب خانوں سے جو بے دردی ہوئی ہے وہ اہالی امرتسر سے مخفی نہیں۔ دراصل یہ بات بہت ہی قابل غور ہے کہ علما کس درد سے اپنی تمام ضرورتوں کو روک کر کتاب خریدتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ علما کو اتنی آمدن نہیں کہ اُنکی حاجات کو پورا کرکے اُنکی علمی سامان کو بھی کافی ہوسکے۔ اس لئے میں اُن مرحوموں کے کتب خانوں کو جب یاد کرتا ہوں تو میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔

اِن واقعات سے میں نے جو سبق حاصل کیا ہے یہ ہے کہ علماء کو چاہئے کہ اور نہیں تو اپنے کتب خانوں کو (جس قدر بھی ہوں) وقف کر دیں جسکی پہلی نظیر اس کی میں نے قائم کی ہے۔ کہ اپنی کل کتابیں متعلقہ (تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ صرف و نحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ تاریخ۔ مناظرہ۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو وغیرہ سب کی سب) وقف کر دی ہیں۔ میں بحیثیت متولی اُنکو استعمال کرتا ہوں اور میری اولاد میں خدا کسی کو تعلیم و تصنیف وغیرہ اشغال علمیہ کے لائق کرے۔ تو وہ بھی بحیثیت متولی اُنکو استعمال میں لانیکا مجاز ہوگا۔ بحیثیت مالک انتقال بیع۔ ہبہ۔ رہن وغیرہ کرنیکا اُس کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ آج سے بعد بھی جو کتاب خریدوں وہ بھی اسی وقف میں شامل ہوگی۔ یہ وصیت نہیں کہ اسکے متعلق بعد انتقال تمام متروکہ مال سے ثلث کی نسبت دیکھی جائے بلکہ یہ وقف ہے۔ اور اگر (خدانخواستہ) میری اولاد میں کوئی ایسا نہ ہو جو اشغال علمیہ کو جاری رکھ سکے تو کل کتابیں مدارس عربیہ (مدرسہ دیوبند۔ سہارنپور۔ مدرسہ ندوۃ العلما۔ مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ مدرسہ احمدیہ آرہ) میں حصہ رسدی[1] تقسیم کر دیجائیں۔

[1] حصہ رسدی سے مراد یہ ہے کہ جیسی جہاں ضرورت زیادہ ہوگی اُسی قدر وہاں کا حق زیادہ ہوگا (منہ)

مُرقع قادیانی۔ یہ رسالہ کذاب نبی مرزا کادیانی کی تردید میں ماہوار شائع ہوتا ہے۔ اسکے مواخذات سے وہ تنگ آگیا ہے۔ قیمت سالانہ ۱۲ مع محصول۔ ایک حد نمونہ کا پرچہ ۱۲ ہر پتہ۔ مینیجر مرقع قادیانی امرتسر

میرے احباب میں سے جو زندہ ہوں انکا فرض ہوگا کہ میری اس وقف کو نافذ کرائیں اور ان مدارس کے مہتموں کا حق ہوگا کہ معہ رسید اپنے اپنے مدرسہ کے لئے دعویٰ کریں باقی کتب فقہ حنفی وغیرہ اسباب کے ایں بھی ہیں سے اپنی کاپی میں وصیت لکھی ہوئی ہے وہ چونکہ پبلک سے متعلق نہیں اسلئے اُس کا شائع کرنا ضروری نہیں نیز یہ وصیت ہے اُسی نازیست اس میں محو و اثبات اور تبدیل بھی جائز ہے *

ابوالوفاء

مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

اور

کتاب تقویۃ الایمان

(از شیخ احمد اللہ صاحب حنفی از دہلی)

معزز ناظرین سے عموماً اور علم دوست حضرات شائقین تاریخ سے خصوصاً مخفی نہیں ہے یا نہیں ہوگا کہ جو سلاطین اسلام اس پیشتر بھی ہند کے فاتح تھے انکا مذہب حنفی تھا کون حنفی مذہب جنکی بدش یہ تعزیہ پرست اور گور پرست ہیں یا جس کے معتقدیہ پیشہ کے بندے نیم شہ لانے اور مصنوعی پیرزادے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وہ حنفی مذہب تھا جس کے بانی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ تھے خالص اسلام کا مظہر توحید ایزدی کا منبع۔ شرک و بدعت سے دور۔ کفر و الحاد سے متنفر جسکا نمونہ آج بھی حضرات علمائے دیوبند۔ گنگوہ۔ سہارنپور وغیرہ موجود ہیں غرض ایسی حالت میں چاہیئے تو یہ تھا کہ حنفی مذہب بوجہ شاہی مذہب ہونے کے فتوحات ملکی کے دوش بدوش نہایت خوش اسلوبی سے ترقی پاتا اور عرب کی خالص اور نتھری ہوئی توحید کا حقیقی جھنڈا ہند کی اوہام پرستی و بت پرستی کو قطعاً نیست و نابود کر کے لہراتا اور پھریرے مارتا نظر آتا۔ اسلام پاک کے آفتاب عالمتاب کی نورانی شعاعوں سے ظلمات کفر و شرک بالکل دور ہو جاتے۔ برعکس اسکی اسلامی توحید پر پایوں کہیئے کہ حنفی مذہب پر ہند کے دیوتاؤں اور دیویوں کا غلبہ ہو گیا۔ مسلمانوں پر ہنود کا منتر اثر کر گیا۔ ہند کی بت پرستی کا گمزور جن موحدین عرب پر مسلط ہو گیا۔ مذہب ہنود کی تمام وہ رسمیں جو اہل اسلام کے خواب و خیال میں بھی کبھی نہ گذری تھیں۔ جو پاک اسلام کے نزدیک حقیقتاً کفر و شرک تھیں اسلام میں داخل ہو گئیں۔ آہ سے

وہ دین حجازی کا بیباک بیڑا * نشاں جسکا اقصائے عالم میں پہونچا

مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا * نہ عمان میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا

کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر

وہ ڈوبا دہانہ میں گنگا کے آکر

پاک اسلام گنگا کے دہانہ میں کس طرح ڈوبا کیا مذہب ہنود کے مقابلہ میں کمزور ثابت ہوا؟ کیا اسلام کا کوئی عالم ہندی پانڈے سے مباحثہ مذہبی میں ہار گیا؟ انکی زبان سندھوی یا ہندو دہرم کی کوئی خاص بات مسلمانوں کو پسند آ گئی۔ اجی استغفر اللہ یہ کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ پھر ہوا کیا؟ سنیئے! اس ہند میں شاہان اسلام کا ورود صرف بغرض فتوحات و ملک گیری تھا وہ ہرگز ہرگز اشاعت مذہب کا خیال ساتھ لیکر یہاں نہیں آئے تھے اور نہ بعد ہی میں انکی اس طرف توجہ ہوئی وہ جس خیال اور جس دہن میں آئے تھے اُسی میں غافل رہے۔ اس طرف اسلام نے ہندو دہرم سے یا بالفاظ دیگر مسلمانوں نے ہنود سے بغلگیر ہو کر انکی اکثر رسوم کو اسلامی رنگ میں رنگ کر معمول بنا یا حتیٰ کہ انکو عین اسلام سمجھ لیا تاہم اورنگ زیب مرحوم کے دور تک اسلام پاک کی حقیقی تابانی کچھ کچھ اپنا جلوہ دکھلاتی رہی۔ عالمگیر کے بعد جب اور سلاطین کا دور آیا تو ان کے وقت میں پاک اسلام کے آفتاب پر سحاب ظلمات چھا گیا کفر و شرک کی گھنگھور گھٹا نے اسلام کی نورانی شعاعوں کو ہندوستان کی سرزمین پر پھیلنے سے روک دیا۔ مسلمانوں کے قلوب میں ہندی صنموں نے گھر کر لیا۔ اسلام کا مقصود محض خدا پرستی تھا اسلام کا اصل اصول پاک کلمہ شہادت ظاہری الفاظ کے ساتھ زبان پر رہ گیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب دلوں سے محو ہو گیا۔ بجائے خدا پرستی کے مسلمانوں میں اوہام پرستی کی دہوم ہو گئی۔ غرضکہ ہنود کی بغلگیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر ہنود میں بت پرستی تھی تو ان مسلمانوں میں قبر پرستی پیر پرستی مدار پرستی سالار پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ جھنڈا پرستی۔ چھڑی پرستی چبوترہ پرستی وغیرہ گھس پڑی۔ اگر ہنود کالی جی کا بکرا کیا کرتے تھے تو مسلمانوں نے شیخ سدو کا بکرا مقرر کیا۔ اگر ہنود کسی دیوتا کے نام پر بھینس قربان کیا کرتے تھے تو انہوں نے سید احمد کبیر کی گائے مقرر کی۔ اگر ہنود کے یہاں قسم قسم کے تیرتھ اور جاترے موجود تھے جنپر نوع بنوع کے میلہ ہوتے تھے تو ان بزنام کنندہ اسلام نے بھی مکن پور و مدار صاحب کے میلہ قائم کئے اگر ہندو دہرم میں گنگا جمنا نامی تیرتھ تھے تو ان مسلمانوں نے بزرگوں کے مقابر کو تیرتھ بنایا۔ اگر ہندو اپنے بزرگوں کا شرادھ کرتے اور پنڈ دیتے تھے تو ان نام کے مسلمانوں نے بزرگوں کے عرس برسی ششماہی وغیرہ کی فاتحہ مقرر کی۔ اگر ہنود جنم کنہیا کا سوانگ ہر سال نکالتے ہیں تو ان محبان اسلام نے تعزیہ داری شروع کی۔ اگر ہنود کے یہاں کتھا کہلانا باعث مکت نجات ہے تو ان مسلمانوں نے صرف مجلس میلاد

ahmadiyyamuslim.de

سے انعقاد کو باعث بخشش سمجھ لیا۔ الحاصل یہ کہ ہنود کی تمام رسموں کو قدرے تغیر و تصرف سے اسلام میں داخل کر کے عین اسلام سمجھ لیا۔ کوئی مولوی ملا ایسا نہ تھا جو ان رسوم کی علانیہ تردید کرتا۔ نیم ٹر ملا ملانوں کا زور تھا وہ بھی مزے سے قورمہ پلاؤ اڑاتے تھے عام پسند مسائل بتاتے تھے مسلمانوں کے قلوب سے اسلام و قرآن نیز بانی اسلام خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی عزت و عظمت بالکل جاتی رہی تھی آیات قرآنی کی تضحیک اور حدیث نبوی کی تحقیر کی گرم بازاری تھی۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ امرد پرستی تو معمولی باتیں تھیں۔ تصوف کی اگر ہستی تھی تو ڈھولوں اور گویوں کے طبلہ و سارنگی میں۔ اگر فقیری کسی چیز کا نام تھا تو وہی مقابر و مزارات پر قوالوں کی آواز پر ناچنے کودنے اور گتیں بھرنے کا۔ نماز روزہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ مساجد کی عزت ایک قمارخانہ یا میکدہ سے زیادہ نہ تھی خلاصہ یہ کہ ہنود کی محبت و دوستی نے مسلمانوں سے اسلام کو جدا کر دیا تھا انکے دل ہنود کی باتوں میں مسحور ہو گئے تھے۔ اکبر وغیرہ کے زمانہ میں جو حالت مسلمانوں کی تھی اس سے بچہ بچہ واقف ہے۔ اکبر کو اسلام سے کچھ بھی واسطہ نہ تھا صرف نام انکا اسلامی تھا ورنہ اسلام سے انکو کچھ سروکار نہ تھا۔ ہنود کے صنموں کی عزت اس کے دل میں اسی قدر تھی جتنی کہ ایک برہمن میں ہونی چاہیے قریب قریب یہی حالت دوسرے مسلمانوں کی تھی یہ دور مسلمانوں کا گذشتہ دوروں سے بھی زیادہ زبون تھا۔ ہاں البتہ اسی دور میں جب تنزل اسلام کی حد ہو گئی تمام مسلمان حقیقتاً ہندو بلکہ ظاہری صورتیں بھی مسلمانی نہ تھیں تو بحکم ایزدی علماء کا ایک جلیل القدر خاندان دہلی کے ایک گوشہ میں چمکا۔ پھر بھی وہ کچھ ایسا دبا ہوا تھا کہ بجز معمولی مسائل بتانے کے اصلاح رسوم کی طرف قطعاً متوجہ نہ تھا آخر الحمد للہ کہ اسی خاندان کے ایک جلیل القدر بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی اور جناب نے قرآن شریف کا ترجمہ ملک کی عام زبان فارسی میں کر دیا تاکہ ہر فرد بشر اس سے مستفید ہو اسکو دیکھکر اپنے عقائد درست کرے آف آفت بپا ہو گئی۔ نیم ٹر ملانے جہلا کو بڑھانے لگے کیونکہ اصلاح عقائد میں انکی روٹیاں جاتی تھیں۔ کفر کے فتوے دیئے عوام الناس کو شاہ صاحب کے قتل پر آمادہ کیا اپنے تمام کوششوں کو شاہ صاحب کی مخالفت میں صرف کیا مگر ہوا وہی جو منظور خدا تھا۔ شاہ عبد العزیز صاحب اس شورا شوری اور فتنہ انگیزی کو دیکھ چکے تھے خاموشی سے اپنے فرائض کو انجام دیتے رہے بادشاہ کی طرف سے انکی وہ عزت نہ تھی جسکے کہ بوجہ علم و فضل کے وہ مستحق تھے نیم ٹر ملانے بادشاہ کے منظر اور مقرب خاص تھے۔ اب لیجئے غیرت حق کو حرکت ہوئی اور ہمارے پیارے شہید کا دور آیا۔ عادۃ اللہ جاری ہے کہ جب عالم میں کفر و شرک کی گھٹا سلطنت کرتی ہے تو خداوند کریم اپنا کوئی مقبول بندہ اصلاح خلائق کیواسطے مبعوث کرتا ہے چونکہ یہاں بھی کفر و شرک کی حد ہو چکی تھی قلوب المومنین میں ہنود کی رسوم پیوستہ ہو گئی تھیں اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہ گیا تھا کہ اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنا ایک مقبول بندہ مصداق بحدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۱۲ ربیع الثانی بسنہ ۱۱۹۳ ہجری کو پیدا کیا جو ۱۶ برس کی عمر میں تمام ظاہری اور باطنی علوم کا ایک جلیل القدر فاضل اور مجتہد وقت ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کیواسطے کھڑا ہو گیا۔ یہ وہی مقبول بندہ ہے جسکا نامی اسم گرامی زیب عنوان ”مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ“ ہے اس ذات (اس کا لفظ خلاف ادب ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ جناب) نے اس چھوٹی سی عمر میں نہ صرف علوم ظاہری و باطنی کو حاصل کیا بلکہ آپنے فن سپاہ گری وغیرہ کو بھی کما حقہ سیکھا۔ الحاصل اس نازک وقت میں جبکہ ایک ادنیٰ مسلمان سے لیکر وہ لوگ بھی جو اپنے کو ظل اللہ کہلانا فخر سمجھتے تھے نبی اسلام کو چھوڑ کر اسلامی توحید سے منہ موڑ کر اصنام ہند سے رشتہ الفت جوڑ کر خدائے واحد کی پرستش کے سلاسل کو توڑ کر اپنی قسمتوں کو پھوڑ کر پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ جھنڈا و چبوترا پرستی مردم پرستی و امرد پرستی وغیرہ اوہام پرستیوں میں مشغول ہو چکے تھے۔ شرک و بدعت کی تاریکی اس پر تر بھومی ہند کے غریب الوطن مسلمانوں پر مثل وبا کے مسلط ہو رہی تھی عرب کی پاکیزہ و نکھری ہوئی توحید میں تیرہ ہو رہی تھی۔ ہنود و اہل اسلام میں تمیز کرانے والی کوئی چیز بھی نظر نہ آتی تھی۔ کسی عالم فاضل کا یہ حوصلہ نہ تھا کہ وہ علانیہ اعلائے کلمۃ الحق کرتا مگر واہ اسمٰعیل! (خدا تمہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے[1]) اس شرک و بدعت کی تاریکی اور ظلمات میں توحید ایزدی کا چراغ روشن کرنا تیرا ہی کام تھا کیا کہنا تیرے حوصلہ و استقلال کا۔ کیا کہنا تیری ہمت و جرأت کا۔ واہ سبحان اللہ انسان آواز تھی یا صلائے حق سے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی ✦ زمین ہند کی جس نے ساری ہلا دی

اللہ اللہ گویہ پستیوں میں ایک تہلکہ پڑ گیا۔ پیرزادہ و پیر واویلا کرنے لگا۔ مصنوعی پیرزادوں اور صوفیوں میں ایک قیامت بپا ہو گئی کیونکہ انکی روٹیوں کا سہارا درہم برہم ہو گیا سینکڑوں نیم ٹر ملا نے مقابلہ کے زعم میں سامنے آئے۔ مگر صلائے حق اور ہیبت حق کا کیا کر سکتے تھے۔ مرعوب ہو کر الٹے پاؤں دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے سینکڑوں دانت پیس پیس کر خون جگر کھانے لگے۔ صدہا اسمٰعیل کے قتل کے منصوبے کئے صدہا طرح کی گیدڑ بھبکیاں دی گئیں مگر یہاں کیا غم اور کیا ڈر تھا۔

[1] یارو! کہو آمین۔ دمنہ

ahmadimuslim.de

درحقیقت ایسی تاریکی کے زمانہ میں پیارے اسماعیل کی آواز نے وہی کام کیا جو کسی وقت میں تیغ فاروقی اور ذوالفقار حیدری نے کیا تھا۔

ہاں یاد رہے کہ اس تاریکی اور اندھیر کے مٹانے کیواسطے پیارے اسماعیل نے نہ صرف تیغ زبانی سے کام لیا بلکہ شمشیر قلم سے بھی مشرکین و مبتدعین کا قلع قمع کیا۔ لاریب پیارا اسماعیل اللہ کا سچا عاشق۔ توحید ایزدی میں محبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدا۔ وارفتہ تھا اسی جوش اور اسی دھن میں بالآخر پیارے اسماعیل نے بمقابلہ کفار شربت شہادت نوش فرما کر جنت الفردوس کا رستہ لیا۔ حضرات میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان میں "شہید" سا سیف اللہ مرتبہ پیدا ہوتا مسلمانوں کی اصلاح میں جان و مال نہ قربان کرتا تو آج ہند کے مسلمان بالکل ویسے ہی ہوتے جیسے کہ بعض مواضعات و قصبات وغیرہ میں ہنوز موجود ہیں جنکو صحیح کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا ہے۔ تمام رسمیں ہنود کی ان میں جاری ہیں۔ شادی بیاہ وغیرہ میں بغیر شگن ساعت معلوم کئے اور برہمن کے پوچھے وہ کچھ کرہی نہیں سکتے جبتک برہمن نکاح نہ کھلادے قاضی کا پڑھایا نکاح بالکل کمزور ہے و قعت یا کم از کم تمام مسلمان مشرک و بدعتی ہوتے۔ کوئی موحد توحید کا گیت گانے والا نظر نہ آتا۔ اگر ایک وقت مسجد میں جا کر یا اللہ کہتے تو دوسرے وقت نہایت خلوص و بڑے اعتقاد سے قبر کا سجدہ و طواف کرتے یا علی مشکلکشا اور یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کے نعرہ لگاتے بزرگوں سے دعا و التجا کرتے۔ ہر وقت وہر جگہ اُن کو حاضر و ناظر سمجھتے۔ مگر الحمد للہ پیارے شہید کی آواز نے بڑا کام کیا مسلمانوں کو شرک و بدعت کے گڑھے سے بچالیا۔ ہاں اب پھر کہونگا کہ یہ شہید ہی کا طفیل ہے جو آج ہندوستان میں اسلام کا آفتاب عالمتاب چمکتا ہوا نظر آرہا ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کرنیوالوں کے گروہ گروہ نظر آرہے ہیں بچہ بچہ کی زبان پر جاری ہے کہ ؎

خدا فرما چکا قرآں کے اندر ۔ ۔ مرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں ۔ کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا ۔ بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا ۔ یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

گو کہ مولانا شہید علیہ الرحمۃ کے قلمی جہاد کے کئی ایک نسخہ مطبوعہ خاص و عام ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور و مقبول مشرکین و مبتدعین کے دلوں میں ؛ سوا ہو لانے والی گنجینہ توحید و سنت ماحی شرک و بدعت مقوی اسلام و ایمان زیر عنوان کتاب تقویۃ الایمان ہے یہ کیسی کتاب ہے اسکی واسطے پیارے شہید کی تصنیف سے ہونا ہی کافی ضمانت ہے لیکن

میں کسی قدر تشریح سے اس کتاب پر ریمارک کرکے مدعائے اصلی کو عرض کرونگا۔ ناظرین گھبرائیں نہیں۔

تقویۃ الایمان

پاک اسلام کے اصلی اصول کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پوری اور مکمل تفسیر ہے جس طرح کلمہ شریف کے دو حصے ہیں اسی طرح یہ نامی کتاب بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔ دوسرے حصے کا نام نامی تذکیر الاخوان ہے۔ اول حصہ میں لا الہ الا اللہ کے مطالب و معنے کو بالتوضیح و تفصیح بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصہ ایک باب اور پانچ فصول پر ختم ہوا ہے (۱) باب میں شرک و توحید کی حقیقت کو بیان کرکے پہلی فصل میں شرک کی مذمت اور توحید کی خوبیاں تحریر فرمائی ہیں اور پھر دوسری فصل سے لیکر پانچویں تک نمبروار شرک فی العلم۔ شرک فی التصرف۔ شرک فی العبادت۔ شرک فی العادت پر مدلل بحث کی ہے۔ اقسام شرک کو نہایت عمدہ پیرایہ اور عام فہم سلیس اردو میں بتلایا ہے آیات کریمہ اور حدیث نبویہ کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے نہایت ہی آسان الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں کلمہ شریف کے دوسرے جز محمد رسول اللہ کی نہایت عمدہ اور مدلل تفسیر بیان کی ہے۔ اس حصہ میں سات فصلیں ہیں ان تمام فصول میں شہید علیہ الرحمہ نے شرک فی الرسالت یعنی بدعات و محدثات کی بیخ کنی کی ہے تمام رسوم مروجہ کے حسن و قبح کو بہت بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے چونکہ محمد رسول اللہ کو لا الہ الا اللہ سے مناسبت تامہ ہے اور کیوں نہ جبکہ آپ کے ہی توحید رب العزت کے حقیقی مظہر اور اشاعت کنندہ ہیں۔ اس لحاظ سے اس حصہ میں بھی شرک کی مذمت اور توحید کی خوبیوں کی چاشنی موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ کتاب شرک و بدعت کفر و الحاد کی جانی دشمن اور بیخ کن ہے اور توحید و سنت کی پوری حامی اور معاون ہے اسلام کا حقیقی فوٹو اور آئینہ ہے۔ ہاں ہاں اہل حق اور عاشقان توحید و سنت کیواسطے یہ کتاب کلید آخرت و مفتاح الجنۃ ہے اور اہل بدعت و ہوا کے حق میں باعث رنج و ملال اور ہلاکت ہے جس طرح پیارے شہید کے مواعظ سے گھبرا کر اہل بدعت قبر پرست پیرزادے نیم ملانے چیختے چلاتے تھے اسی طرح اس کتاب کی اشاعت پر بھی بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور واویلا مچائی۔ اور کیوں نہ مچاتے اس کتاب کی بدولت ان مبتدعین و مشرکین کی رذیلی اور عزت و عظمت میں فساد آگیا جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ان گور پرستوں و بدعتیوں کے افعال و اعمال پر لاحول پڑھتا ہوا توحید و سنت کا عاشق بنگیا۔ اکثر نیم ملانے اس کتاب کے جواب پر آمادہ ہوئے تاخنوں تک نہ دوڑ سکا یا فتوے دیا کہ اس کتاب کا رکھنا اور پڑھنا دونوں کفر ہیں تا کہ

کسی طرح اس کتاب کا عالمگیر اثر اور عام مقبولیت مٹ جائے یا کم از کم اسکا زور گھٹ جائے مگر بحکم وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ روز بروز اس کی مقبولیت اور وقعت تسخیر بڑھتی گئی بالآخر جب ملانوں سے اس کتاب کا کوئی جواب نہیں ہو سکا اور ہوتا بھی کس بات کا کیا آیت و حدیث کا جواب لکھا جاتا۔ کتاب کو بجز آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے اور کسی کے کلام و اقوال سے کچھ واسطہ ہی نہیں ہے تو ان مبتدعین نے بقول کسے بے خوئے بد را بہانہ بسیار " پیارے شہید پر نا جائز اتہاموں اور الزاموں کی بھرمار شروع کی کہ مصنف تقویۃ الایمان نے انبیاء و اولیاء کی تحقیر کی ہے بہوتی و بیریت۔ انبیاء و اولیاء کو ایک ہی ساتھ ایک ہی میزان میں وزن کیا ہے۔ اثبات مدعا کیواسطے تقویۃ الایمان کی بعض عبارتیں بھی انتخاب کی لیکن ناظرین انتخاب عبارت میں اہل بدعت نے ایسا ہی مغالطہ دیا ہے جیسے کہ کوئی کہتا پھرے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ - لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ - نماز مت پڑھو۔ قرآن نماز کو منع کرتا ہے إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ۔ دیکھو قرآن کہتا ہے کہ مریم کا بیٹا مسیح (معاذ اللہ) خدا ہے۔ تاہم اپنے وقت میں خود پیارے شہید نے بعض کتابیں اور نیز بعد ان کے معتقدین اہل حق زاد اللہ نے وقتاً فوقتاً ان اتہاموں کا کما حقہ قلع قمع کر دیا ہے۔ اس قسم کے اتہامات کی تردید میں متعدد کتابیں تالیف ہو چکی ہیں منجملہ اُن کے " دندان شکن " " ہدایت " " العجالہ فی ازالۃ الازالہ " " اینڈ گشپ " نامی کتابیں میرے پاس بھی موجود ہیں جن سے کما حقہ معلوم ہوتا ہے کہ ان گور پرستوں نے عوام الناس کے بہکانے اور ورغلانے میں کہاں تک دیانت اور انصاف سے کام لیا ہے۔

غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں نے اس مضمون میں دو دعوے کئے ہیں۔ اوّل یہ کہ قبل از مولانا شاہ محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کے ہندو اہل ہند پر کفر و شرک کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اہل اسلام نے کفار کی اکثر رسموں کو اسلام میں داخل کر کے نقش اسلام کو میٹ دیا تھا۔ ہنود کی تمام رسمیں مسلمانوں میں رائج ہو گئی تھیں۔ دوم یہ کہ مولانا شہید کی بدولت بفضل ایزد منان کفر و شرک کی کالی گھٹا دور ہوئی اور نیز اسلام چمکا مسلمانوں سے ہنود کی رسمیں دور ہوئیں اور انکو اپنی غلطی معلوم ہوئی آج جو کچھ بھی اسلام اس ہند میں نظر آ رہا ہے وہ اسمٰعیل ہی کا طفیل ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ان دعووں کے ثبوت میں کوئی گواہ پیش کریں تاکہ دعوےٰ بلا دلیل مقدمہ مدعی سُست کی آواز کانوں میں نہ آئے۔ نیز گواہ بھی کوئی معمولی نہوں۔ ہمارے اوّل گواہ عالیجناب آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان صاحب مرحوم بانی مدرسۃ العلوم علی گڈھ کالج ہیں آپ اپنے لیکچر موسومہ اسلام میں (جو آپ نے یکم فروری سنہ ۱۸۸۴ء کو بمقام لاہور دیا ہے فرماتے ہیں کہ :-

" اُن کے (ہاں) شاید جناب مولوی اسمٰعیل صاحب کے زمانہ سے پیشتر ہندؤوں کی تمام رسمیں جاری تھیں " (مجموعہ لیکچر صفحہ ۱)

دوسرے گواہ جناب مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب المخاطب بہ شمس العلماء ایل ایل ڈی آپ اپنے اُس لیکچر میں جو آپ نے اجلاس ہشتم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء علیگڈھ دیا تھا فرماتے ہیں کہ :-

" وہ سب سے بڑی اور سب سے عمدہ اور سب سے زیادہ انشاء اللہ مقبول عند اللہ وہ خدمت تھی جو مولوی اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ نے کی اُنہوں نے اسلام کو شائبہ ہندویت سے پاک کرنا چاہا مگر ہندویت ملتوں کے اختلاط کی وجہ سے اسلام کے رگ و پے میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس مادہ فاسد کا اخراج آسان نہ تھا مولوی اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ نے کسی قدر تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم اور اس قسم کی اور چند کتابیں لکھنے سے اور بہت کچھ خارج از گاف وعظوں سے مسلمانوں کو جلاب دیا۔ جلاب تھا کڑوا اور کڑوا۔ اکثر نے تو پیتے ساتھ اُگل دیا بعض پیتے تو پی گئے مگر اُن کی چھاتی پر دھرا رہا اور بعض کو راس بھی آیا " (مجموعہ لیکچر صفحہ ۱۹)

یہ گواہ کیسے ہیں اور یہ گواہ کیسے ہیں اور یہ گواہی کیسی ہے۔ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کسی تشریح یا توضیح کی ضرورت نہیں۔ ہمارا مدعا کما حقہ ثابت ہو۔ اس میں شک نہیں کہ ناظرین اس طول عبارت سے گھبرا گئے ہونگے اور ممکن ہے کہ انکا کوئی قیمتی وقت بھی ضائع ہوا ہو مگر اس کے ساتھ ہی اُن پر یہ بات بالضرور روشن ہو گئی ہوگی کہ مولانا شہید علیہ الرحمۃ کس پائے کے بزرگ تھے آیا مثل انبیاء بنی اسرائیل تھے یا نہیں اور آواز ہ اسمٰعیل سے پیشتر مسلمانان ہند کی کیا حالت تھی۔ اسمٰعیل کی زبان و قلم نے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہے اور اہل اسلام کے حق میں کس چیز کا حکم رکھتی ہے۔ مشرکین و مبتدعین نے پیارے اسمٰعیل کی جانکاہ محنتوں اور کوششوں کا کیا صلہ دیا۔ ہاں پیارے شہید کی آواز اور کتاب تقویۃ الایمان سے کیا سبق حاصل کیا۔ آہ ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است ٭ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

آخر یہ مشرکین مدعی اسلام مولانا مرحوم سے کیوں نہ مستفیض ہوئے۔ مولانا کے فیض سے کیوں محروم رہے۔ جواب ہوگا ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ٭ کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

ل مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کو اپنی گوہلوں میں تو سب سے پہلے ٹھوکر لگی جاتی آئندہ بھی (اڈیٹر)

حضرات جنکو اسکا تو بالکل افسوس نہیں ہے کہ اس زمانہ کے مدعیان اسلام نے شہید اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور تقویۃ الایمان جیسی لاثانی اور لاجواب کتاب کی نسبت کیا فتوے دیا تھا - البتہ اس نئی روشنی کے زمانہ کے مسلمانوں پر ڈبل اور بہت بڑا افسوس ہے - اب جبکہ غیر اقوام مثل آریہ وغیرہ بھی توحید کا دم بھر رہے ہیں - ہر تعلیم یافتہ ہندو کے دل سے بتوں کی عظمت سلب ہو گئی ہے ان مدعیان اسلام نے اپنی حقیقی توحید کو تین تیرہ کر رکھا ہے انکی توحید شیخ پرستی ہے انکی توحید قبر پرستی ہے - آہ انکی توحید بزرگوں کی عبادت ہے واہ کیا خوب فرمایا مولوی حالی نے (خدا مولوی صاحب کو سعادت دارین نصیب کرے) ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر + کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

کہے آگ کو قبلہ اپنا تو کافر + جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں -

پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں + اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں + شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے

نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(باقی باقی)

تعاقب

از برکت اللہ عظیم آبادی خریدار اخبار ۸۱۱

بخدمت شریف جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ

بعد السلام علیکم آنکہ مجھ کو دو مسئلہ میں چونکہ آپ سے اختلاف معلوم ہوتا ہے - اس لئے دوبارہ اسکا صاف کر لینا اچھا سمجھتا ہوں لہذا عرض ہے -

اول تو اہلحدیث جلد چہارم نمبر ۵۰ صفحہ میں بینک کے سود جائز ہونے پر جنکی دلیل میں آپنے ارقام فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کئی ایک دفعہ قرض خواہ کو بغیر طلبی کے اصل حق سے زیادہ دیا اور اسی بنا پر یہ حکم ہوا کہ قرضخواہ کو اگر قرضدار از خود زیادہ دے تو لے لینا جائز ہے لیکن اس جگہ ایک شک پیدا ہوتا ہے کہ وہاں قرض خواہ کو پہلے سے کچھ زیادہ ملنے یا نہ ملنے کی مطلق خبر نہ تھی کہ کیا یکہ قرضدار نے کچھ زیادہ دیدیا - اور بینک کے سود میں یہ نہیں ہے بلکہ بزبان حال روپیہ داخل کرتے وقت بینک انکا سود پر سکوت کو سود کے لینے کا اقرار کرنا سمجھ رہا ہے اور جسے روپیہ داخل کرنیوالا بھی خوب سمجھ رہا ہے تو گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ سود لینے کے لئے آمادہ ہے - اقرار کرتا ہے کہ سود لونگا - پس ایسی حالت میں اسکو اس حدیث اور جمہور علما کے مذہب پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق معلوم ہوتا ہے اور ایسے روپیہ داخل کرنے والے کی نیت صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر سود لینے کو برا جانتا تو انکار کر سکتا -

جواب - آپ نے سوال کو بغور نہیں پڑھا اس میں بھی انکار لکھا ہے - پس ابتو خلاف نہیں رہا - (اڈیٹر)

دوسرا مسئلہ اہلحدیث جلد پنجم ۱۷ میں انگریزی ادویہ کے متعلق ہے جسپر بھی جواز کا فتوے اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ وہ چونکہ اس میں ایک قسم کی شراب ڈالتی ہیں مگر وہ پینے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ صرف ادویہ کو حل کرنے کے کام میں آتی ہے اور اسی بنا پر اس کے جواز کا فتوی ہوتا ہے - لہذا اس جگہ عرض ہے کہ اکثر ڈاکٹر اپنے پیشہ میں خلل واقعہ ہونے کے خوف سے علمائے کرام کے سوال پر کذب بیانی سے کام لیتے ہیں اور عدم سکر اسپرٹ (ساختہ از شراب) اور وائن (شراب) کا جواب دیکر دھوکہ میں ڈالتے ہیں -

رکٹی فائڈ اسپرٹ کے علاوہ ایلوپیتھک ڈاکٹری ادویہ میں جو چیزیں نفوذ اور حل کرنے اور مانع عفونت ادویہ کے خیال سے دی جاتی ہیں انکی دو قسمیں ہیں ایک وائن جو مطلق شراب یا خمر کو کہتے ہیں یہ تو یقینی منشی ہے اور انگور یا جو یا میوجات سے تیار کیجاتی ہے اور عموماً نشہ کے لئے بھی رائج ہے - دوسری اسپرٹ جو اسی وائن سے بنائی جاتی ہے اور اس میں بھی نشہ موجود ہے - اگر کسی کو تحقیق منظور ہو تو مٹیریا میڈیکا اردو مصنفہ رائے کنہیا لال - ایل - ایم - ایس مدرس میڈیکل اسکول آگرہ صفحہ ۳ ملاحظہ فرماویں -

انکے علاوہ ایلوپیتھک ڈاکٹری میں ایک نہایت مقوی معدہ جو چیز استعمال کرائی جاتی ہے وہ پیپسن ہے یہ بھیڑی یا بچہ مادہ گاؤ یا سور (خنزیر) کے تازہ اور تندرست معدہ کی میوکس ممبرین (غشائے مخاطی) سے بنائی جاتی ہے - یہ بھی اسی مٹیریا میڈیکا میں موجود ہے -

ایسی حالت میں میری ناقص عقل میں آتا ہے کہ جبتک ڈاکٹر وثوق کے لائق نہو اس سے علاج رجوع کرانا ہرگز نہیں چاہئے -

اڈیٹر :- ڈاکٹر صاحبان اس کی بکمال تحقیق سے اطلاع دیں -

الفیض فیض آباد کی بابت بہت سے احباب نے ہم سے دریافت کیا ہے انکو اطلاع دی جاتی ہے کہ الفیض کا نیش مدت سے بند ہے - وجوہات ہمیں بھی معلوم نہیں براہ راست دریافت کریں -

میری بغیر کام نہیں چلیگا

فروری کے مہینے میں احباب ذیل کی قیمت ختم ہے۔

غریب فنڈ میں کچھ دینا ہو تو اس سے بھی اطلاع فرماویں جس صاحب کو انکار یا عارضی التوا کرانا ہو وہ مہربانی کر کے ضرور اطلاع دیں۔ (خاکسار منیجر)

نمبر خریدار	مقام	نمبر خریدار	مقام
۴۴	لودہانہ	۸۸۷	مدراس
۲۱۳	حاجی پور	۹۳۵	امرتسر
۲۱۶	جنڈیالہ	۱۰۴۰	نگروٹہ
۲۲۲	ہانسی	۱۰۴۴	دوپڑوالے
۲۲۶	بیچ پور	۱۰۴۵	چونڈہ
۲۲۹	حیدرآباد دکن	۱۰۴۸	لکھنور
۲۳۴	اودی پور	۱۰۵۰	پاربتی پور
۲۳۸	پٹنہ	۱۰۵۳	سیتاپور
۲۴۲	پشاور	۱۰۵۴	دربھنگہ
۲۶۰	چک [illegible]	۱۰۵۷	دہلی
۲۶۶	فیروزپور	۱۰۵۹	بربیپور
۲۶۷	کھڈ	۱۰۶۰	سرائے ساہو
۲۷۵	ہزاری باغ	۱۰۶۱	ڈیرہ غازیخان
۲۸۹	برکھائی	۱۰۶۳	اکولہ
۴۲۱	اجودھیا	۱۰۶۴	بارہ مولا
۴۲۳	بانک پور	۱۰۶۶	جمال گنج
۴۲۷	باڑہ	۱۰۶۷	موتیہاری
۴۲۸	دہلی	۱۰۶۸	رجورا
۴۳۶	مروت پور	۱۰۷۰	بھگوان پور
۴۳۸	اٹاوہ	۱۰۷۱	اسلام پور
۴۴۰	ٹکپور	۱۰۷۲	ڈمرگاؤں
۴۹۲	گوجرانوالہ	۱۰۷۳	آنتی
۸۴۱	دیناگر	۱۰۷۴	علامی
۸۵۸	دہلی	۱۰۷۷	الہ آباد

۱۰۷۸	سرتی انجی گاؤں	۱۱۳۱	دہلی
۱۰۸۳	ہرٹ ہرڈی	۱۲۱۹	چک ہیبتان
۱۰۹۰	پاکنارائن پور	۱۲۲۶	فیروزپور
۱۰۹۱	اودت نگر بھانی پور		

مرقع قادیانی

کی خدمت گذاری کا اندازہ کرنا ہو اور یہ معلوم کرنا ہو کہ کہاں تک اس رسالہ کے میگزین سے قادیانی قلعہ پر گولہ باری ہوتی ہے تو ایک پرچہ نمونہ منگا کر ملاحظہ کریں اس مہینے کا رسالہ بطور نمونہ مفت ملیگا۔ مگر محصولڈاک کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

تعزیوں

کے اشتہارات طیار ہو کر جن جن احباب نے طلب کئے تھے انکو بھیجدئے گئے ہیں۔ ابکی دفعہ اشتہار میں ماہ محرم کے متعلق بعض احکام بھی لکھے ہیں مگر تعجب ہے کہ تعزیوں کے حامی تو ہر سال ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن جو لوگ تعزیہ کو اسلام میں چھپا ہوا کانٹا جانتے ہیں وہ انکو اکھیڑنے میں چند پیسے بھی خرچ نہیں کرتے۔ اصل قیمت فی سیکڑہ ۶ ر۔

مسلمان

اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ۔ عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے یہ معاملہ مدت سے زیر غور تھا کہ کوئی الگ رسالہ بھی اس مضمون کا نکالا جائے جو خالص اسلام کی روشنی دکھائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہوں بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول تردید ہوا کرے۔ سو الحمدللہ کہ آج میں اس اشتہار کے ذریعہ سے پہلے ناظرین اہلحدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایک رسالہ ماہوار اس مضمون کا نکالا کرونگا جسکا نام بھی **مسلمان** ہوگا۔ سردست قیمت سالانہ عہ ممالک غیر سے عہ ۸ ر معہ محصولڈاک۔ ناظرین درخواستیں بھیجنے میں جلدی کریں۔ ابو الوفا

القرآن العظیم

یہ وہی مشہور لیکچر ہے جو جلسہ مہوتسو آریہ کانفرنس کے لئے تیار کیا گیا تھا جو قرآن مجید کی عظمت خود قرآن شریف سے بتلانے کو کافی ہے۔ ذی ہمت احباب اگر اس کے متعدد نسخے خرید کر مفت تقسیم کرائیں تو ثواب عظیم پاویں۔ فی نسخہ ۲ پائی فی سیکڑہ تین روپیہ۔ منیجر

چودھویں صدی کا مسیح۔ یعنی قادیانی مسیح اور کاذب نبی مرزا قادیانی کی زندگی کا فوٹو بطرز ناول۔ قیمت عہ / معہ محصولڈاک

ahmadimuslim.de

میسور اور بنگلور میں صوفیوں کی لڑائی

آجکل یہ دونوں مقام صوفیوں کے لئے رزمگاہ بن رہے ہیں۔ ایک طرف صوفیاء قادریہ ہیں۔ دوسری طرف صوفیاء نقشبندیہ۔ جماعت قادریہ تو مقامی ہے یعنی میسور اور بنگلور ہی کے رہنے والے ہیں مگر نقشبندی طائفہ بیرونی ہے یعنی ضلع سیالکوٹ کے حافظ سید جماعت علی شاہ اور اُن کے ایک دو خلفا۔ یہی شاہ صاحب ہماری امرتسری اخبار اہل فقہ کے بھی مربی ہیں پس ناظرین ان حضرت کی اعتقادی کیفیت اہل فقہ کی اشاعت ہی سے سمجھ سکتے ہیں کہ بقول عن المرء لا تسئل وسل عن جلیسہ مگر یہاں ان اعتقادات سے بحث نہیں بلکہ آن زمین را آسمانے دیگر است۔ خدا کی شان دیکھئے کہ شاہ صاحب موصوف یا اون کے معتقدین اڈیٹر اہل فقہ وغیرہ بیچارے اہلحدیثوں کے حق میں جو جو الفاظ استعمال کرتے تھے وہی بلکہ اون سے بھی بڑھ چڑھ کر میسور اور بنگلور میں خود اُن کے حق میں عام طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ آج میسوری لڑائی کا تمام نقشہ بذریعہ اشتہارات ہمارے سامنے رکھا ہے۔ شاہ صاحب کو کسی اشتہار میں اشارۃ ابلیس لکھا ہے۔ کسی میں دجال بتلایا ہے۔ کسی میں فتنہ انگیز کسی میں مفسد کسی میں دنیاساز۔ حیلہ باز۔ غرض کسی میں کچھ کسی میں کچھ۔ آپ کے جرم کی فرد بھی انہی اشتہاروں میں دی گئی ہے جو اصل الفاظ میں نقل ہے۔ خواجہ شمس الدین قادری کے اشتہار میں یوں لکھا ہے :-

(۱) مخبر شاہ صاحب امرتسری خلیفہ جماعت علیہ صاحب نقشبندی نے بنگلور میں حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پر خواجہ بہاء الدین نقشبندی وغیرہ کو فضیلت دی و طریقہ عالیہ قادریہ سے طریقہ نقشبندیہ کی افضلیت بڑے وثوق سے بیان کی۔

(۲) مجالس میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مع اپنے مریدوں کے قیام نہ کیا۔

(۳) بارھویں ربیع الاول سنہ الیہ بروز جمعہ تخمیناً ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے مجمع کے روبرو افتتاح آثار شریف میں نہ قیام کیا نہ تعظیم ادا کی۔

(۴) مجلس آثار شریف غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں باوجود دعوت زیارت کے نہ گئے حالانکہ حجرہ زیارت شریف اُن کے مسکن سے بالکل قریب تھا۔

(۵) جماعت علیہ صاحب ہر دونوں خطبہ جمعہ کو منبر کی پہلی سیڑھی پر ہی کھڑے ہو کر پڑھے دوسرے جمعہ بھی یوں ہی کیا۔

(۶) خطبہ ثانی جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کا ذکر نہ کیا نہ ثنا وصلوٰۃ بیان کی۔ اور بعد کے جمعہ میں بھی ایسا ہی کیا۔

ہم اتنی دور بیٹھے نہیں کہہ سکتے کہ فرد جرم شاہ صاحب اور اُن کے ساتھیوں پر فرضی ہے یا بناوٹی۔ بہرحال کچھ بھی ہو ہمیں اس اعتراض کا جواب ملگیا جو ہماری طرف سے مخالفوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ تقلید شخصی گو شرعاً واجب نہیں لیکن انتظام اسی میں ہے کہ ایک امام کے مقلد بنے رہیں ورنہ اُمت میں اختلاف کا کوئی علاج نہیں۔ گو اس کے جواب کے لئے گذشتہ اور موجودہ مقلدین کا اختلاف کافی تھا تاہم اس اختلاف پر طرہ یہ پیدا ہوگیا کہ علماء کے علاوہ اب تو صوفیوں میں بھی ایسا اختلاف ہوا کہ ایک گروہ دوسرے کے حق میں ابلیس۔ دجال۔ مردود۔ دنیاساز۔ وغیرہ الفاظ صراحتہً وکنایتہً بولتا ہے کیا یہ اختلاف نہیں۔ اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ ایسی مصیبت کے زمانہ میں اہل فقہ نے بھی اپنے پیر دستگیر کو چھوڑ رکھا ہے۔ کبھی اون کی تائید اور مخالفین کی تردید میں ایک لفظ نہیں لکھا۔ حالانکہ ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ✣ در پریشاں حالی و درماندگی

چونکہ شاہ صاحب سے ہمارا بھی کچھ تعلق ہے اس لئے ہمیں اُن کی اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔ کاش وہ ہم سے کچھ کام لینا چاہتے یا مشورہ پوچھتے تو ہم اُن کو ایک سہل نسخہ بتلا دیتے۔ کہ آپ اپنے مخالفوں سے کہدو کہ ہم نقشبندی نہیں جانتے نہ قادری کو جزو ایمان جانتے ہیں۔ ہم تو قرآن وحدیث کے تابع ہیں۔ حضرت نقشبند بڑے ہوں یا شیخ عبدالقادر۔ ما را ازیں قصہ چہ کار۔ ہمارا تو ایمان یہ ہے ؎

بابکے اُن سے کون لایا ✣ جس نے پایا ہمیں سے پایا

کو غوث و قطب و مقتدا ہو (زروئے شریعت) ✣ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے

صوفی و عالم و حکیم دینی ✣ کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی

آپ اگر اس پر عمل کرتے تو بجز کسی بے ایمان کے آپکا کوئی مخالف نہ ہوتا۔ خیر اگر آج تک نہیں کیا تو اب ہی کر لیجئے۔

✣

مرزا صاحب قادیانی اور حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری

مرزا صاحب کو تو سب لوگ جانتے ہیں البتہ حافظ صاحب کا تعارف کرانا ضروری ہے۔ آپ کی مختصر تعریف یہ ہے کہ آپ بقول مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی امرتسر کی جماعت اہلحدیث کے سابقین میں فرد ہیں۔ آپ ایک زمانہ میں مرزا صاحب قادیانی سے نیک ظن تھے مگر اب تو خاصے مد مقابل ہیں۔ گو آپ پنشن لیکر خانہ نشین ہیں مگر دینی غیرت نے کبھی

کبھی کبھی نہ کچھ حکایت کر دیا کرتے ہیں۔ بعض بیرونی لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے مرزا صاحب کو کیوں قبول کیا تھا اور کیوں چھوڑا۔ اس سوال کے جواب میں آپ نے ایک مضمون لکھکر دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ اڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ از فقیر محمد یوسف بخدمت جناب مکرم السلام علیکم۔ آپکا کارڈ پہونچا حال معلوم ہوا بعض بعض اور اشخاص نے بھی مجھسے یہی حال دریافت فرمایا۔ اُن کا بھی جواب ہوجاویگا جناب من اصل حال میرے معتقد ہونیکا اور بد اعتقاد ہونے کا یہ ہوا کہ مرزا غلام قادر صاحب برادر حقیقی مرزا غلام احمد صاحب محکمہ نہر میں ملازم تھے اور میں بھی اوسی محکمہ میں ملازم تہا۔ کمترین گاہ گاہ موضع قادیان مرزا صاحب کے والد مرحوم اور اون کے بھائی صاحب مرحوم سے ملاقات کو جایا کرتا تہا۔ مرزا غلام احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی اور کبھی ان کے والد صاحب اور اون کے برادر صاحب امرتسر میں آکر میرے مکان میں اوترا کرتے تھے اور ایک دو مرتبہ مرزا غلام احمد صاحب عبد اللہ صاحب غزنوی سے ملنے کیلئے میرے ذریعہ سے عبد اللہ صاحب سے ملاقات کی۔ شاید بیعت بھی کی ہوگی۔ غرضیکہ میری اور مرزا صاحب کی بہت ملاقات تھی مگر ابھی مرزا صاحب نے کسی قسم کا کوئی دعوی اور کسی قسم کا کچھ اشتہار نہیں دیا تہا۔ بعد انتقال عبد اللہ صاحب مرحوم مرزا صاحب کے والد اور برادر بھی اس جہان سے انتقال کر گئے چند روز بعد مرزا صاحب نے ایک اشتہار اسلام کی تائید میں مخالفین اسلام کو دیا۔ اوس اشتہار میں دس ہزار روپیہ دینے کا بھی وعدہ تہا۔ اوس زمانہ میں اکثر مسلمان اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی بھی معتقد ہوگئے اون کے سبب میں بھی مرزا صاحب کا معتقد ہوگیا اور میں نے مرزا صاحب کو مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بڑی بڑی امداد کی۔ کہ آجتک کسی نے ایسی امداد نہیں کی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی مرزا صاحب کی بہت امداد کی اور جسوقت مرزا صاحب امرتسر میں آیا کرتے تھے مولوی عبد الجبار صاحب بھی اون سے دعا کرانے جایا کرتے تھے۔ یہ باتیں سب کو معلوم ہیں اور مشہور ہیں ابھی مرزا صاحب بھی زندہ ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی و مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی زندہ ہیں تحقیق کرلیں۔ جب مرزا صاحب نے دعوی مثیل مسیح ہونے کا کیا تو کمترین موضع قادیان میں گیا۔ مرزا صاحب میری تعظیم کو کھڑے ہوئے میں نے اون سے معانقہ کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپنے اسلام میں تفرقہ کر دیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ جو دعوی کیا ہے قرآن و حدیث کے موافق ہے میں نے عرض کیا کہ ابتک آپ کے تمام علما معتقد ہیں آپکو چاہئے تہا کہ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر میں آپکے معتقد ہیں۔ اون سے مشورہ کرکے اپنا دعوی مشتہر کرتے تاکہ تفرقہ نہ ہوتا۔ اوسوقت مرزا صاحب نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور کہا کہ جہاں حافظ محمد یوسف علماؤں کے جلسہ میں مجھکو طلب کریگے میں وہاں حاضر ہونگا اپنا دعوی قرآن و حدیث سے ثابت کر دونگا۔ چنانچہ میں نے تمام علماؤں کو امرتسر میں طلب کیا۔ کوئی عالم نہ آیا مگر میرے جواب میں آیات قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان دیدیا۔ اوس میں یہ بھی حدیث درج تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں ۳۰ آدمی کذاب و دجال ہونگے اور دعوی نبوت کا کرینگے۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ دلائل دیکھکر میں بد اعتقاد ہوگیا۔ سوا اسکے اور بھی چند غلطیاں دیکھیں جن کا ذکر بہت طول طویل ہے۔ بعد اوس کے کتاب عصائے موسیٰ کے دیکھنے سے مرزا صاحب کی تکذیب خوب تصدیق ہوگئی۔ منشی الہی بخش صاحب مرحوم نے اپنے الہامات سے یہ کتاب تحریر کی۔ مرزا صاحب نے ابتک اوس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ مین نے اکثر الہامات منشی صاحب مرحوم کے معلوم کرکے تصدیق کئے۔ مرزا صاحب کا کوئی الہام آجتک مجھکو تصدیق نہیں ہوا گویا کہ مرزا صاحب دلائل اور الہامات میں بالکل کاذب ہیں وہ تو اپنے عیش و طمع نفسانی اور جمع مال میں مصروف ہیں یہ کام نبی اور ولی اللہ کا نہیں ہوتا۔ فقط محمد یوسف از امرتسر

تعاقب بابت صید البحر

س ۳۳ دریائی جانور مثلاً مگر۔ کچھوا۔ دریائی سانپ وغیرہ اور جو کچھ دریائی جانور ہیں حلال ہیں یا حرام۔ ایک صاحب ان کل دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں از روئے قرآن و حدیث جو حلال حرام ہو بذریعہ اخبار مطلع فرماویں۔

ج ۳۳ قرآن مجید میں ارشاد ہے أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ یعنی دریائی شکار تمہارے لئے حلال ہے تمہارے گذارہ کی صورت ہے یہ جمیع اقسام دریائی کو شامل ہے جبتک کوئی مخصص اوسکا نہ آئے۔ مخصص کوئی نہیں۔

اقول۔ اس آیت احل لکم صید البحر و طعامه متاعا لکم سے حلت کل صید البحر عام طریقہ پر سمجھنا خالی از تسامح نہیں۔ آیت مذکورہ بالا سے حلت کل صید البحر علی العموم ہرگز ہرگز مفہوم نہیں ہوتی بلکہ اس مسئلہ حلت کل صید البحر علی العموم سے اس جزو آیت احل لکم صید البحر کو کوئی سروکار ہی نہیں ہے اس جزو آیت شریفہ سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محرم کیلئے احرام کی حالت میں دریائی شکار حلال کیا گیا ہے دریائی شکار اوس کے لئے حلال ہے مطلب یہ کہ اے مومنو تمہارے لئے دریا کا شکار کرنا حلال ہے تم اپنی احرامی حالت میں شکار دریا بطیب خاطر کرو کوئی روک ٹوک تم کو ہماری طرف سے نہیں بخلاف بری شکار کے کہ یہ تمہارے واسطے احرامی حالت میں بالکل ممنوع و حرام ہے اس کے پاس ہرگز

+ انجام کیا معلوم تہا۔ خبث نفس نگر و دنبالہ معلوم (اڈیٹر)

بہ ہیکل وَلَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ۔ اسی حرمت کے مقابلہ میں وہ حلت بیان کی گئی ہے۔
اور اس حلت سے حلت اکل مراد باری ہرگز نہیں ہے۔ الفاظ قرآنی اس کے شاہد عدل ہیں اگر یہاں حلت اکل صید مراد لی جاوے تو پھر آیت حرم علیکم صید البر مادمتم حرما میں بھی حرمت اکل صید البر ضرور مراد لینی ہوگی اور اس میں بہت بڑی خرابی لازم آئیگی حالانکہ محرم کے لئے بری شکار کا گوشت کھانا اگر کوئی غیر محرم اس کے پاس ہدیۃً بھیجے تو حلال و طیب ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا برکت میں بعض حضرت صحابہ نے حمار وحشی کی ران بھیجی۔ آپ نے اس گوشت کو نوش جان فرمایا یہ بات ماہرین احادیث پر مخفی نہیں اور حلت صید کے لئے یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ اس صید و شکار کا کھانا بھی حلال ہو۔ دیکھئے غیر محرم کے لئے شکار خشکی کا کرنا علی العموم حلال ہے لیکن کھانا ان سبھوں کا علی العموم حلال نہیں۔ کھانا صرف جانوران ماکول اللحم کا حلال ہے۔ (انتہی)
شیر۔ ریچھ۔ گینڈا۔ خنزیر اہلی و وحشی۔ بھیڑیا وغیرہ غیر ماکول اللحم کا شکار کرنا بیشک و شبہ حلال تو ہے مگر کھانا ان کا حرام ہے۔ ایسا ہی دریائی جانوروں کا شکار کرنا محرم کے لئے علی العموم حلال و جائز تو ہے لیکن کھانا علی العموم حلال نہیں۔ کھانا انہیں کا حلال و جائز ہے جنکو قرآن میں طعام البحر بتلایا گیا ہے اور آنحضرت علیہ السلام نے حدیث میں الحل میتتہ کرکے تعبیر فرمائی ہے۔ غیر طعام کا کھانا ہرگز حلال نہیں۔ جملہ وطعامہ متاعا لکم اسی کی طرف علی رؤس الاشہاد بآواز بلند پکار رہا ہے اگر حلت اکل صید البحر علی العموم مقصود باری ہوتی تو پھر اس عطف وطعامہ متاعا لکم فرمانے کی ضرورت نہیں تھی۔ معطوف علیہ اور معطوف میں مغائرت ذاتی تو یقینی و بدیہی بات ہے اگرچہ کسی حکم خاص میں اتحاد ہی ہو یہ جملہ وطعامہ متاعا لکم صاف کہہ رہا ہے کہ بحری دو قسم کی چیزیں ہیں ایک تو وہ جو شکار کی جاتی ہے اور کھائی نہیں جاتی اور دوسری وہ جو کھائی جاتی ہے پس جو کھائی جاتی ہے اس سے فائدہ مند ہو یعنی کھاؤ اور جو کھائی نہیں جاتی اُسے مت کھاؤ اور اطلاق لفظ طعام کا اکثر انہیں چیزوں پر ہوتا ہے جنکو لوگ کھاتے اور ان سے اپنی گذران کرتے ہیں یہ بات ہر واقف پر روشن ہے۔ پس اب علی العموم دریائی شکار کا کھانا حلال ہونا اس آیت سے مفہوم نہیں ہوتا۔ شکار کرنا دوسری چیز ہے اور کھانا دوسری چیز۔ ان دو میں ملازمت نہیں ہے۔ الحاصل جملہ وطعامہ الخ اور حدیث الحل میتتہ سے بڑھکر اب اور کون مخصص ہوگی۔ ھذا ما تیسر لی وانا العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ ربہ ذوالمنن علی حسن جیلانی عفی عنہ البہاری مولدا و دربھنگوی مسکنا۔
یہ ریمارک میرا محض عندیہ ہے کچھ اور خیال فرماکر مجھے بھی بہ حرف ملامت بتاویں بلکہ ضرور الجواب بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماکر ممنون فرماویں اللہ پاک آپ سے دینی خدمت لے اور آپکی حیات میں ترقی دے۔ آمین یا رب العالمین والسلام خیر ختام (خاکسار علی حسن)

جواب۔ آپکی تحریر کی تائید میں ایک رسالہ صید البحر بھی ہمیں پہنچا ہے مگر آپ دونوں حضرات پر یہ امر روشن ہوگا کہ حرمت بھی حکم شرعی ہے حلت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خمر کے متعلق جبتک حرمت نہیں آئی تھی بغیر کسی حکم اباحت کے لوگ پیتے تھے مگر حرمت کے لئے حکم کا انتظار تھا۔ بس یہ ضرور ہے کہ جس چیز کو ہم حرام کہیں اس کی حرمت کے لئے کوئی نص صریح پیش کریں جس کی طرف آپ دونو حضرات نے توجہ نہیں فرمائی۔ میں نے رسالہ مذکورہ کو بھی بغور دیکھا کہ مصنف علام نے اپنے دعوی (حرمت) پر کوئی آیت یا حدیث نقل کی ہو کوئی نہیں کی۔ ممکن ہے میری نظر میں نہ آئی ہو۔ مصنف موصوف اطلاع بخشیں کہ کس صفحہ پر انہوں نے کوئی آیت یا حدیث صریح اس دعوی کی دلیل میں پیش کی ہے علی ہذا القیاس آپ نے بھی کوئی دلیل نہیں دی۔ البتہ میری دلیل پر اعتراض کیا ہے جو اگرچہ قابل جواب ہے تاہم آپ کے دعوی کو مثبت نہیں۔ کیونکہ دلیل حلت اگر ناقص بھی ہو تو بقاعدہ اصول حرمت کو مستلزم نہیں کیونکہ حرمت خود دلیل کی محتاج ہے۔
خیر یہ تو آپکی تحریر کی تنقیح تھی اب سنئے جواب۔
آیت کریمہ کے معنی ہیں کہ دریائی جانوروں کو شکار کرکے کھانا تمہیں حلال ہے اور احرام کی حالت میں منع ہے چنانچہ صید کا لفظ اسی طرف مشعر ہے کیونکہ صید بمعنی مفعول ہے جسکی اضافت جیسی فاعل کی طرف ہوتی ہے ظرف زمان یا مکان کی طرف بھی جائز ہے۔ اور آیت مرقومہ میں ظرف مکان کی طرف ہے مگر فاعل کی اضافت بھی ملحوظ ہے۔ پس آپ نے جو مادہ اختلاف پیدا کیا ہے وہ اٹھ گیا۔ کیونکہ محرم کو دوسرے کا کیا ہوا شکار اس لئے حلال ہے کہ وہ آیت مرقومہ میں داخل نہیں کیونکہ اس کا صید (شکار کیا ہوا) نہیں پس آیت اور حدیث دونوں میں تطبیق ہوگئی اور آپ کا یہ شبہ بھی اٹھ گیا کہ آیت میں شکار کرنے کی حلت ہے نہ کہ شکار کرکے کھانے کی کیونکہ آیت موصوفہ میں احل کا منسوب الیہ صید کو بنایا گیا ہے اور صید یہاں مصدری معنی میں نہیں بلکہ مفعول بہ کے معنی میں ہے جو ظرف مکان کی طرف مضاف ہے اور مفعول بہ محل حلت ہونے کے یہی معنی ہیں کہ اس کا کھانا حلال ہے نہ کہ اسپر فعل کا ایراد کرنا۔ فافہم ولا تعجل۔ دہلوی تحریر بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ اوس میں زائد بات یہ ہے کہ ذی ناب والی حدیث اس دعوی پر پیش کی ہے مگر میرے خیال میں یہ دلیل بھی مستقیم نہیں کیونکہ ذی ناب وغیرہ الفاظ بری جانوروں کے لئے ہیں جبتک کہ قید بحری کی نہ ہو اسی نوع کے لئے مستعمل ہے۔

✢

* کبھی کسی کو بتایا بھی ہے؟ (ایڈیٹر)

۵ دہلی سے بھی ایک قلمی تحریر آئی ہے۔

القرآن العظیم - مشہور و معروف لیکچر جو آریہ کانفرنس لاہور کیلئے لکھا گیا تھا - قرآن شریف کا زندہ معجزہ - قیمت ۱۶ پائی - منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

پنڈت بھوجدت مسافر آگرہ اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ ایڈیٹر کے درمیان ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ فروری کو امرتسر میں مباحثہ ہوگا۔ دونوں مناظر اپنے اپنے جوہر دکھائینگے۔ (نائب ایڈیٹر)

ہندوستان کی تجارت درآمد کو ہر سال ترقی ہو رہی ہے۔ سال سنہ رواں کے پہلے آٹھ ماہ میں ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کا مال ہندوستان میں اور ایک کروڑ ۲۷ لاکھ روپے کا مال ہندوستان سے دوسرے ملکوں میں گیا۔

ایک آنہ والے سکہ کی مانگ اس قدر جاری ہے کہ بمبئی کی ٹکسال بمشکل یہ مانگ پوری کرتی ہے آجکل رات دن ٹکسالوں میں آنہ والا سکہ مسکوک ہوتا رہتا ہے۔ اس سکہ کو ہندوستان کی پبلک نے بہت پسند کیا۔ چار پیسوں سے وزن میں کم ہے گو مال کچھ بھی نہیں

نوشہرہ میں دریائے کابل کے اوپر سے گذرنے کا محصول لیا جاتا تھا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اب یہ محصول لینا موقوف کر دیا۔

ضلع دہلی میں مسجد موسومہ شمسی تالاب مع اپنے چبوترہ اور دونوں دروازوں کے آثار قدیمہ میں داخل کی گئی۔ اب اس کی مرمت وحفاظت سرکاری خرچ سے ہوا کریگی۔

مراکو میں طوائف الملوکی کا دور ہو رہا ہے۔ مولائے حفیظ کی فوج کو فرنچ فوج نے شکست فاش دیدی مگر اس سے کوئی مفید نتیجہ موجودہ سلطان مراکو کے لئے نہیں نکلا وزان کے مقدس شہر میں اہل مراکو نے مولائے حفیظ کو اپنا بادشاہ مشتہر کیا۔ (مختلف اخبارات)

ایک اور تیسرے دعویدار تخت مراکو مولا رشید نے شہر ستاط پر پھر دوبارہ قبضہ کر لیا فرنچ فوج اس مقام کو اپنے حلقہ اثر سے باہر قرار دیکر وہاں سے پیچھے ہٹ آئی۔ شہر رباط اور اس کے آس پاس دو ہزار فرنچ فوج مقیم ہے۔ ([illegible])

۳۰ ہندوستانی جن کے پاس تجارت کرنے کی اجازت کا لیسنس نہ تھا جوہانسبرگ میں گرفتار کئے گئے۔ ان کو پندرہ پندرہ روز قید رہنے کی سزا دی گئی۔ ایک ہندوستانی سپاہی کو جو پہلے فوج میں ملازم تھا ٹرانسوال سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے پر ان کو دو ماہ کی قید کی سزا دی گئی۔

جدہ اور مکہ معظمہ میں اس سال ہیضہ کا بڑا زور رہا۔ گذشتہ ہفتہ حاجیوں میں روزانہ ۵۰۰ موتیں ہوتی رہیں۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے تار گھر کے چپڑاسیوں نے بھی ہڑتال کر دی ہے جی آئی پی ریلوے کے ورکشاپ کی ہڑتال کا خاتمہ ہوا۔ ان کے مطالبات منظور کئے گئے اور تکلیفات کو رفع کرنے کا وعدہ کیا گیا۔

راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے پولیس کانسٹبلوں نے تنخواہ لینے سے انکار کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ پولیس کمشن نے اضافہ تنخواہ کی سفارش کی تھی وہ ہم کو کیوں نہیں دیا گیا۔ پولیسمین ڈیوٹی برابر سر انجام دے رہے ہیں مگر تنخواہ نہیں لیتے۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اپنی تقریب سالگرہ کی خوشی میں ۲½ لاکھ روپیہ نواب لفٹننٹ گورنر کی نذر کیا اس غرض سے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک کتبخانہ کی عمارت بنائی جائے۔ (قحط فنڈ میں دیا ہوتا)

لاہور کے دو گورے سپاہیوں نے ایک دن شام کے وقت جبکہ وہ اسٹیشن پر سے آرہے تھے ایک شریف انگریز سے جو کہ اپنی گاڑی پر جا رہا تھا درخواست کی کہ چونکہ ان کا کوچوان کہیں بھاگ گیا ہے اسلئے وہ انہیں اپنی گاڑی پر چڑھا کر قلعہ تک چھوڑ آئے۔ اس نے درخواست منظور کر لی جب قلعہ کے نزدیک پہونچے تو گوروں نے اس انگریز کو نیچے گرا کر اس کی جیب میں سے سب نقدی وغیرہ نکال لی اور قلعہ میں بھاگ گئے۔ صاحب بہادر کی قانونی چارہ جوئی پر ایک کو تین ہفتے اور دوسرے کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔ (یوروپی تہذیب)

باکو سے سینٹ پیٹرسبرگ میں یہ خبر پہونچی ہے کہ ایرانی حد کی ترکی سپاہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ریزرو سپاہ بھی طلب کی جاویگی۔

جنوب آسٹریلیا میں غیر معمولی گرمی کی لہر گذر رہی ہے۔ ملبورن میں ایکسو سے زیادہ آدمی ہیٹ کر مر گئے۔

ٹونک کا دفتر تحصیل ۹ جنوری کو جلکر خاک سیاہ ہوگیا اس کے ساتھ ہی تمام کاغذات جل گئے

ریاست دھرنگدھرا کے راجہ صاحب نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں تمام ریاست میں ابتدائی تعلیم مفت کر دی۔ اور وظیفوں کی تعداد بڑھا دی۔

تمام ہندوستان میں سرکاری خیراتی کاموں کی مزدوری پر ۳ لاکھ ۴۰ ہزار آدمی معروف ہیں شروع اپریل سے ۳۱ دسمبر گذشتہ تک ہندی ریلوں کی آمدنی میں بمقابلہ سال ماسبق ۲ کروڑ ۵ لاکھ کی بیشی ہے۔

سلطان المعظم نے ایک مجرم جورس کو جسے بتاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۰۵ء مسجد جامع حمیدیہ کے متصل بمب کا گولہ چلانے کے جرم میں قتل کی سزا ملی تھی رہا فرما دیا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب ممدوح اس حادثہ سے بال بال بچے تھے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب دیناجپوری اپنی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں خدا شفا بخشے۔

خبر ہے کہ سلطان المعظم حجاز ریلوے کے آخری حصہ مابین مدینہ منورہ و مکہ معظمہ کی افتتاح کی رسم میں شرکت کی غرض سے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کو مدعو ——— رہے ہیں۔

ahmadimuslim.de

قابلِ دید کتابیں

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

- جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عا
- جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء ۔ عا
- جلد سوئم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۔ عا
- جلد چہارم سورہ نحل ۱۴ پارہ تک ۔ عا
- جلد پنجم۔ سورہ فرقان تک ۔ عہ

پانچوں جلدوں کے یکجا خریدار کو محصول علاوہ

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (دہرمپال) نہایت مدلل

- جلد اول قیمت ۵
- جلد دوم قیمت ۶
- جلد سوم قیمت ۵
- جلد چہارم ۵

چاروں جلدوں کی قیمت عصہ محصول ڈاک علاوہ

ترک اسلام

مہاشہ دہرمپال نو آریہ (سابق عبد الغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۶

حق پرکاش

آریوں کے گرو آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں اُن کا مفصل و مدلل جواب قیمت ۸

اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

اعلان مبلغ پچاس روپیہ انعام

ترک الاسلام

المعروف بہ

نصرۃ الاسلام فی تقلید الامام

مبلغ پچاس روپیہ انعام | بجواب فی ردیہ انعام

میں تمام علماء اہلحدیث کو بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر اطلاع دیتا ہوں کہ جو حدیثیں میں نے کتاب ہذا میں تقلید شخصی کے ثبوت میں لکھی ہیں اُن کی نسبت جو صاحب علماء اہلحدیث یعنی عامل بالحدیث (وہابی) یہ ثابت کرینگے کہ ان حدیثوں پر صحابہ کرام نے بالکل عمل نہیں کیا یا یہ رسول صلعم کی حدیثیں نہیں ہیں انکو مبلغ پچاس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ بشرطیکہ جواب معقول ہو کتاب کی قیمت (۱۲) ہے ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۶ ہجری تک معہ محصول ڈاک ۱۰ اور علماء اہلحدیث کو ۲ کے ٹکٹ محصول ڈاک آنے پر مفت۔ اسلئے مفت دیجاتی ہے تاکہ تمام اہلحدیث مگر اکرانعام مقررہ حاصل کر سکیں کتاب ہذا کے آخر میں رسالہ الکلام المتین فی رد فاتحہ خلف الامام ورفع الیدین و بالجہر الآمین شامل ہے جسکی قیمت علاوہ قیمت کتاب عصہ کے اور یہ مفت ملیگا

المشتہر سید محبوب شاہ حسنی محمدی حنفی قادری ساکن دانہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

اڈیٹر۔ قصہ مشہور ہے کہ کسی بادشاہ کے دربار میں ایک شخص آیا جو اپنے کو افغان ظاہر کرتا تھا بادشاہ نے پوچھا "از کجا آمدید" اوس نے کہا ... وزیر خوش مزاج نے جواب دیا "قابلیت شما از قاف قابل معلوم شد" یہی حال ہے۔ آپ کی کتاب کی خوبی تو خود آپ کی اس تحریر خصوصاً عربی اسماء ہی سے ظاہر ہے۔ بہتر ایک نسخہ بخدمت جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب بمقام بنارس محلہ مدن پورہ اگر بغرض جواب بھیجدیں اور انعامی رقم کی فکر کریں۔

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے تھے۔ آریہ سماج کے ڈھول کی پول اس کتاب سے خوب کھلتی ہے۔ آریوں کے اعتراضات کے متعلق معلومات کا ایک کافی ذخیرہ ہے قیمت ۳ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ | مطبع ... میں چھپا

اتہامات المؤمنین کا الزامی جواب۔ خداوند کا باپ اور خداوند کی ماں قابل دید کتابیں ہیں قیمت ۸ محصول ڈاک بذمہ خریدار پتہ: مینیجر ... امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے +

(Registered. L. n. 352)

اخبار اہلحدیث

امرتسر پنجاب

... مصطفےٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار +
... نقل کیا ہے + یا وہم و خیال ...

جلد پنجم — نمبر ۱۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت چھپیں گے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے - - عہ
والیان ریاست سے - - سے
رؤسا و جاگیرداران سے - - للعہ
عام خریداروں سے - - ۱۱؍
" " ششماہی - ہر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے -
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ

امرتسر میں میونسپل الیکشن

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ کمیٹی امرتسر

عزیزو! ممبری پر تازہ آفت آنیوالی ہے
الیکشن ہونے والا ہے دو ڈالیں ہر دو ڈالی ہے

آجکل امرتسر میں انتخاب کمیٹی کے ڈنگل لگ رہے ہیں ہر ایک ممبر بذات خود اور اپنے ایجنٹوں کی معرفت جی توڑ کر کوشش کر رہا ہے جن جن خان صاحبوں اور مہاتماؤں کی زیارتیں تین سالہ مدت میں نہوئی تھیں آج وہ اور اُن کے ایجنٹ بازاروں میں یوں چکر لگاتے پھرتے ہیں کہ کوئی جانتا بھی نہیں، خیر یہ تو ہماری قسمت کے پھیر ہیں کہ جو نعمت اور احسان ہم پر گورنمنٹ نے کیا تھا ہم اُس کے قدردان نہیں ہیں ہم نہیں جانتے کہ ممبری کے کون لوگ اہل ہیں ہمیں اتنی بھی خبر نہیں کہ اس کاغذ کے پرچہ (ووٹ) کی کیا قدر ہے - ہم اس سے بھی بے خبر ہیں کہ اس انتخاب کا نتیجہ کیا ہے ہم حیران ہیں کہ جو لوگ سلف گورنمنٹ (خود مختاری حکومت) کیلئے درخواستیں کرتے ہیں وہ اس لوکل سلف کا کیا عمدہ نمونہ دکھا سکتے ہیں جو سلف گورنمنٹ کے خواستگار ہیں سے

تو برین درجہ کردی کہ درون خانہ آئی

خیر اس امر کی تو یہاں شکایت نہیں اور نہ اس شکایت کے لئے یہ نوٹ تجویز ہوا ہے اصل بات قابل ذکر یہ ہے کہ اس انتخاب میں ووٹروں کے متعلق جس قدر کارروائی ہوئی ہے جہانتک ہمیں اطلاع پہونچی ہے بہت سا حصہ اس میں ایمانداری اور دیانتداری کے برخلاف ہے - ایسے ایسے اشخاص کو چار چار روپیہ کا کرایہ دار اور مالک مکان بنایا گیا ہے جنکو شاید پانچ روپیہ ماہوار کی آمدنی بھی نہو - اگر صاحب ڈپٹی کمشنر ایک ہی ڈویژن کی پڑتال خود کریں تو انکو ہمارے دعوے کی کامل تصدیق ہو سکتی ہے جس حال میں کہ ووٹروں کے متعلق ایمانداری سے بعید کارروائیاں ہوتی ہیں تو آئندہ کونسلران کی غفلت اور سستی کا کیا گلہ؟ کیونکہ سے سالیکہ نکوست از بہارش پیداست

ضروری اطلاع - گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ادا ہونا ان صرفی پرچہ مگر اتنا یاد رہے کہ ایسے خطوں میں اخبار گم شدہ کا اور خریداری نمبر کا ... ہونا ...

کیا امرتسر کی پالیٹکس کا ہیرو دو وکیل ، اس میں کچھ نہ بولیگا ؟

امرتسر میں تعزیہ داری

خدا کا شکر ہے کہ امسال امرتسر میں تعزیہ داری بہت پھیکی رہی اگرچہ انجمن نصرۃ السنۃ کی طرف سے ہمیشہ اشتہار جاری ہوتی ہیں لیکن اس سال کچھ سامان ہی موافق ہو رہے تھے قحط سالی - موسمی سردی کے علاوہ اراکین انجمن اسلامیہ کے دلوں میں خدا کی طرف سے حرکت پیدا ہوئی تو انہوں نے ایک عام جلسہ میں شہر کے مسلمان چودھریوں اور معززین کو بلایا جس میں یہ تجویز پیش کی کہ ایام عشرہ محرم میں رات کے وقت تعزیہ نہیں باہر نکالا کریں اس پر بات نکلتے نکلتے یہاں تک پہونچی کہ رات کو تعزیوں کی گشت ہی بند ہو جائے تو سب فسادوں کی جڑ کٹ سکتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ رات کی گشت بند ہوئی - دسویں محرم کے روز دن کو نکلے تو وہ بھی نہ تو کچھ شان و شوکت سے تھے نہ کچھ تعداد زیادہ تھی - بڑے تعزیے جو بڑی شان و شوکت سے دس بارہ نکلا کرتے تھے صرف دو تھے وہ بھی بڑی بے لطفی سے ہم انجمن اسلامیہ کے ممبران اور محلوں کے چودھریوں کا عموماً اور خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب صدر انجمن کا خصوصاً اس بارے میں قوم کی طرف سے شکریہ کرتے ہیں جزاهم الله خير الجزاء امید ہے کہ شیخ صاحب موصوف آئندہ کو بھی اس فکر میں رہینگے کہ جس طرح سے بن پڑے یہ خرابی جڑ سے کٹ جائے - آج سے پہلے جن دنوں انجمن نصرۃ السنۃ نے پہلی دفعہ اشتہار دیا تھا تو اس وقت بھی شیخ صاحب موصوف کے برادر بزرگ شیخ غلام حسن صاحب مرحوم نے اس بدرسم کے بند کرنے میں کوشش کی تھی اور ایک بہت بڑے جلسہ میں اس اشتہار کو پیش کرکے ظاہر کیا تھا کہ اس بدرسم کا انسداد ہونا چاہئے - مگر اس وقت چونکہ تعزیہ داروں میں مخالفت کا زور تھا کامیابی نہ ہوئی - آخر جو وقت خدا کے علم میں اس کام کے لئے مقرر تھا اس میں فائدہ ہوا - اخیر میں ہم اپنے محلے کے چودھری رحیم شاہ کا بھی شکریہ کرتے ہیں کہ باوجودیکہ وہ ایک زمانہ میں تعزیوں کو حامی تھے مگر اب خدا کے فضل سے ان کے انسداد میں کوشاں ہیں جزاہ اللہ ؁

مباحثہ دیوریا - جو بمقام دیوریا مابین اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا - قیمت ۸/

بمبئی - لکھنؤ اور رنگون کا محرم

قابل توجہ انڈیا مسلم لیگ

اس سال محرم کے موقع پر ان تینوں شہروں میں جو شیعہ اور سنیوں میں فساد ہوا ہے اخباری دنیا سے مخفی نہیں - سنیوں نے شیعوں کو مارا اور شیعوں نے سنیوں کو زدوکوب کیا - کئی ایک خون ہوئے کئی ایک زخمی ہوئے - غرض بہت بڑا ہنگامہ قائم ہوا جو مسلمانوں کے دونوں فرقوں کے ملنے میں ایک حد تک مضبوط رکاوٹ ہوگیا - گو یہ حرکت چھوٹے طبقے کے لوگوں سے ہوئی ہوگی لیکن آخر اخلاقی فقرہ "بیا لائیہ گا وان دہ را" ہی تو اپنے اندر کچھ سچائی رکھتا ہے - اس فساد کے متعلق دو طرح کے غور و فکر ہونگی ایک تو گورنمنٹ کی طرف سے ہوگا جسکا مطلب یہ ہوگا کہ فسادیوں کو سزا دیکر آئندہ کو امن امان قائم کرے - ایک مصلحان قوم کی طرف سے ہوگا - گورنمنٹ تو اپنا کام آپ کریگی اسکی تو ہمیں فکر نہیں نہ اسکو کوئی بات سمجھانے کی حاجت ہے - مگر مصلحان قوم کیلئے سب سے عمدہ تجویز ہمارے خیال میں یہ ہے کہ مسلم لیگ گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کرے کہ تعزیہ بنانے والوں سے دریافت کیا جایا کرے کہ وہ کس مذہب کے پابند ہیں - اگر اہل سنت ہوں تو چونکہ اہل سنت کے علما تعزیہ بنانے کے سخت مخالف ہیں اسلئے کوئی سنی تعزیہ نکالنے کا مجاز نہ ہو اور وہ اپنا مذہب شیعہ بتلا دے تو حسب فتوے علماء شیعہ انکو تعزیہ کے متعلق اجازت دی جائے - علماء شیعہ اگر اپنی دیانت سے یہ فتوے دیں کہ تعزیہ اپنے اپنے گھروں میں رکھکر ماتم اور گریہ و بکا کرنا افضل ہے جیسے میرے دوست مولوی سید علی صاحب لاہوری نے امرتسر کے شیعوں کو میرے سامنے فتویٰ دیا تھا تو یہی کریں اور اگر یہ فتوے دیں کہ بازاروں میں بازاری فاحشات کو دکھاتے پھریں تو یہی اجازت ہو - مختصر یہ ہے کہ گورنمنٹ چونکہ کسی کے مذہب میں دست انداز نہیں ہے اسلئے تعزیہ داروں کو درخواست کے ساتھ اپنا مذہب اور اپنے علماء کا فتویٰ شامل کرنیکا حکم دیا جائے پھر دیکھیں اس تجویز سے کہاں تک ہندوستان کی رعایا میں امن امان قائم ہوتا ہے - امید ہے کہ دیگر اسلامی ہمعصر خصوصاً پیسہ اخبار - وطن - وکیل - علی گڑھ گزٹ - البشیر وغیرہ بھی توجہ کرینگے ؁

مکارم الاخلاق ... قیمت ... پتہ - منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اسلامی دنیا میں نقصان عظیم

دس فروری کو مصر کے نامور قومی ہیرو مصطفےٰ کامل پاشا کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم اگرچہ مذہبی حیثیت سے کوئی بقدر بزرگ نہ تھے مگر قومی روح اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مصر کی آزادی دیکھنے کے متمنی تھے۔ گورنمنٹ انگریزی کو قانون کی پابندی میں ہمیشہ لڑتے رہے۔ اس لڑائی کے لئے مرحوم نے تین موپچہ لگا رکھے تھے ایک عربی روزانہ اخبار اللوا۔ ایک انگریزی اخبار۔ ایک فرنچ اخبار کوئی دم انکو قومی سوز سے فرصت نہ تھی یہاں تک کہ موت کو لبیک کہہ گئے آہ ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

ہمارے قادیانی کرشن سے بھی انکو بہت بدگمانی تھی کرشن جی نے انکی مخالفت میں ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ دیکھئے مرحوم کے انتقال پر الہامی تھیلے سے کیا نکلتا ہے۔ سچ ہے ؎

شور بختاں بآرزو خواہند ✤ مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

کذاب قادیانی کی کذب بیانی اور اُسکی بیہودہ لن ترانی

ڈھیٹھ اور بیشرم بھی دنیا میں ہوتی ہیں مگر
سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپکی

مرقع قادیانی بابت فروری میں ہم نے دجال اکبر کی ایک کذب بیانی پر مواخذہ کر کے جواب طلب کیا تھا۔ دجال موصوف نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں اثناء تقریر میں کیا تھا کہ پنڈت لیکھرام آریہ نے خدا سے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا اور پنڈت) میں سے جو جھوٹا ہے پرمیشر اُسے ہلاک کرے (الحکم ۲ جنوری صفحہ) اس دعوی کی تصحیح نقل بھی گئی تھی اور لکھا تھا کہ تمہاری یہ ایک معمولی عادت ہے کہ جو بھی تمہارا کوئی مخالف مرتا ہے تو تم کہدیا کرتے ہو کہ اس نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا چنانچہ مولوی اسمٰعیل صاحب علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحومین وغیرہ سے تم ایسا ہی برتاؤ کیا جسکی کلی کئی ایک دفعہ اہلحدیث اور مرقع قادیانی میں کھولی گئی ہے اور اچھی طرح سے ثابت کیا گیا کہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت ✤ بطالت ہے بطالت ہے بطالت

سچے ہو تو لیکھرام کی یہ دعا انکی کسی تحریر سے دکھاؤ کہ اُس نے خدا سے کہ ہلاک کرا اسکا جواب دجال اکبر نے اخبار الحکم ۱۴ فروری میں دیا ہے "ثناء اللہ کی بیحیائی" اس میں وہ اپنی معمولی لن ترانی اور عزیزانہ گالی پنڈت لیکھرام کا ایک حوالہ دیتا ہے جسکی نسبت لکھتا ہے کہ:-

"ثناء اللہ کو چاہیئے کہ عینک اتار کر نہیں بلکہ لگا کر پڑھے اور اگر با اور علم مامور من اللہ کی مخالفت میں سلب نہیں ہو گیا تو اپنی غلطی کا اعتراف × × × لیکھرام کے مباہلہ کے متعلق دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۰۴"

اس لن ترانی کے بعد پنڈت لیکھرام کی عبارت نقل کی ہے جسکو جلی لفظوں جس سے معلوم ہو کہ یہ عبارت بعینہ وہی ہے جو لیکھرام کے قلم سے نکلی تھی دیکھکر حیران ہونگے کہ پرانی مشہور مثل ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف جو مدت مدید سے ایک مفہوم کی صورت میں تھی آج اسکا مصداق بھی تو الزبان میں ملتا ہے۔ بہر حال دجال اکبر نے پنڈت لیکھرام کی عبارت میں نقل کی ہے۔

"اے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر (ایسا ہو) کہ جہالت اور تعصب جور و ستم والے کا ناش ہو کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں نہیں پاتا۔ دستخط لیکھرام شرما از پشاور" (الحکم ۱۴ فروری صفحہ)

اسی عبارت کو بدستخط پنڈت لیکھرام دجال اکبر نے اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں یوں لکھا ہے کہ:-

"اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔ راقم آپکا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور حال اڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور پنجاب" صفحہ ۳۱۹

دو نقلیں ہو گئیں آئیے اب ہم ناظرین کو اصلی عبارت لیکھرام کی اصل کتاب سے دکھائیں ؎ تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔ کلیات آریہ مسافر اور خبط احمدیہ جسکا حوالہ خود دجال اکبر نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۱۹ پر دیا ہے نکالکر دیکھیں جہاں لیکھرام نے اپنا مدعا ان الفاظ میں لکھا ہے کہ:-

لہ یہ مضمون دراصل تو اڈیٹر الحکم کا ہے مگر دجال قادیانی چونکہ ازالہ اوہام صفحہ پر مانتا ہے کہ مریدوں کے تمام کام پیروں کے ہوتے ہیں (خصوصاً اشاعت تعلیم میں) اسلئے ہم نے یہ مضمون دجال ہی کا سمجھا اور اسی کو مخاطب کیا (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کی ناواقفی اور ناآشنائی دوسرے خواہش کی عدم توجہی اور ان دونوں سببوں کی بنا اس ایک خاص سبب پر ہی کہ آپکی اہلی حبران وارکین عمال نے ابھی تک اس کے جاری کرنے میں کوشش نہیں فرمائی یا کوشش کی لیکن بلیغ کوشش جیسی کہ چاہئے ظہور میں نہیں آئی۔ نہ تو ابھی تک کہیں اسکا اجلاس ہوا۔ نہ اسکی جانب سے کوئی وفد و جماعت علماء کی منتخب ہوئی نہ کوئی وکیل خاص اسکی طرف سے مقرر ہوا کہ وہ دورہ کرکے اسکی اغراض و مقاصد سے ہر قصبہ و شہر میں لوگوں کو مطلع کرتا اور اسکے فوائد و منافع و ضرورت کو ظاہر کرکے عام توجہ دلاتا تاکہ ہر خاص و عام اس کی صولت سے [illegible] ہوکر دلدادہ و شیفتہ ہوتا اور اسکا ممد و معاون بنتا۔ ہرچند کہ ان دنوں ایک مضمون توحید کا ہندی ناگری میں کانفرنس کی طرف سے طبع ہوکر شائع ہوا اور کشمیری زبان میں [illegible] ملک پنجاب میں تقسیم ہوا لیکن یہ اشاعت بہالت ہے [illegible] یہ رسائل و مضامین و اشتہارات تو اکثر انجمنوں کی طرف سے یا خاص اشخاص [illegible] ہمیشہ شائع ہوتے رہتی ہیں اس سے عوام کو دلچسپی نہیں ہوتی اس لئے کہ [illegible] عزت شان و شوکت کے ساتھ نہیں البتہ ایک خاص جماعت چیدہ علماء [illegible] جانب سے مقرر ہوکر دورہ کرتی یا ایک ہی شخص ذی وجیہ و فصیح کانفرنس کی [illegible]

[illegible]

اس کی خدمت کو فخر سمجھکر اسکی اعانت و معاونت کرتے اس صورت میں ممکن ہے کہ کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہو اور اشاعت مسائل حقہ توحید و سنت کی پوری پوری اور عزت و شان کے ساتھ ہو ورنہ ابھی تک عوام کے نزدیک کانفرنس کوئی وجودی و مشہور شئے نہیں۔ (ابو حمید از بنارس)

(اڈیٹر) جو تجویز آپنے لکھی ہے میرے خیال میں مدت سے ہے مگر چونکہ ارکان کانفرنس کچھ مدت سے سخت مصائب میں مبتلا ہو رہے ہیں جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب صدر انجمن۔ جناب مولانا حافظ عبد العزیز صاحب نائب صدر اور مولانا شمس الحق [illegible] حضرات علیل رہے۔ مولانا شمس الحق صاحب کے بھائی کا انتقال ہوا۔ غرض اسی قسم کی وجوہات پیش رہی ہیں۔ اس لئے یہ تجویز پیش ہی نہ ہو سکی تاہم زیر غور ہے۔ امید ہے کہ آپ گاہے بگاہے اس قسم کے ہمدردانہ مضامین لکھا کریں گے جن سے بہت فائدہ ہوگا۔

ناگری مضمون جو اہلحدیث کانفرنس نے اشاعت اسلام کا چھپوایا تھا۔ ہنوز بہت سے نسخے اس کے موجود ہیں جو صاحب خدمت دینی سے حصہ لینا چاہیں منگا کر ہندوؤں میں تقسیم کریں۔ مفت بلا ٹکٹ لگا کر بھیجے جاتے ہیں۔

اخبار اہلحدیث کی مطالعہ کی ضرورت

آجکل بالخصوص ہندوستانی مسلمان جو اپنی غائیت آزادیوں کے باعث جیسے گونہ گونہ اور قسم قسم کے شرک و بدعات میں ملوث ہیں۔ شائد ہی کہیں اور ملکوں میں ایسی اسکی نظیر پائی جائے۔ اب اس سے بڑھکر کونسا شرک ہوگا کہ رسمی حنفی کی بعض فرد جو محض اپنے مریدوں اور عقیدتمندوں کی آنکھوں میں اس قافیہ کے ساتھ مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ بنکر نذر کھینچنے کی غرض سے غیب دانی کا تاج جو خاص کر خالق حقیقی جل جلالہ و عز اسمہ کے سر سزاوار ہے آنحضرت کے فرق مبارک پر رکھدیا گیا اور مشکلکشا کا لفظ بھی اسی پاک ذات ستودہ صفات کے لئے موزون ہے حضرت علی ختن رسول اللہ ملقب کردئے گئے ہیں ؎

اسد اللہ اینچہ اسلام است و دین + شرک این باشد برب العالمین۔

بھلا اس جنون اور خبطی کی بھی کوئی حد ہے کہ جب یہود و نصاری اپنے رسولوں اور نبیوں کو خدا کا لاڈلا بیٹا بنائیں تو ہم ان سے کس بات میں کم ہیں۔ بلکہ ان سے کہیں زیادہ آزادی دکھادوں تو سہی یعنی حضرت عزیر اور حضرت عیسے جب یہ دونوں بزرگ خدا میاں کے چاہتے لخت جگر ہیں تو ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معبود ثانی اور آپکے ساتھ آپ کے داماد امیر المؤمنین امام الاجمعین حیدر کرار شیر خدا جناب سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الشریف بھی معبود ثالث ہیں اور چونکہ پروردگار عالم نے یہود و نصاری کو ان کے عقیدوں بموجب مشرک ٹھیرایا اور ان کے عقائد سیئہ تو کہیں اور درج ہوئی ہیں تو خیال یہ ہوا کہ یہ تماشا محض دنیا کمانے کے لئے تیار کیا ہے۔ (باقی دارد) خادم الطلبہ غلام رسول حنفی تکیہ شاہ ارزاں پٹنہ۔

نواح فیروزپور میں مولوی ولی محمد جالندھری پھر جا پہونچے ہیں اور وہاں اپنی قدیمی عادت کے مطابق اہلحدیثوں کو اپنی شرارت آمیز تقریروں سے ایذا دے رہے ہیں اس ہفتہ پھر مولانا ابو الوفا ان کے تعاقب میں گئے ہیں سلئے فتویٰ آئندہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی امین اہلحدیث کانفرنس کے بہائی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اناللہ۔ مولانا صاحب ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔ امرتسر میں پڑہا گیا۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ

انجمن اسلامیہ ہوشیارپور کا سالانہ جلسہ بخیر وخوبی بڑی رونق سے ہوا۔ چندہ بھی سنین گزشتہ سے اچھا ہوا۔ مولوی ابوالکلام آزاد کی تقریریں بھی بڑے زور سے ہوئیں۔

انجمن حمایت اسلام امرتسر جو کسی زمانہ میں ترقی کے معراج پہنچی مدتً کے اثر سے تنزل ہوتا گیا۔ کارروائی تو بالکل بند تھی۔ سرمایہ دو سو اسی روپیہ ساڑھے پانچ آنہ محفوظ تھا جو بالکل بیکار تہا۔ آخر کار انجمن موصوف نے ۱۹ فروری کے اجلاس میں یہ رزولیشن پاس کیا کہ سرمایہ مذکور انجمن اسلامیہ امرتسر کے حوالہ کیا جائے کہ وہ اپنے مصرف تعلیم میں لائے چنانچہ وہ روپیہ انجمن اسلامیہ کے حوالہ کیا گیا۔ (مختصر از رپورٹ سکرٹری)

انگلستان کی تجویز کو مقدونیہ میں اصلاحات کے جاری کرنے کے متعلق تمام سلطنتوں نے نامنظور کر دیا۔ اسلئے اب گورنمنٹ انگلستان کو ایک خطرناک سوال فیصل کرنا پڑ گیا وہ یہ ہے کہ آیا انگلستان اپنی مجوزہ اصلاح کو مقدونیہ میں جاری کرانے کے لیے ترکی گورنمنٹ پر زور ڈال سکتا ہے؟

آرمنی انقلاب پسندوں اور ترکی فوج میں شہروان میں لڑائی ہوئی۔ ترکی فوج نے تین سو رفلیں۔ تین لاکھ کارتوس اور بہت سا ڈائنامیٹ آرمنیوں سے چھین کر ضبط کر لیا۔

پورٹ آرتھر کو جاپانیوں کے حوالہ کرنے کی کل ذمہ واری جنرل اسٹوسل نے کورٹ مارشل میں اپنے اوپر لے لی۔ اور کہا کہ اس بات کا ضروری کفارہ اگر خون ہی ہے تو صرف مجھکو قتل کر ڈالو۔

سر ڈنزل ابٹسن سابقہ لفٹنٹ گورنر پنجاب انگلستان پہونچکر لنڈن میں فوت ہوگئے۔

ٹنجیر کا تار مظہر ہے کہ ایک فرنچ دستہ کاسابلنکا کی جانب پس پا کر دیا گیا۔ اور مولائی حفیظ کی فوج نے ایک اور فرنچ دستہ کو کاٹ ڈالا۔ بعد کی خبر ہے کہ ۱۰ فرنچ سپاہی مارے گئے اور ۵۰ زخمی ہوئے۔

روسی اخبارات لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ روس اور ترکی کے مابین کوہ قاف کی سرحد پر جنگ چھڑ جائے۔

سیتاپور میں ایک یوروپین ماسٹر میر نے دوسرے یوروپین مسٹر ڈی میکلاڈ کو مار ڈالا مقدمہ کلکتہ کی عدالت سشن میں چل رہا ہے۔

زراعتی کالجوں میں جو طلبا تعلیم پاتے ہیں اُن کو بھی ڈپلومہ ملیگا۔ اس ڈپلومہ کا رتبہ بی اے کے برابر ہوگا۔

امیر صاحب کابل کے کارتوس اور سامان جنگ بنانے اور اسلحہ سازی کے کارخانوں میں تمام کام صرف افغان لوگ ہی کرتے ہیں۔

لزبن کے سوداگروں اور دوکانداروں نے قاتلان شاہ پرتگال کے پسماندگان کی امداد کے لئے ۴ ہزار پونڈ چندہ جمع کیا ہے۔

مہم ذکاخیل کی نسبت ۱۹ فروری کی خبر آئی ہے کہ والائی کے مستحکم مقامات منہدم کر دئے گئے اور جنرل انڈرسن نے دستہ سے [illegible] بسیاخیل کی جانب سے مزاحمت کم ہوئی۔ اور ایک مشہور حملہ آور شیناس مارا گیا۔ دا دائی سخت زخمی ہے۔ عمر بن خسروخی مشہور سرغنہ بھی مارا گیا۔ لنڈی کوتل کے دستے نے ایک اور مشہور سرغنہ کو مار ڈالا۔ ۱۵-۱۶ فروری کی لڑائی میں ذکاخیل کے ۸ آدمی مارے گئے اور ۱۱ زخمی ہوئے۔ مقتولین میں خرجان خسروخی۔ سمیع اللہ۔ خان جالش اور خیل جان شروانی بھی ہیں۔ ۱۸ فروری کی لڑائی میں ذکاخیل کا بہت نقصان ہوا۔ لفٹنٹ اڈن کمپیں کفیٹن زخموں کے صدمہ سے مرگئے۔

ماہ حال کے اختتام تک قحط زدوں کی تعداد ہندوستان میں دس لاکھ آدمیاں سے بھی زیادہ بڑہجائیگی۔

امرتسر میں اس ہفتہ ایک مجلس اصلاح الکلام کے نام سے مقرر ہوئی ہے۔ غرض وغایت اسکی فصیح بلیغ اور شستہ تقریریں کرنیکا طریق سکھلانا ہوگا۔ ہر اتوار کو ہفتہ وار اسکا جلسہ ہوا کریگا جسمیں مقررہ مضمون پر اخلاقی۔ مذہبی اور تاریخی تقریریں ہوا کرینگی۔ کم از کم ۱ روپیہ ماہوار چندہ دینے سے ہر مسلمان اسکا ممبر ہو سکتا ہے۔ اس مجلس کا پہلا جلسہ ۲۳ فروری کو دفتر اہلحدیث میں منعقد ہوا تھا۔ امید ہے کہ اگر یہ مجلس استقلال سے قائم رہی تو اس کی سعی سے کئی ایک لائق اور عمدہ لکچرار پیدا ہونگے خدا استقامت بخشے (نائب اڈیٹر)

ساحل برہما کے قریب جال میں کیچڑ کا ایک جزیرہ نمودار ہوا تھا۔ ۶ ماہ حال کو ۵۰۰ فیٹ بلند اور ۲۰۰ فیٹ عریض آگ کا ایک شعلہ اس جزیرہ میں نظر آیا اس کے بعد یہ جزیرہ

ahmadimuslim.de

موميائی

کے مفصل اوصاف تو کتب طبیہ میں مرقوم ہیں۔ مختصر اً یہ ہیں کہ مقوی باہ۔ مقوی دماغ۔ مولد خون ہے۔ دردِ کمر ضعف گردہ و مثانہ۔ کمزوری بدن و سینہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے۔ جناب مولانا ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں:

"یہ مومیائی اصلی نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو تقویت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء)

قیمت بالیں ہمہ اوصاف صرف عہ فی چھٹانک۔ آدھ پاؤ ۸ محصول ڈاک

بسمتی ...

بچپن کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے۔ ذکور رفتہ اصحاب منگوا کر استعمال کریں اور فائدہ اٹھائیں قیمت صرف ... محصولڈاک وغیرہ

حبوب قبض کشا

ایک گولی کے کہا لینے سے قبض دور قیمت ... محصولڈاک

المشتہر
مینیجر دی ہیلتھ ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ امرتسر

فہرست
کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آں حضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر تیار ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہو چکی ہیں

جلد اول سورۂ فاتحہ و بقر قیمت عہ
جلد دوم سورۂ آل عمران و نسا قیمت عہ
جلد سوم سورۂ مائدہ۔ انعام۔ اعراف عہ
جلد چہارم سورۂ نحل ۱۴ پارہ تک قیمت عہ
جلد پنجم ... فرقان تک ...

پنجوں جلدیں ایک ساتھ خریدار کو ... علاوہ محصول ...

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلہ جات اہلحدیث کی تائید میں قیمت ۲

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸

ترک اسلام

مہاشہ دھرم پال نو آریہ (سابق عبدالغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۲

تغلیب الاسلام
ہر چہار حصہ

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ ہر سہ مثال نہایت مدلل اور دلچسپ ہے۔
جلد اول قیمت ۵
جلد دوم قیمت ۶
جلد سوم قیمت ۵ جلد چہارم قیمت ۵
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے عہ علاوہ محصول

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا قابل دید ہے قیمت ۲

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد مطلب لے سکے اور ... یاب ہو سکے۔ نامی گرامی علما کا پسندیدہ قیمت ۲

المشتہر
مینیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹرہ سفید

اہلحدیث امرتسر چھپا

[illegible]

SOHDRA

حسب الا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No. 552.)

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـــہ
والیان ریاست سے ... عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... ۱۲/۴
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۵ نمبر ۱۸

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس بھیجا نہ جائیگا۔

امرتسر - مورخہ ۲ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۰۸ء - یوم الجمعۃ المبارکۃ

تجلی کے بقیہ مضمون اور سراج الاخبار کے نامہ نگار کا جواب آئندہ درج کیا جاویگا۔

ایک مسلمان کے چند سوال

یہ سوالات جناب مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی کی طرف سے آئے ہیں بعض سوال تو ان میں خاص قادیانی مشن سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم انکو پیچھے کردینگے اور بعض عام طور پر قرآن و حدیث سے متعلق ہیں اسلئے جو سوالات عام طور پر قرآن و حدیث سے متعلق ہیں انکو مع جوابات ہم پہلے لکھتے ہیں ان کے بعد قادیانی مشن کے متعلق سوالات لکھکر قادیانی وکیلوں سے جواب کی امید رکھیں گے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:- (اڈیٹر)

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری - سلام مسنون - لفقیر کی عبارت بجنسہ مع ترجمہ آیات و جواب محققانہ اگر اپنے اخبار میں درج فرما دیں تو خالی از اجر عند اللہ نہوگا اور فقیر بھی تا زندگی مشکور ہوگا کہ آپ نے فقیر کے شبہات کو بالبینات والزبر دور کیا - آئندہ پرچہ میں درج فرما کر مشکور فرماویں - یہ سوالات فقیر نے محض تحقیق حق کیواسطے بخدمت جمیع علماء و فقہاء اسلام کئے ہیں - عند و عناد سے نہیں کئے وکفی باللہ شہیدا - مولویصاحبان بلا سوچے سمجھے سائل پر کفر کا فتویٰ نہ دیویں جیسا کہ امرتسر میں ایک مولوی صاحب ہیں جو اس زمانہ میں نئے امام بنے ہیں اُن سے جب بعض سوال مندرجہ ذیل پیش کئے تو انہوں نے جواب کے عوض محض اسی قدر فرمایا کہ ایسے سوال کرنیوالا ملحد ہے - افسوس صد افسوس کیا رسول اللہ اور صحابہ اور سلف صالحین سائلوں کو اسی طرح جواب دیتے تھے؟ کہ جو سائل آیا اُس کے سوال کو کفر پر محمول کرکے فارغ ہو گئے؟

ستوں درچشم بد دُور ہیں آپ کے ✣ نمونہ ہیں خُلقِ رسُول امیں کے

دیکھئے مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبد اللہ اور حنفی اور اہلحدیث کیا کیا اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں -

سائل فقیر حشمت العلی عفی اللہ عنہ مسلمان مؤلف رسالہ ہوشنگ المسلمین از دہلی خریدار اہلحدیث

گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسری ہفتہ کی اطلاع آسکے پر دوبارہ مفت مگر تیسری ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ۲ آنہ فی پرچہ - مگر تنبیہا یا د رہے کہ ایسے خطوط میں اخبار گم شدہ کا اور خریدار کا نمبر لکھنا ضروری ہے

ahmadimuslim.de

سوال ۲: آیت فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ ... إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور دوسری آیات جو اسی مضمون کی قرآن مجید میں ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی مثل بلکہ اس کی ایک آیت کی مثل بھی تمام روئے زمین میں موجود نہیں اور نہ کبھی آئندہ ابد الآباد تک ہوگی اور نہ کوئی فرد بشر و جن و ملک اس کی مثل لایا اور نہ لا سکیگا کیونکہ قرآنی حدیث ہی تمام امور دینی کے لئے کافی ہے بدلیل آیات ذیل أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ (پ ۲۱ ع ۱) اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سلام کو کہ جن پر قرآنی حدیث نازل فرمائی ہے حکم فرماتا ہے کہ اے نبی تو زمین والوں سے کہدے أُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ (پ ۷ ع ۸) اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ (پ ۱۵ ع ۱۶) إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ (پ ۱۵ ع ۱) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اور رسول اللہ سلام علیہ کو حکم ہوا کہ تو کہہ مجھ کو حکم ملا ہے أَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ (پ ۲۰ ع ۹) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ (پ ۲۲ ع ۱۰) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ۔ الرَّحْمَٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْإِنسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ اور قیامت کو جو لوگ قرآن مجید کو دین میں کافی نہ سمجھیں گے آنحضرت رسول سلام علیہ ان کی شکایت میں دربار رب العالمین میں عرض کرینگے وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا۔ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا۔ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (پ ۱۴ ع ۱۷) المص كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُن فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ (پ ۸ ع ۹) یہ آیات صدر سوائے قرآن مجید کے اور کسی کتاب پر چسپاں نہیں ہو سکتیں اگر ہو سکتی ہیں تو کس طرح؟

اس کے سوا اور بہت آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآنی حدیث کی مثل کوئی کلام دنیا میں نہیں اور کتب حدیث میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ سلام علیہ فرماتے ہیں کہ اوتیت القرآن ومثلہ معہ ... حرم رسول اللہ کما حرم اللہ اور دوسری روایت علی کی کہ رسول اللہ سلام علیہ نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھکر اس کے حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام سمجھے وہ جنتی ہے بلکہ وہ اپنے کنبہ کے دس دوزخی کو اپنی شفاعت سے جنت میں لیجائیگا (ابن ماجہ۔ ترمذی)

اس روایت کو اگر صدر کی آیات کے مقابل کیا جائے تو انکی تطبیق نہیں ہو سکتی اس روایت سے بعض لوگ وحی غیر متلو اور وحی خفی کا ثبوت دیا کرتے ہیں معلوم نہیں کہ ان کے پاس کیا ثبوت ہے اور قرآن کی مثل بشری کلام کو جانتے ہیں اور آیات بالا پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور حدیث صحیح اور ضعیف و موضوع کے بھی قائل ہیں اور راوی شیطان کے بھی قائل ہیں جیسا کہ ابوہریرہ کی روایت مشکوٰۃ میں ہے حالانکہ اگر حدیث بشری کو مثل قرآن شریف مان لیا جائے تو قرآن مجید کا دعویٰ جو آیات صدر سے ثابت ہوتا ہے کہ میری مثل کوئی کلام دنیا میں نہیں لا سکتا۔ رسول اللہ کا حکم بھی اگر مثل خدا مانا جاوے تو یہ دعوے بالکل ٹوٹ جاتا ہے وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا۔ اور إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ (پ ۱۲ ع ۱) کے خلاف حکم کرنا پڑتا ہے اور دین میں دو حکم ماننے پڑتے ہیں حالانکہ قرآنی حدیث میں ایک ہی حکم اللہ تعالیٰ کے ماننے کا امر کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم اور رسول سلام علیہ کا حکم ایک دوسرے سے جدا مانتے ہیں یہ سخت کافر ہیں اور اولیاء اللہ تعالیٰ کے حکم میں اور اس کے رسول کے حکم کی تفریق نہیں کرتے اور نہ وہ دو حکم کہتے ہیں بلکہ وہ حکم اللہ تعالیٰ کا بموافقت ہی ایک ہی حکم مانتے ہیں اور مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ کے مطابق دلیل شرعی محض حکم اللہ کو بلا شرکت مانتے ہیں یہ پکے مسلمان ہیں اگر آیت صدر میں حکم کے معنے نہ ہوتے تو نعوذ باللہ کیا اللہ اور اس کے رسول میں ذاتی اور صفاتی اتحاد کا امر ہے جو تمام قرآن مجید کے مخالف ہے اور خالق اور مخلوق میں تفریق ظاہر کرتا ہے اس تفریق کو اللہ تعالیٰ آپ تمیز کرتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں اس کی مثالیں موجود ہیں اور قرآن مجید سے ایک موقع ایسا بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ سلام علیہ اپنی مجلس میں قرآنی حدیث بیان فرماتے تو بعض لوگ ایسے دوست بھی بظاہر تھے کہ جنکو آپ مخلص مسلمان خیال کر کے انکو پکا مسلمان جانتے تھے اور آپکو انکی صورتیں اور باتیں بہت اچھی معلوم ہوتی تھیں لیکن وہ در پردہ رسول اللہ سلام علیہ پر افترا اور بہتان بنا کر پکے مسلمانوں کو قال قال رسول اللہ صلعم کہہ کر دھوکہ دے دیتے تھے۔ سیدھے مسلمان بلا تحقیق رسول اللہ سلام علیہ کی افترا کو حدیث رسول کہنے لگ گئے تھے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ سلام علیہ کو ان کی قلبی خباثت اور افترا اور بہتان کی اطلاع بذریعہ وحی فرمائی کہ تو ایسے لوگوں سے بچ یہ بڑے ظالم ہیں جو اللہ رسول پر افترا باندھکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اس ساری تقریر کا خلاصہ اس آیت میں ہے وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا (پ ۵ ع ۷) اس آیت سے دو قسم کی حدیث کا ثبوت ملتا ہے ایک غیر الذی تقول اور ایک الذی قال رسول اللہ سلام علیہ یا کسی حدیث

چونکہ آپ نے بجنسہ عبارت لکھنے کی تاکید کی ہے۔ اسلئے لکھی گئی ہے۔ ورنہ قرآن شریف میں وقال الرسول ہے۔ اڈیٹر۔

... منیجر اہلحدیث امرتسر
ahmadimuslim.de

بشری کی قرآن مجید نے بحث نہیں کی کیونکہ انکو دین میں کچھ علاقہ نہ تھا - اس آیت سے جب رسول اللہ صلعم علیہ اور آپکی جماعت کو معلوم ہو گیا کہ ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو وضعی حدیثیں بنا کر قرآن حدیث کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں اور بعد وفات نبی صلعم علیہ تو ضروری وضعی حدیثیں رسول اللہ صلعم علیہ کی طرف نسبت کرکے ایک اسلام کو چند فرقوں پر تقسیم کردینگے اور باہم مسلمانوں کی عداوت اخوۃ اسلامی کے بدلے کردینگے تو آپ نے جناب باری میں درخواست کی کہ وضعی حدیث اور صحیح حدیث کا معیار کیا ہے - اللہ تعالیٰ نے فرمایا أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (پ ۵) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو اختلاف سے پاک ہے معیار فرمایا ہے - خالق کی کلام اور مخلوق کی کلام میں فرق اختلاف کا ہے اگر مخلوق کی کلام ہوگی تو ضرور اس میں اختلاف ہوگا اور خالق کی کلام میں کبھی اختلاف نہ ملیگا - چنانچہ جسقدر فرق اسلامی اسوقت تمام دنیا میں موجود ہیں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہاں جو حدیثیں غیر کلام آلہی تقوّل سے وضعی ہر فرقے کے پاس موجود ہیں ان میں اختلاف کی کوئی حد و نہایت ہی نہیں - ایک ہی چیز اگر ایک فرقے اسلامی کے نزدیک حلال ہے تو وہی چیز بجنسہ دوسرے فرقے والا بحدیث بشری حرام بتلاتا ہے اور صحیح حدیث اور وضعی حدیث کا معیار ہر فرقے اسلامی نے حسب اصطلاح قرارداد رواۃ کے ٹھیرایا ہے حالانکہ اس اصطلاح کا ثبوت قرآن حدیث میں کہیں بھی نہیں ملتا - رواۃ کی صحت و سقم کا علم رسول اللہ صلعم علیہ کو تو بغیر وحی قرآن مجید ہوا ہی نہیں - دوسرا آدمی رسول اللہ صلعم علیہ سے زیادہ دنیا میں کون ہے جو بغیر وحی کے رواۃ کی حالت معلوم کرلیوے اور رواۃ کو حدیث کی صحت اور سقم کا معیار بنا دے خلاصہ اس سوال کا یہ ہے کہ آیا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ کی مثل کوئی کلام بشری بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتی تو اوتیت القرآن ومثلہ معہ کی تطبیق کیا ہے اور حدیث کتاب اللہ اور حدیث وضعی کا معیار اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ ایک روایت میں ہے میں بشر ہوں جب امر دین بتلاؤں تو مانو اگر اپنی رائے سے تمکو کہوں تو نہ مانو اسکا معیار کیا ہے؟

اڈیٹر:- یہ سراسر آپکی غلطی ہے آپکو معلوم نہیں کہ جس طرح سرکاری سپاہی دو قسم پر ہیں - ایک پولیس ہے جو صرف رعایا کو ڈرانا دھمکانا جانتی ہے اس کے ذمہ کام ہی یہی ہے - گولی برستے ہوئے دشمنوں کے سامنے جانا انکا کام نہیں دوسری قسم فوج ہے جو محض اسی لئے ہے کہ برستی ہوئی آگ میں کود پڑیں اور جان پر کھیل جائیں اور ذرہ بھر پرواہ نہ کریں - مخالفوں کی گولیوں کے زخموں کو برداشت کرنا فوجی سپاہیوں ہی کا کام ہے -

اسی طرح علماء بھی دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو مسلمانوں کو مسائل دینی - احکام اخلاق سکھاتے ہیں کبھی فرصت کیوقت مسلمانوں کو کافر بھی بنا دیتے ہیں - بہت اچھا غرض جو کچھ کرتے خوب کرتے ہیں انکی مثال تو پولیس کی سی ہے جو محض اندرونی انتظام اور رعایا کے دبانے کے لئے سرکار نے رکھی ہوئی ہے - دوسری قسم کے علماء وہ ہیں جنکو مخالفوں سے پالا پڑتا ہے اُن کے کان مخالفوں کے اعتراضات سے آشنا ہوتے ہیں اُن کے ذہن میں خدا نے جودت بخشی ہوتی ہے کہ اگر کوئی نیا سوال بھی اُن کو پیش آتا ہے تو اُس وہبی قوت سے وہ اُسکو بھی حل کر دیتے ہیں اس قسم کے علماء کو فوج کے ساتھ مشابہت ہے - حضرت استاد الہند مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ نے فوز الکبیر میں علوم قرآنیہ کی پانچ قسمیں بیان فرمائی ہیں اُن میں سے ایک قسم کفار سے مناظرات کی بھی ہے اور قسم مسائل اسلامیہ بھی - چونکہ یہ دو کام دراصل الگ الگ ہیں اس لئے بہت کم ایسے علماء ملینگے جو دونوں اوصاف کے جامع ہوں (الا ماشاء اللہ) پس جو شخص مخالفین کے اعتراضات اُن علماء سے دریافت کرتا ہے جو قسم اول میں ہیں یعنی محض روایات حدیثیہ یا مسائل فقہیہ بیان کرنے والے وہ درحقیقت اُس ملکی افسر کی طرح ہے جو برستی گولیوں میں پولیس کے سپاہیوں کو بھیجتا ہے - میرے خیال میں ایسا افسر کسی ملک کے نظم و نسق کے قابل نہیں ٹھیک اسی طرح آپ کی غلطی ہے کہ آپنے ملحدوں کے سوالات جنکو دوسرے لفظوں میں مخالفوں کی گولیاں نام رکھو علماء حدیثیہ کے روبرو پیش کرکے جواب کے طالب ہوئے - آپ کو معلوم نہیں کہ ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے * بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

اس جیسا آپ سے غلطی ہوئی ہے اُن علماء کی بھی غلطی ہے کہ کسی سائل کو صرف ملحد یا ملحدانہ سوال کہکر منہ بند کرنا چاہتے ہیں - وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ تو بھلا ایک مسلمان ہے گو سوال اسکے ملحدانہ ہیں لیکن اگر واقعی کوئی ملحد ہی آکر یہ سوال کریگا تو ہم اسکو کیا جواب دینگے اگر اسکو ملحد کہیں گے تو وہ کہیگا الحمد للہ کہ میں ملحد ہوں - اگر اسکو معتزلہ کہیں گے تو وہ کہیگا خدا کا شکر ہے کہ میں معتزلہ ہوں کیونکہ جس طرح ایک مسلمان یا اہل سنت اسلام اور سنی مذہب پر شکر کرتا ہے اسی طرح ایک ملحد یا معتزلی الحاد اور اعتزال پر شکر کرسکتا ہے - پھر یہ جواب اُس کو کہاں تک مسکت ہو سکتا ہے بلکہ وہ اور خوش ہوگا کہ میرا سوال ایسا مضبوط ہے کہ مولانا

ahmadimuslim.de

جو اس بات پر ختم ہو کہ گویا میرے مذہب کی طرح سراسر لغو ہو رہا ہیں ایسے حضرات کو چاہئے کہ اس قسم کے سائلوں کو آشتی وستی خوبی کے سب زد دفتر اہلحدیث میں بھیجا کریں۔ بہرحال آپکے پہلے سوال کا جواب یہ ہے:-

جواب ایک کلام دوسرے کی مثل ہوتا ہے اسکی وجوہات مختلف ہیں۔

(۱) اول یہ کہ جس طرح فصاحت بلاغت شستگی وہ انگی صفائی میں ایک کلام ہے دوسرا بھی انہی صفت کا ہے تو اسکو بھی کہا جاتا ہے خواہ مضمون دونوں کا مختلف ہو مثلاً ایک ساکر ایک اعلانے ثبوت توحید میں شستہ تقریر کی اور ایک نے ثبوت تثلیث میں۔ مگر فصاحت بلاغت اور شستگی میں دونوں برابر ہیں تو کہا جائیگا کہ یہ تقریر بھی اس تقریر کی مثل ہے یعنی اس مضمون میں۔ سرکاری مدارس میں جو امتحان مضمون جو طلبا لکھتے ہیں ان میں یہی غرض زیادہ ملحوظ ہوتی ہے مضمون خواہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد بلکہ نقیض ہوں۔ مثلاً قلم اور تلوار کے مقابلہ پر سوال ہوتا ہے ایک طالب علم قلم کے فضل لکھکر قلم کے لئے فوقیت ثابت کرتا ہے دوسرا تلوار کے مناقب بتلا کر تلوار کی برتری بتلاتا ہے مگر ایسا اوقات ممتحن دونوں کو پاس کرتا ہے بلکہ دونوں کو ایک ہی تعداد کے نمبر بھی ملجاتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو خوبی ممتحن کے خیال میں ملانا ہوتی ہے اس میں دونوں برابر ہوتے ہیں مضمون کی صحت یا غلطی سے ممتحن کو مطلب نہیں ہوتا بلکہ ممتحن کو طلبا کی تحریری قابلیت کا اندازہ کرنا ہوتا ہے۔

ایک وجہ مماثلت یہ ہوتی ہے کہ ان دونوں کلاموں کے احکام وجوبا ور لزوم میں برابر ہوتے ہیں مثلاً ایک حکم وسیرا ای کونسل سے پاس ہو کر جاری ہوا ایک حکم صوبہ کے لفٹنٹ گورنر کی پیشگاہ سے نافذ ہو تیسرا حکم شہر کی میونسپل کمیٹی سے نافذ ہو۔ یہ تینوں حکم رعایا کے حق میں لزوم اور وجوب میں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔ گو وایسرائے بحیثیت عہدہ سب کو اسطے ہے اور لفٹنٹ گورنر اسکا ماتحت اور میونسپل کمیٹی تو خود رعایا کے ہاتھوں میں ہے مگر تعمیل کیلئے رعایا کے حق میں سب برابر ہیں۔ رعایا ان میں سے کسی کا حکم عدول کرے تو سزا یاب ہوگی۔ اسی طرح اور بھی کئی ایک وجوہ سے مماثلت ہوا کرتی ہے مگر ہماری غرض انہی دو قسموں کی تفصیل سے حاصل ہو سکتی ہے۔

اب ہم نے دیکھنا ہے کہ قرآن مجید جو اپنی مثل کفار سے مانگتا ہے تو اس مثل کی وجہ مماثلت کیا ہے اسکی وجہ مماثلت بتلانے میں گو علما مفسرین مختلف ہوئے ہیں لیکن راجح قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی شستگی اور بلاغت مراد ہے کیونکہ کفار عرب نے مثل لانے پر آمادگی ظاہر کی تو یہ کہا تھا کہ لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ

الْاَوَّلِيْنَ یعنی اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کلام بنالیں اس میں بجز گذشتہ حکایات کے رکھا ہی کیا ہے۔ اس آمادگی سے معلوم ہوتا ہے کہ مثل سے مراد انہوں نے شستگی کلام سمجھا۔ پس اس لحاظ سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی مثل نہیں ہے۔ جو شخص ان معنے سے حدیث کو قرآن کی مثل کہے وہ قرآن و حدیث سے ناواقف ہے۔

حدیث کو قرآن کی مثل کہنا دوسری قسم سے ہے یعنی وجوب حکم میں چنانچہ علمائے اصول کی شہادات اس بارہ میں درج ذیل ہیں۔

مثلاً شرح ملا جامی۔ شامی۔ نور الانوار۔ توضیح تلویح۔ مسلم الثبوت وغیرہ میں بالتصریح یہ بات ملتی ہے کہ ان الحدیث یوجب العمل دون العلم الیقینی (نور الانوار صفحہ)

ان شہادات کو بھی جانے دیجئے خود حدیث ہی میں ان معنے کا ثبوت ملتا ہے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ" یعنی اے لوگو! مجھکو قرآن کی مثل اور احکام بھی ملے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی متکبر تکیہ پر شخت پر بیٹھے اور کہنے لگے کہ جو کچھ قرآن میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو اسکے سوا اور کچھ نہ مانو یاد رکھو جو کچھ خدا کے حکم سے خدا کے رسول نے حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح کا ہے جو خدا نے قرآن میں حرام کیا ہے۔

اس حدیث کے الفاظ ہی سے تثلیث کا جواب ملتا ہے کہ حدیث کو جو قرآن کا مثل کہا گیا ہے اس سے مراد وہ مثلیت نہیں جو قرآن کی مثل کفار سے طلب کی گئی ہے بلکہ اس مثل سے مراد وہی ہے جو میونسپل کمیٹی کو وسیرائے کے احکام کے مثل سمجھا جاتا ہے۔

(باقی دارد)

کھلا خط

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب جالندھری

آپکو معلوم ہی ہوگا کہ مسلمانوں کی حالت آجکل کیسی نازک ہو رہی ہے اور کہاں تک انکو اپنوں سے سوا غیروں کے ساتھ بھی اتفاق و اتحاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ گو اتفاق ہر زمانہ میں مفید ثمرات حسنہ ہے مگر اس زمانہ میں تو واجبات سے ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ محض اپنے ذاتی منافع کے لئے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ (اتفاق) سے محروم

کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں آپ جہاں کہیں بطور وعظ گوئی کے جاتے
ہیں آپکا یہی وعظ ہوتا ہے کہ ان وہابیوں (اہلحدیثوں) کو مساجد سے نکالدو۔
مسجدیں گھس آئیں تو مسجدوں کو دھو ڈالو۔ لوٹوں کو ہاتھ لگائیں تو لوٹوں کو پھوڑ دو
چٹائیوں کو جلا دو۔ سلام وکلام ان سے بند کر دو۔ رشتے ناطے چھڑا دو۔ چنانچہ آپکی
اسی قسم کے مواعظ حسنہ سے ضلع جالندھر میں شور اٹھا تو دوسری دفعہ خاکسار کو جالندھر پہنچنا
پڑا مگر افسوس کہ آپ روپوش ہو بیٹھے۔ اس سے بعد آپنے ضلع فیروزپور کے قلاع
میں سر نکالا تو اہالی فیروزپور نے پھر مجھی بلایا اور میں نے پہونچکر آپ کو ملنے کی کوشش
کی مگر آپنے ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء کو مجھو ایک تحریر بھیجی کہ میں خود ہی امرتسر آ نکلتا یا
آپ جالندھر آجائیں۔ اس سے بعد آپنے ایک محض جھوٹا اشتہار شائع کیا جسکو
کذب وافترا ہونے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ آپنے اس میں میاں نظام الدین صاحب
[illegible]
اسی تحریر کی [illegible] ہیں۔ اس اشتہار میں آپنے پھر بھی بعض بہتان لگائے
[illegible]
فیروزپور کے اطراف قصبہ دہرم کوٹ وغیرہ میں جا کر پھر اسی قسم کی تفرقہ
انداز تقریریں کرنی شروع کردیں جو مسلمانوں کے حق میں آجکل سوہان روح
سے بڑھکر مضر ہیں۔ گو آپکو اپنے مرغی پلاؤ کے نشہ میں سب مسلمانوں کا شش
ڈنگ نظر آتا ہوگا لیکن عام حالت جو مسلمانوں کی ہے اس کو ملحوظ رکھکر کوئی درد مند
مسلمان آپکی اس کارروائی کو پسند نہ کریگا۔ مولوی صاحب! ذاتی مفاد کا لحاظ
کرنیوالے بھی دنیا میں ہیں مگر جو لوگ ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو قربان کردیں
حقیقت میں وہ بدترین مخلوق اور ننگ قوم کہلانے کے مستوجب ہیں۔ قصبہ
دہرم کوٹ وغیرہ میں جو آپنے اس قسم کی شرانگیز تقریریں کیں تو وہاں کے درد
مندوں نے اس بلا کے دفعیہ کے لئے مجھے بلایا تو میں نے انکو کہا کہ مولوی صاحب
جالندھری سے لکھوا کر بھیجو کہ وہ مجھ سے مباحثہ کرینگے چنانچہ انہوں نے آپکی دستخطی
تحریر میرے پاس بھیجی جو ۱۷ محرم سنہ ۱۳۲۶ھ کی لکھی ہوئی ہے میں نے وہ دیکھکر
سمجھا کہ اب تو شاید تصفیہ ہو جائے چنانچہ میں امرتسر سے بتاریخ ۲۴ چلکر ۲۵
فروری کو مع کئی رفقا کے قصبہ مذکور میں پہونچا مگر افسوس کہ آپ ایسے مبہوت
ہوئے کہ پہلے تو میرا آنا سنکر آپنے یہ کہا کہ ہمارا انکا کوئی بڑا اختلاف نہیں معمولی
اختلاف ہے ہم بھی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ (اہلحدیث) بھی حدیث پر
عمل کرتے ہیں۔[1]

چونکہ یہ رائے آپکی عام (پبلک) جلسہ میں نہ تھی اس لئے قصبہ مذکور میں میں نے
پہونچکر آپکو مباحثہ کی دعوت دی تو آپ نے وہاں بھی اپنے معمولی حیلے بہانوں
سے کام لیا بلکہ ان سے بھی بڑھکر گہری چال چلے کہ میں تو اپنے ضروری مشاغل
کو چھوڑ کر مع اپنے احباب کے منگل کے روز پہونچا جو مباحثہ کا مقررہ دن تھا مگر آپنے
ہماری جواب میں زبانی تو یہ کہا کہ ہم جمعہ کو مباحثہ کرینگے لیکن بعد میں جب سمجھا
ہوگا کہ گو یہ عدیم الفرصت ہیں تاہم ممکن ہے کہ جمعہ تک ٹھیر جائیں اس لئے صبح ہی
ایک تحریر بھیجدی کہ اتوار کو مباحثہ کرینگے جسکا صاف صاف مطلب یہ تھا کہ نہ تو
ہم چار پانچ روز تک بیکار بیٹھ سکینگے نہ مباحثہ کی نوبت آویگی ہرچند منت و
سماجت بھی کرائی مگر یہی جواب آتا رہا کہ ہم تاریخ نہیں بدل سکتے۔ آخر جب
خطرہ ہوا کہ ہم دام افتادہ دام سے نکلجائیں گے تو جمعہ کے روز بعد عصر پیغام بھیجا
کہ ہم عیدگاہ کے میدان میں جاتے ہیں آجاؤ۔ لطف یہ کہ ہمیں اسوقت ایک
[illegible]
لکھا کہ اگر آپ مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ مجھو اطلاع دیں کہ ہر دفعہ کی تقریر کے
لئے فریقین کو دس دس منٹ ہونگے۔ یعنے ایک کی تقریر کیوقت دوسرا بالکل
خاموش رہیگا۔ یہ بھی لکھا کہ آپنے جالندھر والے اشتہار میں جو میاں نظام الدین
صاحب کے نام سے آپ نے جاری کرایا تھا اس شرط کو منظور کیا ہوا ہے
پس اب بھی منظوری سے اطلاع دیں مگر افسوس کہ آپنے کوئی جواب نہ دیا اور
نہ مباحثہ کیا۔

یہ ہے آپکی مختصر مسلسل واقعات۔ اب ان واقعات مسلسلہ کو لکھکر بڑے
ادب سے عرض ہے کہ آپ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمادیں۔ انکو اتفاق
واتحاد کا سبق پڑھا دیں انکی ضروریات انکو سمجھا دیں فضول رسومات قبیحہ سے
انکو نفرت دلا دیں۔ اور اگر آپ کو واقعی اہلحدیث کے مذہب کی سمجھ آجتک

---

[1] اسی طرح آپکے بھائی یا پیرو مرشد مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے جو تمام
عمر اہلحدیثوں کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے رہے آخر خاتمہ عمر پر لکھدیا کہ مقلدوں غیر مقلدوں
میں غالباً اختلاف جزئیات کا ہے (دیکھو فتح رحمانی صفحہ ۳) یہ ہیں ان حضرات
کے ہتھکنڈے کہ تمام عمر تو سب وشتم میں گذاری آخر بات نکلی تو جزئیات
کی (خدا انکے حال پر رحم فرماوے)

نہیں آئی یا آپ اسکو واقعی اپنے علم میں غلط اور جھوٹا جانتے ہیں تو میں آپ کو مذہب اہلحدیث سمجھانے کے لئے حاضر ہوں۔ پس آپ حسب وعدہ امرتسر میں تشریف لاویں۔ انتظام مباحثہ میرے ذمہ ہوگا۔ یا جالندھر میں خود انتظام کرکے مجھے بلائیں یا ان دونوں شہروں کے علاوہ شہر فیروزپور میں تشریف لانا منظور کریں وہاں کا انتظام اہالی فیروزپور کر لینگے۔ میرے خیال میں شہر فیروزپور میرے اور آپ دونوں کے حق میں بہتر ہوگا۔ کہ ہم دونوں بلا تکلیف ذمہ داری کے مباحثہ کرسکینگے۔ پس امید ہے کہ آپ ذاتی مفاد کیلئے قومی نقصان کو گوارا نہ کرینگے۔ مولوی صاحب! میں آپکی منظوری کا منتظر ہوں۔

دوستوں کو اطلاع۔ مولوی صاحب جالندھری جہاں جائیں۔ اگر مسلمانوں کو مسائل اسلامی۔ مذہبی۔ اخلاقی بتلاویں تو بڑی خوشی سے سنیں اور مولویانہ شان کی خاطر بھی کریں اور اگر حسب عادت شریفہ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرنے کی کوشش کریں تو فوراً ان سے مباحثہ کا تحریری وعدہ لیکر میرے پاس بھیجدیں۔ مگر اس تحریر میں یہ شرط بھی مذکور ہو کہ مباحثہ میں دونوں فریقوں کو تقریر کے لئے برابر وقت ملیگا۔ اور ایک کی تقریر کے دوران میں دوسرا بالکل خاموش رہیگا۔ ایسی اقرار کے بعد مجھے اطلاع دیں۔

ابوالوفاء

سید جماعت علی شاہ کی نسبت چند سوال

بخدمت جناب مولانا ثناءاللہ صاحب تسلیم۔ اخبار اہل فقہ کے متعدد پرچہ جات کے مضامین میں جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے متعلق ملاحظہ کئے گئے چونکہ شاہ صاحب عرصہ سے یہاں مقیم ہیں اور پبلک انکی ذات سے بدظن ہوگئی ہے۔ سنی شیعہ اہلحدیث مرزائی وغیرہ کل آپکے مخالف ہیں اور نیلگری اور کنور میں خلاف اہل سنت وعظ کیا۔ لہذا مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب سیاہ پوش (پیر بڑوالہ) نے انکی تردید میں سہ رسائل تصنیف فرماکر تقسیم کئے جنمیں سے ایک رسالہ "چہار مسئلوں کی تحقیق" ارسال خدمت ہیں اور حیدر شاہ صاحب نے جماعت علی شاہ صاحب کو متعدد دفعہ بالمشافہ گفتگو کے لئے خطوط روانہ کئے اور زبانی کہلا بھیجا۔ مگر شاہ صاحب نے صاف مباحثہ سے لوگوں کے روبرو انکار کردیا اور خطوط کا بھی جواب نہیں دیا۔ اور آٹھ دن سے لال مسجد میں واعظ ہوتا ہے جنمیں اہلحدیثوں کو کافر وغیرہ سے خطاب کررہے ہیں۔ اور چند وعظ میں یہ بیان کیا گیا کہ سنہ امرتسر میں تین چار دفعہ ثناءاللہ صاحب کو مباحثہ کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آئے دم خشک ہوگیا یہ ہوگیا وہ ہوگیا غرض جو دل میں آیا کہتے گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی کافر قرار دیا اور اُن کے کل مریدوں کو بھی کافر قرار دیا ایسی لئے عبدالحق صاحب مرزائی نے بھی آپکو مباحثہ کا ایک خط روانہ کیا جو اثنائے وعظ میں ایک شخص نے شاہ صاحب کو دیا لیکن شاہ صاحب نے اُس مباحثہ سے بھی صاف انکار کردیا۔ اور بیان فرمایا کہ میں نے خود مرزا کو مباحثہ کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آیا۔ میں خود اسی سے مباحثہ کرونگا تمہارے سے کچھ کام نہیں اور اپنی کتاب "فیضان علی پور" میں بھی تحریر کیا ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ء میں جب مرزا صاحب قادیانی سیالکوٹ آیا اُس وقت انہوں نے بذریعہ اشتہارات رجسٹری مباحثہ کے لئے بلایا پھر وہ نہ آیا وغیرہ وغیرہ۔ غرض مندرجہ ذیل سوالات جواب طلب ہیں لہذا ازراہ مہربانی اپنے پرچہ کے ذریعہ جواب شائع فرمائیگا۔

(۱) جماعت علی شاہ کا مذہب کونسا ہے؟

(۲) یہ اپنے آپ کو محدث کہتے ہیں یہ سچ ہے یا غلط؟

(۳) آیا امرتسر میں جماعت علی شاہ نے آپکو مباحثہ کے لئے بلوایا یا نہیں۔ اگر بلوایا تو آپنے جواب کیا دیا؟

(۴) سیالکوٹ میں انہوں نے مرزا قادیانی کو مباحثہ کے لئے بلوایا ہے یا نہیں اگر بلوایا ہے تو جواب کیا پایا؟

(۵) جماعت شاہ ندوہ کے سرپرست مقرر ہونے کے آگے ندوہ کے ممبر تھے یا نہیں؟

(۶) انہوں نے کبھی کسی سے مباحثہ کیا یا نہیں؟

(۷) جماعت علی شاہ نے اپنے کئی وعظ میں بنگلور کو کفرستان کہا ہے (کیونکہ یہاں کے کل لوگ مخالف ہیں) آیا ایسا کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۸) کئی وعظ میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ حلقہ مریدی میں شامل ہوں وہ مسلمان ہیں اور جو انکار کریں وہ کافر ہے۔ ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں؟

(۹) جماعت علی شاہ کا بیان ہے۔ دودھ دہی۔ ترکاری وغیرہ ہنود کے ہاتھ کی چھینا یا انکی پکائی ہوئی چیز کا کھانا حرام ہے۔

(۱۰) آیا جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں اُس سے بیعت کرنی جائز ہے یا انکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔ بینوا توجروا (محمد علی حسین خان)

جوابات

(۱) شاہ صاحب حنفی مذہب کے مدعی ہیں مگر انکا عقیدہ اور عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے

(۲) محدث کہتے ہیں لیکن حدیث جانتے نہیں نہ پڑھی نہ پڑھائی۔ ورنہ سند تعلیم بتلاویں

درخواستیں

نمبر ۸۳ - حافظ محمد ابراہیم امام مسجد گنج شہیداں قصبہ اگرو ہر ضلع پنج محل گجرات۔
نمبر ۸۴ - قادر بخش طالب علم از احمد پور شرقیہ مدرسہ اسلامیہ ریاست بہاولپور
نمبر ۸۵ - غلام رسول طالب علم باکی پور ڈاکخانہ ہندو محلہ درگاہ۔ بمکان ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب
سائل قواعد کے پابند ہیں یا تو مرا زخود دیدیں یا ایک خریدار متقل بنا دیں۔

سید محبوب شاہ حسنی واقعہ ضلع ہزارہ کی ہتھ ناکمی

میں نے بحوالہ اخبار اہلحدیث ۲۶ ذی الحجہ سید محبوب شاہ حسنی حنفی قادری واقعہ ضلع ہزارہ کو ۳ فروری کے روز ۴ر کے ٹکٹ نقد دیں برائے منگانے کتاب "محاسن الاسلام" بھیجے ہیں۔ بعد کچھ انتظار کے پھر ۱۰ فروری کو لکھا کہ کتاب جلد ارسال فرمائیے اور انعام کی فکر کیجیے کتاب پہونچنے پر انشاء اللہ جلد معقول جواب لکھا جاویگا۔ مگر آجتک نہ کتاب آئی نہ کسی جواب سے اطلاع ملی۔ شاید میرے اتنا لکھنے سے ہی سید صاحب کو خاموش رہکر شکایت کا نشانہ بنایا ہو میرے خیال میں سید صاحب نے یہ تمام ذکر مشتہر کرایا ہوگا کہ اہلحدیثوں کے ساتھ اور تو کچھ بن نہیں آتی پس دہوکہ کرکے ان کے چار چار آنہ کے ٹکٹ ہی اینٹھ لئے جائیں۔ واہ صاحب پہلی دفعہ ہی آپ کی قلعی کھل گئی کاش آپ صاف کہدیتے کہ مجھو ٹکٹوں کی ضرورت ہے تو شاید آپکو چار آنہ سے کچھ زیادہ بھی مل جاتا۔ میدان میں بمجہ اہلحدیث ہی کے سامنے حضرت گھر بیٹھے ہر ایک کو کہتے رہتا ہے یہ وہ زمانہ نہیں کہ کوئی پرسان نہ ہو میں تو دانست میں۔ جناب حسب وعدہ کتاب ارسال فرمائیے ورنہ میرے ٹکٹ واپس بھیجیے جو خیرات کے مستحق یہاں بھی بہت ہیں منتظر الجواب محمد عبدالکریم عفی عنہ امام مسجد جامع شادیوال ضلع گجرات پنجاب

نائب اڈیٹر - اسی مضمون کا ایک اور خط بھی مولوی عبدالخالق صاحب موصوف کا رائے بریلی سے دفتر اہلحدیث میں موصول ہوا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں نے سید محبوب شاہ کو ۴ر کے ٹکٹ کتاب کے لئے بھیجے اور خط بھی لکھا مگر آج تک نہ کتاب آئی نہ ٹکٹ واپس کئے۔

(۳) محض جھوٹ صریح کذب ہے وہ بھلا کس کو مباحثہ کے لئے کیا بلائینگے؟
(۴) سیالکوٹ میں جب مرزا قادیانی گیا تھا تو انہوں نے اور انکے مریدوں نے عوام میں جوش پھیلا کر مریدوں کے نام سے اشتہار بازی کی تھی جسکا جواب مرزائیوں نے کچھ نہ دیا تھا کیونکہ عام شورش تھی۔
(۵) ندوہ کے ارکان انتظامیہ میں تو نہ تھے البتہ عام ہوا خواہوں میں تھے چنانچہ امرتسر کے جلسہ ندوہ میں انہوں نے تقریر بھی کی تھی۔
(۶) خدانخواستہ۔
(۷) یہی تو ہماری بیان کی دلیل ہے کہ شاہ صاحب کا طریق عمل حنفی مذہب کے مخالف ہے۔ حنفی مذہب میں ہے لا نکفر اهل القبلة (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے)
(۸) حضرت مجدد صاحب سرہندی جنکی طرف شاہ صاحب اپنی نسبت کرکے مجددی بنتے ہیں (وہ) لکھتے ہیں روز قیامت از شریعت خواہند پرسید از تصوف نخواہند پرسید پس سوچ لو کہ شاہ صاحب کا قول صحیح ہے یا مجدد صاحب کا۔
(۹) یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ شاہ صاحب کا طریق عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے حنفی مذہب میں ہے کہ کفار کی نجاست اُن کے دلوں میں ہے بدن پر نہیں۔
(۱۰) مروجہ بیعت کی اول تو ضرورت نہیں اگر ہو بھی تو کسی ایسے شخص سے چاہئے جسکو دل میں توحید و سنت کی برکت ہو۔ شاہ صاحب موصوف تو اپنے اعتقادات اور طرز عمل میں حسب فتوے علماء حنفیہ اس قابل نہیں (دیکھو شرح فقہ اکبر) نماز تو ہر ایک نیک و بد کے پیچھے جائز ہے۔ جو لوگ اختلاف عقائد کی وجہ سے نماز کے عدم جواز کا فتوے دیتے ہیں اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق مفصل مضمون اہلحدیث کے کسی آئندہ پرچہ میں نکلیگا۔
۴ر داخل غریب فنڈ

مسلمان

اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ۔ عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جا سکتا اس لئے ایک الگ رسالہ اس مضمون کا نکالا جائیگا جو خالص اسلام کی روشنی دکھلائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہونگے۔ بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول تردید ہوا کریگی۔ یہ رسالہ دفتر اہلحدیث امرتسر سے ماہوار شائع ہوا کریگا۔ اس کا نام مسلمان رکھا گیا ہے سردست قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عہ مالک غیر ہند سے عہ ناظرین درخواستیں بھیجنے میں جلدی کریں۔
خاکسار ابو الوفاء

غریب فنڈ

بقایا سابقہ	۱۲
آمد ہفتہ از عبدالغنی صاحب از ابوہیا	۲
از فتوے فنڈ	۴ر
کل	۵

...وشالے
در
رسم کا سادہ اور
لفظی اصلی اور
یا رخانے اور
ہر ایک قسم
عمدہ سے
رزال) درخواست
اجا سکتا ہے
دی پی طلب
محصولڈاک
...مرچنٹ
امرتسر

اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کی ضرورت

گزشتہ سے پیوستہ

خیر قیامت کا تو کچھ ایسا خوف نہیں کیونکہ ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے * اب تو آرام سے گذرتی ہے

لیکن افسوس زیادہ ہے تو موحدوں کا ہے کہ کہیں اردگرد والوں کے ہم اور تماشا کو ہماری بربادی اور مٹیا ناس نہ کردیں تو بڑی خرابی یہ لازم آئیگی ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم * نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

تو اس کے بچاؤ کی صورت کوئی ایسی ہونی چاہئے کہ جسمیں عوام جہلا جس طرح دام تزویر میں محبوس و مقید ہیں نکلنے نہ پاویں اس وجہ سے بالذات بالتبع اور حقیقت مجاز ان چار لفظوں کا اوٹ اور پردہ نہایت ہی مناسب اور موزون سمجھا بس یہی وجہ ہے کہ جب کوئی بڑا سبب موحد ٹھوکر دینے لگتا ہے جھٹ سے بالذات بالتبع اور حقیقت۔ مجاز جیسا موقع پیش آتا ہے گانے لگتے ہیں جی ہاں ہم تو مجازاً کہتے ہیں بالحقیقت نہیں سمجھتے اور میرا مقصود تو بالتبع ہے بالذات نہیں کہتے۔ بھلا اس قسم کی مکاری اور شعبدہ بازی کل قیامت کے دن احکم الحاکمین کے اجلاس میں کام آویگی حاشا ثم سو آہ افسوس اسی دن کے لئے سرور کائنات فخر موجودات رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے پیارے اصحاب کو نصیحت کیا کرتے تھے لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسی ابن مریم فانما انا عبدہ ورسولہ (بخاری) یعنے مجھے حد سے زیادہ نہ بڑھا دو جیسے نصاریٰ نے ابن مریم حضرت عیسےٰ کو حد سے بڑھا دیا پس ہم تو اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور کبھی اس طرح فرمایا کرتے لا تفضلونی علی موسیٰ (بخاری) یعنی حضرت موسیٰ پر مجھے فوقیت مت دو۔

اللہ اللہ آنحضرت کی ایسی دور اندیشی والی بلند خیالی کہ اپنے اصحاب کبار کو ایسی پاک نصیحت اس خیال سے فرماتے رہے ہیں ہماری پیاری امت اگلی اہل کتاب کی طرح شرک و کفر کے ہلاک عارضہ میں مبتلا نہ ہو کہ جس سے انپر جنت کی دائمی عیش و عشرت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے ؎

باد رحمت سر سبز او بخشش * بر تربت آں دو چار یار رسش

لیکن آپ کی خیرخواہ امت بھی بدنصیب اہل کتاب کے مدد و شرک سے بچی نہ سکے کئی گونہ نمبر بڑھا دیا ہے مثلا بالمثل۔ پس امت ہو تو ایسی ہو۔ اسپر بھلا کس منہ سے اپنے اخبار ہنود اور یہود انصاری پر لعنت اور ملامت کو جائز سمجھتے ہیں جبکہ خود ابدولت ایسے ناگفتہ بہ مہلک شرک و کفر کے عارضہ میں مبتلا ہو کر جاں بلب ہو رہے ہیں ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

مجھکو ہنسی تو اس بات پر آتی ہے کہ باوجود ایسے ایسے ناپاک عقائد کے اہل تعزیہ۔ شرکیہ۔ بدعیہ۔ اباحیہ ہونے کے عوض اپنے کو حنفی بتاتے ہیں تو اس کے جواب میں سوائے اسکے اور کیا کہا جا سکتا ہے ؎ برعکس نام نہند زنگی کافور۔ اور ساتھ ہی اس کے طرفہ تماشا یہ ہے کہ بڑی تپاک سے عشق محمدی اور شوق احمدی کا دم بھرتے ہیں اور وجد اور کیفیت کی صورت میں آکر گھوم کر اور جھوم کر یہ اشعار بھی پڑھتے ہیں ؎

ما عاشقان جلوہ روئے محمدیم * دلبستگان رشتہ موئے محمدیم

ما را شمیم پیرہن کس عزیز نیست * دلدادگان نکہت و بوئے محمدیم

آب حیات خضر بکام دلم چہ سود * ما تشنگان آں لب جوئے محمدیم

اور عشق محمدی اور شوق احمدی کی حجت دیکھو تو سبحان اللہ رسول اللہ کے فرمودہ سے صریح انکار آں جناب فیضمآب تو یہ ارشاد فرماتے ہیں لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت یعنی کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھیراؤ اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جاوے اور مدعیان عشق محمدی کا یہ گندہ فہم اور پلید خیال کہ شرک و کفر کو عین ایمان سمجھتے ہیں اور اپنے زعم فاسد و باطل میں اسی کو توحید اور سچی مسلمانی تصور کرتے ہیں۔ ذرہ انصاف تو کیجئے وہ ان کا دعوے اور یہ دلیل اور برہان کچھ بھی لگاؤ ہے لا حول ولا قوۃ۔

پس ہمارے معزز ناظرین جبکہ پیارے اسلام کی ایسی نازک حالت ہے اور اسوقت اسلام کی وہی حالت نمایاں ہے جیسے حضور صلعم کے مبعوث ہونے کے قبل تھی کہ اسوقت شرک و کفر سے ہر گلی کوچہ اسی طرح معمور ہو رہا تھا کہ توحید بیچاری کی ہستی تک کا نام تک باقی نہ تھا جسکو مولوی الطاف حسین حالی نے بھی لکھا ہے ؎

قبیلہ قبیلہ کا بت اک جدا تھا * کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا

یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا * اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

لیکن اسوقت تو خدا کی خاص دستگیری یہ ہوئی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپکے مسیحائی علاج نے جنکو شرک و کفر کے مہلک عارضہ سے اپنے کمال تدبیر کیوجہ سے صبح و شام کا مہمان بنا دیا تھا ہر کو اس طرح جگا کر کے شراب توحید سے سرشار کر دیا کہ ہنوز انکا نام نامی اسم گرامی حدیث کی کتابوں میں زندہ ہے اور الی یوم القیامۃ زندہ رہیگا۔

ahmadimuslim.de

آپ پھر آں حضرت کی رحلت کے زمانہ دراز کے بعد ہی کہنہ عارضہ (شرک و کفر) نمودار ہوکر لوگوں کی ہڈیوں تک پہونچکر ناسور کی شکل پیدا کردی ہے کہ جس سے زیست آخرتری کی امید نہیں معلوم ہوتی ہے۔

کیا سمجھتے ہیں کہ یہ عارضہ فی حد ذاتہ متعدی ہو تو ازالہ کیلئے بہت حفظ ماتقدم یہ امر ضروری اور لابدی ہے کہ اپنی توحید اور ایمانی صحت کے لئے کوئی مقویات کا استعمال رکھنا چاہیئے تو ہماری تحقیق قاصر اور تشخیص ناقص میں ہر ہفتہ اہلحدیث پرچہ کے مطالعہ کے برابر کوئی چیز مفید تر نہیں۔

خادم الطلبہ غلام رسول حنفی تکیہ شاہ ارزان ۔ پٹنہ

ابن قیم

گذشتہ سے پیوستہ

(اور تم کہتے ہو) شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وہابی جنکی بار بار سند لاتے ہیں وہ بھی ایسا ہی کہا ہے بلکہ اس سے زائد فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ کوئی حنفی باوہ فہم ولفظ کا نہیں رکھتے ہیں حجۃ الہند شاہ ولی اللہ صاحب کا یہ مسلک نہیں ہے اور نہ وہ اسکو جائز سمجھتے ہیں انتباہ میں بذیل اذکار و اشغال چشتیہ طواف کو عمل کشف قبور میں رسالہ عزیزیہ سے عبدالعزیز چشتی کے نقل فرمایا ہے چونکہ بنا اس کتاب کی اوپر ذکر سلاسل و اذکار و اوراد صوفیہ بطریق رد و طرد اس کے ہے ہاں کسی چیز کا ذکر دلیل اسکی مقبولیت کی نہیں ہو سکتی ہے شاہ صاحب کا جو مسلک خاص ہے اسکو حجۃ اللہ البالغہ میں ذکر فرماتے ہیں غور سے سنو! محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ صدق رسول اللہ صلعم حیث قال لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتے لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قالوا یا رسول اللہ الیہود والنصارى قال فمن الآن اصفکم ما احدثہ منافقوا امۃ من وجوہ الشرک واخضبوا قلبہ عیسیہ وضیقوا صدرہ حامل وحیہ فقد راینا رجالا فی ضیفی المسلمین یتخذون الاحبار والرہبان اربابا من دون اللہ یجولون حول قبورہم ویحجون الی قبورہم وآثارہم واتلالہم کما کان الیہود والنصارى یفعلون کذلک انتہے یعنے آں حضور نے سچ فرمایا ہے کہ تم اپنے پہلوں کی چال چلوگے بالشت بالشت بھر۔ ہاتھ ہاتھ بھر یہانتک کہ اگر وہ سوراخ میں گوہ کے گھسے ہونگے تو تم بھی ایسا ہی کروگے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہود و نصارى کی چال چلینگے تو آں حضور نے فرمایا کہ پھر کون یعنی انہی کی چال چلوگے اس حدیث کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ تم سے بیان کرتا ہوں جو اس امت کے منافقوں نے وجوہ شرک کے پیدا کرکے انکی وحی کے قلب میں غصہ دلایا اور اس کے حامل وحی کے صدر کو تنگ کیا۔ میں نے بہت مردوں کو دیکھا جو مسلمانوں کے بھیس میں ہیں انہوں نے اپنی مولویوں اور درویشوں کو سوائے خدا کے رب بنالئے ہیں وہ لوگ انکی قبروں کے گرد گھومتے ہیں یعنی طواف کرتے ہیں اور اُن کے آثار و اطلال اور قبروں کا حج کرتے ہیں جیسا کہ یہود و نصارى کرتے ہیں شاہ جی تو یہ دیکھا کہ حضرت حجۃ الہند تمہاری کیسی تکذیب کرتے ہیں اور اسی مضمون کی جو انتباہ میں بعض پیرزادوں سے منقول ہے کیسی تردید فرما رہے ہیں اور طواف قبور کو گور پرستی و شرک فرما رہے ہیں اور قبر کی طرف حج کرنیوالوں کو (یعنی بقصد سفر کے زیارت قبر کے لئے جانا اور قبر کا طواف کرنا اور قبر کا بوسہ لینا وغیرہ وغیرہ اعمال شرکیہ و بدعیہ جو گور پرست کرتے ہیں) یہود و نصارى کی چال بتلا کر ان کے کرنیوالوں کو منافق فرماتے ہیں شرم کرو کیا اپنے استاذ دادا و شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی وہابی کہو گے نمک خوردن و نمکدان شکستن اسی کو کہتے ہیں اور مولوی موسیٰ کا قول جو تم نے نقل کیا ہے انکا قول کس شمار میں ہے جس اجتہاد پر اس مسئلہ کی مولوی موسیٰ نے بنا رکھی ہے وہ اجتہاد انکا غلط ہے لو یذہب الیہ احد من سلف الامۃ اگر شارع علیہ السلام کی طرف سے حیلولت قبر کی درمیان زائر اور مزور کے غیر معتبر ہوتی تو آں حضور کا یہ ارشاد و امر ارشاد کیوں ہوتا ولا قبرا الا سواہ یعنی نہ چھوڑے کسی قبر کو مگر اسکو برابر کرے اس صورت میں حسب فہم و تعلیل مجتہد موسےٰ کے اس تسویہ قبر میں جو کچھ ایذا و تکلیف مردہ کو متصور ہے اسکا عشر عشیر قبر پر تکیہ کرنے اور قبر پر چلنے اور اسپر بیٹھنے میں نہیں ہے حالانکہ ان سب کی ممانعت سنت میں موجود ہے پس تعلیل مولوی موسےٰ کی کہ حیلولت قبر درمیان زائر و مزور اعتبار نہ دہ بے اعتبار ہوگی علاوہ اس کے یہ قول مولوی موسےٰ کا آپکے نزدیک بھی مردود ہے کیونکہ آپ اسی مضمون بوسہ میں لکھتے ہیں (اب یہ بھی واضح ہو کہ بوسہ قبر کے متعلق یہ تو مراد میرے نہ تھا اور نہ ہے کہ بوسہ قبر علی الاطلاق وعلی العموم جائز ہے) اور مولوی موسےٰ کے تحریر سے عموما اسکا جواز مفہوم ہوتا ہے اور نیز جتنی عبارتیں آپنے متعلق بوسہ قبر کے نقل کیو ہیں اُن سب کا قول بھی مولوی موسےٰ کے خلاف ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ ادنیٰ فہم۔

باقی دارد

فتاویٰ

س نمبر ۹۳ - زید مسلمان متقی ہے وہ اگر مشرک و بدعتی وکافر و ہندو کے یہاں کا کھانا کھا لیوے تو ایمان میں اس کے خلل آتا ہے یا نہیں۔ اگر کھا دے تو ساتھ کراہیت کے یا بلا کراہت کے۔ اور اس کے علاوہ ہندو کی کن کن قوموں کے یہاں کھا دے اور کن کن قوموں کے یہاں نہ کھا دے جن جن کے یہاں کھانا چاہئے اور جس جس کے یہاں نہ کھانا چاہئے نام بنام اقوام کے تحریر فرما دیں (شیخ محمد عبدالستار ابراہیم پور ڈاکخانہ دلی پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۹۳ - جس قوم اور جس شخص کے برتن اور ہاتھ پاک صاف ہوں اس کے ہاں سے کھانا جائز ہے جس کے ناپاک ہوں ناجائز ہے خواہ نمازی بھی ہو۔

س نمبر ۹۴ - زید اپنے تئیں سید و آل رسول کہتا ہے۔ مگر کوئی خصلت و بو سید کی نہیں پائی جاتی اور مشرک و بدعتی ہے۔ تارک الصلوٰۃ و تارک الصوم ہے اور عالموں فاضلوں کو پتریا کے ہینڈوا کہتا ہے۔ اگر اس کو ہدایت کرے یا ہدایت کیواسطے بتلا دے تو کہتا ہے جاؤ تمہیں کو بھی مشہور کر کے لاؤ تم ہی جنت کو جانا ہیں دوزخ میں جاوینگے ایسے سید کا ادب و تعظیم کرے یا کہ نہیں اور نماز جنازہ پڑھے یا نہیں اور مقابر مسلمانوں میں دفن کرے یا نہیں اور دوستی و توہین ایسے سید کی کرنا روا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴ - ایسا آدمی نہ سید ہے نہ اس کی کوئی تعظیم ہے بلکہ اس کے ایمان میں خلل ہے اگر اس توہینی لفظ کہنے کے بعد اس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا ہے تو جنازہ اس کا جائز ہے نہیں تو نہیں۔ حدیث شریف میں ہے من ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه یعنی جو بداعمالی کی وجہ سے پیچھے رہیگا وہ نسب کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکیگا۔

س نمبر ۹۵ - زید کے کل متعلقہ اہل بیت داخل خانہ پچیس آدمی عورت مرد ہیں۔ کیا ایک گائے قربانی کرنے سے سب کو ثواب برابر ہے یا کمی بیشی اور پچیس آدمی کا کاروبار کھانا پانی لین دین سب ایک ہی میں ہے۔ اور سب کا ولی زید ہے سب کی طرف سے ایک گائے یا ایک بکرا کافی ہے یا کہ ہر ایک کی طرف سے ایک بکرا یا گائے کا ساتواں حصہ ہونا چاہئے اگر ہر ایک کی طرف سے تو تین گائے سالم اور چار بکرا ہو تب ہر ایک کی طرف سے قربانی پورے طور سے ہوتی ہے۔ اب آپ یہ فرمائیے زید سب کا ولی ہے تو ولی ہی پر قربانی واجب ہے یا کہ سب پر۔ اگر ولی ہی پر واجب ہے تو قربانی کا ثواب ولی ہی کو ہوگا۔ اور ولی کے کل ذمہ دار ثواب کو محروم رہیگا یا انکو بھی ہوگا (ایضاً)

ج نمبر ۹۵ - قربانی کا حکم سب سے ادا ہو جائیگا کیونکہ ایک خانہ پر ایک ہی قربانی ہے اگر زید کے سوا دوسرے بھی کرنا چاہیں تو بغرض تحصیل ثواب کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۹۶ - زید کہتا ہے کہ قبر میں تختہ یا لکڑی عرف بنگا اتنے اوپر میت سے رکھے کہ اگر میت اٹھ کر بیٹھے تو تختہ سر میں نہ لگے اور بکر کہتا ہے کہ میت سے اتنے اوپر تختہ رکھے کہ میت کی بدن تختہ میں نہ چھو جائے۔ اب زید حق کہتا ہے یا کہ بکر دونوں کی تفصیل عنایت ہو۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۶ - زید اور بکر دونوں کی باتیں بے ثبوت اور بے دلیل ہیں۔ کسی آیت یا حدیث میں اس قسم کا ذکر نہیں آتا۔ کہ اتنا اونچا تختہ رکھنا چاہئے۔

س نمبر ۹۷ - زید کہتا ہے کہ اگر گائے میں سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں۔ تو بہت زبردست اور بھاری گائے ہو تب شریک ہو کر قربانی درست ہوگی ورنہ نہیں یعنی اتنی بڑی ہو کہ سات آدمی کا بوجھ اٹھا سکے اگر ساتوں کو نہ اٹھا سکے تو اسکی قربانی نہ ہوگی۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۷ - اس کا ثبوت بھی قرآن و حدیث میں نہیں ہے بلکہ عام حکم ہے کہ جس قسم کی گائے ہو سات کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے البتہ عیب دار نہ ہو۔

س نمبر ۹۸ - زید قربانی کی کھال کی قیمت گائے کی قیمت میں دیا جسکی قربانی کی ہے اب زید کی قربانی درست ہوئی یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۸ - زید نے جس قربانی کی کھال گائے کی قیمت میں دی ہے۔ وہ قربانی تو ہو گئی البتہ گائے کو جتنے ہیں، انکی قربانی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس نے کوئی چیز اپنی پاس سے حصہ میں نہیں دی اور اگر اس سوال کا مطلب کچھ اور ہے تو واضح کر کے لکھو۔

س نمبر ۹۹ - زید اگر میت کی طرف سے قربانی کرے تو قربانی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں اور وہ گوشت قربانی کا جو میت کی طرف سے ہوگئی زید کو کھانا روا ہے یا نہیں یا کہ تصدق کرے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۹ - بموجب حدیث شریف پہنچتا ہے اور وہ خود بھی کھا سکتا ہے جیسے اپنی قربانی کو کھا سکتا ہے۔

س نمبر ۱۰۰ - زید اپنا عقیقہ خود کیا اب زید کو اپنے عقیقے کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں اور زید کے ماں باپ و دادا دادی و نانا نانی و دیگر اقارب کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۰ - سب کھا سکتے ہیں مثل قربانی کے جائز ہے

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

دہلی کی قوت برق مہیا کرنیوالی کمپنی کے ایک یوروپین انجینیر کو دس ہزار روپے کے برنجی تار خورد برد کرنے کی پاداش میں ۸ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

پایہ تخت روس کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ٹرکی و ایران کی سرحدی کمیشن نے بباعث عدم موافقت رائے فی الحال کارروائی ملتوی کر دی ہے اور اوس کے ممبر اپنی اپنی گورنمنٹوں سے مزید ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں۔

قسطنطنیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی فوج نے ہنوز مقام سوچ بلاغ کو خالی نہیں کیا۔ غالباً پاشا سے تخلیہ کو حکم بھیجا گیا تھا کہتا ہے کہ جب تک ایران کی طرف سے سفیروں کی حفاظت کی ذمہ داری نہ کی جائیگی۔ یہاں سے نہ ہلونگا۔

مراکو میں فرانسیسی فوج اور قبائل مراکو کے مابین ہنوز لڑائی جاری ہے۔ ۲۰ جنوری سے فرانسیسی فوج کے ۵۰ آدمی ہلاک ہو گئے جنمیں ۶ افسر تھے اور ۱۲۰ مجروح ہو گئے۔

سفرائے دول یورپ نے سلطان المعظم سے درخواست کی تھی کہ تجارت اور ڈاک کے جہازوں کی آمد و رفت کیلئے آبنائے دانیال دن کی طرح رات کو بھی کھلی رہا کرے مگر ابھی تک یہ درخواست منظور نہیں کیا۔

اخبار ترجمان حکومت راوی ہے کہ آجکل سلطان المعظم حجاز میں تعلیم کی اشاعت پر بہت متوجہ ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں چند ابتدائی و ثانوی مدرسے اور ایک مدرسہ عالیہ قائم کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ایک مدرسہ حضرت حمزہ کی مسجد کے قریب قائم ہوا ہے۔ حجاز کے دیگر مقامات میں بھی مدارس قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

مراکو کے علما اور امراء نے بالاتفاق مولائے حفیظ کو یہ صلاح دی ہے کہ مراکو اور ٹرکی کے درمیان ازسرنو اتحاد پیدا کیا جائے۔ مولائے حفیظ نے اس غرض سے اپنا ایک قائم مقام قسطنطنیہ کو روانہ کیا ہے۔

پایہ تخت روس میں ایک سرکاری مراسلہ بدین مضمون شائع ہوا ہے کہ روس و ٹرکی میں جنگ ہونے کی افواہ بالکل بے بنیاد ہے اور دو لتین میں نہایت دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ روس نے سرحد پر کوئی غیر معمولی جنگی کارروائی نہیں کی۔

فوج کے چار مسلمان فوجی افسر آئندہ موسم گرما میں حضور ملک معظم کی اردلی کے لئے روانہ ولایت ہونگے۔ رسالدار میجر محمد امین خان۔ رسالدار ظہیر اللہ خان۔ صوبہ دار میجر سرفراز خان۔ اور صوبہ دار میجر طرہ باز خان۔

ریویو کا نامہ نگار طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ ایک تنگ گلی کے اندر شاہ معظم کی موٹر گاڑی کی چھت پر دو بم کے گولے پھینکے گئے۔ پہلا گولا ہوا میں پھٹا اور دوسرے سے تین سوار مرے اور شاہی موٹر بان اور میں اور آدمی زخمی ہوئے۔ شاہ معظم اسوقت موٹر گاڑی میں نہ تھے۔ بلکہ پیچھے کچھ فاصلہ پر ایک گاڑی میں تھے اور محل میں بحفاظت تمام پہنچ گئے ہیں۔ ملزموں کی تلاش کی کوشش بے سود ثابت ہوئی۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں ایک کورٹ مارشل نے ۷ مفسدوں کو جو حال ہی میں گرفتار ہوئے تھے سزائے موت دی۔ ان میں دو عورتیں اور ایک اطالی اخبار نویس کال ہیلینو نامی ہے۔

۲۵ فروری کو ۹ بجے شب کے ۲۰ پٹھانوں کا ایک غول شہر پشاور کے اسٹیشن میں داخل ہوا اور پارسل آفس وغیرہ میں گھس گیا۔ اور بندوقیں دکھا کر روپیہ مانگا۔ پارسل کلرک کے گلے میں رسی باندھ دی۔ اس کے بعد اسٹیشن ماسٹر کے دفتر میں گئے مگر صرف ۵۵۰ روپے ان کو مل سکے۔ یہ لوگ مسلح تھے۔ اسٹیشن ماسٹر شنکر پرشاد اور ایک چوکیدار زخمی ہوا۔ ریلوے پولیس نادارد تھی۔ شہر کی پولیس کو آتا دیکھکر یہ لوگ بھاگ گئے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی مینیجنگ کمیٹی نے ۲۰ فروری سے معائنہ حساب کتاب کے لئے ایک محرر بمشاہرہ پچیس روپیہ ماہوار کا مقرر کر کے عام اشتہار دیدیا ہے کہ جو صاحب انجمن کے حساب کتاب کا معائنہ کرنا چاہیں وہ ہر روز صبح کے ۷ بجے سے ۹ بجے اور شام کے ۳ سے ۵ بجے تک دفتر انجمن میں آکر بخوبی معائنہ کر سکتے ہیں اور محرر مذکور انجمن کی حساب کی کتب ان کے سامنے پیش کریگا۔ بالفعل یہ انتظام ایک ماہ کے لئے ہوا ہے۔

مہم ذکا خیل کی نسبت افواہ ہے کہ عنقریب واپس آئیگی۔

چین کی شہنشاہ بیگم نے ایک فرمان جاری کیا کہ صوبہ نیگزی میں چینی فوج کی ازسرنو ترتیب کر کے اس کو ایسی قواعد دان اور لائق بنا دینے کا حکم دیا ہے جیسی کہ آج کل یوروپین سلطنتوں کی فوج ہے۔

انگلستان اور سلطنت متحدہ امریکہ میں ایک ثالثی عہدنامہ کے اقرار و پیمان ہو رہے ہیں کہ آئندہ ان دو سلطنتوں کے تنازعے جنگ سے نہیں بلکہ پنچایت سے طے ہوا کرینگے۔

مسٹر جسٹس مکرجی جو ایک معزز بنگالی برہمن خاندان سے ہیں انہوں نے باوجود خاندانی مزاحمت کے اپنی بیوہ لڑکی کا دوسری مرتبہ نکاح کر دیا ہے۔ لڑکی کے پہلے سسرال والوں نے بہت کوشش کی اور عدالت تک بھی پہنچے مگر ایک پیش نہ گئی۔ مسٹر مکرجی ۱۰ اپریل کے اخیر میں انگلستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(موضع سوکل ضلع لاہور میں ایک جاٹ برنام سنگھ۔ مسلمان ہوکر غلام نبی بنا۔)

جلد دوم سورہ آل عمران ونساء قیمت ۱۲؎
جلد سوم " مائدہ۔ انعام۔ اعراف " ۱۲؎
" چہارم " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲؎
" پنجم " فرقان تک " ۱۲؎

چھپ رہی ہیں جلدیں کے ایک ساتھ خریدار کو علاوہ محصول ڈاک ۳ روپیہ

فتوحات اہل حدیث | چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال و انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں۔ قیمت ۴؎

دلیل الفرقان | بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲؎

حق پرکاش | آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں انکا مفصل اور مکمل جواب۔ قیمت ۸؎

ترک اسلام | جناب دھرمپال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ قیمت ۶؎

تغلیب الاسلام | بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ دھرمپال نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵؎ جلد دوم قیمت ۶؎

ہر چہار حصہ مکمل | جلد سوم ۵؎ جلد چہارم ۵؎
چاروں جلدیں ایکساتھ خریدار سے ۱؎ علاوہ محصول

مباحثہ نگینہ | مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا۔ قابل دید ہے۔ ۶؎

ادب العرب | صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب سمجھے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶؎

مرقع دیانندی | اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تے آریوں کے مباحثات کے متعلق معلومات کا ایک کافی ذخیرہ ہے قیمت ۳؎

مباحثہ دیوریا | یہ مباحثہ مقام دیوریا ضلع گورکھپور مابین اہل اسلام و آریہ سماج ہوا تھا۔ قابل دید قیمت ۴؎

المشتہر
مینیجر مطبع و اخبار اہل حدیث امرتسر۔ کٹڑہ سفید

مومیا [illegible] توکتب ... ۳ مقدار ایک ... مقوی دل ... [illegible]
گردہ و مثانہ۔ کمزور سینہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے۔ جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں:۔
"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۸ء صفحہ)

قیمت ایک ماہ اوصاف صرف ۱۲؎ مع محصول ڈاک وغیرہ

یسرقی سلطان | بچوں کی غلطی کا یعنی کا مستعمل علاج اور مجرب نسخہ ہے اکثر رکھتے ہیں صاحب منگوا کر استعمال کریں اور فائدہ اٹھاویں قیمت صرف ۱۲؎ مع محصول ڈاک وغیرہ

جبوب قبض کشا | ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور۔ قیمت ۸؎ مع محصول ڈاک

المشتہر
مینیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ قلعہ امرتسر

فہرست کتب
فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی | پوری کیفیت اس تفسیر کی تو تفسیر ہذا کے دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں بیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں پہلے جلد اول تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست طیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔
جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲؎

... قابل دید کتابیں ہیں قیمت ۸؎ محصول ڈاک ...

صاحب مولوی فاضل کے حسب الارشاد مطبع اہلحدیث امرتسر میں طبع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. n. 352)

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ـ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جلد ۵ ـ نمبر ۱۹

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ .. عـہ
والیان ریاست سے .. .. ..
رؤسا و جاگیرداران سے .. .. للعہ
عام خریداروں سے .. .. ..
.. ششماہی .. ..
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
.. ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر مورخہ ۹ صفر سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

امامت اور اقتدا

قابل توجہ علماء کرام

دل بیکے کن و اقتدا قبلہ یکی امام دو

جس قدر حیرانی اس قائل کو اقتدا کرنے میں دو اماموں کی وجہ سے پیش آئی ہے اس سے زیادہ حیرانی آجکل مسلمانوں کو اقتدا کے مسئلہ میں پیش آرہی ہے۔ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔ فرقوں کے اختلاف کے علاوہ ہر ایک شخص دوسرے کی اقتدا سے مانع ہے۔ اس دھکا پیلی کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو اسلام پر اناللہ کے آنسو نہ روئے۔ کون دل ہے جو اہل اسلام کی حالت زار پر نہ پسیجے۔ آہ ان فرقوں اور اشخاص کے اس اختلاف کو دیکھنے والا باور کر سکتا ہے کہ یہ سب لوگ ایک رسول ایک خدا اور ایک کتاب کے ماننے والے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک فریق اسی آیت یا روایت سے استدلال کرتا ہے جس سے اسکا مخالف کرے تو وہ اس استدلال کو بڑی حقارت سے سنکر ہنسا کرتا ہے۔

معروف لوگوں کا اختلاف اور ترک اقتدا تو اتنا تعجب انگیز نہ تھا کیونکہ ان میں تو بسا اوقات فہم کی غلطی یا ضد نفسانی کا احتمال بھی ہو سکتا ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اس زمانے کے متنبی مصنوعی مہدی۔ بناوٹی مسیح اور کرشن گوپال قادیانی دجال بھی با وجود دعوے چنیں و چناں کے اسی تھیلے کے چٹے بٹے نکلے۔ شروع زمانہ میں انکا عام دستور اور فتوے تھا کہ مخالفوں کے پیچھے اقتدا کرنا درست ہے مگر اب جو کسی قدر جال پھیل گیا تو جھٹ سے فتوے دیدیا کہ کسی مخالف کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ کیونکہ ہو سکے اسے روبیشی طبع تو بھی بلا قیدی۔

اس لئے میں مدت سے اس اختلاف کو سن سن کر دل ہی دل میں کڑھتا اور سوچتا تھا کہ آجکل مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ عبادت الٰہی میں بھی شرکت جائز نہیں جانتے تو اور کسی کام میں انکی شرکت کیونکر ممکن ہے۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے سوال کیا کہ رافضی۔ خارجی۔ نیچری۔ مرزائی وغیرہ فرقوں کا امام ہو تو انکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ میں نے بعد غور و فکر اپنی دیانت کے مطابق اگر وہ واقع میں غلط ہو جواب دیا کہ درست ہے۔ اسپر بعض حاسدوں کو اور بعض سطحی لوگوں کو شور

گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارسال ہونے پر۔ بعد ازاں بعوض ۲ فی پرچہ۔ شکایتی خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور درج ہو

بچانے کا ایک موقع ملا۔ گو میں انکی مخالفت کی تو چنداں پرواہ نہیں کرتا اس لئے کہ ایک تجربہ کار کا قول ہے ؎

سوا وجع الحساد داو فانہ ✦ اذا حل فی قلب فلیس یحول

مگر چونکہ تحقیق مسئلہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اسلئے میں اپنی ناقص تحقیق اس مسئلہ (اقتدا) میں پیش کر کے اہل علم ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ اسکو بغور ملاحظہ فرما کر اپنی رائے (مخالف یا موافق) سے مجھے اطلاع بخشیں گے۔ آجکل عموماً یہ سوال ہوتا ہے کہ فلاں فرقہ یا شخص میں یہ یہ عیب ہیں اس لئے چونکہ اسکی اپنی نماز قبول نہیں تو ہماری اس کے پیچھے کیونکر ہوگی۔ میرے خیال میں یہ بھی ایک کم فہمی کی بنیاد ہے۔ پس ناظرین بغور سنیں کہ بعض امور نماز کے ارکان ہوتے ہیں یعنی اس کی ماہیت میں داخل ہیں ان کے سوا نماز کا وجود شرعی نہیں ہو سکتا۔ انکی تفصیل تو یہ ہے۔ نیت۔ قبلہ رو۔ قیام۔ قرات۔ رکوع۔ سجود۔ قعدہ وغیرہ۔ انکے علاوہ بعض امور ایسے ہیں جنکو شروط کہتے ہیں یا موقوف علیہ۔ غرض وہ امور جن پر یا وجود ارکان کی تمامیت کے نماز موقوف ہے جیسے وضو۔ طہارت۔ ثیاب (کپڑوں کا پاک ہونا) وغیرہ۔ ان امور کی درستی سے نماز شرعی ... ہے۔ ان کے علاوہ بعض امور ایسے ہیں جو باعتبار آگہی میں قبولیت کیلئے شرط یا موقوف علیہ ہیں یعنی ان کے نہ ہونے سے نماز قبول نہیں ہوتی جیسے صحیح الاعتقاد ہونا وغیرہ۔ قرآن و احادیث اور بزرگان دین کے اقوال صحیحہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی کا تعلق ان ارکان اور شرائط سے تو ہے جنکو نماز کے وجود میں تعلق ہے لیکن ان امور میں مقتدی اور امام کا تعلق اور ربط نہیں جو قبولیت کے لئے موقوف علیہ یا شرط ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ملکر نماز پڑھیں دونوں اپنے اپنے ارکان ادا کریں۔ مگر امام میں ایک بات ایسی ہو جو مانع قبولیت ہو بد اعتقادی یا [illegible] جسکا ذکر حدیثوں میں آتا ہے جنکی مثالیں میں آگے چلکر بیان کرونگا اس وجہ سے امام کی نماز تو قبول نہ ہو مگر مقتدی کی نماز میں خلل نہ آئے۔

میں جانتا ہوں کہ میری یہ رائے سطحی خیال والوں کو ذرہ تلخ معلوم ہوگی۔ لیکن راسخ علما اگر میری وجوہات سنیں گے تو انشاء اللہ اس رائے کو صحیح اور بے حرج پاوینگے۔

اب میں ذرہ تفصیل سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے دعویٰ کا ثبوت (کہ ارکان نماز میں مقتدی اور امام کا ربط ہے) دینے کی حاجت نہیں کیونکہ ہر ایک فرقہ کا وہ مسلمہ اصول ہے۔ تاہم بطور اثبات تھوڑا سا عرض کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے الامام ضامن یعنی امام مقتدی کی نماز کا بھی ذمہ دار ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا فعل کرے جو نماز کے وجود پذیر ہونے کو مانع ہو تو مقتدی کی نماز کا حال بھی ایسا ہی ہوگا۔ ایسا ہی اس حدیث کا مطلب ہے کہ امام اسی لئے مقرر ہوتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جاوے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا سجد فاسجدوا الحدیث (ابو داؤد واصلہ فی الصحیحین)

غرض اس مضمون میں سب کو اتفاق ہے کہ امام اگر کوئی رکن چھوڑ جائے تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوگی اس لئے اس دعوے کے متعلق مجھے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ نہ یہ دعوے متنازعہ ہے البتہ دوسرے دعوے میں کلام ہے۔ پس بہتر ہے کہ میں اسی کا ذکر کروں۔

قام فہم کرنیکو میں اپنا دعویٰ پھر سنا دوں وہ یہ ہے کہ بعد تمامیت ارکان شرائط نماز امام میں کوئی امر مانع قبولیت ہے تو مقتدی کی نماز میں اسکا اثر نہیں ہو سکتا۔ اس دعوے کے ثبوت میں مندرجہ ذیل ثبوت میں پیش کر سکتا ہوں۔

(۱) بموجب حدیث شریف بدعتی کی نماز قبول نہیں۔

(۲) دو مسلمان جو آپس میں لڑے ہوں انکی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۳) جس شخص کی امامت پر مقتدی بوجہ شرعی ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۴) جسکا لباس یا وجود پاک صاف ہونے کے حرام کمائی سے ہو اس کی نماز بھی قبول نہیں۔

(۵) غلام جو مالک سے بھاگا ہو۔ اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۶) ماں باپ کے بے فرمان کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

غرض اسی قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے افراد ایسے ہیں کہ انکی نمازیں باوجود صحیح ہونے کے قبول نہیں ہوتیں مگر ان کے پیچھے پڑھنے والے کی ہو جاتی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک باب تجویز کیا ہے جسکا نام ہے باب امامۃ المفتون والمبتدع اس میں وہ حضرت حسن بصری کا قول لائے ہیں کہ صل وعلیہ بدعتہ یعنی بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کر انکی بدعت انکی گردن پر ہے تمہیں نہیں لگیگی۔ سا امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محاصرہ کی حالت میں پوچھا گیا کہ باغی ہمکو نماز پڑھاتے ہیں اور ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں۔ امیر المومنین نے فرمایا الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم واذا

اسا ؤا فاجتنب اساءتہم یعنی نماز لوگوں کے سب کاموں سے اچھا کام ہے پس جب وہ اچھا کام کریں تو اُن کے ساتھ مل جاؤ اور جب کوئی بُرا کام کریں تو اُنکی بُرائی سے دور رہو۔ حضرت حسن بصری اور امیر المؤمنین حضرت عثمان کے اس قول سے ہمارے دعوے کی دو طرح سے تائید ہوتی ہے ایک تو صریحاً یہ کہ بدعتی اور باغی کے پیچھے نماز جائز ہے حالانکہ اُنکی اپنی نماز قبول نہیں۔ دوئم یہ کہ مقتدی اُن کے پیچھے پڑھنے سے بوجہ شرعی کراہت کرتے تھے اسلئے بھی بوجب ہونے کے اُنکی نماز قبول نہوگی تاہم دونوں حضرات نے اُنکی اقتدا کا حکم فرمایا۔

علیٰ ہذا القیاس باہمی ناراض مسلمانوں کے پیچھے بھی یہی حکم ہے کسی آیت یا حدیث سے منع ثابت نہیں ہوتا۔ نہ کسی امام یا مفتی نے یہ کہا ہے کہ ایک شخص ہو صحیح الاعتقاد ہو مگر لباس اُسکا حرام کمائی سے ہو لیکن پاک ہو تو [illegible] اُس کے پیچھے اقتداء درست نہیں۔ اس موقع پر بقیہ صاحب ہدایہ کی زبانی وہ فہرست بتاتا ہوں جنکے پیچھے نماز مکروہ لکھی ہے اُن میں بھی یہ لوگ نہیں ہیں جو ہم نے پیش کئے ہیں۔ صاحب ممدوح لکھتے ہیں:-

یکرہ تقدیم العبد والاعرابی والفاسق والاعمیٰ وولد الزنا وان تقدموا جاز۔ یعنی غلام ۔ دیہاتی ۔ بدکار ۔ اندھے اور حرامزادہ کو امامت کے لئے آگے کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر وہ خود آگے بڑھ جائیں تو اُنکے پیچھے بھی جائز ہے۔

اس کلام سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ اس فہرست میں ہمارے پیش کردہ اشخاص نہیں ہیں نہ کسی اور فقہ یا حدیث کی کتاب میں ملتا ہے کہ اُنکے پیچھے نماز جائز نہیں دوسری یہ کہ یہ لوگ بھی جنکے ساتھ اقتدا کرنا مکروہ لکھا ہے امامت کرا رہے ہوں تو اُنکے پیچھے بھی نماز جائز ہے اسکی دلیل میں صاحب ہدایہ نے وہی مشہور حدیث لکھی ہے صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اس حدیث کی سند فرداً فرداً گو ضعیف ہے مگر حافظ زیلعی نے اس کی تمام سندات کو جمع کیا ہے جو اس قدر ہیں کہ یقوی بعضہا بعضا کی رو سے صحیح لغیرہ کے درجہ تک پہنچ سکتی ہیں۔

مجھے اس موقع پر امام ابو حنیفہ کا ایک قول یاد آتا ہے تو میں حیران ہو جاتا ہوں کہ ابھی آجکل کے حنفی کس امام کے مقلد ہیں؟ مشہور امام ابو حنیفہ سے تو انکو کچھ بھی نسبت نہیں اُن سے جب پوچھا گیا کہ اہل سنت کون ہیں تو انہوں نے اہل سنت کی تعریف بتلانے میں چار لفظ بولے کہ تفضیل الشیخین وحب الختنین وتری المسح علی الخفین والصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر جسکا مطلب یہ ہے کہ اہل سنت وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور عمر کو باقی صحابہ سے افضل جانے اور حضرت عثمان اور حضرت علی سے محبت رکھے اور موزوں پر مسح جائز جانے اور ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے (شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۲)

کیا اس امام کے مقلد و متبع وہ ہو سکتے ہیں جو بات بات پر بگڑیں اور فاسق فاجر تو الگ رہے موحدوں کے پیچھے بھی نماز ناجائز بتلادیں۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

اس موقع پر مجھے حافظ ابن حزم کا کلام بھی یاد آیا جو انہوں نے مسئلہ امامت کے متعلق عام قاعدہ کے طور پر فرمایا ہے۔

حافظ ممدوح ملل والنحل میں یہ لکھکر کہ تمام صحابہ تمام تابعین اور تمام فقہاء فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل تھے۔ فرماتے ہیں:-

ثم ما تأخر قط احد من الصحابۃ الذین ادرکوا المختار بن عبید والحجاج وعبید اللہ بن زیاد وحبیش بن دلجۃ وغیرہم عن الصلوٰۃ خلفہم وھؤلاء افسق الفساق واما المختار فکان متہما فی دینہ مظنونا بالکفر (جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)	کہ صحابہ میں سے جن جن نے مختار بن عبید ۔ حجاج ابن زیاد قاتل امام حسین اور حبیش بن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے نہ رکتے تھے حالانکہ یہ لوگ تمام دنیا کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے اور مختار پر تو کفر کا اتہام بھی تھا۔

یہ کہکر عام قاعدہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

قال تعالیٰ اجیبوا داعی اللہ فوجب بذالک ضرورۃ ان کل داع دعا الی خیر من صلوٰۃ او حج او جہاد او تعاون علی بر وتقوی ففرض اجابتہ وعمل ذالک الخیر معہ لقولہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان وان کل داع دعا الی شر فلا یجوز اجابتہ بل فرض ردعہ ومنعہ	سد کی طرف پکارنے والے کی بات مانو پس ضروری ہے کہ جو کوئی کسی نیک کام کی طرف بلائے نماز ہو یا حج جہاد ہو یا کوئی اور نیک کام تو اس کی پیروی کرنی فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور جو کوئی بُرے کام کی طرف بلاوے اُسکی پیروی نہ چاہئے۔ بلکہ اُسکا روکنا فرض ہے۔

حافظ ممدوح کے اس عام قاعدے کو دیکھئے جو انہوں نے مسئلہ اقتداء میں کہا ہے اس عام قاعدے کا مفاد صاف ہے کہ نماز چونکہ ایک نیک کام ہے جو کوئی امامت کرائے اُس کے ساتھ پڑھ لینی چاہئے اُس کے باقی افعال کو ہرگز نہ دیکھنا چاہئے۔

ahmadimuslim.de

کہ وہ کیا کرتا ہے اور کیا نہیں کرتا۔ یہ بہت عام قاعدہ ہمارے دعوے کا بہت بڑا مؤید ہے۔

بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس حد تک پہونچ چکے ہیں کہ انکو کفر لازم آتا ہے بلکہ علماء نے انپر کفر کا فتوے بھی دیا ہے اس لئے انکی تو اپنی نماز جائز نہیں پھر انکے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی؟ دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہونچایا ہے کہ وہ آپس میں کبھی ایک ساتھ ملکر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بعض لوگ میرے اس فتوے سے سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کے پیچھے جب نماز جائز ہوگی تو ان کے فتوے کفر میں بھی تخفیف آجاتی ہے چنانچہ وہ حیرانی سے مجھے اور میری تحریروں کو دیکھتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جو مرزا اور مرزائیوں کا ایسا مخالف ہے کہ مرزا کے ساتھ اس کی جانبازی اور بازی لگی ہوئی ہے وہ انکے ساتھ ملکر نماز پڑھنے کا فتوے دیتا ہے ایں چہ بوالعجبی ست۔ اس لئے میں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جواز اقتدا سے نہ میں ان کے اعتقادات کا مصحح ہوں نہ ان کے فتوے کفر میں تخفیف ہوتی ہے۔ کیا امام بخاری نے جو بدعتی کے پیچھے اور حضرت عثمان نے باغیوں کے پیچھے جواز اقتدا کا فتوے دیا تو بدعتی یا باغیوں کی برائی میں کوئی تخفیف آگئی؟ ہرگز نہیں۔ اسی سوال کے دفعیہ کی طرف میں پہلے بھی اشارہ کر آیا ہوں اب اسی کو ذرا عقلی طور پر عرض کرتا ہوں۔ ذرہ غور سے سُنئے!

ایک بات کسی چیز کی ماہیت میں داخل ہوتی ہے ایک چیز اسکی قبولیت کے لئے شرط ہوتی ہے۔ پس اگر اس کام کے ارکان ماہیت پائے جائیں تو وہ کام شرعی طور پر وجود پذیر ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اس کی قبولیت کے لئے کوئی امر مانع نہیں تو قبول بھی ہوتا ہے اور اگر کوئی مانع ہے تو قبول نہیں ہوتا بلکہ ضائع ہو کر ہباءً منثوراً ہو جاتا ہے۔ پروردگار نے کفار اور مشرکین کے اعمال حسنہ کو حبط کے لفظ سے اظہار فرمایا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ حبط اور احباط وہی کام ہوتے ہیں جنکا وجود ظہور پذیر ہو کر ضائع ہوا ہو۔ پس وہ امر جو قبولیت کے لئے مانع ہے امام میں ہے تو اسی کے لئے ہی متعدی ہوتا ہے تو اس کے لئے ہے اس میں دونوں کا کوئی ربط و ضبط نہیں نہ اس میں مقتدی امام کی نماز کو قبول کرانے کا ضامن ہے نہ امام مقتدی کے لئے متکفل۔

پس محل بحث صرف یہ امر ہے کہ امام کی نماز بعد تمامیت ارکان کے اگر کسی وجہ شرعی سے قبول نہ ہو تو مقتدی پر اسکا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ میری ناقص تحقیق میں مقتدی پر کوئی اثر نہیں۔ اگر کسی صاحب کے علم میں اس کے خلاف کوئی دلیل ہو تو مجھے اطلاع فرماویں۔

کسی خبطی نے اخبار اہل فقہ میں ایک مضمون میرے اس دعوے کے برخلاف شائع کر دیا ہے اس نے اس مضمون میں جسقدر بے سمجھی سے ٹھوکریں کھائی ہیں اس کے واقف حال اصحاب کی نظروں میں تو کوئی امر مستعجب نہیں۔ ایام طالب علمی سے جو لوگ اس کے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس بیچارے کو فہم و فراست کا کبھی حصہ ملا ہی نہیں اسے اتنی بھی خبر نہیں ہوتی کہ میں نے کہا کیا ہے اور کہنا کیا چاہا تھا۔ اس سے پہلے بھی اس نے ایک مضمون میرے برخلاف لکھا تھا تو جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا تھا کہ وہ بڑا گندہ ہے میں نے اسے کہا تھا کہ تم مت لکھو تم اس کے اہل نہیں۔ ناظرین کی تضییع اوقات کے خیال سے اسکی تمام ہفوات کو تو میں نہیں چھیڑنا سمجھتا۔ کیونکہ اس کی تحریر میں تمہید طویل اور وسیع خراشی میں حد سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ مندرجہ ذیل شعر کا سماں باندھ دیتی ہے۔

جزی ربہ عنی عدی بن حاتم ۞ جزاء الکلاب العاویات وقد فعل

ان بطور مشتے نمونہ از خروارے ایک آدھ مثال بتلاتا ہوں۔

آپ حضرت حسن بصری کے قول مذکورہ بالا کا جواب دیتے ہیں کہ خواجہ حسن بصری نے جو بدعتی کے پیچھے نماز جائز بتلائی ہے اس سے بدعت حسنہ مراد ہے۔ پھر اس بدعت حسنہ کی مثال نماز تراویح بتلا کر آخر میں کہا ہے کہ ایسے امام بدعت حسنہ کرنیوالے کے پیچھے اقتدا کی جائے تو جائز ہے گو **خلاف اولیٰ ہے** (اہل فقہ ۱۰ محرم صفحہ کالم ۳)۔

اب ناظرین ذرہ غور سے دیکھیں کہ اس خبطی نے کچھ سوچا ہے کہ اس تحریر کا اثر کہاں تک پہونچا اور نتیجہ کیسا نکلا؟ سنو! ہم بتلاتے ہیں کہ اس تحریر کے مطابق اس کے باپ کے پیچھے بھی نماز پڑھنا اچھا نہیں کیونکہ نماز تراویح وہ بھی پڑھتا ہے اس لئے کہ اس کی اس تحریر سے دو باتیں ثابت ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ تراویح بدعت حسنہ ہے دوسرے یہ کہ بدعت حسنہ کرنے والے کے پیچھے ترک اقتدا (نماز نہ پڑھنا) اولیٰ اور افضل ہے جس کے معنے صاف ہیں کہ جتنے لوگ تراویح پڑھتے ہیں ان سب کے پیچھے ترک اقتدا افضل ہے نتیجہ یہ ہوا کہ بہ فضیلت ان کے پیچھے اقتدا کرنا چاہئے جو تراویح کو سرے سے جواب دے بیٹھے ہیں بہت خوب

میرے پہلو سے گیا یار الا نگر سے پٹا ۞ مل گئی اسے دل تجھکو مراد [illegible]

بعض خبطی گھبرا کر اس دعوے پر یہ آیت پیش کیا کرتے ہیں جسمیں حضرت ابراہیم

ahmadimuslim.de

علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ - اس سے پہلے مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم سے خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تجھکو امام بناؤنگا انہوں نے عرض کیا کہ میری اولاد کو بھی امام بنائیو - خدا نے فرمایا ظالموں کو یہ منصب نہیں پہونچیگا - کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گمراہ شخص امامت کے لائق نہیں - اسلام کی حالت کیسی کچھ قابل رحم ہے کہ اس کے علماء اس کے جاننے کے دعوی بھی اسکو نہیں جانتے - ان کے خیال کے مطابق حضرت ابراہیم کی دعا کا مطلب یہ ہوا کہ خداوندا میری اولاد کو بھی کسی مسجد کا امام بنائیو - واقعی دعا تو بڑی ضروری اور زبردست ہے بلکہ ساتھ ہی اس کے حضرت ابراہیم کی اولو العزم طبیعت کے مناسب حال بھی - کیوں نہو المرء یقیس علی نفسہ ؎

اُس نے لف پہ بھیتی شب دیجور کی سوجھی * اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

اسکا جواب ہم کئی ایک دفعہ دیچکے ہیں کہ امام کا لفظ تین معنوں میں آتا ہے (۱) نبوت (۲) خلافت حکومت (۳) امامت صلوٰۃ - ان سب معانی کی ماہیات الگ الگ ایک دوسرے سے متباین ہیں ایسے مواقع میں علم اصول کا قاعدہ ہے کہ لفظ کو یا تو ان سب معانی میں مشترک کہا کرتے ہیں یا حقیقت مجاز مانتے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے یہ کہتے ہیں کہ الحقیقۃ والمجاز اولیٰ من الاشتراک (مُسلّم مسلم وغیرہ) یعنی حقیقت مجاز کہنا مشترک کہنے سے اچھا ہے - حضرت ابراہیم کی دعا میں جو امر مطلوب ہے وہ امامت نبوت ہے یعنی اسکا مطلب ہے کہ خداوندا امامت نبوت جیسے مجھکو مرحمت ہوئی ہے میری اولاد کو بھی مرحمت ہوا کرے چونکہ اولاد کا لفظ جمع کا صیغہ تھا حالانکہ اولاد ابراہیمی میں سب لوگ منصب نبوت کے اہل نہ ہوئے تھے چنانچہ فرمایا وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِيْنٌ اس لئے جناب باری نے فرمایا کہ منصب نبوت ظالموں یعنی بے فرمانوں کو کسی طرح نہ پہونچیگا - اب ظاہر ہے کہ اس آیت کو امامت صلوٰۃ سے کوئی تعلق نہیں - اہل علم جانتے ہیں کہ سلب حقیقت سے سلب مجاز لازم نہیں آتا - کیا یہ لازم ہے کہ ہم کسی مقام میں شیر (درندہ) کی نفی کریں تو بہادر کی نفی بھی ہو جائے - واللہ ایسے اقوال کے قائل کو تو فتوے نویسی سے پہلے اپنے دماغ کا علاج کرانا مقدم ہے - ناظرین کے طول طبع کے خوف سے میں اتنے ہی پر قناعت کرتا ہوں - اور اپنا مافی الضمیر پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ میں ارکان صلوٰۃ میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ان دونوں کا کوئی تعلق نہیں سمجھتا - اس لئے جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان نماز ادا کرتا ہے اسکے پیچھے اقتدا کرنا میں جائز جانتا ہوں - گو اعتقادی فتور کیوجہ سے امام کی نماز قبول نہو تاہم مقتدی کی قبول ہو جائیگی

یہی مطلب اُس حدیث کا ہے جسکو امام بخاری نے روایت کیا ہے فان اخطأوا فلکم وعلیھم یعنی امام اگر قصور کرینگے تو یہ گناہ انپر ہوگا تمہاری نماز ہو جائیگی ایک حدیث میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواز اقتدا کی انتہا خود اپنے الفاظ میں بیان فرما دی ہے صلوا معھم ما صلوا القبلۃ (ابوداؤد) یعنی جبتک امام قبلہ کی طرف نماز پڑھیں اُس کے ساتھ پڑھ لیا کرو - اہل علم اس مشروطہ عامہ سے اصل مطلب سمجھ سکتے ہیں کہ صحت صلوٰۃ کے لئے کیا کیا امر ضروری ہے -

پس اگر کسی صاحب کے علم میں میرے دعوے کے خلاف کوئی دلیل ہو تو انکا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں انکی دلیل کو بھی اخبار میں درج کرکے پبلک کی روشنی میں لاؤنگا - والعلم عند اللہ -

---

تعاقب

اہلحدیث مورخہ ۱۲ ذی الحجہ جو ۵ ذی الحجہ کے ساتھ شائع ہوا ہے - اُس میں دربارہ زکوٰۃ جنسی کے آپکا ایک فتوے دیکھا جس میں آپ فرماتے ہیں - ”جس زمین کی مالگذاری واجب ہے اسکا بیسواں حصہ بشرطیکہ آبیانہ نہری نہو اور مالگذاری کے علاوہ آبیانہ نہری بھی ہے تو میرے ناقص علم میں چالیسواں حصہ واجب ہے“ - یہ فتوے مطالب بالدلیل ہے - کیونکہ شریعت میں دو ہی صورت عشر اور نصف العشر مجھکو معلوم ہے چار صورتیں جو آپنے لکھی ہیں انکی کیا دلیل ہے - دوسرے (لفظ مالگذاری واجب ہے) تفصیل طلب ہے اگر یہ مطلب ہے کہ مالک زمین نے باجرت معینہ لوگ زمین لیکر کھیتی کرتے ہیں اور کرایہ اس زمین کا دیتے ہیں تو ایسے زمین کے پیداوار میں فی ما سقت السماء والعیون نصف العشر وفی ما یسقی بالنضح ربع العشر چار صورت شریعت میں کہاں وارد ہوا - براہ کرم اس کے جواب سے جلد اخلاج کا رفع فرمائیے -

عبد اللہ از ضلع دربھنگہ -

جواب - چونکہ عشر اور نصف کی بنا محض آسانی پر ہے اسی لئے معمولی اخراجات پر بھی نصف عشر کا حکم فرمایا گیا ہے تو پھر ایسے اخراجات کو کیوں نظرانداز کیا جائے جو ان اخراجات سے زیادہ ہوں جن کی وجہ سے عشر سے نصف تک نوبت پہونچی ہے - یعنی سرکاری مالگذاری جسکا اندازہ ربع پیداوار تک ہی جاتا کہ حدیث میں وارد ہے اذا بعثتم میسرین کیا یہ مقام غور نہیں کہ ربع پیداوار تک تو سرکار وصول کرے جیسا کہ بندوبست کے کاغذات سے معلوم ہوتا ہے - مگر شریعت کی طرف سے مالک زمین پر اسکا کوئی اثر نہو یہ قرین فہم نہیں معلوم ہوتا - واقعی اس خرچ کو ملحوظ رکھنا چاہئے - یہ میرا فہم ہے - ممکن ہے غلط ہو

ایک مسلمان کے چند سوال

گزشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ رسول اللہ سلام علیہ و دیگر بزرگان دین جو گذر چکے ہیں یا ہماری نظروں سے غائب ہیں انکو حضرت یا حضرت اقدس کے خطاب سے یاد کرنا قرآن حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اور صحابہ نے تمام عمر رسول اللہ سلام علیہ کو کبھی اس لقب سے پکارا ہے یا نہیں اور حضرت مصدر ہے اور حل مصدر بذریعہ مشتقات ہی کلام عربیہ میں ثابت ہے تو حضرت کے معنی حاضر ہونے والا یا حاضر کیا گیا ہوتے ہیں جب ہم رسول اللہ سلام علیہ یا کسی اور بزرگ کو اس وصف میں مانا اور انکو حاضر جاننا جو وصف اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ہے داخل کیوں سے شرک فی الصفات تو لازم نہیں آتا۔ اگر نہیں آتا تو مولود کی محفل میں جو رسول اللہ سلام علیہ کو لوگ حاضر جانتے ہیں اور کھڑے ہو کر آپکی تعظیم کرتے ہیں۔ انکو کیوں مشرک کہا جاتا ہے۔ اور حضرت کا لفظ بزرگوں کے نام کے ساتھ لگانے کا اول کون موجد ہے اور مرزا صاحب کی جماعت کے لوگ بھی مرزا صاحب کی غیبوبت میں مرزا صاحب حضرت اقدس ہی کہکر نام لیتے ہیں اس کی دلیل قرآن و حدیث میں کیا ہے؟

جواب۔ حضرت کا لفظ گو اصل لغت میں مصدر ہے مگر اردو اور فارسی محاورہ میں بلکہ عربی میں بھی جب نام کے ساتھ آتا ہے تو اس وقت اس کے معنے صرف ایک تعظیمی لفظ کے ہوتے ہیں جیسے جناب کا لفظ۔ اس اصطلاح کی وجہ یہ ہے کہ حضرت بمعنے مفعول ہے جسکے معنے ہیں حاضر کیا گیا یعنے ایسا شخص جس کے پاس لوگ آکر حاضر ہوتے ہیں چونکہ ایسا شخص جس کے پاس لوگ جمع ہوتے ہوں صاحب عزت ہوتا ہے اس لئے بطریق استعارہ یہ لفظ محض تعظیم کے معنے میں لیا گیا چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کرو ارشاد ہے تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ پس یہ لفظ حضرت یا جناب اسوجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کے حق میں جائز ہے کہ تعظیمی ہے۔ حاضر ناظر اس سے نہیں سمجھا جاتا جیسے اردو محاورے میں جناب کے لفظ سے نہیں سمجھا جاتا حالانکہ جناب اور حضرت کے معنے ایک ہی ہیں۔ اول موجد اسکا معلوم نہیں مگر استعمال صحیح ہے۔ گو صحابہ کے زمانہ میں نہ تھا مگر چونکہ عربی قدیم اور جدید کے محاورات میں بھی گونہ تغیر آگیا ہے۔ چنانچہ آج کل مصر وغیرہ بلاد میں کہا جاتا ہے المرجوّ من حضرتکم یا من حضرت الاستاذ العلامہ حالانکہ عربی قدیم میں یہ محاورہ نہیں ملتا۔ متنبی کے

اشعار جو چوتھی صدی کی یادگار ہیں بھی اس قسم کے محاورات سے خالی ہیں اس لئے اس قسم کے محاورات گو زمانہ صحابہ میں نہ ملیں تو محض نہ ملنا انکی غلطی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں کہ زمانہ صحابہ کے بعد کی ایجاد بدعت ہوگی بلکہ یہ محاورہ زبان سے تعلق رکھتا ہے پس جس زمانے میں جو لفظ تعظیمی ہوگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کے لئے بولا جائیگا۔ مرزا صاحب کی جماعت اگر صرف حضرت ہی بولتی تو کہا جاتا کہ ان کے اعتقاد میں چونکہ مرزا صاحب واقعی بزرگ ہیں اس لئے یہ لفظ بولنا انکی اعتقاد پر متفرع ہے مگر وہ تو غضب یہ کرتے ہیں کہ حضرت کے ساتھ اقدس کا لفظ بھی بڑھاتے ہیں۔ اور اقدس اسم تفضیل کا صیغہ ہے جسکے معنے ہیں سب سے زیادہ پاک اور مقدس اس کے معنے کی وسعت یہانتک پہونچتی ہے کہ مرزا صاحب کے سوا جتنے نبی رسول اور بزرگان دین ہیں ان سب پر مرزا صاحب کو تقدس میں برتری ہے چنانچہ مرزا صاحب خود بھی لکھتے ہیں میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اسپر ہر ایک بلندی ختم کیگئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵) یعنی میں سب سے اعلےٰ اور ارفع ہوں پس یہی وہ جہالت اور گمراہی ہے جس کے روکنے کو پروردگار نے فرمایا ہے۔ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى یعنی تم اپنے نفسوں کو پاک نہ سمجھا کرو خدا خود متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ (باقی دارد)

اہل قرآن لاہور کے ٹکڑے

فرقہ اہل قرآن لاہور کے حالات خلاصہ مزید بلاں یوں ہیں کہ منشی انشاء اللہ صاحب بانی فرقہ جدیدہ نے مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے مقابل ایک نئی نماز قرآن شریف سے تیار کر کے اپنے فرقہ کو دی جو دونوں فرقہ اول کی نماز سے اگر بڑھکر نہیں تو برابر ضرور ہے۔ غرضیکہ جب نماز دو جماعت معراج پاگئی تو اس نے پھر ایک تیسری نماز تیار کر لی اور اپنے فرقہ جدیدہ کو ایماندارانہ سمجھایا کہ اصل بات یہ ہے کہ کوئی مضمون نماز کا قرآن شریف میں مقرر نہیں اسلئے ہر شخص اپنی اپنی خواہش کے مطابق تیار کر سکتا ہے مگر دقت یہ ہے کہ ایسے مضامین کو ہر شخص استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ جب ایک شخص نے اپنی سر دردی کی دعائے تیر کا نماز میں مضمون بیان کیا تو اور مراد دن والے اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لہٰذا اہل نماز کا مضمون اور دعائیں وہی ہو سکتی ہیں جو سب کی مطلب برابر پر حاوی ہوں اسلئے وہ نماز جو پہلے سب مسلمان

لے واہ سبحان اللہ کیا عمدہ اردو محاورہ ہے۔ (اہلحدیث)

پڑھتے چلو تسٹے ہیں وہی ہر ایک عالم پر عادی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نماز کے مضامین کو اس نے قرآن شریف سے ثابت کر کے بھی مجھکو دکھا دیا۔ چنانچہ اس سوال قرآن کے نئے فرقے میں عجب کھلبلی پڑ گئی۔ تب سب نے ملکر مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جاوے؟ لہذا قرار پایا کہ سب ملکر اب کے جمعہ کی نماز مسجد چینیاں والی میں اہل حدیث کے ساتھ ملکر پڑھیں تب تو سب کے سب اصلی التثلیث یعنی ایک کے تین فرقے ہو گئے چنانچہ جملہ ۷ نفر میں سے چار۔ پانچ نے تو منشی انشاء اللہ کے ساتھ اس خیال سے جمعہ کی نماز پڑھی ہے۔ کہ جب تم خود اہلحدیث کی مسجد میں چلکر نماز پڑھو گے تو ہم بھی چلینگے۔ اور پانچ سات نے کہا کہ ہم تو نہ ادھر کے رہینگے اور نہ ادھر جاتے ہیں۔ اور تیسرے نمبر کے پانچ چار نے چپکے چپکے چینیانوالی مسجد میں اگرچہ جمعہ پڑھا۔ ادھر پہلے فرقے کے باقی ماندہ چند اشخاص نے جو مولوی عبداللہ و میاں چٹو کے ساتھ جمعہ پڑھا تو اوپر سے انچا اہل حدیث ہی آدھمکا سب نے اپنے فرقہ اہل قرآن لاہور کا شگوفہ پھوٹ نکلا۔ "مضمون پڑھکر کھلبلی پڑ گئی لگو ایک دوسرے کا منہ تکنے کہ ہیں! یہ پتھر کس ظالم نے مارا؟ کہ فرقہ اہل قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے! تب میاں چٹو نے خود منشی انشاء اللہ سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا کام ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ اس شیطان (مولوی عبداللہ) کا کام ہے تب میاں چٹو نے کہا کہ نہیں بلکہ تمکو اصلاح کرنی چاہئے اور وہ یوں ہو سکتی ہے کہ تم کہدو کہ یہ باتیں بالکل غلط ہیں جسپر منشی انشاء اللہ نے کہا کہ دس ہزار لعنت ہے ایسی اصلاح پر۔ مولوی عبداللہ کا ترجمہ در ترجمہ اور حاشیہ در حاشیہ والا قرآن شریف بھی بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب ایسی ہی لوگ اس سے بیزار ہو گئے ہیں فقط

نیازمند محمد ابراہیم وکیل اسلام محلہ سادھواں لاہور

آگ کس نے بھڑکائی؟

آگ پانی میں لگاتی ہیں لگانیوالے!

اصلاح ایک پرچہ ہے جسکو شائع ہوتے آج دس برس ہوتے ہیں۔ ابتدا میں یہ پرچہ پٹنہ کے محلہ گدری سے شائع ہونا شروع ہوا۔ جسوقت اسکا ابتدائی پرچہ نکلا ہم پٹنہ میں موجود تھے ہمارے پاس بھی پہونچا ہم نے اوپر کی لوح دیکھکر سمجھا کہ اڈیٹر صاحب شیعہ ہیں یہ پرچہ آپ نے اس غرض سے نکالا ہے کہ اس سے شیعوں کی اصلاح کریں شاید آپ کی تحقیق میں بھی شیعوں میں عموماً زنا کی کثرت بے حیائی کی لت۔ سود خواری اور نشہ خواری کی عادت بہت ہو۔ مونچھیں بڑھانی داڑھی صاف کرانی بٹیر بازی۔ مرغ بازی کبوتر بازی عمل خلاف فطرت۔ اسراف فضول خرچی۔ تعزیہ پرستی۔ اوہام پرستی بہت ہے لیکن خیر سے یہ سب امور مذکورہ بالا اڈیٹر صاحب کے نزدیک قابل اصلاح نہ تھے آپ نے اپنی قوم کی اصلاح سے آنکھ بند کر کے ایک دوسری قوم کی اصلاح کے پیچھے پڑ گئے ہمکو معلوم نہیں۔ شاید یہی پیشہ آبائی ہو

شیعوں کے اصلاح کی ضرورت نہیں

اڈیٹر صاحب نے دیکھا کہ انکی اصلاح کیجائے انکی ضرورت ہی کیونکہ زنا سے شیعوں کو روکا جائے وہ تو متعہ کے مبارک نام سے متبرک اور حلال طیب ہو بے حیائی سے روکا جائے وہ تو عین عبادت ہے امام جعفر صادق کا برہنہ ہو کر ستر عورت پر چونہ لگا کر نماز پڑھنے کی حدیث آپ کو یاد ہوگی نشہ خواری سے روکا جائے کیونکہ شراب کی تجارت انکے امام نے جائز کر دی کتب اربعہ شیعہ کو آپنے ملاحظہ فرمالیا ہوگا۔ سود خواری تو بالکل حلال ہے کیونکہ اسکی حرمت سنیوں کے قرآن ایڈیشن عثمانی یعنی موجودہ قرآن میں ہے لہذا اسکی ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ عمل خلاف فطرت سے روکا جائے کیوں؟ وہ آیت آتی بشتقدمہ سے ثابت ہے اور مجتہدین کی آجتک جری رہی ہے۔ داڑھی صاف کرانے مونچھیں بڑھانی سنیوں کی مخالفت کا ثواب ہے۔ نماز ترک کرنا یہ کوئی ایسا گناہ نہیں غرض اسی طرح اسراف فضول خرچی تعزیہ پرستی وغیرہ وغیرہ جسقدر ایسے گناہ ہیں محبت شیعوں سے معاف ہیں شیعی سیدھے جنت میں داخل ہونگے کیونکہ امام حسین علیہ السلام کے غم میں دو قطرے آنسوؤں کے بہانا کافی ہیں امام حسین مثل حضرت عیسے کے شیعوں کے گناہوں کے کفارہ ہوچکے اور ترقی درجات کے لئے متعہ کافی ہے۔ پانچویں بار متعہ کرنے سے حضرت علی کے درجہ سے بڑھکر رسالت کا درجہ ملجاتا ہے نوسہ میں حمزہ اور قربت میں حج کا ثواب ملتا ہے۔ غسل کرنے میں ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اللہ اکبر شیعوں کے درجات کو کیا پوچھنا ہے سنی جھٹ سے دوزخ کو دیکر نکالے جائینگے اور شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر تھوپے جاوینگے۔

غرض امور مذکورہ بالا پر نظر کر کے

اڈیٹر اصلاح نے اہل سنت کی اصلاح بنانا شروع کی اور آیت [illegible] ٹائیٹل پر لکھکر وہ آفت مچائی کہ الامان۔ شیعے سنیوں کے مباحث تو سے دبے پڑے تھے کوئی انکا نام بھی نہیں لیتا تھا۔ یہ آگ مدت سے دبی ہوئی تھی جو کچھ چھیڑ چھاڑ دونوں کی آپس میں ہو چکی تھی اسکا ذکر مذکور بھی نہیں تھا۔ اصلاح نے اسمیں اسپرٹ دیکر دہونکنا شروع کیا۔

اصلاح کا طرز عمل

ahmadimuslim.de

آپنے اہل سنت بالخصوص اہلحدیث واحناف پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم بالخصوص خلفائے راشدین انمیں بھی خاصکر سیدنا فاروق کو اور ام المومنین حضرت عائشہ کو اپنی گندہ دہنی اور شرافت کا نشانہ بنایا کوئی پرچہ اس دس برس کے عرصہ میں نہیں نکلا ہوگا جسمیں ان مقدسین امت پر سب وشتم لعن و طعن نہ ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی توہین نہ ہوئی ہو۔ امام بخاری امام ابوحنیفہ یا دیگر ائمہ پر بجا سخت وسست نہ کہا گیا ہو

اہلحدیث کو مخاطب کرکے

میاں اڈیٹر صاحب نے کہا کہ آپ کیوں حدیث پر عمل نہیں کرتے ہو فلاں فلاں مسئلہ آپکا پیش کیا جاتا ہیں کیونکہ مقلدین تو یہ کہکر الگ ہو جاتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں۔

اہلحدیث کو سمجھایا

منجملہ ان مسائل کے مسح قدمین کا مسئلہ ہے آپ نے اس میں ایک رسالہ لکھ ڈالا جسکا جواب نہایت لاجواب اہلحدیث کی طرف سے لکھا گیا اس رسالہ کا نام (ایک شیعہ کا جواب) ہے آرہ مدرسہ احمدیہ سے ملتا ہے۔ آپنے کلوخ عمری کے تلاش میں بڑی محنت کی۔ اس میں بھی ایک رسالہ لکھا ہے اسکو جواب بھی نہایت پرزور اہلحدیث کی جانب سے شائع ہوا جسکا نام دمغ الحجارہ ہے اور وہی کلوخ عمری ایسا شیعوں کے سر پہ لگایا گیا کہ اجتک جواب کی تاب نہ ہوئی۔ شب قدر کے متعلق ایک تحریر نکلی جسکا جواب مولانا عبداللہ مرحوم نے لکھا۔ یہ سب مدرسہ احمدیہ آرہ سے ملتا ہے۔

اس کے بعد آپکا قلم چلا تو مت پوچھو کسی کو ابھارنا کسی کو لڑانا کسی کو سب وشتم کسی کو کوسنا کسی پر لعن طعن یہانتک کہ وہ حضرات شیعہ جنکی نظر وقتی اصلاح پر ہو (خواجہ غلام الحسنین وغیرہ) ان کو بھی آپنے نہ چھوڑا حضرات علی گڑھ نواب محسن الملک وغیرہ وغیرہ کوئی انکی دریدہ دہنی سے بچا ہے اہلحدیث یا الگ احناف یا الگ

بھلا ہے کوئی اہل انصاف

کیا کوئی اہل انصاف ہے جو انصاف کرے کہ اسوقت جو مابین اہل سنت وشیعہ چھیڑ چھاڑ ہے اسکا بانی کون ہے۔ یہ آگ کس نے بھڑکائی۔ اسکا بادی کون ہے۔ کوئی اہل انصاف ہے کہ دیکھے کہ یہ اصلاح اصلاح کرتا ہے یا افساد؟ اہل سنت کئی برس تک خاموش رہے کوئی پرچہ یا رسالے ان کی دریدہ دہنی روکنے کیلئے نہیں نکالے۔ لیکن جب معاملہ دگرگوں نظر آیا اور دیکھا گیا کہ بد اعتقادی ایمان والے لوگوں میں پھیلانے کے لئے بے طرح کوشش کی جا رہی ہے۔ تو

اہلحدیث والنجم نے ادہر قدم بڑھایا بالخصوص النجم نے اسکا التزام کیا اور نہایت تہذیب سے اس پاک فرقہ روباہ صفت کا جواب لکھنا شروع کیا۔

شیعوں کے متعدد پرچے

اصلاح کے بعد متعدد پرچے اس پاک گروہ کے شائع ہونا شروع ہوئے۔ اثنا عشری الحکم۔ الشمس۔ الشیعہ۔ وہ تمام فخر اللہ کرنے اصلاح سے اپنا نمبر اس پاک فعل دریدہ دہنی اور جوہر شرافت دکھانے میں) بڑھا دیا ہر پرچہ میں اپنی پوری شرافت کا جوہر دکھاتے ہیں

اسکا الزام کس پر ہے

اب اگر اہلحدیث یا النجم میں ان ناپاک حملوں کی روک تھام کیجاتی ہے اور وہ الزامات جو حسب معتقدات شیعہ ان کے ائمہ پر لگائے جاتے ہیں تو اسکا جوابدہ کون ہے؟

یہ مقبول احمد صاحب شیعہ

جن کے فتنہ کی آگ سے ہندوستان چیخ اٹھا کون ہے؟ النجم اہلحدیث اور اصلاح کی تاریخ اشاعت ملا کر دیکھ لو اور انصاف کرو۔

اصلاح نے جو آگ بھڑکائی ہے

ہم نہیں سمجھتے اسکا انجام کیا ہوگا؟ اور ان دونوں فرقوں کے نصیب میں کیا ہے! اور جس فتنہ کی بنیاد اصلاح نے ڈالی ہے کہاں تک اپنا اثر دکھلا کر رہیگا۔ حضرت اہل سنت ابتک سکوت سے کام لے رہے ہیں۔ اہلحدیث یا النجم کے کچھ الزامی جوابات سے کیا ہوتا ہے۔ ان کی گندہ دہنی دریدہ دہنی اور ناپاک حملوں کے ترکی بترکی جواب کون دے سکتا ہے؟ اور کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ وہ مقدسین امت جنکے ذریعہ ہم تک اسکی کتاب پہونچی ہمکو دین اسلام نصیب ہوا اور وہ رسول کریم جنکی حرمت بچانے کے لئے ہمکو جان دینا لازم ہے ان پر اور ان کے ازواج مطہرات پر ناپاک اور ناگوار اور بیہودہ حملے ہم کیونکر برداشت کر سکتے ہیں۔

فان ابی ووالدہ وعرضی ❊ لعرض محمد منکم وقاء

یہ شعر میرے باپ اور ماں اور میری آبرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو بچانے کے لئے تم سے اے شیعو! سپر اور ڈھال ہیں۔

آپکے میاں فخر الحکماء نے تنقید بخاری لکھی اسکو اٹھا کر دیکھو تو ساری کتاب کا نچوڑ یہ ہے کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث لی اور حضرت عمر وحضرت صدیقہ وامام بخاری پر تبرا کرنا شروع کیا۔ تنقید بخاری کے معنے ہم نے تبرا کے ابتک نہیں جانا تھا لیکن میاں فخر الحکماء نے بتا دیا جس طرح یہ لوگ تقیہ کے معنے دیوثیت اور بے حیائی کے

اصلاحی ... ان حضرات کی زندگی کے حالات ... الہدیث امرتسر

کیا کرتے ہیں ایسی ہی یہاں بھی۔

اصلاح اور شیعوں کے پرچے کی نیک نامی

معزز وکیل امرتسر رقم طراز ہے یہ بہار کے دو ماہوار رسالے خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان لوگوں نے قدرا کی اس غلطی کو اچھی طرح محسوس کیا کہ دائرہ تبرا چند اشخاص تک محدود ہے اُن کے توسن ظرافت کے لئے وسیع میدان کی ضرورت تھی سو حقوق طلبی استحقاق حق اور آزادی سے مستفیض ہونے کا یہ مطلب سمجھا گیا کہ اس ضرورت کو پورا کیا جائے۔ ہم کشادہ دلی سے تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ ضرورت اچھی طرح پوری کی کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جو مصنفین کے جوہر شریعت اور حق پژوہی کا نمونہ نہ ہو۔ انکے مخالفین (اہل سنت) کے حصے میں تو صدیوں سے گالیاں اور بد دعائیں آرہی ہیں مگر پہلو ان کی توضیح کو ٹھڑیوں میں محدود تھی۔ اب علانیہ دی جارہی ہیں اکا ذیب اور اتہامات و بہتان سے کافی مدد لیکر دشنام کے فرض کو انجام دینا مشکل کام ہے مگر وہ اسکو انجام دے رہے ہیں اور اچھی طرح۔ اتحاد تو جب ہو جب دونوں طرف سے آمادگی ہو لیکن جب ایک فریق یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتا کہ "ہم سنیوں کو ہندوؤں سے بدتر سمجھتے ہیں" تو پھر اتحاد کی کیا سعی۔ اصلاح اور شیعہ جیسے فساد انگیز رسالوں کو گالیاں دینے ہیں مزہ آئیگا۔ اسوقت تک نہ کسی انجمن کے جلوس سے ایسا فرق پیدا ہوا اور نہ کسی بے خبر کی مجذوبانہ آرزو میں۔" وکیل عدد ۱۷ جلد ۱۳ ۱۸ جنوری ۱۹۱۶ء

ہمعصر دکن ریویو حیدرآباد رقمطراز ہے "ایڈیٹر اصلاح ہمیشہ نوک قلم سے نوک سنان اور نیزہ کا کام لیتے ہیں حضرت نقاش دکن ریویو کی ایک غزل میں فرماتے ہیں ؎

شیعہ و اصلاح سے انجم اور اہلحدیث + کوئی نسبت رکھتے سب و شتم کرنے میں نہیں

(باقیدارد)

عبد السلام عفی عنہ مبارکپوری از صادقپور۔ پٹنہ

رسالہ الفیض

اس رسالہ کی جامع مانع تعریف تو یہی کہ یہ رسالہ علم کی روشنی پھیلا کر جہالت کی تاریکی مٹانے میں اپنے رنگ کا صرف ایک پرچہ ہے۔ اس خوبی اور اتنی بڑی حجم کا کوئی رسالہ ہندوستان میں جاری نہیں ہوا۔ اسکا مقصد حمایت اسلام اور اشاعت علوم اسلام ہے اس میں مندرجہ ذیل مضامین مسلسل ہر مہینے شائع ہوتے ہیں۔

علم اصول۔ اصول حدیث۔ تحقیق مسائل۔ تصوف۔ تردید آریہ سماج۔ تردید نصاریٰ۔ روایت اہل اسلام۔ فضائل اسلام۔ تاریخ اسلام۔ علوم اسلام۔ خبریں۔

فیض آباد سے اس رسالہ کے صرف ۲ نمبر شائع ہوئے تھے کہ بعض وجوہ معرض التوا میں آگیا اور اشاعت کچھ دن رک گئی۔ اب اسکا دفتر فیض آباد سے منتقل ہو کر لکھنؤ آگیا ہے اور اسکی اشاعت کا معقول انتظام کیا گیا ہے پس ہر دیندار کو لازم ہے کہ وہ اس رسالہ کے دیدار سے اپنی چشم ایمان کو پرنور کرے اور اس گوہر بے بہا کی خریدی میں ہرگز تاخیر نہ کرے۔ قیمت سالانہ بلغ ستے روپیہ عہ محصولڈاک۔

لکھنؤ میں دفتر الفیض کے منتقل ہونے اور الفیض کے استحکام اور ترقی کی خوشی میں ستو درخواستیں جو پہلے موصول ہونگی اُنسے تہائی قیمت یعنی بجائے ستے کے صرف عہ سالانہ معہ محصولڈاک لیا جاویگا۔

المشتہر

محمد یوسف شمس مدیر الفیض لکھنؤ

اڈیٹر: آپنے الفیض کا پہلے بھی اشتہار دیا تھا بلکہ جاری بھی کیا تھا مگر پھر بلا اطلاع بند کردیا۔ اب بھی خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ بہرحال انتظام سے کام شروع کریں۔

غریب فنڈ

ابو غنی احمد صاحب سب اوورسیر خانقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ	عہ
میاں صلاح الدین صاحب گھنٹے کے بانگر ضلع گورداسپور (رسائل)	عہ
مولوی غلام محمد مدرس دیہاتی ڈوڈر ڈاکخانہ یارو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۸ر
دین محمد صاحب امرتسری (رسائل)	۸ر
بقایا سابقہ	ہکر
میزان کل	للعہ

تین اخبار بنام مولوی غلام محمد مدرس وڈوڈر و صلاح الدین گھنٹے کے بانگرو دین محمد امرتسری جاری کئے گئے۔ باقی ۱۵عہ آر

درخواستیں

میاں اسد جوایا امام مسجد کوٹ دینا ڈاکخانہ شرقپور ضلع لاہور
عبد الجبار طالب علم زیر مسجد امام علی سوداگر محلہ سبزی منڈی لکھنؤ
نور محمد طالب علم خادم مسجد موضع انس ڈاکخانہ محمود کوٹ ضلع مظفرگڑھ
سید محمد شاہ ازدولپوروالے ڈاکخانہ قلعہ گڑھ ضلع گورداسپور

* دنا مبالغہ اہل علم کی نظر میں وقعت کھونا ہے۔ غائب اڈیٹر

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۱ - عورتوں کو زیورات سونے چاندی کے پہننا سنت ہے یا کہ خلاف سنت؟
(محمد عبد الستار از ابراہیم پور ڈاک خانہ دلی پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۱۰۱ - آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے زیورات طلب کئے تھے۔ اس پر آیت نازل ہوئی تھی تعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا (آؤ میں کچھ دیکر تمکو چھوڑ دوں) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیورات چاندی سونے کے پہننے جائز ہیں۔ ایک حدیث میں ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ کے گلے کا ہار گم ہو گیا تھا۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیورات کا پہننا جائز ہے بعض حدیثوں میں سونے کا زیادہ پہننا منع بھی آیا ہے۔ ان احادیث کی تطبیق جمہور علماء نے یوں دی کہ بطور فخر دریا کے پہننا منع ہے۔

س نمبر ۱۰۲ - مردوں کو سونا چاندی بھی پہننا حرام ہے یا کہ تانبا پیتل گلٹ وغیرہ بھی۔ یا کہ تانبا پیتل گلٹ کے جو تمام زنجیر انگوٹھی پہننا جائز ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۲ - مردوں کو سونا تانبا پیتل وغیرہ کا پہننا حرام ہے۔ چاندی کے جو تاکچھ ایسے منع نہیں۔ گلٹ بھی منع نہیں۔ والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۰۳ - بے قلعی کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں مثلاً تانبا پیتل گلٹ پھول وغیرہ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۳ - شرعی طور پر تو منع نہیں البتہ طبی طور پر مضر ہے۔

س نمبر ۱۰۴ - لوگوں کو ہدایت کیلئے مولود کا نام رکھکر بلانا اور جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نام مولود کا اور کچھ بھی شرک و بدعت کی کہیا دے۔

ج نمبر ۱۰۴ - کچھ حرج نہیں مولود کے صحیح صحیح واقعات بھی ضمناً بیان کئے جائیں تو جائز ہے۔ البتہ غلط سلط روایات اور قیام وغیرہ منع ہے۔

س نمبر ۱۰۵ - دس پانچ عورتیں اس سے کم زائد بیوم جمعہ ایک جا ہو کر جماعت سے نماز پڑھتی ہیں آیا جمعہ کی نیت کرکے نماز پڑھیں یا کہ ظہر کی۔ اگر جمعہ کی نیت کرکے پڑھینگی تو کیا بدون خطبہ پڑھے جمعہ ہوگا؟ کیونکہ خطبہ پڑھنا کوئی نہیں جانتی ہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۵ - ظہر کی نیت سے پڑھیں۔ خطبہ جمعہ کے لئے ضروری ہے۔

س نمبر ۱۰۶ - خاکسار عرصہ پندرہ یا سولہ سترہ سال سے مجذوم ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں پروردگار کا مشکور ہوں اسی حالت میں کتب اسلامی جاری کیا۔ طلب تنخواہ کچھ مقرر نہیں ہے۔ اگر کسی نے دیا تو لے بھی لیا۔ نہ دیا تو طلب بھی نہیں کرتے۔ اس میں خاکسار کے لئے کیا منفعت ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۶ - حدیث شریف میں آیا ہے۔ خیرکم من تعلم القراٰن وعلمہ یعنی جو کوئی قرآن شریف پڑھے اور پڑھا دے وہ مسلمانوں میں سب سے بہتر ہے۔ بس یہی ثواب آپکو ہے۔ ایک حدیث میں ہے اذا اعطیت بلا اشراف نفس فخذہ و تمول جب تم کو بلا طلب اور بغیر سوال کے ملے تو تم لے لیا کرو۔

س نمبر ۱۰۷ - شہادت حضرت امام حسین رض کی تیغی ہے یا دبائی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۷ - امام حسین تلوار سے شہید ہوئے تھے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

س نمبر ۱۰۸ - مولوی عبد المجید صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ ساکن حال بلرام پور کہتے ہیں کہ چار مصلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیسویں سنہ ھ کے بعد قائم ہو گئے تھے۔ یہ کہنا انکا کہانتک ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۸ - مولوی صاحب موصوف کا یہ قول بالکل غلط ہے ہمستاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں کہ چار سو سال کے بعد مذہبی تفریق ہوئی ہے۔ چالیسویں سنہ میں تو ائمہ اربعہ میں سے کوئی امام دنیا میں بھی نہ آیا تھا۔ سب سے اول امام ابو حنیفہ پیدا ہوئے ہیں۔ حالانکہ امام ممدوح کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی ہے۔ امام مالک ان سے پندرہ سال چھوٹے تھے۔ باقی امام تو ان سے بھی پیچھے پیدا ہوئے۔ ۱۵ ارفیس فتوٰی فنڈ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۰۹ - زید نوکر ہو کر ایک مسجد میں .... اور نماز پڑھاتا ہو مگر اب جماعت کے لوگوں میں سے دو فریق ہو کر زید کے شامل نماز پڑھنا نہیں چاہتے اور دوسرا فریق انہی سے نماز پڑھوانا چاہتا ہے۔ اب اسی بات کو لیکر مسجد میں سخت فتنہ و فساد ہونیکا اندیشہ ہے اب سوال یہ ہے کہ عند اللہ و عند الرسول مسجد کو فتنہ و فساد کے بچانا چاہئے یا نہیں؟ دوسرا امام مقرر کرنے ہی سے مسجد فتنہ و فساد سے بچتی ہے اس صورت میں دوسرا امام مقرر کرنا چاہئے یا نہیں؟ (سخاوت حسین علی عنہ)

ج نمبر ۱۰۹ - بغیر صریح کفر کے مقررہ امام کو معزول کرنا جائز نہیں جو لوگ فتنہ و فساد کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں انکی خاطر امام کو معزول کرنا سخت ظلم ہے حدیث شریف میں ہے صلوا معھم ما صلوا القبلۃ یعنی امام جبتک قبلہ کی طرف نماز پڑھے اس کے ساتھ پڑھتے رہو۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت نے کعبہ کی طرف تھوک ڈالنے پر امام کو ہٹا دینے کا حکم فرمایا تھا وہ معزول نہ تھا بلکہ معطل کیا تھا معزول ہوتا تو اس حدیث میں نہ فرماتے کہ صلوا معھم ما صلوا القبلۃ۔

.. ر داخل غریب فنڈ۔

[illegible] ... غلام حسین ... ضلع گورداسپور ... [illegible]

انتخاب الاخبار

امرتسر میں جناب مولوی غلام علی صاحب مرحوم کا مخلص مؤذن حکم الدین جو ابھی حج سے آیا تھا ۹ مارچ کو انتقال کر گیا۔ مرحوم نے چالیس سال لِلّٰہ اذان دی اپنا گذارہ اپنے کام دیا (سقائی) پانی سے کرتا تھا۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے۔ اللّٰھم اغفر لہٗ

انجمن حمایت اسلام لاہور نے معترضین کے جواب میں ایک پمفلٹ شائع کیا ہے اہلحدیث آئندہ کبھی اس پر رائے دیگا۔

دار الامرا میں لارڈ فرانس نے لارڈ کرزن کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ برطانیہ ایران سے اب امر کا معاہدہ کر چکی کہ شاہ ... انگلستان کے جنوبی ایران [illegible] میں اجرائے ریلوے کی کچھ امید نہیں ہے۔

تازہ عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ مشہور مصری محب ملک مصطفےٰ کامل پاشا کے جنازہ کے ہمراہ تین لاکھ آدمی تھے اور سرکاری فوج کی ایک کثیر تعداد بھی ساتھ تھی چونکہ جنازہ اس حیثیت سے عام گذرگاہوں سے نہیں گذر سکتا تھا اسلئے ۹ میل کے چکر سے دفن میں پہنچایا گیا (کیوں نہ ہو۔ عاشق کا جنازہ ہے ذرہ دھوم سے نکلے)

ہم ذکا خیل کی تمام فوج جمرود سے میر کے روز پشاور پہنچ گئی اور عنقریب انکو اپنے ہیڈکوارٹروں کو روانہ کر دی جائیگی۔ (بہت اچھا ہوا ہے فائدہ کشت و خون زیادہ نہ ہونے پایا مگر (فریدی) بلا ڈاکہ مارے اس ہفتہ بھی پشاور میں ڈاکہ پڑا)

سرحد پشاور پر ڈاکے پڑنے اور خاص شہر پشاور کو ان ڈاکوں سے محفوظ رکھنے کے مسئلہ پر سول اور ملٹری حکام غور کر رہے ہیں (تعجب ہے کہ یہ مسئلہ بھی قابل غور سمجھا گیا ہے)

ایام محرم میں بمقام ڈاکہ پولیس کے سپاہیوں اور مسلمانوں میں جو تنازع پیدا ہو گیا تھا اسکے متعلق ایک یوروپین ٹاؤن انسپکٹر پولیس اور چار سپاہی معطل کئے گئے (محرم کی برکت)

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے پانچہزار پانچسو دو آدمی ہلاک ہوئے وارداتیں ۶ ہزار ۵ سو ۴۷ تھیں اور پنجاب میں طاعون سے پچھلے ہفتے ۸ مرے صوبجات متحدہ میں ۱۲۳۶ اور اجپوتانہ میں ۲۶۸ (مرزا قادیانی صاحب! کیا کہتے ہو)

اخبار نیر اعظم مراد آباد کے مالک و اڈیٹر ایس اے ابن علی کو بجرم لائبل ۳ ماہ قید کی سزا دیگئی ہے علاوہ قید کے ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ نصف رقم ڈاکٹر ل بہار سنگیٹ کو بطور ہرجانہ دلائینگے (مقام عبرت)

موجودہ خشکسالی اور چارہ کی کمیابی کیوجہ سے مظفر گڈھ کا میلہ اسپان و مویشیان ملتوی کیا گیا ہے۔

بودھ مذہب کی ایک شاخ انگلستان میں قائم کرنے اور اس مذہب کے اصول انکا مشتہر کرنے کے لئے بودھ سوسائیٹی کے پریذیڈنٹ معہ ۲۵ معتقد اور متمول بودیوں کے عنقریب رنگون سے لنڈن جانے والے ہیں (مسلمانوں کے لئے باعث شرم)

کوئٹہ میں ۲ و ۱ حال کو بارش و ژالہ باری ہوکر ۳ کو برف باری ہوئی اس برفباری اور ژالہ باری سے میوہ کی فصل کو کچھ نقصان پہونچا۔

کلکتہ میں تار کے چپراسیوں نے ہڑتال کر کے کام چھوڑ دیا کم تنخواہ اس ہڑتال کا سبب ہے ۱۰۰ ڈاکخانوں کے سپاہی ۱ سعد ۲ کو شہر میں تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔

ریاست میسور کو [illegible] سے ... لاکھ ... ہزار ... سو ۸۳ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

جزیرہ نما میشورم میں کشتی رانی کے قابل نہر بنانے پر گورنمنٹ آف انڈیا کا کل خرچ پونے سات لاکھ روپے ہوگا۔

پولیس کے سواروں کو کھیتوں میں ڈاکو اور بھاگتے ہوئے مجرموں کے گلے میں رسی کا پھندا ڈالکر پکڑنے کا کام سکھلایا گیا ہے۔

برما میں اس کے سرحدی ضلع بھاموں کے کافور کے درختوں کی کاشت کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ کے ڈسٹل کلرکوں نے اضافہ تنخواہ کی جو درخواست کی تھی وہ منظور ہو گئی۔

ایڈنبرا کی ہندوستانی نمائش (میلہ) سے جملہ اخراجات وضع کرنے کے بعد ۳۵۰ پونڈ کی آمدنی ہوئی ۵۰ ہزار روپیہ کی رقم مہاراجہ دربھنگہ نے عطا کی ہے اس رقم سے اڈنبرا میں ہندوستانی طلبا کے لئے بورڈنگ ہوس تعمیر ہوگا۔

وینزویلہ کی گورنمنٹ نے سلطنت متحدہ امریکہ کے ساتھ اپنی تنازعہ کو ثالثی میں پیش کر دینے سے انکار کر دیا۔ اب انکا باہمی تنازع جنگ سے فیصل ہوگا۔

فرانس نے مراکو میں ۲۰۰۰۰ فوج اور توپخانہ بھیجدی ہے مراکو کی مشکلات سلطنت فرانس ابھی تک رفع نہیں کر سکی۔

کناڈا کی گورنمنٹ ہندوستانیوں کا کناڈا میں آنا پسند نہیں کرتی اسلئے برٹش گورنمنٹ پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستانیوں کا کناڈا میں آنا بند کر دے۔

(مولوی عبد الحکیم صاحب جالندھری فوت ہو گئے۔ غیب کی استدعا ہے (اخبار بسنتی)

ahmadimuslim.de

مومیائی

یہ مفصل اوصاف تو کتب طبیہ میں مرقوم ہیں مختصر یہ ہے کہ مقوی باہ مقوی دماغ۔ مولد خون ہے۔ درد کمر ضعف گردہ و مثانہ۔ کمزوری بدن وغیرہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے جناب مولینا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں:-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۰)

قیمت ... اوصاف صرف ... محصول ڈاک

برقی پسٹ

بچپن کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے۔ از کار رفتہ اصحاب منگوا کر استعمال کریں

اور خاتمہ امتحان میں قیمت صرف ... مع محصولڈاک وغیرہ

حبوب قبض کشا

ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور۔ قیمت فی شیشی دوم گولیاں ... مع محصول

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ۔ امرتسر (پنجاب)

فہرست کتب فروختنی

موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات ... دلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے ساتھ ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں درست طیار ہیں چھٹی زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱؎
جلد دوم ” آل عمران و نساء ” ۱؎
” سوم ” مائدہ۔ انعام و اعراف ۱؎
” چہارم ” نحل ۱۴ پارہ تکمیلہ ” ۱؎
” پنجم ” فرقان تک ” ۱؎

پانچوں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے علاوہ محصول ... صرف پانچ روپے

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں قیمت ۴؎

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲؎

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸؎

ترک اسلام

جناب دھرمپال نو آریہ کے لیکچر ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۸؎

تغلیب الاسلام مکمل ہر چہار جلد

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ نہایت مدلل اور دلچسپ ہے

جلد اول قیمت ۵؎ جلد دوم قیمت ۸؎
” سوم ” ۵؎ ” چہارم ”

چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے ... علاوہ محصول ...

مباحثہ دیوریا

دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ مشہور و معروفہ ... سماج اور مسلمانوں کے ہوا تھا۔ مسلمانوں نے اس میں آریوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ قیمت ۸؎

مناظرہ نگینہ

مناظرہ ماہ جون ۱۹۱۰ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مسلمانوں اور آریوں میں ہوا تھا اس مناظرہ کے اثر سے کئی ہندو آریہ مسلمانوں کے دین میں آ گئے۔ قیمت ۲؎

مرقع دیانندی

اس کتاب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سوامی دیانند کہتے کچھ تھے اور کہتے کچھ قیمت ۳؎

المشتہر مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حسب ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ ۔ ۔ عہ
والیان ریاست سے " ۔ ۔ ۔ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۔ ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
" " " ششماہی ۔ ۔ ۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۔ ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پنجاب

... مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار ...

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اگر پسند نہ ہوں تو واپس نہ ہونگے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

فرقہ مرجیہ

ہماری مہربان اہل فقہ کے اڈیٹر نے ہمکو مخاطب کر کے باربار یہ مضمون لکھا کہ تمہاری جماعت کے علماء نے تم کو اہلحدیث سے خارج کر دیا ہوا ہے پہلے تو ہم اسکو ایک عامیانہ تقریر سمجھکر خاموش رہے مگر جب اُس نے اپنی بساط سے باہر ہونا چاہا تو ہم نے محض اُس کے سمجھانے اور قدر عافیت معلوم کرانے کو اتنا لکھا تھا کہ ہماری جماعت کے جن لوگوں کا میری نسبت یہ خیال ہے یہ لوگ تو اُس پایہ کے نہیں جس پایہ کے حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہیں حضرت ممدوح نے حنفیوں کو فرقہ مرجیہ میں شمار کیا ہے جو ایک غیر ناجی بدعتی فرقہ ہے۔ میری غرض اس سے یہ نہ تھی کہ میں بھی حنفیوں کو مرجیہ یا معتزلہ جانتا ہوں۔ میری ذاتی رائے تو اس قسم کی تفریقات کے بالکل مخالف ہے میں تو اس اصل پر ہوں کہ جو مسئلہ کسی قوم یا شخص کا غلط ہو بس اُس کو غلط کہدینا کافی ہے انکا نام رکھنا یا اُنکو ایک فرقہ بنانا یا مشہور کرنا میرے اصول کے بالکل برخلاف ہے جبکہ وہ خود اپنے آپ کو اُس فرقے میں شمار نہ کراتے ہوں لیکن اپنے مخاطب کی تفہیم کے لئے مجھے یہ واقعہ بتلانا پڑا تھا۔ کہ اُس کو بھی اس قسم کے فتووں کی قدر معلوم ہو۔

خیر یہ تو ہوا جو ہوا اہل فقہ کے اڈیٹر کو تو یہ نسخہ مفید پڑا کہ اُس نے پھر اس قسم کی تحریر نہیں لکھی لیکن اُس کے ایک بھائی کو دور بیٹھے ہوئے غصہ آیا تو اُس نے سراج الاخبار میں ایک مضمون لکھوایا جس میں اُس نے مجھپر بہت بُری طرح زہر اُگلا۔ کاش کہ وہ مجھہی پر زہر اُگلتا تو پرواہ نہ تھی کمال یہ کیا کہ میرے ساتھ ہی حضرت امام الدنیا امام بخاری کو بھی کوسنا شروع کر دیا لطف یہ کہ کہلانے کو حنفی اور اہل سنت۔ مجھپر تو یہ خفگی ظاہر کی کہ میں نے حضرت پیر صاحب کی عبارت میں تحریف کی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"غنیہ کی اصل عبارت یوں ہے۔ واما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ھو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ علی ما ذکرہ البرھوتی فی کتاب الشجرۃ۔ اس عبارت کا مطلب تو صاف ہے کہ حنفیوں میں سے کسی بعض شخص کا یہ زعم ہے کہ ایمان صرف معرفۃ اور اقرار کا نام ہے اور یہ صرف برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں لکھا ہے لیکن اڈیٹر اہلحدیث کی خیانت قابل افسوس ہے کہ اُس نے بعض کا

لفظ اہل عبارت سے بالکل اڑا دیا اور مرجیہ کا لفظ اپنی طرف سے ایزاد کر لیا"
(سراج الاخبار جہلم ۱۰ فروری ۱۹۳۸ء)

جواب۔ خفگی تو آپنے بہت کی مگر افسوس کہ اہل تحقیق سے دور دور ہی رہے آپ ہمیں آپکو بتلاؤں کہ اہل تحقیق کیا ہے اور کہاں حضرت پیر صاحب نے حنفیوں کو مرجیہ کہا ہے۔ غور سے سنیئے۔ حضرت ممدوح فرماتے ہیں:۔

اما المرجئة ففرقها اثنا عشر فرقة الجهمية × × والحنفية الى آخر (غنیہ لاہوری ۲۲۵ مصری ص ۸۰) یعنی مرجیہ فرقہ بارہ گروہ ہوں ہیں منقسم ہے حنفی بھی انہی بارہ میں سے ہیں۔

پھر آگے چلکر مرجیہ کے بارہ فرقوں کی تفصیل بتلائی ہے انہی میں لکھا ہے کہ:۔

اما الحنفية فهم بعض اصحاب ابی حنيفة النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة على ما ذكر البرهوتي في كتاب الشجرة (غنیہ لاہوری ص ۲۲۵ مصری ص ۸۰)

یعنی حنفی جو مرجیہ ہیں وہ امام ابو حنیفہ کے بعض اصحاب ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت اور خدا و رسول اور جو کچھ اللہ کے پاس سے آیا ہے اُس سب کا اقرار کرنا ہے۔

اب اس عبارت میں غور طلب بات یہی ہے کہ حضرت پیر صاحب نے جو ان بعض کو مرجیہ میں شمار کیا ہے تو کیوں کیا ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے ایمان کی تعریف بیان کی ہے جو ذکر ہوئی اور پیر صاحب خود اس تعریف کو صحیح نہیں جانتے چنانچہ آپ اپنا اعتقاد وہی لکھتے ہیں جو محدثین خصوصًا امام المحدثین امام بخاری کا مذہب ہے۔ غور سے سنیئے:

نعتقد ان الايمان قول باللسان ومعرفة بالجنان وعمل بالاركان يزيد بالطاعات وينقص بالعصيان ويقوى بالعلم ويضعف بالجهل۔
(لاہوری ص ۱۲۵ مصری ص ۵۸)

یعنی ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ ایمان زبان کا قول اور دل سے خدا کو جاننا اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے جو عبادات سے بڑھتا ہے اور نافرمانی سے گھٹتا ہے علم سے قوت پاتا ہے اور جہالت سے ضعیف ہوتا ہے"

اس کلام ہدایت نظام سے معلوم ہوا کہ حضرت پیر صاحب کا فتویٰ ان بعض پر صرف ان کے اس اعتقاد کی وجہ سے تھا ان کی ذات کی وجہ سے نہیں آئیے اب ہم آپ کو بتلا دیں کہ یہ اعتقاد صرف ان بعض ہی کا ہے یا سب حنفیوں کا۔ ہمارے مخاطب

ذرہ شرح عقاید کو سامنے رکھکر دیکھیں کہ حنفی عقاید کیا ہیں مصنف لکھتا ہے:

الايمان هو التصديق بما جاء من عند الله والاقرار به فاما الاعمال فهي تتزايد والايمان لا يزيد ولا ينقص (شرح عقاید ص ۱۲۳ مطبع انوار محمدی)

یعنی ایمان صرف اُن احکام کو مان لینے کا نام ہے جو خدا کی طرف سے آئے ہیں اعمال کم و بیش ہوتے ہیں اور ایمان کم و بیش نہیں ہوتا"

ناظرین اور نامہ نگار صاحب انصاف سے کام لیں کہ اسی عقیدہ پر حضرت پیر صاحب نے فتویٰ دیا ہے یا اُن کو اُن بعض سے کوئی خاص خصومت ہے جس نامہ نگار مذکور کا یہ کہنا کہ بعض اشخاص کے مرجیہ ہونے سے ساری قوم کو ڈیڑھ اینٹ کیونکر ملزم بنا سکتے ہیں" بالکل بے محل ہے بعض کیوجہ سے کل کو اس لئے ملزم بنایا جاتا ہے کہ کل بھی وہی اعتقاد رکھتے ہیں جو بعض کا ہے۔ پھر کیوں نہ کل بھی الزام کے ملزم ہوں۔

آیئے! اب ہم آپ کو اس سے بھی زیادہ اُس کمرے میں لے چلیں جہاں پہنچکر آپ کی اس شب کی ظلمت بھی دور ہو جائیگی جو آپنے بہی معمولی الفاظ میں پیش کیا ہے کہ غنیہ حضرت پیر صاحب کی تصنیف نہیں۔ ذرہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی نکالکر دیکھیے جہاں لکھتے ہیں:۔

اما تعرف الغنية للشيخ عبد القادر الجيلاني فانه لما عد الفرق الضالة حيث قال منهم القدرية وذكر اصنافا وامنهم ثم قال ومنهم الحنفية وهم اصحاب ابی حنيفة نعمان بن ثابت زعم ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة على ما ذكر البرهوتي في كتاب الشجرة (ص ۸۰)

یعنی شیخ عبد القادر جیلانی نے غنیہ میں غیر ناجیہ فرقوں میں قدریہ کو گن کر کہا ہے کہ انہی (غیر ناجیوں یعنی بدعتیوں) میں حنفی بھی ہیں جو امام ابو حنیفہ کے پیرو ہیں کیونکہ امام ابو حنیفہ نے زعم کیا ہے کہ ایمان صرف معرفت اور اقرار کا نام ہے کہ خدا۔ رسول اور تمام احکام کو جو اللہ کے پاس سے آئے ہوں تسلیم کریں جیسا کہ برہوتی نے ذکر کیا ہے"

ملا علی قاری نے جو حضرت پیر کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے ہمیں اُس سے مطلب نہیں نہ وہ ہمارے کسی طرح مخالف ہے ہم نے تو صرف یہ دکھانا ہے کہ حضرت پیر نے حنفیوں پر بوجہ اس اعتقاد کے کہ حنفی اعمال کو ایمان میں داخل نہیں جانتے مرجیہ کا فتویٰ لگایا ہے۔ ملا علی قاری کا اس منقولہ عبارت سے اس

عمدة البیان فی احکام القرآن ... ہر ایک کتاب ... کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸ / ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے - علاوہ اس کے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غنیہ واقعی حضرت پیر صاحب کی کتاب ہے جو لوگ اس میں شک کرتے ہیں انکا شک بلا دلیل اور بلا وجہ ہے -

نامہ نگار صاحب! آپ نے یہ بھی سمجھا یا نہیں کہ ہم نے جو دعویٰ کیا تھا اسکا ثبوت کیا ہو اگر کچھ کسر ہو تو یار زندہ صحبت باقی -

مگر یہ یاد رہے کہ ہماری غرض اس ساری تقریر و تحریر سے صرف اپنے مخاطب کو قدر عافیت بتلانا ہے تاکہ آئندہ کو وہ یہ نہ کہا کرے کہ فلاں شخص تمکو مرزائی کہتا ہے اور فلاں تمکو نیچری لکھتا ہے -

امید ہو لیسے عامیانہ اعتراض کرنے سے وہ آئندہ کو پرہیز کریگا - افسوس اُسے معلوم نہیں کہ ؎

ما لكل الدنيا مني انت مقتصص ❊ على الحرجتي لا يكون له ضدٌّ

نامہ نگار مذکور نے اپنے بھائی اہل فقہ کی سنت کے موافق امام بخاری پر بھی بڑے زور سے بزدلانہ حملہ کیا ہے افسوس ہے یہ لوگ کہلاتے تو اہل سنت و الجماعت ہیں مگر محدثین بخصوصاً امام المحدثین سے انکو ایسا کچھ بغض ہے کہ رافضیوں کو بھی مات کر دیتے ہیں - باانصاف ناظرین ذرہ غور سے نامہ نگار کے کلام کو سنیں اور جانچیں کہ کس عامیانہ طریق سے امام المحدثین پر طعن کرتا اور بہتان لگاتا ہے - لکھتا ہے کہ -

وہاں اس موقع پر یہ بھی بتا دینا بیجا نہ ہوگا کہ اڈیٹر اہلحدیث نے عبارت غنیہ سے لفظ بعض کا ہضم کر جانے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنت ادا کی ہے کہ جب وہ ۲۵۰ھ میں نیشاپور میں رونق افروز ہوئے اور وہاں ایک روز بہت بڑے مجمع علما و فضلا میں ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ قرآن کے الفاظ مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا ما افعالنا المخلوقة والفاظنا من افعالنا - اس سے اہل مجلس یہ سمجھکر کہ آپ الفاظ قرآنی کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں - آپ سے ایسے بد اعتقاد ہو گئے کہ بجز مسلم بن حجاج اور احمد بن سلمہ کے تمام محدثین نے آپ سے قطع تعلق کر لیا جس سے آپ نیشاپور سے نکلکر اپنے وطن کو لوٹ آنے پر مجبور ہوئے جسکا مفصل ذکر مقدمہ فتح الباری کے صفحہ ۴۹۰ لغایت ۴۹۱ میں مفصل درج ہے - اسپر آپ اس خیال سے کہ شاید آپ سے ایسا سلوک امام محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپوری کے مشورہ سے ہوا ہے - آپ امام ذہلی سے جو آپکے شیخ و استاذ تھے ایسا خفا ہوئے کہ جو احادیث و روایات اُن سے سنکر اپنی صحیح میں قریب ۳۰ کے درج کی ہوئی تھیں انکو نہ ترک کرنا اور نکالنا مناسب نہ سمجھا لیکن اپنے غصہ کا اظہار اس طرح پر فرما دیا - کہ اُن احادیث کے سلسلہ سند میں امام ذہلی کے نام کو تشہیر ہونے دینے کے خیال سے کہیں تو صرف انکے نام محمد پر اکتفا کیا اور کہیں انکے دادا عبداللہ اور کہیں پڑدادا خالد کا نام لکھدیا اور اُن کے والد یحییٰ کا نام جنکی نسبت سے اُن کے نام کی شہرت تھی ایک جگہ بھی نہ لکھا - چنانچہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ میں لکھا ہے -

محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد فارس بن ذؤيب ابو عبد الله الذهلي النيسابوري روى عنه البخاري في الصوم والطب والجنائز والعتق وغير موضع في قريب من ثلاثين موضعا ولم يقل حدثنا محمد بن يحيى الذهلي مصرحا ويقول حدثنا محمد ولا يزيد عليه ويقول محمد بن عبد الله ينسبه الى جده ويقول محمد بن خالد ينسبه الى جد ابيه والسبب في ذلك ان البخاري لما دخل نيسابور شغب عليه محمد بن يحيى الذهلي في خلق اللفظ وكان قد سمع منه فلم يترك الرواية عنه ولم يصرح باسمه - الخ

اگر امام بخاری نے امام ذہلی کے باپ کا نام عمداً اسوجہ سے ترک کر دیا کہ انکی شہرت نہ ہو تو اڈیٹر اہلحدیث کا انکی تقلید و اتباع میں عبارت غنیہ سے لفظ بعض اسوجہ سے اڑا دینا کہ تمام حنفیوں کے زمہ الزام عائد ہو کونسا محل تعجب ہے، فاعتبروا یا اولی الابصار - (اخبار مذکور صفحہ ۱۰)

جواب ؎
چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

ای جناب معلوم ہوتا ہے کہ آپنے روایت سے کچھ واقفیت حاصل کی ہو مگر درائیت سے آپ بالکل بے بہرہ ہیں اگر درایت سے بھی آپکو حصہ ہوتا تو آپ ایسی ٹھوکر نہ کھاتے اور ہمکو یہ کہنا پڑتا کہ ؎ گلست سعدی و در چشم دشمنان خار ست

سنیئے! مورخ جو بات بیان کرے اسکی دو حیثیتیں ہوتی ہیں ایک تو کسی واقع کا اظہار ہوتا ہے دوسرا انکی فہم و فراست کا نتیجہ ہوتا ہے اظہار واقع تو تسلیم مگر فہم و فراست کا نتیجہ غیر مسلم پس علامہ عینی نے جو امام بخاری کی نسبت یہ کہا ہے کہ امام ممدوح نے اسکو محمد کو ابن یحییٰ اور ذہلی نہ لکھا تھا کہ اُن سے رنجش تھی یہ محض عینی کے فہم و درایت کا اپنا نتیجہ ہے کسی امر واقعی کا اظہار نہیں ہے - عینی کو امام بخاری کے دل کا حال کیونکر معلوم ہو گیا؟ کیا امام ممدوح نے عینی کے کان میں یہ راز کہدیا تھا؟ یا اس راز کے لئے کوئی قرینہ بتلایا تھا پھر اہل علم کیونکر باور کر سکتے ہیں کہ علامہ عینی

ahmadimuslim.de

نے جو کچھ کہا ہے واقع میں ایسا ہی ہوا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی باتیں بیان کرتے ہیں مگر علماء خصوصاً حنفی علماء ان باتوں کو روایت راوی میں شامل کر کے دلیل نہیں سمجھتے۔ اسی لئے علماء اصول کے ہاں روایت اور درایت کے احکام الگ الگ ہیں۔ مگر جو لوگ علم اصول کو ایک ردی کا دفتر ناقابل استعمال جانیں انکا کیا علاج۔

علاوہ اس کے علامہ عینی (غفر لہٗ) اور آپکے کلام میں آپ کے دعوے کی تردید بھی ہے آپ کہتے ہیں کہ:۔

"امام بخاری کو امام ذہلی سے لیسے خفا ہوئی کہ جو احادیث و روایات ان سے سنکر اپنی صحیح میں قریب ۳۰ کے درج کی ہوئی تھیں الخ"

آخر کلام میں آپنے علامہ عینی کی تقلید میں پھنسکر کھلے لفظوں میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ امام بخاری کی ذہلی سے شکر رنجی بعد تصنیف صحیح بخاری کے ہوئی۔ یعنی صحیح بخاری پہلے تصنیف ہو چکی تھی اور رنجش بعد میں ہوئی تھی تو بتلاؤ کہ اس رنجش کا اثر تصنیف کے وقت کیونکر ظاہر ہو سکتا تھا کہ امام بخاری نے ذہلی کے نام کو صرف محمد کہنے پر قناعت کی۔ کیا آپ کے اعتقاد میں امام بخاری غیب دان بھی تھے کہ وہ جانتے تھے کہ صحیح بخاری تصنیف کرنے کے بعد امام ذہلی کی مجھ سے کشیدگی ہوگی اور وہ مجھ سے حسد کرینگے اسلئے میں ابھی سے ان کے نام بیشتر مشہور الفاظ میں نہ لکھوں۔ واللہ اگر آپکو امام بخاری سے ایسی حسن ظنی ہے کہ آپ انکو غیب دانی کا درجہ دینے پر بھی آپ طیار ہیں تو معاف رکھئے ہم آپکی رائے سے متفق نہیں۔ حیح نامہ نگار صاحب! بے سمجھی سے اعتراض کرنیکا پھل پایا نا؟ ؎

یہی الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

حنفی دوستو! ذرہ انصاف سے کہنا کہ بقول نامہ نگار حنفیہ کی عبارت میں تو اڈیٹر اہلحدیث نے تحریف کی۔ بہت اچھا اسکا جواب یہ تھا کہ اڈیٹر مذکور کو پانی پی پی کر کوستے مگر امام بخاری نے کیا قصور کیا تھا کہ انکی چھیپی بھی ساتھ ہی لگا دی گیا اس برتے پر بھی کوئی مان سکتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں محدثین اور اماماں دین کی کچھ عزت ہے؟ افسوس ؎

تمہیں تقصیر اس بت کی کیا جو ہے میری خطا نکلی۔

مسلمانو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قیمت ۲؍ اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث کانفرنس

کی طرف سے ایک واعظ مولوی حافظ محمد صاحب بغرض اشاعت توحید وسنت مقرر کئے گئے ہیں جس علاقہ میں اس قسم کی ضرورت ہو وہاں کے لوگ سکرٹری کانفرنس کو اطلاع دیں۔ صرف آمد و رفت کا کرایہ انکو دینا ہوگا۔ امید ہے کہ احباب اہلحدیث اس خدمت سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ابوالوفا ثناء اللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

ایک مسلمان کے چند سوال

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۳۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ الآیۃ میں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو خبر دیتا ہے کہ میں اور میرے ملائکہ نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تم بھی اے مومنو! اس نبی پر صلوٰۃ وسلام کیا کرو اس آیت کی تعمیل میں اسلامی فرقے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الخ آخری قعدہ نماز میں پڑھ لیتے ہیں۔ جسکے معنے یہ سمجھے ہیں کہ اے اللہ یہ تیرا ہی کام ہے کہ تو نبی اور آل نبی اور اصحاب نبی اور ابراہیم اور انکی آل پر صلوٰۃ بھیج۔ مولوی صاحب اللہ تعالےٰ نے تو حکم دیا تھا کہ اے ایمان والو تم نبی پر خود صلوٰۃ وسلام کہو۔ اسلامی فرقوں نے آپ تو نبی پر صلوٰۃ وسلام نہ کیا بلکہ الٹا خدا تعالیٰ پر اپنے سے چار حصہ زیادہ حکم لگا دیا کہ اے اللہ تو نبی و آل نبی اور اصحاب نبی اور ابراہیم اور انکی آل پر صلوٰۃ کہہ۔ حالانکہ آیت مذکورہ میں آل اور اصحاب اور ابراہیم اور آل ابراہیم کا کوئی ذکر ہی نہیں تھا ان چاروں کو اپنی طبع سے ملا یا گیا اور زیادتی کتاب اللہ پر کی گئی اور نیز اللہ تعالےٰ نے صلوٰۃ وسلام ہر دو کا حکم دیا تھا اسلامی فرقوں نے اللھم صل علی محمد الخ کہکر صلوٰۃ کا حکم بعینہ خدا تعالیٰ پر لگا دیا اور سلام کا حکم تخفیف کر دیا اور کہہ دیا کہ اے اللہ تو ان پانچوں پر صلوٰۃ کہیو۔ مولوی صاحب یہ مقام بہت غور طلب ہے آپ یہ فرمائیں کہ اسلامی فرقوں کا کیا حق تھا کہ خدا تعالیٰ سے عرض کریں کہ تو ہی درود کہہ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو پہلے ہی خبر دے چکا ہے کہ ہم بھی اور ہمارے ملائکہ بھی نبی پر درود کہتے ہیں۔ اب بندہ کی خدمت کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے بجز سرکشی کے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بحکم رب العالمین اپنی امت کو حکم دیا کہ جہاد کو چلو اس قوم نے بوجہ سرکشی الٹا خدا تعالیٰ اور نبی پر

ahmadimuslim.de

حکم لگا دیا کہ اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ جس طرح یہ لوگ مجرم ہیں کیا اسی طرح صَلُّوْا کے ماسوا اللھم صل کہکر مجرم ہو سکتے ہیں یا نہیں اور نیز خدا تعالیٰ اور ملائکہ اور انبیاء بندوں کی صلوٰۃ کے الفاظ اور اوقات صلوٰۃ قرآن و حدیث میں کیا کیا ہیں وصل علیہم نبی کو حکم ہے۔ رسول اللہ مسلمانوں پر کس طرح صلوٰۃ کہتے تھے اس کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب۔ یہ سوال در اصل صیغہ امر کے نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ علماء اصول نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ اور سلام جب مخلوق کی طرف منسوب ہو یعنی مخلوق کو اسکا فاعل بنایا جائے تو معنے اس کے درخواست اور دعا کے ہوتے ہیں اور جب خالق کی طرف منسوب ہو تو معنے انتشار رحمت کے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید پر غور کیا جائے تو یہ اصل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ صیغہ کئی ایک جگہ پر آیا ہے۔ پیغمبر خدا کو مخاطب کرکے فرمایا ہے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ۔ اپنی نسبت فرمایا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ۔ پہلے مقام پر یقیناً معنے ہیں کہ اے نبی! تم ان کے لئے خدا سے دعا کرو یعنی کہو کہ خداوندا! ان پر رحمت کر اور فضل کر وغیرہ۔ دوسرے مقام پر یہ معنے بالکل غلط ہیں کیونکہ ترجمہ یہ ہوگا کہ خدا کہتا ہے اے خدا مومنوں پر رحم فرما۔ حالانکہ خدا کا خدا کوئی نہیں جس سے وہ درخواست کرے بلکہ صحیح معنے یہ ہیں کہ خدا نظر رحمت کرتا ہے۔ اس تمہید سے آیت پیش کردہ میں جو بصیغہ صَلُّوْا ہم مسلمانوں کو درود پڑھنے کا حکم ہوا ہے اس کے معنے یہی ہیں کہ مسلمانو! تم یوں کہو کہ خداوندا نبی علیہ السلام پر رحمت کر۔ پس ہم جب اس حکم کی تعمیل ان لفظوں میں کرتے ہیں کہ اللھم صل علی محمد تو درحقیقت ہم اسی صَلُّوْا کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں لیکن بنی اسرائیل نے جو اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ کہا تھا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا پروردگار جاکر لڑو انہوں نے اس کہنے میں کسی حکم کی تعمیل نہ کی تھی بلکہ حکم عدولی کی تھی اسلئے ہم کو اور ان کو ایک سا جاننا دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنے پر مبنی ہے۔ اس تقریر سے یہ سوال بھی اٹھ گیا کہ اسلامی فرقوں کا حق نہ تھا کہ خدا کو کہیں کہ تو درود بھیج کیونکہ جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا کے حکم کی تعمیل ہے صَلُّوْا کے حکم کے معنے ہی یہ ہیں کہ ہم خدا سے التماس کریں اللھم صل علی محمد وسلم۔ آل و اصحاب کو درود میں ساتھ ملانا گو قرآن مجید کا حکم نہیں مگر حدیث کا ہے اور قرآن سے مستنبط ہے غور سے دیکھو هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم ہے کہ زکوٰۃ لانیوالوں پر درود پڑھو اس کے الفاظ بھی یہی ہیں اللھم صل علی فلان۔ (باقی آئندہ)

بوسہ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

آپ ایسے باہوش ہیں کہ اقوال متعارض نقل کئے جاتے ہیں جن سے ایک دوسرے کی تکذیب ہوتی ہے وانتم لا تشعرون۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے جو آپنے جواز بوسہ قبر نقل کیا ہے تو جبتک اس کے راویوں کی تعدیل و توثیق علی شرائط المحدثین نقل نہیں کرینگے پایہ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ وہ ملفوظات خود مولانا کی تصنیف نہیں اور نہ وہ مشہور و معروف ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ غیر مقلدوں کے امام جناب قاضی شوکانی صاحب ہیں کس خندہ پیشانی سے جواز کو نقل فرما کر اس پر سکوت کیا ہے۔ ہم نے اسکا مفصل جواب مضمون بوسہ قبر میں دے دیا ہے۔ مگر آپ بار بار بلا رد جواب وہی مہمل کلام کہ سکوت رضا پر دلیل ہے بکے جاتے ہیں۔ قاضی شوکانی کو مجوزین بوسہ قبر میں شمار کرنا صریح کذب بیانی یا بد فریبی ہے سنو! علامہ شوکانی در النضید میں فرماتے ہیں ولهذا اتفق العلماء على ان من سلم على النبى صلعم عند قبره انه لا يمسح بجدره ولا يقبله لانه انما يكون لاركان بيت الله فلا يشبه بيت المخلوق ببيت الخالق كل هذا لتحقيق التوحيد الذى هو اصل الدين ورأسه الخ اور اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں والتمسح باحجار قبره واعواده والاستغاثة به الى قوله هذا هو الشرك بعينه الخ اب آپ خندہ پیشانی اسکو تسلیم کریں گے یا نہیں کہ سکوت رضا پر دلیل نہیں ہے۔ اور علامہ شوکانی آپ کی تکذیب کر رہے ہیں یا نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اکتیس علماء سلف و خلف کے نام ہائے گرامی تو سر دست لکھے گئے ہیں۔ (اسکا جواب ابھی گذر چکا ہے کہ انکو جواز بوسہ کے قائلین سے تصور کرنا آپ کے سر دست کی خوبی و چالاکی ہے۔ آپ لکھتے ہیں دیکھو بھی واضح رہے کہ بوسہ قبر کے متعلق یہ تو میرا نہ دعویٰ تھا اور نہ ہے کہ بوسہ قبر علی الاطلاق وعلی العموم جائز ہے (الخ) میں کہتا ہوں کہ آپکی تحریر کی روئداد عجب پریشان اور فریب دہ ہے آپنے ابتدا مضمون بوسہ قبر میں یہ لکھا تھا کہ یہاں مجھ اس جواب پر بحث کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بوسہ قبر کوئی ضروری و مسنون و مستحب شئے ہے اور نہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ بوسہ قبر مطلقاً جائز ہے) اور دلائل میں جسقدر مضمون آپ لائے ہیں وہ جواز بوسہ قبر کی دلیل ہیں جس سے آپ ایک لطیف فریب کے پیرایہ میں مثبت جواز ہیں چنانچہ ابو ایوب انصاری کے فعل سے جواز کو آپنے استنباط کیا اور یہ بھی لکھتے ہو کہ علامہ عینی زین الدین عراقی سے تقبیل اماکن شریفہ و قبور صالحین وغیرہ کے جواز و استحباب کے متعلق طولانی بحث کی ہے الخ جس میں بوسہ قبر کے مستحب ہونے کو لکھ مارا یہاں تک کہ حافظ ابن حجر کے سکوت کو رضا کی دلیل

ahmadimuslim.de

فقیر اگر جواز بوسہ قبر پر حجۃ سمجھا اور اسی پرچہ ثانیہ میں جسکی تردید پیش نظر ہے لکھتے ہو اور ہم نے جماعہ بزرگان سلف کے خلاف بوسہ قبر کو بیان کیا ہے، اور آخری مضمون آپکا جہاں اپنے برادران احناف کو تنبیہ کرتے ہوئے یہ لکھتے ہو کہ ہماری حنفی بھائی تاتارخانیہ فقہا وغیرہم سے اقوال عدم جواز بوسہ قبور پیش کر دیتے ہیں) یہ سب مضمون آپکا بلند آواز سے ندا کرتا ہے کہ تم مطلقاً جواز بوسہ کے قائل ہو اور درپردہ اس کے مدعی ہو۔ اب یا تو اپنے ان سب مضمون کا مطلب نہیں سمجھتے ہو یا جان کر جھوٹ بولتے ہو یا میری پرزور تحریر سے گھبرا کر اب مرے سے رفع خجالت کے لئے انکار کرتے ہو۔ مگر ناظرین منصفین آپکی اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر آپ کی راست گوئی کا اندازہ کر لیتے ہونگے۔ آپ لکھتے ہیں جتنی عبارتیں و اقوال علماء و فقہا کے آپ نے عدم جواز میں پیش کئے ہیں کسی قول سے بوسہ کا شرک کفر و مشابہ شرک ہونا جیسا کہ ملا جیون کا زعم فاسد ہے ثابت و مذکور نہیں بلکہ مکروہ وغیرہ لکھا ہے) آپ اپنی کم سنی کی وجہ سے کوئی بات سمجھتے نہیں ہیں یا سمجھ کر بچوں کی طرح مکر جاتے ہو سنو! علامہ ابن قدامہ صاحب المغنی اور علامہ ابو محمد مقدسی و ابن الحاج مالکی کے اقوال سے بوسہ کا مشابہ شرک ہونا مفہوم ہوتا ہے صاحب درمختار اسکو صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کلانہ یشبہ عبادۃ الوثن اور صاحب مجالس الابرار کے قول سے بھی مشابہ شرک ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور علامہ ابو الوفا ابن عقیل کے قول سے اسکا شرک و کفر ہونا مفہوم ہے و علامہ خفاجی کی عبارت سے اسکا کفر ہونا مفہوم ہوتا ہے دیکھو مضمون بوسہ قبر۔ اب تو ہمارے مخاطب کے فہم فاسد میں اسکا مشابہ شرک و شرک و حرام ہونا آگیا ہوگا پس بدعتیوں کا قول باطل ہوا اور میرا مدعا ثابت ہوا والحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً۔

آپ اپنی ضروری گذارش میں یہ گذارش کرتے ہیں کہ (جن جن کتب کی عبارتیں میں نے پیش کی ہیں سب کا حوالہ مع تصریح جلد و مطبوعہ غیر مطبوعہ و صفحہ وغیرہ لکھدیا ہے) اس میں بھی آپ اپنی غلط بیانی اور فریب دہی سے باز نہیں آئے۔ جمع الاسرار مولفہ شیخ عبدالغنی نابلسی کے صفحہ و مطبوعہ و غیر مطبوعہ کا نشان نہیں دیا اور ملفوظات مخدوم شرف الدین و فوائد الفواد نظام الدین اولیا و خزانہ جلالیہ مخدوم جہانیان اور لطائف اشرفی اشرف جہانگیر سمنانی قدس اسرارہم کا نشان نہیں دیا صفحہ و مطبوعہ وغیرہ سب کہاں ہے اور خزانۃ الروایات کے صفحہ و مطبوعہ وغیرہ کا نشان نہیں دیا اور طبقات کو بھی بے نشان چھوڑا باوجود اس کثرت متروکات الصفحہ و مطبوعہ وغیرہ کے تم کس منہ سے دعوے کرتے ہو کہ ہم نے سب کا حوالہ مع تصریح صفحہ وغیرہ لکھدیا

ہے ایسے سفید جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتے ہو خرم شرم پھر اپنے خصم سے ایسی شکایت تمہاری بالکل نازیب ہے تمہارے خصم نے ضرور ہر جگہ پتہ و نشان کتاب کا بتلا دیا ہے صرف دو جگہ انہوں نے تمہاری وسعت نظر کے اندازہ کرنے کو نہیں بتلایا۔ ایک سنو: علامہ ابن قدامہ کا قول فتح المجید سے نقل کیا گیا ہے اور علامہ ابو محمد مقدسی کا قول اغاثۃ اللہفان سے منقول ہے اور لکھتے ہو ایسی صورت میں گمان ہو سکتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ اس کے پیش کردہ کتابوں کے بابای نام حوالہ محض فرضی و کذب وافترا ہوں اس لئے بہتیری بے سروپا باتیں ادہر ادہر کی لکھ ماری ہیں) افسوس صد افسوس کہ ہماری شاہ جی کذب وافترا و بلا ثبوت کہنے میں بھی پیر ہیں بلکہ پیران پیر ہیں سنو صاحب میری تحریر کی تو تم تصدیق کر چکے ہو چنانچہ تمہارا اقرار کہ ان ضروری ہے کہ اکثر علما و محدثین الاکما مر سابقاً اسپر شاہد ہے پھر تمہارا بے سروپا کہنا اور ادہر ادہر کی لکھ مارنے کی نسبت کرنی خود اپنی تکذیب کرنی ہے۔ اگر ایسا ہی ظن و گمان کا باب مفتوح ہو تو پھر یہ سب تحریر و تحریجات تمہاری کیا اس امکان سے باہر ہیں؟ شرم کرو بلا وجہ کسی کی نسبت کذب وافترا کی نسبت کرنا یہ بھی کذب وافترا ہے۔ میری تحریر کی نسبت اگر کسی نقل کا بھی کذب ہونا ثابت کرو تو مبلغ … آپکی نذر کرنے کو حاضر ہوں ورنہ اس افترا سے باز آؤ اور توبہ کرو۔ ہاں ہم تمہارے کذب ثابت کرنے کو طیار ہیں آپنے علامہ سمہودی کی طرف جو جواز بوسہ قبر کی نسبت کی ہے محض کذب ہے اور باوجود تنبیہ ہم تحریر ثانی میں باز نہیں آئے اور نہ کوئی ثبوت دیا اسی طرح علامہ عز بن جماعہ کی طرف نسبت جواز بوسہ قبر کی کذب ہے کما مر ذکرہٗ اور تم جو یہ لکھتے ہو کہ (مضمون نگار نے یہ سارے اقوال علما و عبارات کتب اسی کتاب سے نقل کئے ہیں) یہ تمہاری وسعت نظر پر کامل دلیل ہے جسکی صواعق آلہیہ جیسا کہ مشہور کتاب پر بھی نظر نہ ہو وہ بیچارہ وسعت نظر کی کیا لن ترانیاں کرتا ہے۔ با وجودیکہ میں نے بعض عبارات کی نسبت حوالہ ماتہ مسائل کا بھی دیدیا ہے۔ مگر دروغگو را حافظہ نباشد صاحبزادہ کے خیال سے گذر گیا میں نے مضمون بوسہ میں اغاثۃ اللہفان اور مدخل و مجالس الابرار و صراط المستقیم وغیرہ وغیرہ کتابوں سے نقل کیا ہے تمہاری صادق و کاذب ہونیکا عمدہ میزان یہ ہے کہ جتنی عبارتیں مضمون بوسہ میں منقول ہیں اگر صواعق آلہیہ سے سب کا منقول ہونا ثابت کر دو تو بازی تمہارے ہاتھ ہے ورنہ وعید لعنت اللہ علی الکاذبین کو صفحہ دل پر نقش کر کے اس کذب وافترا سے باز آؤ۔ اور صواعق آلہیہ کے نسبت تمہارا جو خیال خام و گمان فاسد ہے کہ وہ غیر معتبر ہے اور بہتیری جگہ محض غلط حوالہ دیا گیا ہے

قابل دید
بدور السافرہ کا اردو
یہ کتاب امام الملۃ … سیوطی کی تصنیف … قرآن کریم … کتاب بالصراط … میزان بالشر اعمال … کو ثابت کیا ہے …
کتاب الروح کا
یہ کتاب ایک مصری … دلچسپ اور قابل … اسمیں روح انسانی … تحقیق اور … جمع کیا گیا ہے جو … سے ہی حاصل ہونا …
انوار قدسیہ
یہ کتاب امام … شعرانی رحمۃ اللہ … فی زمانہ … کا ملنا دشوار … قلب کو … کرنا … ہر مسلمان کے پاس …
داغ دل
خواہشمند کو اس کتاب … ضروری ہے … کے وہ ضروری … بیوی کی … ہو سکتے ہیں۔ قیمت …
علم الدین …

جبکا ان کتابوں میں پتہ نہیں) سو یہ بھی تمہاری غلط گوئی ہے بلا ثبوت و بینہ قابل شنوائی نہیں اگر تجھ سے جوان مرد وشمشیر بہادر ہو تو اسکو ثابت کر دیا تاکہ آپ کے سارے دعاوی لاطائل و دلائل عاطل کے ساتھ ابحاث تھی جو بہائ منثورا ہو گئے والحمد للہ علی اتمام الحجۃ علی اہل البدعۃ واحیاء السنۃ واماتۃ الفتنۃ -

الراقم العاجز ابو عبد اللہ مولا بخش خان بہاری عفا عنہ ربہ الباری مقیم جالبور

کھگول کا جلسہ

مخدومنا مدظلہٗ - یہ مختصر سی تحریر آپ کے اخبار ہدایت آثار میں تھوڑی سی جگہ کی درخواست کرتی ہے - امید کہ منظور فرما دینگے -

کھگول کا سالانہ جلسہ مظہر الاسلام عنقریب منعقد ہونیوالا ہے کیا عجب کہ یہ جلسہ مارچ میں ہو -

گذارش ضروری یہ ہے کہ جلسہ نے بفضلہ تعالیٰ شانہ پانچویں سال میں قدم رکھا ہے لیکن میری دانست میں ہنوز اس جلسہ سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا سوائے اس کے کہ ہر سال علماء کرام کو تکلیف ہوتی رہی -

ہاں ایک بہت بڑا فائدہ یہ ضرور ہوا کہ آریہ جاشوں کی گیدڑ بھبکیاں جو گاہے ماہے ہو جایا کرتی تھیں وہ موقوف ہو گئیں - اب آئے دن کی خلش جو دل میں لگی رہتی تھی باقی نہ رہی - اس سے گونہ اطمینان ہو گیا بس اور کچھ نہیں -

ہم جہاں تک خیال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اگر ممبران جلسہ کی یہی حالت رہی (خدا نہ کرے) جیسی کہ آج کل ہے - تو آئندہ خدا ہی حافظ ہے - سخت افسوس تو اس بات پر ہے کہ چھوٹے تو چھوٹے بڑے سبحان اللہ کا مضمون ہو رہا ہے - ممبروں میں کسی کو بھی جماعت کی پابندی کا مطلق خیال نہیں - انمیں کوئی حضرات باستثناء جمعہ کسی وقت کی نماز مسجد میں با جماعت ادا نہیں کرتے - خانہ خدا ایک دم ویران رہتا ہے - شاید ہی مغرب کے وقت ممبروں کی دو تین صورتیں نظر آتی ہیں - عشا اور صبح کا نام بھولے سے نہیں لیتے - ظہر و عصر کی جماعت گاہ گاہے دو تین آدمیوں کی تعداد میں ہو جاتی ہے - البتہ اتوار کے دن گر بہ حاضری دیگر لوگ آجاتے ہیں وہ بھی صرف مغرب کے وقت -

باوجود دیکہ انمیں چند ایسے حضرات بھی ہیں جو کہ پانچوں وقت کی نماز با جماعت ادا کر سکتے ہیں اور چند ایسے جنکو تین وقت مغرب عشا صبح میں کوئی عذر نہیں -

منجملہ اُن کے ایک وہ حضرت بھی ہیں جو مسجد کے بالکل متصل بلکہ مسجد کے گود میں رہتے ہیں اُن کی معزز صورت بھی کسی وقت مسجد میں دکھلائی نہیں دیتی - امام مسجد یہ بزرگوار بھی صرف ایک وقت مغرب کا مغرب تشریف لاتے ہیں اور وقتوں کی خیریت اُن سے بالمشافہ دریافت کر لیجئیگا - راقم بھی انہی لوگوں کے خادموں میں ہے -

ناظرین اہلحدیث اس تحریر سے ہمارے ممبران جلسہ کو بے نمازی نہ خیال کریں گے بحمد سبھی سب پابند صوم وصلوٰۃ ہیں - علاوہ اس کے اور دینی امور میں ماشاء اللہ بالکل چست خیال فرما دیں کہ اس چار سال کے درمیان میں ان لوگوں نے ایسے معرکۃ الآرا کاموں کو اس مستعدی کے ساتھ کیا ہے کہ باید و شاید - اور پھر بھی بدستور مستعد ہیں اور ان شاء اللہ تا حین حیات مستعد رہیں گے -

لیکن انمیں اگر شکایت ہے تو صرف پابندی جماعت کی وہ بھی انشاء اللہ ہو ہی جاتی ہے -

راقم یکے از خدام جلسہ کھگول ضلع پٹنہ

سوالات از شیعہ

حضرات شیعہ کا یا اُن کے مرشد علیٰ ابن سبا کا سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے عالی نسب اسد اللہ نے کونسا قصور کیا تھا کہ ان لوگوں نے اور ان کے ہمخیال گبروں نے آپ کو دنیا سے بھی زیادہ بے حیا بزدلا کمینہ دیوث بنانے کی سعی کی حضرات شیعہ خود فرما دیں یا شیعوں کے داماد مسٹر باقر یا میاں شیخ علی یا میاں زرارہ یا میاں ابو بصیر کی دیوان محال کر فرمائیں کیا یہ خیال میں آسکتا ہے کہ شیر خدا جسکی رگوں میں خون ہاشمی جوش زن ہو جسکو ایک ڈانٹ پر تمام فوج تھراتی ہو جس سے حضرت جبرئیل خائف ہوں جس کے ایک فرزند کی ایسی جرات ہو جسکو لکھنو کے شاعر مستند شیعہ نے یوں نغمہ سرائی کی ہو جسکا ایک ایک مصرعہ وحی آسمانی ہے پڑھنے کے وقت با ہیبت کی ایسی صدائیں بلند ہوتی ہیں کہ سننا مشکل ہوتا ہے ؎

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے ✤ رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے
رستم کا بدن زیر کفن کانپ رہا ہے ✤ ہر قصر سلاطین زمن کانپ رہا ہے
شمشیر بکف دیکھکے حیدر کے پسر کو
جبریل لرزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو

اور آگے بڑھکر فریق مقابل کی زبان سے ؎

اب جا ؤکہ بچنو کا کوئی طور نہیں ہے ✤ عباس ہے عباس ہے کوئی اور نہیں ہے

ahmadimuslim.de

ایسے شخص کی محترمہ بی بی بنت رسول اللہ کو اُسی شیر خدا کے آگے ایک بزدلا منافق جو جنگ میں نہ ٹھیر سکتا ہو لات مار کر بے حرمت کرے (معاذ اللہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں) اور شیر خدا بزدلی اور بے حیائی سے تاکتا رہے -

اسپر سوال یہ ہے کہ کیا اس سے بڑھکر دیوثی - بے حیائی - بے غیرتی ہو سکتی ہے کیا اس دیوثی کی کہیں نظیر مل سکتی ہے - کیا امام وقت کو آیت وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ یاد نہ رہی تھی؟

کیا کسی ذی فہم کسی ذی عقل کے خیال میں یہ بات آسکتی ہے کہ ایسا واقعہ ہوا ہوگا صحیح حدیث میں وارد ہوا من قتل دون عرضه فهو شهيد جو شخص اپنی آبرو بچانے میں مارا گیا وہ شہید ہے - شیر خدا کو اس موقع پر شہادت قبول کرنی تھی اور جان جاتی تو جان دینا لازم تھا لیکن اپنا نام قیامت تک کے لئے اوّل الدیوثین کی فہرست کے سرنامہ سے کٹانا تھا -

سوال دوم

جو شخص اپنی محترمہ بی بی سیدہ بنت رسول اللہ کے ساتھ ایک بزدلے بے دین منافق کو ایسی بے حرمتی کرتے دیکھے اور سکوت اختیار کرے اور قوت رہتے ہوئے اپنی محترمہ بی بی کی حمایت نہ کرے ان کو ظلم سے نہ بچائے تو وہ شخص مخلوق خدا کی حمایت کیا کریگا - اور مخلوق خدا سے ظلم کیونکر دفع کریگا - پس ایسا شخص خلافت کے لائق کیونکر ہوگا - حالانکہ خلیفہ کا یہی فرض ہے -

سوال سوم

جو شخص باقوت ہو اور خلیفہ بلا فصل خدا کا بنایا ہوا نسل رسول کے ہو جسکی محترمہ بیٹی غصب ہو جائے غصب کرنیوالا بزدلا بے دین منافق ہو اور خلیفہ صاحب قوت رہتے ہوئے سکوت اختیار کریں اور آئندہ اماموں کے لئے اوّل فرج غصبناً فرما کر نہ فرمادیں وہ خلافت کے لائق کیونکر کہے جا سکتے ہیں کیونکہ خلیفہ کا کام یہی ہے کہ خدا کی مخلوق میں انصاف کریں -

سوال چہارم

کیا جو شخص باوجود قوت کے دفع ظلم نہ کرے وہ ظالم نہیں ہے حالانکہ وہ دفع ظلم پر مامور من اللہ ہو اور اُس کی قوت رکھتا ہو -

سوال پنجم

جو شخص خدا کا بنایا ہوا امام ہو مثل رسول کے اور اُس کو حق پھیلانے کی قوت ہو اُس کے پاس صحیح صحیح خدا کی کتاب ہو اور اُس کی اشاعت کی قوت رکھتا ہو

ایسا شخص غلط دین شائع ہوتے دیکھے غلط قرآن شائع ہوتے دیکھے اور باوجود اس کے تقیہ اور سکوت سے کام لے وہ شخص منصب امامت کے لائق کیونکر ہوا کیونکہ امام کا کام تو یہی ہے کہ باوجود قوت کے حق پھیلانے میں اور ناحق کی اشاعت کے روکنے میں کوتاہی نہ کرے اور تقیہ کی آرام طلبی سے احتراز کرے -

اگر کسی کے خیال میں آئے کہ شیر خدا خدا کے حکم کے تابع تھے جب حکم ہوا کہ سکوت کرو تقیہ اور صبر کرو اُس وقت صبر و تقیہ اور سکوت سے کام لیا اور جب حکم ہوا کہ جنگ کرو - اُس وقت قوت و شجاعت حیدری سے کام لیا - اسی وجہ سے بی بی کی بے حرمتی کے وقت جو ایک بزدلے سے ہوئی سکوت کیا - بیٹی کے غصب کے وقت سکوت و صبر سے کام لیا غلط قرآن اور غلط دین شائع ہوتے دیکھکر تقیہ سے اور صبر سے کام لیا اور جب حکم ہوا امیر المؤمنین سے لڑ پڑے -

تو جواب اس کا یہ ہے کہ کیا حضرات شیعہ کا خدا ایسا ہی ہے کہ نسل رسول کے امام تو بنا دے اور امام وقت میں قوت خدا داد اسقدر ہو کہ ساری دنیا میں اس کا نظیر نہ ہو باوجود قوت کے بے دینی پھیلتے دیکھے غلط کتاب شائع ہوتے دیکھے اور حکم دے صبر و تقیہ کا - بیٹی غصب ہو جائے - بی بی کی ایسی بے حرمتی ہو جائے جسکی نظیر دنیا میں نہ ہو اُسوقت بھی صبر و سکوت ہی کا حکم دے اور جب تمام دنیا میں بے دینی شائع ہو جائے غلط قرآن شائع ہو جائے اور اسقدر بے حرمتی ہولیوے تو اُس وقت کہے امام صاحب اٹھو اب خونریزی کرو سبحان اللہ شاید شیعوں کے خدا کو بدا ہوا ہوگا اُس کو کیا معلوم کہ آئندہ کیا ہوگا -

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر کے نشان میں ایسے ایسے قصے ان کے غاصب ظالم بے دین بنانے کے لئے اگلے شیعوں کا تصنیف کرنا عجیب لطف دیتا ہے - ان اگلے چلتے پرزوں کو کیا معلوم تھا کہ ان بیچارے نوحہ پڑھنے والوں پر کیا مشکل پڑیگی جنہوں نے متعدد پرچے اہل سنت بالخصوص اہلحدیث کی دل آزاری کے لئے نکال رکھے ہیں اور بجائے اتحاد اختلاف بجائے اصلاح افساد پھیلاتے ہیں -

واضح ہو کہ اصلاح نمبر ۱۱ جلد ۱۰ میں میاں اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے کہ ہمکو بڑا فخر ہے کہ حضرت محسن کا سقط ہوا اور حضرت امیر کے گلے میں رسی ڈالی گئی میاں اڈیٹر صاحب مجھ کو فخر نہیں ہے - آپکی عقل پر رونا آتا ہے بباید عقل و دانش بباید گریست - اسی عقل پر آپ اہلحدیث کو بے عقل کہتے ہیں؟

ناظرین! اشعار مرقومہ بالا اور شیر خدا کی شجاعت و قوت اور اُس واقعہ

ahmadimuslim.de

دونوں کا اندازہ کریں اور حضرات شیعہ کی عقل کی داد دیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تعزیہ پرستی ضریح پرستی نے یعنی ان کے شیطان مبین بنا دیا ہے ایران میں رہے تو آتش پرستی کی وہاں سے نکلے تو تعزیہ پرستی کی۔

اور میاں ایڈیٹر اصلاح اپنی خبر میں لکھتے ہیں کہ خدا اور رسول کے ساتھ اس سے بڑھکر کیا گیا ہے خدا کو چھوڑ لوگوں نے بت پرستی کی اور خدا کچھ نہ کر سکا۔

ناظرین حضرات شیعہ کی عقل کا موازنہ کریں مطلب آپکا یہ ہے کہ حضرت علی بھی خدا تھے حضرت علی کے سکوت کو خدا کے سکوت پر قیاس کرنا چاہئے۔ افسوس یہ ہے کہ کیوں یہ لوگ مسلوب العقل ہو گئے۔ شیعہ تم اور میاں ایڈیٹر صاحب قرآن پر عقیدہ رکھکر قوم ثمود۔ قوم عاد۔ قوم نوح۔ قوم لوط جنکی بھائی بندی آپکو ہے۔ قوم فرعون۔ قوم تبع کے مخالفت ہونیکا حال پڑھو اور یہ آیت پڑھو ولو یشاء اللہ لانتصر منھم تو پتہ لگیگا۔ اور آیت بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھیٰ وامر کو ملاحظہ کیجیے اور آیت کریمہ وکم اھلکنا من القرون من بعد نوح وکفیٰ بربک بذنوب عبادہ خبیراً بصیراً کو پڑھو۔ ان آیتوں میں آپکا شافی جواب ہے اللہ تعالیٰ نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی دیتا ہے اصل سزا و جزا کی جگہ آخرت ہے۔ ان جب پیغمبروں کی تکذیب یا ان پر ظلم ہوا۔ انکی سزا دنیا میں دی گئی ہے۔ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں مبارکہ شبیہ ہوئے یا دیگر بے حرمتی کی سزا خدا نے دیدی کوئی کافر ملک عرب میں نہ رہ سکا سب تباہ و برباد کر دئے گئے ان شانئک ھو الابتر۔ آپکی تعزیہ پرستی و بے حرمتی اہل بیت کی جزا و سزا بھی آخرت ہے۔ (باقی آئندہ)

عبدالسلام مبارکپوری از صادقپور پٹنہ

مبارکہ بیگم اور نواب

بدر اور الحکم جواب دیں

اہلحدیث اور مرقع قادیانی کے مواخذات سے تنگ زبردست ہیں اور مرزائی عمارت کو منہدم مسمار اور تہ و بالا کرنے میں واقعی

۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء کے قیامت خیز زلزلہ سے بڑھکر ہیں جسقدر مرزائی پارٹی کو اپنے مہدی اور کرشن۔ ابن اللہ اور بابو اللہ اعلیحضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ناز و فخر ہے۔ اہلحدیث اور مرقع اسی قدر ان سب کے پرخچے اڑا رہے ہیں۔ اور انکی تہ تک پہونچکر ان دجاجلہ کے شرمناک اور کذب مجسم کا ناموس کی قلعی کھولکر پبلک کی روشنی میں لے آتے ہیں جس سے کرشن نبیوں کا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے۔ چنانچہ ناظرین کئی بار دیکھ چکے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل مرحوم علیگڈھ والے مرزائی مباہلہ کے متعلق مرزا جی کے جھوٹے۔ کاذب بلکہ اکذب الناس ہونیکا بین ثبوت دیا جا چکا ہے۔ ایسا ہی ڈاکٹر ڈوئی امریکن کے معاملہ کے متعلق سب کی سب تحریرات چھانٹ کر مرزا جی کا جھوٹ اظہر من الشمس کیا گیا ہے۔ لیکھرام کے مباہلہ میں کرشن قادیانی کا صریح کذب دکھلایا گیا۔ اور اس کے نافرمان مرید الحکم کی فریبانہ چالاکی جو اس نے جور و ستم کے ساتھ ڈالنے کا لفظ اضافہ کرنے کی ٹھانی تھی کھل گئی۔

ان مواخذات سے تنگ آکر اب مرزائی اخباروں نے اعلیحضرت کرشن کی ہر قسم پیشگوئیوں کو بلا حوالہ درج کرنا شروع کر دیا ہے۔ گویا ہمارے مواخذات سے بچاؤ کے لئے یہ روبہانہ چال نکالی ہے۔ مثال کے طور پر ذرا یہ واقعہ سُننے کہ ۱۷ فروری کو مرزا صاحب کی دختر نیک اختر مبارکہ بیگم کا نکاح محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوا ۲۷ فروری کا بدر اس کے متعلق ایک پیشگوئی بلا حوالہ یوں بیان کرتا ہے کہتا ہے:-

"یہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخبار میں شائع نہیں ہوئے۔ ان میں سے صرف ۱۹۰۱ء میں ایک الہام اس بارہ میں اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تھی اور نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی صحیح و سالم ان کے گھر میں آباد تھی اور وہ الہام یہ ہے۔ نواب۔ مبارکہ بیگم۔ یہ الہام دو الگ الگ فقرے میں ایک نواب دوسرا فقرہ مبارکہ بیگم۔ اس الہام میں دونوں فقروں کو ایک جگہ بالمقابل رکھکر یہ پیشگوئی کیگئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جاویگی"

(بدر ۲۷ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۷ کالم ۱)

پہلے تو ایڈیٹر بدر کا صریح جھوٹ دیکھو کہ مبارکہ بیگم کیواسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے" دیکھو یہ بات تسلیم کے قابل ہے؟ کہ الہام تو مرزا جی کو ہوں اور وہ بھی بہت سے مگر مرزائی اخباروں میں درج نہوں تو وہ اخبار کاہے کیلئے رکھے ہیں؟ اور وہ اخبار والے جو اپنے خطوں اور بعض میں اپنے آپ کو کرشن کی جوتیوں کا غلام سمجھکر بھیجتے ہیں کس مرض کی دوا کہ حضرت اقدس کی قادیان میں بیٹھے جوتیاں کھا بہاؤ میں جائیں لیسے اخبار اور اخباروں والے ہم یہ بات کسی طرح تسلیم نہیں کر سکتے کیونکہ اخبار

۵۲ نافرمان مرید اس سے مراد بعض مقامات پر کرشن جی کی حکم عدولی بھی کر لیا کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ بٹالہ گیا اور باوجود مرزا کی ممانعت ادھر کش و شگوئی حکم کے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا خط مرزا جی کے نام کا لے آیا۔ جس کے باعث مرزا جی نہایت ناراض ہوئے مفصل واقعہ مولوی سرور شاہ مرزائی سے دریافت ہو سکتا ہے (اہلحدیث)

سلہ یہ الفاظ مرزا جی کہا الہامات انت منی بمنزلۃ اولادی۔ انت منی وانا منک۔ انت من مائی وغیرہ سے نکلتے ہیں یعنی ہم نے زبردستی آئیزہ نہیں لگائے بلکہ وہ خود ان القاب کو اپنے اوپر لیتے ہیں

کے گدھے جب بوجھ نہ اٹھائیں گے تو چارہ کہاں سے کھائیں گے؟ جنڈ اور ریچھ قلندر کی ڈگڈگی پر نہ ناچیں گے تو آگے بھلا خیر کہاں؟

اور سُنئیے! کہتے ہیں کہ "صرف ایک الہام ۱۹۰۱ء میں الحکم میں شائع ہوا تھا" یہ بھی صریح کذب معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی الہام ہے اور وہ الحکم میں شائع بھی ہو چکا ہے جیسا کہ تم نے اس کے الفاظ نقل کئے ہیں کہ "مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی" تو کیوں اس الحکم کا پورا حوالہ صفحہ معہ تاریخ وماہ کے نہیں بتایا؟ اسی سے تمہاری کذب، فریب اور چالاکی کا پتہ لگتا ہے۔

ہم دعوٰے سے کہتے ہیں اور ہمارا یہ دعوٰے اُس صحیح تجربہ کی بنا پر ضرور صحیح ہو گا جو عموماً مرزا جی اور مرزائی اخبارات کے بات بات پر جھوٹ بولنے سے ہمیں حاصل ہو چکا ہے کہ ضرور ہی یہ الہام جھوٹا شائع کیا گیا ہے۔ اگر بدر اپنے دعوے میں سچا ہے تو الحکم ۱۹۰۱ء کے مندرجہ بالا الہام والے پرچہ کا پورا پتہ بتلادے اور اگر اُسے نہ مل سکے تو اڈیٹر الحکم کو بھی اس دینی کام میں اپنے ساتھ ملالے۔ اور دونوں مل کر پورا حوالہ بتلادیں۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ (نائب اڈیٹر)

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ وصول ہوا جناب قاضی محمد علی صاحب موضع ماں ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور (سائل) ۱۰/
جناب قاضی معین الدین صاحب خطیب پورہ باکم ضلع اکولہ ملک برار (سائل) ۸/
بقایا سابقہ ۱۵/۱۳
میزان ۱۵/۱۰ ۱۱/
ایک اخبار بنام قاضی محمد علی صاحب (سائل) جاری کیا گیا باقی ۷/

دس روپے انعام

علاوہ سفر خرچ کے جو میرے لڑکے مسمٰی صادق علی کو جو پانچ یوم سے مفقود الخبر ہے میرے پاس لاوے، دیا جاویگا۔

حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر قریباً ۱۲ سال، رنگ گورا، جسم لاغر، سر میں بوجہ چوٹ ایک چھوٹا سا گڑھا۔ اول مڈل تک تعلیم یافتہ ہے۔

علی بخش مدرس میونسپل بورڈ سکول ڈھاب بستی رام امرتسر

مُسلمان

ہمارا اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق سوال میں لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ اور عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے ایک الگ رسالہ اس مضمون کا نکالا جائیگا جو خالص اسلام کی روشنی دکھلائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہ ہونگے بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول اور مدلل تردید ہوا کریگی۔ یہ رسالہ دفتر اہلحدیث سے ماہوار شائع ہوا کریگا۔ اس کا نام مسلمان رکھا گیا ہے۔ سر دست قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱۲/ مالک غیر ہند سے ۱۶/۔ ابوالوفاء

مسلمان کے متعلق ہمارا ارادہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے بہت جلد جاری کیا جائے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجودیکہ یہ نوٹس چھپتے ہوئے کئی ہفتے ہو گئے ہیں تاہم ابھی تک اس قدر خریداروں کی درخواستیں وصول نہیں ہوئیں جو مسلمان کے اجرا کیلئے کافی ہوں۔ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث کے خریداروں میں ایسے بہت کم لوگ ہیں جن کو مخالفین اسلام سے پالا پڑتا ہو۔ یا اُن کی تحریرات جو اسلام اور اہل اسلام کیلئے زہر ہلاہل سے کسی طرح کم نہیں۔ دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہو۔ جن مسلمانوں کو عیسائیوں کی تحقیق اور آریوں کا اندرادہ آریہ مسافر دیکھنے کا موقع ملا ہوگا وہ اُن کے برے اثر سے خوب واقف ہونگے۔ اور اس بات کی ضرورت واقعی طور پر محسوس کرینگے کہ اسلام کی طرف سے بھی ایسے مجاہد اور غازی اسلام رسالے جاری ہونے نہایت ضروری ہیں جو ایسی زہریلی اور سم قاتل تحریروں کے مقابلے میں تریاق کا کام دے سکیں چنانچہ مسلمان کی اجرا کی خبر چھپتے ہی کئی ایک احباب نے جو اسکی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں بڑی خوشی اور کشادہ پیشانی سے اسکو لبیک کہا۔ اگر اسی قدر اس کے قدردان اور پیدا ہو جائیں تو یقین ہے کہ مسلمان فی الفور جاری کر دیا جائیگا۔ ادھر سے کوئی دیر نہیں ارادہ مستقل ہو چکا ہے۔ قدردانوں کی تعداد کم از کم اتنی ہونی چاہئے کہ رسالہ ابتدا ہی میں ایسا نہ ہو کہ بعد میں ایسے وسیع میدان میں اقدام ہمتگی کی سرد ہونے کے باعث منزل مقصود سے پیچھے رہ کر راستے ہی میں ڈیرے ڈالنے پڑیں۔ لہٰذا درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں تاکہ جلد سے جلد مسلمان شائع ہو جائے۔ المنتظر خاکسار مینیجر

الاعتذار

چونکہ مولانا ابوالوفا صاحب مع مولوی محمد علی صاحب جالندھری ایسے مباحثہ کے لئے بمقام زیرہ ضلع فیروزپور تشریف لے گئے ہوئے ہیں لہٰذا نوٹ نہیں لکھے گئے۔ (خاکسار نائب اڈیٹر)

الہامات مرزا - قادیانی مسیح کی بڑی بڑی پیشگوئیوں کی تردید قیمت ۵/ پتہ - اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

نواب صاحب بہاولپور مرحوم کی والدہ محترمہ نے دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔ ہم ندوہ کو اس کامیابی پر مبارکباد و بشارت دیتے ہیں۔

حضور ویسرائے ۲ مارچ کو موٹر کار پر بیٹھکر بارکپور کو تشریف لیجا رہے تھے کہ راستہ میں ایک گاؤں سے اون پر پتھر پھینکے گئے۔ واپسی پر بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک [illegible] کی [illegible] مشغول ہوگیا ہے۔ حکمہ پولیس [illegible] تحقیقات میں مصروف ہے۔

[illegible] ۱۹،۸۸،۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اس میں پانچ لاکھ کے قریب صرف صوبجات متحدہ میں ہیں۔

جتس ڈرائیور کی غفلت سے گذشتہ ماہ اکتوبر میں لاہور کے متصل کوٹ لکھپت کے سٹیشن پر حادثہ ہوا تھا اسے عدالت سے چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

[illegible] کام کریں۔ ان میں ۲ ہزار مکہ معظمہ کی طرف اور ۲ ہزار رابغ کی جانب۔ اون کی مدد کو ۱۸۰ ترکی سپاہی آئے ہیں۔

جنوری کے دوسرے ہفتہ میں ایک جہاز بیرانند سے اور دوسرا [illegible] سے چلکر سیدھا رابغ اور جدہ کو روانہ ہوا۔ اور ۱ جنوری کو دو جہاز ترکی بیڑے سے لدے ہوئے رابغ اور جدہ کی جانب ملک شام سے آ رہے تھے۔ بحکم سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ یکم فروری تک ۲۰ ہزار ترکی سپاہی جدہ میں۔ ۵ ہزار مکہ مکرمہ میں۔ ۱۰ ہزار رابغ میں۔ ۳ ہزار شرفا میں اور ۱۰ ہزار مدینہ منورہ میں سٹی کا کام کرنے کو موجود ہونگے۔ مدینہ منورہ کے اولوالعزم شہریوں میں سے ۴ ہزار پہلوان اس مبارک جہاد میں حصہ لینگے۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء تک یہ پاک ریلوے ختم ہو جائیگی۔

بمبئی کے حبس حاتم وقت سیٹھ صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں اپنے خرچ سے جدہ سے لیکر مکہ معظمہ تک ریلوے بنادونگا اب اس نیک مسلمان نے سفیر عثمانیہ سے بمبئی میں ملاقات کی ہے۔ خداوند کریم سب مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ اس ثواب کے کام میں حصہ لیں۔

روسی جنرل سٹوسل کی سزائے موت دس سال قید میں تبدیل کی گئی۔

بلوچستان کے مقام شرنغ میں ۲۱ مارچ کی رات کو ۹ بجے سے صبح کے پانچ بجے تک زلزلہ کے ۱۳ جھٹکے محسوس ہوئے۔ بازار میں کئی مکان گر گئے۔ ریلوے سٹیشن کے مکانات کو صدمہ پہونچا۔ اس زلزلہ کا صدمہ مقامات درگی اور خوست میں بھی محسوس ہوا۔

کناڈا کے شہر وانکوور میں ۱۵ ہندو گرفتار کر لئے گئے۔ کناڈا انگریزی علاقہ میں ہے مگر وہ بھی ہندوستانیوں کی کثرت درآمد سے ٹرانسوال کی طرح نالاں ہے۔ ہندوستانیوں کو اب ایشیائی ملکوں میں قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔

قیصر کا خیال ہے کہ کل خرچ ۳۰ لاکھ روپیہ سے زائد نہ ہوگا۔

مسٹر جان ڈی راک فیلر جس کی بے شمار دولت کا اندازہ دس کروڑ پونڈ یعنی ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ کیا جاتا ہے [illegible] اس شخص نے اپنی حیرت انگیز قابلیت اور محنت سے اس قدر دولت کمائی کہ بلحاظ تمول روئے زمین کا کوئی بادشاہ اوس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس نے یہ نام دولت و ثروت تجارت کی بدولت پیدا کی۔

پشاور میں ۱۹ مارچ کو ۵ بجے شام کے ۱۵۰ آفریدیوں نے بازار کی سیر کرتے ہوئے [illegible] بیچنے والوں اور ساہوکاروں کی دکانات لوٹنا شروع کر دیں۔ فوراً پولیس [illegible] جس نے سات نوجوان آفریدیوں کو گرفتار کرکے حوالات میں بند کر دیا۔ اس کشمکش میں ایک آفریدی گولی لگنے سے مارا گیا۔ ان آفریدیوں میں سے [illegible] کی شرائط معلوم کرنے صاحبزادہ عبدالقیوم خان بہادر اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر درہ خیبر کے مکان پر آئے تھے۔ انہوں نے کل آٹھ ہزار روپیہ لوٹے۔

متھرا ناگدا ریلوے پر بہرتپور میں ایک عورت اور اوس کے دو بچوں نے ریل سے کٹ کر جان دیدی۔

کلکتہ کے عیسائی سکولوں اور کالجوں کے افسر اپنے ان بنگالی طلبا پر [illegible] کر رہے ہیں۔ فیس میں بھی غیر معمولی طور پر اضافہ کر دیا ہے۔

لالہ پنڈی داس کے والد لالہ [illegible] نے جو گوجرانوالہ [illegible] سے مفقود الخبر تھے۔ ۱۰ مارچ کو اپنے تئیں خود بخود مسٹر کرسٹ مجسٹریٹ لاہور کی کورٹ میں حاضر کر دیا۔

۱۰ مارچ کی شام کو بیلسن صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کوٹھی اور کچھ دوکانوں پر ایک بہاری ڈاکہ پڑا سنا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ [illegible] پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

صاحب وزیر ہند نے سرکاری سال ۱۹۰۸ء-۹ کے اندر تعمیر ریلوے کے لئے ۱۳ کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔

بارہ منٹ مجر قیصری ہے

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے مفصل اوصاف تو کتب میں ... مقوی

وشانہ ۔ کمزوری بدن وسینہ کے م

ثنا اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے۔ (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۔)

قیمت ... اوصاف صرف ... فی چھٹانک ۔ آدھ پاؤ ... محصولڈاک

بتی ست

چند روز کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے ۔ اس کا رفتہ صاحب منگوا کر استعمال کریں

... محصولڈاک وغیرہ

قبض کشا

ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور ... قیمت فی شیشی ... گولیاں ... محصول

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ ... امرتسر

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع

اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے ۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں ۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے ۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو ۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں اور چھٹی زیر طبع ہے۔

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲؍

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۱۲؍

جلد سوم سورہ مائدہ ۔ انعام ۔ اعراف ۱۲؍

جلد چہارم سورہ نحل ۱۲ پارہ تک ۱۲؍

جلد پنجم سورہ فرقان تک ۱۲؍

پانچوں جلدیں یک مشت ایک ساتھ خریدنے پر علاوہ محصولڈاک کے مبلغ ... عہ

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ ۔ ہائی کورٹ پنجاب ۔ اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں قیمت ۳؍

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ کا کامل جواب قیمت ۲؍

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸؍

ترک اسلام

مہاشہ دھرمپال نو آریہ کے لیکچر ترک اسلام کا معقول و مفصل جواب قیمت ۶؍

تغلیب الاسلام مکمل ہر چہار جلد

بجواب تہذیب الاسلام دھرمپال آریہ نہایت سہل اور دلچسپ ہے۔

جلد اوّل قیمت ۵؍ جلد دوم قیمت ۶؍

جلد سوم ۵؍ جلد چہارم ۵؍

چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے ۱۶؍ علاوہ محصول

مباحثہ دیوریا

دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ مشہور و معروف جو ابین آریہ سماج اور مسلمانوں کے ہوا تھا ۔ مسلمانوں نے اس مباحثہ میں آریوں کے چھکے چھڑا دیئے ہیں ۔ قیمت ۴؍

مناظرہ نگینہ

یہ مناظرہ ۱۰ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مسلمانوں اور آریوں میں ہوا تھا ۔ اس مناظرہ کے اثر سے کئی ہندو اور آریہ مشرف باسلام ہو گئے ۔ قیمت ۶؍

مرقع دیانندی

اس کتاب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سوامی دیانند کا قول کچھ اور تھا اور فعل کچھ اور قیمت ۳؍

المشتہر مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید ۔

جسب الحکم مولوی ابو الوفا ثناء اللہ

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No 352)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج ہونگے ... ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عـہ
والیان ریاست سے "	...
رؤسا و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداروں سے "	...
" " ششماہی	...
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام ...

مطبع اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئے

اخبار اہلحدیث

امرتسر

+ بیروی مصطفٰے کی حسرت + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + اکمل ہے وہ نقل کیا ہے ؟ + یار و ہم و خطا کا دل ... +

جلد ۵ — نمبر ۲۱

امرتسر مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

مذاکرہ علمیہ
امامت اور اقتداء

کے مسئلہ کے متعلق جو اہلحدیث مورخہ ۱۳ مارچ میں مفصل لکھکر علماء کرام سے استفتاء کیا تھا۔ اس سے غرض باتباع سلف صالحین مسئلہ کی تحقیق کرنا منظور تھا۔ چنانچہ بحمد اللہ جن جن علماء نے اس دینی کام کی طرف توجہ فرمائی ہے انکی آراء مع شکریہ کے درج ذیل ہیں اکثر تو ان میں موافق اور خاکسار کی تحقیق کی مؤید ہیں۔ بعض مخالف بھی ہیں جو بغرض تحقیق و اظہار حق سب درج ہونگی۔ جن حضرات نے آج تک توجہ نہیں فرمائی ان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنی اپنی رائے سے بہت جلد اطلاع بخشیں تاکہ باقاعدہ مسئلہ کی تحقیق ہو سکے۔ سلسلہ آراء درج ذیل ہے:۔

جناب استاد مکرم مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی

تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کا مسئلہ ملاحظہ کیا۔ اگرچہ میرا یہ مشرب نہیں لیکن ماخذ آپکا اور وجہ استدلال مجھکو بہت پسند ہے اور سلف میں سے بہت سے اہل علم کا یہی مذہب ہے۔"

جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ تحریر

فرماتے ہیں:۔

"یہ مسئلہ امامت و اقتداء میں آپ سے نہیں مدتوں سے میرا بھی خیال ہے کہ ہر ایک نیک کام جس میں شرکت و معاونت ممکن ہو اس میں شرکت و معاونت جائز ہے امام کوئی بھی ہو نماز بھی ایک ایسا ہی نیک کام ہے تو اس میں بھی شرکت و معاونت جائز ہے امام کوئی بھی ہو اس کے دلائل یہ ہیں اول دلیل آیہ کریمہ تعاونوا علی البر والتقوی ہے اور دلیل دوم حدیث شریف یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولهم وان اخطاؤا فلکم وعلیهم۔ دلیل سوم حدیث شریف صلوا خلف کل بر و فاجر ہے اور اس کے مؤیدات میں سے خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول الصلوة احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کا قول صل وعلیه بدعته ہے۔ اور میرا یہ بھی خیال ہے کہ جہاں کسی کو امام کے منتخب کرنیکا اختیار دیا گیا ہو وہاں کسی ایک شخص کو حسب تفصیل مندرجہ حدیث شریف منتخب کرے واللہ تعالیٰ اعلم۔"

مولانا ابوذر محمد غضنفر صاحب مولوی فاضل مقیم ...

گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت گم شدہ بعد قیمت ادا ... بعد ۲ آنہ فی پرچہ پیشگی آنی ... خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر وہ خریدار کا نمبر ضرور ... لکھنا چاہئے ورنہ تعمیل ...

لکھتے ہیں:۔

"جناب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس ہفتہ کے اخبار اہلحدیث میں جو اہل قبلہ کی اقتدا جائز لکھی ہے یہ درست ہے۔ واللہ اعلم"

جناب شمس العلماء مولانا محمد یوسف صاحب صادقپوری

از کلکتہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کا خط مع اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ صفر سنہ رواں پہونچا۔ امامت اور اقتدا کی بابت جو مضمون آپ نے لکھا ہے اس کو از اول تا آخر دیکھ لیا اس مسئلے میں جو کچھ آپ کی رائے ہے۔ اس سے میں پورا پورا متفق ہوں۔ اور ہر ایک امام کے پیچھے خواہ وہ کسی فرقے کا ہو یا کیسے ہی اعمال رکھتا ہو نماز پڑھنا جائز سمجھتا ہوں۔ والسلام"

جناب مولانا عبد التواب صاحب امام اہلحدیث موتی مسجد علیگڈھ

لکھتے ہیں:۔

"مسئلہ امامت و اقتدا کے بارہ میں جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے وہ نہایت صحیح اور مدلل ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ امامت اور اقتدا میں رابطہ ہے تو ارکان کا ہے نہ قبولیت کا۔ مقتدی اپنا سجدہ اپنا رکوع اپنا قیام سب کچھ بجا لاتا ہے پھر کیا وجہ کہ مقتدی کی نماز قبول نہ ہو۔ امام کی نماز اگر کسی وجہ سے قبول نہ ہو تو پڑا اٹھیو۔ ہمیں اس سے کیا بحث؟ باقی دلائل آپ نے خود عمدہ تحریر کئے ہیں جن کو اللہ ہی سمجھے بعض بادی الرائے علماء سے اس مسئلہ میں اتفاق گفتگو کا ہوا ہے مگر کوئی جواب معقول اُنکی طرف سے نہیں ملا۔ جو خیال کہ میں نے ظاہر کیا ہے یہی خیالات میرے اُستاد مولانا مولوی عبید اللہ صاحب کے بھی ہیں۔ آپ کی رائے بہت صحیح ہے خداوند کریم آپکی عمر میں برکت کرے۔ آمین"

اطلاع عام

باوجودیکہ عام اور خاص طور سے علماء کرام کی خدمت میں گذارش کی گئی ہے کہ مخالف موافق رائے سے اطلاع بخشیں بہتوں کو اخبار کے ساتھ کارڈ بھی بھیج گئے۔ تاہم بہت سے تو خاموش ہیں اور بعض وعدہ کہلا دینے کا مانگتے ہیں پس حضرات ساکتین عامہ مسلمین کے حق میں اپنے سکوت کا ضرر محسوس کریں اور حضرات طالبین وعدہ یاد رکھیں۔ کہ ہر قسم کی تحریریں اس مسئلہ کے متعلق درج کیجائینگی کیونکہ یہ مسئلہ بہت ضروری قابل تصفیہ ہے مگر دلائل قرآن و حدیث اور ائمہ مجتہدین کے اقوال کی تائید سے ہوں (باقی آئندہ)

آریوں سے مباحثہ کی خط و کتابت

اور

مسافر آگرہ کی کرکری

تھے گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ✦ وہ ساری انکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست مسافر آگرہ کو جانتے ہونگے کہ کس طرح کے بھلے مانس ہیں۔ ایک کمال تو انہیں خوب ہے کہ گالیاں بڑی مزیدار دیتے ہیں ایسی کہ مشہور پیشہ وروں کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ خیریت سے اہلحدیث کے حال پر تو انکو خاص نظر عنایت ہے۔ کیوں نہ ہو۔ اہلحدیث ہی تو انکے گھر کا بھیدی ہے۔ خیر اس قصے کا تو یہاں ذکر نہیں مطلب کی بات یہ ہے کہ آپ الجھتے الجھتے یہانتک پہونچے کہ خاکسار سے تقریری مباحثہ کے لئے تیار ہوئے اور شیخی میں آ کر اخبار مسافر ۱۵ نومبر ۱۹۲۰ء میں لکھ مارا کہ "ہم آج ہی سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو تحریر کرتے ہیں کہ مناسب و معقول ہرا مر طے کر لیویں" جب آپکی اس تحریر کو مدت گذر گئی اور امرتسر کی سماج نے آپکی اس تحریر پر توجہ نہ کی تو اہلحدیث مورخہ ۲۰ دسمبر میں ایک مضمون لکھا گیا جسمیں "مسافر آگرہ کی کرکری" کے عنوان سے یہ ذکر کیا گیا تھا کہ پنڈت بھوجدت جی اڈیٹر مسافر آگرہ کی سخت ہتک ہوئی کہ آپکی درخواست کی نسبت آریہ سماج امرتسر نے "باشد خموشی" پر عمل کیا۔ پس مسافر کو جوش آیا اور اس نے پھر جلدی سے سکرٹری آریہ سماج امرتسر کو خط لکھا چنانچہ سکرٹری نے جبراً و قہراً خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا جو درج ذیل ہے۔ ناظرین اس سلسلہ کو بغور پڑھیں اور نتیجہ پر پہونچیں کہ پنڈت جی کی وقعت سماج میں کیا ہے۔ اس تحریری سلسلہ کے علاوہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر کا زبانی بیان یہ ہے کہ ہم تو پنڈت جی کا اخبار بھی نہیں پڑھا کرتے یونہی بند کا بند پڑا رہتا ہے سخت کلامی کے سوا اس میں ہوتا ہی کیا ہے۔ اسی اثناء میں میرے دوست ماسٹر آتمارام جی امرتسری بازار میں مجھ سے ملے تو میں نے کہا پنڈت بھوجدت جی آتے ہیں ماسٹر جی نے کہا آپکو مبارک ہو۔ میں نے کہا مہمان اور دوست تو آپکے اور مبارک مجھکو؟ ماسٹر جی نے کہا ہم سخت گوؤں کے دوست نہیں۔ چنانچہ وہی ہوا کہ پنڈت جی کو امرتسر کی سماج نے ایسا عزت سے دھتکارا کہ کسی اُستاد کا شعر آپ ہی کے لئے موزون ہے کہ پنڈت جی آریہ سماج کو مخاطب کرکے کہہ رہے ہیں ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن ✦ بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

خیر بہرحال ناظرین ہمارے بیان پر اعتبار نہ کریں بلکہ اصل خط و کتابت ملاحظہ کریں جو ذیل میں بعینہٖ درج کی جاتی ہے۔

پہلا خط

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ نمستے۔ پنڈت بھوجدت صاحب آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو پرچہ اہل حدیث مورخہ ۲۵۔ اکتوبر و ۲۰ دسمبر ۱۹۰۹ء منگوالیں اور مباحثہ کے نیم (قانون) طے کر کے مجھے مطلع کریں اس لئے آپ ہر دو مذکورہ بالا پرچہ جات بدست حامل ہذا ارسال فرما دیں اور شرائط مباحثہ سے اطلاع دیں۔

ماجدیال (سکرٹری آریہ سماج امرتسر) از امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۱۰ء

جواب نمبر ۱

لالہ ماجدیال جی سکرٹری آریہ سماج امرتسر۔ تسلیم۔ آپکا خط مورخہ ۱۵ جنوری پہونچا۔ آپ کی تحریر کے بموجب پرچہ جات ارسال ہیں گو یہ پرچہ بھیجنے پنڈت بھوجدت جی کا کام تھا لیکن اخلاقی طور پر میں ہی نے ان کے اس فرض کو ادا کر دیا۔

(۲) آریہ سماج سے آج ہمارا کوئی نیا مباحثہ نہیں ہونے لگا کہ شرائط میں خدانخواستہ کوئی نزاع ہو۔ تاہم چونکہ پنڈت جی کی وکالت میں آپنے یہ بات پیش کی ہے اسلئے میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے دو ممبر تجویز کر دیں اور دو ہی ادہر سے ہونگے وہ ایک جگہ بیٹھکر جو تصفیہ شرائط کا کر دیں منظور ہوگا۔ اور جس میں اختلاف رہیگا وہ میں اور پنڈت جی خود فیصلہ کر لینگے کیونکہ ممکن ہے ادہر اور ادہر سے تحریرات آنے جانے میں بہت سا وقت ضائع ہو اور نتیجہ مفید نہ نکلے امید ہے کہ آپکی معقول پسند طبیعت اس تجویز کو پسندیدگی سے دیکھیگی اجلاس کے لئے اگر آپ منظور کرینگے تو دفتر اہلحدیث بھی حاضر ہے اور سماج میں تو آپکے مکان سے بھی انکار نہیں۔

ابو الوفا ثناء اللہ از امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۱۰ء

دوسرا خط

از امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۱۰ء

بجناب مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب نمستے۔ آپ کا خط مورخہ ۱۸/۱ کا آیا ہے دو عدد پرچہ اہلحدیث ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۹ء و ۲۰ دسمبر ۱۹۰۹ء وصول ہوئے۔

(۲) آپنے تحریر کیا ہے کہ فریقین کی طرف سے دو دو آدمی شرائط مباحثہ طے کریں مجھے یہ شرط منظور ہے۔ اس لئے میں نے پنڈت بھوجدت صاحب کو آگرہ میں لکھ دیا ہے کہ آپ میرے پاس یہ لکھکر بھیجدیں کہ اس مباحثہ کے متعلق جو شرائط ہم طے کرینگے وہ آپکو منظور کرنے ہونگے لہذا آپ بھی اس امر کو منظور کریں کہ آپ کی پرتی ندہی (ممبر) جو شرائط اس جلسہ کے متعلق طے کرینگے وہ آپکو منظور کرنے پڑینگے۔

(۳) تا وقتیکہ جملہ امور متعلق مباحثہ طے نہ ہو لیویں پنڈت بھوجدت صاحب کو امرتسر میں نہیں بلوایا جائیگا کیونکہ میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہے جو امور جنکا فیصلہ کمیشن نہیں کرینگے۔ آپ اور پنڈت صاحب وقت مباحثہ میں یا ایک روز پیشتر کریں ممکن ہے کہ وہ امر اسوقت طے نہ ہو ویں اور مباحثہ نہ ہو۔ اور پنڈت صاحب کو آنے جانے کی تکلیف ہو اور آپ کو بھی اس لئے نہایت ضروری ہے کہ تمام امور متعلقہ مباحثہ پیشتر طے ہو جانے چاہئیں آپکے جواب کا منتظر ماجدیال

جواب نمبر ۲

امرتسر دفتر اہلحدیث ۱۸/۱

جناب لالہ صاحب تسلیم۔ میں آپکی رائے سے متفق ہوں میری مراد بھی یہ نہ تھی کہ پنڈت جی کو بغیر تصفیہ شرائط تکلیف دیجائے بلکہ مطلب یہ تھا کہ جو شرط ہمارے ممبران سے طے نہ ہو یا اختلاف رہے اسکو میں بذریعہ خط و کتابت پنڈت جی سے طے کر لونگا اور جب میں اپنے ممبر بھیجونگا تو انکو وکالت نامہ دیکر بھیجونگا۔ آپ وہ وکالت نامہ ان سے لے لیجئے گا اور اپنا وکالت نامہ انکو دیدیجئے گا۔

ابو الوفا ثناء اللہ

تیسرا خط

از امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۱۰ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ نمستے۔ پنڈت بھوجدت صاحب نے آپکی طرح اپنے پرتی ندہیوں (ممبروں) کی قرار دادہ شرائط کو تسلیم کرنے کے لئے تحریر فرما دیا ہے اس لئے جس روز آپ مناسب خیال فرما دیں آپکے دو ممبر غریب خانہ پر تشریف لے آویں یا مجھے یاد فرما دیں تو میں پیشتر تشریف آوری آپ کے ممبروں کے مجھے ایک روز پیشتر وقت تشریف آوری آنکی سے اطلاع دیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر ہماری ممبر بھی موجود ہوں۔ ہماری طرف سے بندہ اور بابو لاہوری مل صاحب ہونگے آپ اپنی طرف سے ممبروں کے نام تحریر فرما دیں۔

ماجدیال

جواب نمبر ۳

امرتسر ۲۳/۱

لالہ صاحب۔ تسلیم۔ میں آپکی کوشش کا مشکور ہوں بروز اتوار بعد مغرب ۷ بجے ہمارے ممبر مع سند وکالت آپکے مکان پر پہونچ جائینگے امید ہے آپ اپنا انتظام کر رکھینگے۔ اگر یہاں تشریف لانا منظور ہو تو اطلاع دیجئے۔

ابو الوفا ثناء اللہ

(غرض ادہر سے دو وکیل مولوی علم الدین اور بابو سردار خان پہونچ گئے اور شرائط

پیاری نبی کی پیاری حالات ہر دو حصہ قیمت ۸/ پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

ذیل تصفیہ ہوئیں جو لالہ صاحب کے دستخطی ہمارے پاس موجود ہیں)

نمبر ۴ شرائط مباحثہ مابین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور پنڈت بھوجدت جی آگرہ والہ۔

(۱) یہ مباحثہ ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ فروری ۱۹۲۰ء کو بمقام امرتسر ہوگا۔ ۱۵-۱۶ فروری کو ۲ بجے دن سے ۵ بجے دن تک ہوگا اور ۱۷-۱۸ فروری کو سات بجے شام سے ۱۰ بجے رات تک یعنی ہر روز ۳ گھنٹہ ہوگا۔

(۲) فریقین دس دس منٹ تقریر کے لئے لیا کریں گے۔

(۳) پہلے روز ابتدائی تقریر مولوی صاحب کی ہوگی اور آخری پنڈت جی کی۔ دوسرے روز یعنی ۱۶ فروری کو ابتدائی تقریر پنڈت صاحب کی ہوگی اور آخری مولوی صاحب کی۔ اسی طرح سے ۱۷ فروری کو ابتدائی تقریر مولوی صاحب کرینگے اور آخری پنڈت جی اور ۱۸ فروری کو ابتدائی تقریر پنڈت صاحب کرینگے اور آخری مولوی صاحب۔

(۴) بغرض انتظام جلسہ میر مجلس دو ہونگے یعنی ایک مولوی صاحب کی طرف سے اور ایک پنڈت صاحب کی طرف سے جنکا انتخاب فریقین وقت شروع ہونے مباحثہ سے دس منٹ پیشتر کرینگے اور دونوں میر مجلس ہر دو مباحثہ کرنے والوں سے الگ اکٹھے بیٹھینگے۔ اکیلے میر مجلس کا حکم قابل تعمیل نہ ہوگا جبتک دونوں ملکر حکم نہ دینگے۔

(۵) کسی فریق کو جو کوئی شکایت ہوگی تو وہ بذریعہ تحریر میر مجلسوں کو مطلع کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ جتنا وقت لگیگا وہ شکایات سے خرچ ہوگا۔

(۶) میر مجلسوں کو جب باہمی کسی امر میں اختلاف ہوگا تو وہ جس صاحب کو بالاتفاق ثالث بنانا مناسب سمجھینگے بنا لینگے۔

مذکورہ بالا شرائط ہمیں منظور ہیں دستخط لالہ ماجدیال و لاہوری مل بہتی از جانب پنڈت بھوجدت جی آگرہ والہ۔ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۰ء

Lahori mall　　ماجدیال

(چونکہ امرتسری آریوں کی معرفت تصفیہ شرائط مشکل معلوم ہوتا تھا اس لئے براہ راست پنڈت جی کو خط لکھا گیا جو درج ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

جواب نمبر ۴ بنام پنڈت بھوجدت جی آگرہ

مہربان پنڈت جی۔ تسلیم۔ آپ کے وکیلوں سے بمشکل چند شرائط طے ہوئی ہیں باقی میرے لئے آپکو تکلیف دیتا ہوں۔ آپ از راہ انصاف جس شرط کو کم و بیش کرنا چاہیں براہ راست مجھے اطلاع دیں یا بذریعہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر مطلع کریں۔

تفصیل شرائط مباحثہ مابین پنڈت بھوجدت جی و مولوی ثناء اللہ امرتسری

(۱) چار مضمونوں پر چار روز مباحثہ ہوگا۔

(۲) دو مولویصاحب منتخب کرینگے اور دو پنڈت جی۔

(۳) مباحثہ تحریری ہوگا۔

(۴) (اگر تحریری منظور نہ ہو تو) تقریری مباحثہ کی رپورٹ کوئی فریق شائع نہ کریگا بجز اتنی خبر کے کہ مباحثہ ہوا حاضرین نے لطف پایا اور حق و باطل کو سمجھا غرض فریق ثانی کا بیان اور اپنا جواب کوئی فریق شائع نہ کریگا۔

(۵) ایک روز دونوں مذہبوں کی تعلیم پر مقابلہ میں لیکچر ہونگے جن میں کوئی فریق دوسرے کا ذکر یا حملہ نہ کریگا بلکہ صرف اپنے مذہب اور کتاب کی خوبی بحوالہ کتاب سنائیگا۔

(۶) ہر فریق شائستگی اور تہذیب سے بغیر دل آزاری کے گفتگو کریگا۔ (دل آزار لفظ کا تصفیہ میر مجلسوں کے اختیار میں ہوگا جس فریق کے خلاف تصفیہ ہوگا۔ وہ معافی مانگیگا)

(۷) مضامین کی تعیین اشتہار میں کر دی جائیگی جو کم از کم تین روز قبل از مباحثہ فریقین یا اُن کے وکیلوں کے نام سے شائع ہوگا۔

ابوالوفا ثناء اللہ - ۲ فروری ۱۹۲۰ء

نمبر ۵

از دفتر مسافر آگرہ - ۵ فروری ۱۹۲۰ء

نوازش فرمائے بحال احقر مولوی صاحب زاد عنایتہ

تسلیم۔ مزاج شریف۔ والانامہ شرف صدور لایا۔ مشکور فرمایا۔ جواباً عرض ہے کہ قبل ازیں سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ میں مباحثہ بطریق احسن مباحثہ سہارنپور چاہتا ہوں چنانچہ مباحثہ ہذا کے لئے ہی میں نے شرائط ذیل

(۱) مباحثہ چھ روز تک جاری رہے اول تین روز تک مولوی صاحب حسب دل خواہ ویدک مسائل پر اعتراض فرماتے رہیں۔ میں مجاوب رہ ہونگا۔ بعدش تین روز میں مسائل اسلام پر معترض ہوں اور مولویصاحب مجیب۔ اگر اسکی خلاف ورزی کی جاویگی تو دلیل شکست۔

(۲) مباحثہ میں مولویصاحب وکیل اسلام اور میں وکیل آریہ سماج متصور ہو کر ہر ایک مسائل اسلام اور آریہ سماج پر جو مناظرین معین کریں بحث ہوگی۔

ترسیل کرکے استدعا کی تھی کہ شرائط مندرجہ صدر ضرور قرار دی جاویں۔ باقی شرائط بلحاظ مقامی حالات آپ خود طے فرما لیویں چونکہ شرائط مرسلہ آنجناب اس قسم کی شرائط نہیں ہیں کہ جنکو وکیل مسافر طے نہ کر سکیں پس میں نہیں سمجھتا کہ میرے پاس کس غرض سے اپنے ترسیل کی تکلیف فرمائی ہے خیر اگر آپ بجائے چھ روز۔ چار یوم قبول فرماتے ہیں

تو مجھکو کیا عذر ہے الا اسقدر ترمیم کرنا چاہتا ہوں کہ مسائل زیر بحث کا اظہار وقت بحث کیا جاوے تاکہ بجائے مصنوعی تیاری کے بخوبی لیاقت وصداقت کا اظہار ہووے باقی کی نسبت یہ عرض ہے کہ مباحثہ تقریری بضبط تحریری ہوگا جسکو فریقین کے محرر لکھتے جاینگے اور بعدہٗ اشاعت کا اختیار فریقین کو ہوگا -

اور شرط نمبر ۵ کی بابت اسقدر لکھنا کافی ہے کہ انھوں نے مقامات پر لکچر ہوویں یا نہ ہوویں - میدان مباحثہ کو میدان لکچر بازی نہ بنایا جاوے - اس سے بجز اس کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے کہ آپکے ہمراہی نعرہ سبحان اللہ سے آپ کی داد دیویں اور میرے ہمراہی میری داد دیویں - میری رائے میں یہ امر فضول[1] ہے -

نسبت شرط نمبر ۶ ضروری ہے کہ ہر پہلو تہذیب وشائستگی کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے اگر کوئی شخص تجاوز کرے میر مجلس کا روکنا ہی اس کے لئے کافی تصور کیا جاوے - الا تہذیب وشائستگی وشائستگی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے - جسکی نسبت عرض ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسئلہ مقبولہ کسی فریق کو اپنی مذہب کے فقرات میں ادا کر رہا ہو جسکا اس کو تعلق ہے - تو گو فریق ثانی کو انکا اظہار ناگوار گذرتا ہو مگر نامہذب یا ناشائستہ کے مد میں نہیں آوینگے - الا اگر کوئی شخص علاوہ فقرات مقبولہ منجانب خود فقرات تمسخر وہتک آمیز پیش کریگا یا کسی مسئلہ کو [illegible] اور وحقارت آمیز وہ میں پیش کریگا وہ موجب شرمساری ہوگا -

[illegible] (اڈیٹر)

علاوہ ازیں یہ شرط خاص آپ کی ذات سے تعلق رکھتی ہے کہ مناظرہ کو رندانہ شعر خوانی یا طفل بستان نہ بنایا جاوے بجز مضمون زیر بحث شعر گوئی یا دیگر حرکات خلاف آداب سے تضییع اوقات کرنا مناظر کے لئے باعث شرم ہوگا اور اس کی کمزوری ظاہر ہوگی -

فی الجملہ میں بعد اظہار رائے خود امید کرتا ہوں کہ آپ میری رائے مندرجہ عریضہ ہذا کا اظہار بشاہدہ عریضہ ہذا میرے وکیلوں پر کرا کر شرائط نامہ کا حقہ تیار فرما کر میری آگاہی کیلئے ترسیل فرما کر مشکور فرماویں - دیگر اگر آپ ناراض نہوویں تو آپ کی نسبت یہ تحریر کرنا بیجا ہوگا کہ قبل از مرگ واویلا مچانا سخت نادانی ہے شرائط ہنوز زیر بحث ہیں آپ کا نام خبروں میں تاریخ مباحثہ[2] مشتہر کر رہے ہیں - بھلا سوچیں یہ کون دانائی ہے -

جناب من میرا منشا آپکا مباحثہ ایسی شان سے ہونا چاہئے جس شان کے آپ مدعی ہیں - کسی معاملہ میں خوردہ گیری سے کام نہ لیا جائے - چونکہ میں آجکل بوجوہات چند در چند کل مطبع کا کام تنہا سرانجام دے رہا ہوں اور ساتھ ہی تنقیح تقریری پرچار کا بار بھی اپنے ذمہ لیا ہوا ہے - ۹ ماہ حال ... کو شدھی عظیم الشان کے لئے جانا ہے - بعدش ماہ مارچ میں دو تین جلسوں کی دعوت قبول کر چکا ہوں - اندریں صورت مصلحت یہی ہے کہ بعد انفصال شرائط مناظرہ - تقرری تاریخ کے لئے مجھ سے مصالحت کر لیجاوے تاکہ میرے دیگر کاموں میں کسی قسم کا ہرج واقع نہووے اور میں باطمینان آپکی خدمت کیلئے حاضر ہوں امید کہ ہر ایک امر کو بعد غور و پرداخت تکمیل فرما کر مجھکو جواب باصواب سے مشکور فرماوینگے پس ازیں زیادہ کیا عرض کروں -

جواب نمبر ۵

آپکا خط ملا آپکے وکیل نے تواریخ مقرر کی تھیں اسلئے ہم نے شائع کردیں یا آپکا فرض تھا کہ آپ آپکی فرصت معلوم کرتا اور تصفیہ کی اطلاع دیتا - بہتر ہے آپکو جب فرصت ملے تب ہی سہی مگر میرے خیال میں آپکی مراد پوری ہونی مشکل ہے - اچھا ہم کیوں کہیں آپ خود ہی جان جائینگے - پس آپ امرتسر سماج کو لکھئے کہ اپنے اہتمام میں آپکا مباحثہ کرائے اور شرائط کا تصفیہ کرے [illegible] کا حصہ ہے اور مجھکو جناب منشی [illegible] صاحب اتنے ہو سکیں گے - آجتک تو سکرٹری سماج ہی کہتا ہے کہ [illegible] مذکور کو اس سے نہیں میں بطور خود اس کام کو کرتا ہوں -

سماج کو اس [illegible] والسلام

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری [illegible] مشہور فردوسی

خط نمبر ۶

از دفتر مسافر آگرہ ۱۶ [illegible]

مولوی صاحب تسلیم - خط آپکا پہنچا چونکہ قبل ازیں سکرٹری جناب آریہ سماج امرتسر کو اسباب میں لکھ چکا ہوں بنا براں آریہ مباحثہ پیکردہ سکرٹری صاحب منظور فرما کر مشکور فرمادیں گے - چونکہ [illegible] یہ بلا طے ہونے شرائط مشتہر کرنا آپکی سراسر غلطی ہے - لہذا آئندہ احتیاط رکھنی اگر آپنے شرائط سکرٹری امرتسر منظور کریں تو میں ۱۶ مارچ کے بعد جلسہ آریہ سماج حافظ آباد سے فارغ ہو کر امرتسر پہنچ کر آپ کے جوہر دیکھ سکتا ہوں - جیسے آپ ہیں مجھکو امید ہے ظہور آنے پر جو کچھ ہوگا وہ آپ پر روشن ہو جاویگا - مجھکو امید نہیں کہ آپ میدان مباحثہ میں آئیں[1] ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ آپ وفد سکرٹری آریہ سماج امرتسر کا وقت ضائع فرمادیں اور ایک شرط بھی طے نہ کریں - آپ تو

[illegible] ۵ فروری

---

[1] کیا نکیرین میں ایسا ہوا تھا؟ کیا اب اتنی فضول ہو کہ مقابلہ میں اہل تعلیم کی خوبی دکھانی پڑتی ہے جو کتاب دارد بہرحال دانا سمجھ سکتے ہیں کہ یہ خودی بدسبب نہیں غالب - دیکھو تو ہی جسکی پردہ داری ہو

[2] ناظرین شرائط منظور کردہ کو پھر سرسری نظر سے دیکھیں کہ اول ہی شرط میں تواریخ کا تقرر ہو چکا ہے پنڈت جی عینک لگا کر پڑھو اور حواس باختہ نہ ہو - میدان مباحثہ میں تو ابھی آپنے قدم نہیں رکھا

[1] سچ ہے کبھی آئے نہیں نہ (اڈیٹر) + پھر وہی بات حد درجہ کا ظلم ہووے تو (اڈیٹر)

* پھر ایسی بےجا گھبراہٹ کیوں ہے؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا (اڈیٹر)

دفتر اہلحدیث میں جلسے تھے اب امرتسر میں سماج کا سہارا کیوں ڈھونڈھنے لگے ؟ خوشی خوشی میں منظور کیجئے - پھر دیکھئے میری مراد پوری ہوتی ہے یا نہیں منظوری نامنظوری سے جلدی جواب دیں -

خط نمبر ۷

از امرتسر ۲۹ فروری سنہ ۱۹۰۸ء

جناب مولوی ثناءاللہ صاحب

نمستے - آپ کی طرف سے جو دو احباب شرائط مباحثہ طے کرنے کے لئے مقرر ہوئے تھے - وہ شرائط ذیل میں سے چند ایک کو منظور نہیں کرتے اس لئے آپ تحریر فرماویں کہ آپ شرائط ذیل کو منظور فرماتے ہیں یا نہیں ؟

(۱) مباحثہ میں شعرخوانی نہ ہو -

(۲) فریقین ذات خاص پر اعتراض نہ کریں -

(۳) تہذیب اخلاق اور شائستگی سے گرے ہوئے الفاظ کے استعمال کرنیوالا فریق بٹھایا جاوے یعنی اُسے مباحثہ سے خارج کیا جاوے -

(۴) اصل مضمون سے بھاگ کر ادھر ادھر کی تقریر کرنے والا مغلوب خیال کر کے بٹھایا جاوے -

(۵) فریقین اپنی اپنی طرف سے ایک ایک مضمون مباحثہ کے لئے پیش کریں -

(۶) ہر ایک مضمون پر دو دو دن بحث ہو -

(۷) فریق ثانی کو فریق مخالف کی آخری تقریر تک بیٹھے رہنا ضروری ہوگا -

(۸) جلسہ کا تمام انتظام آپ کریں اور اگر آپ نہ کر سکیں تو آپ اگر معہ تشریف لیجاویں پنڈت صاحب انتظام جلسہ خود کریں گے -

آپ کے جواب کا منتظر　　ماتبدیال

جواب نمبر ۷

لالہ صاحب - تسلیم

جواب ارسال ہے -

بقیہ شرائط

(۱) مباحثہ میں فحش اور خلاف تہذیب شعر نہ پڑھے جائیں گے -

(۲) فریقین ذاتیات پر حملہ نہ کرینگے -

(۳) خلاف تہذیب کرنیوالے کو پریزیڈنٹ دو دفعہ متنبہ کر کے تیسری دفعہ اسکو تقریر کرنے سے روک دینے کے مجاز ہونگے -

(۴) اصل مضمون سے الگ جانیوالے کو بھی پریزیڈنٹ دو دفعہ تک ٹوکینگے اگر باز نہ آیا تو تیسری دفعہ اسکی تقریر کو روکنے کے مجاز ہونگے -

(۵) ہر ایک مضمون ایک روز ہوگا - چار دنوں میں چار مضمون ہونگے -

(۶) فریقین اپنی اپنی طرف سے دو دو مضمون پیش کرینگے -

(۷) جبتک پریزیڈنٹ جلسہ برخاست نہ کریں مناظرین کو بیٹھنا لازم ہوگا -

(۸) جلسہ کا انتظام حسب دستور قدیم آریہ سماج کرے اگر نہ کر سکے تو حسب دعوت دفتر اہلحدیث حاضر ہے -

ابوالوفاء ثناءاللہ ۲۹ فروری سنہ ۱۹۰۸ء

خط نمبر ۸

از امرتسر ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء

جناب مولوی ثناءاللہ صاحب

نمستے - خط آپ کا ۲۹/۲/۰۸ کا پہونچا جسکے جواب حسب ذیل ہیں -

آپ کی شرطوں میں سے شرط نمبر ۲ و ۳ و ۷ و ۸ مجھے منظور ہیں لیکن شرط نمبر ۱ و ۵ و ۶ و ۴ سے میں اتفاق نہیں کرتا -

(۱) یعنی شرط نمبر ۱ مباحثہ میں شعرخوانی بالکل نہ ہو -

(۲) یعنی شرط نمبر ۵ ہر ایک مضمون دو روز ہو تاکہ کافی بحث ہو سکے -

(۳) یعنی شرط نمبر ۶ آپ اپنی طرف سے وہ مضمون پیش کریں جس پر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں

(۴) یعنی شرط نمبر ۴ بحث آپکی اور پنڈت صاحب کی ہے نہ آریہ سماج کی نہ اہل اسلام کی اس لئے آپ کسی خاص مکان کا انتظام کریں کیا آگے بھی شرح و فتروں میں ہوا کرتی ہیں

آپ کے جواب کا منتظر　　ماتبدیال

جواب نمبر ۸

لالہ صاحب - تسلیم

میں آپکی تحریر سے حیران ہوں کہ آپکی تصدیق کروں یا پنڈت جی کی - پنڈت جی تو لکھتے ہیں کہ میں آریہ سماج کا وکیل ہونگا اور تم اسلام کے - مگر آپ لکھتے ہیں کہ یہ بحث تمہاری ذاتی ہے - بہت خوب میں آپکی تحریر کی تصدیق کرتا ہوں بس چونکہ یہ بحث (بقول آپکے) میری اور پنڈت جی کی ذاتی ہے اسلئے دفتر اہلحدیث ہی مناسب ہے - اس سے پہلے جتنی بحثیں ہوئی ہیں وہ ذاتی نہ تھیں - بلکہ قومی تھیں ہاں اگر آپ جلسہ میں مباحثہ کرانا چاہتے ہیں تو پنڈت جی کو سماج کا وکیل تصور کریں - پھر مکان کے انتظام پر غور کیا جاویگا - باقی شرائط بھی طے ہونگی -

۷ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء

ابوالوفاء ثناءاللہ

خط نمبر ۹

از امرتسر ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء

مولوی ثناءاللہ صاحب

نمستے - خط ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء آیا جواب حسب ذیل ہے -

مجھے آپ اُس وکالت نامہ کی نقل ارسال کریں جسمیں تمام اہل اسلام نے آپ کو اسلام کا وکیل مانا ہے - اور اگر یہ وکالت نامہ چند ایک مسلمان یا چند ایک مسلمانوں کی طرف سے

ہے تو آپ انکے وکیل ہیں نہ تمام اہل اسلام کے۔ اور آپکو کیا معلوم نہیں کہ بہت سے اہل اسلام کے بھائی آپ کے برخلاف ہیں اس لئے خود بخود اپنے آپ کو اسلام کا وکیل ظاہر کرنا آپکا اختیار ہے اور نیز پنڈت صاحب بھی آریہ سماج کے وکیل نہیں ہیں بلکہ آریہ سماج کے اپدیشک ہیں اور نیز یہ بحث وہ اور آپ خود کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے آریہ سماج یا اہل اسلام نے ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ اگر یہ بحث آپ لوگوں کو دکھانا چاہتے ہیں تو تو فراخ مکان ہونا چاہئے اگر نہیں تو آپ دونوں کے ہاتھ میں اخبار ہیں اخبار میں کر و۔ میں پیشتر اس کے بھی اطلاع دے چکا ہوں کہ یہ بحث آپ کی اور پنڈت صاحب کی ہے۔

صاحب دیال

نتیجہ اس ساری خط وکتابت کا ناظرین پا گئے ہونگے کہ پنڈت جی تو آریہ سماج کے سرحد پر آنا چاہتے ہیں مگر آریہ سماج امرتسر آپکو اپنا مدعا اور وکیل بنانا نہیں چاہتی جسکا ہمیں بھی افسوس ہے۔ اسی لئے ہم نے پیشتر بھی عرض کیا ہے یہ بہتر ہوگا کہ اہلحدیث میں آجاویں نان جوین بھی یہاں ہی تناول فرماویں اور مباحثہ بھی کریں۔ اب بھی یہی عرض ہے۔ (اڈیٹر)

اس زمانہ میں بھی روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں اور یہی سبب ہے کہ ہم سب نبیوں کو چھوڑکر اسی ایک مقدس اور مطہر نبی کو زندہ[1] مانتے ہیں ہزاروں درود ہوں ایسے پاک نبی پر انکی آل پر۔ اور خلفائے کرام پر۔

مسلمانوں کی ایسی یہودیت کی ایک تازہ مثال ہم آپکو سناتے ہیں جو مسلمانوں کی ادبار تباہی۔ بدبختی۔ نا اتفاقی اور پھوٹ کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

جے پور میں ایک مولوی صاحب ہیں جو آمیر والے مولوی صاحب کرکے مشہور اور غالباً فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان بیچارے مولوی صاحب نے جیسا کہ ہر ایک مذہب حق دعوے رکھتا ہے اپنے اصولوں کا وعظ کہنا شروع کیا جسمیں قبر پرستی پیر پرستی۔ تعزیہ پرستی وغیرہ مراسم مسلمانان ہند کی تردید قرآن پاک وحدیث قدسی سے کرنا شروع کی۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام مسلمانوں کا مادہ یہودیت ہیجان میں آگیا نا اُو دیکھا نہ تاؤ۔ نہ یہ خیال کیا کہ اس سے اسلام کو کیا نقصان پہونچیگا اور بہر حال ایک مسلمان بھائی کی بدنامی ہوگی اور غیر قوم والے ہنسینگے۔ جھٹ بذریعہ فوجداری بیچارے مولوی صاحب کا مچلکہ لوا لیا۔ جسمیں زیادہ تر جے پور کے مشہور و ... صاحب حال وقال منشی .... صاحب سررشتہ دار ... کے کارکنان ... صاحب بڑی خدمت دین سمجھتے ہیں مگر ہم نہیں سمجھتے کا حصہ ہے اور جسکو جناب منشی ... کیا ہاتھ لگا کیا ان کے نزدیک قبر پرستی کم سررشتہ دار صاحب مذکور کو اس ... غیب اور بالائی آمدنی سے کے خلاف وعظ کہنا سررشتہ داری کے ... والے کو حضرت لوط بھی زیادہ بُرا ہو؟ کیا وہ پیر پرستی کے خلاف وعظ ... کو حضرت مسیح کان علیہ السلام کے مردود امتی کے برابر بھی نہیں سمجھتے؟ منشی صاحب ... بلکہ ہم اُن کھول کر سُن لینا چاہئے کہ ہمیں اُن کے کچے چٹھے سے پوری واقفیت ہے ... کے حالات کے حافظ ہیں۔ اگر وہ اپنی شرارت سے باز نہ آئیں گے تو اُن کے ... کے نامکی تمام ادھیڑ کر رکھدیئے جائیں گے۔

کیا اُن کو اسوقت ذرا بھی شرم نہ آئی جب انہوں نے ایک کلمہ گو کی دگو وہ اُن کا مخالف ہی ہو) ایک غیر مذہب کے حاکم کے سامنے شکایت کی منشی جی! دنیا چند روزہ ہے اور وہاں آپکو جانا ہے جہاں نہ تو آپکا حال قال آپ کے کام آئیگا نہ وہاں حافظ قرآن مطلب برآری کریگا۔ بلکہ وہاں تو صرف آپکے عمل آپ سے دریافت کئے جائینگے۔ پھر نہ سمجھنا کہ ابھی آپ جوان ہیں اور موت سے دور۔ کیا آپکو

[1] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم زندہ ہے لیکن آپ خود انتقال فرما چکے ہیں غالباً راقم مضمون کا آنحضرت کو زندہ لکھنا انہی معنی سے ہے (اہلحدیث)

ریاست جے پور اور امت محمدیہ میں یہودیت

کتب احادیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول پاک متعدد اور معتبر راویوں کے ذریعہ آیا ہے کہ آخر زمانہ میں میری امت یہود صفت ہو جائیگی اور اسپر یہودیت کا اسقدر غلبہ ہوگا کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہوگا تو میری امت کا کوئی خبیث طینت شخص بھی اس فعل قبیحہ کا مرتکب ہوگا اور یہی سبب ہے کہ خداوند تعالی نے جو دانا و بینا ہے اور تمام زمانوں کا تہ در تہ علم رکھتا ہے۔ امت محمدیہ کو اس ابتلائے عظیم سے بچنے کیلئے ایک دعا سکھلائی ہے جو ہر مسلمان نماز میں پڑھتا ہے یعنی:۔ اے خدا ہمیں اُن لوگوں کے رستہ سے بچا جنپر تیرا غضب نازل ہوا یعنی یہود اور جو گمراہ ہوئے یعنی نصاریٰ۔ مگر ہم نہایت افسوس سے دیکھتے ہیں اور خوش بھی ہیں کہ مسلمانوں نے یہودیت کا بدنما رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا۔ افسوس تو مسلمانوں کی گری ہوئی حالت کو دیکھکر ہے اور خوشی اس لئے ہے کہ ہمارے عظیم الشان نبی صلعم کی تمام پیشگوئیاں

نہیں معلوم کہ نئے نئے قسم کی وبائیں پھیل رہی ہیں۔ تابڑتوڑ زلزلے آ رہے ہیں۔ اب بھی آپ اپنے عمل درست کرلیں اور نیک لوگوں کو تنگ نہ کریں ورنہ ہمارا تو کچھ نہ بگڑیگا۔ آپ ہی گھاٹے میں رہینگے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ اس نوٹ کو پڑھکر منشی ... صاحب کو از حد طیش آئیگا اور وہ اڈیٹر صاحب اہلحدیث کے سخت دشمن ہوجائینگے۔ مگر ہم خوش ہیں کہ امرتسر ریاست جے پور کے حلقہ فوجداری سے بہت دور ہے اور وہ ہمارا اور اڈیٹر صاحب کا کچھ نہیں کرسکتے لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب بجائے غصہ ہونے اور طیش میں آنے کے اس نوٹ پر ٹھنڈے دل سے توجہ فرما کر غور کرینگے اور اسی طرح تمام اہل جے پور آپس کے پھوٹ کو چھوڑ دینگے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

راقم ایک حنفی مسلمان

حساب دوستاں در دل

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ۱۰ اپریل ۔۔۔ ختم ہے لہذا اطلاع ۔۔۔ ہے کہ ۱۰ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روزہ التوا چاہتے ہوں تو وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔

الملتمس خاکسار منیجر

۲۸۱	ہردوئی
۲۸۲	کانپور لارٹ
۲۸۳	سینڈوریجنا
۲۸۵	کیمپ بنگلور
۲۹۱	ویلور
۲۹۷	باقرانی رڈ
۳۰۲	چھکلوڈا
۵۱۲	علی گڑھ
۵۱۳	فرخ نگر
۵۲۳	رڑکی
۵۲۶	مدراس
۵۲۹	کلکتہ
۵۳۰	کلکتہ
۵۹۷	مرادآباد
۶۶۳	کیورہ
۷۵۹	اسل
۷۶۶	بنارس
۷۷۱	کینٹو
۷۷۵	راولپنڈی
۷۷۸	ڈیرہ
۷۷۹	رانی ساگر
۷۸۱	چک ۲۴۲
۷۸۳	چپرا
۷۸۶	منڈلہ
۷۸۸	سیکوری
۷۸۹	اوبل
۷۹۱	پٹیالہ
۹۰۳	سیوڑہی
۹۳۳	سیکاکول
۹۴۸	وچا
۹۶۱	سوہٹی وہاڑن
۱۰۹۸	جالپور
۱۱۰۲	منچن آباد
۱۱۰۳	بنول
۱۱۰۴	حیدرآباد دکن
۱۱۰۵	لوہاپور
۱۱۰۶	جہلم
۱۱۰۸	شلاتی
۱۱۱۱	قریشی
۱۱۱۲	متریاٹی
۱۱۱۳	چراغ نگر
۱۱۱۴	اسلام پور
۱۱۱۵	گجرات
۱۱۱۷	گنگیری
۱۱۱۸	مہ
۱۱۱۹	کلکتہ
۱۱۲۱	گوگیرہ
۱۱۲۷	کمیری
۱۱۳۲	جھنڈی ڈانگہ
۱۱۳۳	بیج بہن نگھو
۱۱۳۶	مروڑی
۱۱۶۹	امرتسر
۱۱۹۹	[illegible]
۱۲۵۳	خرطوم سوڈان
۱۲۶۰	ہوڑہ
۱۲۶۳	سوٹی وہاڑن

جالندھری سورج زیرہ میں ڈوب گیا

از واقف حال

ناظرین اس عنوان کو ایک پہیلی سمجھینگے اسلئے انکو یاد رکھنا چاہیے کہ جالندھری سورج خود ساختہ شمس العلما مولوی ولی محمد جالندھری ہیں مولوی صاحب موصوف کی تمام عمر اہلحدیثوں کو کوسنے میں گذری۔ آپ نے ضلع فیروزپور کے اطراف میں فتوے دیا کہ وہابی جس مسجد میں آجائیں اس کو دھو ڈالو۔ ان سے سلام کلام ترک کردو۔ یہ لوگ ایسے ہیں ویسے ہیں چنانچہ ضلع فیروزپور کے اہلحدیثوں نے شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو کئی دفعہ طلب کیا۔ لیکن جالندھری صاحب غائب ہوتے رہے مگر خوش قسمتی سے اب کی دفعہ ۱۶ مارچ کو آپ بمقام زیرہ ضلع فیروزپور تھا تو آگئے۔ شیر پنجاب نے بڑے مجمع میں سوال کیا کہ آپ جو ہمکو اہل سنت سے خارج کہتے ہیں پہلے تو ذرہ اہل سنت

ahmadimuslim.de

کی تعریف تو کسی اپنی مستند کتاب سے دکھا ئے۔ بس پھر تو کیا تھا حسب عادت شریف سوال پر سوال کرنے لگے مگر شیر پنجاب نے سب کو توڑ دیا۔ یہاں تک کہ جالندہری صاحب نے سنت کی تعریف کی تو وہ بھی مولانا صاحب نے توڑ دی۔ یہ بھی فرمایا کہ آپ تو شمس العلماء بنے پھرتے ہیں کیا شمس اسی طرح بے نور ہوتا ہے۔ غرض دو اڑہائی گھنٹے گذر گئے مگر جالندہری صاحب نے اہلسنت کی تعریف نہ کی۔ آخر لوگ سمجھ گئے کہ جالندہری سورج کو زینہ میں غروب ہونا مقدر تھا جو ہو گیا افسوس۔ اب بھی جالندہری صاحب کو کچھ دعویٰ ہے کہ اہلحدیث (غیر مقلدین) اہلسنت سے خارج ہیں تو وہ مجلس میں سامنے بیٹھکر اہلسنت کی تعریف کسی معتبر کتاب سے دکھا دیں پھر اسکے مطابق دیکھا جائے کہ اہلسنت کون ہے۔

خاکسار حکیم محمد الدین امرتسری شریک جلسہ

نائب اڈیٹر۔ جو لوگ اپنے جوشیلے پن میں ایسے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں کہ بلا سوچ [illegible] دلائل نہیں۔ ہو سکتے چنانچہ اسکی مثال مولوی نبی بخش جالندہری کے واقعہ سے ملتی ہے۔ یہ فتوے تو اہلحدیثوں پر ہی لگایا گیا ہے۔ کہ اہلحدیث لوگ اہل سنت سے خارج ہیں۔ اس سے پہلے اڈیٹر اہل فقہ نے اپنے حنفی بھائیوں پر فتوے لگایا تھا کہ اڈیٹر النجم۔ علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ میرٹھ۔ سہارنپور اور مراد آباد وغیرہ (جو مروجہ بدعات اور علم غیب انبیاء و اولیاء سے منکر ہیں) سب کے سب مذہب حنفی سے خارج ہیں۔ مگر جب اہلحدیث میں اس سے یہ سوال ہوا کہ تم ذرہ حنفی مذہب کی جامع مانع تعریف معتبر کتب سابقہ سے بتلاؤ تو اس کے دانت ہل گئے جواب دینے سے ایسا عاجز ہوا کہ توبہ ہی بھلی۔ پھر بھلا ایسے نااہل لوگوں کے بے معنے فتووں کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ خدا مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کی توفیق بخشے +

انجمن حمایت اسلام لاہور

کے متعلق خود اس کے بعض ممبران نے مخالف آواز اٹھائی تھی جسکا عنوان یہ رکھا تھا کہ انجمن کی اصلاح مقصود ہے۔ سخت الزام یہ تھا کہ انجمن حساب وکتاب نہیں دکھاتی اسکی جواب میں انجمن کی طرف سے ایک ٹریکٹ باضابطہ شائع ہوا ہے جسمیں دکھایا گیا ہے کہ جتنے الزامات انجمن موصوف پر لگائے جاتے ہیں عموماً سب آج سے پہلے طے شدہ ہیں حساب کتاب بھی انجمن نے بار ہا باقاعدہ دکھایا ہے اور اب بھی دکھانے کو طیار ہے۔ ایک یہ الزام یا اصلاح بھی پیش کیجاتی تھی کہ انجمن کے ملازم یا ٹھیکہ دار انتظامی رکن نہ رہیں اسکا جواب بھی انجمن نے اپنے پہلے فیصلوں میں دکھایا ہے کہ کسی قاعدہ انجمن کے خلاف نہیں۔ گو ہم تو اس قسم کے نزاعات کے پہلے ہی سے مخالف ہیں لیکن یہ الزام جو عموماً اسلامی انجمنوں پر لگایا جاتا ہے بلکہ بعض انجمنیں بھی اس سے متاثر ہو جاتی ہیں کہ کوئی ملازم تنخواہ دار خواہ وہ کیسا ہی خیر خواہ تجربہ کار ہو اسکو ممبر نہ بنایا جائے دور اندیشی سے نہایت ہی بعید ہے۔ اسکا ثبوت نہ اسلامی تاریخ میں ملتا ہے نہ جدید پولیٹکل اکانومی اسکی مؤید ہے۔ بجائیکہ گورنمنٹ کی کونسلوں کے جتنے اعلیٰ ارکان ہیں سب تنخواہ دار ہیں۔ ہاں یہ بہت مناسب ہے کہ جس وقت کسی تنخواہ دار ممبر کے متعلق کوئی کارروائی پیش ہو اسوقت اس کو شریک نہ کرنا یا نہ ہونا چاہئے۔ بہر حال یہ شورش گو کسی نیت سے کی گئی (جسکا علم خدا کو ہے) تاہم بحکم فی الحرکۃ برکۃ ایک حد تک مفید ہو گی کہ کارکنان انجمن ذرہ زیادہ بیداری سے پھونک پھونک کر قدم رکھیں گے۔ ہماری رائے کوئی صاحب تجربہ مولویانہ رائے سمجھے تو ہم یہ کہنے سے باز نہیں آ سکتے کہ کام کرنا مشکل ہے اعتراض کرنا آسان ہے۔ ہاں ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ کارکنان انجمن سے ممکن ہے کئی قسم کی غلطیاں ہوتی ہونگی۔ لیکن انسان کی فطرت ہی جب ایسی ہے کہ خدا کے سامنے عبادت میں کھڑا ہو کر بھی سہو و نسیان اس سے نہیں چھوٹتا تو اور کس وقت الگ ہو سکتا ہے۔ تو انکی تلافی بھی نرمی اور صلح جوئی سے ہو سکتی ہے نہ کہ بدگوئی اور جنگ جوئی سے۔ بہر حال ہم ممبران انجمن کو نیک صلاح دیتے ہیں کہ جنگ کے دی آشتی کن کہ اکنوں وقت آشتی + زیر مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

(اڈیٹر)

غریب فنڈ

اس ہفتہ مندرجہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی۔

مولوی الہ بخش صاحب واعظ نظام والہ ضلع فیروزپور (سائل)	۸/
مستری عبدالرحمان عبید اللہ صاحب صندوق ساز امرتسر	۴/
منشی سراج الدین صاحب لداخ	۱۰/
منشی امیر الدین گرداور برود ریاست کوٹہ	۱۴/
عبدالرحمان عرف ودہا واکشرہ رام گڑھیاں امرتسر (سائل)	۸/
فتوے فنڈ	۱/
بقایا سابقہ	۷/

* پھر ایسی بے جا گھبراہٹ کیوں ہے؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا (اڈیٹر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۱۰- بوقت دعا بحرمت یا بوسیلہ یا بطفیل کے لفظ پکار کر اور اشارہ کسی اولیا کرام یا صحابہ کرام وغیرہ کی طرف رکھکر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

مستری عبدالحق کنٹریکٹر از جہلم

ج نمبر ۱۱۰- بطفیل یا بحرمت کہنے میں علماء کا اختلاف ہے گو راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں چاہئے کیونکہ کسی آیت یا حدیث میں ایسا نہیں آیا کہ خدا یا رسول نے ایسا کہنے کی تلقین فرمائی ہو۔

س نمبر ۱۱۱- بوقت جماعت نماز ایک آدمی رکوع صحیحہ میں داخل ہوا اسکی رکعت پوری ہوگی یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۱- رکوع میں ملنے سے رکعت کے ہونے میں علماء کا اختلاف ہے جمہور علماء رکعت کا شمار کرتے ہیں۔ خاکسار راقم اثم رکعت محسوب نہیں کرتا کیونکہ دو رکن (قیام اور قرأت) کا عدم ہوتا ہے جو منصوص ہیں۔

س نمبر ۱۱۲- نیلامی کا مال لینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۲- نیلامی کا مال لینا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نیلامی کی تھی۔ اسکو بیع من یزید کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۱۳- جماعت میں قرأت کے وقت امام سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھکر کوئی صورت اول سے یا بعد سے جوڑ سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۳- جوڑ سکتا ہے۔ موجودہ ترتیب قرآنی کا لحاظ رکھنا یعنی اسی طرح پڑھنا کوئی فرض واجب نہیں۔

س نمبر ۱۱۴- نماز کے فرضوں کے بعد بیٹھکر دعا یا ورد وظائف پڑھنے میں بہت عرصہ بیٹھا رہنا حالانکہ نماز ابھی باقی ہے جائز ہے یا ناجائز؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۴- جائز ہے۔ فرض اور سنتوں میں وقفہ کرنا سنت ہے وقت کے اندر اندر پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ ارکے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۱۵- اکثر لوگ آریا کہتے ہیں کہ تمہارے آدم علیہ السلام کو کل سات ہزار سال کا عرصہ ہوا ہے اور ہمارے وید کروڑوں سال سے چلے آتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اسلام نیا مذہب ہے اور ویدک قدیم مذہب ہے۔

الراقم شہاب الدین از چک گجران

ج نمبر ۱۱۵- کسی آیت یا صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت آدم کو پیدا ہوئے سات ہزار یا آٹھ ہزار سال ہوئے ہیں اور اگر ہو بھی تو اس سے کیا ہوتا۔ دنیا کی پیدائش اور چیز ہے مذہب کی سچائی اور چیز ہے۔ ویدوں کی کروڑہا سال کی عمر کا بھی کچھ ثبوت نہیں مفصل بحث ہمارے رسالہ حدوث دنیا میں دیکھو۔

س نمبر ۱۱۶- ڈاڑھی منڈانیوالا مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۶- ڈاڑھی منڈانیوالے کو اگر خدا و رسول پر ایمان ہے تو مسلمان کہلا سکتا ہے مگر گنہگار ہے۔

س نمبر ۱۱۷- جو شخص سونے کا زیور پہنکر نماز پڑھتا ہے اسکی نماز قبول ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اگر نماز ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ مسلمانوں کو السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۷- سونے کا زیور پہننا مردوں کو سخت گناہ ہے مگر نماز میں شاید خرابی نہ ہوگی۔ ارکے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۱۸- اپنا دوست بکر ناخواندہ کے ہمراہ زید نے کسی گاؤں کا رستہ لیا اور وہاں جاکر زید نے اپنی برادر زادی کا نکاح بدون طلاق خاوند اول عمر سے کرا دیا ہے۔ عمر تو پہلے نکاح سے ناواقف ہی تھا۔ زید باوجود قاضی دیگا ممکن کا اور نابینا اور امام مسجد اور حافظ قرآن شریف ہونے کے اب اسکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا امام ہو سکتا ہے۔ نیز ہمراہ شدہ دوست بکر ناخواندہ کا نکاح جو وقت نکاح عمر کے وابستہ شامل تھا اور زید کا نکاح جو دوبارہ نکاح عمر کے ساتھ پڑھانے سے فسخ ہوا۔ یہ کب اور کس صورت سے پڑھایا جا سکتا ہے اور تعزیر شرعی زید اور بکر ناخواندہ کے حق میں علیحدہ علیحدہ کیا ہے؟

محمد نصیب بمقام قاضی چک ضلع گورداسپور

ج نمبر ۱۱۸- اس قسم کے مسئلوں میں جبتک فریق ثانی کا بیان نہ سنا جائے صحیح فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔

س نمبر ۱۱۹- زید مر گیا اور اس نے چھوڑا دو پوتا اور دو پوتی اور ایک دختر متوفی کے مال سے کتنا کتنا کس کو ملیگا؟

ج نمبر ۱۱۹- زید کے مال کے حصے بتفصیل ذیل ہونگے

میت مسئلہ ۱۲

یعنی کل مال کے حصے ۱۲ ہونگے جنمیں سے ۶ یعنے نصف مال دختر کا اور باقی نصف پوتے پوتیاں کا۔ پوتے کو پوتی سے دگنا۔

فتوحات اہلحدیث [illegible] پنجاب [illegible] بنگال [illegible] قیمت ۸ر

انتخاب الاخبار

افسوس کہ اہلحدیث کے ایک قدردان بابو محمد حسین صاحب سوہانپوری فوت ہوگئے۔ آپ کے صاحبزادہ ناظرین سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

محمد اسحاق حسین صاحب تبلیغی پاڑہ اپنے والد کیلئے ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ اور دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔

شہر پشاور میں ۲ ماہ حال کو پولیس نے ۱۲۰ آفریدیوں کو لوٹ مار کے جرم میں گرفتار کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ان میں سے صرف ۴۰ چالیس آدمی آفریدی جرگوں میں سے تھے۔ باقی سب ضلع پشاور کے بدمعاش تھے۔ جرگہ کے اقرار کرنے پر کہ جسقدر لوٹ میں آفریدیوں نے نقصان کیا ہے وہ تین ہفتہ کے اندر ادا کیا جائیگا۔ یہ ۴۰ آفریدی رہا کر دیئے گئے۔

۲ ماہ حال کی لوٹ مار کے بعد سب آفریدیوں کو ریلوے ٹرین میں سوار کر کے جمرود پہنچا دیا گیا جہاں سے وہ اپنے علاقہ کو چلے گئے۔ (یہ خاطر کس خدمت کے عوض ہے؟)

ماہ جنوری میں بارش ہونے کے بعد مجوزہ علاقوں میں جو فصل ربیع بوئی گئی تھی اس کے لئے بارش کی ضرورت ہے اگر بارش نہ ہوئی تو یہ فصلات برباد ہوجائینگی۔ پنجاب کے جنوبی اور وسطی اضلاع میں بارش کی نہایت سخت ضرورت ہے۔

نیشنل کانگریس کی کنونشن کا جلسہ ۱۷ اور ۱۸ ماہ اپریل آئندہ کو الہ آباد میں منعقد ہوگا۔

جاپان اور چین کا جھگڑا طے ہوگیا۔ چین نے جاپانی جہاز "تسومارو" چھوڑ دیا۔ مگر سامان جنگ نہیں چھوڑا۔ اوس کی قیمت معہ تاوان جاپان کو ادا کر دی۔ جاپان نے یہ اقرار کر لیا کہ وہ چین میں ناجائز ہتھیاروں کی تجارت کو بند کر دیگا۔ جب رہا شدہ جہاز نے جاپانی جھنڈہ بلند کیا تو چینی جہازوں نے حسب قاعدہ سترہ سلامی دی۔

باب عالی نے مقدونیہ میں غیر ملکی افسروں کو سات سال تک ملازم رکھنا اور منظور کر لیا۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۹ ماہ رواں میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۶۸۳۹ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۱۹۵۹ موتیں ہوئیں۔

کلکتہ قحط فنڈ میں پچاس ہزار روپے چندہ جمع ہوگیا۔ مہاراجہ دربھنگا نے ۱۲ ہزار روپے چندہ میں دیئے۔

مصر کے صوبہ بحیرہ میں مویشیوں کے چرنے پر ایک انگریز مسمی ہلبرٹ اور بدوؤں کا تنازعہ ہوگیا۔ بدوؤں نے مسٹر ہلبرٹ کو قتل کر ڈالا۔

ایک شریف اور فیاض انگریز نے علی گڈھ کالج کو ایک ہزار روپے کا چندہ دیکر پانسو تعمیر مسجد میں اور پانسو روپے محسن الملک فنڈ میں داخل کئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس فیاض انگریز نے اپنا نام ظاہر کرنے کی مخالفت کر دی۔ واقعی سچی فیاضی اسی کا نام ہے۔

مولائے حفیظ کے عہد و پیمان کی نسبت فرانسیسی جنرل کو شبہ ہے۔ اوس نے کہلا بھیجا ہے کہ اپنے معتبر قائد عہد و پیمان کے متعلق گفتگو کرنے کی غرض سے ہمارے کیمپ میں بھیجدو۔

ایک روسی مسلمان اخبار نویس اسلامی دنیا کی سیاحت کی غرض سے روانہ ہوا ہے۔ اوس کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے دوران سفر میں ایک سفری اخبار نکالتے رہیں۔ جس کا پروگرام یہ ہوگا۔ کہ سرزمین مصر سے عربی زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار۔ ایران سے فارسی زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار۔ ہندوستان کے کسی بڑے شہر سے اردو زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار شائع کئے جائیں گے۔ اس کا مقصد اصلی عام اسلامی کانفرنس کی دعوت شائع کرنا ہوگا۔ چنانچہ عنقریب مصر سے اخبار نکالنے کا سامان کیا جا رہا ہے۔

برہمو سماج لاہور نے غریب و نادار بیواؤں کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا۔

بمبئی میں پچھلے دنوں چار پٹھان نقب لگا کر سات ریوالور چراتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ عدالت نے ان میں سے دو کو دو دو سال قید اور ۲۵ ضرب بید اور ایک کو دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

پشاور میں پھر طاعون نمودار ہوا ہے۔ مرض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

لودھیوال (لدھیانہ) کے مقدمہ حادثہ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کو دو سال قید کی سزا ہوئی۔ اور سگنلر بری ہوگیا۔

پشاور کے ساہوکاروں، بنیوں اور دوکانداروں وغیرہ نے ملک صاحب چیف کمشنر کی خدمت میں ایک عرضداشت بدیں مضمون پیش کی ہے کہ ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک زبردست فوجی گارڈ شہر میں متعین کیا جائے۔ سنا ہے کہ اسپر پولیس کے سو سپاہی اور بڑھا دیئے گئے۔

صوبہ مدراس کے مقام تناولی میں ۱۲ مارچ کو سخت ہنگامہ ہوا۔ پولیس کے فیروں سے چار آدمی قتل ہوئے۔

کانپور کی ڈسٹرکٹ کمیٹی نے امداد قحط زدگان کیلئے ۴ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

ضلع کیمبل پور میں ایک جلسہ ہو کر امداد قحط زدگان کیلئے ۲ ہزار روپیہ کا چندہ فراہم ہوا۔

اٹلی کے ایک مقام گنوا میں ایک شخص مسمی گاسانو نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اسکا لباس قدیم وضع کا ہے اور نہایت جوش اور صداقت کے ساتھ تقریر کرتا ہے۔ اوسکے پیروؤں کا طبقہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

(۲۰۵)

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جاویں گے بشرطیکہ وہ کم از کم تھوڑی پاکٹ کیس ادویات بھی خرید کرے۔ معمہ یہ ہے:-

"اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے"؟

نوٹ:- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵- اپریل سنہ ۱۹۰۸ء تک بنام مینجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کردیا جاویگا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰- اپریل سنہ ۱۹۰۸ء کو دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو ... بحصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ ... حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر ... حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا!

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کردینے کے اس شخص کو دیا جاویگا۔ جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کرے۔ اگر (مدا اثر کرے) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب ... اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتے ہیں۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔ جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

...

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

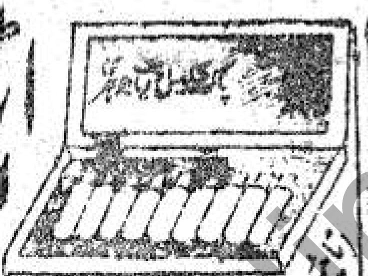

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پاچکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتے الامکان ... کسی اور نسخہ کا تردد کرنا نہ پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کیلئے ... ادویات موجود ہیں۔ اس کا ہر جزو ترکیب ... ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ ... بے نظیر ... انگریزی یونانی ادویات ... تیار کیا گیا ہے جو اکثر ... فریاد ... ان ... مزدوروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی ... جو خلق خدا کو ... تقسیم کرتے ہیں ...

امراض

...

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

...

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس ... ایند فیریسن امرتسر (پنجاب)

... مطبع ... امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. No 352.

اخبار اہلحدیث
امرتسر

جلد ۵ — نمبر ۲۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... ...

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۲ ۱/۴ ؎

ششماہی ... ۱/۸

ممالک غیر سے سالانہ ... ۵ شلنگ

ششماہی ۲ ۱/۲ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا خطہ و کتابت کے ذریعہ فیصلہ ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

امرتسر مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۳ اپریل ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت و اقتدا

مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۵ صفر ۱۳ مارچ کا خلاصہ یہ تھا کہ جو امام

نماز فرض جانکر بہ نیت ادائے فرض پڑھے اور ارکان نماز پوری ادا کرے اس کے پیچھے نماز جائز ہے خواہ اس کے اعتقادات کچھ ہی ہوں خواہ اسکی بد اعتقادی کی وجہ سے اسکی اپنی نماز قبول نہ ہو تو بھی اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ اس مضمون پر مفصل بحث کر کے اہل علم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ اپنی اپنی رائیں سے (مخالف ہوں یا موافق) خاکسار کو اطلاع دیں۔ اگر ان کے خیال میں کوئی دلیل (آیت یا حدیث) اس کے خلاف ہو جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ جس امام کی اپنی نماز قبول نہیں اس کی اقتدا بھی درست نہیں تو مہربانی کر کے اس سے مطلع فرما دیں۔ چنانچہ گذشتہ پرچہ میں بعض حضرات کی رائیں تائید میں درج ہوئی ہیں آج بعض حضرات کی رائیں تردید میں لکھی جاتی ہیں۔ چونکہ ہماری غرض اس مذاکرہ سے تحقیق حق ہے اسلئے ہر ایک صاحب علم کا حق ہے کہ جو کچھ انکی تحقیق ہو بلا تردد بھیجدیں بجا بر درج کی جائیگی۔ مگر ایک دفعہ مضمون مذکورہ کو بنظر غائر دیکھ لیں جسکا خلاصہ میں پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ اداء ارکان میں تو میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں انکا کوئی تعلق نہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ امام کی بد اعتقادی یا کسی اور وجہ سے اسکی نماز قبول نہ ہو مگر مقتدی کی قبول ہو جاوے۔ بہر حال اس دعوے کو یاد رکھکر جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مقیم دہلی کی تحریر پڑھئے جو درج ذیل ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:-

محبی فی اللہ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اہلحدیث مطبوعہ ۵ صفر پہونچا اور کارڈ جواب طلب بھی موصول ہوا۔ مضمون امامت و اقتدا دیکھا گیا۔ خاکسار کو اس کے ایک حصہ سے اتفاق ہے اور دوسرے حصہ سے اتفاق نہیں چنانچہ اس کے متعلق جو کچھ ذہن ناقص میں آیا وہ مختصر طور پر عرض کیا جاتا ہے واضح ہو کہ جو شخص اعمال کے اعتبار سے بدعتی یا فاسق ہے اور عقیدہ کے لحاظ سے اسکی وہی حالت ہو جو مسلمانوں کی ہونی چاہئے اور کفر و الحاد کی علامتوں میں سے کوئی علامت اس میں بطور التزام کے نہیں پائی جاتی۔ بلکہ اگر کوئی اس قسم کی بات پائی جاتی ہو تو بطور لزوم کے یعنی التزام کفر نہیں بلکہ صرف لزوم کفر پایا جاتا ہو تو

گمشدہ پرچہ پہلی اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت بغیر قیمت اور ان کے بعد ۵ فی پرچہ۔ شکایتی خطوط میں اخبار گمشدہ کا نمبر اور خریداری نمبر ضرور لکھنا چاہئے

ایسے شخص کو ہر چند قصداً امام بنانا جائز نہیں لیکن اگر اس کے پیچھے نماز ادا کی جائے تو وہ صحیح و درست ہوگی۔ اس پر دلائل لکھنے کی ضرورت نہیں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا وہ کافی ہے۔ لیکن یہاں پر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نماز کی صحت کا دار و مدار اس امر پر ہے کہ ارکان مخصوصہ و شرائط مقررہ کے ساتھ ادا کی جائے اور کوئی رکن و شرط فوت نہ کیا جاوے اور عنداللہ مقبول ہونے پر مدار صحت نہیں کیا وجہ ہے کہ عمل فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز صحیح ہو جائے اور بدعقیدہ لتنو تکفیر کے پیچھے نماز صحیح نہ ہووے بلکہ دونوں حالتوں میں جبکہ ارکان مخصوصہ اور شرائط پائے جائیں نماز صحیح ہونی چاہیئے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ بعض اعمال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ظاہری اعتبار سے انکو صحیح و قابل قبول قرار دیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ فی الواقع اور عنداللہ لغو و مردود ہوتے ہیں جیسے قضا قاضی کہ اُسکا نفاذ ظاہراً ہوتا ہے۔ باطناً نہیں ہو سکتا مثلاً کسی نے جھوٹا دعوے جعلی مقدمہ قاضی کے روبرو پیش کیا قاضی نے روئداد کو دیکھکر اُس کو ڈگری دی تو اس صورت میں مدعی کو ظاہری و دنیاوی اعتبار سے حصول و صول کا استحقاق ہو سکتا ہے لیکن عنداللہ اور دینی لحاظ سے ہرگز نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ یعنی منافق لوگ تمہارے روبرو جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم انکا اعتبار کرو اور رضامند ہو جاؤ اگر تم رضامند ہو گئے تو اللہ ہرگز رضامند ہونیوالا نہیں یعنے ظاہر میں تمہارا اُن کے حق میں فیصلہ کرنا اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہو سکتا۔ اور جیسے ریا و سمعہ کی غرض سے نماز وغیرہ ادا کرنا یا سود خواری کی حالت میں زکوٰۃ دینا وغیرہ ظاہری اعتبار سے صحیح ہوگا۔ اور واقع میں لغو و مردود اور بعض اعمال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ظاہری و دنیاوی اعتبار سے بھی لغو و بیکار ہوتے ہیں۔ اور واقع میں بھی غلط اور بے اعتبار مثلاً کوئی شخص تقرب لغیر اللہ کی وجہ سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے اور ذبح کے وقت حکم شرع کے موافق اللہ کا نام لے تو وہ ذبیحہ کسی طرح پر حلال نہ ہوگا ہرچند کہ یہ مسئلہ متفق علیہ نہیں لیکن قول محقق اور صواب یہی ہے کہ ذبیحہ مذکورہ حرام و ناجائز ہے جیسا کہ کتب مشہورہ میں مذکور ہے لوان مسلما ذبح ذبیحة وقصد به التقرب لغير الله صار مرتدا وذبيحته ذبيحة مرتد۔ حدیث نبوی سے بھی اس قول کی تائید پائی جاتی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب و مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید کی تحریرات اس بارہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ عقیدہ اور بنیاد خراب ہوتی ہے تو ظاہری آثار کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے منافقین و کفار کے بارہ میں فرمایا کہ انکی اعمال دنیا و دین کے اعتبار سے لغو و بے اعتبار ہیں چنانچہ سورہ توبہ میں ہے الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ پھر اس کے آخر میں فرمایا ہے أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی ان لوگوں کے اعمال نہ دنیاوی و ظاہری اعتبار سے صحیح ہو سکتے ہیں اور نہ اُخروی اعتبار سے اور منافقوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ الی قولہ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ مضمون اسکا یہی ہے جو منافقوں کا ظاہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت رسالت و نبوت کا اقرار بالکل غلط اور لغو و بے اعتبار ہے اور جس شخص کا عمل نہ ظاہری اعتبار سے صحیح و درست ہے اور نہ واقعی و دینی لحاظ سے تو اس کے پیچھے نماز کسی طرح صحیح نہ ہوگی اور اسکا اقتدا ہرگز جائز نہ ہوگا جیسے مرزا قادیانی خیالی مسیح اور اس کے ہم جنس لوگ کہ وہ سراسر ملحد اور ضروریات دین کے منکر اور کفر کے ملتزم ہیں۔

اور حجاج بن یوسف کے پیچھے بعض صحابہ کا نماز ادا کرنا اسی وجہ سے تھا کہ وہ عملاً فاسق و فاجر نظر آتے تھے اور ملحد و ضروریات دین کے منکر اور کفر کے ملتزم معلوم نہ ہوتے تھے۔ واللہ اعلم۔

خاکسار۔ اس ساری تقریر کا اصل مطلب زیر خط عبارت میں ہے کہ جنکی اپنی نماز درست نہیں اُن کے پیچھے بھی درست نہیں حالانکہ خاکسار نے کئی ایک مثالیں عرض کر دی تھیں جنکی نمازوں کی عدم قبولیت حدیثوں میں آ چکی ہے۔ میں نے اس مسئلہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مفصل بحث کی تھی۔ ایک حصہ تو صحت کے متعلق تھا جسکو ادا ارکان پر ہی محدود کیا تھا اس میں تو امام اور مقتدی کا ربط ضبط لکھا تھا۔ دوسرا حصہ قبولیت اور عدم قبولیت سے تعلق رکھتا تھا پس یہی مدار بحث تھا۔ اور اسی پر آیت۔ حدیث مطلوب تھی جو ہنوز یعنی ہنوز زیر بحث ہے۔ (باقی آئندہ)

انجمن ہدایت اسلام دہلی کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ۲۸۔۲۹ مارچ کو ختم ہوا۔ اس سے بعد تمام لیکچرار آریوں سے مباحثہ کے لئے آگرہ پہونچے۔ مولوی ابوالوفا بھی شریک تھے۔ مفصل آئندہ

اطراق ... خلاصۃ الصلوٰۃ ... منیجر اہلحدیث سے طلب کرو۔

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب قادیان
اور
آریہ سماج کا ھذیان

وہ قصے آور ہوئیگے جنکو سنکر نیند آتی ہے۔
تڑپ جاؤ گے کہ آپ اٹھو گے سنکر داستاں میری

جب سے لاہور میں آریوں نے گذشتہ نومبر میں مذہبی کانفرنس کرکے مرزائی کو بلایا اور اپنے لیکچر میں حضرات انبیاء علیہم السلام پر عموماً اور حضرت مسیح اور جناب رسالت مآب فخر عالم افتخار دو عالم سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی نسبت خصوصاً بزدلانہ حملے کئے ہیں مرزائی اخبارات چیخ رہے ہیں کہ آریوں کا یہ برتاؤ اخلاقی تعلیم سے بالکل برخلاف ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو قادیانی اخباروں نے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں نے صبر و شکیبائی کا ثبوت دیا ہے ورنہ ایسے پُرز اشتعال مضامین پر خون کی ندیاں بہ جاتیں ہم نے آجتک اس پہلو پر کچھ نہ لکھا۔ کیونکہ صحیح واقعات ہمارے سامنے پیش نہ ہوئے تھے۔ بلکہ راویان کلام محض اپنی آرا ہمارے سامنے پیش کرتے رہے جنکو ہم حسب قواعد علم روایت کافی نہ جانتے تھے۔ الحمد للہ کہ ہمارا یہ انتظار رفع ہوا۔ آج قادیان کا رسالہ ریویو ہمارے سامنے ہے۔ جسمیں اس واقع کو الفاظ ذیل میں لکھا ہے جو ناظرین کی واقفیت کیلئے ہم اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ وہو ہذا:۔

"ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح کی پیدائش پر ایک سخت ناگوار حملہ کیا جسکو خواہ کسی شرارت رنگ میں پیش کیا گیا ہو۔ مگر صاف طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ نعوذ باللہ گویا انکی ولادت ناجائز طور سے ہوئی تھی۔ اس اعتراض کرنے میں اس نے آریہ سماج کے بانی کی اتباع کی ہے اگرچہ وہ الفاظ جو اس نے استعمال کئے تھے لفظ بلفظ ستیارتھ پرکاش سے نقل نہ کئے گئے ہوں مگر تاہم اس کا بیان اس عبارت سے بہت مشابہ تھا اور مضمون دونوں کا واحد تھا۔ ستیارتھ پرکاش میں ستی باب ذیل آیت ۱۸ سے ۲۰ پر سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے یوں حاشیہ چڑھایا ہے (اور وہ یہ الفاظ میں جنسے آریہ لیکچرار ناواقف نہیں ہوسکتا کیونکہ خود اس نے اس کتاب ستیارتھ پرکاش کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے) "کوئی تعلیم یافتہ آدمی کبھی بھی ایسی باتوں پر یقین نہیں کرسکتا جوکہ شہادت کی تمام اقسام اور قوانین قدرت کے برخلاف ہوں۔ صرف وحشیانہ حالت کے لوگ ایسی باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جو خدا کے قوانین کو توڑ سکے ...... اگر یسوع کی پیدائش کی کہانی سچی تصور سمجھا دی تو ہر ایک غیر منکوحہ لڑکی جو حاملہ ہو جائے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے وہ یہ بھی جھوٹ بول سکتی ہے کہ خداوند کے فرشتہ نے اس کو خواب میں بتلایا ہے کہ جو اس کے رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے ...... صرف ایسے لوگ جو عقل نہیں رکھتے اور صرف روپیہ رکھتے ہیں ان باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں اور آسانی سے توہم پرست بن سکتے ہیں۔ یہ اس طرح سے وقوع میں آیا ہوگا کہ (نعوذ باللہ) مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی اور اس طرح سے حاملہ ہوئی ہوگی"

اب جائے غور ہے کہ ایک صدیقہ کو آریہ سماج نے کیسی تہمت لگائی ہے۔ حالانکہ قریباً نصف دنیا اسکو صدیقہ اور راستباز یقین کرتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ اور دل نے بھی اس بات سے انکار کیا ہے کہ مریم روح القدس سے حاملہ ہوئی لیکن آریہ سماج کے حامی طرز بیان ایسا ناپاک اختیار کرتے ہیں جس سے ناحق کا دکھ دینا مقصود ہوتا ہے۔ اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو وہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا کہ بغیر کسی فرد بشر کا دل دکھانے کے عیسائیت اور اسلام کے کسی خاص عقیدہ پر بڑے زور سے حملہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ کہنا کہ مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی" یا یہ کہ "وہ کوئی غیر منکوحہ لڑکی جو اتفاق سے حاملہ ہو جاوے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے" گویا مریم پر بالفاظ دیگر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دہریہ لوگ ایسے الفاظ حضرت مریم اور عیسٰے علیہما السلام کے متعلق استعمال کرتے ہیں لیکن کیا یہ دلیرانہ انتہا پسندانہ ایک مذہبی پیشوا کو مناسب ہے؟" (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳)

آریہ کانفرنس کی رپورٹ چھپ گئی ہے مگر اس مضمون پیش کردہ ریویو کا اس میں پتہ نہیں ملتا۔ ہاں اس میں اتنا لکھا ہے کہ:۔

"مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا اور اس حمل کا نتیجہ یسوع مسیح کا پیدا ہونا۔ اب یہ ایسی بات ہے کہ جس کو کوئی بھی عالم موجودہ معلوم شدہ قوانین قدرت کے مطابق ثابت نہیں کر سکتا اور جبتک کوئی عیسائی عالم ایسا کوئی قانون قدرت دریافت نہ کرے کہ جس کے مطابق مسیح کی پیدائش ثابت ہو جاوے تب تک عیسائی لوگ ہم کو ایسی باتوں کے ماننے سے معذور سمجھیں گے" (رسالہ الہام یعنی مجموعہ مضامین کانفرنس آریہ سماج صفحہ ۱۱۱)

مرزائی اخبار پیغام صلح چیختے ہیں کہ آریوں نے جو مضمون سنایا ہے خوف کے مارے وہ درج نہ کرینگے بلکہ اسکو بدل ڈالیں گے۔ بہت خوب۔ یہ مضمون ہمارا ہے ہم مرزائیوں کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی آریوں نے اپنے مضمون میں تحریف کی ہے تاہم مرزا صاحب ہی اس الزام کے ملزم ہیں جسکی تفصیل بتلانا ہمارا کام ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں ہمکو بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمیں بھی رنج ہے اور ہر ایک مسلمان کو رنج ہونا چاہئے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج نے جس قسم کی گالیاں اور ہتک آمیز باتیں استعارہ کے طور پر نقل کرکے اور لپیٹ کر حضرت مسیح کو دی ہیں جناب مرزا صاحب نے اُن سے بڑھکر دی ہوئی ہیں جنکا ثبوت درج ذیل ہے۔

جناب مرزا صاحب (خود بدولت) رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں۔ ناظرین عموماً اور مرزائی دوست خصوصاً غور سے سنیں:۔

یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئینگے قحط پڑینگے لڑائیاں ہونگی۔ پس اُن دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اسکی خدائی پر دلیل ٹھیرائیں۔ اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں آتے کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں انکو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائیگا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرامکار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آگیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں۔ اپنا پیچھا چھوڑانے کے لئے کیسا داؤ کھیلا۔ یہی آپ کا طریق تھا۔ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپکی قوت شہادت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں۔ آپکو اپنی جان کی فکر پڑگئی کہ کہیں باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤں سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے رد کر دیا تھا اسجگہ بھی وہی کارروائی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ یہودیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہئے نہ کہ مجوسی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے۔ شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی عقل بہت موٹی تھی آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کی بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپکو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنے ادنے بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپکی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپنے بیان فرمایا ہے اُن کتابوں میں اُنکا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولد سے پہلے پوری ہوگئیں۔ اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپنے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اسلئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپکی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے مونہہ پر طمانچے مار رہی ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپنے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپکو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اُس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اُس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہرحال آپ علمی و عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے ہو گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی طیار ہوگئے تھے۔

آپ کی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور انکو

اہلحدیث کا مذہب - معزز مسلمانوں کے معتقدات کا مثل بیان - ضمیمہ ۳

یقین تہا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہی ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اسی دن سے کہ آپنے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھیرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور انکو کچھ اثر نہیں ہوگا بالکل جھوٹ نکلا کیونکہ آجکل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو کیا ہی میٹھا ہو تین رتی اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک باسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ [illegible]

[illegible] ممکن ہے کہ آپنے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بہی موجود تہا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اُس تالاب کی مٹی آپ بہی استعمال کرتے ہونگے اسی تالاب نے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بہی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپکا نہیں بلکہ اُس تالاب کا معجزہ ہے اور آپکے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس ہے کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہونگے کہ میں پھر واپس آجاؤنگا۔ حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انکی ۱۹ نسلیں انکے بعد بھی انیس صدیوں میں مر چکیں مگر آپ ابتک تشریف نہ لائے خود تو وفات پا گئے مگر اس جھوٹی پیشگوئی کا کلنک ابتک پادریوں کی پیشانی پر لگا ہے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ و ۶ و ۷ و ۸)

مرزائیو! غور سے دیکھو کوئی شریفانہ یا غیر شریفانہ گالی ہے جو تمہارے پیر مغان نے حضرت یسوع کی شان والا شان میں اٹھا رکھی ہو۔ پھر تم کس منہ سے کہتے ہو۔ کہ آریوں نے مسلمانوں کے دل دکھائے اور کس منہ سے گورنمنٹ کو آریوں کے برخلاف اکساتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی ؎

ذرہ انصاف تو کیجیے بھلا کس نے شر کیے

ہاں اگر تم یہ کہو کہ مرزا صاحب نے جو برا بھلا کہا ہے تو اسکی وجہ مرزا صاحب نے خود ہی [illegible]:-

[illegible] مسیح [illegible] نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئینگے پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اُس کو نبی قرار دیں (ایضاً صفحہ ۹)

جواب - یہ بھی مرزا صاحب کی ایک ابلہ فریبی ہے جس سے انکی غرض تمہاری آنکھوں میں مٹی نہیں بلکہ کنکر مٹی ڈالکر تمہاری جیبیں کترنے کی ہے۔ آؤ ہم تمہاری آنکھوں سے تنکے نکالیں ذرہ **تحفہ قیصری** نکالکر پڑھیے جس میں اوّل صفحہ ہی پر لکھا ہے کہ:-

"یہ عریضہ مبارکباد اُس شخص کیطرف سے ہے جو **یسوع مسیح** کے نام پر آیا ہے (صفحہ ۱) × × × اُس (خدا) نے مجھے **یسوع مسیح** کے رنگ میں پیدا کیا (صفحہ ۲) × × × اُس (خدا) نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت **یسوع مسیح** خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے × × × میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر **یسوع مسیح** کی روح سکونت رکھتی ہے (صفحہ ۶) × × × جو خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جسکا نام **یسوع** ہے (صفحہ ۱۰)"

اسجگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اسلئے ضرورت کی ہے کہ حضرت **یسوع مسیح** کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے

ahmadimuslim.de

یسوع مسیح کی زبان سے سنیں ××× ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ
میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس
کروں ××× کیا خوب ہو کہ جناب ملکہ کو اس چھپی ہوئی توہین پر نظر ڈالنے کے
لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کیجاتی ہے (ص۱۶) ××× آخر
جو جو فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا
وہ نابود ہو گیا (ص ۱۶)

[illegible] یسوع مسیح کی نسبت عزت کے الفاظ درج ہیں
[illegible] انجام آتھم جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے اور یہ تحریر مئی ۱۸۹۷ء کی
جائے غور ہے کہ جس شخص کی نسبت جنوری میں ایسے فحش الفاظ لکھ گئے تو اس کی نسبت
چار ماہ بعد اسقدر تعظیمی الفاظ بھر گئے اور یہ خیال بھی ذات شریف کو نہ آیا کہ ابھی چار
[illegible]
[illegible] یسوع مسیح کو خدا کا [illegible]
مقبول اور رسول ظاہر کرتا ہوں کیا دانا مجھ کو نہ کہیں گے کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دیکر ✦ جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اس سے بڑھکر افسوس ایڈیٹر ریویو پر ہے کہ وہ بھی باوجود دعوائے چنیں وچناں کے
آنکھیں بند کر کے اپنے پیر مغاں کی طرح بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ سوامی دیانند کی عبارت
میں خود ہی یسوع کا لفظ نقل کرتا ہے۔ پھر خود ہی اسکو مسیح کے ہم معنے سمجھ کر یوں
لکھتا ہے کہ:۔

"اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو یہ اعتراض ایسے پیرایہ میں
کیا جا سکتا تھا"

دیکھئے: بقول "جادو وہ جو سر پر بولے" خود ہی مان گئے کہ یسوع اور مسیح ایک
ہی شخص کے دو نام ہیں۔ مرزائیو! دیکھا ؎

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل ✦ جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکے تو وہ لہو کیا ہے

مختصر یہ ہے کہ آریوں کی بدزبانی پر ہر ایک مسلمان کو رنج ہے مگر اس رنج میں ہم
واقعات کو نہیں چھپا سکتے۔ واقعات ہم کو بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس الزام کے
زیادہ ملزم ہیں جنہوں نے باوجود تسلیم رسالت مسیحائی اور نبوت عیسائی کے حضرت
ممدوح کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ [illegible]

[illegible] ✦ [illegible] ہوتے تو کیا کرتے

قادیاں میں صاحب فنانشل کمشنر

صاحب فنانشل کمشنر بغرض دورہ ۲۱ مارچ کو قادیاں میں پہونچے مرزا صاحب نے انکی
خاطر تواضع کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا اپنے مریدوں میں برگزیدہ اصحاب کو دور
دور سے جمع کیا اور پرتکلف دعوت دی خود ملنے گئے۔ ملاقات کے وقت مرزا صاحب
نے گورنمنٹ کے حق میں وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے جہاد کی مخالفت کی۔ یہی
ایک نسخہ قادیانی دجال کے پاس ہے جب کسی پولیٹیکل تقریر میں حکام کو دہوکہ دیتے ہیں
تو بس یہی ایک نسخہ چلا دیتے ہیں کہ میں جہاد کا مخالف ہوں۔ او ظالم! جہاد کو مع
شرائط کس نے منع کیا اور کون دجال ہے جو اس کو منسوخ کرے او ظالم تم ہمیشہ کہتے
ہو کہ میں نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے میرے آنے کے بعد حمایت اسلام کے لئے جہاد
جائز نہیں۔ ظالم! تم کفار کو موقع دیتے ہو کہ وہ اعتراض کریں کہ تم سے پہلے اس قسم کا
[illegible]
ہیں۔ تمہارا الہام تھا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈھینگے کیا یہی برکت
ہے کہ بادشاہ کے ایک ادنیٰ ملازم فنانشل کمشنر کی خوش آمد کرتے ہوئے تم خود اس
کے ڈیرہ پر ملنے گئے اور نہایت سماجت سے قدمبوسی کی۔ ہمارے خیال میں صاحب فنانشل
کمشنر کو تمہاری دعوت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے مگر صرف لفظی شکریہ نہیں بلکہ عملی شکریہ
جسکی صورت ہم بتلاتے ہیں کہ صاحب موصوف گورنمنٹ میں تمہارے لئے خطاب ملنے
کی سفارش کریں کیونکہ تم کو سالہا سال سے خطاب کے لئے الہامات ہو چکے ہیں جو ہنوز
معرض التوا ہی میں ہیں اور خطاب کی تعیین ہم سے کرائیں تو ہم ایسا خطاب بتلا دیں
کہ جس پر آپ کے کسی حاسد کو حسد بھی نہ ہو۔ اور کوئی اس میں شریک بھی نہ ہو سکے۔ یعنی
"خناس"۔ ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

آریہ گزٹ لاہور

لکھتا ہے کہ:۔

"کلکتہ کے ٹاؤن ہال میں لڑکیوں کو انعام تقسیم کرنے کے لئے حال ہی میں ایک
جلسہ ہوا ہے اس کی تقریب پر ایک بڑی بھاری سوشل اصلاح کے نمودار ہوئی
[illegible]
تھی حالانکہ بنگال تعلیمی اور دماغی لحاظ سے ہندوستان کے سارے صوبجات میں

ایک سرکردہ صوبہ متصور ہوتا ہے اس مبارک تقریب میں بردوان کے راجہ
دھیراج بجے چند مہتاب بہادر مہارانی ادھیرانی رونق افروز تھیں۔ علاوہ ازیں
دو سو کے لگ بھگ معزز صاحبان معہ دو سو لیڈیز اور ڈیڑھ سو طالب علمان
[redacted]
آنریبل جگندرو ناتھ گھوش۔ مسٹر اور مسز ٹاک اور مسز چوہدری جیسے شرفا آئے ہوئے
تھے۔ علاوہ ازیں شہر کے اور رؤسا اور شریف عورتیں موجود تھیں۔ سب سے عجیب
کی بات یہ ہے کہ اس جلسہ تقسیم انعامات کی وجہ سے بنگال میں جو قدیمی سے پردہ
کی بری رسم چلی آتی تھی دور ہوگئی۔

پردہ نشین مہارانی ادھرانی نے پہلے اپنی مبارک شال کی یعنی آپ کا گھونگٹ
یا دوپٹہ ۲ پاؤ ۲ ہاتھ کے سر کے تاج تک رکھا تھا۔ اس پر سب کی سب بنگال کی
برہمو اور ہندو استریوں نے اپنا اپنا گھونگٹ اٹھا دیا اور مہارانی ادھرانی کی تقلید
کی۔ حالانکہ اس وقت تک وہ برابر پردے کی بری رسم کو رواج دیتی آئی تھیں
چونکہ یہ سب سے پہلا موقعہ تھا اس لئے کھلم کھلا منہ سے پردہ اٹھانے میں ذرا وہ
جھجکتی تھیں۔ مسز ڈی۔ این رائے نے جو اپنی خوبصورتی میں ایک مشہور لیڈی ہیں
اپنی کنپٹی تک آنچل رکھ چھوڑا۔ مسز چوہدری جنہوں نے ریاضی میں اونچا امتحان
پاس کیا ہوا ہے اور ایم اے بھی ہیں اپنے ابرو تک کپڑا رکھا اور باقی استریوں
نے بھی تھوڑا بہت پردہ اٹھایا۔ مہارانی ادھرانی نے بوجہ لجا اور شرم کے کچھ تقریر
تو نہ کی مگر مہاراجہ ادھیراج نے ان کی طرف سے کھڑے ہو کر چند الفاظ کہے اور آپ نے
سب استریوں کی اس اخلاقی دلیری پر تعریف کی۔

فی الحقیقت ہماری استریوں کی عموماً یہی حالت ہے اور اسکا بڑا بھاری اثر یہ ہے
کہ ان میں تعلیم کی کمی ہے۔ جوں جوں تعلیم میں ترقی کرتی جائیگی اپنے اپنے منصبی
فرائض کو محسوس کرتی ہوئی دکھلاوے کی بری رسوم کو ترک کرتی جائیگی"
(اریہ گزٹ لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

جواب۔ آہ! زمانہ کا کیسا انقلاب ہے کہ آج پردہ کی مخالفت میں وہ لوگ بھی سر
اٹھاتے ہیں جنکو گرو مہارشی نے لکھا ہے کہ لڑکے لڑکیاں نابالغ ہی الگ رہیں اور لڑکیاں
کے مدرسہ میں پانچ سالہ لڑکا بھی نہ جانے پاوے (ستیارتھ صفحہ ۴۲) یہی لکھا ہے کہ عورتوں
اور مردوں کے اجتماع سے زناکاری پھیلتی ہے (ستیارتھ صفحہ ۴۱۹) یہ بھی لکھا ہے کہ مرد
عورت ... [illegible]

ہیں اور منوجی کے قول سے تائید لائے ہیں کہ آنکھوں کو خوب قابو رکھنا چاہئے۔ کیونکہ
آنکھیں ماں اور ساس اور لڑکی سے بھی نہیں رکتی۔ (ایڈیشن منجری صفحہ ۱)

صوفی جماعت علی شاہ کی بابت چند سوال

بخدمت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم چند سطور داخل اخبار کرکے ہمیں
ممنون و مشکور کریں۔ آپکا اخبار مورخہ ۲ صفر دیکھا گیا جسمیں جماعت علی شاہ صاحب
علی پوری کے متعلق چند سوال تھے جنکو ذیل میں عمدہ اور مفید مختصر جواب مرقوم تھا۔ فی الواقع
جماعت علی شاہ سے عام طور پر بدظنی ہوگئی ہے کیا سنی کیا اہلحدیث کیا مرزائی سب مخالف
ہیں مگر بعض جاہل انکی تبیع ہیں۔ عام طور پر بدظنی کا ظاہری سبب یہ ہے کہ جماعت
علی شاہ گوشہ والے نوجوان عورتوں کو بے پردگی سے بیعت لیتے ہیں اور بے پردگی
سے تعلیم دیتے ہیں اور دو مسجدوں کے درمیان انکی اقامت ہے اذان علانیہ سنتے
ہیں علانیہ مسجد میں آکر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے جو مرید اذان سنکے مسجد کو جانے کا
قصد کرتا ہے اسکو صاف روکدیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیر کی دیدار اور صحبت نماز اور
جماعت سے بڑھکر ہے۔ جب اسکا وعظ بیپاری کی مسجد میں ہوا اس نے علانیہ کہا کہ
جو مرید نہیں مسلمان نہیں اور میرے جتنے مرید ہیں وہ صحابہ کرام کا رتبہ رکھتے ہیں اور
میرے مریدوں میں منشی غلام احمد اڈیٹر اخبار اہل فقہ ہے جو بڑے صحابی کا رتبہ رکھتا ہے
یہ خرافات سنتے ہی لوگ پراگندہ ہوگئے اور انکا وعظ اس مسجد میں موقوف ہوگیا۔
شاہ صاحب کا رسالہ **فیضان علی پور** جو مطبوع امرتسر ہے اس کے ۶ ویں صفحہ
میں شجرہ عربی نمبر ۲ کا مندرج ہے اسی میں لکھا ہے اللھم صل وسلم علی محمد و
سیدنا و ھادینا و مرشدنا و مقصودنا حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب
درود میں اپنا نام داخل کیا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر
لفظ سیدنا و دیگر القاب نہیں کہاں تک بے ادبی و بے علمی و تفوق ہے اور اس شجرہ
میں صحابہ کرام و دیگر بزرگوں کے نام پر فقط صاحب لکھا ہے۔ جیسا ابوبکر صاحب
و سلمان صاحب و قاسم و جعفر الصادق صاحب علی ہذا القیاس جیسا کہ پادریان
محمد صاحب لکھتے ہیں مسلمان ... جماعت علی شاہ کا وعظ ہوا تھا۔ آپ کا نام
... سے تغیر کیا نعوذ باللہ منہ یہ شخص بڑا جاہل اور منہ دراز ہے یہ دیکھ کر لاکھ

والوں سنے تین روز سے مولانا مولوی سید عبدالرب صاحب القادری البخاری اور مولانا مولوی اکبر شریف کا اسکی تردید میں وعظ کرا رہے ہیں جا مجمع عظیم ہو رہا ہے جماعت علی کی خوب تردید ہو رہی ہے غرض کہ آپ مندرجۃ الذیل سوالات کے جوابات بذریعہ اخبار دیکر ہم کو ممنون و مشکور فرمائینگے۔

(۱) جماعت علی شاہ جو جوان عورتوں کو بے پردگی سے بیعت لیتے ہیں شرعاً و طریقۃً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جماعت علی شاہ جو علانیہ جماعت پنجگانہ کا تارک ہو اسکا کیا حکم ہے؟ اور جماعت واجب شرعی ہے یا نہیں؟

(۳) جماعت علی شاہ بوقت صبح حضوری آپکے مرید کو جو نماز شرعی سے روکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) جماعت علی شاہ اپنے مریدوں کو صحابہ کرام کے برابر جو کہتا ہے صحیح ہے یا غلط؟

(۵) اڈیٹر اخبار اہل فقہ کو جو بڑی صحابی کی نسبت کہتا ہے کیا حکم؟

(۶) درود میں آں حضرت کے نام کے ساتھ بغیر ذکر آل و صحاب اپنا نام مندرج کرنا طریق فقہا کے خلاف ہے یا نہیں؟

(۷) صحابہ کرام جو جانشین آں حضرت ہیں انکو صاحب سے یاد کرنا جیسا کہ عام لوگ کو کرتے ہیں طریق ادب سے خارج ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

محرر و سائل سید ولی محمد مقیم لال مسجد معسکر بنگلور

جواب - ان واقعات کی ہم تصدیق تو نہیں کرسکتے واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہیں۔ لیکن بطور تسلیم جواب دیتے ہیں۔

(۱) بے پردگی میں عورتوں سے بیعت لینا جائز نہیں۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملایا۔

(۲) تارک جماعت کوئی بھی ہو سخت گنہگار ہے۔ جماعت سے نماز پڑھنا امام احمد وغیرہ کے نزدیک فرض ہے حنفیوں کے نزدیک سنت مؤکدہ قریب بواجب کے ہے۔ حدیث شریف میں حضور علیہ السلام کا فرمان ہے۔ اگر نابالغ بچوں کا خیال نہو تو جماعت سے پیچھے رہنے والوں کے مکانوں کو آگ لگا دوں تاکہ وہ بھی ساتھ ہی جلجائیں۔

(۳) نماز سے روکنے والا سخت مجرم ہے بلکہ خوف کفر ہے اَرَءَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ۔

(۴) مرزا قادیانی اپنے مریدوں کو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کہتا ہے (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) جو شخص اپنے مریدوں کو صحابہ کرام کے برابر کہے وہ گویا مدعی نبوت ہے حدیث شریف میں ہے خیر القرون قرنی۔

(۵) اگر یہ بیان صحیح ہے تو اس لئے کہا ہوگا کہ اڈیٹر مذکور شاہ صاحب کی ہوا باندھنے بہت کچھ کام دیتا ہے کیوں نہو ؎ پیراں نمی پرند مریداں ہمی پرانند۔

(۶) بیشک خلاف طریقہ سب فقہا اور علماء کے ہے البتہ سنت مرزائیہ کے موافق ہے۔

(۷) کسی شخص کی نسبت "صاحب" کا لفظ بولنا زبان کے قواعد پر مبنی ہے جس شخص کے نام پر "صاحب" لگانا اردو قاعدے کے مطابق ٹھیک ہو وہاں تو جائز ہے مثلاً پیر صاحب۔ امیر صاحب۔ مولوی صاحب وغیرہ اور جس نام کے ساتھ جائز نہو وہاں ناجائز ہے مثلاً سلطان المعظم صاحب یا حضرت ابوبکر صاحب وغیرہ غرض صاحب کے لفظ لگانے میں محاورہ زبان اور نیت پر مدار ہے۔

(ف) اگر صوفی صاحب نے عربی شجرہ میں ان اسماء کے ساتھ "صاحب" کا لفظ لکھا ہے تو آپکی ولویت اور علمیت کا راز کھل گیا۔ کیونکہ عربی میں "صاحب" کا لفظ ان معنے کے لئے نہیں ہے جن معنے کے لئے اردو اور فارسی میں آتا ہے پس ہم نے جو صوفی صاحب کی محدثیت اور علمیت جانچنے کے لئے طریقہ لکھا تھا کہ ہماری پیش کردہ عبارت مقدار ایک صفحہ پڑھدیں اب اسکی حاجت نہ رہی ؎
قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ
اور
کتاب تقویۃ الایمان

آہا خوب یاد آیا اہلحدیث نمبر ۱۲ میں جہاں پر ہم نے سید احمد خان اور ڈپٹی نذیر احمد صاحب کو بطور شہادت کے پیش کیا ہے وہاں پر مکرمی مولانا الفاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر اسلام مد فیوضہم و برکاتہم اڈیٹر اخبار ہذا نے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے۔ "مولانا رشید احمد مرحوم کا پیشگوئی ہوں میں پیش کرتے تو سب سے پہلے ہم کو ڈگری ملجاتی آئندہ سہی"

بنا بریں اب ہم اس کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔ اہل بصیرت خوب واقف ہیں کہ زیادہ معتبر اور نہایت قوی شہادت اس شخص کی ہوتی ہے جو یا تو فریقین کا مخالف و معاند ہے

یاموافق ومعتقد۔ پس ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا دونو گواہ بوجہ نیچریت[1] کے فریقین (اہل حق واہل بدعت) کے مخالف ہیں کسی فریق کے معتقد و مقتدی نہیں اس خیال سے ان دونوں کو گواہی میں پیش کیا تھا۔ اگر کوئی شخص محض اسوجہ سے کہ انکی شہادت اہل حق کے نفع میں ہوئی اہل حق کا مقتدی یا پیشوا خیال کر بیٹھے تو یہ انکی خوش فہمی ہے کیا عجب کہ فقیہ صاحب ایسا ہی خیال کریں مگر حضرت مولانا صاحب گنگوہی علیہ الرحمہ تو فریقین کے مقتدی و پیشوا ہیں اور نہ مخالف و معاند یہی وجہ ہے کہ ہم نے جناب کی شہادت کو وہاں پر نظر انداز کر دیا تھا کہ حضرت مولانا کی شہادت سے اہل بدعت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔ اب ہم یہاں پر صرف اہل فقہ کی خاطر (حسب منشا نوٹ مندرجہ بالا)

[redacted]

... صاحب محدث گنگوہی مرحوم و مغفور علیہ الرحمۃ والغفران کا فتویٰ متعلق مولانا شہید اور تقویۃ الایمان درج ذیل ہے:۔

فتوی

وہ مولوی محمد اسماعیل صاحب عالم صالح متقی بدعت کے قلع وقمع کرنیوالے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے سنت کے جاری کرنیوالے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے اور خلق کو ہدایت کرنیوالے تھے تمام عمر اسی حال میں رہے اور آخر جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جسکا ظاہر حال ایسا ہو وہ ولی و شہید و جنتی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ نہیں اولیاء اللہ کے مگر متقی۔ سو موافق اس آیت کریمہ کے مولوی صاحب ممدوح ولی ہوتے ہیں اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ کے وہ شہید جنتی ٹھیرے پس جو کوئی ایسا ہو کہ ساری عمر تقویٰ کے ساتھ رہے اور فی سبیل اللہ شہید ہو وے وہ قطعی اہل جنت ہے اور ولی و شہید ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مومن کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے من عادیٰ لی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب ترجمہ جس نے عداوت کی میرے ولی کی تو میں اطلاع کرتا ہوں اسکو اپنی لڑائی کرنے کی۔ پس دیکھو حق تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالا کون ہوتا ہے۔ بہر حال ایسے عالم مقبول کو مردود کہنا سب اللہ کے نزدیک قریب کفر کے ہے اور حق یہ ہے کہ مولوی صاحب سے اہل بدعت کو اسواسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو اکھاڑا اور بدعتیوں کے بازار کو بے رونق کر دیا اس لئے سب و شتم کرتے ہیں جیسا روافض شیخین اور اہل سنت میں سے شاہ عبدالعزیز صاحب اور اہل تصنیف رد روافض کو لعن کرتے ہیں سو مولوی محمد اسماعیل صاحب کو لعن کرنے والے ملعون ہیں کہ حدیث میں ہے جو کوئی کسی کو لعن کرتا ہے اگر وہ محل لعن نہیں تو کرنیوالے پر لعنت لوٹ آتی ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مہبط رحمت الٰہی ہیں تو بالضرور لعنت کرنیوالے انکی ملعون ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

[redacted]

نہم ہے کتاب اور مؤلف کتاب کی کیا تقصیر ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ ✦ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

بڑے بڑے عالم اہل حق اسکو پسند کرتے ہیں اور رکھتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اسکو برا کہا تو وہ خود خیال اہل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاوی میلاد وغیرہ صفحہ ۲۱)

اور سنئے حضرت مولانا صاحب مرحوم اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ:۔

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اسکا مؤلف ایک مقبول بندہ تھا اور مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی ولی کامل محدث و فقیہ تھے مقبولین حق تعالیٰ سے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بدجانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے" (فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۳۸)

یہ ہے حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کی شہادت۔ دیکھنا ہو کہ اب ہمارے معزز دوست فقیہ صاحب اپنے اُن الفاظ کا جو مولانا ممدوح کی شان میں کسی سابقہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کس قدر پاس و لحاظ کرتے ہیں۔ (کیا خوب) ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ✦ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

حضرات ناظرین! معاف فرمائیے۔ آپ کا وقت تو بہت صرف ہوا اور مضمون بھی بہت طویل ہو گیا لیکن ذرا ٹھیر کر چلتے چلتے ایک شہادت اور سن لیجئے۔ پھر آپکا اختیار

[1] دونوں کو نیچری کیوں کہتے ہو مولوی نذیر احمد صاحب تو حنفی ہیں نیچری نہیں (اڈیٹر)

ہے جنکو چاہیں ڈگری دیں۔ یہ گواہ جناب عمدۃ الواعظین مولانا مولوی عبدالرب صاحب دہلوی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"مولوی اسمٰعیل حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی عبدالخالق (صاحب مرحوم) نے علما سے جو سنا گیا وہ ایسا ہی ہے کہ صفحہ قرطاس جسکی تحریر کو وفا کرے۔ حضرات کو ان کے اشتیاق ہیں یہ بجا شنیدہ ہے ؎

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب جنکو دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

اور ان کے وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت اور ظاہر ہوتے ہیں إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وہ کمال خسران وضلال میں ہے" (تذکار دہلوی صفحہ ۲۱ و ۲۲)

اگر فقیہ صاحب یا فقیہ صاحب کے کسی ہم آواز کا یہ خیال ہو کہ یہ فتویٰ مولوی عبدالرب صاحب واعظ دہلوی کا نہیں ہے بلکہ جعلی ہے تو وہ براہ مہربانی ذرا کتاب جامع حدیث المعروف بہ گلزار آسیہ مولفہ مولوی عبدالرب صاحب کے ملاحظہ دیکھنے کی تکلیف گوارا کریں جہاں کئی ایک مرتبہ مولوی اسمٰعیل شہید کی بکمال تعریف کی ہے۔ اگر کسی صاحب کو مولوی عبدالرب صاحب کی حنفیت میں تردد ہو تو انشاء اللہ وہ بھی اسی کتاب گلزار آسیہ سے رفع ہو جائیگا۔ الختصر ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں ٭ زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اچھا تو اے ناظرین ہم تو اب خاموش ہو کر فقیہ صاحب کی صلواتوں کا انتظار کرتے ہیں۔ آپ اپنی طبیعت کے مختار ہیں جو جی چاہے فیصلہ کیجئے اگر دل چاہے تو ہمکو بھی اپنے فیصلہ سے اطلاع دیجئے۔ فقط

خاکسار احمد اللہ حنفی صدر بازار ہردوئی

نائب اڈیٹر:۔ جس دن سے اہل فقہ میں مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ بہتان شائع ہوا تو اس کو آج پانچ ماہ ہو چکے ہیں مگر ان پانچ ماہ کے عرصہ میں جو درگت اس بہتان باندھنے والوں کی ہوئی ہے وہ خوب ملاحظہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ ذلت انکی کیا ہوگی کہ وہ اس فیصلہ کیلئے اپنے ہی مذہب کے علماء مولوی حاجی احمد علی صاحب حنفی اور مولوی شاہ سلیمان صاحب حنفی پھلواروی کو منصف ماننے کی جرأت نہ کر سکا۔ پے در پے انعام حاصل نہ کر سکا۔ آپ جیسے حنفی نامہ نگار آجتک انکی خبرگیری کر رہے ہیں۔ اور وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جبتک تو یہ

لوگ موحدین کی نسبت اولیاء اللہ کی بے ادبی کی بدظنی پھیلا رہے تھے۔ مگر خدا نے انہیں کی نیتوں اور دلی جذبات کا اظہار کھلم کھلا کرا دیا۔ اولیاء اللہ اور شہیدوں کو بہتان لگانا اور بدنام کرنا کوئی معمولی بات نہیں جو شخص مقربان خدا کو برا سمجھیگا وہ خدا کا پہلا دشمن ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ من عادیٰ لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب بالکل سچ اور ایک صادق مصدوق افضل الرسل کی پاک زبان سے نکلے ہوئے ہیں جنکی سچے کلام کی شہادت وہ حفاظت اللہ تبارک وتعالیٰ نے وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ کے پاک کلمات سے کر دی ہوئی ہے۔ اب اس بدگوئی کا اثر دنیا ہی میں اہل فقہ پر پڑنا شروع ہو گیا ہے۔ کیونکہ اخبار مذکور کی وہ پہلی سی آب وتاب جاتی رہی ہے کہ ہائی چھپائی کی نحوست اخبار پر نظر پڑتے ہی سامنے آ جاتی ہے۔ مضامین تو ردی ردی ہوتے ہیں اور ابھی اس کی حالت آگے آگے دیکھئے کیا ہوگی یہ خدا کے نیک بندوں کی بدگوئی کا نتیجہ ہے ؎

اے شوخ جو دکھلو تری آنکھیں آنکھیں ٭ کیا دیکھے دکھائیگا مزا یا تجھکو آنکھیں

مسلمان

خبردار ہو جاویں کہ حفاظت اسلام کو خدا نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ والا وعدہ اپنی سچائی کا تیرہ سو سال سے برابر ثبوت دے رہا ہے۔ اور یہی دلیل اسلام کے سچا مذہب اور خدائی دین ہونے کیلئے کافی ہے۔ اسلام کا دعویٰ ہے کہ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔ بہت سے مخالفین اس کے مٹانے کے درپے ہوتے رہے ہیں مگر بقول ؎

چراغ را کہ ایزد برفروزد ٭ ہر آنکہ تف زند ریشش بسوزد

منہ کی کھاتے رہے ہیں اور خدا اپنے دین کی حفاظت کا سلسلہ بدستور قائم رکھے ہے۔ زمانہ حال میں آریہ۔ عیسائی اور ہندو اقوام نے کئی ایک کتابیں بھی لکھی ہیں اس پیارے اسلام کی تردید میں لکھیں جنہوں نے بطحا کی مقدس سرزمین میں پرورش پائی۔ حامیان اسلام کی طرف سے انکو ترکی بترکی ایسے دندان شکن جواب دیے گئے کہ باید و شاید۔ اب معاندین کی طرف سے اسلام پاک کی مخالفت میں کئی ایک ماہوار رسالے اور اخبار جاری ہیں جن میں وہ اپنے دلی جذبات کا کھلے بندوں اظہار کرتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کی سچی ہدایت کو زور اور حملوں سے روکنا چاہتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہوا کہ اہل اسلام کی طرف سے بھی ایک رسالہ ماہوار جاری کیا جائے جو ایسے زہریلے رسالوں کے بداثر کو بخوبی روک سکے۔ سو وہ رسالہ آجکل میں جاری ہوا ہے جسکا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

سول اینڈ ملٹری نیوز میں یہ خبر پڑھکر سخت افسوس ہوا کہ حکیم دوست محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار الکیمیا مالیر کوٹلہ کا بعارضہ بخار انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے الکیمیا کے شائع کرنے اور طب یونانی کی طرف خاص رغبت وقابلیت ہونے کے سبب سے بہت ناموری اور شہرت حاصل کرلی تہی۔ مخلوق خدا کو بھی اون کے مطب اور اون کی مجرب ادویات سے بہت نفع پہونچتا تہا۔ مرحوم نہایت خلیق اور پابند وضع شخص تھے۔ اللہ تعالیٰ اون کی مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ مرحوم کا انتقال بعارضہ بخار سنکر بے ساختہ ابو العتاہیہ کا یہ شعر زبان پر جاری ہوا کہ ؎

ما للطبیب یموت بالداء الذی + قد کان یبرئ منہ فیما قد مضی

اللھم اغفر لہ وارحمہ ۔ (نائب اڈیٹر)

ہز ہائینس نظام دکن نے تین لاکھ روپیہ بطور چندہ حجاز ریلوے میں عطا کئے

ضلع باریسال کے باشندوں نے کھانڈ کا استعمال قطعی بند کردیا۔ اس لئے کہ سوادیشی کھانڈ کی شناخت ناممکن ہے۔ اب سب لوگ صرف گڑ اور شیرا استعمال کرتے ہیں۔

اب تک سار روسی ایلچی جاپان میں رہتا تہا۔ اب چونکہ جاپان اول درجہ کی طاقت ہوگئی ہے اس لئے ایلچی کے عہدہ کو بڑہا کر اب سفارت کردینا ضروری خیال کیا گیا۔ چنانچہ روس کی پارلیمنٹ ڈوما میں روسی سفیر کے جاپان میں تقرری کی نسبت ایک قانون بنایا گیا۔

وزیر اعظم انگلستان سر ہنری کیمبل بنرمین عارضہ استسقا سے سخت علیل ہیں جانبری کی امید کم ہے۔

تیسور پاشا متوفی کی جگہ سلطان المعظم نے رفعت بے کو ترکی سفیر متعینہ لنڈن مقرر فرمایا۔

ایک جرمن مسمی جان سپی شر نے ایک قسم کے پر ایجاد کئے ہیں جو چمگادڑ کے پروں کے مشابہ ہیں اور جن کے ذریعہ سے آدمی پرندوں کی طرح ہوا میں با آسانی اڑ سکتا ہے۔

پورٹ آرتھر کے سپرد جنرل اسٹوسل کو قلعہ پیٹر اینڈ پال میں مقید کیا گیا۔

پیرس کے ایک مشہور اخبار کے سابق ایڈیٹر کے پرائیویٹ قلم ۲۱۶۰ کو فروخت ہوئے۔

یونان نے بابعالی سے باضابطہ درخواست کی ہے کہ ایک ریلوے لائن تعمیر کرنے کی اجازت دیجائے:

تسالی میں چھ ماہ کے لئے تعزیری پولیس قائم کی گئی۔

مولانا شبلی کے بھائی مولوی محمد اسحاق صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ الہ آباد کے زنانخانہ میں اتفاقیہ بندوق چل جانے سے اون کی شیرخوار نواسی اور برادر زادہ کے ضرب آئی۔ لڑکے کا انتقال ہوگیا کیونکہ صدمہ سخت تہا

معاملہ پورٹ آرتھر کے متعلق جنرل سمرناف اور جنرل فاک میں جنگ ڈوئل ہوئی جسمیں جنرل سمرناف مہلک طور پر زخمی ہوا

جرمن پارلیمنٹ کے ایک سرکاری افسر نے اخبار نویسوں کو ایک موقع پر سور کی تمثیل دی تھی۔ اسپر تمام اخبار نویسوں نے ایکا کرلیا کہ پارلیمنٹ کی کارروائی شائع نہ کرینگے۔ مجبوراً اس افسر نے اخبار نویسوں سے معافی مانگی تب اخبار نویسوں نے پارلیمنٹ کی کارروائی پھر شائع کرنی شروع کردی۔ غیرت ہو تو ایسی

گورنمنٹ مدراس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ انٹرنس پاس کو سرکاری ملازمت نہ ملاکرے۔ بلکہ ایک امتحان انٹرنس سے کچھ مشکل مقرر کیا ہے کم سے کم اس کے سند یافتہ کو سرکاری ملازمت مل سکیگی۔

کابل سے خبر آئی ہے کہ ایک روسی مسمی زالاکوف کو ہرات کے نزدیک افغان حکام نے گرفتار کرلیا۔ زالاکوف نے ملا کا بھیس بدل رکھا تہا اور ہرات کے قرب وجوار کے دیہات کو دیکھتا پھرتا تہا۔ گرفتاری کے وقت اس کے پاس سے کئی نقشے نکلے۔ اون میں سامان رسد اور پانی کی مقدار جو وہاں مل سکتی تھی لکھی ہوئی تھی اور مرو ریلوے لائن کے سٹیشن اشک آباد اور ہرات کے درمیان مختلف راستے بھی نقشوں پر دکھلائے گئے تھے۔

سلطنت متحدہ امریکہ کی ریاستہائے لیوزیانا۔ مسسپی اور الاباما میں تند ہوا اور سخت بارش کے طوفان نے غضب کردیا۔ مال وجائداد کا بیحد نقصان ہوا سینکڑوں آدمی مرگئے۔ کئی چھوٹے چھوٹے قصبے نیست ونابود ہوگئے۔

ٹسوبارو نام ساحلی حفاظت کا ایک جاپانی جہاز دوسرے جہاز سے ٹکراکر ہاکوڈاٹی کے قریب غرق ہوگیا کپتان معہ ۴۳ ملازمان جہاز ڈوب گیا۔ ۲۴۳ مسافر جہاز میں تھے اون میں سے بہت ہی کم بچے باقی سب غرق ہوگئے۔

جیسور میں طاعونی اموات کی تعداد فی ہفتہ ۴۰۰ تک پہونچ گئی ہے۔

(جاپان میں بارہ ہزار جاپانی مسلمان ہوگئے ہیں ۔ مفصل آئندہ ہفتہ)

خداوند کی ماں اور خداوند کا باپ یعنی امہات المومنین کا الزامی جواب قابل دید کتابیں ہیں قیمت ۸ر

ahmadimuslim.de

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد ... اخبار لاہور میں امانت ... وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات یعنی خریدے ... معمہ کے حل کرنے والے کو انعام دئیے جاویں گے ...
اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح کے معنی نکلتے ہیں ... بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ ... تو اللہ کے معنے دیتا ہے اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر ...

نوٹ:- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵ اپریل ۱۹۱۰ء تک بنام منیجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پوسٹ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰ اپریل ۱۹۱۰ء کو دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اصحاب کے صحیح جوابات ہوئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی ... کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا +

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

[illegible]

امراض

[illegible]

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت ... جو شخص ... کو دیا جاوے گا ... پاکٹ کیس کی ادویات بغیر ... ثابت کر دے ... اگر ... واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ... پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو ... ہے کہ ... انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں +

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دئیے گئے
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار ... سنگھ صاحب بمقام ... ضلع ... سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام ... ایجنٹ ...

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو ... صاحب ...

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. 9. 352.

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفےٰ کی گفتار + نہ کہ کسی کا قول و کردار + جب بھی عمل کو نقل کیا ہے ؟ + یاں وہم و خطا کا

نمبر ۲۳ — جلد ۵

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔۔ ۔۔ عہ

والیان ریاست سے ۔۔ ۔۔ ۔۔ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ ۔۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۶/۱۲

" " ششماہی ۔۔ ۔۔ ۱۴؍

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت و اقتدا کا خلاصہ مطلب جیسا کہ کئی دفعہ سابقہ پرچوں میں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ ارکان نماز میں تو امام اور مقتدی کا ربط اور ملاپ ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ امام اگر ارکان نماز میں کچھ خلل ڈالے تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوگی مگر ادا ارکان صحیح کرکے اگر اُسکی بد اعتقادی یا کسی اور وجہ سے اُسکی نماز قبول نہیں تو اسکا اثر مقتدی تک نہیں پہونچتا ۔ اس خلاصہ کو یاد رکھکر جناب مولوی ابو الحسن غلام مصطفےٰ صاحب حنفی امرتسری کی تحریر مندرجہ ذیل پڑھئے ۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں :-

بعد باسم اللہ العزیز ۔ ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب بعد سلام التماس یہ ہے کہ آپکا مرسلہ پرچہ اخبار اہلحدیث معہ رقعہ متضمنہ سوال جواب ملاتھا بریں چند مثیلہ سطور پیش کرتا ہوں ۔ وہی ھذہ

ہمارے حنفی مذہب میں فاسق دو طرحکے سمجھے جاتے ہیں ایک وہ کہ اس کا فسق و خروج الطاعۃ اللہ و اطاعۃ الرسول سے کفر تک نہ پہونچا ہو ۔ دوسرا وہ کہ اس کا فسق کفر تک واصل ہوا ہو اول قسم کے پیچھے نماز کا پڑھنا عندنا مکروہ ہے رہا کہ صاحب المذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے سو جواز ہوتے کراہت متحقق ہو سکتی ہے انہیں منافات نہیں ہے دیکھو کتب فقہ و اصول ۔ دوسرے قسم فاسق کے پیچھے نماز بیر اقتداء امام فنا جائز ہے دیکھو در مختار رد شامی وغیرہما ۔ اگر کہا جاوے کہ امام حسن علیہ السلام نے مروان یا اور کسی نے باغیوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو اسکا جواب بالکل سہل ہے ۔ ایک جماعت مسلمانوں کی جب باغی ہو جائے تو وہ بوجہ بغی کے اسلام سے خارج نہیں ہوتی دیکھو قرآن شریف میں باغی جماعت کو مومن ہی کہا گیا ہے پس اگر ایسے لوگوں کے پیچھے کسی نے نماز پڑھی بھی ہو گو وہ دراصل مکروہ تھی مگر بوجہ ضرورت دافع فساد و تقاطع انکی نماز بلا کراہت ہو گئی مختار کا کفر مظنون و موہوم ہی تھا اور یہ خود ابن حزم کی عبارت سے جو آپکے پرچہ مذکور میں منقول ہے ظاہر ہے پس ایسے امور و حالات کو کافروں کے پیچھے بھی جواز اقتدا کے لئے دلیل گرداننا قابل تعجب امر ہے زیادہ تر باعث تعجب یہ امر ہے کہ آپنے عمل صحابہ کو حجت

گمشدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر بلا قیمت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارسال بعدہ ۲ فی پرچہ ۔ شکایتی خط میں اخبار گمشدہ کا اور خریداری کا نمبر ضرور لکھنا

کردونا حالانکہ آپ بجز قرآن و حدیث کے کسی امر کو قابل حجت نہیں جانتے اور ذرا سوچئے کہ آپکا دعوٰی ہے کہ کافروں کے پیچھے نماز جائز ہے اور دلیل میں مگر ہمکا مسلمانوں کی امامت پیش کرتے ہیں فاین ھذا من ذالک مولویصاحب تقریب نادارد ہے۔ قادیانی کے تمام دجالی اقوال کو چھوڑ دیجئے صرف آنکا قول لیجئے کہ میں نبی ہوں رسول ہوں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت شرعی ہیں نہ خاتم مطلق نبوت " کیا آپ اس قول کو اسلامی قرار دینگے یا خلاف اسلام اور خروج کا باعث اطلاق قرآن و حدیث بلکہ اجماع اہل قبلہ اس کو بالبداہت مخالف ہے کوئی دکھلا سکتا ہے کہ قرآن نے یا احادیث نے ایسا بتلایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ باقی قادیانی وغیرہ حذوہ کا ہذیان کہ بر تقدیر تسلیم ختم نبوت خدا کی رحمت پر مہر لگتی ہے اس قسم کا اعتراض نبوت تشریعی کے مختوم ہونے کی تقدیر پر وارد ہوگا بل بالطریق الاولیٰ۔ مولویصاحب یہ خوب کہی کہ قادیانیوں کے پیچھے خواہ انپر حکم کفر کا ہی لگا ہو نماز درست ہے کیونکہ وہ فرائض اوقات نماز کو مرعی رکھکر نماز پڑھتے ہیں اور خود بھی نماز گو باطل ہی ہو مگر مقتدی کی دو رکعات مسلا نماز ہوگی یہ عجب خیال ہے آجتک میرے خیال میں کبھی کوئی خیال نہیں آیا آپکے قول سے لازم آتا ہے کہ اگر کوئی نبوت موسے وابراہیم وشلاً اور اکثر صفات باری سے منکر ہو بلکہ مخالف اسلام سراسر ہو مگر نماز کی خوبی کو مانتا ہو گو فرضیت سے منکر ہو نوازمات نماز کو مدعی رکھے اور امام بنے تو اسکی اقتدا بھی جائز ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ امامت کیا ہوئی ایک حقیر چیز ہوئی آپ تمام باتوں کو چھوڑیں اور اتنا تو خیال کریں کہ امامت اعزاز ہے یا تحقیر و تذلیل۔ تحقیر و تذلیل تو کہہ نہیں سکتے ورنہ رسول خدا صلعم اور صحابہ وغیرہم نہیں چھوڑتے بلکہ خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض ہوگا کہ اس نے ارشاد وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ فرماکر امام و مقتدی کو ذلت و حقارت کی راہ بتلائی نعوذ باللہ منہ پس لا محالہ ماننا پڑیگا کہ امامت عزت والا عہدہ اور امام بنانا اعزاز ہے بنا ءً علیہ آپ خود انصاف دیں کہ کافر امامت کے قابل ہوسکتا ہے ہرگز نہیں کما لا یخفی۔ آخکال ہمارا خیال اور مذہب ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور بلا ضرورت اسکی اقتدا نہ چاہئیے اور کافر یقینی کی اقتدا حرام اور ناجائز ہے دقس علیہ حال صلاۃ مقتدیہا۔ اب آپ اس تحریر کو قبولیت کی نگاہ سے دیکھیں یا رد کریں میں نے اپنا خیال ظاہر کردیا۔ اللہ یغفر لنا ولکم آمین ؏

خاکسار۔۔۔ناظرین؛ مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے آپ لوگوں کے سامنے ہے

میں چاہتا تھا کہ اہل بحث اور موضوع مسئلہ پر کوئی آیت یا حدیث پیش کیجاتی جسکا مضمون یہ ہوتا یا اُس سے بپابندی قواعد علم اصول (عبارت النص۔ اشارت النص۔ دلالۃ النص اور اقتضاء النص وغیرہ) یہ سمجھا جاتا کہ جو امام ارکان صلوۃ بخوبی ادا کرے مگر بوجہ کسی مانع کے اسکی نماز قبول نہ ہو تو اسکی اقتدا درست نہیں۔ اس قسم کی دلیل تو مولانا صاحب نے پیش نہیں کی۔ ہاں یہ فرمایا ہے کہ کوئی شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہو کر پڑھا دے تو کیا تم اُس کے پیچھے بھی جائز کہوگے مگر مولانا صاحب نے میری سابقہ گذارش پر غور نہیں فرمایا کہ میں نے یہ کہا تھا کہ جو کوئی نماز کو فرض جانکر ادا و ارکان کرتا ہے اُس کے پیچھے جائز ہے نہ کہ جو فرض ہی نہیں جانتا۔ اسکی تو نیت ہی صحیح نہیں۔ نیت کے معنے تو بس یہی صحیح ہیں کہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو۔ ہاں میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امامت اعزاز ہے۔ اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امام کی انتخاب کیوقت وہی اصول ملحوظ رہیگا جو حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجعلوا ائمتکم خیارکم یعنی نیک بختوں کو اپنا امام بنایا کرو۔ لیکن میری غرض اس سے یہ ہے کہ جس طرح فقہاء نے ایسے لوگوں کی فہرست دیکر جنکو پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ ایسے لوگوں کو امامت کے اعزاز سے معزز نہ کرو تاہم یہ لکھا ہے کہ وان تقدموا جاز (ہدایہ وغیرہ) یعنی ایسے لوگ آگے بڑھکر پڑھا دیں یا پڑھا رہے ہوں تو انکی اقتدا جائز ہے بس میں آجکل کے مکفرین کو یعنی جن لوگوں پر علماء نے کسی وجہ سے کفر کا فتویٰ دے رکھا ہے انکو بھی اسی مد میں شمار کرتا ہوں جنکا حکم صاحب ہدایہ وغیرہ نے بعد تقدم کی حالت میں جائز بتلایا ہے۔ مجھے انکے کفر اور اسلام سے اس جگہ بحث نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ علماء نے انپر فتویٰ کفر کا دیا ہے لیکن جناب مولانا کافر اور مکفر میں آخر کچھ فرق بھی تو ہے؟ وہ کیا ہے یہی کہ کافر واقعی اسلامی تعلیم سے منکر ہوتا ہے اور مکفر اسلامی تعلیم سے خود انکار نہیں کرتا۔ بلکہ انکار انکو لازم آتا ہے یا الازم کیا جاتا ہے پس آجکل کے فرقہائے مکفرہ گو کیسے ہی بدعقیدہ ہیں مگر جب نماز پڑھینگے تو اُس کو فرض جانکر ہی پڑھینگے۔ پس اتنے کام میں ہماری شرکت ان سے ہوسکتی ہے۔ ہاں یہ بھی جناب نے خوب فرمایا کہ صحابہ کے قول سے دلیل لاؤ جسکو تم دلیل نہ سمجھتے تھے اسی جناب میں ہی کیا جمہور فقہا محدثین اور اصولیین صحابہ کے اقوال کو دلیل نہیں جانتے شرح نخبہ۔ نور الانوار وغیرہ ملاحظہ ہو میں نے بھی اقوال صحابہ کو تائید میں نقل کیا ہے دلیل میں نہیں علاوہ اس کے میرا تو سوال ہی یہ ہے کہ قبولیت اور عدم قبولیت میں امام اور مقتدی کے ربط کی کوئی دلیل ہو تو پیش کیجئے ورنہ حرمت کا حکم نہ لگائیے کیونکہ کوئی حکم شرعی دلیل شرعی کے بغیر صحیح نہیں جو کچھ آپ نے

انجمن اشاعت اسلام علی گڑھ کی طرف سے ڈاکٹر اشرف خانصاحب کی مکان پر ۲۶ مارچ کو ایک جلسہ ہوا جسمیں انجمن حمایت اسلام لاہور کے فیور میں ریزولیوشن پاس کئے گئے ۔

[illegible] ... پتہ:- المطبع اہلحدیث امرتسر

فرمایا تھا یہ تو میں جانتا ہوں کہ صاحب در مختار نے بھی یہی لکھا ہے مگر دلیل اسپر کوئی پیش نہیں کی صرف فقہاء کا قول بے دلیل اصل میں سند نہیں مانا گیا۔ حجاز کے نبی کا فرمان تھا دعوا علی آثرہ المتشی فاعتبروا یا اولی الالباب

جناب مولوی محمد ادریس صاحب از راج کوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"آپ نے جو امامت اور اقتدا کا مضمون اپنے اخبار میں تحریر کیا ہے وہ انتہا درجہ کا ہے۔ اسوقت مسجدوں کے مولویوں کا دور دورہ نہایت زور پر ہے ایک تو کسی کے پیچھے نماز نہ ہونیکا۔ دوسرے اسلام سے خارج کرنیکا جمعہ سو فتوے دیتے ہیں اگر وہ خود انصاف کو کام میں لا دیں تو ان کے پاس ایسے فتووں کی کوئی دلیل نہیں" (باقی آئندہ)

ایک مسلمان کے چند سوال

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۱۲۔ قرآن مجید میں وہ اسلام کونسا ہے جو بذریعہ وحی رسول اللہ کو تسلیم کیا گیا تھا جسکی تاثیر سے مختلف فرقے ایک ہی اسلام کے پابند ہو کر ایک ہی نام مسلمان اور اخوۃ اسلامی و اتفاق قومی میں ضرب المثل ہو گئے تھے اور اسوقت وہ اسلام اور وہی نام مسلمان اور وہی ہمدردی اور اخوۃ اسلامی اور اتفاق قومی ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ کے مصداق کونسا اسلامی فرقہ دنیا میں موجود ہے؟

جواب۔ یہ سوال دو حصوں پر مشتمل ہے ایک یہ کہ لوگ اپنا نام فقط مسلمان ہی کیوں نہیں مانتے؟ کیوں اپنے نام مختلف رکھتے حنفی شافعی شیعہ وغیرہ کہلاتے ہیں؟ دوسرے یہ کہ وہ اعتقادات اور اعمال کیا ہیں جنکا نام اسلام ہے پہلے حصے کا جواب یہ ہے کہ بیشک مسلمان ہی پر قناعت چاہئے میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ میں قرآن و حدیث کا عامل مسلمان ہوں اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔ لیکن موجودہ تفریق جو مسلمانوں کی آجکل ہو گئی ہے کچھ تو اختلاف مسائل پر مبنی ہے کچھ عناد اور فساد پر۔ جنھوں کسی سے کچھ اختلاف [illegible] ہوا اسکو ایک نئے فرقے سے منسوب کر دیا۔ سب سے اول فساد الفریقین [illegible] کی طرف سے ہوا ہے۔

اس سے بعد معتزلہ الگ ہو گئے تو یہ صورت ہوئی کہ ایک فریق [illegible] تھا اور دوسرا فریق غیر اہل سنت۔ جنہیں رافضی۔ خارجی۔ معتزلہ [illegible] اس سے بعد بقول استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ پانچویں صدی [illegible] بھی پچھلے اور ایک سے پانچ ہو گئے یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی [illegible] حسب بیان حضرت شاہ صاحب قدس سرہ وغیرہ محققین سلف [illegible] تک یہی طریقہ تھا کہ عوام علماء سے قرآن و حدیث کے احکام پوچھ لیا کرتے تھے۔ اس میں کسی صحابی کی یا امام کی رائے کی پابندی نہ تھی۔ صرف [illegible] سنت کی تلاش تھی اور بس۔ پس اس بیان سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسوقت کس فرقے میں یہ طریق عمل ہے۔ مجھ سے اگر پوچھیں تو یہ طریق عمل صرف اہلحدیث میں ہے۔ شائد آپ اہلحدیثوں کا نام سنکر چونکینگے کہ یہ بھی تو ایک تفریق ہے۔ سو آپ کو واضح ہو کہ یہ تفریق نہیں ہے کیونکہ اس نام میں کسی غیر کی طرف نسبت نہیں ہے بلکہ اس کے معنے ہی یہ ہیں کہ وہ گروہ جو ٹھیٹھ اسلام یعنی بغیر کسی امام کی تقلید کے قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالا ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹوں کو وصیت کر جائے کہ تم سب ملکر اسی میری دوکان پر تجارت کرنا یہی نام رکھنا۔ اسی میرے طریق پر چلنا۔ مگر اس سے بعد اس کے پانچ بیٹوں میں سے چار تو الگ الگ ہو گئے اور ایک اصل دوکان میں رہا۔ ایک [illegible] کی نظر میں تو یہ دوکانیں پانچ ہیں مگر محقق آدمی غائر نظر سے معلوم کرے جو بھائی اصل دوکان میں ہے اسکی طرف سے تفریق نہیں ہے بلکہ [illegible] علیحدگی کی ہے انکی وجہ سے ہے۔ اہلحدیث اصل طریق پر ہیں جیسا ثبوت [illegible] ہے کہ انہوں نے جیسی اعمال میں کوئی فرقہ پیدا نہیں کیا [illegible] بھی کوئی تغیر نہیں کیا۔ کیونکہ انکا قول ہے ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہینگے ہم

آج اگر دنیا کے کل مذاہب اہلحدیثوں کی طرح اپنی اپنی نسبتوں کو ہٹا لیں تو اہل اسلام کی صورت نظر آجاوے اور تفرقہ بہت کچھ [illegible] گو میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اہلحدیثوں میں بھی اختلاف ہے مگر یہ [illegible] قدرتی انکی سمجھ کا ہے اور کسی قدر تسامح کا جسکا مدار مذہب پر نہیں [illegible] آپکا سوال جو عملی پہلو سے ہے جسکی طرف آپنے ویؤثرون علی انفسہم [illegible] کیا ہے افسوس ہے کہنا پڑتا ہے کہ وہ نصیب اعداء ہو گیا ہے [illegible] شریعت کے جو حصے بیان کئے ہیں ۔ وہ دنیا کے [illegible]

کیمیا

[illegible] چندہ روزہ اخبار
[illegible] عمل کیمسٹری کے
[illegible] زندہ کرنیکا ذمہ لیا
[illegible] کیمیا مشرقی و مغربی
[illegible] بحث ہونے کے علاوہ
[illegible] مسلم و مستند حکماء
[illegible] مراسلات بھی صحیح
[illegible] کا کام مایوس لغیفوں
[illegible] ہر ایک قسم کے
[illegible] کا جواب لکھنے کے
[illegible] سربستہ و مخفی رازوں
[illegible] جن کا انکشاف
[illegible] پر شاق گزرتا ہے
[illegible] حکما نے اس کو
[illegible] قدر اخبار ماہانہ
[illegible] اکر ملاحظہ فرمائیں

دعوت مرزائیہ اور اُسکا جواب

از مولوی محمد ادریس صاحب وکیل چوڈہپور

کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدین میں سے کسی بزرگوار قاضی حبیب اللہ نام مقیم دولت کدہ شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کیطرف سے ایک تحریر ہمارے پاس پہونچی تھی جسمیں ہمکو کاتب تحریر نے اپنے مذہب کی طرف مدعو کیا تھا - اور اُسکا جو کچھ جواب ہم نے بوساطت شیخ میران بخش صاحب موصوف دیا تھا اُسکی نقل زیر عنوان مندرجہ صدر ۲۱-۲۲-۲۵-جون ۱۹۰۳ء کے پرچہائے رفیق ہند اخبار لاہور کے ذریعہ سے ہدیہ ناظرین ہوچکی ہے اور اُن تحریرات سے جو بعد اشاعت مضمون مذکور لاہور وغیرہ مقامات سے ہمارے پاس پہونچیں اُس جواب کا قابل اطمینان ہونا ظاہر ہے بلکہ شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے (جو اس معاملہ میں ہمارے اور قاضی صاحب کے درمیان حکم قرار دئے گئے تھے) صاف لفظوں میں ہمارا حق پر اور اُن لوگوں کا طریقہ باطل پر ہونا لکھا ہے۔

قاضی حبیب اللہ صاحب نے اگرچہ اُس پر کچھ لکھا پڑھی نہیں کی لیکن اُنکی سکوت سے ظاہر ہے کہ اُنہیں کوئی اعتراض نہیں رہا - ورنہ وہ ضرور بلا لب کشائی کرتے اس لئے کہ اُنکو لکھا گیا تھا کہ جو دریافت کرنا ہو - بلا تکلف لکھیں - اُنکی اطمینان کے لئے کافی سامان موجود ہے - اب ایک مدت کے بعد اسی مضمون کے متعلق مرزا صاحب کے دوسرے مریدین کیطرف سے دو تحریریں میرے پاس پہونچی ہیں جن میں سے :-

(۱) منجانب محمد حسین صاحب جنہوں نے بیس صفحہ سیاہ کر کے بھیجے ہیں اور اپنا قیام لاہور میں لکھا ہے مگر پتہ نہیں لکھا جو اُن کے نام پر براہ راست جواب بھیجا جاسکے۔

(۲) منجانب عبد اللہ خانصاحب دوم مدرس عربی مہندر کالج - پٹیالہ ریاست۔

پہلی تحریر میں ایک ایک بات کو کئی دفعہ دُہرا کر طول دینے کے علاوہ فحش اور گستاخانہ الفاظ بھی بھرے ہوئے ہیں اور اُسپر صاحب مضمون کی خواہش ہے کہ اوّل اُنکی تحریر کسی اخبار میں شائع کرائی جائے اور اُس کے بعد جواب چھپوایا جائے۔ یہ خواہش اُنکی ایسی ہے کہ ہرگز پوری نہیں ہوسکتی - اس لئے کہ مجھکو ایسا کوئی اخبار نظر نہیں آتا جو اِس قسم کے مضامین کے لئے ناحق اپنے کالم ہفتوں تک وقف رکھے

دوسری تحریر اگرچہ تحریر اوّل کی طرح فحش اور عامیانہ الفاظ میں نہیں ہے - لیکن مضمون دونوں کا قریب قریب یکسان ہے اسلئے دونوں تحریروں سے جس قدر سوالات پیدا ہوتے ہیں اُنکے جوابات لکھے جاتے ہیں۔

اگر دونوں تحریر لکھنے کاتبوں یا اُنکے ہم مشربوں میں سے کسی کو اور بھی کوئی خدشہ ہو تو ہم بفضلہ تعالیٰ اُس کے رفع کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔

اُن جوابات کی ایک نقل مولوی عبد اللہ خانصاحب (کاتب دوم) کے پاس براہ راست بھیجی گئی ہے اور دوسری نقل بذریعہ اخبار ہذا ہدیہ ناظرین ہے - اسی سے کاتب اوّل (محمد حسین صاحب) کو بھی جواب سے اطلاع ہو جائیگی - اگر وہ اپنا مفصل پتہ لکھدیتے براہ راست بھی اُنکو مطلع کیا جاسکتا تھا - وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق

سوالات ماخوذ از تحریر نمبر ا مع جوابات

سوال نمبر ا - ہر ایک نماز میں بطور دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پڑہنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے جس میں گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مدارج ملنے کی درخواست ہے اور گروہ مذکور میں (دوسرے مقام پر) انبیاء - صدیق - شہداء اور صالحین کا شامل ہونا بیان ہوا ہے - اگر یہ مدارج نماز پڑہنے والوں کو نہ مل سکیں تو ایسی دعا کیوں تعلیم فرمائی جاتی ؟

جواب نمبر ا - اس سوال کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو سورہ فاتحہ کا ترجمہ غلط پڑھایا گیا ہے - اُس میں ہرگز گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے بلکہ اللہ جلشانہٗ نے اپنے کلام پاک میں ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی جن و انس صرف عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں - نماز بھی ایک عبادت ہے اُس حکم کی تعمیل میں نماز پڑہی جاتی ہے اور شروع میں یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرینگے - چونکہ کوئی کام بدون اعانت خداوندی کے پورا نہیں ہوسکتا - اس لئے ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا جاتا ہے - کہ ہم تجھ ہی سے اعانت چاہتے ہیں - مگر عبادت کرنے میں بھی کئی طرح کے لوگ نظر آتے ہیں - ایک وہ جو گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں شامل ہیں (اور جن سے مراد انبیاء علیہم السلام و صدیقین و شہداء و صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں) دوسرے وہ لوگ جو مغضوب علیہم یا گمراہ ہیں - اور انسان میں بالطبع سہو و نسیان کا مادہ ہے اسلئے یہ دعا کی جاتی ہے کہ ہمکو وہ طریقہ عبادت بتا جو گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا ہے اور اُس رستہ پر نہ چلا جو مغضوب علیہم اور گمراہوں کا ہے - اسمیں کس جگہ مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے اور نہ ایسی درخواست کیجاسکتی ہے کہ انسان انسان ہونے کی حیثیت سے بجز عبادت کے

ahmadimuslim.de

لئے پیدا کیا گیا ہے تو عبادت کرنا اُسکا فرض منصبی ہوا۔ اور فرض منصبی پر کسی انعام واعزاز کا خواہشمند ہونا داخل حماقت ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ادائے فرض منصبی پر بھی حسب رضا و ارادہ خداوندی کوئی درجہ ملجاوے۔ مگر کوئی شخص استحقاقاً اس کی خواستگاری نہیں کر سکتا۔ کاتب تحریر نمبر ا نے اس دعا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ ہم پر وہ نعمتیں نازل فرما جو گروہ انعمت علیہم پر نازل کی ہیں۔ یہ ترجمہ بالکل غلط ہے نہ تو محاورہ عربیہ کے موافق صحیح ہوتا ہے اور نہ اُن ترجموں اور تفسیروں کے مطابق ہے جو مسلمانوں میں مروج ہیں پس جبکہ یہ سوال ایک غلط ترجمہ کی بنا پر کیا گیا ہے۔ اور مدارج ملنے کی کوئی درخواست ہی نہیں کیجا سکتی۔ نہ مدارج کے حاصل نہ ہونے پر شکایت کا موقع ہے تو یہ سوال ہی فضول ہے۔

سوال نمبر ۲۔ جبکہ گروہ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (انبیاء علیہم السلام وصدیقین وشہداء وصالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین) میں قبل ازیں بندگان خدا داخل ہو چکے ہیں تو اب کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب نمبر ۲۔ اس سوال کے متعلق ہم پہلے سوال کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ استحقاقاً تو کوئی شخص کسی درجہ کا مدعی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور فضل خداوندی اُسکی رضا اور اُس کے ارادہ پر منحصر ہے۔ جبا ور جس شخص کے لئے اُس نے چاہا ان مدارج سے معزز ہوا اور جسکو چاہے آئندہ بھی معزز کر سکتا ہے یہ اُس کے قبضہ قدرت واختیار میں ہے اُسکی قدرت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن گروہ انعمت علیہم میں سے درجہ انبیاء علیہم السلام کا بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حاصل ہونا محالات سے ہو گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتی کہ معاذ اللہ خداوند تعالیٰ میں قدرت نہیں رہی اور اب وہ مجبور محض ہے جیسا کہ کاتب مضمون نے طنزاً یا براہ گستاخی لکھا ہے۔ بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی عہدہ دار کی جگہ دوسرے عہدہ دار کا تقرر محض انہیں دو صورتوں پر ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ عہدہ دار مذکور مر جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے عہدہ سے معزول کر دیا جائے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں یہ دونوں باتیں نہیں کہی جا سکتیں۔ لہذا جناب باری عز اسمہ نے آنکو خاتم النبیین فرمایا اور خود انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ایسی حالت میں اگر بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو درجہ نبوت حاصل ہو تو کلام آلہی وارشاد رسالت پناہی کا کاذب ہونا لازم آتا ہے۔

آخر میں موقع پر یہ بھی کہدینا ضروریات سے ہے کہ گو مسلمانوں میں یہ مسئلہ متنازع فیہ رہ چکا ہے۔ آیا اللہ تعالیٰ اپنے فرمودہ کے خلاف کرنے پر قادر ہے یا نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ قادر نہیں ہے اور اکثر قادر تو کہتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ خلاف فرمودہ او تعالیٰ شانہ کا واقعہ ہونا محالات سے ہے۔ بہرصورت تمام مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ خلاف ارشاد آلہی وفرمودہ رسالت پناہی ہرگز واقع نہیں ہو سکتا اس لئے درجہ نبوت تو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا رہے باقی مدارج (صدیقین۔ شہداء اور صالحین کے) وہ مسلمانوں کو حاصل ہوئے ہیں اور اب بھی بارادہ ورضائے خداوندی محض تفضلاً حاصل ہو سکتے ہیں۔ استحقاقاً نہ پہلے کوئی شخص ان مدارج پر فائز ہوا نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ اسکی کہ مرتبہ الوہیت وربوبیت اسکا شایان نہیں ہے کہ کوئی بات جناب باری عز اسمہ پر واجب ہو۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں کرتا۔ اُس کے کسی فعل کی بابت کوئی شخص جواب طلب کرنیکا مجاز نہیں ہے اور کوئی درجہ عنایت کرنا اسکا فضل ہے اگر دے تو عنایت ہے ورنہ شکایت نہیں ہو سکتی۔ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ خداوند تعالیٰ کے ایسا کرنے یا نہ کرنے کو ظلم سے بھی تعبیر نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ ظلم دو معنوں میں مستعمل ہے۔

ایک یہ کہ دوسرے کے ملک میں تصرف کیا جائے۔

دوسرے کسی چیز کا استعمال بے موقع کرنا۔ پہلی صورت تو ظاہر طور سے محال ہے کہ جو کچھ ہے خداوند تعالیٰ کی ملک ہے وہ ہر طرح تصرف کر سکتا ہے اور دوسری صورت اس لئے محال ہے کہ وہ حکیم ہے اور حکیم کا کوئی فعل خلاف حکمت نہیں ہو سکتا اگر وہ مرزا صاحب کو یا اُن کے مریدین کو کوئی درجہ نہیں دیتا تو اس میں بھی کوئی حکمت ضرور ہوگی جسکو ہم دریافت نہیں کر سکتے مگر دنیا ایسے پاک نفوس سے خالی نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳۔ جو لوگ اللہ جلشانہ کو اپنا رب کہتے ہیں اور اُسپر ہمیشہ مستقیم رہتے ہیں اُنکی نسبت کلام آلہی میں وعدہ ہے کہ اُنپر فرشتے نازل کئے جائینگے کہ وہ کچھ خوف وحزن نہ کریں اور اُنکو جنت کی بشارت دی جائیگی پس جبکہ مؤمنین پر بھی فرشتوں کے نازل ہونیکا وعدہ ہے اور نبیوں پر بھی فرشتے نازل ہوتے رہے ہیں تو کیا یہ نبیوں کی برابری نہیں ہے؟

جواب نمبر ۳۔ یہ سوال فرشتوں کے نزول کے اسباب کی ناواقفیت کے سبب سے کیا گیا ہے۔ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتوں کے متعلق جدا جدا خدمات ہیں بعض بارش پر۔ بعض رزق پہونچانے پر۔ بعض قبض ارواح پر متعین ہیں اور آسمانی وحی پہونچانے پر بھی ایک فرشتہ متعین تھا۔ سلسلہ نبوت ختم ہونے سے صرف فرشتہ وحی کی آمد بند ہوئی ہے نہ کہ کل فرشتوں کی۔ ایسی صورت میں ہم تو استحقاقاً

کو بوقت مرگ دیکھو کہ استقامت کا یقین وقت مرگ سے پہلے ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر بذریعہ ملائکہ قبض ارواح اطمینان اور جنت کی بشارت دی جاوے تو کون بڑی بات ہے۔

تا بعض روح کے نزول کو فرشتہ وحی کے نزول پر قیاس کرنا عقل کے خلاف ہے۔ مگر یہ دھوکہ مرزا صاحب کے مریدین کیطرح پہلے بھی بعض بھولے آدمیوں کو ہو چکا ہے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک شخص کا باپ بیمار تھا اور حکیم صاحب نے کوئی آخر کا نسخہ لکھدیا۔ عطار کی دوکان کسی طرف جاتے ہوئے اس شخص کو ایسے مقام سے گذرنا پڑا جہاں کوئی مولوی صاحب وعظ کہہ رہے تھے۔

ذکر یہ تھا کہ جس مکان میں کتے یا تصویریں ہوں فرشتے نہیں آتے۔ چونکہ یہ صاحب ایک خوش عقیدہ بزرگوار تھے۔ فوراً مکان کو لوٹ آئے اور چارپائی کے پکڑ کر اپنے والد ماجد کو پلنگ سے باندھ دئیے اور اس خیال سے کہ اب فرشتہ تو آ ہی نہیں سکتا جو بڑے میاں کی روح قبض کریگا۔ نسخہ پھاڑ کر باطمینان سو رہے۔ کتوں نے رات بھر غل مچایا۔ پلنگ کو ادھر ادھر گھسیٹا۔ ان صدمات سے بڑے میاں صبح کو مردہ پائے گئے۔ اب اس شخص کو سخت حیرت ہوئی اور مولوی صاحب سے شکایت کی کہ اگر فرشتہ مکان میں داخل نہیں ہوا تو بڑے میاں کیسے مرے۔ اسکی وجہ بتلائیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میاں آخر تمہارے والد کی جان بھی تو کوئی فرشتہ نکالنے ہی آ گیا ہوگا۔ ایسے مکان پر صرف ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے۔ دیگر اور قسم کے فرشتے بھی۔

بہرحال جو فرشتہ وحی لیکر آتا تھا وہ اور تھا۔ اور جو صاحب استقامت پر بوقت مرگ نازل ہونگے وہ دوسرے ہیں۔ دونوں موقعوں کی صورت جداگانہ ہے اور اس لئے حضرات انبیاء علیہم السلام سے کسی حالت میں کسی صاحب استقامت کی (جو نبی نہ ہو) برابری لازم نہیں آ سکتی۔

سوال نمبر۴ ۔ اگر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کا نبی ہونا غیر ممکن تھا تو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کیسے فرمایا گیا؟

جواب نمبر۴ ۔ اس سوال میں جو حدیث بیان کی گئی ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی صحت میں محدثین کو کلام ہے۔ معلوم مریدین مرزا صاحب ہو وہ کوسوں دور ہیں اس لئے کہ اسمیں صرف علماء کو انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے اور تشبیہ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جس چیز کو جس چیز سے تشبیہ دی جاوے وہ بالکل ایک ہو جاوے مثلاً کسی شخص کو شل شیر کے کہا جائے تو سننے والا شخص مذکور کی نسبت یہ خیال ہرگز نہیں کر سکتا کہ وہ اس صحرائی مخلوق کا ہم جنس ہو گیا ہے جو درندہ کہلاتا ہے اور انسانیت سے بالکل نکل گیا ہے بلکہ یہ خیال کریگا کہ وصف بہادری میں اسکو بھی ایک حصہ حاصل ہے اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دینے کا حاصل بھی یہی ہوگا کہ وہ علماء ہرگز نبی نہونگے ان انبیاء میں جو وصف ہدایت مخلوق اور کثرت اتباع تھا وہ انہیں بھی حاصل ہوگا یعنی مثل انبیاء کے وہ لوگوں کو ہدایت کرینگے اور ایک جماعت کثیر انکی تابع ہو گی چنانچہ اسلام میں بے تعداد علماء ایسے ہو گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو صرف ہدایت مخلوق کے لئے وقف کر دیا ہے اور لاکھوں آدمی انکی پیروکار ہیں مثال کے لئے بہت سے ائمہ شریعت و بزرگان طریقت کے نام لئے جا سکتے ہیں اور جن سے ہر شخص واقف ہے۔

کاتب مضمون نے اس موقعہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی عالم درجہ نبوت حاصل نہیں کر سکتا تو اس مشابہت سے انبیاء علیہم السلام کی جناب میں کیوں گستاخی نہو گی اسکا جواب اسقدر کافی ہے کہ ایسی عام تشبیہوں سے بظاہر کوئی گستاخی لازم نہیں آ سکتی۔ اسلئے کہ اگر عام طور سے یہ کہا جائے کہ دیہات کے چودھری و نمبردار ایسے ہی ہیں جیسے اپنے علاقہ میں ڈپٹی کمشنر و کمشنر تو کسی ڈپٹی کمشنر یا کمشنر کی اس سے توہین نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر کسی خاص چودھری کو کسی ڈپٹی کمشنر سے مشابہت دی جائیگی تو اسوقت بے شک ایسی تشبیہ دینے والے کو توہین کا مرتکب سمجھا جا سکتا ہے شلاً اگر یوں کہا جائے کہ علماء انبیاء کے وارث و جانشین ہیں تو کوئی بیجا نہیں لیکن مرزا صاحب کے مریدین کی طرح جب مرزا صاحب یا کسی دوسرے کو مثل مسیح علیہ السلام وغیرہ کہا جائے تو یہ صریح گستاخی اور بے ادبی ہے اور اسی وجہ سے علماء دین منع کرتے ہیں کہ مرزا صاحب یا کسی دوسرے شخص کو بالکل مثل مسیح علیہ السلام یا اُن سے بہتر کہا جائے مثلاً مرزا صاحب کی ذریات کے لئے لفظ خاندان رسالت تجویز کرنا یا معاذ اللہ یوں کہنا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✦ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

یا پناہ بخدا یوں سمجھنا ؎

کل اولیا سے بہتر بعض انبیاء سے افضل ✦ یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

سوال نمبر۵ ۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ امام مہدی (جو در حقیقت مرزا صاحب ہیں) بہت سے انبیاء سے بڑھکر ہونگے تو پھر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی کا نہ ہو سکنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

جواب نمبر۵ ۔ یہ سوال مذہب سنت والجماعت کے مقابلہ میں ہرگز پیش ہونے کے قابل نہیں اسلئے کہ انکے نزدیک تمام انبیاء علیہم السلام بہترین مخلوقات ہی ہیں۔ لہٰذا ثواب اور اس قرب و منزلت میں جو انہیں درگاہ خداوندی میں حاصل ہے کوئی غیر نبی

انکا مثال نہیں ہو سکتا۔ ان سے افضل ہونا تو کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

کاتب مضمون نے کوئی حدیث پیش نہیں کی اور نہ کتب مستندہ اہل سنت سے وہ ایسی حدیث پیش کر سکتا تھا۔ غالباً اس نے کسی اہل تشیع بزرگ سے سنکر یہ بات لکھدی ہے اسلئے کہ بعض فرق شیعہ ضرور اس امر کے قائل ہیں کہ غیر اولوالعزم انبیاء سے ائمہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افضل ہیں مگر جمہور علماء مذہب امامیہ کا بھی یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی جگہ ہیں۔ ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اپنی جگہ۔ دوسرے کو اول پر ترجیح دینا سخت بے ادبی ہے اور پھر امام مہدی بھی کسکو بنایا جاتا ہے مرزا صاحب کو جنکے حالات ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور آئندہ بھی لکھنے والے ہیں۔ اگر ایسے ہی بزرگوار کے لئے یہ تمام بشارتیں تھیں تو یہ شعر کسی شاعر نے غالباً اسی موقع کے لئے بنایا ہوگا ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ٭ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

اگر ایسے ایسے ذات شریف انبیاء علیہم السلام سے نعوذ باللہ افضل ہوں تو انبیاء کی ذات کا دشمنان اسلام کے آگے کیا اندازہ ہوگا اور وہ اسلام کی نسبت کیسا بُرا خیال قائم کرینگے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسے کفریہ عقیدہ سے توبہ کرنی چاہئے دنیا چند روزہ ہے۔

سوال نمبر ۶ - جبکہ خدا وہی خدا اور وہی اسکی قدرت ہے تو یہ کس سے ممکن ہے کہ ایک وقت میں تو لوگوں کو نبی اور رسول بنا دے اور پھر ایسا نہ کر سکے؟

جواب نمبر ۶ - یہ سوال آریوں کے اعتراضات کی بنا پر کیا گیا ہے مگر ہمارا مخاطب اپنے کو مسلمان بتلاتا ہے۔ اگر وہ آریہ ہونے کا مدعی ہوتا تو ہم اسکو دوسری طرح سے سمجھا سکتے تھے لیکن موجودہ حالت میں بجواب سوال نمبر ۲ جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ کافی ہے اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۷ - کلام آلہی میں ارشاد ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی اے نبی کریم لوگوں سے کہدے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا۔ اس صورت میں اتباع نبوی سے درجہ محبوبیت حاصل ہو سکتا ہے اور محبوب سے بخل غیر ممکن ہے۔ بول چال شروع ہو جائیگی اسلئے نبوت بھی حاصل ہو جائیگی۔ اسکو کیوں محال سمجھا جائے۔

جواب نمبر ۷ - اس سوال کا جواب بھی نمبر ۲ میں گذر چکا ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت کا حصول کیوں محال ہے۔ اب رہی محبوبیت اس کے لئے صرف اس قدر لکھدینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے سے مراد صرف اسقدر ہے کہ اس بندہ کی بندگی درگاہ آلہی میں مقبول ہو جاتی ہے یہ دنیاوی محبوبیت ہرگز مراد نہیں ہے جسکی وجہ سے محب اپنے محبوب سے اضطراری معاملات کرنے لگتا ہے اور جب اختیار کا معاملہ ہے تو اپنے بندہ سے ہم کلام ہونا نہ ہونا رضا و ارادہ خداوندی پر منحصر ہے۔ اور جس حالت میں کہ اس نے سلسلہ نبوت کو آئندہ کے لئے بند کر دیا تو کسی کی محبت اسکو اپنے حکم کے خلاف کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی اسلئے جس طرح انبیاء علیہم السلام کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا اب کسی شخص کو حاصل ہونا بھی غیر ممکن ہے۔ ہاں دوسرے طرق الہام و القا ایسے ہیں جنکے ذریعہ سے بزرگان دین کو کبھی کبھی یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ الہام و القا میں وہ حفاظت نہیں ہوتی۔ جو وحی کے لئے ہوتی تھی اور بزرگان دین انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم بھی نہیں ہیں۔ اس لئے جو بات الہام۔ القا سے معلوم ہو۔ بروئے شرع شریف خود ملہم علیہ شخص کو بھی جبتک کہ وہ احکام کتاب و سنت کے مطابق نہو۔ اسپر یقین کرنا درست نہیں۔ پھر دوسرے لوگوں کو تو اسپر یقین کر لینا کیسے درست ہوگا۔

سوال نمبر ۸ - چالیس پچاس سال کی ان تھک کوشش کے بعد اگر کسی کو خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک کے ذریعہ سے بتلائے کہ تو نبی اور رسول ہے اور وہ تحدیث بالنعمت کے طور پر بموجب حکم خداوندی اعلان کرے تو کیا وہ کافر ہوگا؟ اگر یہ شخص کاذب ہے تو ایسے لوگ بہت گذرے ہیں جنہوں نے نہ صرف نبی و رسول بننے کا دعویٰ کیا بلکہ نام بنام انبیاء علیہم السلام کی نسبت کہا کہ میں وہ ہوں۔ انکی نسبت کیا کہا جائیگا؟

جواب نمبر ۸ - اس سوال کا جواب پہلے جوابوں سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے۔ اسطرح کہ حصول نبوت کا محال ہونا سوال نمبر ۲ کے جواب میں ثابت ہو چکا ہے اور سوال نمبر ۷ کے جواب میں معروض ہو چکا ہے کہ جس طرح انبیاء علیہم السلام کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا اب کسی کو وہ شرف حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب شخص مذکور سوال کو بجز اس کے کہ الہام یا القا سے معلوم ہوا ہو اور کوئی صورت نہیں ہے اور الہام سے جو کچھ معلوم ہو جبتک کہ کتاب و سنت کے موافق نہو قابل یقین نہیں ہو سکتا لہذا شخص مذکور کو اگر اپنا نبی اور رسول ہونا معلوم ہو تو وہ بوجہ خلاف کتاب و سنت ہونے کے لائق اعتبار نہیں۔ بلکہ وسوسہ شیطانی ہے اور ایسی حالت میں وہ خود بھی اسپر عمل کرنیکا مجاز نہیں۔ چہ جائیکہ دوسروں کو گمراہ کرے۔ نہ دوسرے لوگوں کو اس کے کہنے پر عمل کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ وہ شخص کافر ہوگا یا کیا۔ اسکی نسبت علماء دین سے فتویٰ طلب کریں۔ ہم اپنی زبان سے کسی کلمہ گو کی تکفیر پسند نہیں کرتے۔ گو اسمیں شک نہیں کہ ختم نبوت کا اعتقاد ضروریات دین سے ہے اور اسکا منکر کافر ہی ہوتا ہے۔

ahmadimuslim.de

دوسرے بزرگوں کی نسبت جو لکھا ہے کہ انہوں نے نام بنام انبیاء علیہم السلام کی جگہ اپنے کو ظاہر کیا مثلاً آدم میں ہوں۔ شیث میں ہوں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کلمات غلبہ حال میں کسی بزرگ کی زبان سے نکل گئے ہونگے۔ بے اختیاری میں جو کچھ منہ سے نکل جائے وہ اوّل تو قابل گرفت نہیں ہو سکتا۔ دوسرے جن بزرگوں کی جانب ایسے قصے منسوب ہیں ان میں سے حضرت سلطان بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی نسبت مشہور ہے کہ جب ہوش آنے پر انہیں اطلاع کی گئی۔ تو انہوں نے توبہ ظاہر کی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسے کلمات منہ سے نکلیں تو قتل کر ڈالو۔ چنانچہ لوگوں نے جب دوبارہ وہی الفاظ سنے تو تلواریں ماریں۔ مگر آپ کی کرامت سے زخم نہیں لگے۔ پس کجا وہ حالت اور کجا یہ خواہ مخواہ زبردستی علانیہ نبوت کا دعوے ہو رہا ہے اور جہاں کسی نے کچھ کہا اور اس کے مقابلہ میں رسائل و اشتہار چھپنے شروع ہو گئے۔ ایسا مقابلہ شیخ شریف سے کسی بزرگ نے کیا ہو تو اسکا پتہ دیا جائے۔ یہ کام سوائے کسی انتہا درجہ کے دشمن دین کے کسی بزرگ تو کیا ادنیٰ مسلمان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند تعالیٰ اپنے نبی کاذب اور اس کے متبعین کو ہدایت دے۔ آمین۔

سوال نمبر ۹۔ ہم نے اپنے ابتدائی مضمون میں لکھا تھا کہ انبیا کے مدارج ملنے کی خواہش کرنے میں علاوہ دوسری خرابیوں کے بے ادبی بھی ہے اسلئے کہ اپنے باپ کی نسبت یہ خواہش کرنا کہ اسکا اعزاز مجھ کو اسے مل جاوے۔ سخت گستاخی ہے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ ہمارے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام مسلمانوں کے دینی باپ ہیں بروئے عقیدہ اہل سنت بلحاظ اپنی تعلیم کے زندہ ہیں اور انکی نبوت بھی ابدالآباد کے لئے ہے ایسی صورت میں خواستگار درجہ نبوت کا بجز اس کے اور کوئی منشا نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نبوت سے معزول ہوں اور وہ انکی جگہ قائم ہو۔ اسپر کاتب نمبر ۲ نے کئی ورق سیاہ کئے ہیں اور جیکو دل کھول کر برا بھلا کہا ہے مگر ہم اس کی بدزبانی پر صبر کرتے ہیں اور اس کے شبہات کا حسب ذیل جواب دیتے ہیں۔

جواب نمبر ۹۔ (۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیروی کا حکم دیا ہے بیشک صحیح ہے مگر پیروی اور چیز ہے اور انکا درجہ مانگنا اور شے۔

(۲) ہر شخص اپنے باپ کا رتبہ حاصل کرنیکا خواہشمند ہوتا ہے۔ ہاں ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ کہ جیتے جی۔ اس کے معزول ہونے اور اپنے قائم ہونے کی خواہش کرنا ہے تو ایسا فعل کسی ناخلف سے سرزد ہو سکتا ہے۔ لائق اولاد کبھی ایسا نہیں کر سکتی

(۳) تمام بزرگان دین نماز پڑھتے تھے کیا برابری کے خیال سے ایسے ہی جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسے برابری کی خواہش کرنا نہیں سمجھتے۔ یہ عین بزرگان دین کا اتباع ہے۔ اطلاع

کو کوئی منع نہیں کرتا۔ بلکہ منع جس فعل سے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ درجہ نبوت کے حاصل ہونے کی خواہش نہ کی جاوے وہ علاوہ طلب محال کے گستاخی بھی ہے۔

سوالات باخود از تحریر نمبر ۲ معہ جوابات

سوال نمبر ۱۰۔ اس زمانہ میں کونسا شخص امامت کے رتبہ پر قائم ہے اسکا پتہ دیا جائے۔

جواب نمبر ۱۰۔ اس سوال کا جواب دینے سے پیشتر یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ مذہب سنت والجماعت میں لفظ امام کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جنکو مسلمان اپنے میں سے بغرض انجام دہی مہمات دینی و دنیوی رئیس بنائیں۔ ایسے امام خلفائے راشدین اور وہ سلاطین ہوئے ہیں جنہوں نے پابندی شریعت سلطنت کی ہے۔

دوسرے پیشوایان دین جیسے ائمہ اربعہ فقہ میں اور امام غزالی و امام رازی عقائد کلام میں نافع اور عاصم قرأت میں اور بہت سے بزرگان دین علم حدیث میں امام ہوئے ہیں اور اسی طرح ائمہ اہلبیت جو ان تمام علوم اور بالخصوص ہدایت باطن اور ارشاد طریقت میں یکتا تھے۔

تیسرے ہر ایک مسلمان بادشاہ کو بھی وقتیا امام کہا جاتا ہے اسلئے کہ بادشاہ ہرچند کہ خوش سیرت نہو۔ لیکن بعض امور دین مثل اقامت جمعہ و جماعت و اعیاد وغیرہ میں وہی پیشوا ہوتا ہے۔

اس صورت میں سائل کو یہ لکھنا چاہئے تھا کہ وہ کس قسم کے امام کی تلاش میں ہے اگر قسم اوّل کا پتہ پوچھتا ہے تو وہ اس ملک میں کیا دنیا بھر میں مفقود ہے اور قسم سوم کا امام اس ملک میں کوئی نہیں۔

البتہ قسم دوم کے امام جنسے پیشوایان مذہب مراد ہیں بفضلہ تعالیٰ دنیائے اسلام میں ہر جگہ موجود ہیں۔ گو ان کو لفظ امام سے یاد نہ کیا جاتا ہو۔ دور کیوں جائیے پنجاب اور صوبجات متحدہ کے شہروں اور قصبوں کے علما کی فہرست منگا کر دیکھئے اور ان میں سے جس شخص کو بڑا عالم اور زیادہ پرہیزگار دیکھئے اسی کو امام سمجھ لیجئے۔

سوال نمبر ۱۱۔ کیا امام کے لئے ملہم۔ کلیم اللہ صاحب الوحی ہونا شرط نہیں ہے اگر نہیں ہے تو اس نے الہام سے دیا ہی کیا؟

جواب نمبر ۱۱۔ یہ سوال بھی عقائد کی لاعلمی کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک صاحب الوحی ہونا تو درکنار یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ امام اپنے تمام معصروں سے افضل ہو۔ یہ عقیدہ حضرات اہل تشیع کا ہے اور انہوں نے خلفائے ثلاثہ کو امامت

ahmadimuslim.de

خارج سمجھنے کے لئے اس قسم کی قیدیں بڑھائی ہیں۔ پہلے قسم کے امام کے لئے زیادہ تر انتظامی قابلیت کا ہونا ضروریات سے ہے۔ اگرچہ دوسری باتوں میں کم ہو۔ اسلئے کہ بہت سے ولی کامل و علماء متبحر ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کا بھی انتظام نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی ضرورتوں کا احساس تو انکو کیا ہو سکتا ہے۔

اور قسم دوم کے امام کیواسطے اس فن میں کمال ہونا چاہئے جسکا وہ امام ہو۔ رہا ملہم۔ کلیم اللہ۔ صاحب الوحی ہونا۔ اس میں سے صاحب الوحی ہونا تو قطعاً محالات سے ہے جیسا کہ جواب نمبر ۲ و نمبر ۷ میں ہو چکا ہے۔ ملہم۔ کلیم اللہ بذریعہ الہام ہونا گو ممکن ہے اور بزرگان دین اس سے مشرف بھی ہوتے ہیں مگر چونکہ محض الہام کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات دہوکہ ہونے سے موجب گمراہی ہو جاتا ہے اسلئے امام کے لئے انکا مشرف ہونا کسی طرح ضروری نہیں ہو سکتا۔ اور جب ہماری ہدایت کے لئے کتاب و سنت موجود ہے تو اس غیر ضروری تمنے (الہام) کی قید بھی لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ اسلام میں الہام والوں کو بہ نسبت دیگر فضائل کے شرف دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات جوگی۔ رمال اور بعض صحیح الخیال انگریز ایسے ایسے واقعات بتا دیتے ہیں جو وہم و گمان میں بھی نہیں آتے۔

سوال نمبر ۱۲۔ اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصداق ہو تو گو وہ مستقل نبی نہ ہو سکے لیکن بفحوائے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل نبیوں کی شان کیوں نہیں ہو سکتا اور آنحضرت کے رنگ میں رنگین ہو کر انا النبی کیوں نہیں کہہ سکتا اور ایسی حالت میں انکو امتی اور نبی کیوں نہیں کہہ سکتے۔ اس سوال کے متعلق نمبر ۷ میں لکھا جا چکا ہے۔

جواب نمبر ۱۲۔ صرف تشبیہی لفظ کے استعمال سے کسی کی حقیقت نہیں بدل سکتی۔ ایسی صورت میں وہ عالم عالم ہی رہیگا اور اس کو ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوگا کہ وہ کلمہ انا النبی کا بحالت ہوش و حواس کرے۔ غلبہ حال میں اگر منہ سے نکل جائے تو وہ امر دیگر ہے مگر ہوش آنے پر اسکو توبہ کرنی چاہئے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔

سوال نمبر ۱۳۔ کیا آیت وافی ہدایت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام ناسخ الادیان ہے۔ کسی دوسرے مذہب میں وجود انبیاء محالات سے ہے اور آنحضرت کی نبوت کے رنگ میں رنگین ہونے سے نبیوں کا سا تلب نبیوں کی سی وحی حاصل ہو سکتی ہے۔

جواب نمبر ۱۳۔ معلوم نہیں کہ سائل نے یہ سوال کس تفسیر کی بنا پر کیا ہے۔ آج تک کسی مفسر نے ایسا نہیں لکھا۔

بظاہر یہ تفسیر بالرائے معلوم ہوتی ہے جسکا نتیجہ کفر ہے جس حالت میں کہ سلسلہ نبوت ختم ہو چکا اور دین مکمل ہو گیا۔ تو وحی اور دوسرے نبی کی ضرورت ہی کیا باقی رہی۔ اسی قرآن شریف سے تمام ضروریات رفع ہو سکتی ہیں۔ آئندہ وحی کی ضرورت تو اسوقت ہو سکتی ہے جب قرآن میں کمی ہو۔ یہ معاملہ شریعت ہے اسمیں تشریح جدید کی ہرگز گنجائش نہیں۔ مولانا روم علیہ الرحمہ کے اس مصرعہ کو نبی وقت باشد ای پسر سے آپکو کچھ مدد مل سکتی ہے اس لئے کہ عام طور سے تشبیہی لفظ کے استعمال میں چنداں حرج نہیں لیکن خاص شخص کی نسبت یہ لفظ بطور تشبیہ کے بلا حقیقتاً استعمال کیا جائے تو بالضرور ممنوع ہوگا۔

سوال نمبر ۱۴۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبوت مستقلہ کے دعویدار نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ کی ماتحت نبوت کے مدعی ہیں۔ اگر کسی کو خداوند تعالیٰ ایسی نبوت عطا کرے تو کیا تعجب کی بات ہے۔

اس بارہ میں کئی مرتبہ لکھا جا چکا ہے نبوت کا ہونا محالات سے ہے اور اسکا مدعی خدا و رسول کو (معاذ اللہ) جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے لہذا نبوت تو درکنار اسکو مسلمان سمجھنا بھی مشکل ہے خواہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ماتحتی کا بظاہر کیسا ہی ادعا کرتا ہو۔

سوال نمبر ۱۵۔ سیکڑوں بہشتی کوچہ و گلیاں ہندوستان میں ہیں اگر قادیان میں بہشتی مقبرہ بنے تو کون استبعاد ہے؟

جواب نمبر ۱۵۔ اس میں استبعاد یہی ہے کہ ابھی تو جنت البقیع اور رضیۃ المعلےٰ کا مقابلہ ہے لیکن آئندہ کعبہ بھی قادیان میں نہ بنیگے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا + آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

ایک آریہ کا سوال اور ہمارا جواب

سوال	جب مسلمانوں کا دعوےٰ ہے کہ ہم پاک چیزیں کھاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسلمان گوشت کھاتے ہیں جسکی اصلیت ایک ناپاک قطرہ ہے؟
جواب	اہل اسلام کا یہ دعوےٰ بہت صحیح ہے درحقیقت مسلمان ناپاک چیز نہیں کھاتے ہیں آپکا قیاس بالکل غلط ہے۔ نہ گوشت کی اصلیت قطرہ

ناپاک جزو رہی لیکن اس سے گوشت ناپاک نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو نباتات اور ڈاکٹری سے مس بھی نہیں ہے یاد رکھو کہ اصل اور فرع میں بہت فرق ہوسکتا ہے فلسفہ شاہد ہے دیکھو ایک تخم (دریں) ترش و تلخ ہوتا ہے لیکن اسکا پھل شیریں و خوش گوار ہوتا ہے۔ ایک تخم صورت و سیرت میں اچھا ہوتا ہے لیکن اسکا پھل بدمزہ اور خراب ہوتا ہے۔ یہ مشاہدات ہیں انکا انکار ہو نہیں سکتا۔ پھر قطرہ ناپاک گوشت کیواسطے علت بعیدہ ہے ورنہ ظاہر میں گوشت کھانے پینے سے بنتا ہے نہ کہ صرف قطرہ ناپاک سے ہی خود بخود بلا مدد غیرے نشوونما پاکر جانور بن جاتا ہے۔ غرضکہ محض قطرہ ناپاک کیوجہ سے گوشت کو ناپاک کہدینا بہت بڑی جہالت اور غلط فہمی ہے۔

آو طریق سے سنو! نظام عالم یا بالفاظ دیگر سائنس ولاجک کا مسئلہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل ہیئت و کیفیت بدلنے پر دوسرے حکم میں آجاتی ہے ڈارون صاحب کے نزدیک دنیا میں انسان کی اصلیت حیوان ہے اور حیوان کی نباتات وغیرہ۔ ہاں ہر ذی روح کی اصل بھی ناپاک قطرہ ہے لیکن کیا اطلاق اسکا کسی پر بھی کیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اصطلاح منطق میں حیوان ناطق اور حیوان مطلق انسان و حیوان میں تمیز کرانے والے الفاظ ہیں۔ کیوں آخر نطفہ کے نام سے کیوں نہیں پکارے گئے۔ ظاہر ہے کہ بوجہ تبدیل ہیئت و کیفیت کیا کوئی قوم انسان کو ناپاک سمجھتی ہے ہرگز نہیں۔ کیوں جواب ہوگا بوجہ تبدیل ہیئت و کیفیت۔ پیشاب کی اصل کیا ہے پانی لیکن پیشاب ناپاک۔ کیوں وہی جواب یاد کرو۔ خون ناپاک اور دودھ پاک۔ کیوں وہی جواب کھانا پاک اور غلاظت ناپاک۔ کیوں وہی جواب۔ اں یہاں نطفہ ناپاک لیکن جورو و بچہ کا منہ پاک۔ کیوں جو ہر وقت اُس کو چاٹا کرتے ہو کبھی نطفہ کو بھی چاٹا ہے وہی جواب تبدیل ہیئت و کیفیت۔

اور سنئے اگر کسی کے کپڑے میں ذراسی غلاظت لگجاوے تو وہ فوراً دھوتا پھرے لیکن آپ دیکھو کہ کھیتوں میں برابر غلاظت پڑتی ہے لیکن کیا کوئی پیداوار کو ناپاک سمجھتا ہے جواب دو۔

ہاں یاد رکھو کہ اگر بقول تمہارے گوشت بوجہ اصلیت کے ناپاک ہوسکتی ناپاک ہے تو ناپاک خوری سے تم بھی بری نہیں کیونکہ دودھ و گھی کی اصلیت بھی وہی ناپاک قطرہ ہے جسکو تم غٹ غٹ پی جاتے ہو۔ دودھ چہ معنے دارد تم تو گائے کا بول و براز بھی شیر و شکر کیطرح شڑپ کر جاتے ہو۔

الحاصل یہ کہ علت بعیدہ کا اثر گویا کالعدم ہے۔ ہر چیز ہیئت کیفیت بدلنے سے دوسرے حکم میں آجاتی ہے اسلئے گوشت کو بوجہ اصل کے ناپاک کہنا کام عقلا کا نہیں ہے تمام مذاہب معتبرہ میں گوشت خوری جائز ہے۔ جواز گوشت خوری کی بہت بڑی دلیل تو صرف یہی کافی ہے کہ جو شے جسکی غذا ہے وہ اُسی کو ہضم ہوتی ہے۔ کنکر پتھر لوہا تانبا وغیرہ۔ اگر انسان چھٹانک آدھ پاؤ بھی کھائیگا تو فوراً بیمار ہو جائیگا۔ لیکن گوشت بلا روٹی کے شکم سیر ہوکر کھایا جاسکتا ہے اور کبھی کچھ نقصان نہیں کرتا اور یوں تو کیسے ہی ملائم اور زود ہضم غذا کیوں نہ ہو جو زیادہ کھائی جائیگی وہی نقصان کریگی۔ اچھا رخصت۔ (ابو الفاروق احمد الصمد ہردوئی)

سلسلہ اشاعۃ التوحید ہردوئی

شکر اللہ ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ✦ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید۔

شرک و بدعت کا بحر مواج جس طرح موجزن ہے وہ کسی بینا و بصیر سے مخفی نہیں۔ ایسے وقت میں سخت ضرورت تھی کہ ایک ایسی انجمن قائم کی جاوے جسکی طرف سے وقتاً فوقتاً رد شرک و بدعت میں ذیل رسائل و اشتہارات وغیرہ طبع ہوکر خلق خدا میں مفت تقسیم ہوا کریں۔ جسکی ممبر کسی خاص مقام کے مسلمان نہ ہوں بلکہ تمام موحدین (خواہ احناف ہوں یا اہلحدیث) اس کے ممبر ہوں۔ انجمن کو تقلید و عدم تقلید آمین و رفع یدین وغیرہ کے جھگڑوں سے کچھ سروکار نہ ہو۔

الحمد للہ کہ خاکسار نے اس قسم کی انجمن قائم کردی جسکا نام زیب عنوان سلسلہ اشاعۃ التوحید ہے جسکا اصلی مقصد صرف بطریق احسن کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ترویج و اشاعت ہے۔

مجکو امید ہے کہ تمام مسلمان حامیان توحید و سنت جو حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد، اور کتاب تقویۃ الایمان کے معترف ہیں بہت جلد لبیک کہکر اس سلسلہ کے ممبر بن جائینگے۔ چندہ ممبری کم از کم ۲/ ماہوار رہیگا۔

انجمن مذکور کیطرف سے پہلا رسالہ موسومہ بہ "عین الاسلام" چھپکر طیار ہے۔ رسالہ ہذا میں کیا ہے۔ اسلام پاک کی خالص توحید کی خوبیاں شرک و بدعت کی مذمت بیان کیگئی ہے۔ مضامین ایک جزو قیمت لاگت سے بھی کم صرف ۔ ۔ ۔ برائے مفت تقسیم فی سیکڑہ عہ/ اخبارات میں صحائف انجم۔ وکیل۔ وطن۔ اگر اخبار و فیرہ سے امید ہے کہ وہ ایک مرتبہ انجمن کی تحریک کو اپنے اپنے اخبار میں درج کردینگے۔ والسلام

(ناچیز ابو الفاروق احمد اللہ غفرلہ مہتمم سلسلہ اشاعۃ التوحید ہردوئی)

(اس ہفتہ بھی بہت سے مضامین [illegible] منیجر)

جاپان میں اسلام

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

گذشتہ ایام میں جاپان کے اندر اشاعت اسلام کا ایک عام چرچہ تھا - یہانتک کہ دل چلوں نے یہ بھی اڑادی تھی کہ مکاڈو شاہ جاپان خود مسلمان ہوگیا - ایسی خبروں کو عموماً اُس وقت بے وقعتی کی نگاہ سے سنا گیا تھا - خدا کی شان آخر کار مشہور مقولہ سچ ثابت ہوا کہ مردم نگویند چیزہا - اس خبر کی اصلیت اب کھلی - علامہ علی احمد جرجاوی ایڈیٹر اخبار ارشاد مصری نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے جسکا نام ہے الرحلۃ الیابانیہ یعنی سفرنامہ جاپان - اس میں علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ میں سنہ ۱۹۰۶ء میں بمبئی - کولمبو - اور ہانگ کانگ سے ہوتا ہوا یوکوہامہ (بندرگاہ جاپان) پر پہنچا - وہاں سے ٹوکیو (دارالسلطنت جاپان) میں گیا وہاں مجھکو سید سلیمان چینی اور محمود روسی سے ملاقات ہوئی - بعد ازاں سید حسین عبدالمنعم ہندی بھی ملے - یہ سب صاحبان کئی کئی مہینوں سے بغرض اشاعت اسلام جاپان میں پڑے تھے - ہم سب لوگ مکر میسٹو (جاذنیف) جاپانی سوداگر کے مکان پر ٹھیرے - جب اُسکو ہمارے ارادے سے اطلاع ہوئی تو اُس نے اسلامی خیالات سننے چاہے - مصری فاضل نے اسلامی تعلیم کا ایک بشارت نامہ عربی میں لکھا اور سید عبدالمنعم ہندی نے اسکا ترجمہ انگریزی میں کرکے جاذنیف کو سنایا - نتیجہ آخر یہ ہوا کہ مسٹر جاذنیف مسلمان ہوگیا - پھر تجویز ہوئی کہ ایک بہت بڑے وسیع مکان میں جلسہ کیا جاوے چنانچہ حسب قرارداد تجویز ہوکر اشتہار دیا گیا لوگ جوق جوق آئے لیکچر کی ترکیب یہی ہوئی کہ مصری فاضل عربی میں مضمون لکھتا ہندی فاضل انگریزی میں اسکا ترجمہ کرکے مسٹر جاذنیف جاپانی مسلمان سے جاپانی زبان میں ترجمہ کراتے جسکو مسٹر جاذنیف ہی مجلس میں سُناتا - اسی طرح انکو اٹھارہ لیکچر ہوئے جسکا نتیجہ علامہ مصری لکھتا ہے کہ بارہ ہزار جاپانی مسلمان ہوگئے - آخر ہم سب لوگ بوجہ اپنی اپنی ضرورتوں کے گھروں کو واپس آگئے - کلکتہ - سندراپٹی میں امام مسجد ناخدا کے پاس اس کتاب کے کئی ایک نسخے آگئے ہیں ہمارے کرم دوست قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جو گذشتہ ایام میں جاپان گئے تھے انہوں نے جاپان میں کسی مذہبی کانفرنس کے وجود سے انکار کیا تھا کوئی صاحب یہ نہ سمجھے کہ علامہ علی احمد مصری کی یہ رپورٹ قاری صاحب کی تکذیب کرتی ہے - ہرگز نہیں - بلکہ علامہ مصری نے جو رپورٹ کی ہے وہ انکی ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے نہ کہ مذہبی کانفرنس کا - پس ہم ان دونوں صاحبوں کی محنت کی داد دیتے ہیں اور خلوص سے دعا کرتے ہیں کہ ان صاحبوں کی کوشش بارآور کرے - جزاہم اللہ خیر الجزاء

انتخاب الاخبار

اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے حافظ محمد الدین صاحب بغرض اشاعت توحید و سنت واعظ مقرر ہوکر پہلے ضلع گورداسپور میں دورہ کر رہے ہیں - انکے دورہ کی رپورٹ حسب ذیل ہے وہ لکھتے ہیں :-

یہ خاکسار نے مقامات ذیل کا دورہ کیا ہے - موضع گھمن میں کئی ایک دن وعظ کیا کھلے دل سے توحید و سنت کی اشاعت کی - اکثر لوگوں سے اجتناب کبائر پر حلفاً عہد لیا - پھر موضع درک میں حتی المقدور احکام خداوندی کی منادی کی گئی - ایک مرد و عورت نے نماز شروع کی پھر موضع بھاگووال میں جاکر چند مسلمانوں کو نماز وغیرہ کی ہدایت کی مسجد میں لیجاکر بآواز بلند اذان کہی اور باجماعت نماز پڑھائی حالانکہ اس سے پہلے مسجد بالکل ویران تھی اور کوئی نمازی نہ تھا - اور اہل ہنود نماز سے مانع تھے - پھر سیداجہ میں لوگوں کو نماز و اتفاق وغیرہ کی ترغیب دی - علیٰ ہذا القیاس کلانور کی مسجد اور بازاروں میں احکام اسلام سنائے گئے - بہت لوگوں کو کوشش سے نماز پڑھائی اور بیہودہ اشغال سے توبہ کرائی - اب بندہ موضع میاں کوٹ و دلیل پور میں پہونچا جمعہ کیوقت لوگوں کو احکام اسلام سے آگاہ کیا - کذب و غیبت کے ترک پر پختہ وعدہ لیا - اب کل کو موضع راجک کو روانہ ہونگا - والسلام (حافظ محمد از کوٹ میاں صاحب)

مولوی عبدالرحیم صاحب خریدار اہلحدیث از ضلع بیربھوم اپنے ایک دیندار دوست منشی زیارت علی صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر لکھکر ناظرین اہلحدیث سے اُن کیلئے جنازہ غائب اور دعائے خیر کے ملتجی ہیں - اللھم اغفرلہ

فرانس کی فوج پر ایک فرنچ مدبر نے یہ الزام لگایا کہ فرنچ توپخانہ نے مراکو میں مرد عورتوں اور بچوں پر گولہ باری کرکے انکو قتل کروالا - یہ بڑا سنگدلانہ اور ظالمانہ کام کیا - (افسوس آجکل کی مہذب عیسائی قوموں کی یہ تہذیب ہے مگر اسلامی شریعت ایسی ظالمانہ کارگذاریوں کی سخت مخالف ہے یہ بہادری نہیں - اسکا نام بزدلی ہے - خلفائے راشدین کی نسبت تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ وہ جہاں اپنی فوجیں بھیجتے تو

راجپوتانہ کی ریاست بھرتپور کے علاقہ میں جو ایک لاکھ مسلمان راجپوت آریہ ہونیوالے تھے وہ انجمن ہدایت اسلام دہلی کی دردعلو کیج پتا نیر مواعظ حسنہ کی بدولت آریہ بننے سے باز رہے اور آریہ لوگ اپنا سا منہ لیکر واپس آگئے ۔

واب میں دفتر میں آگیا ہوں - ابوالوفا)

حل طلسم معمہ انعامی سو روپیہ نقد

ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ [illegible] ادویات بھی خرید ے۔

[illegible] اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو نہر قاتل [illegible] بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

[illegible] حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے بقیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵۔ اپریل [illegible] تک بنام مہتمم شفاخانہ جوہر امرتسر [illegible] [illegible] پاکٹ کیس ادویات بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ کردیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰۔ اپریل [illegible] کو [illegible] اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ [illegible] رائے پر منحصر ہے حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص [illegible] مستحق نہیں ہو سکتا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

مصطفیٰ [illegible] حضور [illegible] [illegible] سلطنت [illegible] [illegible] ہندوستان [illegible]

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ ۳ ہزار تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ کیس ہو اسکو حتے الامکان [illegible] کا تردد نہ کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ کیس ہو اسکو کسی حکیم [illegible] ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف [illegible] سے زیادہ [illegible] دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر کیس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجائے۔ یہ پاکٹ کیس [illegible] جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر [illegible] تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے [illegible] امراض کی تشخیص کے واسطے [illegible] غرضیکہ یہ کیس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے [illegible] خلق خدا کو فی سبیل اللہ دوا تقسیم کرتے ہیں [illegible] ان لوگوں [illegible] کی ادویات سے مریضوں کا علاج [illegible]

امراض [illegible]

[illegible]

قیمت [illegible] نہایت خوبصورت [illegible]

پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) محصول [illegible] خورد پانچ روپیہ (۵) محصول [illegible]

حل طلسم معمہ [illegible] ہزار روپیہ نقد

[illegible] قیمت واپس کردیتے کہ اس معمہ [illegible] گا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو [illegible] اور ادویے سو ثابت کردے [illegible] میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار [illegible] کرنے میں پس و پیش کروں تو [illegible] عدالت [illegible]

[illegible] انعامات حل معمہ جات

[illegible]

[illegible] بیسویں سالگرہ شفاخانہ

[illegible]

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. N. 352)

اخبار

اہلحدیث

جلد ۵ نمبر ۲۶

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ۔۔ ۔۔ ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔ ۔۔ ۲/۱۲

۔۔ ۔۔ ششماہی ۔۔ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

۔۔ ۔۔ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے مگر ناپسندہ واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر مورخہ ۲۲/۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۸ء

مذاکرہ علمیہ

و صفر ۱۳۲۶ھ کے پرچہ اہلحدیث میں مسئلہ امامت و اقتدا لکھکر علماء کرام سے استدعا کی گئی تھی کہ اپنی اپنی آراء موافقہ یا مخالفہ سے اطلاع بخشیں چنانچہ کئی ایک حضرات نے مہربانی کر کے توجہ فرمائی ہے۔ مسئلہ کا بالاجمال بیان یہ ہے کہ امام اور مقتدی کا ارکان نماز میں ربط ہے۔ قبولیت۔ عدم قبولیت میں نہیں۔ یہ ہے موضوع بحث۔ پس ناظرین اس کو ملحوظ رکھکر جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی امرتسری کی تحریر مندرجہ ذیل بغور پڑھیں۔ جناب موصوف فرماتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی ثناء اللہ نے اپنی اخبار مسمیٰ اہلحدیث مورخہ ۹ صفر ۱۳۲۶ھ معہ ایک کارڈ کے احقر کے پاس بذریعہ ڈاک ارسال کی جسمیں مولوی صاحب کی عبارات متعلقہ امامت و اقتدا کے مندرجہ ذیل ہیں۔

"بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس حد تک پہنچے ہیں کہ ان پر کفر لازم آتا ہے بلکہ علماء نے انپر کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے اسلئے انکی تو اپنی نماز جائز نہیں پھر انکے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی۔ دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہنچایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بعض لوگ میرے اس فتوے سے یہ سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کے پیچھے جب نماز جائز ہوگی تو انکے فتوے کفر میں بھی تخفیف آ جائیگی۔ اسلئے میں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جواز اقتدا سے دین انکی اعتقادات کا صحیح ہونا نہ انکے فتوے میں تخفیف ہوتی ہے۔ میں ارکان صلوٰۃ میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ان دونوں کا کوئی تعلق نہیں سمجھتا۔ اسلئے جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان نماز ادا کرتا ہے اسکے پیچھے اقتدا کرنا میں جائز جانتا ہوں گو اعتقادی فتور کیوجہ سے امام کی نماز قبول نہ ہو تاہم مقتدی کی قبول ہو جائیگی"

احقر سے توافق و تخالف مانحن مسئلہ مذکورہ میں پوچھا اور عہد مؤکد بشہادۃ اللہ لکھ بھیجا کہ جو کچھ آپ متعلق مسئلہ امامت و اقتدا کے لکھیں گے بلا کم و کاست درج اخبار کرونگا۔ احقر نے جواب

مرقع قادیانی :- رسالہ دفتر اہلحدیث سے ماہوار شائع ہوتا ہے - اس میں کتاب نبی قادیانی کے دعاوی کی مثال اور عجیب تردید کیجاتی ہے - قیمت سالانہ ... - پتہ - منیجر مرقع قادیانی امرتسر

کے اصرار اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے کہنے سے اس بارہ میں جو کچھ معلوم تھا لکھا۔ فان یک صوابا فمن اللہ وان یک خطأ فمنی ومن نفسی واللہ ورسولہ بریٔ منہ ۔

خاکسار کو مولوی صاحب کے قواعد مجوزہ اور اصول مخترعہ کے مدد سے سروکار نہیں۔ علماء محققین خود وزن کر سکتے ہیں کہ صحیح ہیں یا غلط فقط مسئلہ کے متعلق کچھ لکھتا ہوں میں نہیں جانتا ہوں کہ اہل سنت میں بلکہ اہل اسلام میں کوئی صاحب علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت خواہ اگرچہ انکی بدعت حد کفر و شرک تک پہنچتی ہو اور ضروریات دین سے منکر ہو اُس کے پیچھے اقتدا جائز اور نماز پڑھنی صحیح ہے جسقدر اقوال سلف صالحین و کتب فقہیہ مذاہب اربعہ جو میری زیر نظر ہیں کل یک زبان اس پر متفق ہیں کہ عقاید کفریہ والے کے پیچھے نماز پڑھنی صحیح نہیں اس جگہ پر نمونہ از خروارے کچھ ازہزار نقل کرتا ہوں۔ منصف مزاج و عدالت پسند کو اسی قدر کافی ہے۔

اقوال فقہاء حنفیہ

محقق ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

الاقتداء باھل الاھواء جائز الا الجھمیۃ والقدریۃ والروافض الغالی والقائل بخلق القرآن والخطابیۃ والمشبھۃ وجملتہ ان من کان اھل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ تجوز الصلوٰۃ خلفہ وتکرہ ولا تجوز الصلوٰۃ خلف منکر الشفاعۃ والرؤیۃ وعذاب القبر والکرام الکاتبین لانہ کافر۔

اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز ہے سوائے قدریہ وجہمیہ و روافض غالیہ و خلق قرآن کے قائل اور خطابیہ اور مشبہ کے ۔ غرض کہ اہل قبلہ کی بدعت اگر حد کفر تک نہ پہنچی ہو تو انکے پیچھے نماز مع الکراہتہ جائز ہے اور شفاعت و دیدار الٰہی و کرام الکاتبین و عذاب قبر کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے اسلئے کہ وہ کافر ہے۔

محقق زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں لکھتے ہیں۔

قال المرغینانی تجوز الصلوٰۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبہ ومن یقول بخلق القرآن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ یجوز مع الکراھۃ والا فلا۔

اہل ہوی اور اہل بدعت کے پیچھے نماز مع الکراہتہ جائز ہے۔ اگر انکی بدعت حد کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے کہ رافضی وجہمی وقدری و مشبہ اور جو خلق قرآن کے قائل ہیں اُن کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے

عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے

الکراھۃ فی تقدیم الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق من حیث العمل لان فسقہ اعتقادی فان کان

فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے اور اگر بدعتی کی بدعت کفر تک پہنچتی ہو تو اُس کے پیچھے مطلقاً نماز

الاعتقاد البدعی یجر الی الکفر لم یجز الاقتداء بہ مطلقا

جائز نہیں۔

اقوال علماء شافعیہ

امام نووی منہاج میں لکھتے ہیں۔

لا یصح اقتداء بمن یعلم بطلان صلوتہ

جسکی نماز کفر یا حدث سے باطل ہو اُس کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔

شارح منہاج اس عبارت منہاج پر لکھتے ہیں۔ کما بکفرہ وحدثہ

اور منہاج میں ہے۔ ولو بان امامہ (بعد الصلوٰۃ) امرأۃ او کافرا معلنا قیل او مخفیا وجبت الاعادۃ قلت الاصح المنصوص وقول الجمھور ان مخفی الکفر ھنا کمعلنہ شیخ محمد رملی شافعی عبارت مذکور کی شرح میں لکھتا ہے لان الکافر غیر اھل للصلوٰۃ بحال

اگر امام کے نماز پڑھانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ امام عورت یا کافر معلن تھا تو نماز کا اعادہ واجب ہے کیونکہ کافر نماز کا اہل نہیں۔ قول صحیح و مذہب جمہور یہی ہے کہ کافر معلن ہو یا مخفی اعادہ واجب ہے

حافظ ابن قیم جیوش میں لکھتے ہیں

قول الشافعیۃ فی وقت الامام ابی بکر محمد بن محمود فقیہ نیساپور لا اصلی خلف من ینکر الصفات ولا خلف من یقول بقول اھل الفساد ولا خلف من لم یثبت القرآن فی المصحف ولا یثبت النبوۃ قبل الماء والطین الموھوم الموت ولا یقر بان اللہ تعالیٰ فوق عرشہ بائن من خلقہ

اپنے وقت کے امام محمد بن محمود فرماتے ہیں جو شخص صفات سے منکر ہو یا اہل ہوی کے قول کا قایل ہو یا قرآن شریف کو مصحف میں ثابت نہیں جانتا ہے یا نبوت کو پانی و کیچڑ کے قبل ثابت نہیں کرتا یا اللہ کی فوقیت علی العرش و بینونت عن المخلوقات کا قائل نہیں اُنکے پیچھے میں نماز نہیں پڑھتا ہوں

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے

واستثنی الشافعیۃ مما سبق منکر العلم بالجزئیات وبالمعدوم ومن یصرح بالتجسیم فلا یجوز الاقتداء بھم کسائر الکفار۔

جو شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات و معدومات کا علم نہیں یا اللہ تعالیٰ کیواسطے جسم ہونیکا قائل ہو اُس کے پیچھے نماز کو ناجائز جانتے ہیں جیسا کہ کفاروں کے پیچھے ناجائز کہتے ہیں۔

امام مالک اور مالکیہ کا مذہب تو مشہور ہے کہ امامت کیواسطے آپ عدالت کو شرط جانتے ہیں آپ تو فاسق کے پیچھے بھی جائز نہیں جانتے ہیں مبتدع جسکی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو اسکا تو کیا ذکر ہے۔

ahmadimuslim.de

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتا ہے

خلافاً للمالکیۃ حیث قالوا بعدم صحۃ الصلاۃ خلف الفاسق بالجارحۃ و قال ابن بزیزۃ منہم المشہور اعادۃ من صلی خلف صاحب کبیرۃ واما الفاسق بالاعتقاد کالحروری والقدری فیعید من صلی خلفہ فی الوقت علی المشہور

مالکیہ کہتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز صحیح نہیں ابن بزیزہ مالکی نے کہا ہے کہ مالک کے مذہب میں مشہور قول یہ ہے کہ صاحب کبیرہ اور فاسق اعتقادی کے پیچھے جو شخص نماز پڑھے وہ اسکا اعادہ کرے۔

اقوال حنابلہ

موفق الدین ابن قدامہ مقدسی مقنع میں لکھتے ہیں۔

وھل تصح امامۃ الفاسق لحدیث جابر مرفوعاً لا تؤمن امرأۃ رجلا ولا اعرابی مہاجرا ولا فاجر مؤمنا الا ان یقہرہ بسلطان یخاف سوطہ وسیفہ رواہ ابن ماجۃ و لا فرق بین ان یکون فسقہ من جہۃ الاعتقاد او من جہۃ الافعال متی کان یعلن ببدعۃ ویتکلم بہا ویناظر علیہا لم تصح والثانیۃ یصح مع الکراھیۃ

فاسق کی امامت میں حنابلہ کے دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث مرفوع میں ہے کہ عورت مرد کی اور اعرابی مہاجر کی اور فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر جب مجبور کرے اسکو ایسا بادشاہ کہ جسکی تلوار کا خوف ہو اور فسق عملی و اعتقادی میں فرق نہیں جب بدعتی بدعت کے ساتھ اعلان کرتا ہے اور اسپر بحث و مناظرہ کرتا ہو اسکی امامت صحیح نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ صحیح مع الکراہتہ ہے۔

پھر متن لکھتا ہے۔

ولا تصح الصلوۃ خلف کافر ولا اخرس

اسپر شارح لکھتا ہے

لانہا تفتقر الی النیۃ والوضوء وہما لا یصحان من الکافر

گونگے اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ نماز نیت اور وضو کی طرف محتاج ہے۔ اور یہ دونوں کافر سے صحیح نہیں۔

علامہ موسی بن احمد مقدسی اقناع میں (جو حنابلہ کی فقہ میں معتبر کتاب ہے) لکھتے ہیں

ولا یصح امامۃ فاسق بفعل او اعتقاد ولو کان مستترا و لو بمثلہ اذا علم

عملی فاسق ہو یا اعتقادی اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ معلن نہ ہو مگر اسکا فسق معلوم ہو۔

شارح لکھتا ہے۔

اذا علم فسق امامہ واختار الشیخان البطلان مختص بظاہر الفسق دون خفیہ. قال فی الوجیز لا تصح خلف الفاسق

شیخین نے بطلان نماز کو فاسق معلن کے ساتھ خاص کیا۔ فاسق مخفی کو نکالا اور وجیز میں ہے فاسق مشہور کے پیچھے نماز

المشہور فسقہ لکن ظاہر کلامہ وھو المذہب مطلقا قالہ فی المبدع

پھر اقناع والا لکھتا ہے۔

ولا تصح خلف کافر ولو ببدعۃ مکفرۃ ولو اسرہ۔ شارح لکھتا ہے ای الکفر فجہل الماموم کفرہ ثم تبین لہ لان صلوتہ لا تصح لنفسہ فلا تصح لغیرہ ولعموم قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا یؤمن فاجر مؤمنا

تقی الدین محمد بن شیخ الاسلام احمد حنبلی منتہی اور اسکا شارح شرح میں لکھتے ہیں۔ ولا تصح صلوۃ خلف اخرس ولو باخرس لانہ لم یات بفرض القرءۃ ولا بدلہ ولا تصح خلف کافر ولو مع جہل کفرہ ثم علم لانہ لا تصح صلاتہ لنفسہ فلا تصح لغیرہ سواء کان اصلیا او مرتدا من جہۃ بدعۃ او غیرہا

صحیح نہیں مگر مذہب اور آپکے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ مطلقاً فاسق کے پیچھے صحیح نہیں اسی طرح کتاب مبدع میں ہے۔

کافر اگرچہ بدعت مکفرہ سے ہو اگرچہ اپنا کفر پوشیدہ رکھتا ہو اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ اسکی نماز اپنی واسطے صحیح نہیں دوسرے کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر مومن کی امامت نہ کرے گونگے اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں گونگے کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ وہ قرات جو فرض ہے ادا نہیں کر سکتا۔ اور کافر کے پیچھے صحیح نہیں کہ اسکی کیواسطے اپنی نماز صحیح نہیں تو غیر کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اصلی کافر ہو یا بدعت وغیرہ سے کافر ہو گیا ہو۔

یہ روایات تو دریا سے قطرہ ہیں اگر کل نقل کیجاویں تو ایک بڑی کتاب بنجاوے گی غرضیکہ احقر کو آجتک معلوم نہیں کہ اہل سنت جماعت بلکہ اہل اسلام میں کوئی بھی اہل علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت (اگرچہ انکی بدعت حد کفر اور ارتداد تک پہونچی ہو) انکے پیچھے نماز جائز ہے تعجب ہے کہ اسلام جو صحت نماز وغیرہ اعمال کیواسطے شرط ہے اسکا تو کچھ اعتبار ہی نہ ہو اور پاکی بدن وجامہ پر نماز کا دارومدار ہو۔ نماز کی فرضیت کا اقرار تو صحت نماز کیواسطے شرط ہو اور اللہ تبارک وتعالی کی توحید و تقدیس و صفات کا اقرار شرط نہ ہو۔ امام کی نجاست بدن یا کپڑے سے تو مقتدی کی نماز فاسد اور باطل ہو اور عقیدے کی نجاست و خباثت سے جو بحکم آیۃ کریمہ اولئک الذین حبطت اعمالہم فی الدنیا والآخرۃ موجب حبط اعمال ہے اُس سے مقتدی کی نماز کو نقصان بھی نہو۔ والد خاکسار نے کتب اسلامیہ کی کسی کتاب میں یہ فرق نہیں دیکھا کہ امام کے اعتقادات اگرچہ کفریہ ہی ہوں مقتدی کی نماز کو ضرر نہیں دیتے۔ اور اگر افعال شرائط نماز میں قصور کرے تو مقتدی کی نماز نہیں ہوتی بلکہ بالعکس روایات موجود ہیں فان اصابوا فلکم ولہم وان اخطأوا فلکم وعلیہم۔ یہ حدیث بھی افعال نماز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اعتقادیات کا یہاں ذکر ہی نہیں اسواسطے تو امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث پر یہ باب وضع کیا۔ باب اذا لم یتم الامام واتم من خلفہ

ahmadimuslim.de

احمد سے پاک ق و الفاظ حدیث بھی اسی پر تصریح کرتے ہیں جیسا کہ احمد کی روایت میں ہے۔
فان صلوا الصلوٰۃ لوقتہا و اتموا الرکوع والسجود فہی لکم ولہم وان اخطأوا فلکم
وعلیہم۔ غرضیکہ یہ حدیث جائز کہنے والے کی دلیل نہیں بلکہ اُنپر رد اور اُن کے اہل کو
توڑنے والی ہے۔ اور آیۂ کریمہ وتعاونوا علی البر والتقویٰ میں بھی مخاطب ایمان والے
ہیں نہ منافق و مشرک یعنی ایمان والے باہم بر و تقویٰ پر معاون رہیں نہ کہ مشرک مومن
باہم بر و تقویٰ میں شریک ہیں۔ آیۂ کریمہ ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ
شاہدین علی انفسہم بالکفر اولئک حبطت اعمالہم وفی النار ہم خالدون۔ اور یہ فان
رجعک اللہ الی طائفۃ منہم فاستأذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا
معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخالفین۔ اور حدیث شریف
انا لا نستعین بمشرک۔ سے منافق و مشرک بر و تقویٰ کی شمولیت سے کیوں روکے گئے
امام حسن بصری نے جو فرمایا صل وعلیہ بدعتہ سے بدعت عملی مراد ہے جیسا کہ عید میں
نماز پر خطبہ کو مقدم کرنا اور عید کے دن عیدگاہ پر منبر لیجانا اور اذان کے بعد اعلان ثانی
کرنا اور جنازے کیواسطے جماعت جماعت کا پکارنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ بدعت اعتقادی غیر
مکفرہ کیونکہ اگر بدعت مکفرہ مراد ہوتی تو کہتے صل وعلیہ کفرہ۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے
قول میں اذا احسن الناس فاحسن معہم میں الناس میں لام عہدی ہے آپکی مراد ناس سے باغی
لوگ ہیں کیونکہ آپ سے سوال باغیوں کا تھا جن کے پیچھے اُسوقت کے لوگ نماز مکروہ جانتے تھے
مگر عثمان رضی اللہ عنہ جائز جانتے جیسا کہ سیف کتاب الفتوح میں یوسف انصاری سے
روایت کرتا ہے کرہ الناس الصلوٰۃ خلف الذین حصروا عثمان الا عثمان۔ کہاں
بادشاہ سے باغی ہونا اور کہاں بدعت کفرہ میں پہنچانا۔ وہ گناہ ہے اور یہ کفر و زندقت
جائز کہنے والے کے پاس یہی چار دلیلیں ہیں جو پیش کرتا ہے مگر درحقیقت اُس کی دعوے
کی کوئی بھی مؤید و مفید مطلب نہیں۔ اور حدیث صلوا خلف کل بر وفاجر تو باتفاق محدثین
ضعیف ہے۔ چونکہ مبتدع بہ بدعات اعتقادیہ کے اعمال بحکم احادیث صحیحہ نبویہ کے غیر
مقبول ہیں۔ اور حدیث ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم رواہ الحاکم
مقتدی کی قبولیت نماز کا مدار امام کی خیریت (اہل سنت ہونے) پر ہے اور حدیث لا
یؤمن فاجر مؤمنا رواہ ابن ماجۃ و حدیث لا یؤمکم ذو جرأۃ فی دینہ رواہ
ائمۃ اہل البیت فی کتبہم عن علی رضی اللہ عنہ میں صریحاً اہل بدعت کے پیچھے
نماز پڑھنے کی ممانعت کے دلائل ہیں۔ ہرچند یہ روایات محدثین کے نزدیک ضعف سے
خالی نہیں۔ مگر اہل علم کا اتفاق مبتدع کے پیچھے اقتدا کی کراہت پر دلیل بین ہے کہ ان
احادیث کیواسطے اصل ہے جیسا کہ شوکانی نیل میں کہتا ہے واعلم ان محل

النزاع انما ہو فی صحۃ الجماعۃ بعد من لا عدالۃ لہ واما انہا مکروہۃ فلا خلاف
فی ذلک۔ کراہت بھی تحریمی ہے۔ عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ الکراہۃ فی تقدیم
الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق فی العمل۔ سچ پوچھو تو دلائل
کے بعد امام مالک و محققین حنابلہ کا قول کہ اعتقادی مبتدع کے پیچھے نماز صحیح ہی
نہیں۔ راجح اور قوی معلوم ہوتا ہے اور بہت سلف صالحین سے یہی مروی ہے۔
اقناع اور شرح اقناع میں جو فقہ حنابلہ میں معتبر کتابیں ہیں لکھا ہے۔

ولا یصح امامۃ فاسق بفعل کزان وسارق وشارب خمر ونمام ونحوہ او اعتقاد کخارجی ورافضی ولو کان مستورا لقولہ تعالیٰ افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون

فاسق عملی مانند زانی و چور و شرابی و چغل خور وغیرہ و فاسق اعتقادی مانند خارجی و رافضی وغیرہ کے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ فسق اُسکا مشہور نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن اور فاسق برابر نہیں۔

اور منتہی اور اسکی شرح میں ہے۔

ولا تصح امامۃ فاسق مطلقا ای سواء کان فسقہ بالاعتقاد او الافعال المحرمۃ ویعید من صلی خلف فاسق مطلقا۔

فاسق کی امامت مطلقاً صحیح نہیں فسق اُسکا عملی ہو یا اعتقادی۔ جو کوئی فاسق کے پیچھے نماز پڑھے اُس نماز کا اعادہ کرے۔

اور اقناع اور شرح اقناع و منتہی اور اسکے شرح کی عبارات پہلے نقل کر چکا ہوں یہ
سب مذہب حنابلہ میں معتبر کتابیں ہیں۔ امام بخاری خلق افعال العباد میں لکھتے ہیں۔

وقال علی بن عبد اللہ القرآن کلام اللہ من قال انہ مخلوق فہو کافر لا یصلی خلفہ قال عبید اللہ بن عائشۃ لا تصل خلف من قال القرآن مخلوق ولا کرامۃ لہ وقال سلیمان بن داود الہاشمی وسہل بن مزاحم من صلی خلف من یقول القرآن مخلوق اعاد الصلوٰۃ وسئل عبد اللہ بن ادریس عن الصلوٰۃ خلف الجہمیۃ قال ہؤلاء لا یصلی خلفہم ولا یناکحون و علیہم التوبۃ

علی بن عبداللہ نے کہا کہ قرآن شریف اللہ تبارک و تعالیٰ کی کلام ہے جو کوئی اُسکو مخلوق کہے وہ کافر ہے اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے اور عبید اللہ بن عائشہ نے کہا جو کوئی قرآن شریف کو مخلوق کہے اُسکی عزت نہیں اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ سلیمان بن داؤد ہاشمی اور سہل بن مزاحم فرماتے ہیں جو کوئی نماز پڑھے اُس شخص کے پیچھے جو قرآن شریف کو مخلوق کہتا ہے نماز کا اعادہ کرے۔ عبداللہ بن ادریس سے کسی نے جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت پوچھا آپنے فرمایا اُنکے پیچھے نماز پڑھی جاوے اور نہ نکاح دیا جاوے اُنپر توبہ لازم ہے۔

امام بخاری خود لکھتے ہیں

ما ابالی صلیت خلف الجہمی والرافضی ام صلیت خلف الیہود والنصاریٰ ولا

ضلع گورداسپور سے ملتی ہیں۔

ahmadimuslim.de

یسلم علیہ ولا یعادون ولا یصلوا لکموتی لا یشهدون ولا یؤکل ذبائحهم

یہ سب عبارات امام بخاری کی خلق افعال العباد کے ہیں۔

ابو داود میں ربیع بن خالد سے روایت ہے۔

قال سمعت الحجاج یخطب فقال فی خطبتہ رسول احدکم فی حاجتہ اکرم علیہ ام خلیفتہ فی اھلہ فقلت فی نفسی للّٰہ علیّ ان لا اصلی خلفک صلوٰۃ ابدًا وان وجدت قومًا یجاھدونک لاجاھدنّک معھم۔

ھذا ما ظھرلی واللّٰہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں جہمی رفضی کے پیچھو نماز پڑھنی اور یہودی و نصرانی کے پیچھے پڑھنی برابر جانتا ہوں نہ انکو سلام علیکم کہا جاتے نہ بیمار پرسی کیجاوے نہ ان سے نکاح کیا جاوے نہ گواہ بنایا جاوے اور نہ انکے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا جاوے۔ منہ

میں نے حجاج سے سنا کہ اپنے خطبہ میں کہتا تہا کہ کسی کا بھیجا ہوا اپنے کام میں بہت عزت والا ہوتا ہے اسپر جسکو اپنے گھر میں خلیفہ چھوڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی نذر ہے مجھ پر کہ میں کبہی تیرے پیچھے نماز نہیں پڑھونگا اگر میں نے کسی قوم کو تیرے ساتھ لڑنے والا پایا میں انکے ساتھ ہوکر تیرے ساتھ لڑونگا۔

(دستخط) عبد الجبار عفی عنہ

جواب – جناب مولوی صاحب کے اس مضمون کو دیکہکر کون باور کر سکتا ہے کہ کسی اہل حدیث عالم اور محدث کا لکہا ہوا ہے۔ اعاذنا اللہ اہلحدیث کے اصول کہ:-

آنچہ نہ قال ست نہ قال الرسول ✦ فضل بود فضل مخواں اے فضول

ملحوظ رکہکر کون کہہ سکتا ہے کہ مضمون مذکورہ اہلحدیث کے ایک امام کا لکہا ہوگا بلکہ ہر ایک اس مضمون کو شاید یہی سمجہیگا کہ کسی مقلد متبع اقوال الرجال کا ہے۔ مگر ایک تو اسپر مولوی صاحب غزنوی کے دستخط ثبت ہیں۔ دوم ان کا معتمد آدمی دفتر اہلحدیث میں آکر خود دیکھ گیا۔ خیر بہرحال مولوی صاحب نے اپنا مافی الضمیر ظاہر فرمایا ہے جس کا مختصر گذارش یہ ہو سکتا ہے کہ مولانا! ان سب علماء کو آپ ایک قطار میں کھڑا کر دیں تو میں ان سب سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو یہ حکم لگایا ہے اسکی دلیل قرآن و حدیث سے کیا ہے کیا آپ جانتے نہیں امام دار الہجرت مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک کا سوال ہو سکتا ہے کہ یہ بات تم نے کہاں سے کہی۔ خدا فرماتا ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (اگر نزاع ہو تو خدا اور رسول کے حکموں کی طرف رجوع کرو) اب سنئے! مفصل جواب۔ جناب نے اقوال فقہاء کے نزاع میں بہی محققین کی روش کو اختیار نہیں کیا۔ محققین کی یہ شان

نہیں کہ جو کچھ قیل و قال ہو سب کو صحیح مان لیا جائے بلکہ تحقیق کا طریق ہر فن میں یہ ہے کہ ہر بات کو اُس فن کے قواعد عامہ سے جانچ کیا جائے۔ اہلحدیث اور محدثین کی اصول عامہ تو بس یہی ہیں کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ✦ پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

اسی طرح مقلدین کا اصول بھی یہ ہے کہ الفتوٰی علیٰ قول الامام مطلقاً (درمختار) یعنی فتوے ہمیشہ امام ابوحنیفہ کے قول پر ہونا چاہئے۔ پس اس اصول کو ملحوظ رکہکر ایک حنفی محقق بھی آپ کی اس تحریر کو کافی نہیں مان سکتا۔ آپنے تقلیداً بحوالہ فتح القدیر بدعت کی دو قسمیں کی ہیں ایک وہ کہ درجہ کفر تک نہ پہونچے۔ دوسری وہ جو درجہ کفر تک پہونچے۔ (متاخرین عموماً ایسا کہتے ہیں) لیکن محققین اس تقسیم کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے آئے ہیں۔ علامہ ابن عابدین صاحب رد المحتار انہی فرقوں (جہمیہ قدریہ وغیرہ) کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ:-

والراجح عند اکثر الفقهاء والمتکلمین انهم فساق عصاة ضلال ونصلی خلفهم ونصلی علیهم ونناکحهم ونتوارثهم من المسلمین منا۔ قال المحقق ابن الهمام فی شرح الهدایة یقع فی کلام اهل المذاهب تکفیر کثیر منهم ولکن لیس من کلام الفقهاء الذین هم المجتهدون بل من غیرهم ولا عبرة بغیر الفقهاء والمنقول عن المجتهدین عدم تکفیرهم (رد المحتار مصری جلد ۱ صفحہ ۱۹۶)	اکثر فقہاء اور متکلمین کے نزدیک راجح یہ بات ہے کہ یہ فرقے کافر نہیں بلکہ فاسق۔ بے فرمان اور گمراہ ہیں انکے پیچھے نماز پڑھنا اور انکا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ انکی وراثت مسلمانوں میں جاری کیجاویگی۔ محقق ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ بعض علماء مذاہب کے کلام میں ان فرقوں میں سے بہتوں کی تکفیر کا ذکر آتا ہے مگر وہ فقہاء محدثین کا کلام نہیں بلکہ غیر مجتہدین کا فتوے ہے اور غیر مجتہدین کا اعتبار نہیں۔ مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے۔ (عوام پڑھے کہیں انکا اعتبار نہیں)

مولانا بغور ملاحظہ فرمائیے کہ آپ ہی کے پیش کردہ گواہ علامہ ابن الہمام اس تفریق کو کس حقارت سے رد کرتے ہیں اور علامہ ابن العابدین اس کو کس غرض سے نقل کرتے ہیں۔ اسی لئے امام ابوحنیفہ صاحب کا عام اصول ہے لا نکفر اھل القبلۃ۔ جن متاخرین نے اس زرین قول کو محدود و مقید کیا ہے وہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے امام ممدوح اس رائے کے پابند نہیں (واضح رہے کہ میں اس جگہ مرزائیوں وغیرہ کو کفر اسلام سے بحث نہیں نہ میری یہ غرض ہے کہ میں ان سے فتوے کفر کو ہٹاؤں بلکہ

الف لام، قال ان کے ... اہل القرآن ... جواب ... قیمت ۲ر ... دفتر اہلحدیث امرتسر

یہ سب کچھ مولانا غزنوی کے پسندیدہ طریق کا جواب ہے جو آنہوں نے اقوال الرجال سے کام لیا ہے ورنہ اگر وہ اصل مدعا پر صاف صاف کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے تو مجھ بھی اس ذکر سے مطلب ہوتا)

(ابھی ایک اصول سے عمدہ شرح وقایہ کا جواب بھی حاصل ہو گیا (ابھی دوسرا جواب ان اقوال کا باقی ہے جو آگے آتا ہے)

امام نووی کا قول بھی میرے مخالف نہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ کافر ملتزم الکفر کے پیچھے نماز جائز نہیں یعنی ایسے امام کے پیچھے جو قرآن مجید کو کلام الٰہی نہ مانتا ہو جیسے آریہ ہندو عیسائی وغیرہ ایسا شخص اگر کسی وقت دھوکہ دیکر کسی مسلمان کو نماز پڑھا دے اور معلوم ہو جائے کہ یہ آریہ وغیرہ تھا تو نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے چنانچہ آپ خود بھی اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ کافر نماز کا اہل نہیں یعنی مخاطب نہیں (کفار کے مخاطب ہونے پر بحث آگے آئیگی) لیکن مرزائی نیچری وغیرہ تو آریوں کی طرح قرآن شریف سے منکر نہیں گو خلاف پر ہوں۔ پس امام نووی کا قول بھی بحث سے خارج ہے ایسا ہی ابو بکر محمد بن محمود کا قول منقولہ حافظ ابن قیم بھی کسی آیت حدیث سے مؤید نہیں۔ ایسے اقوال پر اگر مدار حکم ہو تو جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے اہلحدیث کے پیچھے بھی نماز جائز نہ ہوگی کیونکہ انکا اعتقاد بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے (ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ جلد ۸) امام بخاری نے جہاں باب تجویز کیا ہے کہ امامۃ المفتون و المبتدع اسی بمتبوع کی شرح میں قسطلانی خود لکھتے ہیں بدعتہ تبیعۃ تخالف الکتاب والسنۃ والجماعۃ یعنی ایسے بدعتی کے پیچھے بھی نماز جائز ہے جو بدعت سیئہ کا معتقد ہو جو قرآن و حدیث اور جماعت مسلمین سب کے مخالف ہو۔ یہی ایک جواب تمام اقوال کا جواب ہو سکتا ہے۔ مالکیہ کے مذہب کہ فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں اسکا جواب آگے آئیگا۔ حنبلیوں کے اقوال بھی بے دلیل ہیں (بشرطیکہ وہ صحیح مانے جائیں جو آپنے سمجھے ہیں مگر ہم انکا اصلی حل آگے چلکر بیان کرینگے) مولانا میں آپکو ذرہ ان بزرگان کے فتووں کی حقیقت دکھا دوں تاکہ آپ جو روش اہلحدیث کے خلاف انہی اقوال الرجال سے ہر جگہ کام لیتے ہیں اور انہی پر جو بلا دلیل محقق کی نگاہ میں ہیچ ہیں نازاں ہیں وہ کے مصداق ہیں یہانتک مصر ہوا کرتے ہیں کہ تفریق اور شقاق کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ ان اقوال کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں غور فرمائیے یہی آپکے شاہد عدل مصنف منتہی لکھتے ہیں کہ تصح صلاۃ اعمی (صم) یعنی اندھے بہرے کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے کسی قسم کی کراہت کا ذکر نہیں کیا مگر مصنف اقناع نے ایک چھپی اور ساتھ لگا دی کہ وکرہت یعنی اندھے بہرے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ابن ام مکتوم مدینہ میں امام رہے۔ اور مصنف اسی اقناع میں کہا ہے کہ اتمام المسافر کرہت یعنی مسافر اگر پوری نماز پڑھے تو مکروہ ہے حالانکہ حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ ذات الرقاع سے واپسی کے وقت سفر میں پوری نماز پڑھی[1] کیا کوئی ان مصنفین سے یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتا کہ جو کام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو اُس کو مکروہ کہنے کا انکو کیا حق حاصل ہے۔ یہ جوابات تو آپکے سمجھے ہوئے معنے کے لحاظ سے تھے۔ اب سنئے اصل معنے۔

جہاں کہیں اس قسم کے اقوال آتے ہیں وہاں یہ مراد ہوتی ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو امام نہ بنانا چاہئے۔ تعجب ہے کہ انہی آپکے پیش کردہ اقوال میں اس توجیہ کا قرینہ بینہ موجود ہے چنانچہ آپنے عمدہ شرح وقایہ کی عبارت نقل کی ہے کہ الکراھۃ فی تقدیم الفاسق جسکا صاف ترجمہ یہ ہے کہ فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے۔ اس میں مجھ بھی نزاع نہیں جس بھی مرات کرات لکھ چکا ہوں کہ انتخاب امام کیوقت ان لوگوں کو منتخب نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ میرا دعوٰی تو صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اگر نماز پڑھا رہے ہوں تو ان کے ساتھ ملکر پڑھنے سے نماز ہو جائیگی۔ الگ بیٹھ رہنا جائز نہیں۔ پس آپنے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ میرے دعوے کے خلاف نہیں۔ علاوہ اس کے میں انکو مستند بھی نہیں سمجھتا۔ میرے مذہب میں سوائے قرآن و حدیث کے کوئی قول حجت شرعی مثبت دعوے نہیں۔

آپ نے جو صحت صلوٰۃ اور قبولیت میں فرق بتلایا ہے آپنے اسپر بہت ہی حقارت آمیز استعجاب ظاہر کیا ہے۔ اور جناب اسی فرق کو واضح کرنے کے لئے تو میں نے کئی ایک مثالیں دی تھیں کہ (۱) بدعتی کی نماز قبول نہیں۔ (۲) ماں باپکے نافرمان کی قبول نہیں (۳) دو متہاجرین مسلمانوں کی نماز قبول نہیں وغیرہ مگر ان لوگوں کی اقتدا جائز ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کہ امام اور مقتدی کا رابطہ صحت صلوٰۃ میں ہے قبولیت میں نہیں۔ صحت سے مراد میری وجود شرعی ہے اور قبولیت اُس کے بعد ہے جناب کو وہ حدیث یاد ہوگی جس میں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور! میں جو ایام کفر میں کوئی کار خیر کیا کرتا تھا اسکا اجر بھی مجھکو ملیگا؟ حضور نے فرمایا اسلمت علی خیر یعنی ملیگا۔ کیوں؟ اسلئے کہ وہ اعمال بوجہ فی سبیل اللہ ہونے کے صحیح وجود پذیر تو ہو چکے تھے مگر بوجہ مانع شرک کے قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے تھے لیکن جب اس نے شرک چھوڑ دیا تو مانع رفع ہونے سے اصل وجود نے اپنا اثر دکھایا

[1] مشکوٰۃ۔ باب صلوٰۃ الخوف۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ۔

الذکر الحکیم نمبر ۶ ۔ یعنی ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب کا تصنیف کردہ رسالہ "کانا دجال" قیمت ۴ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مولانا! اس قسم کی مثالیں تو بکثرت ہیں کہ صحت اعمال اور چیز ہے قبولیت اور چیز۔
آپ میں ذرہ آپکو آپ کے دعوے کی کہ فاسق کی اقتدا درست نہیں، نقیض سناؤں
حافظ ابن حزم محدث اپنی کتاب ملل والنحل میں لکھتے ہیں کہ تمام صحابہ - تمام تابعین -

ذهبت طائفة الصحابة كلهم دون خلاف من احد منهم وجميع فقهاء التابعين كلهم دون خلاف من احد منهم واكثر من بعدهم وجمهور اصحاب الحديث وهو قول احمد والشافعي وابي حنيفة وداود وغيرهم الى جواز الصلاة خلف الفاسق الجمعة وغيرها وبهذا نقول وخلاف هذا القول بدعة محدثة فما تأخر قط احد من الصحابة الذين ادركوا المختار بن عبيد والحجاج وعبيد الله بن زياد وحبيش بن دلجة وغيرهم عن الصلاة خلفهم وهؤلاء افسق الفساق وكان المختار متهما في دينه مظنونا به الكفر-

اکثر تبع تابعین اور محدثین - امام احمد شافعی - ابو حنیفہ اور داؤد وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز درست ہے - یہی ہمارا (اہلحدیثوں کا) مذہب ہے اور اس کے خلاف کہنا بدعت ہے صحابہ کرام میں سے جس کسی نے مختار بن عبید - حجاج - ابن زیاد (قاتل امام حسین) ابن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ انکو پیچھے نماز پڑھنے سے نہ ہٹتے تھے - حالانکہ لوگ دنیا بھر کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے - مختار پر تو کفر کا اشتباہ بھی تھا۔ (جلد ۴ صفحہ [illegible] مصری)

پھر ابن حزم کو حافظ ممدوح نے عقلی اور نقلی دلیلوں سے ثابت کیا ہے آپ کے پاس اگر مل نہیں ہے تو مجھ سے منگا کر دیکھ لیجئے تاکہ ایسا دعویٰ آپکے منہ سے نہ نکلتا - جسکی تردید صحابہ - تابعین بلکہ کل محدثین اور مجتہدین پہلے کر چکے ہیں -

حافظ ممدوح نے بہت بڑی بسیط تقریر کر کے آخر یہ کہا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ فرماتا

قال تعالى اجيبوا داعي الله فوجب اجابة كل داع دعى الى خير من صلاة او حج او جهاد او تعاون على بر وتقوى ففرض اجابته وعمل ذلك الخير معه لقول الله تعالى تعاونوا على البر (المحلی جلد ۴ صفحہ ۲۱۴-۲۱۳)

ہے کہ اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو مانا کرو پس جو کوئی کسی نیک کام نماز حج - جہاد وغیرہ کسی نیکی کی طرف بلائے تو اسکا کہا ماننا فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے نیکی کے کاموں پر ایک دوسرے کی بات مانا کرو -

حافظ ممدوح کے عموم استدلال کو دیکھو اور اپنی تنگ خیالی کو ملاحظہ فرمائیے کہ بقول آپکے تعاونوا علی البر کے مخاطب خاص مسلمان ہیں - دلیل سے جو آیات لائے ہیں وہ بھی عجیب ہیں - آیت اول کا مطلب تو صاف ہے کہ چونکہ وہ لوگ مشرک تھے اور شرک کو پیش [illegible] فرمایا کہ مسجدوں [illegible]

کی آبادی جو منظور الٰہی ہے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو ان مساجد میں شرک ہی کرینگے جو اصل غرض کے مخالف ہے - چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا وما کان صلاتهم عند البيت الا مكاء وتصدية مشرکوں کی نماز بھی کعبہ کے پاس بس یہی ہے کہ سیٹیاں بجاتے ہیں اور تالیاں پیٹتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ مشرکوں کا فعل پرستش (بیکی) نہیں تھا اس لئے ان کو روکا گیا مگر نماز تو مسلمہ پرستش (نیکی) ہے - پھر اس سے اس کو کیا تعلق -

دوسری آیت بھی آل مطلب سے بالکل اجنبی ہے اور مولانا صاحب نے یونہی جلدی میں لگا دی اس میں بعض منافقوں کے جہاد کو نکلنے کا ذکر ہے یعنی تم اے منافقو! ہمارے ساتھ کبھی نہ نکلو گے کیونکہ اس سے پہلے تمہارا تجربہ ہو چکا ہے اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی - نیچری وغیرہ کے ساتھ ملکر نماز جائز نہیں - ہاں یہ ثابت ہوا کہ جس کسی کا تجربہ ہو چکا ہو کہ وقت پر کام نہیں کیا کرتا انکی نسبت یہ کہا کریں کہ تم آئندہ کو بھی نہ کروگے تمہاری یہی شان ہے کہ سے

علف مدد سے قسم مجھ سے کالی جاتی ہے * الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

ایسا ہی آپ نے جو حدیث سے استدلال کیا ہے وہ تو عجیب تر ہے اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ مشرک چونکہ اپنے ہر ایک عمل میں غیر شریک کرتا ہے کامل اخلاص سے اسکا کوئی کام نہیں ہوتا چنانچہ مشرک کا لفظ ہی یہی مطلب بتلاتا ہے تو ایسے بد اخلاص آدمی کی ہمراہی میں کوئی کام کرنا گویا اپنے آپ کو بھی آلودہ کرنا ہے اسلئے آں حضرت نے فرمایا ہم مشرکوں سے مدد نہیں چاہتے - اس سے کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ جو نماز کو فرض الٰہی سمجھ کر پڑھیں ان کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھنی چاہئے - ہاں اگر ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جو شخص نماز بھی کسی غیر معبود کے لئے پڑھے یعنی اس کی نیت ہی یہ ہو کہ اس نماز کے ذریعہ سے میں فلاں نبی یا ولی کی عبادت کروں تو اس کے ساتھ ملکر پڑھنا ہم بھی نہیں کہتے - لیکن اس کی نسبت ہمیں علم نہیں

آپنے جو حضرت حسن بصری کے قول کی تاویل کی ہے اسکا جواب قسطلانی شارح بخاری کے قول میں آچکا ہے کہ بدعت سے مراد وہ بدعت ہے جو قرآن و حدیث اور اجماع کے خلاف ہو نہ یہ کہ معمولی معمولی باتیں جو آپنے پیش کی ہیں - اس سے تو بہتر تھا کہ آپ ان تمام مثالوں کو چھوڑ کر صرف خطبہ کے وعظ کو مثال میں پیش کرتے - شائد آپکو نہیں پیش کیا کہ آپ تو ایک زمانہ میں خطبہ میں وعظ کہنے والوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے - حضرت حسن بصری نے علیہ کفرہ کے بجائے علیہ بدعتہ اس لئے فرمایا کہ

ahmadimuslim.de

کیونکہ آپکے نزدیک بقضیہ منافرین ... دو قسم ہیں ایک فاسقہ دوسری کافرہ اور یہ تو ظاہر ہے کہ تقسیم دونوں اقسام کو شامل ہوتا ہے ... آپکے جواب میں ... کا مذہب ہے نقصان نہیں۔

اگر ہیں آپ کی پیش کردہ روایت سوا ایک کے ضعیف ہیں جنکا ضعف آپ بھی تسلیم کرتے ہیں دوم انکا حکم انتخاب امام کیوقت ہے جیسا دوسری حدیث میں آیا ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم یعنی اپنے میں سے نیک آدمیوں کو امام بنایا کرو۔ اس صورت میں تنازع باقی نہیں۔ تنازع تو اس میں ہے کہ کسی مقام پر ان فرقوں کا امام مقرر ہو یا جماعت کرا رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ... کو آپ بھی جائز ہیں سے جانتے ہیں بلکہ مطلق فقہا نے لکھا ہے ان اقتدا جائز ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے امام ہو یا امام بن گئے ہوں تو ان کے پیچھے بھی جائز ہے۔ آخر میں آپکو اخیر میں ان روایات کی بابت محدثین کا فیصلہ سناؤں۔

صاحب سبل السلام لکھتے ہیں فلما ضعفت الاحادیث ... وهو ... صحة صلوة ... امامة ... الصحابة فان اخرج البخاري في التاريخ انه قال ادركت عشرة من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم يصلون خلف ائمة الجور الخ

یعنی دونوں طرف کی روایات تو ضعیف ہیں پس ہم اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جسکی اپنی نماز صحیح ہے اسکی امامت بھی صحیح ہے اور صحابہ کرام ... کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔

اسی فیصلے کو جناب مولانا شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی نے عون المعبود میں پسند فرمایا ہے۔ ... یہ ... تحقیق ہے کہ ان کی صحت کا باعث ہے۔ میری رائے ناقص میں صحت نماز سے مراد وجود شرعی ہے ... وجود شرعی ثابت ادا و ارکان پر موقوف ہے قبولیت یا عدم قبولیت امر دیگر ہے۔ ... بعض وقت فعل کا وجود شرعی طور پر متحقق ہوجاتا ہے مگر کسی مانع کی وجہ سے قبولیت کا درجہ کو نہیں پہنچتا۔ پس موضوع بحث ... ہے ...

حضرت مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری جناب مولوی صاحب غزنوی کے جواب پر تسلیم کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

هذا الجواب صواب لكن الاولى اقتداء ... بالصلوة ... الاتم الاترى قوله صلى الله عليه وسلم	یہ جواب ٹھیک ہے کیونکہ ... کا فرق مخاطب ہی نہیں ہے ... فرعیات سے ... دیکھا ...

جیسا امر رسولہ وقت قودیم الاسلام الکفار التوحید اولا والصلوة بعده والحدیث معروف ولا احفظ لفظه والوقت لا یسع لتعیین۔ (دستخط) احمد اللہ عفی عنہ	علیہ السلام جب اپنے رسول کو حکم دیا ایک قوم کفار کو ... پہلے توحید کی ہدایت کرو جب وہ مسلمان ہو جاویں تو پھر نماز کی تلقین کرنا۔ حدیث معروف ہے اسوقت مجھے لفظیاد نہیں ہیں اور وقت تنگ ہے ورنہ کتاب سے نقل کر دیتا۔

جواب۔ مولانا کے اس کلام کو میں تو کیا کوئی بھی اہل علم نہ سمجھ سکیگا کہ اس تنازع سے اسکو کیا تعلق ہے مطلب انکا تو یہ ہے کہ مرزائی نیچری وغیرہ چونکہ کافر ہیں اسلیے ان پر نماز فرض ہی نہیں کیونکہ کافروں کو نماز کا حکم نہیں۔ اس صورت میں اگر ہم یہ بات ثابت کر دیں کہ ان پر نماز فرض ہے تو غالباً مولانا کو انکی اقتدا میں کلام نہ ہوگا۔ پس مولانا بغور ملاحظہ فرمائیں۔

یہ مسئلہ علم اصول میں عام طور پر معرکۃ الآراء ہے کہ کفار مکلف بالفروع ہیں یا نہیں یعنی ان پر نماز روزہ فرض ہے یا نہیں۔ جمہور اصولی حتی کہ محققین حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں کہ کفار مکلف بالفروع ہیں صاحب مسلم الثبوت لکھتے ہیں الکفار مخاطبون بالفروع عند الشافعیة خلافا للحنفیة یہ کہکر پھر حنفیوں میں سے ہی بہت سے علماء کو شافعیوں کا ہمراہ بتلایا ہے۔ اخیر میں اسی رائے کو ترجیح دینے کو لکھا ہے۔

وللقطع بتعذيب الكفار ... لم نك من المصلين و ... ويل للمشركين الذين لا يؤتون الزكوة ... على الناس حج البيت ... الى غيره من الايات ... (مسلم الثبوت مع فواتح الرحموت)	یعنی کفار کو مکلف بالفروع کہنے والوں کی دلیلیں یہ آیتیں ہیں جن میں ذکر ہے کہ قیامت کے روز کفار کہیں گے کہ ہمیں اسلئے عذاب ہوا ہے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے نہ زکوٰۃ دیتے تھے اور وہ آیت بھی ان کی

دلیل ہے جس میں عام طور پر ذکر ہے کہ اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو یہ دلائل دیکر صاحب مسلم با وجود حنفی ہونے کے فیصلہ دیتے ہیں کہ ان آیات کی تاویل کرنا بعید از انصاف ہے۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ کفار کو مکلف بالفروع نہ کہنا کوئی اجماعی اصول نہیں بلکہ بعض غیر محققین حنفیہ کا خیال ہے۔

اب مولانا صاحب نے جو حدیث پیش کی ہے وہ بھی قابل غور ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بحکم الاهم فالاهم کفار کو پہلے توحید سکھانی چاہیے کیونکہ یہ اصل الاصول اور قبولیت اعمال فرعیہ کے لئے شرط ہے۔ جب توحید کو مان جائیں تو ان کو باقی احکام

ahmadimuslim.de

اور زیادہ مدد ملیگی۔

جسطرح علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح اعلائے کلمۃ الحق اور تبلیغ اسلام بھی ہر اوس شخص کے لئے جس کا سرمایہ نجات توحید و رسالت ہو واجبات سے ہے حضور سرور کائنات صلعم کی بعثت کی غایت یہی تھی کہ دنیا کو شرک کی آلائشوں سے پاک کر کے روحانیت کو وحدانیت میں سمویا جائے اور اس طور پر انسان کو حقیقی اور اصلی معنوں میں افضل الکائنات بنایا جائے۔ سب سے مبارک اور مقدس ترکہ جو مسلمانوں کے لئے حضور اقدس نے چھوڑا ہے وہ اسی مقصد کی اشاعت ہے لیکن افسوس ہے کہ تیرہ صدیوں کے مرور اور ہم لوگوں کی شامت اعمال کے متفقہ اثرات نے اس مقصد کو ہماری آنکھوں کے سامنے سے مٹا دیا اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ہم اغیار و اجانب کو حلقۂ اسلام میں لینے سے پہلو تہی کر کے حضور ختمی مآب کے اس فخر کو کم کر رہے ہیں جو آپ کو داور محشر کے سامنے اپنی امت کی کثرت پر ہوگا بلکہ اون پاکیزہ اصولوں سے دست بردار ہو کر جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی خصوصیات میں داخل تھے اپنے آپ کو ننگ اسلام ثابت کر رہے ہیں۔

ہمارے علمائے کرام کو جن کی شان میں جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک ایک بلحاظ علو مدارج و بلندی مراتب بنی اسرائیل کے پیغمبروں جیسا ہے اور جو درحقیقت احیا و اعلائے دین کے کفیل تھے اپنے ہی جھگڑوں سے اتنی فرصت نہیں ہے کہ بیرونی اجزا کی تالیف تو درکنار اسلام ہی کے شیرازہ کو جو بکھرا چلا جاتا ہے ایک جگہ باندھیں۔ جو اکا دکا کوششیں تبلیغ اسلام کے متعلق علما کی طرف سے عمل میں آتی بھی ہیں وہ ایسی ادھوری، محدود اور بحد غیر منضبط اور بے قاعدہ ہیں کہ ان سے کسی مستقل اور دیرپا نتیجہ کی امید نہیں اور علما بھی بیچارے معذور ہیں۔ جب حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی تو علما کی قدر ہوتی تھی۔ وہ معاش کی طرف سے فارغ البال تھے۔ رات کے وقت نماز کی نیت باندھتے وقت اونہیں اس کی فکر نہ ہوتی تھی کہ صبح کو اون کے بال بچے کیا کھائیں گے۔ اس لئے وہ دلجمعی سے دین کی خدمت گزاری میں مصروف رہتے تھے اور اون کی کوششیں بارآور ہوتی تھیں اب یہ حال ہے کہ اکثر دین کی خدمت کرنیوالے محض متوکل علی اللہ نظر آتے ہیں۔ توکل اچھی چیز ہے بشرطیکہ اس میں نظری اور عملی دونوں شانیں جلوہ گر ہوں لیکن افسوس کہ اس لفظ کے یک طرفہ تصور نے علما کو پریشان حال کر دیا اور اسلام کے چہرہ کی رونق مٹا کر دنیائے اسلام کو افلاس و جہالت کا مرکز بنا دیا۔

ہنوز وقت بھی اسی لئے نہیں کہ نادر شاہ کی خرچ کیطرح بیکار روپے پیسے لٹانے میں۔ ایڈیٹر

خیر جو ہوا سو ہوا۔ سانپ نکل گیا اور لکیر رہ گئی۔ لکیر پیٹنے سے فائدہ اور گذشتہ شان و شوکت کی مرثیہ خوانی سے حاصل؟ سوال یہ ہے کہ جس مقصد عظمی کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے اوس کے احیا و تکمیل کی کیا سبیل ہونی چاہئے کیونکہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم سوتے سے جاگ اٹھیں اور اس عام چل چل میں حصہ لیں۔ جو اس وقت دنیا کے اطراف و جوانب میں پڑی ہوئی ہے اور جس نے دوسری قوموں کو دیکھتے دیکھتے حضیض تنزل سے نکال کر بام رفعت پر پہونچا دیا ہے۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب جو تبلیغی اعتبار سے اسلام کے حریف و رقیب ہیں اطراف و اکناف عالم میں نہایت استحکام و استقلال سے اپنے قدم جماتے چلے جا رہے ہیں اور جو مذاہب کہ تبلیغی نہ تھے اون میں سے بھی بعض نے فطرت انسانی کے اوس زبردست اقتضا سے متاثر ہو کر جو ہر انسان کو اپنے خیالات کے ایک وسیع دائرہ کا مرکز بننے پر آمادہ کرتا ہے آریہ سماج کی طرح خلاف روش قدیم غیر مذاہب کے معتقدین کو کامیابی کے ساتھ اپنی طرف بلانا شروع کر دیا ہے اور ساتھ ہی جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی تبلیغی بے اعتنائی نے دوسرے مذاہب کے سمند اشاعت کو عنان گسستہ بنا دیا ہے تو بجز کف افسوس ملنے کے اور کچھ بن نہیں پڑتا۔ مسلمانوں کے لئے کیا یہ شرم کا مقام نہیں ہے کہ اون کے اسلاف نے توحید کی جو آگ کن کن جتنوں سے ہندوستان کے اطراف و اکناف میں جلائی تھی وہ اصلاح کے ایندھن کے نہ میسر آنے سے راکھ کا ڈھیر ہوتی جائے یہاں تک کہ کچھ سوا انگیٹھیاں جن میں ایمان کی دبی دبائی کچھ چنگاریاں ابھی تک باقی تھیں وہ اس زمانہ میں آریہ سماج کی عنایت سے بالکل ہی بجھ جائیں۔ مسلمانوں کے لئے کیا یہ امر باعث تاسف و عبرت نہیں ہے کہ ہندوستان کے قریہ قریہ میں مسیحی مشنوں کی شبانہ روز کوشش سے وہ سر بفلک عمارت تیار ہو رہی ہے جسے کسی زمانہ میں مسیح چارمیں تک پہونچکر خدا کے اکلوتے بیٹے کے منبر بننے کا حوصلہ ہے۔

جو بات مناسب ہے وہ حاصل نہیں کرتے ۔ جو بیچ گرہ میں ہے اوسکو بھی رہے ہیں
بے علم بھی ہم لوگ ہیں غفلت بھی ہے طاری ۔ افسوس کہ اندھے بھی ہیں اور سو بھی رہے ہیں

کہا یہ جاتا ہے کہ مسیحی دنیا میں مادہ پرستی بہت پھیل گئی ہے اور اہل مغرب روحانیت سے مطلقاً معرا ہوتے چلے جا رہے ہیں یہ خیال گو ایک بڑی حد تک صحیح ہو لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ باوجود اوس سودائے حب جاہ و انہماک در مزخرفات دنیاوی کے جو یورپ اور امریکہ ہی کا حصہ ہے مسیحی مشنیں دن رات

ahmadimuslim.de

دین عیسوی کی تبلیغ میں سرگرم نظر آتی ہیں کروڑوں روپیہ ان مشنوں کے اخراجات
کے لئے عیسائیوں کی جیبوں سے کھنچا چلا آتا ہے حکومت کی طرف سے ان کو ہر
طرح کی مدد ملتی ہے۔ خود پادریوں کے جوش قومی اور حرارت دینی کی یہ کیفیت
ہے کہ اپنے مقصد کی انجام دہی میں نہ دن کو دن سمجھتے ہیں نہ رات کو رات۔ وہ
اپنے تبلیغی سفر کی راہ میں پہاڑوں کی چوٹیوں کو میدان کی سطح جانتے ہیں۔
اور لوؤں کی لپٹ کو باد بہار کا جھونکا۔ افریقہ کے آتشبار صحراؤں کے گوشے
گوشے میں ان کے صلیبی مستقر موجود ہیں اور ایشیا کا چپہ چپہ ان کی تبلیغی کوششوں
کی جولانگاہ بنا ہوا ہے۔ عرب کی سرزمین جہاں سے اول اول توحید کا صاف اور
پاکیزہ چشمہ ابلا تھا۔ جو صرف اسلام اور اسلامیوں کے لئے مخصوص سمجھی جاتی تھی۔
جس میں کبھی صرف مسجدیں ہی مسجدیں نظر آتی تھیں اب مسیحیت کے ایک ایسے دائرہ
سے متمیز ہو گئی ہیں جسے روز بروز مرکز کے قریب لانے کی کوششیں کی
جا رہی ہیں۔ عیسائی مشنوں کی پیہم اور مسلسل مساعی نے عرب کے جنوبی و مشرقی
ساحل کو [illegible] سے لیکر عدن تک بلکہ حدیدہ بلکہ اس سے بھی پرے یمن کے دوسرے
مقامات تک مسیح کے خون سے رنگ دیا ہے اور اگر مسلمان بیدار نہ ہوئے تو
کوئی دن جاتا ہے کہ (خاکم بدہان) ان مقامات میں بھی جہاں توحید کا علم بلند ہے [illegible]
ہندوستان میں جہاں آج سے سو سال پہلے بمشکل چند ہزار عیسائی ہونگے آج
انہیں مشنوں کی کوشش سے کئی لاکھ عیسائی نظر آتے ہیں اور یہ کوششیں دریا کی روانی
کی طرح ان تھک اور کشش ثقل کے اثر کی طرح اٹل ہیں۔ مسلمان ان کوششوں پر
نظر ڈالتے ہوئے یہ کہکر ہی خوش کر لیا کرتے ہیں کہ مسیحی مشنوں کو ہندوستان کی صرف
پنچ قوموں ہی کے عیسائی بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ڈھیڑوں، چماروں،
بھنگیوں کے سے ارذل و انفار ہی نے مسیح کے گلہ کی بھیڑوں کی تعداد بڑھائی ہے اور
یہ کہکر بھی جی ہی جی میں خوش ہو لیتے ہیں کہ مسیحیت کا اسلام کے مقابلہ میں روحانیت
و اخلاق کے لحاظ سے بمراتب کم ہونا اس سے ظاہر ہے کہ باوجود اس دھوم دھام اور
اس قدر صرف کثیر کے اتنی مدت دراز میں اتنے کم لوگ دائرہ مسیحیت میں داخل ہوئے جہاں تک
اسلام باوجود ان تمام مساعی اور سامان تحریص و ترغیب کے نہ ہونے کے خود بخود پھیلتا چلا جاتا
ہے۔ یہ خوشی ظاہر کرتے وقت مسلمان شاید خرگوش اور کچھوے کی حکایت کی طرف سے
بالکل خالی الذہن ہو جاتے ہیں اور خرگوش سے تو کچھوے کی مسابقت خیر شرط میں لگائی تھی
مسلمانوں کو عیسائی مشنوں کی مسابقت کا خیال تک نہیں۔ تاہم اپنے [illegible]

پر لمبی تانے سوتے رہنا اور اشاعت اسلام کے لئے محض اسلام کے اندرونی محاسن کو
کافی سمجھکر خود ہاتھ پاؤں نہ ہلانا مد نظر، اسلام کے اس روشن اصول کی نفی کرنا ہے کہ لیس
للانسان الا ما سعٰی بلکہ حضور سرور کائنات کے عمر بھر کے کارناموں پر پردہ ڈالنا ہے۔
مسلمانوں کی خوشی اسوقت حق بجانب ہو جب وہ بھی پادریوں کی طرح شمار و اعداد
سے ثابت کر سکیں کہ اتنے عرصہ میں ان کی کوششوں سے اتنے غیر مسلم مشرف بہ اسلام
ہوئے خواہ وہ غیر مسلم بھنگی اور چمار ہی کیوں نہ ہوں۔

آنریبل مسٹر گوکھلے نے پچھلے دنوں اپنی ایک تقریر میں یہ ظاہر کیا تھا کہ ہندوستان کی
چوبیس کروڑ ہندو آبادی کا چوتھا حصہ اس رذیل طبقہ کو ظاہر کرتا ہے جس پر ہندو مذہب
کسی طرح اپنی روشنی ڈالنے کو [illegible] آخرش حالت میں نہیں لے سکتی۔ بہ الفاظ دیگر
تقریباً چھ کروڑ پنچ قوم کے شودر ایسے ہیں جنہیں برہمن، چھتری اور ویش اپنی ذات
برادری میں مذہباً شامل نہیں کر سکتے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد مسٹر گوکھلے نے
مسلمانوں کو صلائے عام دی تھی کہ ان ارذل و ادانی کو جنہیں مسیحی مشنیں اپنا تختہ
مشق بنانے میں مصروف ہیں اسلام کے دامن میں پناہ دیجائے اور انہیں ملک
کے لئے مفید بنانے کی کوشش کی جائے۔

ہمارے خیال میں وہ وقت آگیا ہے کہ مسٹر گوکھلے کے مشورہ پر کاربند ہوکر بجائے
اس کے کہ ہم چینیوں یا دوسری غیر ہندی قوموں کو مسلمان بنانے کی دور از کار کوششوں
میں اپنا وقت روپیہ اور محنت صرف کی جائے خود اپنے ہی گھر کی اصلاح کا بیڑا اٹھا کر
ابنائے وطن ہی کو اسلامی برادری میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے اور
اس مبارک کام کو خدا کا نام لے کر بلا تاخیر مزید شروع کر دیا جائے۔

اس کام کے مبارک اور مقدس ہونے میں کسی شخص کو جو خدا کو ایک جانتا ہو
اور محمد کا کلمہ پڑھتا ہو کلام نہ ہوگا لیکن اس کے آسان ہونے میں ہر شخص کو کلام
ہوگا۔ ہم جو تجویز اسوقت قوم کے سامنے اپنے بہت دشوار پسند کے تقاضے سے مجبور
ہوکر پیش کرنا چاہتے ہیں وہ بزرگان ملت کی خاص توجہ کی محتاج ہے

ہماری رائے ناقص میں وہ وقت آگیا ہے کہ ملت بیضا کی اشاعت کا کام ایک
صدر جماعت کے سپرد کیا جائے جسکا انتخاب اس غرض کے لئے مشاہیر و اکابر قوم
میں سے عمل میں آئے اور جس کا صدر مقام ہندوستان کا کوئی ایسا شہر قرار دیا جائے
جو موقعہ کے لحاظ سے اس کام کا مرکز ہو۔ اس صدر جماعت کا نام انجمن اعلائے کلمۃ اللہ
یا کوئی اسی طرح کا اور موزوں نام ہو جسے بزرگان قوم تجویز کریں اور [illegible]
ہو کہ لائق و [illegible]

اطراف واکناف ملک میں اسلام کی تلقین کے لئے بھیجے اور چونکہ یہ زمانہ مسابقت اور مقابلہ کا ہے اصول شریعت شریف کے اوامر و نواہی کو مدنظر رکھنے کے بعد اس قسم کی تمام جائز کوششوں کو دین اسلام کے پھیلانے کے متعلق عمل میں لائے جو مسیحی مشنیں آج کل عمل میں لارہی ہیں اس کام کے لئے بہت بڑے سرمایہ کی ضرورت ہوگی جس کے لئے حسب معمول چندہ کرنا ہوگا۔ اور امید ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو دامے درمے اس کام میں حصہ نہ لے بشرطیکہ اسے یقین ہو کہ جن لوگوں نے یہ کام شروع کیا ہے وہ بھروسے کے لائق ہیں اور بیل منڈھے چڑھنے والی ہے لیکن اگر دو ہزار روپیہ ماہوار کی مستقل آمدنی کا انتظام ہو جائے تو اس کام کو ایک چھوٹے سے پیمانہ پر شروع کیا جا سکتا ہے۔ نتائج جس وقت حسب دلخواہ نکلنے لگیں گے تو اس سے سوگنا چندہ ہو جانا ممکن ہے۔ ممالک محروسہ سرکار نظام کی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے جس میں کوئی بارہ لاکھ مسلمان ہیں باقی ہندو ہیں۔ ہندوؤں میں سے بھی دس بارہ لاکھ ہی اونچی ذاتوں کے لوگ ہیں باقی وہی ادانی و اقامی ہیں جنکا ذکر مسٹر گوکھلے نے اپنی تقریر میں کیا تھا۔ عیسائی مشنیں ان لوگوں کو مسیحیت کے دائرہ میں لانے کے لئے جا بجا قائم ہیں اور ان کی کوششیں دن رات باجد ہو رہی ہیں خصوصًا جس زمانہ میں قحط کی بلا ملک پر نازل ہوتی ہے سیکڑوں یتیم لاوارث بچے تثلیث کی بادشاہت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انجمن اپنی تبلیغی کوششوں کا آغاز دکن ہی سے کر سکتی ہے۔ اور اسلام کی اس تہذیب کی روشنی کو جو ہندو اور عیسائی تہذیب کے مقابلہ میں بمراتب نظر افروز اور بمدارج دل آرا ہے ملک میں پھیلا کر مساوات حقوق اور اخوت کے ان برکات کی لوگوں کو صلائے عام دے سکتی ہے جنکا دوسروں کو صرف ادعا ہی ادعا ہے لیکن جن سے ہم نے اغیار کو مستفید کر کے دکھایا ہے اور دکھا سکتے ہیں۔ اس اصول کو مدنظر رکھکر کہ ہر کام پہلے چھوٹے پیمانہ سے کرنا چاہئے۔ ہماری مجوزہ انجمن پہلے محروسہ سرکار عالی کے صرف ایک ضلع کو اپنی کوششوں کے لئے منتخب کرے گی۔ انجمن کا نمایندہ ایک مددگار کے ساتھ جاکر وہاں اپنا مستقر اور اس کی مختلف تحصیلات و دیہاتوں میں اپنے مشن کی شاخیں قائم کریگا۔ اس کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ وہاں کے مسلمانوں کی حالت درست کرے۔ انہیں روزہ نماز کا پابند بنائے انہیں حلال و حرام کی تمیز سکھائے کیونکہ افسوس ہے کہ خود مسلمانوں کی حالت بھی جہالت اور اوہام پرستی کی وجہ سے بت پرستی کے قریب قریب پہنچی ہوئی ہے اس کے بعد وہ دوسری ملت کے لوگوں کو وحدانیت اور رسالت کا سبق پڑھاکر نجات کا رستہ دکھانے کی کوشش کریگا

مسجد میں وعظ کریگا۔ شوارع عام پر توحید کی منادی کریگا۔ مکتب میں جسکا قیام وہاں ہو چکنے کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ ہر قوم و ملت کے بچوں کو بلاکر بلا فیس تعلیم دیگا۔ پھر وہ ضلع کے اطراف واکناف میں دورہ کریگا۔ اور دہ بدہ قریہ بقریہ اسلام کی مشعل ہاتھ میں لئے چکر لگائیگا۔ ضلع کے مضافات میں جہاں جہاں مشن کی شاخیں ہونگی انکی کارروائی کی نگرانی کریگا اور انکی کارگذاری کی ہفتہ وار رپورٹ طلب کریگا اور ہر مہینے کل ضلع کی مفصل رپورٹ انجمن کے پاس بھیجیگا۔ اور جب ایک سال کے بعد انجمن کو معلوم ہو جائیگا کہ اس کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں جو ناممکن ہے کہ بار آور نہ ہوں تو دو تین اور اضلاع کو اس کام کے لئے منتخب کریگی یہاں تک کہ کچھ زمانے کے بعد دکن کے حدود اس کے لئے تنگ ہو جائینگے اور وہ برٹش انڈیا میں قدم رکھیگی اور پھر وہاں سے بتدریج اور تمام ہندوستان کو پے سپر کرتی ہوئی دوسرے ممالک کا رخ کریگی بلحاظ ضرورت انجمن ملک کے اطراف واکناف میں اپنے وفود بھی بھیج سکے گی تاکہ اگر ملک کے کسی خاص حصہ میں اسلامی برادری کے قائم شدہ حقوق کے غصب کرنے کی کوئی کوشش کسی دوسرے مذہب کے شیدائیوں کی طرف سے عمل میں آئے تو فورًا اس کا سدباب کرے۔

لیکچرار اور واعظ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے انجمن کو ایسے مطلوب ہونگے جو ضروریات زمانہ سے باخبر ہوں یعنی علوم دینیہ میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ مغربی علوم سے بھی بقدر وافی بہرہ اندوز ہوا ہو تاکہ انپر تنگ خیال ہونے کا اعتراض عاید نہ ہو سکے اور وہ ان ہتھیاروں سے مسلح ہوں جو بیسویں صدی کے ہر اس عالم کے زیب بدن ہونے چاہئیں جو سائنس کے پیدا کئے ہوئے سفسطہ اور تشکک کا قلع قمع کرنیکا آرزومند ہے ایسے علما افسوس کہ اول تو ہم میں موجود ہی نہیں اور جو موجود ہیں بھی تو ان کے نام انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اور ہم ان کی خدمات سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتے اسلئے بالفعل انجمن کو پرانی روشنی ہی کے جوشیلے اور اسلامی غیرت و مہارت رکھنے والے منادوں پر کہ ان کی ایک معقول تعداد دیوبند۔ آرہ کے مدارس اور دارالعلوم ندوہ سے بہم پہنچ سکتی ہے قناعت کرنی پڑیگی لیکن انجمن اس قسم کے علما کے بہم پہونچانے کی فکر سے غافل نہ ہوگی جن کی آجکل ضرورت ہے اسکے لئے انجمن ایک تدبیر کریگی کہ رفتہ رفتہ جب اس کے پاس خاطر خواہ سرمایہ ہو جائے تو ایک دینی دارالعلوم قائم کریگی جس میں ان مسلمان گریجوایٹوں کو جن کی سیکنڈ لنگویج عربی ہو چار سال تک فقہ و حدیث اور کل علوم قرآنی کی تعلیم دینے کے ساتھ دوسرے مذاہب کے اصول و نکات سے باخبر کیا جائے تاکہ ان میں سے ہر ایک اپنے وقت کا غزالی و رازی

ahmadimuslim.de

بلکہ ان حملوں کو جو اسلام پر کئے جاتے ہیں بخوبی رد کرنے پر قادر ہو سکتے اور اسلام کا جھنڈا ان دلوں پر آسانی گاڑ سکتے جن تک ایسے علماء کے موجود نہ ہونے کے باعث توحید و رسالت کے رموز کی رسائی نہیں ہو سکتی - یہ ممکن ہے کہ انجمن خود یہ مدرسہ قائم نہ کرے بلکہ آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڑھ سے خط و کتابت کرنے کے بعد وہ انتظام کرے [illegible] ایک کلاس [illegible] کی قائم کیا جائے اور چار سال تک عربی دان گریجویٹ اس میں انجمن کی طرف سے وظائف پا کر علوم دینیہ کی تکمیل کیا کریں اور چار سال کے بعد جب وہ ڈاکٹر آف ڈیوینیٹی بن کر نکلیں تو انجمن فوراً ان کی معقول تنخواہیں مقرر کر کے اپنے کسی ضلع کا دینی پیشوا یا مناد بنا کر بھیجدے ہماری رائے ناقص میں یہ تجویز زیادہ آسان اور عملی پہلو لئے ہوئے ہے اور ہمیں امید ہے کہ نواب وقار الملک جیسا با خدا اور جوشیلا بزرگ جس کی رگ رگ میں اسلامی محبت بھری ہوئی ہے اس تجویز کا نہایت خوشی سے خیر مقدم کریگا -

[illegible] دکن ریویو میں ایک اسی قسم کی تجویز جسے ہم نے مفصل عرض کیا ہے مولوی تسلیم حیدر صاحب [illegible] جن کے سر الدخل المنتقد [illegible] کا سہرا ہے مجملاً پیش کی تھی - اسپر [illegible] فاضل معاصر وکیل امرتسر نے ۲۶ فروری کی اشاعت میں [illegible] اختلاف [illegible] ہوئے لکھا ہے " سوال یہ ہے کہ اگر کوئی انجمن ایسی قائم بھی ہو جائے تو کام کرنیوالے کہاں سے آئینگے - ہندوستان میں اسوقت دو گروہ موجود ہیں تعلیم قدیم کے مربیہ خوان اور تعلیم جدید کے علم بردار - پہلی جماعت سے علماء [illegible] عبارت ہیں مگر ان کو [illegible] اسلام کی بحث سے فرصت نہیں رہی - رہی دوسری جماعت بلاشبہ اس سے بڑی بڑی امیدیں کیجاتی تھیں - مگر نصف صدی کے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ یہ پہلے گروہ سے بھی گئی گذری ہے - پس جب علمائے ملت صدرا اور قاضی مبارک کی ورق گردانی کر رہے ہیں اور تعلیم یافتہ گروہ کو شکم پرستی کے مشاغل سے فرصت نہیں تو عقاید اسلامیہ کی حفاظت کون کرے اور علم کلام کی تدوین کی کس سے امید ہو "

اس مرض کے علاج کے متعلق دکن ریویو اور وکیل کو تو رد ہوا ہے - وکیل کا خیال ہے کہ علوم عربیہ و اسلامیہ کی تعلیم اور باقاعدہ تعلیم سے ایسے علماء پیدا [illegible] جو بقدر ضرورت انگریزی بھی جانتے ہوں [illegible] ہم نے [illegible] کیا ہے - [illegible] معاصر کے الفاظ بقدر ضرورت [illegible] البتہ خطا انگیز ہیں - بیسویں صدی کے مسلمان عالم کو نہ صرف انگریزی بلکہ اگر ممکن ہو تو جرمن اور فرنچ میں بھی دستگاہ کامل حاصل ہونی چاہئے -

بہر حال ہم کو اس خیال سے کہ کام کرنیوالے موجود نہیں مایوس ہونا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا بلحاظ مسلمان ہونے کے جنکا اصل لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہے کسی طرح زیبا نہیں - ہمیں کام کرنیوالے پیدا کرنے چاہئیں انجمن کے انعقاد کے بعد سرمایہ بہم پہونچانے اور پرانی روش کے علماء کی مدد سے اعلاء کلمۃ اللہ کا کام شروع کر دینا چاہئے - کاش مجوزہ انجمن کا سکرٹری جیسی علمی و عملی شان میں بجا طور جلوہ گر ہونی لازم ہیں علامہ شبلی کا ہمدوش اور جوشیلا بزرگ ہو لیکن اگر اس کام کے لئے علامہ ممدوح ہمیں میسر نہ آ سکیں تو پھر کسی ایسے با عمل اور روشن خیال عالم کا تقرر اس خدمت پر ہونا چاہئے جس کے دل میں جوش اسلام کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو اور جو اس کام کا صلہ اہل دنیا سے نہ چاہتا ہو - بلکہ للّٰہ اپنا فرض سمجھ کر انجام دے - خدا کا شکر ہے کہ ہمیں حیدر آباد دکن میں چند ایسے بزرگ مل گئے ہیں جنہیں ہماری اس تجویز سے پورا اتفاق ہے اور جو دل و جان سے اس مبارک کام میں مدد دینے کے لئے تیار ہیں منجملہ ان احباب کے ایک بزرگ نواب بشیر الدین احمد خاں صاحب وظیفہ خوار سرکار نظام ہیں جو ایک سچے جوشیلے اور روشن خیال مسلمان ہیں انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جہاں تک ان سے بن پڑیگا اس مقدس مقصد کی تکمیل میں ساعی ہونگے چونکہ اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کا دار و مدار زیادہ تر سرمایہ ہی پر ہے اس لئے ہم نے قصد کر لیا ہے کہ چندہ خود ہی وصول کرنا شروع کر دیں اور جبتک کہ انجمن کا باقاعدہ انعقاد نہ ہو لے اس دینی سرمایہ کے امین ہو کر اسے بنک آف بنگال میں جمع کراتے رہیں اور انجمن کے ترکیب پذیر ہونے پر کل رقم مجتمعہ خازن انجمن کے حوالہ کر دیں - ممکن ہے کہ اس انجمن کا سرمایہ موجودہ جو ابھی قوت سے فعل میں بھی نہیں آیا پچاس روپیہ ماہانہ کی تعداد تک [illegible] پہنچ گیا ہے جو اس کے حق میں ایک مبارک فال ہے -

اہلحدیث :- اس کام کے لئے کسی مستقبل زمانے کا انتظار کرنا ٹھیک نہیں جبکہ حال میں کام کا موقع ملتا ہے - دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام اسی غرض سے قائم ہو چکی ہے - گو وہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے لیکن اگر بہی خواہان اسلام اسکی طرف توجہ کرینگے تو کار آمد بن سکتی ہے - ہمارے خیال میں کارکنان انجمن کو بھی ذرا فراخ حوصلگی سے کام لیکر انجمن کو وسعت دینا چاہئے - جس کی صورت یہ ہے کہ مقامی خصوصیت کو اٹھا کر کل ملک [illegible] حامیان اسلام کو ارکان انتظامیہ میں شریک کر کے کام چلانا چاہئے - اور کل مسلمانان ہند کو انجمن ہدایت الاسلام سے دلچسپی لینا چاہئے بس یہی انجمن ایک مرکز ہو باقی شاخیں -

امید ہے کہ ارکان انجمن ہمکو بہت جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرما دینگے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں -

غریب فنڈ

مندرجہ ذیل چندہ غریب فنڈ کی امداد میں وصول ہوا :-

مولوی محمد حسین صاحب کوئلہ فروش دہلی	عـــــہ/
کتو سے فنڈ	۱۱/
بقایا سابقہ	عہ/
میزان	للعہ/
ایک اخبار بنام امام الدین خان بہیم سر	جاری کیا گیا
باقی	سمعہ/

حساب دوستان وفادار

متذکرہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہو گئی ہے بذریعہ اطلاع گذارش ہے کہ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روز انتظار چاہتے ہوں تو وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔

الملتمس خاکسار مینیجر

۳	امرتسر
۵۱	شام کوٹ
۵۹	انبوھا
۶۶	لکھنؤ
۷۰	حلیم آباد
۷۱	ناگپور
۸۲	چکنبترا مانوالہ
۸۸	ناگپور
۱۰۵	لکھوکے
۱۰۷	مدراس
۱۲۳	قادیان
۱۵۳	کیتھل
۱۹۰	میچوکلاں
۲۷۲	بلاسپور
۳۱۵	لاٹھپور
۳۲۰	گوجرگرہی
۳۵۲	امروہہ
۳۱۵	چھپرہ
۵۲۰	سیالکوٹ
۵۲۳	سوجانا دراچپٹی
۵۲۵	سیہوڑہ
۵۳۶	سہارنپور
۵۵۲	پٹیالہ
۵۶۰	جالپور
۵۶۱	آرہ
۷۸۰	دریاباد
۷۸۲	قلعہ میاں سنگھ
۷۹۳	گہانہ
۷۹۴	جالندھر
۷۹۹	نیابت بھاگ
۸۰۴	دہلی
۸۰۵	دواری
۸۰۷	ایوت محل
۸۲۷	مرادآباد
۹۳۶	بہٹہ
۹۵۳	لکھنؤ
۹۵۹	کلیانت پور
۹۶۰	مروت پور
۹۶۲	وانمباڑی
۹۷۹	بھارکپور
۹۸۱	پنڈوری پترانج
۹۸۹	کوٹ سپور
۹۹۱	جیپور
۹۹۵	گیا
۱۰۹۷	سالک کوڈی
۱۱۲۰	گوگیرہ
۱۱۲۸	بیرماری
۱۱۲۹	انکلیسر
۱۱۳۴	بلدی باڑی
۱۱۳۵	علیگڑہ
۱۱۳۹	بردوان
۱۱۴۱	ٹالورا
۱۱۴۲	نورچک
۱۱۴۳	سیالکوٹ
۱۱۴۴	جگہ
۱۱۴۵	بچوہائی
۱۱۴۶	قلعہ میاں سنگھ
۱۱۴۷	جلیسر
۱۱۴۸	دہلی
۱۱۵۱	سرگودھا
۱۱۵۳	پیگوالہ
۱۱۵۴	لکش پور
۱۱۵۵	میرالیوالہ
۱۱۵۶	پکوال
۱۱۵۷	جوگہ پور
۱۱۵۸	بانکی پور
۱۱۵۹	برج
۱۱۶۳	چاندہ
۱۱۶۴	بہاگلپور
۱۱۶۵	پھلور
۱۱۶۶	الفتیو (برما)
۱۱۶۷	آروی
۱۱۶۸	پٹیالہ
۱۱۷۰	کیمبل پور
۱۱۷۱	سنبلپور
۱۲۲۳	دیناگر
۱۲۴۳	گیلانی
۱۲۹۱	بلگاؤں

فتاویٰ

اطلاع — مسائل کی غلطی پر ہر ایک صاحب مطلع کر سکتے ہیں۔ عام اجازت ہے (ابوالوفا)

س نمبر ۱۲۷ - زید کی زوجہ نے اپنی حین حیات بحالت تندرستی اور ہوش و حواس کے بجا چھلے پر خاوند کو اپنی خوشی سے گواہوں کے روبرو اپنا مہر بخشدیا بعد وفات زوجۂ زید اس کے ورثاء زید سے مہر کے حصّہ کا دعوےٰ و تقاضا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(عبدالحق از غندان ... ۱)

ج نمبر ۱۲۷ - زوجہ مذکورہ نے اگر خوشی سے مہر بخشدیا ہے تو ورثاء کا دعوےٰ صحیح نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ہے فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا۔

س نمبر ۱۲۸ - ہندہ متوفیہ کا کل مال منقولہ اس کے والد کے پاس رہ گیا اس کے والد نے ایک سال تک اس کے مال کو ورثاء ہندہ میں تقسیم نہ کر کے اپنے پاس روک رکھا۔ باوجودیکہ ورثاء تقسیم کا دعوےٰ و تقاضا کرتے رہے۔ آیا یہ اخیر اس کے والد کا حکم شریعت سے جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۲۸ - بلاوجہ اگر اس نے روکا ہے تو گنہگار ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مطل الغنی ظلم

س نمبر ۱۲۹ - ہندہ متوفیہ کا مال منقولہ سب کچھ بعد وفات ہندہ اس کے والد کے پاس رہ گیا تھا۔ بعد جب ہندہ متوفیہ کے ورثاء خاوند وغیرہ نے تقسیم مال ہندہ کا تقاضا کیا تو اس کے والد نے حیلے حوالے شروع کئے یہاں تک کہ ایک سال گذر چکا۔ بعدہ اظہار کیا کہ کل مال اسکا چوری گیا۔ پولیس کی تحقیقات میں چوری ثابت نہیں ہوئی بلکہ یہ خود والد ہندہ متوفیہ کی جعلسازی اور جھوٹی رپورٹ ثابت ہوئی۔ غرض یہ بات حاکم کے روبرو بھی جھوٹی ٹھیری تو پھر ہندہ متوفیہ کے ورثاء بغیر اس کے خاوند وغیرہ اپنا اپنا حصہ والد ہندہ سے لینے کے مستحق ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۲۹ - اگر اسکا دعوےٰ غلط ہے تو ورثاء ہندہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۱۳۰ - ہندہ متوفیہ کے والدین اور خاوند اور دو لڑکیاں موجود ہیں ان میں ترکہ ہندہ کس طرح تقسیم ہونا چاہئے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۰ - متوفیہ کا ترکہ مندرجہ ذیل صورت سے تقسیم ہوگا۔

میت ۱۲ — ہندہ

باپ	ماں	خاوند	لڑکا	لڑکا
۲	۲	۳	(۲½ (۵) ۲½)	

یعنی بارہ حصوں میں سے دو دو والدین میت کو ملینگے اور تین یعنی چوتھائی خاوند کو اور پانچ حصے دو بیٹیوں کو۔ والعلم عند اللہ

سوال نمبر ۱۳۱ - بندوق جو وقت شکار پر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر چلائی جائے خواہ اس میں گولی ہو یا چھرہ اور شکار ہاتھ لگنے سے پہلے اسی صدمہ سے مر جائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا ناجائز۔ اور اگر زندہ ہے تو ذبح کیا جائے یا وہی پہلی تکبیر کافی ہوگی؟

(محمد افضل خاں مینیجر انجمن قرض حسنہ ٹونک)

جواب نمبر ۱۳۱ - شکار بندوق کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔ خاکسار کے نزدیک راجح معلوم ہوتا ہے کہ شکار بندوق جائز ہے اگر مرے نہیں تو ذبح کر لیا جائے اور تکبیر کافی ہے۔

سوال نمبر ۱۳۲ - ہرنی پر بندوق چلائی یا بیل گائے وغیرہ پر اور اسکو ذبح کیا جب پیٹ چاک کیا تو سالم بچہ نکلا جس میں بالکل جان نہیں بسبب مرجانے اپنی ماں کے تو وہ مردار ہے یا حلال حالانکہ ماں کو حلال کیا ہے۔ اور اگر زندہ بچہ نکلے تو اسکی ماں کا ذبیحہ کافی ہوگا یا اسکو علیحدہ ذبح کیا جائے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۲ - حدیث شریف میں ہے کہ ماں کا ذبح بچہ کا بھی ذبح کافی ہے پس بچہ حلال ہے۔

سوال نمبر ۱۳۳ - میں نے ایک انجمن قرض حسنہ قائم کی ہے اس میں بلا کسی منافع دنیوی کے لوگوں کو انکا مال گروی رکھ کر یا ضمانت معتبراں پر قرض دیا جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سودی لینے سے تو ایک طرح کا مال کا نقصان سمجھکر لوگ اجتناب کرینگے اور جب تم ایسا بلا روک کے کارخانہ جاری کرتے ہو تو گویا قرضدار بناتے ہو اور قرضدار کے جنازہ کی نماز آں حضرت نے نہیں پڑھی؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۳ - حدیث شریف میں ہے جو کوئی کسی مسلمان کو قرض حسنہ دیوے جبکہ [illegible] صدقہ کا ثواب ملتا ہے [illegible] جو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ انکی غلط فہمی ہے۔ قرضدار بنانا اور ہے اور ضرورت کے وقت قرضہ دینا اور ہے قرضدار بنانا تو یہی ہے کہ کسی شخص کو ناجائز ترغیب دیکر انکا مال و اسباب عیاشی وغیرہ ناجائز کاموں میں لٹوا دیا جاتا تک کہ جب اس کے پاس کچھ نہ رہے تو اسکو

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں افواہ سنا ہے کہ تخمیناً پچیس ہزار روپیہ نقد چندہ ہوا اور تیس ہزار کے وعدے۔ زیورات اور متفرقات کو ملحوظ رکھکر بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس ہفتہ امرتسر لاہور کے درمیان سپیشل ٹرین میں رات کے وقت ایک شخص زنانہ لباس پہنکر زنانہ کمرے میں گھس گیا اور چھری دکھاکر زنانہ مسافروں کو دہمکاکر زیور اوتروالیا۔ آخرکار پکڑا گیا۔

گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام نے کان کنی و ریشم بافی کی تعلیم کے لئے ۱۵۰ پونڈ سالانہ کا وظیفہ دو سال کے لئے اس طالب علم کو دینا منظور کیا ہے جو ہندوستان سے باہر کسی ملک میں اُن فنون کی تعلیم حاصل کرے۔

دولت برطانیہ کی خواہش تھی کہ دولت عثمانیہ کی طرف سے جو سفیر لندن میں مقرر کیا جائے وہ عیسائی مذہب کا ہو۔ تاکہ وہ اور اس کی بیوی ہر قسم کے سرکاری جلسوں [illegible] ان کی بیوی روسی ہے اور عیسائی مذہب پر قائم ہے۔ اس طرح دونوں سلطنتوں کی خواہش پوری ہوگئی۔

آسٹریا کے ایک دولتمند نے دو ہزار پونڈ کی رقم حجاز ریلوے کے چندہ میں دی ہے۔

باشندگان بمبئی نے پیسہ فنڈ میں ایک ایک پیسہ چندہ دیکر اس قدر روپیہ جمع کرلیا ہے کہ اب اس سے شیشہ سازی کا ایک کارخانہ جاری کرنا چاہتے ہیں۔

جناب مولوی غلام قادر صاحب بھیروی مقیم لاہور کا ۲۱۔ اپریل کو انتقال ہوگیا مرحوم بڑے پایہ کے اہل علم تھے۔ آپ نے اپنی مسجد پر ایک بورڈ لگا رکھا تھا۔ کہ وہابی نیچری وغیرہ اس مسجد میں نہ آئیں ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

ناظرین سے دعائے خیر کی امید ہے۔

مشرقی افریقہ کے علاقہ یوگنڈا میں سونے کی بیماری سے آجکل ۱۰۰۰۰ آدمی مبتلا مرض ہیں۔ ان کا علاج ہو رہا ہے مگر ان کو نیند سے ہوش نہیں آتا۔ گورنر یوگنڈا نے ان مریضوں کی امداد کیلئے ایک چندہ کا فنڈ قائم کیا ہے۔

بہوپال میں ریاست کی جانب سے پارچہ بافی اور پنبہ ریسی کا ایک کارخانہ قائم ہونے والا ہے۔ کپاس اوٹنے اور روئی دبانے کا کارخانہ پہلے سے جاری ہے۔

پشاور کی خبر ہے کہ ۲۲ مارچ کو موضع سارکھ میں جو کہ تہانہ شاباز اودہ کے پاس واقع ہے ایک ہندو کے گھر میں لٹیروں نے چھاپہ مارا۔ مقتول ایک مہاجن تھا۔ اس بیچارے کے دو لڑکے بھی قتل کئے گئے اور تمام بہیات جلادی گئیں۔ تہانہ میں رپورٹ ہونے پر تحقیقات ہو رہی ہے۔

بلوہ تناولی میں وہاں کی میونسپلٹی نے بھی ۲۰ ہزار کا نقصان اُٹھایا۔ یہ بھی باشندوں سے وصول کرینگے۔ ۹۳ بلوائیوں پر فرد جرم لگائی گئی۔

لکھنؤ کی قحط کمیٹی نے امداد غربا کیلئے شہر میں ارزان غلہ کی او رچار دوکانیں کھولیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے نے بھی ادنے ملازموں کو گرانئے غلہ کا الاؤنس دینا منظور کیا ہے۔

گورنر بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ جو ہندوستانی کارخانہ ہندوستانی سامان [illegible] آیا جس سے دو ہزار آدمی غرق ہوئے۔

چندر نگر کلکتہ کے قریب فرانسیسی علاقہ ہے وہاں کے مسٹر ایم ٹارڈیول نے چندر نگر میں سوراجیہ کے جلسوں کے منعقد کرنے کی ممانعت کردی ہے۔ اس ممانعت سے ناراض ہوکر دیسیوں نے اون پر بم کا گولا پھینکا۔ ایم ٹارڈیول بال بال بچ گئے۔

مراکو کے لٹیروں کو برٹش گورنمنٹ نے مطلع کردیا ہے کہ اگر تم کسی برٹش رعایا کو قید کرلیا کروگے تو آئندہ سے اس کی رہائی کے لئے زر فدیہ نہیں دیا جایا کرے گا۔

فرانس کے دارالخلافہ شہر پیرس میں ایم۔ ڈی لا گرینج نے ایک غبارہ بنایا۔ اس نے ۱/۲ ۹ منٹ میں ۶۹۲۵ میٹر تک اور پھر آدھر اپنی مرضی سے فضا ہوا میں غبارہ کو چلایا۔ آج تک اس سے بہتر غبارہ نہیں بنا۔

کلکتہ کی ٹکسال میں آجکل ۹ لاکھ پیسے روزانہ سکوک ہوتے ہیں۔ یہ پیسے قحط زدہ اضلاع کے قحط زدوں کو مزدوری تقسیم کرنے کے کام آئینگے۔ سگنلروں کی تنخواہ میں ۱۲ اجمالاً سے اضافہ کردیا جائیگا۔

ahmadimuslim.de

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھ دیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جاویں گے بشرطیکہ وہ کم از کم ... پاکٹ کیس ادویات بھی خرید لے۔ معمہ یہ ہے:—

... اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر ... کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ:— ... ادویات بذریعہ منی آرڈر ... ویلیو پے ایبل پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور ... انعام معمہ رسیدی ... ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ ... کے ... تک قیمت ...

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جاوے گا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو ... اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر ... میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں ... پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتے ہیں۔ اب آپ کو کسی قسم کا ... کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

سابقہ انعامات حل معمہ جات

... اصحاب کو دیئے گئے:— ... پچاس روپیہ بنام سردار ... صاحب ... ضلع ... لاہور ...

انعام بیس روپیہ ... شفاخانہ

...

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جیبی

... اس پاکٹ کیس کے ذریعہ ... مختلف امراض ... جہاں حکیم ... ڈاکٹر ... ادویات ...

امراض

...

ahmadimuslim.de

کا پتہ:— ... جوہر ایل ایم ایس ... برجن اینڈ فزیشن امرت سر (پنجاب)

مزار پر ناک رگڑنے والوں کو مایوسی ہوئی تو تنگ آکر پیچھا چھوڑا۔ ہاں البتہ اتنا تو ضرور کرتے ہیں کہ اتفاقاً ایک دو موقع کبھی آتے جاتے ہوئے دوچار ہو گئے تو وہابی لوہانی نیچری بک دیا اور کچھ نہیں۔ اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ چند اشخاص ایسے بھی تھے کہ دکھانے کے لئے موحد بن گئے تھے یا کہ اُن کو خدا اور رسول کی رضامندی پر اپنے عزیزوں اور علاقہ داروں کی رضا جوئی مقدم اور لابد معلوم ہوئی وہ پھر اپنے وہی باپ دادا کے طریقہ پر آ گئے مگر ایسے منافقوں کی تعداد صرف انگلیوں پر شمار کرنے کے لائق ہے۔

خدائی برکت کی عجیب شان ہے کہ جہاں پر توحید و سنت کا کوئی نام تک نہیں جانتا تھا۔ وہیں پر ایک جماعت موحدین و متبعین سنت رسول امین کی قائم ہو جائے۔ اور باوصف کسی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وعمر قریزی کی انکے نام یہ ہیں محمد سکندر خان۔ عبدالنعیم خان اور منشی حمزہ خان گو یہ تینوں صاحب طالب علم اور نو عمر ہیں لیکن حوصلہ جلیل رکھتے ہیں منشی حمزہ خان صاحب کہ تو مذہبی معلومات اسقدر حاصل ہیں کہ کوئی بدعتی مولوی تاب نہیں لاتا کہ گفتگو کرے۔ عین وقت پر گریز کر جاتے ہیں انہیں تینوں اشخاص کی حسن سعی اور خاص سعی الله محنت کا یہ ثمرہ ہے کہ اس مشرکوں اور بدعتیوں کے ہیڈ کوارٹر میں توحید و سنت کے جھنڈے گڑ گئے۔ آفرین باد برین ہمت مردانہ شاں۔ خداوند عالم ان لوگوں کی ہمت و حمیت دینی میں ترقی بخشے اور سب کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین۔ ذرا نہ نگار از برلام

پیسہ اخبار کا عجیب جواب

اڈیٹر پیسہ اخبار سے کسی دیندار مسلمان نے پوچھا کہ کوا حلال ہے یا حرام۔ اس کے جواب میں اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے:

"دنیا کدھر جا رہی ہے اور مسلمان بیچارے کس ذہن میں لگے ہوئے ہیں" ۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء

اڈیٹر صاحب کا جواب ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ کیا مطلب رکھتا ہے۔ جہاں تک ہم نے غور کیا یہ سمجھا کہ حلال حرام کا مسئلہ پوچھنے پر ناراضگی ہے۔ الله اکبر زمانہ بھی مسلمانوں پر آنیوالا تھا کہ مسلمانوں کے لیڈر اور اسلام کی کشتی کے ناخدا اور مسلمانوں کے بہی خواہ کسی مسلمان سے حلال حرام کا مسئلہ پوچھو تو خفا ہوں کہ تم کیا بیہودہ کام کر رہے ہو جسکا مطلب یہ ہے کہ حرام حلال کی تمیز ہی اٹھا دو۔ انا لله وانا الیہ راجعون۔ اس سے بہتر تھا کہ اڈیٹر صاحب یہ کہتے کہ علماء دین سے پوچھئے۔ یہ سوال کو عبث بتاتے۔ خطرہ ہے کہ کل کوئی مسلمان یہ پوچھے کہ خنزیر حلال ہے یا حرام تو اڈیٹر صاحب اسپر بھی خفا ہو کر فرما دیں گے کہ یورپ میں تو یہ تمیز نہیں مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ حلال حرام کے سوالات نہیں چھوڑتے۔ ہمارے خیال میں اڈیٹر صاحب کا یہ جواب انکی حیثیت اور شان سے بہت گرا ہوا ہے۔

رپورٹ وعظ اہلحدیث کانفرنس

[illegible] [illegible] [illegible] گرد و نواح میں اس مہینہ میں دورہ ہوا۔ مسلمانوں نے از خود جو خدمت کی وہ شکریہ خورج ڈاک وغیرہ عیٰ باقی ۳ر میرے پاس رہا۔ (حافظ محمد)

دو گھر کی مسلمانی اسمیں بھی آنا کانی

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ حضرات! علماء کرام حنفیہ دام مجدہم کے حضور کریمانہ سے نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ سوال مندرجہ ذیل تحریر کر کے جواب کی تشفی بخش کی امید کی جاتی ہے۔ اور علماء فریقین کے جناب میں التماس یہ ہے کہ سوال کے علاوہ جو مضامین ہیں انکو غایت توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرما دیں اگر لائق عمل ہو تو قبول فرما کر عند الله ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

سوال - تقلید شخصی کسکو کہتے ہیں اور حنفی کی کیا تعریف ہے۔ اگر حنفی کی تعریف یہ ہے کہ جمیع احکام شرعیہ میں اصولاً و فروعاً جناب امام اعظم حضرت سیدنا و مولانا ابو حنیفہ کے تحقیق و اجتہاد کا پابند ہو تو ایسی تقلید مقلدوں اور ایسی حنفیت عنقا صفت ہے اسلئے کہ امام صاحب کے خود شاگردوں نے دیکھئے دلوں میں امام ہمام کی علمی عظمت و اجتہادی منزلت ہم لوگوں کے اعتبار سے بدرجہ زیادہ ہوگی سیکڑوں مسائل فروعیہ و اصولیہ میں دلیل مخالف قوی تر پا کر امام صاحب کی مخالفت کی ہے اور انکی

ahmadimuslim.de

بعد میں علمائے محققین مسائل کتاب سنت کے خلاف میں حدیث صحیح یا قیاس جلی پاکر اپنے تحقیق پر عمل کرتے اور فتوے دیتے رہے اس کے نظائر کتب فقہیہ میں بکثرت موجود ہیں جن میں متقدمین کے فتوے حدیث شریف کے موافق ہیں لیکن متاخرین احتیاط نے بلحاظ مصلحت زمانہ ان کے خلاف فتوے قائم کئے۔ مولانا جی کی اجرت حدیث شریف کے مطابق متقدمین کے نزدیک حرام ہے اور متاخرین نے بمصلحت زمانہ اس کو جائز قرار دیا ہے [illegible] یا امام صاحب کے شاگردان امام محمد و امام ابو یوسف [illegible] علمائے متقدمین و متاخرین رحمہم اللہ سے بہت سے مسائل میں [illegible] امام علیہ [illegible] کے مخالف [illegible] ہیں یا نہیں اگر [illegible] کی تعریف مذکور [illegible] صادق [illegible] آتی [illegible] حنفی نہیں ہیں تو بہت سے علمائے کرام [illegible] متاخرین کی دو جماعت بزرگوں کو جو حنفی کہے [illegible] لازم آوے گی اور [illegible] حنفی کا یہ معنی ہے کہ جناب امام عالی مقام علیہ الرحمۃ والغفران کو بزرگ و پیشوا مان کر اپنی تحقیق کو استعمال میں لاوے جو مسائل مستنبط آپ کے اس کے فہم میں قرآن و حدیث کے موافق ہوں ان میں آپ کی پیروی کرے سوا اس کے دیانت میں جو مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہو اس میں اپنی تحقیق پر عمل کرے تو حنفی کی یہ تعریف اہلحدیث خصوصاً شیخین مولانا اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ پر بخوبی صادق آتی ہے کیونکہ بجز چند مسائل مثل آمین بالجہر و رفع الیدین وغیرہ کے مسائل قیاسیہ میں جناب امام اعظم کے پیرو ہیں اور جناب امام اعظم علیہ الرحمۃ کو بزرگ و امامنا الاعظم کے لفظ سے یاد کرتے ہیں شیخ الکل جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب کی معیار الحق ملاحظہ فرمائیے اور جناب مولانا صدیق حسن خاں صاحب کے تحریروں میں بھی ایسی ہی پائیگا۔

آپ تمام انصاف یہ ہے کہ سماع موتی جس سے قرآن پاک و مذہب حنفی انکار کرتا ہے حدیث سے اشارہ سے جائز سمجھنے والا اور راگ و باجا جسکو حنفی مذہب حرام کہتا ہے حلال جاننے والا اور تعزیہ داری وغیرہ شرک و بدعات میں مبتلا ہو کر توحید و اتباع سنت میں (دیکھی کہ حنفی مذہب میں بہت زیادہ ہے) رخنہ ڈالنے والا۔ الغرض مذاق تصوف کے حیلہ اور مصلحت زمانہ کے بہانہ سے محرمات و ممنوعات میں حضرت امام علیہ الرحمۃ کی سخت مخالفت کرنیوالا سچا حنفی اور آپ کا مخلص دوست قرار دیا جائے اور اہلحدیث چند سنتوں میں اختلاف کرنیوالے حالانکہ وہ سنتیں حنفی مذہب میں بھی مسلم ہیں۔ بیشک ایں نیست کہ وہ سنتیں منسوخ ہیں حضرت امام علیہ الرحمۃ کے مخالف [illegible] جائیں اور ساجد سے جن میں یہود و نصاریٰ اپنے مذہب کے موافق نماز پڑھنے کے مجاز ہیں دیکھتے دیکر نکالدیئے جائیں افسوس ہے [illegible] گورنمنٹ سے مدد لینے کی حاجت ہو

اور ہزاروں [illegible] تلف و ضائع کئے جائیں۔ جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کی اصل سمجھا جائے کیا یہی اسلام [illegible] شیفتہ ہے۔

تقلید شخصی کے چھوڑنے والے حنفی اور اہلحدیث دونوں بزرگ ہیں صوفیوں نے کیفیات اور وجد کے بڑھانے اور جب عشق میں جوش و خروش پیدا کرنے کے لئے الصوت الحسن [illegible] کہکر راگ و باجا کو جو حنفی مذہب میں [illegible] ہے حلال و مستحسن سمجھ لیا اور اس شعر سے

دریں سودا [illegible] مستانہ ہا [illegible] حسنہ ہا

کو ورد زبان بنایا اور اہلحدیث نے حسب عقل اور اتباع سنت کے شوق و ذوق میں آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ چند سنتوں کو جو مذہب حنفی میں بھی منسوخ ہیں صحیح و قوی سمجھ کر اپنا دستور العمل قرار دیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بعض مسائل خفیہ کے اندر تقلید شخصی چھوڑنے میں حنفی و اہلحدیث دونوں صاحب شریک و متحد الغرض (طلب رضائے الٰہی) ہیں اگر فرق بھی ہے تو صرف تعلق بزرگان اہلحدیث کا جو عمل بالادب فرماتے ہیں اور حضرات اہل تصوف عمل بالاحوط حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری علیہ الرحمۃ نے خوان پر نعمت میں (دیکھو [illegible] مطبوعہ مطبع احمدی پٹنہ) اور حضرت فخر الدین زرادی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ علیہ الرحمۃ والغفران نے اصول السماع میں (دیکھو [illegible] مطبوعہ مسلم پریس مجیرا)۔ [illegible] میں کیا خوب تقریر فرمائی ہے اور ترک تقلید شخصی کو جمہور صوفیہ کرام اہل اللہ کا مذہب قرار دیا ہے حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی میزان کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مقلدوں کا دل نہیں ہو سکتا اور تصوف کے اس مسئلہ پر جو اعتراضات وارد ہیں ان کے تشفی بخش جواب دئے ہیں دیکھو عبارت منقولہ میزان کبریٰ بارشاد تصنیف حکیم ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم۔

باقی رہے مسائل جزئیہ ان کے اختلافات کو رد کرنا تو تقاضائی فطرت کا مقابلہ کرنا ہے جیسا افراد انسانی صورت سیرت۔ رنگ۔ روپ۔ اوضاع۔ اطوار۔ [illegible] وغیرہ امور جزئیہ میں مختلف ہیں تو مسائل جزئیہ میں ان کے تحقیقات ضرور مختلف ہونگی ان میں بجمیع الوجوہ اتحاد و اتفاق عادۃً محال ہے بلکہ [illegible] دریا نا پیدا کنار میں غوطہ [illegible] کرنا [illegible] ہے۔ اور اختلافات جزئیہ کو [illegible] پیدا کر [illegible] ایک دوسرے کی تفضیل و تفسیق و تکفیر کرنی اور ایک فریق دوسرے فریق کو یہود و نصاریٰ بنانا بلکہ اس سے بھی بڑھا دینا [illegible]

لگائی لنگوٹ ہے۔ شراب خوار، تاڑی باز لوگ حالت نشہ میں ماں کی دہکی کرتے ہیں اور
حضرات علماء تعصب و نا عاقبت اندیشی کے جوش و خروش میں آکر کافر و منافق وغیرہ
الفاظ سے اپنے حریف کو یاد فرماتے ہیں۔ یاد رکھو اور خوب سمجھو کہ اختلافات جزئیہ افراد
انسان میں ایسے لازم ممتنع الانفکاک ہو رہے ہیں جن سے حضرات صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم
اجمعین) جو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کے سراپا عامل تھے محفوظ نہیں رہ سکے حضرت
عبداللہ ابن مسعود (جنکی روایت سے حنفیہ نسخ رفع الیدین کے مسئلہ میں بہت زور
لگا رہے ہیں) جمہور صحابہ کے خلاف رکوع میں تطبیق کرتے یعنی بجائے گھٹنے پر ہاتھ
رکھنے کے دونوں کف دست کو ملا کر دونوں ران کے بیچ میں رکھتے اور جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی اور رویت آلہی اور زندوں کے
رونے سے مُردوں کے عذاب میں حضرت بی بی عائشہ رضہ
کا سخت اختلاف ہے حضرت عمر رضہ حج میں تمتع کو
اور حضرت عثمان رضہ قران کو جائز نہیں رکھتے
تھے اور جمہور صحابہ کے نزدیک نہ امور جائز
بلکہ حدیث مرفوع بھی ان میں وارد ہے
اسی طرح بہتیرے مسائل میں صحابہ کرام
کے اختلاف ہے اور وہی اختلاف علمائی
مجتہدین کے اختلافات کے ماخذ ہیں لیکن
ایسے اختلافات جزئیہ میں اگر ان میں نبرد آزمائی
ہوتی تو اسلام عرب کے ریگستان میں پھنس کر رہ جاتا
اور اس کی روشنی فارس مصر روم وغیرہ اطراف اکناف
عالم میں نہیں پھیلتی سمجھو کہ ہم لوگ ادبار و تنزل کے خندق میں گرے
ہوئے ہیں اور خفیف اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں
طرفین سے تفسیق تضلیل تکفیر وغیرہ کی گولیاں و توپیں چل رہی ہیں لیکن نشانہ سخت
خطا کرتی ہیں۔ خود گولہ انداز و نشانہ باز اپنے فیروں سے مجروح بلکہ ہلاک ہو رہے ہیں حدیث
شریف میں وارد ہے لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت
علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک (بخاری) یعنی اگر کوئی شخص کسی شخص کو فاسق
یا کافر بناتا ہے اور وہ ایسا نہیں ہے تو وہ فسق و کفر کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ اب جنگ عظیم
میں جنگ آور ان فریقین خود تو ہلاک ہی ہو رہے ہیں اس سے زیادہ حسرت و تاسف کا
مقام یہ ہے کہ حضرات صوفیہ کرام و محدثین عظام کے شان میں سخت سے سخت بے

ادبیاں ہو رہی ہیں علماء مجتہدین محدثین متصوفین شکر اللہ سعیہم نے اپنے اپنے فن میں نہایت
جانفشانی کے ساتھ کوششیں کر کے ہم لوگوں کے لئے اسلام کا رستہ جہالت و شرک و شبہ
کے خس و خاشاک سے پاک صاف کر دیا۔ ہم کو انکے احسانات کا ممنون و مشکور ہو کر انکے
حق میں دعاء خیر کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اپنے فہم کے مخالف مسائل اور مقامات خلافی اجتہادی
سے اپنے خیال کے موافق لازم تھا کہ ان کو اتباعین مذہب قرار دیا اور ان کے
شان میں کلمات بیہودہ و ناشائستہ استعمال کرنا جس فریق سے ہو نہایت بیہودہ ہے
علمائے متقدمین میں حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور متاخرین میں حضرت مولانا شاہ
اسماعیل شہید علیہما الرحمہ کی کوششیں توحید و سنت کی حمایت میں نہایت ہی قدر
کے لائق ہیں اسی طرح حضرات صوفیہ کرام میں حضرت فرید الدین گنج شکر
اور حضرت نظام الدین اولیاء وغیرہ کا بر دین رحمہم
احسان و اخلاص و تزکیہ و اصلاح باطن کے تعلیم
میں مدارج عالیہ رکھتے تھے ان دونوں فریق
بزرگوں میں سے کسی بزرگ کی توہین
اپنے کو جہل نظر میں مبتلا سے لعن
سب و شتم کے عمل فریقین سے
اور اس مادہ میں کوئی فریق
کے قابل نہیں ہے لیکن حضرات اہل
اس عداوت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں
اختیارات کے صرف کرنے میں اغماض
نہ کرتے۔ سلطنت انکے ہاتھ میں ہے نہیں کہ قتل
جلاوطن۔ شہر بدر کے احکام نافذ کریں سکونت کے حساب
گورنمنٹ کے جانب سے شہروں اور دیہاتوں میں موجود ہیں ان کے نام دفتر
ٹیکس ہو کیداری میں مندرج رہتے ہیں اس وجہ سے انہیں مداخلت و مزاحمت کی
گنجائش نہیں۔
باقی رہیجو اوقاف مساجد خدا بجا ان حضرات کی تعداد زیادہ ہوتی ہے
کو دیکھے دیگر نکالتے ہیں اور متمردین کو جیاد اکبر تصور کرتے ہیں۔ اور یہ شعر
پڑھتے ہیں ؎

من آن رستم گرد روئین تنم + کہ دہ پا بڑانہ دست خود

شاباش اگر وہ رستم وقت و سہراب زمان ہو تو ایسا ہو کہ نمازیوں کو مسجد

صاحب کی

اطلاع

آئندہ ہفتہ اہلحدیث سٹاف کو کئی روز ضروری کاموں
میں مصروفیت ہے۔ اخبار کی طیاری میں خطرہ تھا اس لئے
ایک ہفتہ پیشتر ہی ارسال ہے ناظرین مطلع رہیں

مینیجر

ذکر لکھنؤ

عہد اہلی قناعت
ہے بعض مدعیین اسلام
کی حمایت توحید
ت۔ منکرین قرآن
بت کی ہدایت شرک
سنی اور اہل بدعت کی
دیئے۔ عام مناظرات
مادہ ہر مہینے میں ۲
ہم بہی مسلسل شائع
مسائل جو
بفضل تعلیم میں شامل آئندہ
ہوںگے غرض اہل الذکر
ظلمتوں کو توحید و
پہلا کر مشادیئو لا
سالانہ عام سے
تے
ایک قیمت ۲ کا اعلان
رول کیا گیا ہے
یا۔ مگر بعض احباب کے
ربیع الاول کے اختتام
دیا جائیگا اس سے
اس حمایت سے
کی امید رکھیں
مشتہر
محمد احسن مالک سالار
ذکر لکھنؤ

ahmadmuslim.de

اور خانہ خدا کو ویران کرے بفضلہ تعالیٰ حضرات اہلحدیث مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ کے مورد و مصداق ہونے سے محفوظ ہیں کبھی ایسا نہوا کہ اہلحدیث نے اپنے محلہ کی مسجد سے باوجود جم غفیر و تعداد کثیر کے کسی حنفی کو کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہو۔ بڑے شرم کی بات ہے کہ حکام انگریزی تو حنفی اور اہلحدیث دونوں کو سنی المذہب متحد العقائد سمجھیں اور بلوگ محض خفیف باتوں میں طول دیکر ایک دوسرے کی تضلیل و تکفیر کریں چنانچہ مسجد شاہ گنج وکبسوا لوڈ متعلقات شہر پٹنہ میں حنفی کے گواہوں نے اپنے اظہار میں اور وکلاء نے اپنی بحث میں اہلحدیث کو کافر ثابت کرنے میں خوب زور لگایا لیکن حکام نے انکی پوچ و لچر دلیلوں کو کچھ بھی نہیں سنا مفصل سے صدر تک سمجھ لیے جیسا کہ نفس الامر میں ہی انکو مسلمان سنی المذہب قرار دیا اور حنفی اہلحدیث باہمی کو محض امور دینیہ تصور کر کے اہلحدیث کو ڈگری دیدی۔

وس صد افسوس! مسلمان تعصب اور نشہ میں سرشار اور بدمست ہو کر مساجد سے نکالنے کو دیکھئے مرتکب کو خداوند عالم نے بہت بڑا ظالم فرمایا ہے) اپنی جوانمردی سمجھیں اور حکام انگریز مظلوم نمازیوں کی دستگیری کر کے انکو مساجد میں داخل کریں۔

"فریقین کی خدمت فیضدرجت میں دست بستہ التماس ہے کہ آئندہ نزاعوں سے احتیاط رکھیں اور وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کے تعمیل میں سرگرم رہیں۔ حضرات علماء کی خدمت میں اس ناچیز تحریر کو پیش کرنا آفتاب کو آئینہ یا چراغ دکھانا ہے۔

گل آوردہ سعدی سوئے بوستان ٭ بشوخی چو فلفل بہندوستان

بعض منظر خیر اندیشی بلاد و طاق اسلام اس تحریر کی جرأت ہوئی۔

ہے عرض رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

سیم نظلبہ غلام رسول حنفی از کاپہ خانہ ارزان۔ پٹنہ)

(اڈیٹر) - آپ تو سچ کہتے ہیں مگر جن لوگوں کا گذارہ ہی نزاع کرنے اور جھگڑا بڑھانے میں چلتا ہو وہ کیا کریں۔

کرتا ہیں نہیں دیکھیں وہ تو ایسی دعوے بے بنیاد سے بھری ہیں اور جا بجا یہی لکھا ہے کہ میں مرسل ہوں مامور ہوں اللہ کی وحی مجھ پر آتی ہے اور میری وحی دخل شیطانی سے منزہ ہے اور اس دعوے کے ماننے والے بھی عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے بہتیرے ہیں خداوند کریم مرزا اور اس کے متعلقین کو راہ راست پر لائے آمین ثم آمین

آؤ ہم آپ کو واضح کر کے سمجھائیں کہ مرزا اس دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا سو جمیع اہل اسلام پر یہ امر مخفی نہیں کہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور خود آنحضرت نے بھی فرمایا ہے لانبی بعدی اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے پیچھے کئی جھوٹے ہونگے جو نبی ہونیکا دعویٰ کرینگے اور یہ بھی آنحضرت سے مروی ہے کہ میرے پیچھے اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ضرور ہوتا لیکن میرے پیچھے کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور زیادہ تر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ نبی میں مومن ہونا ضروری ہے کافر کبھی نبی نہیں ہوتا اور مرزا صاحب جب سرے سے مومن ہی نہیں تو پھر آپکو عہدہ نبوت ملنا کیا معنے رکھتا ہے پہلے اپنا ایمان ثابت کرے ازاں بعد نبوت کا دعویدار بنے کیا خدا تعالیٰ نے ایسے شخص کو جسمیں ایمان ہی نہ ہو نبوت کا عہدہ ذی شان بخشتا ہے حاشا وکلا اور مرزا کا کفر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے چنانچہ فتوے تکفیر ہندوستان اور پنجاب کے علماء سے مرتب ہو کر چھپ چکا ہے اور یہ کہنا کہ علماء کرام نے ضد اور عناد سے یہ فتوے دیا ہے صحیح نہیں کیونکہ جب تک مرزا نے عقائد باطلہ شائع نہ کیئے تھے اسوقت تک علماء عظام انکے مؤید اور مددگار اور محب تھے چنانچہ ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو براہین احمدیہ پر اس امر کا شاہد ہے اور کسی نے علمائیں سے کفر کا فتوی نہ لگایا تھا۔ اگر اب علماء نے فتوے لگایا ہے تو محض اسواسطے کہ مسلمان مرزا کے شر سے بچ جائیں اور انکی تقلید میں اپنا ایمان ضائع نہ کریں۔

دیگر امر یہ کہ مرزا نے نبوت کا دعوے صحیح کرنے کیواسطے بہتیری پیشگوئیاں کیں لیکن بفضل اللہ تعالیٰ ونیز ایک بھی پوری نہ ہوئی اگر میرے اس دعوے کی تصدیق چاہتے ہو تو الہامات مرزا مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب دیکھو۔

راقم عبد الحنان از تلونڈی میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ

چودھویں صدی کا مسیح یعنی مرزا قادیانی کی سوانح عمری دلچسپ - قیمت ۱۲ معہ محصولڈاک

مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت

ہیں اس عنوان کو دیکھ کر ہی شاید بہت لوگ کہیں کہ مرزا اور نبوت یہ کیسی بے جوڑ بات ہے ایسے شخص کو نبوت سے کیا نسبت۔ آپ حیران کیوں ہوتے ہیں کیا آپ نے مرزا کی

ahmadimuslim.de

نے چاہئے اگر حدیث شریف کے الفاظ کو غور سے دیکھیں تو یہ مدعا بلا تاویل خود انہی سے ثابت ہوتا ہے الفاظ حدیث بروایت ترمذی یہ ہیں بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اہل کتاب فادعہم الی شہادة ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم خمس صلوات فی الیوم واللیلة فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم صدقة اموالہم فان ہم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالہم یعنی معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا تو اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس پہنچیگا تو پہلے انکو توحید و نبوت کیطرف بلائیو اگر وہ مسلمان ہونگے تو انکو معلوم کرائیو کہ رات دن میں انپر پانچ نمازیں فرض ہیں اس کے بعد یہ معلوم کرائیو کہ انپر مال کی زکوٰة فرض ہے"

اس حدیث سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ توحید اور نبوت کی تصدیق کرا کر فروعات کا حکم دیا جائے - یہ نہیں کہ فروعات کفار پر واجب ہی نہیں - واجب تو ہیں مگر تعلیم مؤخر ہے - اگر اس حدیث کی طرز بیان سے … [illegible] … کہنا پڑیگا کہ ایک نومسلم کے حق میں … کی فرضیت … کا فاصلہ ہے حالانکہ نہیں -

علاوہ اس کے ابھی مولانا کی … تم اور باقی ہے کہ یہ اصول اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو ان کفار کے حق میں جو منکرین نبوت محمدیہ ہیں یعنی ملتزم الکفر قرآن مجید … توحید سے انکاری - نہ یہ کہ وہ بزبان خود تو ان سب باتوں کو مانتے ہوں مگر بوجہ کسی بد اعتقادی کے علماء نے انپر کفر کا فتوےٰ دیدیا ہو - ایسے کافروں کے حق میں تو … کا یہ قول نہیں -

میرے خیال میں اگر مرزائی … یہ شمن پائینگے کہ مولانا صاحب نے یہ فتوے دیا ہے کہ ہم پر نماز فرض نہیں … مولانا ممدوح کے بہت شکر گذار ہونگے - اور بطور تحفہ مولانا صاحب کو لکھ بھیجینگے کہ ع

تم سلامت رہو ہزار برس ۔ ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

جناب مولوی گل محمد صاحب ساکن موضع ہڈانوالہ ضلع فیروزپور تحریر فرماتے ہیں

امامت اور اقتدا اہل بدعت سوائے فرقہ اہل سنت والجماعت کے یعنی مرزائی و چکڑالوی وبدعتی … کی بخوف فتنہ اور حالت اضطراری میں جائز ہے امام بخاری کا باب امامة المفتون والمبتدع اور اثر عثمان رضی اللہ عنہ وقول امام زہری لا نری ان یصلی خلف المخنث الا من ضرورة لا بد منہا بھی اسکا مؤید ہے -

منہاج السنہ صفحہ ۲۰ و ۶۲ میں ہے ولہذا کان ابو حنیفة والشافعی وغیرہما یقبلون شہادة اہل الاہواء ویصلون الصلوة خلفہم - مما یدل علی ان الصحابة لم یکفروا الخوارج وانہم یصلون خلفہم - اور فتح الباری میں ہے قال المہلب فیہ جواز الصلوٰة لیکن حالت اختیاری اور بلا خوف فتنہ کے اقتدا ایسے لوگوں کی نہ چاہئے - جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لیؤمہم اقرؤہم لکتاب اللہ الی آخرہ اور حدیث شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کی امامت موقوف کردی جس نے بیت اللہ کیطرف تھوک دیا تھا - … یہ ہے کہ ایسے عقائد باطلہ اہل زیغ سے پرہیز اولیٰ ہے"

خاکسار بھی آپ کی رائے سے متفق ہے مگر حالت اضطراری کی تعریف آپنے نہیں کی جو میں کچھ دیتا ہوں غالبا آپکی مراد بھی یہی ہوگی کہ جہاں … جماعت کرا رہا ہو/

جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری لکھتے ہیں: -

ہر مسلمان کی اگرچہ گنہگار ہو اقتدا جائز ہے لحدیث ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوة واجبة علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوة واجبة علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر رواہ ابو داود"

اطلاع

آئندہ پرچہ میں ہمارے آنریبل جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب مدظلہ کا زبردست مضمون نکلیگا - ناظرین ابھی سے اس کے لئے چشم براہ رہیں - ناظرین کی بے تابی رفع کرنے کو ہمیں جناب کے مضمون کا خلاصہ ابھی سے بتا دینا بہتر ہے۔

بعمل کرے بدم گفتہ و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتہ -

ایک سوال اور اسکا جواب

بخدمت فیضدرجت جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ - بذریعہ اخبارات پنجاب معلوم ہوا کہ جناب نے ازراہ ہمدردی اسلام جلسہ ہائے اسلام میں برائے تبلیغ الاسلام اپنی زندگی مبارک کو وقف فرمایا ہے لہذا اسلام نیازمند کو مفصلہ ذیل سوالات کا جواب مرحمت فرما کر امید ہے کہ جناب نیازمند از حد مشکور ہوگا -

(۱) کیا یہ اخباری خبر سچی ہے ؟

ahmadimuslim.de

(۲) اگر یہ خبر سچ ہے تو کیا آپ انجمن ہدایت الاسلام کی سرپرستی یا ماتحتی میں تبلیغ اسلام کے فرائض ادا فرمائینگے یا حسب معمول و عادت آزادانہ طور پر زندگی وقف ہے؟

(۳) جو مقدس زندگانی آپ جناب اس سے پیشتر تبلیغ اسلام پر صرف فرما چکے ہیں بمقابلہ اس کے اس وقف کردہ زندگانی میں کسی خصوصیت کا لحاظ ہوگا؟

(۴) آریہ قوم کے جن رہنماؤں نے اپنی زندگانیاں اپنے قومی کاموں کے لئے وقف کی ہیں انہوں نے خود کو اپنی قوم کے حوالہ کیا ہے انکا اول حال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اہل وعیال کو چھوڑ شہر بشہر اپنی قوم کی خاطر اپنا چلتا ہوا کام چھوڑ رکھا ہے۔ امیری چھوڑ غریبانہ گذران [illegible] ان کے مقابلہ میں آپ نے اپنی قوم و ملت کے لئے کیا کچھ چھوڑا اور آئندہ [illegible] خاطر کس بوجھ کو سر پر اٹھایا ہے؟ بہرحال امید وار ہوں کہ خلاصہ [illegible] مع فکر کرمضمون فرما دیجئے۔ ہماری پنجابی سوسائٹی میں جو پیشگوئیاں کا [illegible] جناب سے اصلیت معلوم کرنے کی فرمائش کی گئی ہے۔

محمد ابراہیم وکیل اسلام محلہ ساوہ پیوان لاہور

جواب۔ اس واقع تو صرف اتنا ہے کہ جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے اپنی تقریر میں علماء کو انجمن کی طرف متوجہ کیا تھا جس پر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ اسلام اور انجمن کو دو قسم کے علماء کی ضرورت ہے ایک تو ان علماء کی جو مسلمانوں کو نماز روزہ عقائد وغیرہ کے مسائل سکھا دیں۔ دوسری قسم کے علماء وہ چاہئیں جو مخالفین سے جنگ (مناظرہ) کریں۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں چونکہ ایک قسم یعنی مناظرہ کا کسی قدر مجھکو ڈھب ہے جس کا ثبوت میں مباحثہ دیوریا اور نگینہ پیش ہو سکیں اسلئے میں انجمن کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر کہیں ایسے کام کی ضرورت پڑ جائے جس کو علماء نہ کر سکیں تو ایک ہفتہ یا کم از کم چار یوم پیشتر اطلاع آنے پر میں بشرط صحت حاضر ہو جاؤنگا۔

بیان تو صرف اتنا ہے جس پر میں بصدق دل قائم ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہمیشہ قائم رکھے آمین۔ اخباروں کا بیان مجھے معلوم نہیں کیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے [illegible] گذشتہ میں دیکھا تھا کہ مولانا [illegible] نے آپ کو وقف کیا ہے۔ پس اگر اس وقف کی تفصیل یہی ہے جو میں نے کہی ہے تو یہ ہے اگر کچھ اور ہے تو میں اسکا ذمہ دار نہیں۔

مرزا صاحب قادیانی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مرزائی اخباروں نے لکھا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ میرے گھر میں لڑکا ہوگا آخر لڑکی پیدا ہوئی۔ گو ہمارے خیال میں مرزائیوں کا اس واقع پر اعتراض کرنا بیجا ہے کیونکہ لڑکے سے لڑکی ہو جانے کی تو قادیانی واقعات میں بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں تاہم مولوی صاحب نے اس بات کی تکذیب کرنے کو ایک مختصر سا مضمون اہلحدیث میں بھیجا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"اخبار الحکم اور البدر میں جو لکھا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے مرزا کو تحریر کیا ہے کہ مجھے خواب یا الہام سے معلوم ہوا ہے کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا [illegible] ہوگا یہ محض بے فروغ [illegible] الہام کا دعویٰ کیا ہے نہ مرزا کے مقابلہ میں [illegible] نہ لڑکے کا نام مظہر اللہ رکھا ہے ان اخباروں کا مذہب کو وہ واپس لینگے یا بتقل میرے اصل الفاظ کے انکا او ثبوت پیش کرینگے تو پھر میں بتاؤنگا کہ میں نے مرزا کو کیا لکھا تھا اور کس نیت سے لکھا تھا اور وہ غلط ہوا یا وہ صحیح ہوگا۔ بالفعل میں بحکم وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا پر عمل کرتا ہوں۔ ابوسعید محمد حسین۔ ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء"

(اڈیٹر) مناسب تھا کہ مرزائیوں کے جواب کی انتظاری نہ کیجاتی بلکہ از خود اصل الفاظ شائع کر دئے جاتے۔ آئندہ ہر کس مصلحت خویش نکو میداند۔

مرزا سیالکوٹی اور ملک بیسار

گذشتہ سے پیوستہ

جبکہ منفی الخیال اور توحید و سنت کے شیدائیوں نے دیکھا کہ یہ سب کوششیں رائیگاں گئیں تو ہمت دیتے تھے کہ ان لامذہبوں کو کوئی اپنی لڑکی نہ دے اور ان سے رشتہ داری آخر اسی ہمکی کا بھی کچھ نتیجہ نکلا تو یہ دلاوری کے تھے کہ ان بیٹیوں کی جہیز و تکفین نہ جائے۔ مردوں کو کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ مگر چونکہ ان موحدین کی تعداد معقول ہوگئی اس ہمکی کی بھی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی اور گروہ موحدین برابر طریق توحید و سنت ثابت قدم ہے اور تعمیل احکام خدا و رسول میں اپنے والدین اور مرتبیوں کی بھی کچھ نہ مانتا۔ اب جبکہ سب طرف سے فضل صاحب کے پوجاریوں اور مدار صاحب کے

ahmadimuslim.de

جانے عیسائیوں کی کوشش اہل اسلام کی موجودہ ترقی کو روکنے میں ٹھکانے لگے جائے گی اور مسلمان لوگ عیسائی طاقت کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں [...] لوگ جو ہماری طرح خواب غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں ان [...] ہو نہیں سکتا کہ عیسائی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں اور نہ [...] ممکن ہے کہ مسلمان عیسائیوں کو نیست و نابود کر دیں کیونکہ دونو طاقتیں جیتی جاگتی ہیں ایک نے زمانہ حال کو موجودہ رنگت دی ہے اور دوسری اسوقت کے شائستہ ہتھیاروں سے اپنے آپ کو مسلح کرکے دور پکڑنا چاہتی ہے۔ یعنی اس ساری کشمکش یہ ہیں کہ ہندو اور دیگر قومیں جو ہندوؤں کی طرح اپنی ذمہ واریوں سے غافل ہیں ہاتھوں میں زمانہ آئندہ میں انجیل دی جاوے یا قرآن۔

اہلحدیث تو دست بدعا ہے ؎

اس طرح ہند کو اسلام سے بھر دے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

یادداشت بخدمت جمیع مسلمانان ہند

(از رسالہ دکن ریویو حیدرآباد دکن)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج ہم ایک نہایت اہم مسئلہ کے متعلق جس کے ساتھ ہماری رائے ناقص میں مسلمانان کی فلاح وابستہ ہے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جو کچھ ہمیں عرض کرنا ہے اس بات تو اس امر کی مقتضی تھی کہ کسی ہم سے زیادہ حیثیت اور ہم سے بڑے اسے خود قوم کے سپرد عرض مدعا کی خدمت سپرد کی گئی ہوتی تاکہ قائل کی جلالت شان اس کی گذارش کے لئے التفات و اعتنا کا سامان پیدا کر دیتی۔ لیکن کچھ [...] اسلامی حریت کے اثر سے متاثر ہو کر جس نے ایک ادنےٰ مزدور کو بھی پایۂ [...] رہنما بنایا ہے اور کچھ اس درد دل اور جوش طبیعت سے مجبور ہو کر جو ہماری بے بضاعتی اور بے سرو سامانی کا احساس نہیں اٹھانا چاہتا ہم یہ پیغام اپنے ہم [...] دینی تک اس امید پر پہنچانے کی جرأت کرتے ہیں کہ اللہ الاکرم قبل و منظر الی من قال کا اصول ہماری ناچیز گذارش کو بے اعتنائی سے بچا لیگا۔

یہ تو سب معلوم کون دنیا میں آئے دن انقلاب ہوتے رہتے ہیں کوئی بات ایسی نہیں کہ دنیا میں کوئی نئی تبدیلی نہ ہوتی ہو اور کوئی لمحہ ایسا نہیں کر اجزائے کائنات میں کوئی نیا تغیر نہ ہوتا ہو لیکن آجکل جو انقلابات ہمارے دیکھتے دیکھتے بپا ہو رہے ہیں وہ ایسے ہیں کہ تاریخ اقوام ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ جسطرح دریا کسی پہاڑی سوت میں سے نکلکر اول ایک چھوٹی سی پایاب ندی کی شکل میں خاموشی اور آہستگی کے ساتھ بہتا ہے مگر رفتہ رفتہ اطراف و جوانب کے کوہستانی نالوں کی مدد سے اپنے پاٹ کو چوڑا اور دہارے کو گہرا کرتا ہوا بڑے جوش و خروش سے موجیں مارنے لگتا ہے اور جب آبشار بن کر گرتا ہے تو اس کے تلاطم اور زخاری میں شان قیامت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح انسان نے بھی قرنہا قرن تک ارتقا کے مختلف اور گوناگون مدارج طے کرکے بیسویں صدی عیسوی کے شروع میں اس ترقی کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے جو سرعت میں برق کو شرماتی اور حدت میں ریڈیم کو مات کرتی ہے ایشیا جو صدیوں سے غفلت کی چادر تانے سو رہا تھا یکایک بیدار ہو کر اٹھ بیٹھا ہے۔ وہ بھٹی جو مدتوں سے سرد پڑی تھی دفعۃً گرما گئی ہے۔ ہر ملک میں حرکت پیدا ہو چلی ہے۔ ہر قوم میں حیات کے آثار نمودار ہو گئے ہیں جسطرح ایک بے نور اور بے حرارت آسمانی جرم جو ہزارہا سال سے اپنے محور اور اپنے مدار پر گردش کر رہا تھا کسی گم کردہ راہ کوکب سے ٹکرا کر از سر نو روشن اور زندہ ہو جاتا ہے اسی طرح آسمان ایشیا کے ایک چھوٹے سے تارے (جاپان) میں یورپ کے ایک بھولے بھٹکے شہاب ثاقب (روس) کے ساتھ ٹکرانے کے باعث حرکت اور حیات کی وہ آگ روشن ہو گئی جو یورپ کی انگیٹھیوں میں دہک رہی ہے۔ اسی سوز قومی نے چین سی خفتہ بخت سلطنت کو یک بیک آتش بجان کر دیا۔ اسی کی کچھ چنگاریاں ایران کی مشعل افروزی کا باعث ہوئیں۔ اسی کا دھواں حجاز ریلوے کے انجنوں کا سرمایہ بنا۔ اسی کے شعلے افغانستان سے جا بلند ہوئے اور اسی کا نور آجکل ہندوستان میں جگمگا رہا ہے۔

جاپان کا نام بر سبیل استعارہ آگیا تھا۔ سچ پوچھو تو یہ آگ جس حد تک ہندوستان سے تعلق ہے انگلستان کی لگائی ہوئی ہے۔ نہ انگلستان انسانی آزادی اور مساوات حقوق کا سبق پڑھاتا نہ یہ بے چینی جو آجکل کل اہل ہند کی رگ رگ میں موجود ہے وجود میں آتی مگر اس سے کہیں یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ضرب المثل والی اوس آگ کی طرح جس نے سو سال کی پرستش پر بھی گبر کو جلا دیا تھا یہ آگ بھی انگلستان کو جلا دیگی۔ اس آگ کی روشنی میں تو وہ احسان جو انگلستان نے ہندوستان پر کئے ہیں اور زیادہ نمایاں ہو جائیں گے اور چشم امتنان کو اپنے محسن کی صورت کے پہچاننے میں

ahmadimuslim.de

کون جیتے گا؟

مذہب عیسوی یا مذہب اسلام

مندرجہ بالا عنوان سے آبزرگنٹ (؟) لکھتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ اسلام نے مذہب عیسوی کے مقابلہ کی اب اچھی طرح ٹھان لی ہے انیسویں صدی میں عیسائی مذہب بعد دارو مدار پر تھا اور اسلام سویا پڑا تھا۔ آج بیسویں صدی کے شروع میں اگرچہ عیسائیوں نے اپنی پہلی ہمت اور کوشش کو کم نہیں کیا لیکن دین محمدی کے پیرو اپنی خواب غفلت سے بیدار نظر آتے ہیں اس لئے عیسائی لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ دنیا کے مذہبی میدان میں اب وہ اکیلے نہیں بلکہ ان کے مقابلہ پر ایک ایسی طاقت آن موجود ہوئی ہے جس کو وہ آسانی سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اسلامی کام کو شروع ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے لیکن اس کے پھیلاؤ کو دیکھ کر عیسائی دنیا ابھی سے دہشت زدہ نظر آتی ہے اور یہ بے وجہ بھی نہیں کیونکہ پچھلے چند سالوں سے مذہب اسلام برابر اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کے وہ علاقے جہاں مذہب برائے نام موجود تھا آج محمدی جھنڈے کے نیچے نظر آتے ہیں۔ اس کے پیرووں کی تعداد بنگال، بہار، جنوبی ہند، مغربی افریقہ، یوگنڈا اور دیگر ممالک اور جزائر میں لگاتار بڑھ رہی ہے جنوبی ہند کے ساحل مغربی پر والی صاحبان نہایت گرمجوشی سے دین کی تعلیم دے رہے ہیں چنانچہ ۱۸۸۱ء اور ۱۸۹۱ء کے درمیان مسلمان آبادی ان علاقوں میں ۹۱،۱۲۷ سے ۱۲۹۰۰۰ تک پہنچ گئی ہے اور آج اس سے بھی زیادہ ہو گئی ہوگی۔

اہل اسلام کی یہ سب ترقی عیسائی صاحبان کے لئے باعث خوشی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ اسے لاپرواہی کی نظر سے دیکھ سکتے ہیں اسلئے عیسائی اخبارات زبردست مضامین مذہب اسلام کی ترقی کو روکنے اور انجیل کے پرچار کو بڑھانے کیلئے لکھ رہے ہیں۔ مغربی افریقہ کے مشنری عیسائی دنیا کو اسلامی خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے نہایت پرزور اپیلیں اس امر کیلئے کر رہے ہیں کہ دین محمدی کا جھنڈا افریقہ کے ان علاقوں میں جانے نہ پاوے جہاں ابھی تک پہونچنا اسے نصیب نہیں ہوا کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اگر ایک دفعہ بھی اسلامی جھنڈا اس جگہ پہونچ گیا تو پھر افریقہ کی مزید اصلی آبادی کو عیسائی بنانا تو درکنار وہاں کے پہلے عیسائی شدہ لوگوں سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا اور افریقہ کا ہی کیا ذکر ہے۔ ہندوستان میں جو کام مسلمان لوگ کر رہے ہیں وہ بھی عیسائیوں کے سامنے ہے بنگال میں مسلمان آبادی ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ دوسرے صوبجات میں چھوٹی ذاتوں کے لوگ تبدیل مذہب کیلئے تیار بیٹھے ہیں کیونکہ ان کے اپنے بھائی جو بڑی ذاتوں کے ساتھ مذہب رکھتے ہیں ان کے ساتھ سلوک کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔

امریکہ کا مشہور اخبار کرسچن ہیرالڈ اسی اسلامی خطرہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ایک اور ثبوت اسلامی گرمجوشی کا "پین اسلام ازم" کی تحریک ہے مسلمانوں کے اپنے قول کے بموجب اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر کے اہل اسلام میں پولیٹیکل اور سوشل اتحاد پیدا کر کے انہیں تمام عیسائی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جاوے۔ پچھلے کئی سالوں سے معلومات اور شریعت اردو نہایت سستے اور باتصویر اخبارات قسطنطنیہ سے شائع ہو کر عیسائی طاقتوں کے برخلاف جو اہل اسلام پر حکمران ہیں جہاد کر رہے ہیں۔ ہندوستان، افریقہ، ملایا میں دینداروں کو آمادہ کر رہے ہیں کہ وہ آنیوالے جنگ کیلئے تیار رہیں۔ یہ اخبارات بعد قاہرہ کے المؤید جیسے اخباروں کے ان تمام اصلی یا فرضی ظلموں کو جو اہل اسلام پر عیسائی طاقتوں کی طرف سے ہوتے ہیں ہر وقت مشتہر کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ فرانس گورنمنٹ نے ایک دفعہ معلومات کا اپنے مقبوضات میں آنا بند کر دیا تھا باوجود اس کے اس کی ہزاروں کاپیاں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بڑی سوسائٹیاں لنڈن، پیرس، جنیوا، ممالک متحدہ امریکہ اور دیگر غیر ممالک میں موجود ہیں۔ یہ سوسائٹیاں اسلامی ممالک میں کیسی اچھی حالت میں ہیں ہم بالتحقیق کچھ نہیں جانتے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اسوقت ۱۴ اخبار ان کے خیالات کا پرچار دنیا میں کر رہے جنمیں سے ۲ صرف مصر کے دار الخلافہ قاہرہ سے نکلتے ہیں۔

عیسائی چرچ کا فرض ہے کہ اس تحریک کے مذہبی پہلو کا مقابلہ کرے چاہئے کہ ہم پین اسلام ازم کا مقابلہ اپنے پرچار کے کام سے کریں۔ ہمیں مخالفوں کے گھر تک پہنچنا چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم عربستان میں جاویں۔ ہمیں کہ ہم سوڈان اور وسطی ایشیا میں پہنچیں اور وہاں جا کر ان لوگوں کو جو ورنہ اپنے ریگستانوں کو عبور کر کے وہ لوگ آگ کی طرح دنیا تمام مسیحی لٹریچر عیسوی کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے۔

عیسائی لوگ اہل اسلام کی لہر کو روکنے کی تیاری کر رہے ہیں اور مسلمان پریس، سوسائٹیوں اور کتابوں کے اوزاروں سے مسلح نظر آتے ہیں۔ جیتنا ہے؟ اہل اسلام یا عیسائی۔

دونوں پارٹیاں اسوقت اپنے اپنے مشن کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہی ہیں

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. R. 352)

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار + جب مل گیا قول مصطفے کی

نمبر ۲۷

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۵

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی مضبوطی کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط منفعت درج کئے جائینگے مگر نا پسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں ہے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے " " ... ؎

رؤسا و جاگیرداران سے " ... للعہ

عام خریداروں سے " ... ۱۲ / ۶

" ششماہی ... ۸ / ۲

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے ۵

امرتسر مورخہ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۸ مئی سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

علماء سلف میں تبادلہ خیالات و مسائل کی تحقیق کا یہ طریق تھا کہ ایک دوسرے سے دریافت کر لیا کرتے تھے اس رسم کی بنا سب سے اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں رکھی تھی ان سے بعد بھی علماء سلف میں دستور رہا آجکل بفضلہ تعالیٰ وہ سامان میسر ہیں کہ سابق میں نہ تھے گذشتہ زمانہ میں علماء کا مجمع کسی خاص تقریب پر ملتا تھا جس سے تبادلہ خیالات ہوسکے مگر اس زمانے میں اخبارات اور رسائل کے ذریعہ سے بہت آسانی کے ساتھ تبادلہ ہو سکتا ہے اسی لئے خاکسار نے مسئلہ امامت و اقتدا کے سامنے پیش کر کے آراء بہار کو سو درخواست کی تھی مگر ناظرین یہ سنکر کچھ متعجب ہونگے کہ باوجودیکہ ہر ایک صاحب کی تحریک بھی سے الفاظ میں لکھی جاتی ہے تاہم اس مذاکرہ علمیہ پر بعض احباب سخت ناراض ہیں عجیب عجیب الفاظ میں خفگی کا اظہار کرتے ہیں جس کے یہ معنے ہیں کہ آجکل کے علماء میں یہ حس ہی نہیں کہ کسی مسئلہ میں تبادلہ خیالات کر سکیں یا اپنے خلاف منشاء سن سکیں جو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے میری غرض اس مسئلہ کے چھیڑنے سے یہ تھی کہ فریقین کے دلائل مخفیہ کا اظہار ہو جائیگا۔ یہ غرض نہ تھی کہ جو کچھ میں

یہاں درج تسلیم کیا جاتا ہے۔ بھلا اگر یہ غرض ہوتی تو میں مخالف آراء کو کیوں درج کرتا۔ باوجود اس کے میں اب بھی اعلان کرتا ہوں کہ ناظرین فریقین کے دلائل سنتے جائیں جس صاحب کو جو دلیل پسند ہو اسی پر عمل کرے۔ میں نہیں کہتا کہ بغیر سنے فریق مخالف کے صرف میرے بیان کو صحیح جانیں۔ حاشا و کلا۔ غرض میں نے جو کچھ کیا میری نیت کو خدا جانتا ہے انکل امرء مانوی

مسئلہ مذکورہ کا خلاصہ بار بار لکھا گیا جو صرف دو حرف ہے کہ امام اور مقتدی میں (اداء) ارکان میں تو ربط ہے مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ربط نہیں۔ اسکی تشریح ۲ صفر ۱۳ مارچ کے پرچہ میں منقول ہو گی۔ ناظرین اس دعوے کو ملحوظ رکھکر ہماری تائید میں مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی تحریر بغور پڑھیں۔

واضح رہے کہ مولانا کی پرشوکت تحریر حسب شرائط مشتہرہ اس قابل تو نہ تھی یا یوں کہئے کہ اخبار اہلحدیث اس قابل نہ تھا کہ اس میں درج ہوتی کیونکہ ساری تحریر میں بجز تو تو میں میں کے اور جو کچھ ہے ناظرین خود ہی دیکھ لینگے اسی لئے جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری جیسے حلیم سلیم بزرگ نے تحریر مذکور دیکھکر

یہ رائے ظاہر کر دی تھی کہ قابل اندراج نہیں۔ لیکن میں نے اس کو اس لئے درج کیا ہے کہ ایک تو ناظرین میری بے تعصبی کا اندازہ لگا سکیں دوئم مسئلہ کے ضعف و قوت کا امتحان کرینگا انکو موقع ملے کہ ایسے بڑے بڑے علماء بھی جب اس کے متعلق کوئی صحیح آیت یا حدیث پیش نہیں کر سکتے تو پھر کون کریگا ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ جینے سے سوا ہے ✦ جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہے

بہر حال مولانا صاحب بٹالوی جو کچھ فرماتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

ایک مسلمان کو دو امام ایک مسلمان دوسرا مرتد از اسلام

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا

دوئی بد ہے جب عشاق معنوی کو رہے ✦ خدا بھی و محمد ہے کیے دو امام کیے

اخبار مسمیٰ اہلحدیث و صفر ۱۳۲۸ھ ۱۳ مارچ ۱۹۱۰ء میں ایک حیرت انگیز تعجب خیز مضمون بعنوان امامت و اقتدا درج ہو کر شائع ہوا ہے جس کی ایک کاپی اڈیٹر مذکور نے اپنی عادت قدیمہ کا خرق و خلاف کر کے بغرض طلب جواب و اظہار رائے صواب و بوعدہ اندراج اخبار ہمارے پاس بھی بھیجی ہے اس مضمون کا ماٹو یہ مصرعہ بنایا گیا ہے ؎ دل بگر کند اقتدا قبلہ کیے امام دو۔

اس ماٹو کے مقابلہ میں ہم نے اپنے مضمون کا عنوان مندرجہ بالا نظم بنایا ہے اور وہ بیت بطور جواب وہ بیت ہے جسکو ہم نے زیب عنوان بنایا ہے اور وہ بیت جو بحکم قرآن سے مستفاد و مستنبط ہے اڈیٹر اخبار مذکور نے جو کچھ اپنے مضمون میں بیان کیا ہے وہ من اوّلہ الی آخرہ محض مغالطات و مزخرفات ہیں دیگر ہیچ۔

ہم اپنے مضمون میں ان سب مغالطات سے قال اقول والی بحث کرنا اور انکی نسبت اپنی مخالفانہ رائے کو ظاہر کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ ان مغالطات میں بلا طائل تطویل عمل میں آئی ہے اور ہم ایسے بے شغل و بیکار نہیں کہ ان سب کے متعلق قال اقول والی بحث کر کے ویسی ہی تطویل کے مرتکب ہوں اور اس بیت کے مصداق بنیں ؎

فارغ مباش کچھ کیا کر ✦ ٹانکے ہی ادھیڑ کے سیا کر

لہذا ہم بطور مشتے نمونہ خروار و یکے از ہزار: صرف تین مغالطے اس مضمون کے ظاہر کرتے ہیں اور ان مغالطات کے متعلق اپنی رائے با دلیل ظاہر کرتے ہیں جس سے اس کے سب مغالطات باطل و بیکار ہو جائیں اور کوئی فقرہ کوئی جملہ کوئی دلیل اس کی ایسی باقی نہ رہے جس کے جواب دینے کی حاجت باقی رہجاوے اور دیکھتے ہیں کہ اڈیٹر اخبار مسمیٰ اہلحدیث ہمارے مضمون با دلیل کو حسب وعدہ درج اخبار کرتا ہے یا علیٰ سنتہ القدیمہ اس وعدہ کے خلف[۱] سے مصداق صحیح وما یضل بہ الا الفاسقین بنتا ہے۔

مغالطہ اوّل

یہ مضمون درحقیقت تو کرشن ثانی مسیلمہ زمانی مرزا غلام احمد قادیانی دجلیہ کی ہے حفظ کی تائید اور اسکو لائق امامت[۲] بنا کر اس کے اسلام و ایمان کی تصدیق کے لئے لکھا گیا ہے مگر راقم مذکور نے اپنے دم اتنادہ احمقوں میں سے کوئی نہ کوئی عقل کا اندھا گانٹھ کا پورا اتو سیدھا کرنے کے لئے شروع مضمون میں مرزا کو بھی اپنا مخالف مخاطب بنا کر اس الزام کا مورد ٹھیرایا ہے کہ اس نے بھی اپنے پیروں کو یہی فتوے دیدیا ہے کہ اپنی مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔ تا کہ احمق اور بے علم اہلحدیث رد مرزا کے شائقین اس کے اخبار کے ناظرین یہ سمجھ لیں کہ یہ مضمون مرزا کے مقابلہ میں لکھا گیا ہے اور اسوجہ سے اسکے اخبار کے خریداروں کی تعداد بڑھا دیں اور دھڑا دھڑ فلوس برسا دیں اور اڈیٹر کا کیسہ بھر دیں جو اپنے ہر ایک کارنامہ میں مصرعہ ایں از پئے آنست کہ زر می طلبی [illegible]

---

[۱] مولانا معاف فرمائیگا یہ تو اپنا عکس آپنے مجھ میں دیکھا ہو۔ آجتک تو آپکے مطبوعہ وعدہ کے نیچے ہیں جن کا خلاف آپنے کھلے بندوں کیا۔ کیا میرے متعلق آپنے علماء وامرہ کے فیصلے کو منظور کرنیکا وعدہ نہ فرمایا تھا؟ ہوا جسکا آپکی اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ میں بعنوانہ ۱۹۱ درج ہے۔ پھر کیا آپنے ان کے فیصلے کو منظور فرمایا؟ بعد ازاں تین علماء (مولانا محمد بشیر صاحب۔ مولانا خلیل احمد صاحب۔ مولانا عبد الحق صاحب دہلوی) کو آپنے منصف بنا تو ان سے بھی آپنے فیصلہ کرایا؟ پھر میں نہیں جانتا کہ کس قلم سے آپ مجھکو خلاف وعدہ کہتے ہیں جنکی کیفیت ہی ایو الوفا رہے۔

[۲] سہ مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں۔ (اڈیٹر)

[۳] محض افترا ہے میں نے مرزا کی اقتدا کا کہیں بھی فتوے نہیں دیا آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو حوالہ پیش کریں بلکہ ۱۰ اپریل کے اہلحدیث میں اور اس سے آگے پیچھے بھی میں نے بالتصریح لکھدیا ہے کہ مرزا دہریہ ہے وہ تو میرے فہم میں خدا کو بھی نہیں مانتا تو نماز کو فرض کیا جانتا ہوگا (اڈیٹر)

[۴] مولانا اگر میں زرطلب ہوتا تو تھوڑی سی سرکاری امید یا امام مہدی کا انکار کر دیتا (ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ [illegible]) اور محمد چٹو لاہوری اہل قرآن کو بھی مرزا کا علیحدہ جواب [illegible]

[illegible] مولانا کا دعوے کو میں نے دلیل بیان کر دیکھایا دیکھو گے اور لکھا ہوا اسکو مطابق آپکی تحریر کے [illegible] حیا بیچ دیا ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کا مصداق بن رہا ہے گو دنا اہلحدیث بھی (بے علم ہی کیوں نہوں) تمام مضمون کو پڑھکر یا تنکر سمجھ جائینگے اور یہ کہہ اٹھینگے ؎

بہر رنگیکہ آئی سے سنناسم * بہر رنگیکہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم۔

اور صاف کہینگے کہ جب اس مضمون میں مرزا وغیرہ ملحدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز کہا گیا ہے[a] تو پھر یہ الزام حقیقتہً اور در پردہ مرزا کے حق میں ایک انعام ہے اور اسکا مطلب او دوسرا پیرایہ و عنوان یہ ہے۔ مرزا صاحب! میں تو آپکی امامت کو بیہودہ جائز بتا کر آپ کو مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتا ہوں آپ اپنے پیروؤں کو اقتدا مسلمانوں سے منع کر کے مسلمانوں سے علیحدہ کیوں ہوتے ہیں۔ آپ ذرا صبر و تحمل کو کام میں لاویں اور میری حکمت عملی اور گہری پالسی کو باریک نگاہ سے دیکھتے رہیں کہ کس حکمت سے مسلمانوں کو آپکے ساتھ ملا دیتا ہوں[b]۔

مغالطہ دوئم

پھر اس مضمون میں نماز کی صحت اور قبولیت میں فرق بیان کر کے کہا ہے کہ اس کی صحت تو اس کے ارکان (رکوع سجود) اور شرائط (طہارت بدن و لباس وغیرہ) کے ادا اور پورا کرنے سے پوری ہو جاتی ہے اس کے پورا ہونے میں ان امور کا کچھ دخل اور کچھ اثر نہیں جو اس کی قبولیت کے شروط ہیں اور اس کی قبولیت ان امور اخلاقی اعتقادی کے ماننے و بجا لانے سے ہوتی ہے جنکو تمامیت نماز میں کچھ دخل نہیں ہے۔ ان ہی امور مدار قبولیت سے خوش اعتقادی کو بیان کیا ہے اور اس خوش اعتقادی کی ضد بد اعتقادی کو مانع قبولیت نماز ٹھیرایا ہے نہ مانع صحت و تمامیت نماز تو یہ ایک زہریلا اور مہلک اور دین و ایمان کا مبطل و بیخ کن مغالطہ ہے کہ جو شخص اس مغالطہ میں پھنس جائیگا وہ ایمان و اسلام سے ہاتھ دہو بیٹھیگا

اور اس جعلی بیت مشہور کا عامل ہو جائیگا ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام * با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اور بعید نہیں کہ ناظرین و معتقدین اخبار مسمی اہل حدیث جو اکثر بے علم مجتہد ہیں اور بعض عالم ہو کر اپنے علم و فضل کو خیر باد کہکر اس اخبار کے ایسے مضامین پڑھکر سکوت میں ہیں اور اوڈیٹر کے ایسے ہفوات پر انکو متنبہ نہیں کرتے اس مغالطہ میں پھنس گئے ہوں اور سمجھتے اور کہتے ہوں کہ شیر پنجاب اور ہیرو میدان مناظرہ نے کیا باریک فرق نکالا ہے جس سے ہمکو تقلید مذاہب اہل سنت و جماعت سے آزاد کر کے ہر ایک مذہب والے کے پیچھے نماز پڑھنے میں آزاد و خود مختار کر دیا ہے۔

اگر واقعی اس فرقہ کے لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے تو حسبۃً للہ انکی خدمت میں یہ ناصحانہ التماس ہے کہ اس مغالطہ سے بچنے کے لئے اس شیر بہادر سے پوچھیں کہ خوش اعتقادی و بد اعتقادی سے جو نماز کی قبولیت و عدم قبولیت کے موجب ہیں نہ انکی تمامیت میں دخل تمہاری کیا مراد ہے اگر خوش اعتقادی سے صرف عقیدہ اہل سنت و الجماعت اور بد اعتقادی سے اس کے مقابلہ میں عقیدہ بدعت مفسقہ غیر مکفرہ مراد ہے تو یہاں اس فرق کے بیان سے آپ کوئی دور کی کوڑی نہیں لائے جس سے اس قسم کا فائدہ مرزا وغیرہ ملحدین کے جواز اقتدا کو پہنچ سکے۔ مرزا اور اس کے معتقدین بدعت مفسقہ غیر مکفرہ کے معتقد و مرتکب نہیں بلکہ وہ تو معتقد و مرتکب بکفریات قطعیہ ہیں (جیسے انبیاء خصوصاً خاتم النبیین اور حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین[c] دوزخ بہشت کے آلام و نعیم سے انکار وغیرہ وغیرہ)

---

[a] اس جھوٹ کا وہی جواب ہے جو قرآن مجید میں ہے .... (اڈیٹر)

[b] ناظرین! مولانا کے مضمون کا ایک حصہ تو ختم ہوا آپ لوگ ذرہ دوبارہ اس پر نظر ڈالیو کہ مولانا صاحب نے میری درخواست پر اپنے وعدہ کے موافق امر متنازع پر کوئی دلیل بھی دی ہے۔ اسکا فیصلہ آپ لوگوں کی رائے پر ہو (اڈیٹر)

[c] مولانا! آپ خفا تو بہت ہوئے ہیں مگر دلیل کوئی بھی پیش نہیں کی آئندہ کو دین و ایمان سے ہاتھ دہو لینگے۔ خیر ناظرین سنتے جائیں۔ شائد آگے چلکر کچھ ملجائے۔ ان کے پاس ایک ہی پرانا اوزار ہے جس سے ہر میدان میں آپ کام لیتے ہیں کہ اپنے مخالف رائے کو بے علم جاہل۔ خر اسانی ملا وغیرہ کہکر دباؤ ڈالا کرتے ہیں مگر جناب یاد رہے کہ اب اس قسم کے ہتھیار کوڑی دام نہیں پاتے اب تو دلیل سے کام چلتا ہے نہ کہ زبانی لفاظی میں۔ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (اڈیٹر)

مرزا نے جو حضرت مسیح کی توہین کی ہے اسکی بابت تو ہم اخبار ۳ اپریل کے اہلحدیث میں لکھ چکے ہیں لیکن بغور دیکھا جائے تو اس ظلم کے مجرم دوسرا بھی آپ حضرات ہی ہیں جنہوں نے اشاعت السنۃ میں قرآنی مسیح اور انجیلی مسیح میں تفریق کر کے دو رنگ ڈھنگ انکے کھا کر بد زبانی کی بنیاد دکھائی۔ پھر اسی پر قادیانی دجال نے عمارت بنائی اور حضرت مسیح کو یسوع کے نام سے خوب سنائیں

ahmadimuslim.de

جس کی نظر سے علماء ہندوستان و پنجاب نے انپر فتوے کفر لگایا ہے۔ اور اسکا ذکر تم نے خود اس مضمون میں کیا ہے اسکی جواب میں اگر وہ یہ کہے کہ اس فتوے سے میں متفق نہیں ہوں اور مرزا کو بدعتی مفسد کا معتقد و مرتکب جانتا ہوں اور معتقد کفریات اور کافر نہیں جانتا تو پھر آپ لوگ اسکو بھی مرزا کا بھائی اور چھپا مرزائی خیال کریں اور مرزا سے اسکی مخالفت ظاہری کو جنگ زرگری سمجھیں اور اس کے رسالہ مرقع قادیانی وغیرہ کو ہاتھی کے دانت خیال

ہم اس موقع پر ناظرین کو منتظر رکھنا نہیں چاہتے اس لئے آپ دونوں (مرزا اور مولانا) کے اصل اقوال سامنے رکھکر اہل انصاف سے انصاف چاہتے ہیں۔

مولانا بٹالوی صاحب نے ۱۸۹۳ء میں ایک مضمون "عصمت انبیاء" لکھا تھا جس میں سے بعض فقرات درج ذیل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"اسلئے انجیلی مسیح کے جملہ امور کو جو مذکور ہوئے قرآنی مسیح نے اور قرآن نے غلط قرار دیا ہے وہ خطا جو حسب اطلاق انجیل میں ہوتا ہے بلکہ بیان خطا سے گمراہی و سرکشی و فساد کیشی مراد ہے۔ لہذا اس مسیح کو عصمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نسبت نہیں ہے (اشاعت السنۃ جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱ سنہ ۱۸۹۳ء)"

اس مضمون میں مولانا بٹالوی نے اس تفریق (قرآنی مسیح اور انجیلی مسیح) کی داغ بنیاد قائم کر دی ہے۔ اسی بنا پر دجال قادیانی نے ایک نئی عمارت بنانے کو یوں لکھ مارا کہ۔

"یہ خدائے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی ×××× ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹)"

ہمارے اس دعوے کا ثبوت کہ دجال قادیانی نے یہ تفریق مولانا بٹالوی سے سیکھی ہے اور اس تفریق کے بانی اور اس توہین کے اول مجوز مولانا بٹالوی ہیں خود اسی سے ثابت ہے کہ مولانا کا مضمون ۱۸۹۳ء میں شائع ہوا ہے اور قادیانی کا مضمون جنوری ۱۸۹۷ء میں نکلا ہے اس تقدم تاخر ہی سے یہ نتیجہ صاف برآمد ہوتا ہے کہ

الفضل للمتقدم۔ مولانا مسیح ہے؟ ؎

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا ۔ پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

خدا آپ کو اس نیک رسم کے اجرا کی جزا دیو ے من سن سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها۔ (اڈیٹر)

؎ کا ذکر کیا کا فرسوا انجا دہریہ جانتا ہوں۔ آگے چلئے (اڈیٹر)

کریں جو کھانے کو اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ (کیا معقول دلیل ہے؟ اہلحدیث)

اور اگر خوش اعتقادی سے تمہاری مراد اسلام ہے اور اس کے مقابلہ میں بد اعتقادی سے کفر مراد ہے تو پھر تمہارا اسلام کو داخل ارکان نماز نہ کہنا صرف قبولیت نماز کی شرط قرار دینا اس امر کو تجویز کرتا ہے کہ مسلمان کو اپنی نماز میں ایک پادری یا پنڈت کو یا کسی یہودی یا دہریہ کو اگر وہ وضو کر کے روبرو قبلہ ہو کر نماز پڑھے اور اس میں رکوع سجود وغیرہ ارکان ادا کرے امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اس کے جواب میں اگر صاف طور پر کہو کہ ہاں مسلمان کو پادری یا پنڈت یہودی یا دہریہ کے پیچھے بھی نماز پڑھ لینا جائز ہے تو پھر تمہارا اختیار ہے اس کو مسلمان اہل حدیث سمجھکر اس کے ساتھ رہو خواہ اس سے الگ ہو جاؤ ہم بالفعل اسپر کچھ بحث کرنا نہیں چاہتے ہمارے نزدیک کوئی مسلمان تجویز نہ کریگا کہ پنڈتوں اور پادریوں کو نماز میں امام بنانا جائز ہے اور جو ایسا کہے وہ خود بھی ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے۔

مغالطہ سوم

اس مضمون میں میرے ایک عزیز اور میرے ایک معزز و مخلص دوست اہل علم

؎ میں بھی آپکی اس رائے سے متفق ہوں مگر ای جناب آپ کو جواب لکھنے کی کیا جلدی تھی ایک دفعہ میرا مطلب تو سمجھ لیتے۔ اہلحدیث مورخہ ۱۷ اپریل میں بھی لکھ چکا ہوں اور اب بھی عرض کرتا ہوں کہ صحت نماز کے لئے ادعاء اسلام کی ضرورت ہے اور قبولیت کے لئے حقیقی اسلام کی۔ پس جو شخص دعوی اسلام کرتا ہو۔ اس کے پیچھے نماز جائز سمجھتا ہوں مگر مرزا قادیانی کو اس سے مستثنے جانتا ہوں کیونکہ اس کے بیرونی قرائن سے پایا جاتا ہے کہ وہ ادعاء اسلام محض ابلہ فریبی کی غرض سے کرتا ہے نہ کہ اسلام کو حق جانکر۔ پس آپ کو پادری اور پنڈت جی کی کتہا کی کیا حاجت اور کیا اعتراض۔ جب وہ اسلام کے مدعی بھی نہیں ہیں تو صحت نماز کیسی ہوگی لہذا آپکا اعتراض سطحی ہے۔

آپنے اس مقابلہ میں بھی غلطی کھائی ہے کہ خوش اعتقادی سے مراد اسلام ہے اور بد اعتقادی سے مراد کفر ہے جیسا کہ پنڈت یا پادری اور پنڈت کی نسبت آپ نے مثال کی ہے۔ حالانکہ پنڈت اور پادری تو میت کی قید ہی سے خارج ہیں۔ پس بد اعتقادی سے مراد ہے باقرار اسلام غلط اعتقادات کا معتقد ہونا جو اسلام کی سچی تعلیم کے برخلاف ہوں ایسے شخص کے پیچھے میں جواز اقتدا کا قائل ہوں۔ کوئی دلیل میرے خلاف ہے تو لائیے۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

سے فرزند کی تحریرات مضامین متعلقہ امامت مبتدعین و ملحدین کو بے اعتبار ٹھیرانے سے لیتو اس خاکسار کی نسبت اس کا یہ کہنا ہے کہ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسکو چنیں وچناں الفاظ (مکروہ) سے یاد کیا ہے یہ بھی ایک دروغ آمیز دہوکہ دہی اور ابلہ فریبی ہے خاکسار نے ان مضامین اور تحریرات مذکورہ کی نسبت ناپسندیدگی ظاہر نہیں کی اور نہ انکو حق میں ایسے الفاظ ناشائستہ کہنے جائز رکھتا ہے ان مضامین تحریرات کے اصل مدعا سے مجھکو کلی اتفاق ہے گو بعض دلائل و طرز استدلال میں اختلاف ہو۔ جو الفاظ میں نے اس عزیز کے حق میں کبھی کہے ہونگے وہ شفقت و نصیحت کی نیت سے کہے ہونگے۔ ان الفاظ سے وہ چند بڑھکر ہیں جو میں نے ایڈیٹر اخبار مسمی اہل حدیث کے حق میں کہے ہیں اگر میرے الفاظ ایڈیٹر مذکور کے نزدیک کوئی اثر رکھتے ہیں تو ان کا اثر اس کو اپنے حق میں بھی تسلیم کرنا پڑیگا ورنہ عزیز مذکور پر ان الفاظ کا الزام دہوکہ دہی اور ابلہ فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟

تتمہ مضمون

ہمارے اس مضمون کے اس الزام کہ "اگر اعتقاد اسلام شرط صحت نماز نہیں تو چاہیے کہ ایک ہندو پنڈت یا عیسائی و یہودی کے پیچھے بھی مسلمان کو نماز پڑھ لینا جائز ہو" کے جواب میں اس نے اخبار وکیل ۲۰ مارچ میں یہ مشتہر کر دیا کہ یہی ایک موضوع بحث کا ہے کہ جو شخص نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادا و فرض نماز پڑھے اس کے پیچھے اقتدا جائز ہے خواہ وہ کسی فرقہ کا اور کسی خیال کا ہو اس جواب میں اس نے اپنے دام افتادہ احمقوں کو (کہ گو وہ تمام کے علماء ہیں اور در حقیقت فقہ فی الدین سے محروم اور الفاظ قرآن و حدیث میں صرف سطحی نظر رکھتے ہیں) یہ جتایا ہے کہ پنڈت عیسائی یہودی نماز کو فرض جانکر کبھی نماز نہ پڑھینگے لہذا انکی امامت کو فرض کر لینے سے مجھپر الزام کیونکر قائم ہو سکیگا۔

اس کے جواب میں ہم ایسے ہی شخص کو جو نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادا فریضہ ارکان نماز ادا کرے انکی بحث کا موضوع تسلیم کرکے ان ہی لوگوں کو پیش کرتے ہیں جو نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادائے فریضہ ارکان نماز کو ادا کرتے ہیں اور بعض فرائض کے علاوہ پچھلی رات کو اٹھکر رو رو کر تہجد بھی ایسی پڑھتے ہیں کہ انکی نمازوں کے مقابلہ میں راشد مسلمانوں کی نمازیں ہیچ و حقیر مصداق حدیث یحقر احدکم صلوته مع صلوتهم وصیامه مع صیامهم نظر آتی ہیں مع ہذا انکے عقائد میں ایسے امور کفر یہ موجود ہیں جو راشد مسلمانوں کی نظر میں انکو دائرہ اسلام سے خارج اور مصداق یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمية میں داخل کرتے ہیں اور راشد علماء اسلام ان امور کی نظر سے ان پر فتوی کفر لگا چکے ہیں ایسے لوگ ایڈیٹر اخبار مذکور کی بحث کا موضوع تو یقیناً ہیں پھر کیا وہ ان لوگوں کے پیچھے بھی اقتدا کو جائز رکھتا ہے۔ اگر جائز رکھتا ہے تو صاف الفاظ میں ظاہر کرے کہ اس کے نزدیک اعتقاد اسلام اور اجتناب اعتقاد کفر شرط صحت

لله تم نے بھی ان مضامین کی نسبت نہیں کہا تھا آپ مضمون زیر بحث کو بغور پڑھنے کی

خلقہ مولانا! دور بھی اچھی نہیں۔ زبان دبا کر کیوں تسلیم کرتے ہیں آپنے میرے مکان پر دریچہ کے پاس بیٹھکر ظہر کے وقت اگر اس بیچارے کو گدھا نہیں کہا تھا تو صاف کہدیجئے اگر مگر کی حاجت کیا۔ ہاں میری بابت جو آپنے فرمایا ہے سو مجھے یاد نہیں کہ ایسے کریہہ الفاظ سے مجھے کبھی آپنے یاد کیا ہو گو آپکی شان اور عادت شریفہ سے بعید نہیں کیونکہ جس طرح مرزا قادیانی کا اصل ہے کہ جو میرا مخالف ہے وہ حرامزادہ ہے اسی طرح جناب کا بھی گویا عام اصول ہے کہ جو آپکا مخالف رائے ہے وہ جاہل ہے گدھا ہے۔ مسکین ملا ہے۔ واعظ ہے وغیرہ ہے تاہم مجھے یاد نہیں کہ مجھے آپکے ان خطابات سے کبھی اعزاز حاصل ہوا ہو۔ اگر ہوا بھی ہوگا۔ تو مخالفانہ ہجو میں جو قابل سند نہیں لیکن عزیز مذکور سے تو آپکو رنج نہیں بلکہ وہ آپ کو اپنا امام جانتا ہے اور آپ اس کو اپنا عزیز کہتے ہیں لہذا یہ قول آپکا اس کے حق میں قطعی فیصلہ ہے (ایڈیٹر)

کے کبھی بھی خلاق کریمانہ ہیں۔ مولانا بہو افسوس سے وہی کہنا پڑتا ہے جو ایک زمانہ میں جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کی طرف سے آپکو لکھا گیا تھا کہ ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی ٭ جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

آپکے اخلاق کی شکایت کریں تو آواز آتی ہے کہ کوئی نئی بات نہیں کیا آپنے اسی میں کامیابی سمجھی ہے کہ ہر جگہ انا الحق کی آواز اٹھائی جائے۔ افسوس جل گرد و جبلت نگردد

مولانا! زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے ؎

شیخ صاحب زمانہ نازک ہے ٭ دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

گو آپکی یہ عادت قدیمہ ہے جو طبیعت ثانیہ ہو رہی ہے کہ اپنے مخالف کو جھٹ سے جاہل۔ بے وقوف۔ خراسانی ملا وغیرہ لکھا کرتے ہیں مگر کیا مولانا آپ اپنی اس عادت شریفہ میں تبدیلی گوارا نہ فرماوینگے؟ واللہ سخت غلطی کرینگے۔

(ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

نماز نہیں ہوتی ہے اس سے بھی اس الزام پنڈتوں، عیسائیوں، یہودیوں کے
پیچھے نماز پڑھنے کی تجویز کا رشتہ قائم ہوگا کیونکہ ایسے نام کے مسلمان نمازیوں
اور پنڈتوں عیسائیوں میں کچھ فرق نہیں اور اس سے وہ شخص فوت من المطلق
دوقف تحت المیزاب کا مصداق بن جائیگا۔ یا وہ ان الفاظ میں:۔
اقرار کرے کہ وہ مسلمان کہلانے والوں اور مسلمانوں کی طرح نمازیں پڑھنے
والوں میں عموماً کسی شخص کو اور خصوصاً جماعت مرزائیہ گوپال کرشن قادیان
نائب الدجال کو اور اس کے اعتقادات کفریہ کے معتقدین کو کافر نہیں جانتا
اور جو بظاہر وہ اس سے مرتد قادیانی وغیرہ میں مخالفت کرتا ہے وہ جنگ
زرگری ہے اور حق کے داخلہ ہیں اور در حقیقت وہ انکو اپنا دینی بھائی اور
ہم اعتقاد مومن جانتا ہے۔ اس اظہار اقرار کے بعد ہم اڈیٹر مذکور کو اور انکے
موافقین معتقدین فتویٰ سے سلفی علماء کو ثابت کر دکھائینگے کہ مسلمان کہلانے
والوں اور نماز پڑھنے والوں میں بھی بہت کا فر ہوتے ہیں جنکو اقتدا خدا تعالیٰ

ـــــ صاف صاف کیا واضح و صریح کہتا ہوں کہ مدعیان اسلام کے پیچھے (با ستثنا مرزا)
اقتدا درست ہو مگر آپ مغالطہ نہ دیں کہ اعتقاد اسلام شرط صحت نماز نہیں۔ هل هذا
الا افتراء صریح او جهالة قبیحه۔ میں اپنا مدعا عبارات و کلمات واضح کرچکا ہوں
یعنی مقتدی کا اسلام صحت نماز کے لئے ضروری ہے جسکو دوسرے لفظوں
میں یوں سمجھو کہ جو شخص نماز کو بحکم اسلام عبادت جان کر پڑھتا ہے اس کے پیچھے اقتدا درست
ہے گو اس کی اپنی نماز بوجہ کسی مانع کے قبول نہ ہو۔ اسکا اثر مقتدی تک کچھ نہ ہوگا۔ اگر
کچھ ہے تو دلیل لائیے۔ (اڈیٹر)

ـــــ آپ کیا ثابت کر دکھائینگے ہم خود مانتے ہیں۔ پس آپ تکلیف نہ فرماویں اگر تکلیف
گوارا ہو تو اس مسئلہ پر بحث کیجئے۔ لیکن حسب عادت شریفہ اگر ذاتیات پر حملہ ہوا جیسا کہ
اس مضمون میں ہوا ہے تو درج نہ ہوگا۔ (اڈیٹر)

معذرت۔ ہمارے مہذب اور شائستہ مزاج احباب ہماری اس جواب سے
کشیدہ خاطر ہوں تو وہ اس میں ہمیں معذور سمجھیں کیونکہ مولانا کے جواب میں ہم مجبور ہیں
آپ ہیں تمام عمر کا اندوختہ کمال ہم نے صرف یہی پایا ہے کہ فریق مخالف کو جاہل
بے علم نافہم مجتہد مسکین ملا۔ خراسانی عربی نویس۔ گدا وغیرہ لکھکر بزعم سیری
سے فتحیابی کرلیا کرتے ہیں یہ تو ممکن نہیں کہ مولانا صاحب امام مجتہد ہم صادق سے
کبھی کسی مسئلہ پر ... [illegible]
[illegible]

سے ان کے رسول مقبول نے پھر خود ان حضرات نے کافر کہا ہوا ہے ابھی
ہم انکی فہرست کو پیش کرنا نہیں چاہتے بلکہ بصیغہ راز اسرار رکھنا مناسب
سمجھتے ہیں ؎
فرق نیست بسی محرم اسرار کجاست ✦ مردمان انجمنیں کاشف استار کجاست

ابو سعید محمد حسین

مولانا صاحب کو اگر اصل مسئلہ پر کچھ لکھنا ہو تو بخوشی بسر و چشم ہم درج کرنے کو حاضر ہیں
اور اگر اسی طرح کے ذاتی حملے ہیں تو معافی کے خواستگار۔ (اڈیٹر)

مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی لکھتے ہیں:۔

"مسئلہ امامت و اقتدا کے متعلق جو آپنے ارقام فرمایا تھا پہلے اس میں مجھکو
کلام تھا۔ پھر کئی ہفتوں تک جب میں نے موافق و مخالف تحریریں دیکھیں بعد
آپکی تحریر پر غور کیا تو مجھے آپکی رائے صائب معلوم ہوئی اور امام کی عدم قبولیت
کے اثر کو مقتدی پر پہونچنے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ لہذا میں بھی آپکی
رائے سے اتفاق کرتا ہوں"

قادیانی دجال لاہور میں

بدر قادیانی لکھتا ہے کہ:۔

"میرے آقا میرے سید و مولی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۲۷
اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لے گئے۔ مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس
مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جنمیں
خدا کا نبی موجود ہو۔ چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل ہے انکے محض تبدیل
آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں" (بدر ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء)
خدا کی شان ایک زمانہ تھا کہ بڑے زور سے گائی جاتی تھی کہ:۔

چہ گویم بالو ثرآں چادر قادیان نیست ✦ دوا بینی فتنا بینی غرض فخر الامان نیست

آج انہیں دار الامان سے نکل کر لاہور جیسے (بقول مرزا صاحب) مغضوب شہر میں
بغرض تحصیل صحت جاتے ہیں۔

مرزائیو! کیا اب ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم تمہارے شعر مذکور کو یوں ترمیم کریں
چہ گویم ... [illegible] ✦ ... [illegible]

ـــــ فرق نہ ہو تو آپ ہم نمائیوں اور نیچریوں کے سامنے جو احکام شرعیہ کو استدلال کیا کرتے ہیں اسی طرح کسی پنڈت یا پادری کے سامنے بھی قرآن سے دلیل لاکر انکو قائل کرتے ہیں؟ مولانا! اگر آپ اس موقع

ahmadimuslim.de

دینانگر میں آریوں سے مباحثہ

قصبہ دینانگر ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک انجمن نصرت الاسلام ہے جو سالانہ جلسہ پر مخالفین اسلام کو بھی اعتراضات کرنے کا موقع دیا کرتی ہے چنانچہ اس دفعہ ۲۵ اپریل کے جلسہ پر بھی اس نے مخالفوں کو دعوت دی تو دو آریوں نے اعتراضات کرنے کی درخواست بھیجی۔ ایک اعتراض تھا کہ اسلام کی تعلیم اخلاق اور نیچر کے خلاف ہے۔ جواب دینے کے لئے مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب شیر پنجاب منتخب ہوئے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اخلاق ہر ملک اور ہر قوم کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ پہلے آپ اخلاق کی تعریف کریں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام کی تعلیم کس ملک کے اخلاق کے مخالف ہے آریہ صاحب نہ تعریف کریں نہ کچھ بتلا دیں۔ آخر بعد مشکل اتنا بولے کہ دیکھو لغت میں لکھا ہے کہ اخلاق عمدہ خصلت کو کہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ عمدہ خصلت بھی تو ہر ملک کی جدا جدا ہے۔ آخر کار آریہ نے اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ تمہاری لونڈیاں اگر زناکاری سے بچنا چاہیں تو تم ان کو زنا پر مجبور نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی زنا پر راضی ہوں تو بیشک کرایا کرو۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ قرآن نے خدا کو مکار۔ فریبی وغیرہ کہا ہے۔ اس کے جواب میں مولانا صاحب نے کہا کہ زناکاری کے متعلق قرآن مجید نے عام طور پر ارشاد فرمایا ہے

یعنی خداتعالےٰ زناکاری اور بدکاری سے منع فرماتا ہے چونکہ قرآن مجید نے زناکاری کی ممانعت کا عام اصول مقرر کیا ہے۔ اسلئے اوس آیت کے معنی جو تم نے پیش کی ہے یہ ہیں کہ عرب کے مشرکوں کو بطور عار دلانے کے سمجھایا جاتا ہے کہ تمہاری لونڈیاں تو زناکاری سے بچنا چاہتی ہیں مگر تم اون کو زناکاری پر مجبور کرتے ہو یہ تمہاری حرکت نہایت ہی نازیبا ہے۔ اس سے مشرکوں کو عار دلانا مقصود ہے۔ اس کا مفہوم یہ نہیں کہ لونڈیاں اگر زناکاری پر راضی ہوں تو تم بھی زنا کی ان کو اجازت دیدو۔ ہرگز نہیں۔ اور خدا کی مکاری کی نسبت کہا کہ اردو میں مکار اوسکو کہتے ہیں جو بظاہر چاپلوسی کرے اور خفیہ داؤ چلائے لیکن خداتعالےٰ میں یہ بات نہیں بلکہ خداتعالےٰ کی نسبت جو مکر کا لفظ آیا ہے اُسکے معنی ہوتے ہیں کہ مخلوق کی بیخبری میں اس کے برخلاف حکم نافذ کرنا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک قوم اور شخص کے حق میں جو خداتعالےٰ کی طرف سے مخالف احکام جاری ہوتے ہیں تو ان کی بیخبری ہی میں ہوتے ہیں۔ غرض ایسے معقول جواب آریوں کو ملے کہ دانت مل گئے۔ اس کے بعد دوسرے معترض صاحب اُٹھے جو نسبتاً مہذب معلوم ہوتے تھے۔ لیکن انہوں نے پہلے کی نسبت زیادہ تہذیب کی مٹی خراب کی۔ ہم نے کوئی آریہ ایسا مناظر نہیں دیکھا کہ مولوی صاحب کی تقریر ختم نہونے دے۔ درمیان ہی میں بول اُٹھے۔ کبھی کچھ کہے۔ کبھی پریذیڈنٹ کو مخاطب کرے کبھی مناظر کو۔ غرض ایسا جلدباز کہ خدا کی پناہ۔ مگر شیر پنجاب کو ایسی گیدڑ بھبکیوں سے کیا ہوتا تھا۔ آریہ کا سوال تھا کہ اسلام کا انجام اچھا نہیں۔ پہلے تو خیریت سے اسی پر اڑے کہ اس کا ثبوت میرے ذمہ نہیں۔ میں نفی میں ہوں۔ آخرکار جب قائل کیا گیا تو اعتراض کیا کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب کا مذہب ہے کہ آلہ تناسل پر کپڑا لپیٹ کر ماں۔ بہن کے ساتھ جماع کر لینا جائز ہے یہ اخلاق کے خلاف ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اسلام نام ہے قرآن شریف کی تعلیم کا۔ دیکھو تمہارے گورو نے جہاں اسلام پر اعتراضات کئے ہیں وہاں پر لکھا ہے کہ یہ اعتراضات صرف قرآن پر کئے گئے ہیں۔ کیونکہ مسلمان قرآن پر ہی متفق ہیں۔ پس اگر کوئی اعتراض ہے تو قرآن شریف پر کریں۔ اس سوال کا جواب بھی میں دے سکتا ہوں کہ یہ قول امام ابوحنیفہ صاحب کا نہیں ہے مگر میں اس جانب آنا ہی نہیں چاہتا کیونکہ یہ سوال آپ کے دعویٰ کے برخلاف ہے۔ آخر اس پہلو میں آریہ صاحب جب تنگ ہوئے تو جنت کی نعمتوں پر اعتراض شروع کئے۔ جنت پر جو معمولی اعتراضات آریوں کے ہیں وہ تو ناظرین سنتے ہی تھے۔ دینانگر آریہ نے ان میں ایک جدت پیدا کی کہ جنت چونکہ محدود مکان ہوگا اسلئے قیدخانہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ آریوں تو ساری دنیا بھی غیر محدود نہیں تو پھر یہ بھی قیدخانہ ہے۔ لائق مناظر نے بڑی خوشی سے تسلیم کیا کہ دنیا ساری قیدخانہ ہے گویا اون کے نزدیک ہر مکان محدود ہو خواہ کتنا ہی بیحساب لمبا چوڑا ساری دنیا جتنا ہو وہ بھی قیدخانہ ہے۔ اسی ضمن میں سامنے مباحثہ کی جان وہ دو شعر تھے جو فریقین نے ایک دوسرے کے مقابل پڑھے آریہ مناظر نے جنت اور جنتیوں کی حقارت کرنے کو ذوق کا شعر توڑ پھوڑ کر یوں پڑھا

زاہد کو کون کہتا ہے خدا پرست ہے + حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

مولانا صاحب نے اوسی وقت اُٹھتے ہی فرمایا کہ شعر اصل میں یوں ہے ؎

ویدی کو کون کہتا ہے ایشور پرست ہے + نیوگن پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

اسپر تو آریہ ایسے گھبرائے کہ کبھی نہ گھبرائے ہونگے۔ ـــــ

نہایت افسوس جو اس مباحثہ میں ہم کو اور حاضرین کو ہوا وہ ایسا ناقابل ذکر ہے کہ گو تم مشکل وگرنہ گو تم مشکل، جب آریہ نے امام ابوحنیفہ صاحب کا قول پیش کیا تو چاہئے کان میں بکثرت یہ آوازیں آئیں کہ یہ سوال آریہ کو دینانگر کے ایک حنفی مولوی نے بتلائے ہیں۔ اس گمان کو سادیان کلام نے یوں مدلل کیا کہ آریہ اوس

ahmadimuslim.de

مولوی صاحب کا شاگرد ہے اور یہ کتاب بھی انہی مولوی صاحب نے دی ہے۔ اسپر سوال ہوا کہ ان مولوی صاحب کو کیا غرض پڑی تھی کہ اپنے مذہب کی توہین کرتے۔ راویان کلام نے جواب دیا کہ اس سے ان کی بڑی بہاری غرض یہ تھی کہ انجمن کے ارکان بھی چونکہ اہلحدیث ہیں اور مولانا ابو الوفا صاحب بھی اہلحدیث ہیں۔ مولانا صاحب اس سوال کو غنیمت کبری سمجھکر خوب رنگ آمیزی کرینگے اور حنفی مذہب کی تردید میں دو چار اور سنا دیگے جس سے شہر کے حنفی لوگ انجمن کو سخت مخالف ہو کر چندہ وغیرہ امداد روک لیں گے مگر ان کو معلوم نہیں تھا کہ پالاکس سے جس کا ہم دعوے کرتے ہیں میں جانتا ہوں جو وہ کہینگے جواب میں قاصد کے کرتے آتے ہیں خط اور لکھ رکھوں بہرحال چنو منہ اوتنی اتھی۔ ہم کوئی غیب دان نہیں تھے نہ مقامی حالات سے پورے واقف ... ہاں یہ کہسکتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان ... مخالف ہے خدا کرے ایسے مسلمان تو دنیا سے بہت جلد خالی ہو جائے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر بجائے مولانا ابو الوفا صاحب کے کوئی اور مناظر ہوتا تو آج شہر دیا نگر مسلمانوں کے باہمی لڑائی کا دنگل ہوتا۔ (نامہ نگار)

تعاقب

اہلحدیث مورخہ ۲۸ فروری میں سوال نمبر ۱۰ ... جس میں ... دہ بیان نہیں ہوا کہ ... سوال ... ہے کہ ... میں مذکور ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا چاہیئے لہذا گذارش ہے کہ مشکوۃ باب الاضحیۃ حدیث متفق علیہ بایں لفظ مذکور ہے۔

عن انس قال ضحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علے صفاحھما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ۔ اور نووی شرح صحیح مسلم میں ہے فیہ استحباب التکبیر مع التسمیۃ فیقول بسم اللہ واللہ اکبر صـ۱۵۲ جلد ۲ (عبد اللہ رحیم آبادی)

اڈیٹر۔ آپ کا فرمانا بجا ہے۔

اہل قرآن لاہور

کے امام میاں چٹو نے اخبار اہلحدیث کے متواتر مضامین لیے اہل قرآن لاہور کی پھوٹ و نسبت ... کوشش کی کہ کسی طرح سے مندرجہ مضامین اہلحدیث کی اپنے منشی انشاء اللہ صاحب کی قلم سے ہی تردید کروائے چنانچہ اسی خاطر اس کو طرح طرح کی لالچیں اور دھمکیاں یہاں تک دیں کہ خلاف قانون منشی انشاء اللہ کی مقفل الماری کے اوپر ایک اپنا تالا بھی لگا دیا مگر جب اس نے خدا کو حاضر ناظر جانکر میاں چٹو کی اس بیجا زیادتی کی پروا نہ کی تو اپنے ڈہائی ممبروں کی انجمن اہل قرآن کے سمجھانے سے الماری کا تالا خود ہی کھولدیا اور جلد ڈہائی ممبر وںکا مشورہ میاں چٹو کو یہی تھا کہ اگر منشی انشاء اللہ تنگ کیا تو اہل قرآن لاہور کی رہی سہی مٹی پلید ہو جائیگی۔

لیکن اہلحدیث کے ذریعہ جو مضامین ملک کے ہر چہار جوانب کی مخلوقات میں پہنچکر لاہور کے اہل قرآن کا تختہ پلٹ چکے ہیں اُس کا علاج میاں چٹو کو سوائے اس کے اور کچھ نہیں سوجھا کہ خود ہی ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو اوروں سے لکھوا کر جھوٹ کی گٹھری اپنے ہی سر پر اٹھائے۔ لہذا بوڑھے میاں چٹو جی نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن کیم مئی حال میں اپنی جانب سے ایک لمبی چوڑی تحریر شائع کراکر جھوٹی شیخی بگھاری ہے ... اپنی ذات کی نسبت اپنی عالیشان ... لکھی ہیں۔ ... تحریر میں ... تیار ہوں ... اس کو شائع کرنے کا وعدہ فرماتے یا خود میاں چٹو ہی اپنے رسالہ اشاعت القرآن (برعکس نہند نام زنگی کافور) میں شائع فرمانے کا وعدہ دیں مگر ان سب لغویاتوں کو چھوڑ کر میں ناظرین اہلحدیث کو فقط اسی قدر آگاہ کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ جس سے اہلحدیث کے شائع شدہ مضامین اہل قرآن لاہور کی نسبت جو کچھ میاں چٹو نے تردید کی ہے۔ تاکہ ناظرین پر اہلحدیث اور اس کے نامہ نگاروں کی صفائی و سچائی معلوم ہو سکے اور نیز یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ لاہور کے اہل قرآن کے امام میاں چٹو باوجود یکہ ٹانگیں قبر میں لٹکائے ہوئے ہیں پھر بھی کس قدر جھوٹ بولتے ہیں چنانچہ سب سے اخیری تحریر جو ۱۰ اپریل گذشتہ کے اہلحدیث میں میری طرف سے شائع ہوئی ہے اُس کی نسبت فرماتے ہیں کہ جس طرح اور لوگوں کا آپس میں اختلاف ہے اسی طرح سے چند اہل قرآنوں کا بھی آپس میں کئی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اب ناظرین ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ میری سب سے پہلی تحریر جو اہل قرآن لاہور کا شگوفہ پھوٹ نکلا کے عنوان سے آپ کے ملاحظہ میں پہنچی ہے گئے ناحق ہی میاں چٹو جی نے کیسے صاف صاف اپنی پھوٹ کو مان لیا لیکن اس سے بڑھکر صریح جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے جو میاں چٹو جی لکھتے ہیں کہ چند اہل قرآنوں کا آپس میں کئی مسئلہ میں اختلاف ہے حالانکہ اختلاف ہرگز نہیں بلکہ وہ لوگ اہل قرآن کے مذہب سے بیزار ہو کر اس فرقہ سے یکدم قطع تعلق کر چکے ہیں اور دوسرے مسلمان فرقوں میں جا ملے ہیں۔ ... نمازیں حنفیوں اور اہلحدیث کے ساتھ

ذاتیات کی بحث کا وعدہ مشکل ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

مگر شریعت میں پھر ایسی حالت ہوتے ہوئے میاں چٹو کا یہ کس قدر صریح جھوٹ لکھ کر عوام الناس کو دھوکا دینا اور مغالطے میں ڈالنا ہے کہ چند اہل قرآنوں کا آپس میں کسی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ موجودہ چند اہل قرآن لاہور میں جو باقی بچے کھچے ہیں۔ وہ ضرور تذبذب کی حالت میں ڈگمگا رہے ہیں اور بیشک انکا آپس میں سخت اختلاف ہے چنانچہ میاں چٹو نے خود مولوی عبداللہ پر (قرآن شریف کا فیصلہ نا منظور کر کے) انگریزی عدالت میں نالش کر دی۔ موجودہ اہل قرآن میاں چٹو کے بالکل برخلاف ہیں کیونکہ باوجود مکان مسجد کی رجسٹری نہ کرا سکنے وقف کر دینے کے بعد بھی میاں چٹو نے میونسپل کمیٹی لاہور میں درخواست مرمت دیتے وقت خود کو مکان کا مالک لکھوا دیا اور میاں امیر الدین مرشد اہل قرآن کو ابتک حساب چندہ وغیرہ نہیں دیا۔ خود مولوی عبداللہ بیچارہ مسجد میں سارا دن چارپائی پر اکیلا جیسے کسی اندھے کو مسجد میں بٹھلا جاتی ہے بیٹھا مکھیاں مارا کرتا ہے۔ مگر پھر بھی میاں چٹو کے اس جھوٹ کی کوئی انتہا نہیں جیسا کہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد میں اسی طرح رونق ہے اور انشاء اللہ دن بدن ترقی ہو گی۔ کیا یہ اہل قرآنی جھوٹ نہیں۔ کیا میاں چٹو گذشتہ سال بھر میں ایک آدمی بھی ثابت کر سکتے ہیں جو کسی دوسرے فرقے سے نکلکر اہل قرآن لاہور میں آملا ہو ہرگز نہیں تو دن بدن ترقی لکھتے ہوئے کچھ بھی غیرت نہ آئی! ناظرین ملاحظہ ہو یہ ہے میاں چٹو کا چٹا جھوٹ۔

میاں چٹو فرماتے ہیں کہ اور وہ پانچ آدمی جو ہیں وہ بھی مسجد اہل قرآن میں برابر آتے ہیں کہ دلیل تو بڑی زبردست دی ہے۔ تو کیا جو کوئی اہل قرآن کی مسجد میں جا سے وہی اہل قرآن ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میاں چٹو بھی جب آریہ سماج اور دیگر مجالس میں گئے اور جاتے ہیں تو پھر آپ بھی آریہ ہو گئے ہونگے۔ پھر کیا میاں چٹو جی ایسی دھوکہ کی تحریر لکھکر اپنی دنیاوی عزت بنانے کی خاطر آپ کو اس قدر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی؟ اور یہ جو آپ نے شیخی بگھاری ہے کہ درس و تدریس میں بھی شامل ہوتے ہیں کیا یہی ایمانداری ہے؟ اور بالفرض اگر کوئی درس و تدریس میں شامل ہو جائے تو وہ کیا اہل قرآن ہو جاویگا؟ آپ جواب کے کانفرنس میں کراچی گئے تھے تو کیا آپ بھی نیچری ہو گئے؟ یہ میں خود مان چکا ہوں کہ پہلے دنوں یہ سب لوگ ملکر مولوی عبداللہ پر سوالات کی بھرمار کر کے جاتے رہے ہیں۔ مگر کیا ان میں سے کسی ایک کی تسلی بھی ہوئی؟ ہرگز نہیں۔ پھر یہی وجہ ہے کہ ہر کوئی مولوی عبداللہ کے ساتھ دست و گریبان ہونے کو آپ کے ہاں چلا جاتا ہے پھر یہ آپ کا میاں چٹو جی لوگوں کو مغالطہ دیکر نا جائز فائدہ مرزا قادیانی کی طرح اٹھانا کس قدر قرآن پاک کی پاک تعلیم کے خلاف ہے۔ افسوس

یہی وجہ ہے کہ تمہیں سیدھا راستہ ابتک نہ سوجھا۔ آؤ بیٹھے اور دل سے منشی انشاء اللہ کی طرح محض سچائی اور اسلام کی ہمدردی کی خاطر آپ کے خیالی عقیدہ اہل قرآن کو سلام کر کے چھوڑ دیا ہے آپ بھی اس کو خیرباد کہو یعنی جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ گو چٹو کے تین حرفوں کی طرح میں آپ کے تین چٹے سفید جھوٹ ثابت کر چکا ہوں مگر یہ چوتھا جھوٹ تو بخدا آپنے ایسا سیاہ جھوٹ بولا ہے کہ قیامت کے روز تک اگر آپ نے توبہ نہ کی تو (تسود وجوہ) یعنی آپ کا منہ کالا کر کے چھوڑیگا۔ دیکھئے آپ کیسا صریح جھوٹ بولتے ہیں اور کتنا بڑا دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ منشی انشاء اللہ بھی دفتر اشاعت القرآن میں برابر کام کرتا ہے؟ جی ہاں میں نے کب کہا کہ دفتر میں کام نہیں کرتا۔ مگر کیا وہ آپ کے عقیدہ پر ویسا ہی ہے؟ اس کا جواب صاف دیتے تو شرافت تھی۔ آپ اپنے اقرار نامہ کے مطابق اس کی سال بھر کی تنخواہ وغیرہ اگر پھر آپ کے دفتر میں بیٹھکر مفت کام کرے تو ہمارا ذمہ۔ کیا منشی شمس الدین شائق اور منشی مولا بخش وغیرہ دفتر کا کام نہیں کرتے؟ پھر کیا وہ بھی اہل قرآن ہی ہو گئے؟ یہ لوگ تنخواہ دار ہیں اپنی مزدوری کرنے کو دفتر میں برابر آتے رہینگے۔ پھر یہ کس قدر خلاف بیانی ہے کہ رسالہ کا نام تو اشاعت القرآن رکھا ہے مگر اس میں ایسا جھوٹ بنا بنا کے جھوٹ کی اشاعت کی جاتی ہے۔ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔ بھلا لوگوں کو نیک بننے کی خواہش کرتے کرتے اپنے آپ کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ آپ قرآن شریف پڑھ پڑھ کے سناتے ہیں۔ پھر کیا عقل نہیں آتی (کہ بیدریغ جھوٹ پر کمر باندھ لی ہے)

کیا یہی آپ کا سچ اور قیامت پر یقین اور خدا پر ایمان ہے کہ خلق خدا کو گمراہ کرنے کی غرض سے لوگوں کو ایسا دھوکہ دیتے ہو اور لکھتے ہو کہ کسی قسم کی مسجد مذکور میں بے رونقی نہیں؟ فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادھواں)

غریب فنڈ میں مندرجہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی

جناب مولوی محمد احمد صاحب ناظم نادوہ ۲ روپے
نذیر محمد صاحب نوادہ شیخاں بریلی (رسائل) ۳ روپے
فتوحے فنڈ ۲ روپے بقایا سابقہ ۸ روپے
دو اخبار سال بھر کیلئے (ایک بنام عبدالرحمن عرف وہ ... امرتسر دوسرا بنام نذیر بریلی) جاری کئے گئے باقی ۱۲ روپے احباب کرم توجہ فرمائیں۔

کیمیا

... روزہ اخبار جسکو ... رنی کے علاوہ علم کو دوا ... ہو گیا ہے۔ جسمیں ... وغیرہ کے متعلق ... کے علاوہ ہند کے ... علماء و اطباء کے مضامین ... ہوتے ہیں اور سب ... ین کو مشورہ دینے ... اور طبی سوالات کے ... کے علاوہ کیمیا ... کہا جاتا ہے کہ جن کا ... ہو جانے والے پیشانی ... بڑے علماء و حکماء نے اس ... قدر اخبار مانا ہے ... کر ملاحظہ فرمائیں ... مصور ... بدار کو کتاب مجربات

مالیر کوٹلہ

فتاوے

س نمبر ۱۳۴ - حدیث شریف میں ہے لا توتروا بثلاث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبہوا بصلوۃ المغرب - تین رکعت وتر جو تین طرح سے پڑھنا منقول ہے پڑھو، اس کا کیا سبب ہے -

س نمبر ۱۳۵ حضرت مغرب کی سنت کے بارے میں فرماتے اجعلوھا فی بیوتکم اور جب بنی عبد الاشہل کے لوگ بعد نماز مغرب مسجد میں نماز کے واسطے مشغول ہوئے - آپ فرماتے ہذہ صلوۃ البیوت - اور حدیث میں ابن ماجہ کے ہے - ارکعوا ھاتین فی بیوتکم اور عام فرمان ہے ایھا الناس صلوا فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ اور نیز امام مروزی اور ابوثور مسجد میں یہ دو رکعت گزارنے والے کو گنہگار کہتے ہیں - اب اگر کوئی یہ دو رکعت مسجد میں ادا کرے تب اس کے واسطے کفایت کرتی ہے یا نہیں -

س نمبر ۱۳۶ ایام وبا یا قحط سالی میں دعا قنوت نماز میں پڑھنا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں -

س نمبر ۱۳۷ جسکو احتلام کی شدید شکایت ہو کپڑا بغیر شہوت کے ناپاک ہو جاوے بعد جلد مس کرنے سے ذکر کام آجاتا ہے - رات کو ہمیشہ غسل کرنا تکلیف معلوم ہو - سرما اور بارش زور شور سے ہو اور سردی سے خوف کرتا ہو - تب فقط وضو سے تلاوت کر سکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں

س ۱۳۸ سلام کا جواب دئے بعد تحیۃ الوضوء پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں اور اگر مسجد میں وضو کی جائے (احاطہ مسجد میں) تب داخل المسجد کے تحیۃ الوضوء ادا ہو سکتا ہے یا نہیں

س ۱۳۹ جبکہ بعض دعا ب وبا کے حملہ اور تعاقب سے محفوظ رہنے کے واسطے اذان دیتے ہیں کیا اس کو شریعت اجازت دیتی ہے -

س ۱۴۰ ہر ماہ کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ میں آنحضرت روزہ رکھتے تھے جو شخص اس ترتیب سے روزہ نہ رکھ سکے تو پھر کس طرح رکھ سکتا ہے - (ابو المنہاج محمد عبد الوحید)

ج نمبر ۱۳۴ - حدیث ضعیف ہے - تین وتر پڑھنے جائز ہیں مگر مغرب کی نماز سے کچھ تمیز کر کے خواہ دعا قنوت کے ساتھ خواہ ترک قعدہ وسطی کے ساتھ -

ج ۱۳۵ امر استحبابی ہے - ورنہ سنت مسجد میں بھی ہو سکتی ہے - معاملہ پڑھا کر ...

ج نمبر ۱۳۶ صحیح ترمذی میں ہے کہ جائز ہے -

ج ۱۳۷ کر سکتا ہے - لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا

ج نمبر ۱۳۸ بعد وضو کو سلام دینے یا کسی ضروری بات کرنے سے تحیۃ الوضوء میں کوئی خلل نہیں آتا۔

ج ۱۳۹ ایام وبا میں اذان دینا شریعت میں ثابت نہیں -

ج ۱۴۰ ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں ہر ماہ میں روزہ رکھنا سنت ہے - اگر ان تاریخوں میں نہ رکھ سکے تو دوسری تاریخوں میں رکھ سکتا ہے -

س نمبر ۱۴۱ - طاعون کے بارہ میں حدیث ہے فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ فاذا وقع بارض وانتم فیھا فلا تخرجوا منھا فرارا منہ - اگر طاعون یا وبا کسی ہمسایہ کے ہاں یا قریب کے محلے میں واقع ہو تو اس کی عیادت کو جانا اور اس کے کفن دفن اور جنازہ میں شریک ہونا روا ہے یا ناروا - اور اگر اپنے ملک میں وبا کی کثرت ہے تو دوسرے ملک کو یہاں سے ضرورتاً جا سکتا ہے یا نہیں - اور اگر اپنی ہمسائگی میں کسی کی موت لاحق ہو تو اس کے دفن ہونے تک کھانا نہ کھانا کہاں کی بات ہے اور ایام کسوف اور خسوف میں کھانا کھانے کی جو ممانعت ہے وہ شرعی ہے یا کیا

ج نمبر ۱۴۱ - طاعون والی زمین سے نکلنا منع ہے مگر طاعون سے بھاگنے کے ارادہ پر اگر کسی اور کام کو جائے تو منع نہیں - ایسا ہی عیادت مریض وغیرہ بھی منع نہیں بیشک کرے بلکہ ضرور کرے - مردے کے دفن ہونے تک کھانا نہ کھانا - ایک بیہودہ رسم ہے - کسوف خسوف میں کھانے کی کوئی ممانعت نہیں -

س نمبر ۱۴۲ - حدیث شریف میں توبہ و استغفار کی بہت فضیلتیں آئی ہیں - چنانچہ حضرت فرماتے ہیں یا ایھا الناس توبوا الی اللہ - فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ - اور یہ بھی ہے - واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ وغیرہ وغیرہ - خاکسار معروض ہے کہ آنحضرت بعینہ کن کن الفاظ سے ہمیشہ استغفار کرتے تھے اور لگاتار کس عدد تک یا ستر مرتبہ فرماتے تھے - تا نوبت بنوبت -

ج نمبر ۱۴۲ - آنحضرت کا استغفار عموماً استغفر اللہ - کے الفاظ سے تھا - اور کبھی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - سب تمہاری غرض جس لفظ سے طلب بخشش کے معنی ہو سکیں - لگاتار ستر اور سو عدد پورا کرتے تھے -

س نمبر ۱۴۳ - عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں جو حدیث آیا ہے اس میں یہ دو الفاظ ویدق الصلیب ویقتل الخنزیر ہیں - ان سے کیا مفہوم ہوتی ہے؟ (عبد الوحید ...)

ج نمبر ۱۴۳ - حضرت عیسیٰ والی حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ کام اون کے حکم سے ہوں گے جیسے بادشاہوں کے حکم سے کام ہوا کرتے ہیں - (باقی آئندہ) ...

... عام اجازت ہے - ابو الوفا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی جب سے لاہور گئے ہیں آپکی مخالفت میں جلسے ہو رہے ہیں ملا محمد بخش کا ان جلسوں کے انعقاد میں بہت حصہ ہوتا ہے۔ افسوس ہے مرزا صاحب نے دارالامان چھوڑ کر آرام نہ پایا۔

امرتسر میں قماربازوں نے ایک جواری کے پرمٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا جس سے وہ مرگیا۔ (کیا گورنمنٹ امرتسر کی قماربازی پر اب بھی توجہ نہ کریگی؟)

نورالدین احمد صاحب ضلع دربھنگہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے دوست منشی عبدالجلیل صاحب پھپھوندی کا انتقال ہوا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللھم اغفر لہ۔

فاس (مراکو) میں اہل مراکو نے غضب و طیش میں آکر فرانسیسی ڈاکخانہ کو تباہ کردیا اور انگریزی و جرمنی ڈاکخانوں کے باہر جو لیٹر بکس نصب تھے انہیں توڑ ڈالا حکام نے بعد میں معافی مانگ لی۔

کابل کے تاجروں نے ہز میجسٹی امیر افغانستان کی خدمت میں ایک عرضداشت بدیں مضمون پیش کی ہے کہ تجارت برآمد و درآمد کے محصول میں تخفیف کیجائے۔ انہوں نے امیر ممدوح کو وہ وعدے یاد دلائے ہیں جو تخت نشینی کیوقت کئے گئے تھے اور انکو ایفا کی طرف توجہ دلائی ہے۔

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب (سکرٹری علی گڑھ کالج) کو گورنمنٹ کی طرف سے نواب کا خطاب عطا ہوا۔ نواب صاحب کو اس خطاب ملنے کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں ہوگیا۔

امیر صاحب کی علالت کی خبر کی کابل سے سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی مگر پشاور میں عام یقین ہے کہ ہز میجسٹی بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں (خدا کرے غلط ہو)

القاہرہ (مصر) میں مدرسہ صنائعیہ خدیویہ کے علاوہ صنعت و حرفت کا ایک اور عالیشان مدرسہ قائم ہونے والا ہے جسمیں وہ صنعتیں اور حرفتیں سکھائی جائینگی جنکی تعلیم مدرسہ صنائعیہ خدیویہ میں نہیں ہوتی۔

بابِعالی نے حکم دیا ہے کہ جزیرہ قبرس میں سے پانچ طلبا ہر سال قسطنطنیہ کو دار میں لئے جایا کریں اور انکی تعلیم کا کوئی خرچ نہ لیا جائے۔

روسی پارلیمنٹ کے ممبروں نے ایک مسودہ اس تجویز کے متعلق تیار کرنا شروع کیا ہے کہ غیر روسی گروہوں کی اولاد کو انہی گروہوں کی زبان میں تعلیم دی جایا کرے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور میں جو نا خوش آیند تنازع تھا شکر ہے کہ ۱۰ مئی سنہ ۴-۱۹۰۵ کو ممبروں کی موجودگی میں قریباً ختم ہوگیا۔ ممبروں نے بعض مطالبات کو جائز رکھا اور بعض کو رد کردیا۔ سکرٹری انجمن نے کہا کہ جو کچھ فیصلہ آپ لوگ کرجائینگے ہم اسکو انجمن میں پیش کرینگے ہم موجودہ پانچ کس انکو منظور یا نامنظور نہیں کر سکتے۔ ہاں امید ہے کہ انجمن بھی منظور کرے گی۔ متنازعین کی صفائی ہونے کے بعد سکرٹری نے چندہ حالات میں نقصان کا ذکر کر کے چندہ کی تحریک کی تو تخمیناً دو ہزار روپیہ چندہ بھی ہوا الحمدللہ ہم انجمن کو اس مصالحت پر مبارکباد دیتے ہیں اور آئندہ کیلئے فریقین کو نصیحت کرتے ہیں کہ سمجھکر چلیں ورنہ دیوار گوش دارد۔

سکھ ہائی سکول گوجرانوالہ کے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ عطا کئے (اسکا نام ہے شاہی توجہ)

کلکتہ میں مفسدانہ اشتہار پائے گئے تا سکے بلو نمبر پر اشتہار لگے ہوئے ملے یہ چار یا پانچ انچ مربع کاغذ پر نہایت خوبصورتی سے شائع کئے گئے ہیں انکا عنوان تھا یہ خوشخبری ہے ان میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اٹھو اٹھو مسلح ہوجاؤ انگریزوں کو جہنم واصل کرو ہم نے ایکسو ماسر ریفلیں چھپا رکھی ہیں اور انگریزوں کو ہرگز نہیں دینگے (یہ کسی غیر ہندی کا کام ہے کوئی ہندی جسکے دماغ میں ذرہ سی بھی عقل ہوگی یہ حرکت نہ کرے گا)

امرتسر سے انبالہ تک ریلوے لائن دوہری بنانے کی کارروائی شروع ہوگئی۔

واعظ اہل حدیث کانفرنس لکھتے ہیں کہ ہمیں مقامات ذیل میں پہنچا۔ دسیع عمر والہ جس میں اکثر نیک آدمیوں کو دیکھا۔ وہاں سے بخشی والا پھر سلیم پور ہر ایک مقام پر احکام اسلام سنائے گئے۔ ۲۵۔ اپریل کو جلسہ دینانگر پر پہنچا۔ امید ہے کہ کل شام کو کسی طرف کو جانا ہوگا۔ دیگر گذارش یہ ہے کہ بندہ نے ۱۵ مارچ کو یہ کام شروع کیا تھا۔ ۱۴ اپریل کو مہینہ ختم ہوا۔ اب خاکسار کا یہ ارادہ ہے کہ ۳۰ اپریل تک کام کیا جائے۔ اس کے بعد یکم مئی سے اخیر مہینے تک ملتوی رکھا جاوے۔ کیونکہ ان دنوں میں صبح سے لیکر شام تک گاؤں میں کوئی آدمی نہیں ہوتا۔ کٹائی فصل میں مشغول رہتے ہیں۔ (حافظ محمد واعظ اہلحدیث کانفرنس)

امیر صاحب نے اپنی رعایا کو ہندوستان کو ہجرت کرنے سے منع کردیا۔ اس مخالفت سے خاطرخواہ نتیجہ پیدا ہوا ہے اب یقیناً شورش اور لڑائی کرنے سے باز رہینگے دیکھئے کہاں تک۔ (...)

ڈاکٹر اور انگلستان میں گذشتہ ہفتہ بہ بخار دوائی انگلستان میں موٹر کاربیلون میں مر گئی۔

اہلحدیث امرتسر ... صفحہ ۱۱ ... ۳

حل جواب معمہ یعنی دو سو روپیہ نقد (۲۰۰)

دو سو روپیہ نقد ... دوہ میں امانت ... جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئے جائیں گے بشرطیکہ ... [illegible]

... [illegible] ... اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل ... [illegible]

نوٹ ... [illegible] ... بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ... تک ... شفاخانہ ... [illegible] ... پاکٹ کیس ادویات بذریعہ ... پارسل روانہ کردیا جاویگا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۲۰ مئی ... کو ... تقسیم ہوگا ... بذریعہ قرعہ اندازی ... [illegible] ... پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص ... [illegible]

ایک ہزار روپیہ نقد

[illegible]

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات ...

[illegible]

سابقہ انعامات حل معمہ

[illegible]

انعام بیسویں سالگرہ

[illegible]

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر ... [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے +

(Registered L. N. 352)

اخبار اہلحدیث

+ ہے ہمیں حدیث مصطفیٰ سے بس سروکار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + ذرا ... اہل حدیث ... ہے یاں شبہ و خطا کا ... نقل کیا ہے +

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... سے

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲

ششماہی ...

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

قیمت پیشگی آنی چاہیے +

بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

... مضامین بشرط پسند مفت درج کیے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنیکا ذمہ نہیں

جناب نجیب ... ۵۷

امرتسر ۔ مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء ۔ یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے بہت سے علماء کرام نے اپنی اپنی آراء دیں کہ اس سے قوم کو فائدہ پہنچتا ہے ... اس مسئلہ کا ذکر کرنا فتنہ برپا کرنا ہے

بعض حضرات کچھ کشیدہ خاطر بھی ہیں وہ اس ... عرض کرچکا ہوں اور اب بھی گذارش کرتا ہوں (واللّٰہ حسیبی) اس مذاکرہ سے فتنہ برپا کرنا نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ فریقین کے دلائل ... قوم ہو جائیں پھر جو طریق کوئی اختیار کرے علیٰ وجہ البصیرت اختیار کرے میں کسی کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتا اور نہ کرسکتا ہوں بلکہ میں خود بھی اپنی تحقیق کو کافی نہیں سمجھتا۔ ... علماء کرام پر واضح ہے کہ ایک ہی کام من الفاظ غلطی سے ... نہیں جاننا چاہئے ... سب کو معلوم ہے کہ ... کی نیات مختلف ہوتی ہیں۔ نیک بھی اور بد بھی اور یہ بھی ... نیت کی ہوگی ... اگر بقول بعض حضرات فتنہ اٹھایا ہے تو اسکا بدلہ ... دلائل سے اس فتنہ کو مٹا دیں یہ کیا بات ہے کہ الگ الگ سرگوشیاں کیجاتی ہیں کہ اسکا جواب مستقل رسالہ کی صورت میں ہونا چاہئے کیا ایسے حضرات یہ نہیں جانتے کہ جواب دینے سے ... مسلمانوں کو ...

غلطی سے بچانے کی ہے تو انکو مستقل رسالے سے کیا فائدہ ہوگا۔ غلطی تو لگی ہوئی ناظرین اہلحدیث کو ... ان حضرات کو نہیں ہے کہ کہاں کہاں کس کس ملک اور کس کس جزیرہ میں رہتے ہیں تو ان تک وہ رسالہ کیسے پہونچیگا اور یہ حضرات کیونکر ... پہونچا سکینگے پھر انکو کیا فائدہ ہوا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی کہ درد تو سر میں ہو اور علاج پاؤں میں ... خیالات جو رسالہ میں یہ حضرات روپیہ لگا کر شائع کرینگے اور ناظرین کو ... اہلحدیث میں بغیر کسی قسم کے خرچ کرنے کے مفت میں شائع ہونگے پھر مزید لطف یہ ہے کہ انہی لوگوں تک پہونچینگے جنکو اہلحدیث کے مضامین ... خیال کیجئے کا اندیشہ ان حضرات کو ہے۔

اخبار اہلحدیث کوئی خاص شخصی خیالات کا مجموعہ ہی نہیں بنا چاہتا ہے بلکہ ہر ایک صاحب علم کو موقع دیتا ہے کہ مخالف و موافق اپنے اپنے خیالات ظاہر کریں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس مسئلہ کے چھیڑنے کی وجہ کیا تھی۔ یہ سوال ... مضمون سے بھی عجیب تر ہے ... جناب جب یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور فلاں کے پیچھے جائز نہیں ہے اور اخبار اہلحدیث ایک مذہبی ...

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء سے جاری ہوگیا ہے جو صاحب چاہیں ... جوابی کارڈ بھیجکر نمونہ منگوالیں ۔ مینیجر

ahmadimuslim.de

اخبار رہے تو پھر یہ مسئلہ اس کے موضوع سے خارج کیونکر ہوا۔ علاوہ اس کے آپ حضرات سے آج تک معلوم نہیں فرمایا کہ یہ مسئلہ تمام علماء کو جنہیں آپ حضرات بھی ہیں۔ فرداً فرداً پیش آتا رہا ہے بعض علماء کے فتاویٰ مطبوعہ میں اُن میں بھی یہ سوال ملتا ہے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم مغفور سے بھی سوال ہوا کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز ہے آنحضرت ممدوح نے فرمایا اگر مفسدات صلوٰۃ کی رعایت رکھیں تو جائز ہے (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲) علیٰ ہذا القیاس آپ سب حضرات سے یہ سوال پیش ہوتا رہتا ہے۔ جماعت اہلحدیث کو ہمارے مقلدین بھائی آج تک اس لئے اپنی مسجدوں میں گھسنے نہیں دیتے کہ ان کے علماء نے فتویٰ دے رکھا ہے کہ ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ان واقعات کو ملحوظ رکھکر اس مسئلہ کی تحقیق کی اہمیت جو ثابت ہوتی ہے محتاج بیان نہیں۔ بہرحال میں نے جو اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو میری نیت کا علم خدا کو ہے۔ اب جو کہ چھیڑ دیا تو اس حالت میں حضرات علماء کی خاموشی غور فرمائیں کہ کیا نتیجہ دیگی پس جو صاحب علم اپنے پاکیزہ خیالات سے قوم کو مستفید کرنا چاہیں وہ توجہ فرمائیں۔ مجھے انشاء اللہ امید ہے کہ چند تحریرات بغیر کسی خاص [illegible] اور فریضہ اپنی نماز ادا کرے اُس کے پیچھے نماز درست ہے اگرچہ بد اعتقاد ہے تو اُسکی اپنی نماز قبول نہ ہوگی مگر اُس کی عدم قبولیت مقتدی تک نہیں پہونچیگی۔ پس اس سوال کو یاد رکھکر مندرجہ ذیل حضرات کی تحریرات پڑھئے۔

جناب مولانا مکرم مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلےٰ مدرسہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں:-

پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۹ صفر ۱۳۲۸ھ میں اقتدا کے متعلق جو آپنے تحریر فرمایا ہے میری ناقص رائے میں آپ کی رائے اور تحریر بالکل صحیح ہے۔ مولانا عبد العلی بحرالعلوم نے بھی ارکان اربعہ میں اسکی تائید کی ہے۔ اُنکی عبارت سے وہی سمجھا جاتا ہے جو آپنے تحریر فرمایا ہے۔ ارکان اربعہ مطبوعہ مطبع علوی ص ۹۹ ملاحظہ فرمائیے۔ میرا خیال یہ ہے کہ عدم مقبولیت یا مقبولیت میں اقتدا نہیں ہوتی یہ چیز فیما بینہ وبین اللہ ہے۔ البتہ ارکان وافعال میں اقتدا ہوتی ہے جسکے لئے [illegible] والسلام

جناب مکرم مولانا مولا بخش خاں صاحب بہاری حال مقیم جمال پور ضلع مونگیر تحریر فرماتے ہیں:-

وہ یہ ہے کہ جہانتک مسئلہ امامت واقتدا میں غور کیا اور جس حد تک میری نظر پہنچی کوئی برہان ودلیل کتاب وسنت سے ایسی معلوم نہ ہوئی کہ فاسق وفاجر واہل بدعت کی اقتدا کی امامت صحیح نہیں اور انکی اقتدا باطل ہے میرے علم میں صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین میں اس مسئلہ کی بابت کوئی نزاع نہ تھا۔ بل کلھم اجمعون متفقون علیٰ صحۃ امامتہم ملا علی قاری حنفی اقتدا بالمخالف میں تحریر کرتے ہیں۔ لم یروعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عن احد من اصحابہ الکرام ولا عن احد من الائمۃ الاعلام انہ لا یجوز الاقتداء بالمخالف ویکرہ بل ورد صلوا خلف کل بر وفاجر وھو بظاہرہ یفید التعمیم انتہیٰ یعنی آنحضور اور کسی صحابہ اور ائمہ سے ایسی روایت نہیں آئی ہے کہ مخالف کی اقتدا جائز نہیں ہے بلکہ حدیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھو اور بظاہر یہ تعمیم کو مفید ہے اور پھر ملا صاحب اسی رسالہ میں فرماتے ہیں ولھذا کان السلف الصالح یقتدون بالحجاج وزیاد وسائر ارباب الظلم والفساد وکامراء بنی امیۃ منھم الولید بن مغیرۃ لما ولاہ عثمان بن عفان الکوفۃ [illegible] تکفیرہم فھم ھذا کلہ لم یجوزوا ترک الجماعۃ [illegible] ما نشأ عن التفرقۃ بین جماعۃ المسلمین [illegible] رحمۃ والفرقۃ عقوبۃ ویشیر الیہ قولہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الآیۃ واستقر الامر علیٰ ذلک فی زمن [illegible] ومالک والشافعی واحمد وسائر المجتہدین ھنالک فلم ینقل عن احد من الائمۃ ان منع الاقتداء بالمخالف من اہل الملۃ انتہیٰ یعنی سلف صالحین پیچھے نماز پڑھتے تھے مثل یزید اور حجاج اور زیاد اور تمام ارباب فساد اور اسی طرح امراء بنی امیہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے انہیں ولید مغیرہ کا بیٹا تھا جسکو حضرت عثمان نے کوفہ کا حاکم کیا تھا اور اس نے شراب پیکر نشہ کی حالت میں صبح کی چار رکعت پڑھائی اور مقتدیوں سے پوچھا کہ نماز زیادہ کافی ہے سو باوجود ان باتوں کے سلف نے ترک جماعت کو روا نہ رکھا اور اس حالت میں بھی تفرقہ جماعت مسلمین کی حفاظت چاہی [illegible] کہ وارد ہوا ہے کہ جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عقوبت ہے [illegible] کی طرف اشارہ کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو [illegible]

* [illegible] اہلحدیث کے پیچھے بھی اقتدا کرنا جائز [illegible]

اہلحدیث امرتسر [illegible]

تفرقہ نہ ڈالو آخر آیت تک۔ اور یہ بات ایسی حالت پر چلی آئی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی و امام احمد اور باقی مجتہدین کے زمانہ سے ابتک پس کسی امام سے یہ منقول نہ ہوا کہ انہوں نے مخالف مذہب کے اقتدا سے منع کیا ہو۔ البتہ متاخرین میں اس مسئلہ کی بابت اختلاف پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور تیزی طبع سے اس مسئلہ میں چون وچرا پیدا کر کے رشتہ جمعیت کو توڑ دیا پس ایسی صورت میں کہ جب اختلاف کسی مسئلہ میں ظاہر ہو وقال بعض ان یکون کذا وقال الآخران یکون کذا فالحکم بین العباد ھو کتاب اللہ وسنۃ رسولہ کما قال سبحانہ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ ورسولہ وما اختلفتم فیہ من شیء فحکمہ الی اللہ وقال فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الخ فھذہ الآیات وغیرھا تدل ابلغ دلالۃ وتفید اعظم فائدۃ ان المرجع مع الاختلاف الی حکم اللہ ورسولہ پس جو کچھ ادلہ کتاب وسنت سے اس مسئلہ میں وارد ہیں ان سے جواز ہی مستفاد ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ اس آیت سے تفرقہ کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور عدم جواز صلوٰۃ خلف فاسق موجب تفرق ہے۔ اور کل موجب تفرق شرعاً ممنوع۔ پس ہے اور سید المرسلین سے جو وصف امام میں مذکور ہے اور دواوین اسلام میں مسطور وہ یہ ہے یؤم القوم اقرءھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ہجرۃ فان کانوا فی الہجرۃ سواء فاقدمھم سنا وفی روایۃ سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ رواہ مسلم واصحاب السنن اس حدیث میں جو آنحضرت نے صفت امامت وامام کی بیان فرمائی ہے۔ تو اس میں حسن قرأت اور علم سنت وقدم ہجرت وکبر سن کا اعتبار فرمایا اور عدالت وورع وعدم فسق کا اعتبار نہ فرمایا اگر امامت اہل بدعت وفاسق وبدعقیدہ کی موجب بطلان نماز مقتدی ہوتی تو آنحضرت ایسے امر عام البلویٰ میں جو روز پانچ مرتبہ پیش آتا ہے ہرگز تذکرہ نہیں فرماتے اور بحکم بطلان نماز کی انکو اقتدا میں ضرور فرماتے واذ لیس فلیس پس جس کسی کی نماز کتاب وسنت کے بیان کے مطابق صحیح ہے اسکی امامت واقتدا صحیح ہے یعنی من صحت صلاتہ لنفسہ صحت لغیرہ اور صحابہ کا فعل اور آنحضور کا فرمان اسکو مؤید ہے امام بخاری اپنی

تاریخ میں لکھتے ہیں کہ عبدالکریم نے کہا کہ میں نے دس صحابہ کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے تھے پیچھے ظالم اماموں کے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضور نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا اسوقت کہ تم پر امرا ہونگے تاخیر کرینگے نماز کو وقت سے یا مار ڈالینگے نماز کو اس کے وقت سے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا فرماتے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ تم نماز اپنے وقت پر ادا کرو پھر اگر تم پاؤ نماز کو ساتھ انکو تو پڑھ لو یہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ دیکھو آنحضور ایسے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں جو نماز کو بے وقت پڑھتا ہے اگر نماز بے وقت جو یقیناً مقبول صحیح نہیں ہے مقتدی کی نماز میں فساد پیدا کرتی تو آنحضور اسکو کیوں فرماتے کہ یہ نماز تیری نافلہ ہوگی۔

پس جو کوئی امامت میں یہ شرط کرتا ہے کہ امام کا عادل ہونا اور فاسق ومخل العدالۃ نہ ہونا مشروط ہے فعلیہ الاثبات بالادلۃ الصحیحۃ ولا یوجد فی کتاب اللہ ولا فی سنۃ رسولہ حرف واحد یدل علی ما ادعی من کون ھذہ الامور شروطا لصحۃ صلوٰۃ المقتدی یعرف ھذا کل عارف بالکتاب والسنۃ وکل متصف بصفۃ الانصاف

اور فقہا حنفیہ کی یہ تحریر کہ بدعتی کی بدعت اگر مکفرہ ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہے اور اگر اسکی بدعت مکفرہ نہیں ہے تو صحیح ہے بلا حجۃ دینیۃ قابل تسلیم نہیں ہے لانا اذا عرفت ھذا لاح لک ان الدلیل علی من قال باشتراط کون الامام غیر مکفر ببدعۃ لا علی من نفاہ مع انہ صلعم لم ینہ عن اقتداء المنافقین مع کثرتھم ووجودھم فی زمنہ صلعم فان المنافقین کان یعاملھم صلعم معاملۃ المسلمین فی جمیع الاحکام عملا بما اظہروہ من الاسلام وجریا علی الظاہر"

اہلحدیث اور اہلفقہ

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو۔
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی۔

ہمارے معزز حنفی دوست بہت خفا ہوتے ہیں کہ تم اہل فقہ کو کیوں خطاب کرتے ہو۔ کیونکہ وہ انکی نگاہ میں اس قابل نہیں کہ انکو خطاب کیا جائے چنانچہ ایک دوست کی تحریر بعینہ درج ذیل ہے:-

"مخدوم ومکرم بندہ جناب ..... زاد لطفکم السلام علیکم۔ جو کچھ کوشش بمقابلہ آریہ سماج اور دہریہ تصنیف وتقریر منجانب جناب ظاہر ہو رہی ہے خدا اسکا اجر

علما فرماینگا اور اہل اسلام جسقدر ممنون ہوں کم ہے مگر بندہ پرور آریہ مذہب اور قادیانی سے جناب کی توجہ مبذول فرمانے میں کافی تھی ایسی حالت میں اہل فقہ کو مخاطب کرنا اور دست وگریبان ہونا بالکل خلاف مصلحت ہے امید ہے کہ اس گذارش پر توجہ فرمادینگے " (از قنوج)

اسی طرح بہت سے احباب نے تقریری تحریری مجھے اس مقابلہ سے روکا ہے آپکی تو میں نے آہستہ آہستہ اس طرف سے توجہ ہٹالی۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان مخلص ناصحان کو اپنی توجہ کرنے کے وجوہات بھی ذرا سناؤں امید ہے کہ یہ حضرات ذرا ٹھنڈے دل سے میری جگہ بیٹھکر میری معذوری کے اسباب پر غور فرماوینگے۔

اہل فقہ کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر دیکھئے تو یہی معلوم ہوگا کہ گویا یہ اخبار خاص میری تذلیل اور توہین ہی کے لئے جاری ہوا ہے۔ کہیں میری ذات خاص پر حملہ ہے کہیں میرے علم پر نکتہ چینی ہے کہیں میرا نام حقارت کے طور پر مسٹر اے ڈبلیو ثناء اللہ دکھایا جاتا ہے۔ (۲۲ رمضان ۱۳۲۴ھ صـ۳) کہیں یہ عنوان "پٹے ثناء اللہ کی دہوکہ دہی" (۲۹ شوال ۱۳۲۳ھ صـ۸) مجھ پر ان ذاتیات کی بھی پروا نہ تھی مگر ڈیڑہ اہل فقہ اور اس کی پارٹی نے یہانتک ترقی کی کہ مولانا اسمٰعیل شہید جیسے بزرگ کو بھی کوسنا شروع کیا اور انکی کتاب تقویۃ الایمان کو تخریب الایمان اور اس کے کلمات کی فہرست ملاش کی (۲۹ شوال ۱۳۲۳ھ صـ۳) اسی کتاب کے حوالہ سے ایک مولوی صاحب نے لکھا کہ غیر مقلد حضرات انبیاء علیہم السلام کو چوہڑے چماروں سے بدتر جانتے ہیں (۲۹ شوال ۱۳۲۵ھ صـ۸)

مولانا ممدوح سے گذر کر امام المحدثین زبدۃ المجتہدین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوسنا شروع کردیا اور پے درپے الجرح علی البخاری کے عنوان سے مضامین شائع ہوئے۔ اسی بنا پر لکھنؤ کے ایک حنفی اخبار النجم نے لکھا تھا کہ اہل فقہ تو وہابی اخبار ہے جسپر ڈیڑہ صاحب اہل فقہ نے لکھا کہ ہم وہابیوں کی تردید اس لئے کرتے ہیں کہ آریوں اور شیعوں سے انکا خطرہ زیادہ ہے (۲۲ فروری ۱۹۰۶ء صـ۳) اسی ضمن میں ایک لغو نظم نکلی جس کے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں ؎

تھیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری + کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
عبدوہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی + اسکی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اسی شرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید + جس کے ہر نقش سے پہونچی ہے قساوت تیری
ترجمہ اسکا ہوا تقویۃ الایمان نام + جس سے ہے قوم میں پہیلی یہ جہالت تیری

وغیرہ (۲۲ شوال ۱۳۲۵ھ صـ۵)

یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین کو آنحضرت سے عناد ہے اور شقی ازلی ہیں (۳۰ ذی قعدہ ۱۳۲۵ھ) یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین روافض خوارج بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں (۹ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ صـ۸) یہانتک بڑھے کہ اہلحدیثوں کے ساتھ ہی علماء گنگوہ۔ دیوبند وغیرہ حضرات کو بھی حنفیت سے خارج کیا (۱۷ رمضان ۱۳۲۴ھ صـ۳) ان سب کا لب لباب ایک مضمون ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین ایسے پکے کافر ہیں کہ جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ چونکہ یہ مضمون اپنے مرتبہ پر نہایت ہی پرلطف ہے کیونکہ اس کے اثر سے ہندوستان۔ عربستان بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں پر کفر برابر تقسیم ہوتا ہے اس لئے وہ سارے کا سارا نقل کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے مخلص ناصح اندازہ لگا سکیں کہ ہم بحیثیت ایک اہلحدیث (یا بقول مخالف غیر مقلد) ہونے کے کہانتک اسکا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ ہمارے ناصح مشفق ذرہ اس مضمون کو بغور پڑھیں۔ جو یہ ہے:

فرقہ وہابیہ | وہ کونسا مفتی حنفی مذہب ہے جو غیر مقلدین حضرات پر کفر کا فتویٰ[۱] نہیں دیتا۔ اور وہ کون عالم ہے جو فرقہ وہابیہ کو منافق یا علم فقہ حدیث کے رد سے کفر پر آمادہ نہیں جانتا۔ بلکہ ان کی تمام تقریر و تحریر اپنی آپ انکو کفر پر دال کررہی ہے۔ میں زیادہ اس میں طول طویل لکھنا نہیں چاہتا۔ صرف چند نظائر پیش کرکے ان کو مشرک اور دین بدن کفر پر کمربستہ ہونا ثابت کردیتا ہوں اگرچہ ان کی تصنیفات میں سینکڑوں بلکہ لاکھوں بکواس درج ہیں۔ مگر میں سب کو چھوڑ کر مشتے نمونہ خروارے پبلک کے پیش کرتا ہوں پہلے یہ جو غیر مقلدین اولیاء اللہ و انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی زیارت اور بوسہ قبر اور ان سے مدد مانگنا کفر اور شرک کہتے ہیں حالانکہ تمام فقہ کی کتابوں میں اور احادیث نبویہ سے قبر کی زیارت جائز بلکہ امید ثواب جزیل اور ان سے مدد مانگنی میں لاکہوں ثبوت ہیں۔ تو پھر وہی کلمہ کفر جو غیر مقلدین نے مسلمانوں پر کہا تھا۔ پھر کر انہیں پر آگیا وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ فی الصحیحین لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک نہ رمی کرے کوئی شخص کسی شخص کو ساتھ فسق کے اور نہ ساتھ کفر کے ورنہ عود کرتا ہے وہ کلمہ طرف قائل کے اگر نہ ہو مخاطب لائق اس کے علاوہ اس کے بعض افعال و اقوال واجبات و سنن مستحبہ کو ان وہابیوں نے کفر و شرک قرار دیا ہے۔ نعوذ باللہ من ہذا الفرقۃ وہابیہ۔ اسی طرح وہی کلمہ عود کرتا ہے اور خود اس کے وارث بنا ہے (یہاں سے عوام مشرک اور کافر ہو چکے ہیں۔ اور میری مراد مطابق نقلیہ عامطلب سے یہ ہے یہ سب کافر ہیں۔ بلکہ کافروں سے اور کافر ہیں ۔) اور جو ان کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور کیونکہ انکا کافر کہا جائے جو انکا یہی

[۱] اس مضمون کی عبارتی غلطیوں کے ہم ذمہ دار نہیں جیسا ہم کو ملا ہے ویسا ہم نے نقل کردیا ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

قرآن مجید کے حرف کو عمداً اپنی طرف سے بدلکے بجائے ضاد کے ظاد پڑھتے ہیں اور ظاد پڑھنا قرآن مجید میں بجائے ضاد کے کفر ہے۔ (شرح محمدیہ بروایت عمادی)

اور کیوں نہ انکو کافر مانا جاوے۔ جن بزرگوں کے نام کا بکرا تکبیر سے ذبح کیا ہوا مثل خنزیر کے کہتے ہیں حالانکہ فی زمانہ جو نذر یا ولیا ء اللہ مشہور کی جاتی ہے۔ انکا ارادہ عوام کو اصل میں ایصال ثواب بر روح بزرگان ہوتا ہے۔ (تفسیر روحی وغیرہ) خدا کی حلال چیز کو حرام کر جاننا اور حرام کو حلال کر جاننا کفر ہے۔

آمدیعب (؟) وہابی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر اور عصمت انبیاء سے منکر اور یا رسول اللہ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ اور حیات النبی سے منکر اور آنحضرت کا علم شیطان کے علم سے کم بولتے ہیں اور آنحضرت کا درجہ بڑے بھائی تک ہے اور خدا تعالیٰ کا عرش پر مکان ثابت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو لا مکان کہنے والے کو کافر کہتے ہیں پس یہ سب اقوال عمداً کرتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے قیاس کو شیطان کے قیاس کے برابر جانتے ہیں اور زیارت روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کہتے ہیں اور تھوڑی اور بہت پانی طہارت میں کچھ فرق نہیں کرتے ۔ بیت افراح محمدی

فرق نہیں وجہ تھوڑی بہت دو قلے یا گھٹ پانی۔
جاں اس رنگ مجو نہ ہوسی پاک حدیثوں جانی

پاک اور پلید میں کچھ پرہیز نہیں کرتے۔ اُن کے کپڑے پلید ہی ہوتے پلید وہ خود پلید اور بہت سے افعال و اقوال انکو کفر کے متعلق ہیں پس صریح معلوم ہوا کہ یہ کافر ہیں اور شیخ احمد صاحب فرماتے ہیں ؎

عالمان چار مذہب متفق گشتہ برین ✣ کہ سزا این گروہ قرض است چون کافرین

پس بڑا افسوس کہ مولوی حاجی عبداللہ صاحب حنفی لاڑوی نے یہ فتوے دیا کہ فرقہ وہابیہ کو کافر کہا جاوے انکو ساتھ جنازہ نماز پڑھ لیا جائے اور ساتھ کھانا کھا لیا جائے اور ساتھ کھانے میں کوئی مانعت نہیں سو وجہ ہو ؎

جے کفر دی یک وجہ اسلام ✣ فتوے دیو نہ کفر دا سبھ دین تمام

پس ان مولوی صاحب پر بڑا سخت تاسف ہے کہ یہ بیت کہاں اور انکا مطلب کہاں۔ یہ حکم لاش مردہ پر ہے جو دریا یا جنگل سے مسلمانوں کو ملے اور نہ معلوم ہو کہ یہ کافر ہے یا مسلم۔ اگرچہ اسکا ایک ہی نشان اسلام کا ملے تو جنازہ اسپر پڑھنا فرض ہے۔ مولوی صاحب! آپ اس بیت کا مصداق فرقہ وہابیہ پر لگا رہے ہیں۔ یہ فتوے آپکا احناف کو ہرگز ہرگز منظور و قبول نہیں۔ اور میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ کافر ہیں اور جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ اور علاوہ اس کے عدم ثبوت کفر وہابیوں پر وہی علماء تو دہ دیتے ہیں جو اُدھر سے بھی کابی چاٹ لیتے ہیں ورنہ باتفاق علماء عرب و عجم فرقہ نجدیہ وہابیہ سخت کافر ہے دین اسلام سے خارج۔ ان وہابیوں کے بارہ میں دیکھو۔ کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے عالم کیا کیا فتوے دیتے ہیں دیکھو فتاوی حرمین برجف ندوۃ المین عربی مع ترجمہ حرمین شریفین کیا فرماتے ہیں اور اس فرقہ وہابیہ کے حق میں کیا کیا ارشاد ہوتا ہے۔

وہابی سب گمراہ ہیں فتنہ پرداز ہیں۔ ظالم ہیں ہالک ہیں۔ انہوں نے دین کو اوندھا کر دیا۔ انکی اہانت واجب اور وقر حرام ہے مفسد ہیں۔ انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔ مسلمانوں پر انکا ضرر کافروں سے زیادہ ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ ان سے دور بھاگو۔ انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا دیں۔ وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ وہ بیمار پڑیں تو انکی عیادت کو نہ جاؤ مریں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔ انکی ساتھ نماز نہ پڑھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے بیزار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں انپر جہاد کا فرمان ترک و دیلم پر جہاد کی مثل ہے انکو ہاتھوں امت کی خرابی ہے انکا نماز و روزہ و حج و عمرہ فرض و نفل کچھ قبول نہیں۔ یہ سب جہنمی ہیں۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو آمین یہاں ختم ہوا۔

بھلا مولوی صاحب اگر حنفی ہیں تو اس فتوی کو منظور کرلیں۔ ورنہ ہماری زمرہ حنفیہ سے برکنار۔ ہاں اگرچہ آپکا ارادہ تو عدم ثبوت کفر فرقہ وہابیہ پر بحث کا خیال ہو۔ تو بلا دنگ جہاں آپکی خوشی۔ خواہ بذریعہ حضرت صاحب کے رو برو چلکر فیصلہ کرلو۔ وما علینا الا البلاغ ۔ (۲۳ و ۳۰ صفر ۱۳۲۶ھ)

شکر ہے کہ اس مضمون میں وہابیوں کو کافر کہکر اس کی وجوہات بھی ساتھ ہی بتلا دی ہیں یہ دوسری بات ہے کہ جتنی ہیں سب محض افترا ہیں ۹ورد یا فی غلط۔
خدا کی شان یہ اس امام والا مقام کے مقلد ہیں جنکا عام اصول تھا لا نکفر اھل القبلۃ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے) جنہوں نے یزید پر بھی لعنت کرنا روا نہ رکھا۔ انہی حضرات کے اعلی مضامین کی داد دیتے ہوئے انکی پارٹی کا ایک رکن لکھتا ہے کہ:۔
"یہی ایک اخبار (اہل فقہ) ہے جو مذہب حنفیہ کی حمایت کرنیوالا اور اخبار اہلحدیث کی منہ پھوٹ تحریروں کا دندان شکن جواب دینے والا اور اہلحدیث کے ناشائستہ حملوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والا ہے" (الجمود بابت اپریل ۱۹۰۸ء) ؎

لکھنؤ
...مد اعلیٰ اشاعت قرآن
...دین اسلام اور مذہب
...۔ توحید و سنت کی
...قرآن و مخالفین
...۔ شرک و بدعت کی
...عت کی کافی تردید
...بحث کے علاوہ
...تحقیق مسائل کے
...ہوتے رہینگے اور
...قرآن حدیث و عقل
...کے دکھائے جائینگے
...رک و بدعت کی
...نت کے انوار پھیلینگے
...اور قیمت سالانہ
...زمین سے ہے ،
...قیمت ۱۲ اسکا اعلان
...سکے نہیں کیا گیا ہے
...بعض احباب کے
...الثانی کے اختتام تک
...ہے ۔ اس کے بعد
...رعایت سے فائدہ
...رکھیں۔
...مشتہر
...محمد حسن مالک رسالہ
...لکھنؤ

ahmadimuslim.de

کیوں نہو ؎

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را + تعریف ناشناس و سکوت قدر شناس

خیر ہمیں ان کے اس نیک رویہ سے مطلب نہیں وہ جانیں اور ان کا خدا جانے ہر ایک نے خدا کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہے جہاں کوئی کسی کا وکیل نہیں ہوگا نہ کوئی کسی کا ذمہ دار بلکہ ہم نے صرف یہ دکھانا ہے کہ ہمیں اخبار کی طرف سے ہم پر بحیثیت ذات اور بحیثیت قوم و بحیثیت مذہب اور بحیثیت بزرگان مذہب کے ایسے ایسے سخت حملے ہوں مگر ہم انکے مقابلہ پر ایسے خاموش رہیں کہ اپنی صفائی کرنے کے بھی مجاز نہ ہوں تو کیا اس صورت میں ہم قرآن شریف کی اتباع ہونگے جس نے جزاء سيئة سيئة مثلها کو جائز رکھا ہے یا انجیل کے پیرو ہونگے جس نے رطب اللسان ہونے کو حکم دیا ہے کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال اسکی طرف پھیر دو تمہارا کرتہ اتارے تو پاجامہ بھی اتار دو۔ باوجود ان مظالم شدیدہ کے ہم نے جو کچھ کہا ہے اکثر اپنی صفائی اور مدافعت میں لکھا ہے ہم نے کبھی امام ابوحنیفہ صاحب یا ان کے کسی شاگرد پر حملہ نہیں کیا۔ ہماری زبان جل جائے اور قلم ٹوٹ جائے اس سے پہلے کہ ہم امام ممدوح پر کبھی حملہ کریں بلکہ ہمارا تو یہی قول ہے کہ ؎

بوحنیفہ بد امام باصفا + آں سراج امتان مصطفی

ان ہمارے اہل فقہ پارٹی کے ممبروں نے جو جو کرشمے دکھائے ہیں وہ ان کے اور ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری کی توہین ہے کہیں خاتم الشہداء حضرت مولانا اسماعیل شہید پر گالیوں کی بوچھاڑ ہے کہیں اہلحدیثوں کو رافضی اور خارجی بنایا جاتا ہے تو کہیں یہودیوں سے بدتر بتایا جاتا ہے کہ ان کا فرد ہے وہ بھی پکا کافر نہیں معلوم جو ان کو رافضی سمجھے وہ بھی کافر ہے یا مسلم ختم ہماری خیال میں تو ختم نہ ہونا چاہیئے تاکہ دنیا بھر میں اہل فقہ کی نگاہ میں کوئی بھی مسلمان نہ رہے یہانتک کہ آسمان سے ایک گونجدار آواز آئے کہ ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی + مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس ان واقعات کو مد نظر رکھکر ہماری مخلص دوست و مناصح مشفق خود ہی غور [illegible]

[illegible]

یہ سینہ دل کو دیکھکر میری جفا کو دیکھکر + بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اہلحدیث کا مذہب:۔ جس میں اہلحدیثوں کے عقائد اور مسائل کا بیان ہو ۳؍

مرزا صاحب قادیانی کی موت

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید + ز جام دہر می کل من علیہا فان

دنیا میں ہزاروں لاکھوں آدمی مشہور زمان ہو گئے مگر آج انکو کوئی جانتا بھی نہیں۔ آہ دنیا! تو کیسی بے وفا ہے آخر تو وہی ہے جسکی بابت کہا گیا ہے ؎

زال دنیا چوں عروس آراستہ است + ور در درون سے شوئے دیگر خواستہ است

آج ہم پنجاب کے ایسے مشہور شخص کی موت کا ذکر کرتے ہیں جنکی شہرت قریب قریب شیطان کی شہرت کے سب لوگوں میں پہونچی ہوئی ہے آہ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارا اس خبر کے شائع کرنے سے دل دکھتا ہے مگر کیا کریں واقعات کا اظہار ہے۔ ہمارا ماتھا تو اسی وقت اس بدخبر کے سننے سے ٹھنکا تھا جب مرزا صاحب نے اپنا آخری وصیت نامہ شائع کیا تھا جس میں اپنے خدادی بہشت (بہشتی مقبرہ) کا اعلان تھا کہ جو شخص ہمارے اس مقبرہ میں دفن ہوگا وہ بخشا جائیگا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کوئی اس بہشتی مقبرہ میں جگہ پانا چاہے وہ اپنی جائداد میں سے کم از کم دسواں حصہ ہمارے خدادی بہشت میں جگہ پانا چاہے [illegible] یہ بھی کہا تھا کہ مجھ کو خدا نے متنبہ کر دیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے نعش کم جہاں پاک۔ لیکن تاہم ہم قانون خداوندی و یمدھم فی طغیانھم پر نظر کرکے ایسے جلدی کے متوقع نہ تھے جتنی جلدی کی خبر آج ہمارے دوست ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی نے سنائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

ء مرزا قادیانی کے متعلق میرے الہامات ذیل آپ شائع فرماکر ممنون فرمادیں

(۱) مرزا ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہوکر ہلاک ہو جائیگا۔

(۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی شریر عورت مر جائیگی۔

اس سے پہلے ڈاکٹر صاحب کا ایک الہام ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ تک مرزا صاحب مر جائینگے جسکی میعاد ۴ ستمبر ۱۹۰۷ء تک ہے۔

گو مرنا جینا ایک معمولی بات ہے لیکن ایک ایسے شخص کا مرنا جو اسی دنیا کے لئے تمام [illegible] پر طرح طرح کے بہتان باندھے ہوں جسکی زندگی کا خلاصہ یہ ہو [illegible] ہو ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہے

اسکی موت دنیا پر دل لگانے والوں کے لئے کافی سے زیادہ موجب ہدایت ہے۔

ahmadimuslim.de

مرزائیو! ڈاکٹر صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے جو قرآن شریف نے ہمکو بتلایا ہے کہ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ۔ اگر جھوٹا ہے تو اُس کی گردن پر وبال ہے اور اگر سچا ہے تو اسکا بتلایا ہوا عذاب تم پر ضرور آئیگا۔ لیکن تم لوگوں کو تو جہاں کرشن قادیانی نے یہ سکھا رکھا ہے کہ دیندار آدمی کا فرض ہونا چاہیئے کہ الہام کے آگے چوں نہ کرے (دافع البلاء طبع اول صفحہ ۱۱) پس اس لحاظ سے گو ہم تو سوا قرآن شریف کے کسی الہام کے معتقد نہیں لیکن تم لوگوں کو تو خوف زدہ ہونا چاہیئے کہ پردہ کتم عدم سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے ۔ ۱۱۱ میں ہے کہ مرزا صاحب کا الہام یہی ہے ؎ بباش ایمن از بازی روزگار

پس ہم تمکو اس الہام کی طرف توجہ دلا کر ایک شعر سناتے ہیں ؎

زمشو مغرور بر حلم خدا ✦ دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔

انجمن صادقین

کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۴۔ اپریل میں کیا گیا تھا جسکا انعقاد دہلی میں ہوا تھا جسکے ممبروں کا فرض یہ ہوگا کہ وہ خود بھی کبھی جھوٹ نہ بولیں اور حتی المقدور دوسرے لوگوں کو بھی جھوٹ سے منع کریں اُس سے متعلق باضابطہ کارروائی ہونے والی ہے سردست اُس کے ممبروں کے نام لکھے جاتے ہیں سوائے اُن ممبروں کے جو اہلحدیث مورخہ ۲۴۔ اپریل میں درج ہو چکے ہیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری۔ بابو دین محمد امرتسری [illegible] اسٹیشن لاہور۔ حکیم نبی بخش رسول نگر ضلع گوجرانوالہ۔ منشی عبدالرحمان صاحب ملازم خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسری۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی۔ منشی جیون علی صاحب ساکن سوجانپور ضلع گورداسپور۔ میاں عبدالعزیز صاحب زرگر دینانگر۔ میاں حبیب اللہ صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ مولوی خدا بخش صاحب [illegible] ضلع امرتسر۔ حافظ محمد صاحب [illegible] مولوی عبدالعزیز صاحب دینانگری۔ مولوی محمد الدین صاحب مدرس مدرسہ انجمن نصرۃ الاسلام دینانگر۔ مولوی محمد خداداد صاحب مقیم دہلی۔ مولوی محمد ابو الصباح عبدالوحید صاحب مدرس مدرسہ [illegible] ضلع [illegible] ملک اڑیسہ۔ مولوی ابو المظفر محمد عمر صاحب واعظ اسلام اڑیسہ

ضلع مظفرنگر سے تناسخ کے متعلق ایک سوال اخبار میں چھاپنے کیلئے آیا ہوا ہے ان ہی دنوں میں جواب آئندہ درج کئے جائینگے۔ انشاء اللہ۔ (نائب ایڈیٹر)

اعلان

انجمن تبلیغ الاسلام علی گڑھ کو جید ذی علم اور خوش بیان واعظوں کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کے اصول اور فروع سے پوری طرح واقف ہونے کے علاوہ دیگر مذاہب کے اصول وعقائد سے ضروری واقفیت رکھتے ہوں۔ انکا یہ کام ہوگا کہ انجمن کی ہدایت کے مطابق مختلف مقامات کا دورہ کریں۔ اور ان غریب مسلمان بھائیوں کو جو بوجہ جہالت اور بے علمی کے اسلامی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ضروری عقائد اور مسائل تلقین کریں اور فرائض مذہبی ادا کرنیکی ترغیب دیں اور اسلام کی خوبیاں انکے سامنے بیان کریں۔ ضروری شرط یہ ہے کہ انکے دل میں قوم کا درد ہونا چاہئے۔ اور وہ اس خدمت کو خدمت اسلام کا ایک مقدس فرض سمجھکر انجام دیں۔ درخواستیں راقم کے پاس آنی چاہئیں۔ تنخواہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوگی۔

راقم محمد عبداللہ بی اے ایل ایل بی وکیل علی گڑھ۔

مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں ہمارے پہونچنے کی آریہ بھائیوں کو رسید

ناظرین اہلحدیث ایک مدت سے آریہ اخبارات کے ذریعہ لاکھانو مسلم راجپوت لوگوں کی شدھی کا زور شور سن رہے تھے لہذا آپکو معلوم ہو کہ یہ آپکے قدیمی بہی خواہ و نیازمندان نے مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں پہونچکر بفضلہ تعالیٰ اپنی اصلاحی منادی شروع کردی ہے الحمدللہ کہ بعد دو ہی دفعہ وعظ کرنے کے خداوند کریم نے یہاں کے جملہ اہل اسلام کو اپنے کلام پاک کی عظمت و برکت یوں دکھلا دی ہے کہ بروز جمعہ آج بعد نماز کے جامع مسجد ڈیگ میں جناب لالہ چمن لال صاحب ولد کلا مل ذات چوہان ٹھاکر نے نیازمندان کے ہاتھ پر خود کو مشرف باسلام فرمایا۔ اور آپکا نام اب عبداللہ رکھا گیا اور مسلمان ہونے سے پیشتر مقام ڈیگ میں انہوں نے [illegible] بخوشی و رغبت خود دین اسلام قبول کرنیکی لکھوا دی ہے جس آریہ بھائی کو کسی قسم کا شک شبہ ہو تو وہ براہ مہربانی ڈیگ سے اس امر کی تصدیق کر لیوے۔ اب اللہ کے فضل سے ہماری اصلاحی منادی شروع ہو گئی ہے جملہ اہل اسلام اطمینان فرماویں۔ یہاں کے ریاستی ملازمین آریوں کی جانبداری کا مرتکب ہے مفصل کیفیت شدھی عنقریب خدمت اقدس میں پیش کیا جاویگا۔ سرو [illegible]

ahmadimuslim.de

اہلحدیث مذہب کی قدامت

(از محمد ابوالقاسم الغنجابی ثم البنارسی)

منوصاحب! مجھے اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ اس موضوع پر کچھ خامہ فرسائی کروں اس لئے کہ اس کا قدیم ہونا آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے لیکن ۔ ؏

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✣ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

علاوہ بریں میرے مکرم مولوی ابراہیم صاحب حیدرآبادی نے بھی بار ہا اس مضمون پر عمدہ تحریریں سے اخبار کو مزین کیا ہے۔ مجھے ایک کنجاہی دوست سے یہ معلوم ہوا کہ امرتسر کے جلسہ حنفیہ میں جناب مولوی احمد علی صاحب میرٹھی نے دوران تقریر یہ بیان کیا ہے کہ فرقہ اہلحدیث نیا فرقہ ہے۔ دہلی کے غدر سے پہلے ان کا وجود نہ تھا۔ سنکر بہت تعجب ہوا۔

اتفاقاً میں ایک سال کی مجلد اخبار اہلحدیث کو سرسری نظر سے دیکھ رہا تھا کہ نمبر ۹ میں جلسہ انجمن حنفیہ امرتسر پر نظر پڑی جس کے پڑھنے سے قول مذکورہ کی تصدیق ہو گئی۔ اور مولوی صاحب مدوح سے ایسی بات کے صادر ہونے پر تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔

آہ کشتی اسلام باد مخالف سے طوفان تنزل میں آگئی ہے۔ دبدبہ اور شوکت حکومت کا لنگر ٹوٹ گیا ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ستون گر پڑا ہے۔ روز بروز ما انا علیہ واصحابی کا دور ہوا جا رہا ہے۔ فتنوں کا مینہ برسنا شروع ہو گیا ہے۔ جب تک امام وہابی یا حضرت [illegible] تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ زمانہ قرون مشہود لہا بالخیر کا منقضی ہونا تھا کہ بقول دیگر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ بعض مدعیان اسلام اسلام کی تخریب کے درپے ہوئے۔ کوئی موجد ہوا کسی طریقہ خوارج وروافض ہوا کوئی کچھ بنا کوئی کچھ۔ فی الجملہ اسی طرح بہتر فرقوں نے اسلام کی بربادی میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ حسب فرمان عالیشان سرور کائنات صلعم ایک فرقہ اہلحدیث کا برابر حق پر چلا آیا گرچہ اس کے مخالفوں نے اس فرقہ کی مخالفت میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور اس فرقہ کے مٹانے میں بہت کچھ [illegible] سب کوششیں رائگاں گئیں۔ اہلحدیث ہمیشہ منصور رہے اور دشمن ان کے مقہور رہے۔

چراغے را کہ ایزد برفروزد ✣ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

گرچہ اہل حدیث کے اصول وفروع باولائل واضح وبراہین لائحہ اون کے دواوین میں منضبط ہیں لیکن جو لوگ بنظر تعصب اہلحدیث کو نہیں دیکھتے بلکہ ان کے ہی قول دیکھو کہ اہلحدیث فرقہ جدیدہ ہے دہلی کے غدر سے پہلے اس کا وجود نہ تھا سبحان اللہ کیا کہنا ہے۔

ہاں سنئے مولوی حیدرآبادی نے تو امام نووی، حافظ ابن حجر وغیرہ محدثین کے اقوال نقل فرمائے ہیں۔ احناف اپنی ہی کتابیں کیوں نہیں دیکھتے۔ لو تمہاری خاطر ہم بھی دکھلاتے ہیں ذرا چشم کی عینک لگالو اور ہدایہ کے شارح علامہ ابن الہمام حنفی کی فتح القدیر جلد اول مطبوعہ مطبع نولکشور ۱۲۹۲ھ میں ملاحظہ کرو وانا ان القنوت للنازلۃ مستمر لم ينسخ وبہ قال جماعۃ من اہل الحدیث۔ یعنی دعا قنوت نزول آفت ومصیبت کے وقت ہمیشہ سے چلی آتی ہے منسوخ نہیں ہوئی۔ یہی قول ایک جماعت اہل حدیث کا ہے۔ اس عبارت کو غور کرو کہ اس میں جماعت کا لفظ ہے پس خود ہی فیصلہ کر لو کہ کتنی اہلحدیث کا وجود ثابت ہے۔ اب بتلاؤ کہ شیخ ابن الہمام صاحب دہلی کے غدر کے بعد ہوئے ہیں یا قبل۔ ظاہر ہے کہ بہت قبل ہیں جیسا کہ کشف الظنون میں ہے کہ ۸۲۹ھ میں انہوں نے فتح القدیر لکھنی شروع کی تھی اور غدر دہلی ۱۲۷۴ھ میں ہوا تھا جس کو چار سو برس ہوئے۔ پس اندازہ لگالو کہ مولوی صاحب کا فرمانا کہاں تک صحیح ہے۔

خود دہلی میں غدر سے پہلے کے اہلحدیث اب تک موجود ہیں خیر۔ یہ تو علامہ ابن الہمام کے زمانہ تک اہلحدیث کی قدامت ثابت ہوئی مگر پھر بھی بفضلہ غدر سے کوسوں دور۔ اور سنو ردالمختار (جو احناف کی معتبر کتاب ہے اور جس کے) جلد ثالث صفحہ ۱۹۱ میں ہے [illegible] من اصحاب ابی حنیفۃ خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذہبہ فیقرأ خلف الامام ... صاحب ابو حنیفہ میں سے ایک شخص کی نقل ہے کہ اس نے ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک اہلحدیث کے پاس اصحاب کا پیغام بھیجا کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اہلحدیث نے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ وہ حنفی اپنے مذہب کو چھوڑ دے دیکھو اس عبارت میں اصحاب الحدیث ہے جس سے اہلحدیث کی قدامت باوجود کثرت کے ثابت ہو رہی ہے۔ اب آؤ اس سے اوپر کی سیر کریں۔ ذرا غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار (جو حنفیوں کی معتبر کتاب ہے) مطبوعہ مطبع نولکشور جلد سوم صفحہ ۱۳۰ میں دیکھو امام ابو حنیفہ [illegible] سوال کیا کہ مذہب کی بابت دریافت ہے یا نہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو امام اعظم کو بھی تابعی کہتے ہیں اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے جو کہ بعض مناقب اعلام میں ہے تو دیکھو کہ تابعی کے زمانہ میں بھی اہلحدیث تھے بلکہ تابعی خود اہلحدیث تھے اور جب امام صاحب کے وقت میں بھی

اہلحدیث تھے تو یہ کہنا کہ بعد صدی دوم کا وجود ہوا کہاں تک صحیح ہے۔ امام نووی و امام ترمذی وغیرہ نے تو ہزارہا مقام میں اہل الحدیث کا فرقہ ذکر کیا ہے۔ اگر ان کو نہیں دیکھتے تو خود پنجاب ہی میں کہیں نہیں سیر کر لیتے۔

الحمد للہ کہ اہلحدیث کا وجود زمانہ تابعین سے ثابت ہو گیا اور چونکہ اس وقت فقہ کی کوئی کتاب نہ تھی بلکہ سب حدیث ہی کے عامل تھے لہذا صحابہ کرام بھی اہلحدیث ہی ٹھیرے۔ مفصل دیکھو مکرم حیدر آبادی کی تحریر۔ اور جماعات خود پایۂ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے جسے ایک جماعت تسلیم کر رہی ہے پھر اس کے لئے اور کیا ثبوت چاہئے

ایک بزرگ مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ مجھ سے ایک شخص نے میرا مذہب دریافت کیا میں نے کہا کہ میں محمدی ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ کو محمدی کہنا بدعت ہے۔ اس لئے کہ سلف میں کسی نے اپنے کو محمدی نہیں کہا۔ اللہ اکبر اس قدر بیباکی! ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اوروں کو جانے دو ہم خود کثرت سے اسکو ثابت کر سکتے ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے اس وقت بھی ایک سن لو تذکرۃ الحفاظ جلد ثالث صفحہ ۱۹۶ حافظ ابن شاہین محدث العراق کا ترجمہ دیکھو کان اذا ذکر له مذهب احد يقول انا محمدی المذهب۔ یعنی حافظ ابو حفص عمر بن احمد المعروف بابن شاہین اپنے کو محمدی المذہب کہتے تھے۔

تقریظات (ریویو)

مصابیح الظلام

عیسائیوں نے ایک کتاب لکھی تھی جسکا نام ینابیع الاسلام ہے اس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ اسلام کا سرچشمہ کتب بائبل ہیں یہ کتاب (زیر ریویو) اسی کتاب (ینابیع الاسلام) کا جواب ہے۔ مصنف اس کے مولوی نور بخش صاحب ایم اے مدرس گورنمنٹ ہائی سکول گجرات ہیں قیمت ۱۰/ پتہ مذکور سے مل سکتی ہے شاید مصنف موصوف کو ینابیع کا اردو نسخہ نہیں ملا ورنہ وہ تاہی ہی میں جواب نہ دیتے۔ خیر بہر حال کتاب قابل قدر ہے۔

فتاوی محمدی

یہ کتاب مولوی سید مظفر حسین صاحب حسنی حنفی دیوبندی کی تالیف کی ہوئی ہے اس میں ایک سو بیس ایسے سوالوں کے جواب لکھے گئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی زندگی مبارک میں آپکے لوگوں نے موقع بموقع پوچھے تو حضور نے انکے جواب دیئے تھے۔ اور ان میں سوالات کے جوابات صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہیں۔ مصنف کی طرف سے ہر فتوے کے بعد اسکی تشریح بیان کی گئی ہے۔ غرض یہ کتاب سب مسلمانوں کے کام کی ہے خصوصاً جو لوگ علم عربی سے ناواقف ہیں ان کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتاب کے سرورق پر قیمت درج نہیں لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ صفحات ۱۴۰

ملنے کا پتہ:۔ فقط عبد الغفور تاجر شہر جونپور محلہ ڈھالگر ٹولہ

روئداد انجمن نصرت الاسلام سرینگر کشمیر

سرینگر کشمیر میں ایک انجمن موسومہ نصرت الاسلام چند سال سے قائم ہے جسکی نگرانی میں ایک اسلامی مدرسہ بھی چل رہا ہے جسمیں مسلمان بچوں کو دینی و دنیوی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو اس انجمن کی امداد کرنی چاہئے۔ اس انجمن کا دوسرا سالانہ جلسہ ہو کر ابھی روئداد بھی شائع ہو گئی ہے جسمیں آمد و خرچ اور جلسہ کے مفصل حالات کے علاوہ مسلمانوں کی خفتہ قوم کو بیدار کرنے والے نہایت مفید مضامین اور انکی پست ہمتوں کو ابھارنے کے لئے دلچسپ نظمیں بھی درج ہیں جو سالانہ جلسہ کے موقع پر پڑھی گئی تھیں۔ یہ روئداد آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر مولوی عتیق اللہ صاحب سکرٹری انجمن مذکور سے مفت مل سکتی ہے۔

تاریخ انتقال پر ملال نور الہدیٰ مغفور خلف صغیر مولانا عبد الرحیم صاحب صادقپوری

(از جناب زبیری ہاشمی صادقپوری عظیم آبادی)

کیوں ہو تاریک مسجد جامع * نکدہ آج کیوں ہے صادقپور
خال اقدس جناب عبد رحیم * آج کیوں غم سے ہو رہے ہیں چور
کیا ہوا آہ انکا نور نظر * کیا ہوا ہائے میرا بھائی نور
با مروت۔ حلیم۔ خوش اخلاق * صاحب علم و فضل و عقل و شعور
باپ کے گویا دست و بازو تھے * وہی منشی تھے اور وہی مزدور
خاک روبی کا کام تک کرتے * دیکھتے تھے پدر کو جب معذور
ہائے چیچک نے لی انکی جان * اقربا سارے رہ گئے مجبور
ہوگئی بیوہ بیوی۔ بچہ یتیم * باپ کے دل میں پڑ گیا ناسور
خیر اب جزع فزع سے کیا حاصل * وہ ہوا جو خدا کو تھا منظور
مرضی حق پہ صبر لازم ہے * شکوہ خالق کا کفر ہے دستور
ترجمہ نور کی محبت ہے * مانگ تو یہ دعا کہ رب غفور
بخشدے نور کے گناہوں کو * اور عطا کر انہیں جنان و قصور
اور تاریخ کی اگر ہے فکر * تو یہ سن سال فوت ہے مغفور

۱۳۲۶ھ

فتاوے

س نمبر ۱۴۴ - وفات کے بعد ایصال ثواب کو مروجہ طور پر کتبہ لا الٰہ الا اللہ ختم پڑھنا اور قرآن شریف با جماعت پڑھا کرتے ہیں مگر مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی اس کو بدعت قرار دیتے ہیں اور آپ کا قول بھی زیادہ راجح معلوم ہوتا ہے آپ کی کیا رائے ہے۔ (ابو المصباح محمد عبد الوحید)

ج نمبر ۱۴۴ - ایصال ثواب کا اصل ذریعہ تو دعا معلوم ہوتی ہے۔ اس کے بعد کوئی شخص صدقات خیرات کرے تو وہ بھی ثابت ہے قرآن خوانی بھی بعض روایات سے ثابت ہے [illegible] بدعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۵ - میت کو قبر کی طرف لیجاتے وقت چند کلمہ علی الخیر - علی الخیر بلکہ پورے الفاظ جبکہ یا نہیں پڑھتے ہیں اور کبھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں یہ امور مذکور بدعت میں داخل تو نہیں ہیں؟

ج نمبر ۱۴۵ - جنازہ اٹھانے کے وقت کوئی خاص الفاظ تو میرے ناقص علم میں ثابت نہیں البتہ قریب قیاس ہے کہ اس وقت کوئی جملہ دعائیہ میت کے لئے کہنا چاہئے۔ [illegible] طیبہ پڑھنا بدعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۶ - ماہ صفر کے اخیر بدھ سے لوگ کیوں حسن ظن رکھتے ہیں اور اسکو کیوں متبرک خیال کرتے ہیں اور یہ چند الفاظ علیقاً ملیقاً انت تعلم ما فی قلوبہم ملیقاً - پڑھکر غسل کرتے ہیں۔

ج نمبر ۱۴۶ - اخیر بدھ کی کوئی فضیلت شرع شریف میں ثابت نہیں۔ علیقاً ملیقاً وغیرہ الفاظ پڑھنے والے سے پوچھنا چاہئے کہ کہاں سے لایا ہے۔ ہمیں تو معلوم نہیں۔ اور ہیں بھی بے جوڑ سے۔

س نمبر ۱۴۷ - عالم ساکن ہے یا متحرک۔ چاند گہن سورج گہن واقع ہونے کا باعث کیا ہے؟

ج نمبر ۱۴۷ - عالم سے مراد چونکہ کائنات ہے اس لئے یہ متحرک ہے کیونکہ ایک حالت پر قائم نہیں۔

چاند اور سورج کے درمیان میں زمین کے حائل ہونے سے چاند کو گرہن ہوتا ہے۔ اور زمین اور سورج کے درمیان میں چاند کے حائل ہو جانے سے سورج کو گرہن ہوتا ہے۔

س نمبر ۱۴۸ - [illegible]

زیور زمین مثل کنگن - چندن ہار - ہنسلی وغیرہ پہننا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۴۸ - بیوہ عورت کو عادت کے دنوں زیب و زینت کرنی منع ہے۔

س نمبر ۱۴۹ - عقد بست کے وقت قاضی یا اولیا عروس یا ہیں سے جو شخص نکاح پڑھاتا ہے۔ تاریخ کے دستے راست کر کے لکھتا ہے اور بعد الفراغ عقد و مناکحت و ایجاب و قبول کے تھوڑا دیتا ہے یہ فعل درست ہے یا نہیں اور اس کا ثبوت سنت سے ہے یا نہیں۔ جو لوگ وکیل اور گواہ بنکر لڑکی زوجہ سے اذن قبولانے جاتے ہیں حالانکہ وہ لوگ قاضی کے مشورہ سے جاتے ہیں ان کو قاضی پھر کیوں سوال کرتا ہے۔ آپ لوگ کہاں سے اور کس غرض سے آئے۔

ج نمبر ۱۴۹ - قاضی جو ایسا کرتا ہے۔ اوس سے پوچھئے کیوں ایسا کرتا ہے شرع شریف میں ثابت نہیں۔ شاید ان کی زبانی تصدیق کرتا ہوگا۔

س نمبر ۱۵۰ - مردوں کو پھولوں کی لڑیں اور ہار بنا کے نکاح کے روز شادی اور خوشی کے موقع پر پہننا کو مشابہت زنان مقصود نہ ہو جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۵۰ - پھولوں وغیرہ کا سہرا یا بدہنا رسم کفار اور ناجائز ہے۔ ہاں خوشبو کے لئے ہار گلے میں پہننا یا پاس رکھنا جائز ہے۔

س نمبر ۱۵۱ - اگر اتفاق سے کسی کے مویشی مثل گائے بکری مر جاوے تو اس کی جلد کو اتار کے بیچ کرنا اور روئے حدیث درست ہے یا نہیں اور گائے کے گوبر کو اپلے بنا کے خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں اور شیر چیتے وغیرہ کی کھال پر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۵۱ - مردہ گائے بکری کا چمڑا اتروا کر بیچ لینا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ گائے کے سوکھے گوبر کو جلانا بھی منع نہیں کیا۔ درندہ حیوانوں کی کھال پر بیٹھنا ایک حدیث میں منع کیا ہے۔

س نمبر ۱۵۲ - غیبت کی مفصل تعریف فرمائیے۔ غیر مسلمانوں کی غیبت کرنی روا ہے یا نہیں۔ کوئی شخص گزشتہ واقعات بیان کر کے کہ فلاں شخص نے مجھکو ستایا تھا یا ظلم کیا تھا یا کرتا ہے یا بد اطوار ہے یا ہمیشہ لوگوں پر ظلم کرتا ہے تو یہ سب باتیں غیبت میں داخل ہونگی یا نہیں؟ (ابو المصباح محمد عبد الوحید از بالیسر (باقی کشنت)

ج نمبر ۱۵۲ - غیبت کی جامع مانع تعریف حدیث میں یوں آئی ہے من ذکر اخاک بما یکرہ - یعنی اپنے بھائی کو اس کے پیچھے ایسے الفاظ کے ساتھ ذکر کرنا جنکو وہ ناپسند کرے۔ [illegible]

آطلاع - مسائل کی غلطی پر ہر ایک صاحب مطلع کر سکتے ہیں - عام اجازت ہے ابوالوفا -

انتخاب الاخبار

مولانا ابوالوفا صاحب اس ہفتہ ہردوئی۔ بریلی اور لکھیم پور وغیرہ مقامات سے مدعو ہیں۔ غالباً ہفتہ عشرہ تک واپس آئیں گے۔ (نائب ایڈیٹر)

منشی عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیکہ لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب کے [illegible] مرحوم کے لئے دعا کریں۔ [illegible] (اللّٰہم اغفرلہ)

سرحدی جنگ کی خبریں متضاد اور مختلف آتی ہیں جن سے کوئی رائے قائم نہیں ہو سکتی۔ البتہ فوجیں بکثرت گئی ہیں اور جا رہی ہیں۔

کلکتہ میں کئی ایک کارخانے ایسے برآمد ہوئے ہیں جن میں سامان جنگ۔ بم کے گولے وغیرہ تیار ہوتے تھے۔

اس ہفتہ بھی غازی آباد اور مراد آباد کے درمیان ریل کے ٹکر کی خبر آئی ہے۔ بہت نقصان ہوا۔ (خدا کی پناہ)

مظفر پور (بنگال) کے بم کے حادثہ پر افسوس اور نفرت کا اظہار کرنے کی غرض سے لاہور کے ہندو اور مسلمانوں نے علیحدہ علیحدہ جلسے کئے۔ کئی اور مقامات میں بھی اسی قسم کے جلسے ہوئے۔

بم کے حادثہ کے متعلق [illegible] کو سیرامپور میں بنگال پولیس نے [illegible] کو شام میں ایک بنگالی کو گرفتار کیا۔ تلاشی پر اس کے پاس سے بہت سے کاغذات برآمد ہوئے۔ کلکتہ میں جو لوگ بم کے گولے بنانے کے جرم میں گرفتار کئے گئے تھے ان سب پر فرد قرارداد جرم لگا دی گئی۔ عنقریب ان کی تحقیقات ہوگی۔

ایران کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ مجلس وزرا کو افسروں اور سپاہیوں کے بقایا تنخواہ ادا کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنے میں ناکامی ہوئی تھی اس لئے اس نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

خلیفہ سید محمد حسین مرحوم کے صاحبزادہ خلیفہ سید حامد حسین جو علیگڑھ کالج کے تعلیم یافتہ ہیں ریاست پٹیالہ میں فنانشل منسٹر کے معزز عہدہ پر ممتاز ہوئے۔

مہاراجہ صاحب کپور تھلہ نے اپنے اودھ کے تعلقہ میں بوجہ قحط دس لاکھ کی تخفیف ربیع کے مالیہ میں کی ہے جس سے وہاں کے زمینداروں کو بہت بڑی امداد پہنچی ہے۔

لاہور کے کالجوں کے بعض طلبا امداد قحط زدگان کے لئے بازاروں اور مکانات پر یہ چندہ آپس مل کر جمع کرتے پھرتے ہیں۔ (ہمدردی اس کا نام ہے)

روس کے مقام اوڈیسہ میں ایک اسلامی انجمن [illegible]

دربھنگہ میں ایک فقیر نے ایک بنیا کی دوکان سے [illegible] کچوڑی [illegible] بنیئے نے فقیر کو چنڈال کہہ دیا۔ جس پر فقیر کو ایسی غیرت آئی کہ اس نے [illegible] کپڑا باندھ کر پھانسی لے لی۔ بنیا اس جرم پر حوالات میں ہے کہ اس نے فقیر کو خودکشی سے [illegible]

غازی آباد کے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر نے شکار کرتے ہوئے ایک خانساماں کو نشانہ بندوق بنایا۔ (شہید غازی)

تمام ڈپٹی کمشنروں کو اختیار دیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ذریعہ سے زراعتی اور حرفتی نمائشوں پر ٹیکس لگائیں۔ (مبارک)

سیلون۔ [illegible]

پیرس میں کتوں پر [illegible] سالانہ ٹیکس لیا جاتا ہے مگر بہت آدمی ٹیکس ادا کرنے کے زمانہ میں اپنے کتوں کو چھپا لیتے ہیں۔ اس کے لئے افسران محاصل نے کچھ ایسے آدمی ملازم رکھے ہیں جو کتوں کی بولی بول سکتے ہیں۔ یہ لوگ رات کے وقت کتوں کی بولی بولتے پھرتے ہیں اور جس گھر میں کتا ہوتا ہے وہ ان آدمیوں کے منہ سے کتے کی بولی سن کر ضرور جواب دیتا ہے۔ بس یہ لوگ اس گھر کا نمبر لکھ لیتے ہیں اور صبح ہی اس گھر پر ٹیکس کلکٹر آ کھڑا ہوتا ہے۔

افغانی رعایا کا ایک عظیم الشان لشکر درہ خیبر میں لنڈی کوتل کے قریب نمودار ہوا۔ خبر ہے کہ سردار نصر اللہ خان برادر امیر کابل اس لشکر کا حامی ہے۔ وہ ملاؤں کے بس میں ہے۔ امیر صاحب کے ذاتی خیالات نامعلوم ہیں اور ان کی وفات کی خبر بالکل بے بنیاد پائی گئی ہے۔ ان کی پیاری لڑکی مرگئی اسی کے رنج میں کئی روز محلات سے نہیں نکلے۔ انتظام میں بے بس ہیں۔ افغانستان کے تمام مذہبی لیڈر اور ملا سردار نصر اللہ خاں کے ملا سے گرویدہ ہیں۔ (ہدایت)

آجکل امرتسر لاہور کے بعض محلوں میں ہیضہ کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

قحط کی تازہ ترین رپورٹ مظہر ہے کہ امدادی کام پر ۱۳۸۵۰۰۰ آدمی ہیں۔ یہ نسبت ہفتہ ماسبق کے ....۲۸۰ آدمیوں کی کمی ہے۔ صوبجات متحدہ میں بہ قدر ....۹۰ کے بیشی ہے۔ مویشیوں کی حالت اچھی ہے۔ صوبجات متحدہ میں غلہ کے بازار چڑھے ہیں۔ چارہ کی گرانی میں تخفیف ہو گئی ہے۔ ممالک متوسط میں چارہ کمیاب ہے۔ کاشتکاروں کی حالت اچھی ہے۔ تجویز ہے کہ صوبجات متحدہ میں بجائے بڑے بڑے امدادی کاموں کے چھوٹے چھوٹے کام مختلف مقامات پر کثرت سے جاری کئے جائیں۔

۲۹۔ اپریل کو مولائی حفیظ کی فوج نے فرانسیسیوں پر حملہ کر کے ۴۰ آدمیوں کو مار ڈالا

ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

آپکا تو اُن وحشیان سے ظاہر ہے جیسے آپکے علماء اور صحابہ نے ہزار در ہزار حشو م بنا کر رسول اللہ پر اتہام کیا۔

جواب علماء اہل سنت جو تعزیہ کو جائز کہتے ہیں وہ کہیں اگر مذہب کے کسی امام یا آپکے بھائی تو نہیں۔ جھوٹ کہتے ہوئے ذرا شرم تو کیا کرو اہل سنت اور تعزیہ! (جھوٹے پر خدا کی مار) جھوٹ بولتے ہو مزا آتا ہے کھاتی ہے، مولوی سید علی حائری صاحب زندہ ہیں اُن سے کیوں دریافت نہیں کر لیتے اور ناحق اپنے محمدوں کی طرح اماماں دین پر افترا کرتے ہو دیکھو اپنی کی روایات مندرجہ تحفہ اثنا عشریہ مورخہ ( )

آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بلکہ ہم یہ دکھاتے ہیں کہ ان فسادات کا اصلی بانی کون ہے اور کس کی تحریکات سے یہ فسادات ہوتے ہیں تاکہ گورنمنٹ مناسب طریق سے اصل بانی فساد کی بیخ کنی کرے کہ پھر اس قسم کے فسادات نہ ہونے پائیں۔ گورنمنٹ کو اور حکام کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اصلی بانی اس فساد کا مذہب وہابیت ہے جو خارجیت اور بغاوت کا پورا عنصر رکھتا ہے۔ پہلے گورنمنٹ کی پوری نگرانی اس پر نہ تھی لہذا اس قسم کے فسادات کم ہوتے تھے جب سے گورنمنٹ نے انکو سلطان العنانی بخشی روز بروز فسادات بڑھ رہے ہیں۔

جواب واقعی آپنے ایسا سچ کہا جیسا کہ شیطان نے حضرت آدم کے مقابلہ میں کہا تھا۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ ان فسادات میں کوئی وہابی (اہلحدیث) بھی ماخوذ ہے؟ بمبئی۔ رنگون اور لکھنؤ میں جو اتنے فسادات ہوئے گنے گئے۔ تم ہی نے یا تمہارے بھائی تعزیہ داروں نے جنکو ہم اس سے زیادہ نہیں جانتے کہ وہ سگ زرد برادر شغال، پھر کیا آپ کو وہابیت کا نام لیتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آگے چلیئے۔

ہندوستان کے تین اخبار اہلحدیث۔ کرزن گزٹ۔ نجم لکھنؤ۔ کا خاص وظیفہ یہی ہے کہ ادھر ماہ محرم کی آمد شروع ہوئی بلکہ ابتدا ہی سے اس قسم کی تحریریں شائع کرتے ہیں کہ فریقین میں آتش فساد مشتعل ہو۔ اہلحدیث آج پانچ برس سے تیاری ہے جو ہر سال ابتداء محرم میں ہزاروں اشتہار اس قسم کے شائع کرتا ہے کہ تعزیہ رکھنا حرام ہے بدعت ہے۔

جواب سچ ہے ڈنکے کی چوٹ سے اشتہارات شائع کرتے ہیں اور آئندہ کرینگے اگر آپ میں کچھ ہمت ہے، تو تعزیہ کا ثبوت مع دلائل از خدا و رسول اور اقوال ائمہ اہل بیت ہم کو بتلا دیں ورنہ شرم سے منہ چھپا دیں اور چپکے سے ایمان بچا لو۔ (امام باڑہ) میں جا کر سینہ چاک کریں۔ آگے چلئے۔

سنہ ۱۳۳۱ھ کو ایڈیٹر اہلحدیث شب و روز اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تعزیہ داری کو جس طرح ہو موقوف کریں۔ چنانچہ اخبار مورخہ ۲۱ شوال میں لکھتے ہیں، امسال بھی مثل گذشتہ سال کے تعزیہ کے متعلق ایک اشتہار نکالنے کا ارادہ ہے جس میں تعزیہ کی حرمت پر سب اہلسنت علماء کرام کے دستخط ہوں گے۔ پس ناظرین ہم کو اس کار خیر میں مدد دیں کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے بجز دستخط گذشتہ سالوں میں شائع ہو چکے تعزیہ کی ممانعت کے دستخط بھیجا ویں"

گورنمنٹ اس سے سمجھ سکتی ہے کہ یہ وہابی اخبار کس طرح کے فسادات پر خبیث سوز ظاہر ہے کہ ہر سال اشتہار پر اشتہار شائع کرتا ہے اور بڑے سرگرمی سے اس میں کوشاں ہے پھر کہاں تک فساد میں ترقی نہ ہوگی۔ اخبار مذکور اپنی اشاعت مورخہ ۔ ذیقعدہ میں لکھتا ہے تعزیہ کے متعلق لکھا گیا تھا کہ ناظرین اپنے اپنے علاقہ کے علماء کرام سے ممانعت کی دستخط بہت جلد کرا کر بھیج دیں مگر ان علماء کے دستخطوں کی ضرورت نہیں جو گذشتہ سال میں چھپ چکے ہیں۔ آج پھر توجہ دلائی جاتی ہے یہ بھی واضح ہو کہ جن جن اصحاب کو جسقدر اشتہار منگوانے ہوں وہ ابھی سے درخواستیں بھیجیں جن کی قیمت غالباً صرف آٹھ آنہ فی سیکڑہ سوائے محصول ہوگی۔ پھر مورخہ ۲۶ ذی الحجہ میں لکھتے ہیں تعزیہ کے اشتہارات طیار ہو کر جن جن اصحاب نے طلب کئے تھے اُن کو بھیجے گئے ہیں اس دفعہ اشتہار ماہ محرم کے متعلق بعض احکام بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تعزیوں کے حامی تو ہر سال ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ تعزیہ کو اسلام میں کو شامل نہیں جانتے ہیں وہ اسکے کھنڈن میں چند پیسے بھی خرچ نہیں کرتے، اصل قیمت فی سیکڑہ ۸ آنہ۔

جواب۔ بیشک بفضلہ تعالیٰ ایڈیٹر اہلحدیث فخر کر سکتا ہے کہ ہمیشہ ہر سال اس بدرسم کے مٹانے میں کوشش کرتا ہے اور اسکی کوشش سے اللہ کے سعید بندوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔ مگر اسکو تم فساد کہتے ہو تو قرآن شریف نے تمہارا جواب پہلے ہی سے دے رکھا ہے غور سے سنو۔ اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ۔

سنو ہمارا مدعا ہے اور ہم اسکو ثابت کر سکتے ہیں کہ ؎

تعزیئے کو جو بت پرستی بدتر جان رکھ
دیکھیئے اسکو خدا ایمان رکھ

اور سنو!

زور ور الا ہے تو بت خانہ احباب کو
مسجدیں مضبوط کر شل پہاڑ ہو
تعزیئے قندیل کو لاتوں سے پیاڑ
دین احمد میں جو بے شک عار ہے

آگے چلئے۔

گورنمنٹ اگر ان تحریروں پر غور کرے تو اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ امسال ہندوستان

ahmadimuslim.de

کے ہر گوشے میں فساد ہوا اور صدہا جانیں تلف ہوئیں اور پولیس۔ فوج بلکہ حکام کو حفظ امن قائم کرنے کیلئے اسقدر زحمتیں اٹھانی پڑیں۔ ایسے موقعہ پر ہی حضرات ہیں جو آج پانچ سال سے ہر سال ہزاروں اشتہار تقسیم کرتے ہیں جن میں انتہائی اشتعال پیدا ہو اور فساد کا سامان مہیا ہو۔ ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ تعزیہ ایسی چیز ہے جسے سنی اور شیعہ بلکہ ہندو بھی بکمال خلوص ہر سال بناتے ہیں اس میں یہ فساد کہ ہو کہ کوئی مقام خالی نہ رہے۔

شیعوں کی حالت جو خاص بروز عاشورہ ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ کسی مذہب ملت کا آدمی ہو بشرطیکہ پتھر دل نہ ہو ہر ایک کی آنکھوں سے آنسو اور انکی گریہ وزاری پر کم سے کم افسردہ ضرور ہوگا بلکہ شاید ہی کوئی ایسا شقی ہو جسکا دل مغموم نہ ہو۔ جو جگہ تعزیہ کو سب کی جانب سے لا رہی ہے جیسے پتھر رسماً سے جاتے ہیں بجز اسکے کہ انکا دل اس غیر مقلد جس کے بہ کہ شمر وغیرہ کا خمیر تھا ممکن نہیں ایسے افعال ظہور میں آئیں۔

جواب ناظرین اس بد حواس کو دیکھئے کہ فسادات کو اہلحدیث کے ذمہ لگاتا ہوا اتنا بھی نہیں سوچتا کہ ماننے والے اشتہاروں کا مضمون تو یہ ہوتا ہے کہ تعزیہ بنانا جائز نہیں۔ اسکا اثر اگر کچھ ہو سکتا ہے تو یہ کہ بعض لوگ جو بنانے والے ہیں وہ فتوی کو دیکھکر کہ تمام علماء اہل سنت منع کرتے ہیں ترک کر جائیں جسکا نتیجہ یہ ہو کہ دونوں پارٹیاں (بنانے والے اور ماننے والوں) میں ایکا ہو جائے تو پھر دشمن کو موقع مل سکتا ہے کہ اشتہاروں کا نتیجہ ہے لڑائی ہوا۔ لیکن ہم سوچتے اتفاقی اور اتفاقیوں کے جھوٹے بانی تعزیہ پرست ہی نہیں ہیں اس امر پر روتے ہیں کہ ہمارا معبود (تعزیہ) لگے جائیگا اور دیکھتے ہمارا طاغوت آگے ہوگا تو اس حال میں اس شیطانی فوج کو کون کہیگا کہ ان اشتہاروں کے اثر سے ڈر رہے ہیں اسی لئے تو آپ کی اس قسم کی عقل و دانش پر داد دیا کرتے ہیں کہ ؂

دو آدمی کو صورت پہ یہ جو دیا دانہ دے

الٰہی مجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

ناظرین! ہمارے دوست ایڈیٹر اصلاح اردو ماننے کے اشتہار کا نتیجہ ہوا ہے آپ لوگ دعا کریں کہ خدا اس نتیجے کے بدلے میں انکا دل اقرب الی الحق کر دے آمین۔

پیارے نبی کے پیارے حالات: اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بابرکات ولادت سے وفات تک عجیب ڈھنگ سے لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک مسلمان کو اسکا منگانا فرض ہے۔ حجم ۲۰۳ صفحہ جلد اول قیمت عہ

حصہ دوم جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات درج کیگئی ہیں۔ حجم ۲۰۳ صفحہ قیمت عہ

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتدا کے متعلق جناب قاضی عبدالرحیم صاحب انکرنول (مدراس) تحریر فرماتے ہیں ماشاء اللہ مسئلہ امامت واقتداء میں دلائل مندرجہ اخبار اہلحدیث بتاریخ ۱۳ مارچ خصوصاً توضیح جیسی کچھ چاہئے ہو چکی۔ مگر مسلمانوں کا اختلاف کلی ہے وہ بھی جو مسئلہ حق ہے۔ ظاہر میں بھی بات معلوم ہوتی ہے کہ جب تک عام وخاص مسلمانوں میں نماز وجماعت میں مشارکت ومتابعت نہ ہوگی انکی آپسی مخالفت ہرگز دفع نہ ہو سکے گی بلکہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے امراض قلبی حسد وبغض وغیرہ روز افزوں ہوتے رہیں گے اور ہو رہی ہیں حالانکہ فرمان خدا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ہے اور دیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھکر اصل منکرات کو آپسی خلافت سے دور نہیں کرتے۔

خدا کرے کہ آپکی تحقیقات میں قدرتی اثر ہو اور یہ سب عقاید وعملیات باطلہ کی بیخ وبنیاد دور ہو جائے آمین۔

جناب مولوی عبداللہ صاحب مدنی ازکرنول (مدراس) لکھتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ مبتدع فاسق اشد اور مبغوض خدا ورسول ہے اور مستحق دعید شدید۔ بایں جبکہ وہ فرایضہ خدا کو ادا کرتا ہے اور وہ مکلف ہے اسکے ادا کرنے کا ہے تو اقتدا اسکی اس حال میں جائز ہوگا اور استقرار فقیر میں واللہ اعلم کوئی دلیل مانع جواز اقتدا نہیں۔ پیچھے مبتدع کے نہیں اور مبتدع وہ ہے جو اعتقاد کرے کسی شے کا جو مخالف ہو اہل سنت وجماعت کے کما قال فی فتح الباری والمبتدع من اعتقد شیئا مما یخالف اھل السنۃ والجماعۃ پس اسکا مبتدع ہو نہیں ضرور نہیں کہ جب وہ بھلائی کریں تو انکی بھلائی پر موافقت کریں اور اسکا کام اسپر چھوڑ دیں ھذا ما ظہر لی فی ھذہ المسئلۃ اگر کوئی قوی تر دلیل منع نماز میں پیچھے مبتدع وغیرہ کے اپنے پاس رکھتا ہو تو بیان کرے والحق احق ان یتبع واللہ اعلم بالصواب۔

حدیث نبوی اور تقلید شخصی: ان دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے۔ قیمت ۲/ر

شریعت اور طریقت: ان دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے۔ قیمت ا/ر

ahmadimuslim.de

مناقب حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبیان اتفاق اہل العلم فی صحۃ کتاب البخاری

(گذشتہ سے پیوستہ) (۸) اور امام بخاری ارشاد فرماتے ہیں ماکتبت فی کتاب الصحیح حدیثا الا اغتسلت قبل ذالک وصلیت رکعتین ترجمہ یعنے اس صحیح کتاب میں کوئی حدیث نہیں لکھا جبتک کہ قبل کتابت غسل نہ کر لیتا اور دو رکعت نماز نہ پڑھ لیتا (اس سے امام ہمام کا ادب حدیث کے ساتھ ظاہر ہے اور دوسرا اُس کتاب کو مقبولیت کی حد تک پہونچانا مقصود تھا) (۹) اور فرماتے ہیں۔ لم اخرج فی ھذا الکتاب الا صحیحا۔ نہیں لکھا اور نکالا میں نے اس کتاب میں مگر صحیح (یعنے جو کچھ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے وہ صحیح ہی صحیح ہے) اور ارشاد فرماتے ہیں (۱۰) اخرجت الصحیح من ستمائۃ الف حدیث۔ ترجمہ۔ میں نے اس صحیح کتاب کو ۶۰۰۰۰۰ سے چھانٹا ہے (یعنے ضعیف موضوع چھوٹے احادیث۔ غلط سلط ۶۰۰۰۰۰ میں سے چھانٹ کر کتاب کو صحیح بنایا ہے) (۱۱) حضرت عقیلی نے کہا ہے۔ وقد اتفق اھل العلم علی ان کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ وتلقاہ سلف الامۃ وائمتھا وان مسلما صاحب الصحیح کان ممن یستفید منہ ویعرف بانہ لیس لہ نظیر فی علم الحدیث۔

ترجمہ۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ کتاب بخاری بہت صحیح کتاب ہے اور اسکا رتبہ بعد کتاب اللہ کے مانا گیا ہے تمام علماء وائمہ وغیرہ اسی کتاب کے فیض یافتہ ہیں اور تحقیق کہ مسلم صاحب کتاب صحیح مسلم اسی کتاب سے فایدہ اوٹھائے ہوئے ہیں اور مقر اسبات کے تھے کہ کتاب بخاری کی نظیر علم حدیث میں نہیں (اس سے بھی فضیلت بخاری کی مسلم پر ظاہر واضح واظہر) (۱۲) تاج سبکی نے بعد مدح بخاری کے کہا ہے کان امام المسلمین وقدوۃ المؤمنین وشیخ الموحدین ترجمہ۔ امام بخاری مسلمانوں کے امام مومنین کے سرتاج سردار اور موحدین کے شیخ ہیں۔ (۱۳) حافظ ابن کثیر نے بعد تعریف بخاری کے کہا۔ کان امام اھل الحدیث فی زمانہ والمقتدی بہ فی اوانہ والمقدم علی سائر اضرابہ واقرانہ ترجمہ امام بخاری تھے اپنے زمانہ میں حدیث کے امام اپنے عصر کے پیشوا اپنے اقران کے پیشرو مقدم (۱۴) بندار بن بشار نے بعد ذکر امام بخاری کے کہا ہے۔ ھو افقہ خلق اللہ فی زماننا ہمارے زمانے کی مخلوق میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔ (۱۵) نعیم ابن حماد نے بعد ثنا امام بخاری کے فرمایا ہے ھو فقیہ ھذہ الامۃ امام بخاری امت کے فقیہ ہیں۔ (۱۶) ابن خزیمہ نے بعد ذکر اذکار امام بخاری کے فرمایا ہے ما تحت ادیم السماء اعلم بالحدیث ولا احفظ لہ منہ۔ آسمان کے نیچے سوائے امام بخاری کے کوئی زیادہ عالم حدیث کا اور زیادہ حافظ نہیں ہے (۱۷) ابن حماد نے وقت وفات امام بخاری کے یہ آرزو کی کہ میں اسبات کو دوست رکھتا ہوں کہ آپکے جسم کا ایک بال ہوتا۔ لوددت انی کنت شعرۃ فی جسدہ۔

(۱۸) امام ذہبی نے تاریخ دول اسلام میں تحت ذکر خلیفہ مہتدی باللہ کے امام بخاری کی وفات کا ذکر کیا ہے کہ عید الفطر کی رات کو شیخ الاسلام حافظ العصر امام بخاری انتقال فرمائے اور اس وقت آپکی عمر ۶۲ برس کی تھی۔ اللہ رحم کرے آپ پر۔ عربی عبارت یہ ہے۔ ولیلۃ عید الفطر مات شیخ الاسلام وحافظ العصر محمد ابن اسماعیل البخاری ولہ اثنتان وستون سنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انتھی (۱۹) اور امام نووی نے شرح مسلم کے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ امام بخاری مختلف وجوہ سے جدا جدا ابواب میں احادیث کا ذکر کرنا کہ طالب کو بدشواری تمام احادیث کا پتہ چلے یہ سب ثقاہت اتقی حدیث پر دال ہے عربی عبارت یہ ہے۔ واما البخاری فانہ یذکر الوجوہ المختلفۃ فی ابواب متفرقۃ متباعدۃ وکثیر منھا یذکرہ فی غیر بابہ الذی سبق الیہ الفھم انہ اولی بہ فیصعب علی الطالب جمع طرقہ وحصول الثقۃ بجمیع ما ذکرہ من طرق الحدیث۔ انتھی۔

(۲۰) اور ابن حماد نے بعد ذکر وفات امام بخاری رضی اللہ عنہ کے فرماتے ہیں کہ لما صلی علیہ ووضع فی لحدہ فاح من تراب قبرہ ریح المسک ودامت ایاما الخ ترجمہ۔ جب امام بخاری رضی اللہ عنہ کا نماز جنازہ پڑھا گیا اور آپکو روضہ مبارکہ میں جسوقت کہ رکھا گیا تو قبر کی مٹی سے مشک کی بو مہکنے لگی اور یہ بو کئی دن رہی کسی شاعر نے اسی بنا پر کیا خوب کہا ہے ؎

فمن الشذی الثار وفقۃ معی ولست بورد انما انا تربہ

بعض معتبر کتابوں میں مکتوب ہے کہ جب وقت حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ جامع صحیح کو پورا کر چکا تو اس اپنی کتاب کو حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ویحیی ابن معین وعلی ابن المدینی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ کے سامنے پیش کیا تمام نے دیکھکر اسکو اچھی کہا اور صحت پر کافی گواہی دیا۔

ناظرین اب فرمایئے باوجود اتفاق اہل علم وائمہ کرام سادات کے آجکل کے سفہا کا صحت بخاری پر قایل ہونا کس درجہ نادانی اور صریح جہالت وسفاہت پر دال نہیں ہے۔ اور ذرا غور کی جگہ ہے کہ مقلدین متعصبین حضرات اہل حدیث کو زبردستی دشمنان اولیاء وائمہ کہتے ہیں مگر یہ لوگ علانیہ صریح طور پر تحریراً و تقریراً کہیں شیخ المحدثین مولانا اسمٰعیل

رہو اللہ کو۔ بزرگان دین کے دشمنو یہ نہ سمجھنا کہ تم ہمارے بدگوئیوں سے کچھ پرانشیجہ اٹھاؤ گے
دیکھو ضرور تم اپنے بدکلامیوں کا پرانتیجہ دیکھو گے ۔

رنگ لائیگا زمانہ ایک دن رنگ حنا
بے سنکر پاؤں کو مہندی لگانا چھوڑ دے

(راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی)

تناسخ کے متعلق چند سوال

(سنگھ کنگا صاحب از حسین پور ضلع مظفر گڈھ)

بخدمت مجمع البرکات مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ سلمہ

تسلیم نیاز معروض ہے۔

سوال نمبر (۱) استفسار رسالہ تناسخ ارواح یعنے آواگون تناسخ کا مطلب صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں انتقال کرنا اگر جسم ایک ہے تو بیشک تناسخ نہیں ہو سکتا اور اگر دو ہیں تو تناسخ ہو گیا کسر ہی قایم ہو گیا۔ جواب اہل شاستر مانتے ہیں۔ یہی بات قرآن و حدیث والے مانتے ہیں یعنے اس جسم کے اعمال اسی جسم میں ہو گئے پھر ... جب یہ جسم ملا اور یہی روح اس میں گئی تو تناسخ ثابت ہو گیا جب ایک سے دو ہوئے تو پھر ... ہو جائینگے کیونکہ بموجب قانون قدرت کے ہر جسم کو فنا اور فنا کے بعد پھر جسم اور جسم کے ساتھ اعمال کے واسطے جزا و سزا کیواسطے جسم ملتا رہیگا۔ دس میں تو اہل شاستر اور اہل قرآن کا اتفاق ہے ثابت ہوتا ہے لیکن اہل شاستر یہ بھی کہتے ہیں کہ اس جنم کے اعمال اگلے جنم میں بھوگنے پڑتے ہیں اور یہی بات اہل قرآن کہتے ہیں کہ اس جنم کے اعمال کا بدلہ جو اگلا جنم ہے بھوگنے پڑیں گے یعنے بہشت دوزخ کچھ اختلاف نہیں ہے پھر مسلمان کیوں انکار کرتے ہیں۔

جواب۔ تناسخ جسکے ہندو اور آریہ قایل ہیں اور اہل اسلام وغیرہ منکر ہیں اسکی تعریف یہ ہے کہ بقاعدہ توالد تناسل جو پیدا ہوا وہ اس میں وہی روح جانی جو اسکی پیدایش سے پہلے دنیا میں آچکی ہے اور بوجہ بد عملی یا نیک عمل کے اب اس جسم میں آنے کے لائق ہوئی ہو۔ پس ان معنے سے جنت اور دوزخ انسانوں کی زندگی متنازع تناسخ سے کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ ہاں اگر ہمارے مخالف آریہ اپنی اصطلاح بدل کر اس صورت کو بھی تناسخ کہنے لگیں تو ہم اس ... کہیں گے۔

شکر اللہ کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویان بخوشی سجدۂ شکر انداختند

سوال نمبر ۲۔ تقدیر یعنی انسان جو تمام عمر میں تکلیف آرام رنج و خوشی بھگتتا ہے وہ خدا نے اپنی طرف سے اسکے واسطے قایم کر لیا ہے۔ یا موافق اعمال کے۔

جواب نمبر ۲۔ اسلامی اصطلاح میں تقدیر علم الٰہی کا نام ہے یعنے جو جو واقعات انسان کو زندگی میں آنیوالے ہیں ان کا علم خدا کو ان کے وقوع سے پیشتر حاصل ہے۔ اس تقدیر کو سوامی دیانند سرستی بانی آریہ سماج نے بھی ستیارتھ پرکاش میں تسلیم کیا ہے دیکھو صفحہ ( ) پس ان واقعات کو آپ خود دیکھ سکتے ہیں جن میں اعمال اور انسانی سعی کو دخل ہے ان میں وہ بیشک موافق اعمال ہیں اور جن میں نہیں ان میں نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ روح انسانوں کی انسان ہے یا حیوانوں کی حیوان ہے یا پرندوں کی پرندہ ہے یا فرق صرف قالب کا ہے روح سب کی یکسان ہے۔ اور ان سے بھی کچھ حساب کتاب ہے کیونکہ اعمال ان سے بھی صادر ہوتے ہیں بعد مرنے کے انکا کیا حال ہے۔ دیکھا رسالہ بحث تناسخ بھی میرے پاس ہے براہ نوازش ان سوالات کے جوابات جلدی عطا کیجئیگا امید کامل ہے کہ جناب بہر شکوک رفع کرینگے۔ جواب شافی دیکر مجھے ممنون و مشکور فرماوینگے۔

جواب نمبر ۳۔ چونکہ اسلام میں تناسخ نہیں اسلئے جو روح جس قالب میں ہے وہ اسی قالب کیلئے پیدا ہوئی ہے۔ الگ الگ نوع ہے ایک نہیں۔

خمسہ عاجز بر غزل جناب مولوی حسن صاحب

رسم دنیا اور رواج خاندانی چھوڑ دے
ساز شیں بدعتین باتیں بنانی چھوڑ دو
ہیروپرست علماؤں کی ابلہ بیانی چھوڑ دے
ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے
جب تو وہ ہوگا مسلمان۔ لن ترانی چھوڑ دے

مجلس مولود میں کذب البیانی چھوڑ دے
سنت محمود میں بدعت ملانی چھوڑ دے
پڑھ احادیث صحیح سوز خوانی چھوڑ دے
ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے
جب تو وہ ہوگا مسلمان۔ لن ترانی چھوڑ دے

چھوڑ کر قول نبی فرعون کے پیچھے پڑا
دل میں تیرے کچھ پیغمبر سے نہیں آتی حیا
دین دنیا کی بھلائی ہے یہ حب مصطفیٰ
جسکو ہو سنت پیاری اُس پہ وہ جب جچ گیا
فصل ... اور بدعت ... چھوڑ دو

اپنا بلسنہ کی مشین اچھی اور کماد پیلنے کے بیلنے ... غلام حسین ... سے طلب کریں۔

سُن نہ جو قول نبی اور وہ سروں کے بیچ ہے — ہے حدیث پیغمبر کی کو کافی بے شبہ
صدق دل سے قول نبوی پر سدا قائم تو رہ — شیوہ منکر کو تو ہرگز نہ دے دل میں جگہ

اور باتیں فاسقانہ دل میں لانی چھوڑ دے

قول غیروں پہ شہادت دے اگر حکم نبی — فرق لفظی ہے حقیقت میں ہیں دونوں ایک ہی
ماننے میں اُسکے ہرگز سست کر مت پہلو تہی — ہے نشانی مومنوں کی ظاہر و باطن یہی

رسم باطل رسم سنت میں ملانی چھوڑ دے

سیوم و چہلم کہاں تھا در زمانِ مصطفےٰ — چادریں چڑھتی کہاں تھیں بر مزار اولیا
اور مساجد قبر کب ہوتے تھے اصحاب صفا — زور باندھ ہے نہ سنت پر کوئی گھٹ ذرا

جھوٹے مضمونوں کے سب نعتیں بنانی چھوڑ دو

راست بازی مومنوں اور صالحوں کا کام ہے — جھوٹ تاویلوں کی عادت شیوۂ فجار ہے
سوچ لے اسکو کہ ناظر بھی بڑا ابشار ہے — کیونکہ کاذب پر خدا کی لعنت و پھٹکار ہے

اسلئے حق بات میں ناحق ملانی چھوڑ دے

صورت صلحا میں ہیں لاکھوں شریر و بدچلن — نفرت ان سے ہو مگر نہ ان کو لاسخن
تم ہو پابند شریعت ظاہری لے جان من — نیک ظن رہنا مدامی بدگمان ہرگز نہ بن

بدگمانی میں زبان اپنی ہلانی چھوڑ دے

ہو نہیں سکتا کوئی مقبول رب ذوالمنن — تا نہ ہو جائے فنا عشق نبی میں روح و تن
منہ پہ ہے کلمہ شہادت دل میں آبائی چلن — کذب گو اکثر منافق ہوتے ہیں اے یار من

اب نفاق دل کو اپنے یار جانی چھوڑ دے

ہم مطیع قول و فعل سید ابرار ہیں — زید و عمرو کے فسانے سب محض بیکار ہیں
عکس قول مصطفےٰ کرتے ہیں جو بدکار ہیں — ایسی باتوں سے خدا اور مصطفےٰ بیزار ہیں

کاربند ان کے اب کل کاروائی چھوڑ دے

ذکر میلاد مبارک حضرت خیر الانام — ہم منع کرتے نہیں بالکل ہے ہمیں اہتمام
ہمکو تو انکار ہے جو بیشتر کوش و کلام — ہو شریعت کے مطابق کام اپنا سب مدام

مشرکوں کے کاربد کی کل نشانی چھوڑ دے

دین و دنیا میں یہ دو نہیں حقیقی جان تو — عیش دونوں سے نہیں ممکن — ساتھ ہو
شکل مومن رکھتے ہو تو خیال دنیا چھوڑ دو — ہو جو ظاہر پابند شرع تو دل بھی دیسا ہی رکھو

عمر دو دن جائے میاں چالیں زمانی چھوڑ دے

ہو گیا ہے تیری عقل و فہم میں بے شک خلل — باپ دادوں کی چلن پر کر رہا ہے جو عمل
باپ تو پیر کشادہ اب بھی جلدی سے سنبھل — شرع کا ہو جا مقلد مصطفےٰ کی چال چل

بے شرع رسمیں تو اب اجاگر انی چھوڑ دے

تعزیہ داری کو چھوڑ دو ہیں یہ سب لہو و لعب — کس امام نے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ بچ کب
الفت حسین میں شرک مناتو ہے بے سبب — رکھو محبت تو مدیث مصطفےٰ سے اور سب

کفر و بدعت شرک سے زشتہ لگانی چھوڑ دے

واعظین ہیں جو جہاں ہر شہر و شہر کو بکو — کرتے ہیں تاویل قول مصطفےٰ کی دو بدو
زرپرست علماؤں سے فتنہ بپا ہے چار سو — مفسدیں بے شک خدا و مصطفےٰ کے ہیں عدو

تو فسادی بن نہ اب ایذا رسانی چھوڑ دے

اعتبار زیست کیا ہے آج کل شاید ہو — الفت دنیا میں فقیر کو کہیں مت ہو بہو
چھوڑ دو فخر و منیت اور انکساری سے رہو — زندگی ہے چہر وزہ اسپے مت مغرور ہو

بے حیائی کی جہاں میں زندگانی چھوڑ دے

پڑھ نماز پنجگانہ کو بعد شوق دلی — ساتھ اُسکے مشرکانہ کی بھی لگن تو چھوڑ دی
اور نہ جا نزدیک رسم خاندانی کے کبھی — جس سے ہو راضی خدا بھی اور رسول اللہ بھی

فرض ہے کرنا وہی سب لیے ایمانی چھوڑ دو

شاعری بیہودہ گوئی ہے سراسر سفلہ پن — نظمیں اخلاقی کہو تم فرحت افزا روح و تن
یا ہو نعت مصطفےٰ یا حمد رب ذوالمنن — حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعراب بنانی چھوڑ دے

قاضی محشر جب ہوگا حشر میں صدر انجمن — کچھ نہ کام آئیگی وہاں یہ طرح زلف پرشکن
المدد آئے آئیں گے وہ ماہرو و گلبدن — حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعراب بنانی چھوڑ دو

اے حسیر نعت جگر عبد الجلیل عاقل زمن — کچھ ہو سعایتیں کی نصیحت عام فرزند من
ہے تمہیں دونوں کیجا نہ بادہ ترد و خم — حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجھکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعراب بنانی چھوڑ دے

عبد الصمد از تو شیا رو ضلع سارن

اونچی دوکان کا پھیکا پکوان

آپ نے ہیں ہزار حق مہر

تمام خلفا ... کی خدمت ... زیر دست ... علما اسلام کے

سر ہے سے زیادہ سے زیادہ تنا ہی ہے کہ خلق خدا کو ٹیک ... کا تجربہ کرایا جاوے۔

تاکہ دنیا میں جہان تک سچا اور جھوٹوں کی کثرت و بہتات ہو خدا کے نیک بندوں کو نیکی کرنے میں کوئی دقت واقع نہو اور نہ انکو کوئی رہزن جو گمراہ کرکے انکی نیکی برباد کرا کر انکو زیر گناہ لازمی کراسکے۔

قدرتاً انسان اپنی زبان کو ذراسی حرکت دیکر خدائی تک کی بڑھ مار دینے پر قادر بنایا گیا ہے۔ اور اُسکے مقابلے پر ایک نیک سیرت فرشتہ خصلت تک کو کسی کی دلی منشا رسے آگاہ ہونا قدرتاً ناممکن بنادیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ غیروں کے شر سے بچنے کی خاطر خداوند تعالیٰ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا، اپنے احکامات نازل فرمائے اور عبداللہ خدا اور رسول اللہ کو پیغمبری کی نیابت کا اعزاز عنایت فرمایا ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ دنیا میں جسقدر جھوٹے اور بہٹ مار اور ٹھگ ہیں وہ سب کے سب تمام راستبازوں کو بھی الٹا ٹھگ اور دوکاندار پکارتے رہتے ہیں تاکہ لوگ انہیں نیک سمجھکر انکی ٹھگی میں مبتلا ہو جاویں۔ اور اکثر لوگ محض اسی جال میں پھنس رہے ہیں۔ لہذا گو سارے زمانے کے ٹھگ الٹا ہمیں ہی ٹھگ قرار کیوں نہ دیں مگر خلق خدا کو ایسے مکاروں کے پھندوں میں سے نکالنے اور نہ پھنسنے دینے لوگوں کو ان سے بچانے کی خاطر ہمارا یہ عین فرض ہے کہ ہم پہلے ان کی اونچی دوکان کو ضرور انگشت نمائی کرکے ان کو عورت بنا ظاہر کردیں۔ [illegible] پہیلی یا معمہ کا پیش کرنا!

خلاصہ یہ ہے کہ مرزائے قادیان جو اونچی دوکان کے اکیلے تھے۔ بنے ہوئے ہیں [illegible] آگے پیچھے پکوان کو حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تو آپکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ آپ نبوت کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں اور اپنے مریدوں کی تعداد لاکھوں ہونیکی گپ بھی مارتے ہیں۔ انکی صاحبزادی مبارکہ بیگم کی شادی صرف چھپن ہزار حق مہر پر نواب محمد علی خانصاحب سے مرزا جی نے کی ہے! [illegible] اصل غرض اور بھی معلوم ہو جاوے گی تعجب آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ مرزا جی کہتے تھے کہ "میں بروزی محمد ہوں" اور اب انکو اپنے الہام کی صداقت کیلئے ایک بروزی علی داماد بھی مل گیا ہے! جیسی روح ویسے فرشتے مثل مشہور ہے۔ ایسے ہی غلام احمد ہو کر جب احمد ہی بن گئے تو اب محمد علی کا فقط علی ہی باقی رہ گیا [illegible] مرزا جی کی دامادی کا فخر بھی انکو حاصل ہو چکا ہے [illegible] قادیانی [illegible] بیچارہ مریدبھی عمل کر سکیگے۔ ام مبارکہ بیگم جی [illegible] لعل مبارکہ [illegible] ام المومنین نے مرزا جی کی کل [illegible]

جبیں تیس سال کیلئے باقبضہ گروی لیا ہوا ہے۔ گویا جیسے اپنے فاوندی اور اُسکے ہولاکھ پر غنی مومنین کا ناک کا کر مرزا جی کو اپنی دوکان بڑھانے کا چسکا بلا بہتر بنا دیا ہوا ہے۔

وہ اگلے زمانے کے ہی نبی تھے کہ جنکو بادشاہوں کی لڑکیاں شادی میں ملا کرتی تھیں یا کچھ لڑکیاں شریف غریبوں کو بھی دی جاتی تھیں تو انگریزی زمانہ کے اشتہاری نبی بنائے وہ بھی ایک چھوٹے سے گاؤں کے باشندے، ایسے طالب دنیا کی لڑکی تو بیشک ضرور ہی اگر بادشاہوں کی قبولیت کے لائق نہیں ہو تو بھی نوابوں سے کر تیہ اشخاص کو تو ضرور ہی ملنی تو کیا بلکہ بصد منت وزاری خود پاؤں پڑکر بھی دینی چاہئے تاکہ ایسے طالب دنیا کو دنیاداروں کے دروازہ پر جانیکا فخر تو حاصل ہو سکے۔ اور تاکہ اسکے لوگوں کو بھی امیروں اور دنیاداروں کی طرف ہی نگاہ رہے۔ اور اونچی اونچی اٹاریاں ہی جھانکا کریں۔

چھپن ہزار حق مہر کی رقم نے واقعی مرزا جی کا دہیان محض دنیا کی ہوس میں غرقاب ہونا ظاہر کردیا ہے وہاں اپنے بھولے بھالے دماغ والے مریدوں میں اور نیز قادیان کے ضعیف العمر بانیا لوگوں کی نظروں میں بڑی وجاہت بھی پیدا کرلی ہے کیونکہ جب انکو مرزا جی کی خود اپنی والدہ کا چند روپیہ حق مہر یاد آتا ہوگا کہ انکی [illegible] نانیوں اور دادیوں کے مہر سے بھی زیادہ تھا تو اب مرزا جی کی لڑکی کا ان سے [illegible] چھپن ہزار حق مہر [illegible] جاننے والے ہوگے نزدیک مرید الامان! الامان اور وہ ضعیف العمر جانتے رام رام پکارتے ہیں! سچ ہے سہ نبوت ہو تو ایسی ہو۔ ترقی ہو تو ایسی ہو۔ اپنی صاحبزادی کا چھپن ہزار حق مہر کروا دینے سے کون شخص نہیں جانتا کہ مرزا جی کے دل میں دنیا داری کا کہاں تک امنگ ہے! یہ تو لینے کی باری ہی تھی جو ایسی رقم خاص وحی نے مرزا جی کو یاد کرادی ورنہ جب مرزا جی کی اپنی شادی اسی لڑکی کی والدہ سے ہوئی تھی تو اُسوقت کیوں کلہو کہا حق مہر نہ لکھوا دیا! سچ ہے اُسوقت تو اپنی لالہ تھی، وحی کی کیا مجال تھی کہ نزدیک بھی آسکتا۔

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مگر نواب محمد علی خان صاحب کا اتنا بڑا نام سنکر شائد آپ سمجھتے ہوں گے کہ خدا جھوٹ نہ بلوائے یہ تو ضرور ریاست حیدر آباد دکن یا سندھ کے اگر نواب نہیں تو لاہور کے نواب تو ضرور ہی ہونگے کیونکہ نواب محمد علی خانصاحب قزلباش تو لاہور ہی کے نواب ہیں ظاہر ہے کہ چھپن ہزار روپیہ حق مہر تو ایسی ہی آسامیوں سے وصول ہو سکتا ہے [illegible] جو نواب ہیں وہ بھی تو کہیں کے نواب ضرور ہونگے۔ یاد رہے یہ [illegible] خسر مرزا جی کی طرح (خسر ثانی) الہامی ہی ہیں! نہیں صاحب نہ تو کسی دنیاوی ریاست کے مالک ہیں

ahmadimuslim.de

اور نہ یہی جاگیردار ہیں اور نہ انکی کوئی فوج ہے نہ لشکر توپ خانہ اور نہ خزانہ اور نہ ہی یہہ سرکاری خطاب۔ بلکہ ہم جیسے شخص ہی کیونکہ کہیں آجتک تو مرزاجی نے بھی کبھی اپنے چھوٹے الہامی اعزاز سے بھی انکو ایسا سرفراز نہیں فرمایا! تو پھر یہ کیسے نواب ہیں؟ بھائی یہ تو ریاست مالیر کوٹلہ ضلع لودیانہ کے موجودہ نواب کے کسی رشتہ سے ماموں جان ہیں گو وہاں سے انکو روزینے میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملتی۔ لیکن جب نواب صاحب کے ماموں جان ہیں تو کھرے خاصے نواب ہو گئے۔ اور گو مدت سے مرزاجی کے مدائنی یہ سوالی پڑے ہیں اور لنگرخانے کے ٹکروں کو حلال جانتے تھے۔ سو خدا سب کی مرادیں بر لانے والا ہے۔ خیر تو کیا چھپن ہزار مہر بھی ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ میاں کیسے تم بھی عقلمند آدمی ہو۔ چھپن ہزار روپیہ تو کیا بلکہ انکو تو چھپن ہزار دفعہ کہے ایمان گنوا کے منہ پر تھوکنے کی بھی توفیق نہیں۔ چونکہ انکا مطلب مرزاجی کی لڑکی سے شادی کرنیکا تھا سو جو مرزاجی نے کہا وہی انہوں نے اقبال کر لیا۔ اجی حضرات اگر یہہ صرف اقبال ہی ہے تو مرزاجی کا اس سے کیا فائدہ۔ بھائی کہہ تو رہا ہوں کہ وہ اونچی دکان اور پھیکا پکوان "گر نہ دیکھا ہو تو اب دیکھلو" فقط ایک محبت ہے اگر دست رسی نہیں تو نہ سہی گنوار کیو انکا کام ہی یہی ہے باتوں ہی باتوں میں ہر کوئی دلکو بہلا لیتا ہے اس سے ذرا مرزاجی کا نام سب اخباروں میں روشن ہو گیا۔ کھیل ہی سہی نہ سہی وصل تو حسرت ہی سہی ۔۔

ہمارے خیال میں مرزاجی کو چاہیئے کہ ضرور اس چھپن ہزار کی رجسٹری کرالیویں۔ کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ چھپن ہزار حق مہر والی شادی از روئے شرع و معمول دنیا شرافت کے خلاف اور بد بختی(?) کی دوستی لگاتا ہے کیونکہ اس سے محض دولہا کا تعشق ثابت ہے۔ غرضیکہ دیوانہ ہی کرتا ہے بعد میں پچھتانا پڑے اور عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح ناحق کی دوبارہ رسوائی اٹھانی پڑے۔ بھائی تم بھی عجیب آدمی ہو! پہلے ہی ۴ لاکھ مریدوں کی دس باراں سال میں دس ہزار کا سیار نہ بن سکا۔ بلکہ دس ہزار تو کجا صرف پانچ ہزار روپیہ کے عوض مرزاجی کی کل جبوتی(?) جائیداد خود مرزاجی کی جورو کے پاس گروی پڑی ہوئی باراں سال سے آجتک نہ چھوڑا سکے تو اپنے سسرے کو آئی غیرت ان میں کہاں سے آئی کہ چھپن ہزار کی رجسٹری کرا کے دفیس(?) کا خرچ مرزاجی کو مہیا کریں۔ تئے دن نئے نئے چندوں کی بھرمار سے تنگ ہو کر اکثر مریدوں نے مرزاجی کو سلام کر کے اپنی راہ لی۔

مولوی صاحب یہہ بات تو آپنے عجیب ہی استدلال کی کہ مرزاجی کی جورو نے مرزاجی کی جائیداد گروی رکھی ہوئی ہے۔ پھر تو لعنت ہے ایسی نبوت پر کہ جسکو جورو بھی نہ مانے۔ اور دس ہزار لعنت ہے ایسے چار لاکھ مریدوں میں سے ہر ایک پر کہ جو اپنے نبی کے ساتھ صرف دو پائی کا بھی سلوک نہیں کر سکتے۔

ابی حضرت یہہ دو پائی کی کیا کہی! بھائی۔ یہہ یوں کہی! کہ اگر مرزاجی کے چار لاکھ مرید ہیں اور ہر ایک مرید فقط خدا کے واسطے مرزاجی کو ایک اندھا محتاج ہی سمجھکر انکی جھولی میں دو پائی ہی ڈالدیں تو مرزاجی کی گروی شدہ جائیداد چھوٹ سکتی ہے۔ واقعی مرزا صاحب بڑے ہی چھوٹے ہیں انکے مرید تو ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے! ورنہ نا ممکن ہے کہ ایک مرید دو پائی کی بھی اپنے نبی کی خدمت نکرے لہذا مرزاجی فقط "پھیکے پکوان کی اونچی دکان" ہے ورنہ اگر ذرا بھی مرزاجی کے مذہب میں شرافت و خلوص ہوتا تو وہ یہہ لڑکی حکیم نورالدین اپنے مخلص دوست کی نذر کرتے۔ اور اگر خاندان و قوم کا لحاظ بھی رائی کے دانہ برابر ان میں ہوتا تو یہہ لڑکی ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو دی جاتی۔ یا اگر مرزاجی کے مذہب(?) و ایمان میں ذرا بھی غریب النوازی کا لحاظ ہوتا تو یہہ لڑکی ہمارے کرم فرما یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کا حق تھا۔ اور اگر کسی ایسے خالص مرید کی حق الخدمت کی شکر گذاری کا ذرا بھی مرزاجی کی تسلیم میں اثر ہوتا کہ جو شہادت سے لیکر گورداسپور کی عدالتوں میں (اپنی موکلوں کا حق مار کر) دست بستہ رہا ہے تو یہہ لڑکی جناب خواجہ کمال الدین وکیل کا حق تھا۔ مگر سیانا کوا تو گو سے ہی پہ جا گرا۔ سچ ہے ذات کی کوڑھ کرلی اور چھپن ہزار حق مہر۔ افسوس عادت قدیمہ کے مطابق مرزاجی نے یہہ بھی ایک نخواہ مخواہ کا گناہ بے لذت کما کر اپنی نبوت کو کلنک کا ٹیکہ لگوا لیا۔ مرزا صاحب کو واضح رہے کہ نواب محمد علی کا کوئی حق نہیں کہ اپنی اولاد کا حق کسی صورت سے مار کر حسب عادت انبیاء پیر مرزاجی کے، اپنی جدی جائیداد کو ایسے بیجا مصرف میں لاویں۔ ناظرین مرزاجی کی لالچ کو اسوقت اچھی طرح سے محسوس فرمائیں گے کہ جب انکو یہہ معلوم ہو گیا کہ مرزاجی کی نابالغہ دختر کی عمر ابھی چند سال کی ہے آخر ابھی شادی کی رسم بعد چند سال کے وقوع میں آئیگی جب مطابق الہام منسوخ ہو جاوے گے یہ لڑکی اور اسکی والدہ مع دیگران کے مر چکی ہوگی۔ فلعنت اللہ علی القوم الفاسقین

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری ابتداء آفرینش سے زمانہ حال تک کے واقعات مفصل بطرز ناول نہایت دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں صفحات ۱۴۰ مجلد قیمت مع محصولڈاک عمر ۔

الہامات مرزا - اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی تحقیق و بسط سے کی گئی ہے یہانتک کہ باوجود تیسری دفعہ چھپنے کے اور سو ہزار روپیہ جواب کے لئے انعام مقرر ہونیکے آجتک مرزا صاحب یا کسی مرزائی کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہوئی۔ غرض یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے قیمت ۵ / ۔

حساب دوستاں در دل

جن احباب کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں انکی قیمت ماہ جون میں ختم ہے ان کی خدمت میں ۱۲ جون کا پرچہ وی پی کیا جاویگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ اخبار خریدنا منظور نہ ہو یا چند روز تک مہلت چاہتے ہوں تو بواپسی اطلاع بخشیں تاکہ ناحق وی پی کرنے سے مطبع کا نقصان نہو۔

خاکسار مینیجر

۱۱۳	داریال	۸۲۲	بھٹنڈہ
۳۲۹	دوروش	۱۱۶۰	راجمندری
۳۳۰	چکرودھ پور	۱۱۶۱	بٹالہ
۳۳۳	دادو یاری	۱۱۶۲	احمد پور شرقیہ
۳۳۴	مانہ	۱۱۷۲	باسن نرکھنا
۴۲۲	دیودھا	۱۱۷۳	لشکر گوالیار
۴۲۵	پوکھے	۱۱۷۴	سدھو پور
۵۶۸	پارلاکھنڈی	۱۱۷۵	منگرول پیر
۵۶۲	ڈورلہ پختہ	۱۱۷۷	محکمہ ٹنگال
۵۶۳	ڈاہلیو	۱۱۷۸	لاڈکانہ
۵۹۳	دودھا	۱۱۸۰	جالندھر
۵۹۸	ٹھیمبی	۱۱۸۳	حسین خان والا
۷۰۳	امرتسر	۱۱۸۸	امروہہ
۸۰۷	سوگوانہ	۱۱۸۶	گجیانہ کلاں
۸۱۱	کھنڈ	۱۱۸۷	کسم گرانوں
۸۱۲	سندر گھوڑ	۱۱۸۹	مدراس
۸۱۳	امرتسر	۱۱۹۰	دھلیپور
۸۱۶	ہاکی پور	۱۱۹۱	دھکنشا
۸۲۱	ہالہ	۱۱۹۳	مرالی
۸۲۳	جاجوانوں	۱۳۶۵	کاہلوواں

کانا دجال۔ قیمت ۲ر دفتر اہلحدیث سے ملیگا۔

کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی

عاشق تہارا ہوا وہیں فرہاد قیس اور ۔ آخر کو کہنہ کہتے ہیں۔ اے جاں نیچی نیچ ناظرین اہلحدیث بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے پنجابی نبی نے جب سے مسیحیت کا جامہ پہنا ہے آپکا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں گندی گالیاں دینے اور بدزبانی کرنیکا وطیرہ چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت موصوف کی شان والا مقام میں جس قدر گستاخی اور بے ادبی مرزاجی کر چکے ہیں اسمیں سے مشتے نمونہ از خروارے یہ ہے جو ہم بحکم نقل کفر کفر نباشد حقیقت حال بیان کرنے کے لئے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ بطور مشتے مرزاجی لکھتے ہیں:۔

"آپ (یعنے حضرت عیسےٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے" (ضمیمہ انجام آتھم)

ناظرین آپ لوگ حیران ہونگے کہ یہی مرزا صاحب ہیں کہ آپکے لاہور کے سفر میں جب ایک شخص نے آپکے ڈاڑھی منڈانے والے مریدوں کی نسبت سوال کیا تو آپ نے اپنے جواب کے ضمن میں حضرت عیسےٰ کو اسی فعل کا مستحسن بتلایا اور اسکی تصدیق و تعریف کی ہم آپکے الفاظ کو آپکے مقرب چیلے بدر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ لکھتا ہے:۔

"ڈاڑھی منڈانے کا ذکر آیا (تو مرزا صاحب نے) فرمایا لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے × × × جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسی ہی اعتراض سوجھتے ہیں × × × حضرت عیسے پر ایک شخص نے جو انکا مرید تھا اعتراض کیا کہ آپنے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملایا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھو تو پانی تو میرے پاؤں پر ملتی ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ آجکل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے یہ کنجریاں پہلے بہشت میں جائینگی۔" (بیان کرکے مرزاجی کہتے ہیں) "درحقیقت انہوں نے اخیر زمانہ کی علماء کی حالت کو دیکھ کر ٹھیک کہا تھا" (بدر ...)

ذرا جی کی یہ اختلاف بیانی دیکھو کس قدر بیانہ چال رہی ہے جس کو سمجھنا آسان ہے کہ ایک فعل کو حد درجہ کا قبیح بتلا کر حضرت عیسے جیسے پاک دل (وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ) اور پاک نفس انسان کو جو ہزاروں سے بڑھ کر مخلوقات میں ... کہ وہاں انکی توہین منظور تھی اور یہاں اپنے ڈاڑھی منڈے مریدوں کی تعریف کرنی تھی چونکہ اسی حضرت عیسے

انتخاب الاخبار

جناب عبدالستار بن حافظ عبد المنان صاحب
چچا زاد بھائی احمد کی وفات کی خبر دیکر ناظرین اہلحدیث
دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ

ایک روسی انجینئر نے آہنی تاروں کے ذریعہ سے بہت فاصلہ پر گفتگو کرنے
کا ٹیلیفون بنایا ہے۔ چنانچہ اس کا تجربہ کیا گیا - سنٹ پیٹرزبرگ سے دلنا تک
گفتگو صاف سنائی دیتی تھی - جن کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔

بمبئی میں ۵ لاکھ کے سرمایہ سے ایک سودیشی کارخانہ کھانڈ سازی کا قائم
کرنا چاہتے ہیں۔

فرانس میں گورنمنٹ کی جانب سے حکم شائع ہوا ہے کہ کوئی شخص ۱۸ سال
سے کم عمر بچے سے ۳۱ پونڈ سے زیادہ بوجھ نہ اٹھوائے - اور ۱۴ سال سے کم عمر لڑکیوں
کے لئے ۱۱ پونڈ ہے - ۱۰ سال کی عمر تک مردوں کے لئے ۴۴ پونڈ اور عورتوں کے لئے
۲۲ پونڈ سے نہ بڑھے۔

لکھنؤ میں ہزارہا لوگ ایک عجیب الخلقت بچہ کو دیکھنے آتے ہیں - اسکی تین
ٹانگیں ہیں جنہیں سے ایک کی دس انگلیاں ہیں - عمر تین ماہ کی ہے اور ابتک بالکل
تندرست ہے - اس کے والدین نے اس کی بدولت تین روز میں ہزار روپے
سے زائد کمایا ہے۔

مظفر پور کے سرکاری وکیل کو جو ایک بنگالی ہے ایک گمنام چٹھی اس مضمون
کی پہنچی ہے کہ تمہاری زندگی کا ڈائنامیٹ سے فیصلہ کیا جائیگا - اور رونش چندر
کی خودکشی کا انتقام انگریزوں سے لیا جائیگا - ایک ایک بنگالی کی جان کے
بدلے تین تین سو یورپین مارے جائینگے۔

کلکتہ کے محب وطن ڈاکٹر ایس کے ملک نے اپنی شاندار طبی تعلیم گاہ نیشنل میڈیکل
کالج آف انڈیا بلا کسی معاوضہ کے قوم کے نام ہبہ کر دی ہے - ان کے ورثا کو اب
اس کالج کی آمدنی اور خرچ وغیرہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

مصطفے کامل پاشا مرحوم کا مشہور اخبار اللواء اب مصری نیشنلسٹ پارٹی کی
ملکیت میں آگیا ہے - اور اس کا انتظام ایک کمپنی کے سپرد ہوا ہے جس کا نام علی فہمی
کامل و شرکاء رکھا گیا ہے۔

اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ کو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے فنڈ سے ۵۰۰ روپیہ
علامہ احمد زکی قرار پائے۔

بنگال میں سخت طوفان آیا - چاٹگام کے مشہور مندر چندر ناتھ کا
ایک حصہ گر کر تباہ ہو گیا - بعض دیگر مقامات میں بھی بہت نقصان ہوا۔

ہندوستان میں قحط زدگان خیراتی کاموں پر ۱۱ لاکھ ۰۰ ہزار رہ گئے ہیں

نیویارک کے چند متمول فیاض لوگوں نے ایک مکان صرف اس غرض کیلئے
مخصوص کر دیا ہے کہ ہندی مسافر اس میں آکر ٹھیریں اور آرام پائیں۔

احاطہ بمبئی میں ۱۴۳ اخبارات شائع ہوتے ہیں جنکی نسبت پریذیڈنسی کی انتظامی
رپورٹ مظہر ہے کہ ان میں سے صرف چار اخبار امن پسند ہیں باقی ۱۲۹ اخبار
نہایت دریدہ دہنی سے گورنمنٹ پر نکتہ چینی اور سوراج کا مطالبہ کرتے ہیں۔

میمن سنگھ میں ایک مسلمان برات کی آتش بازی کی چنگاری سے ذخیرہ بارود
اڑ گیا - ۵ آدمی ہلاک ۷ زخمی ہوئے۔

گورنمنٹ بنگال نے کاشتکاروں کو قرضہ دینے کے لئے امسال پونے
دو کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔

سرحد پر افواہ ہے کہ ایک ترکی مشن کابل پہنچا ہے جس کا خیر مقدم سردار
نصر اللہ خان اور ملاؤں نے گرمجوشی سے کیا ہے۔

افواہ ہے کہ کئی کاروان خلیج فارس کی راہ سے رائفل اور گولی بارود کا کچھ
ذخیرہ افغانستان میں لے گئے ہیں اور انگریزی فوج ان پر قابو نہیں پا سکی۔

لکھنؤ کے سنی اور شیعوں کے باہمی تنازع کے فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمیشن
تجویز ہوئی ہے جسمیں دو ممبر شیعہ - دو سنی اور دو ہندو ہونگے - اور یہ ممبر
لکھنؤ کے باہر کے ہونگے جنہیں ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ خود نامزد کرینگے۔

بنگالی انارکسٹوں کا راز افشا کرنیوالا ایک خفیہ پولیس کا بنگالی ملازم ہے - جس نے
کہ ان کی انجمن کا ممبر بنکر انہیں ہر طرح سے مدد دی - یہانتک کہ بم کے گولے
بھی بناتا رہا - اور جب اسکو تمام باتوں کا علم ہو گیا تو پولیس میں اطلاع دیدی۔

سوڈان میں ایک درویش نے مہدویت کا دعوی کیا اور ایک انگریزی پولیس
افسر کو قتل کر ڈالا - میجر ڈریو سو درویشوں کی جمعیت سے میجر ڈکنسن کی فوج پر
حملہ کیا مگر شکست کھا کر بھاگ نکلا - ۲۵ درویش مارے گئے - اور دو مصری افسر
ہلاک اور میجر ڈکنسن و میجر بوکس زخمی ہوئے - مصری فوج کے کل دس آدمی کام
آئے - بعد کی خبر ہے کہ وہ گرفتار ہو کر پھانسی چڑھایا گیا۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے مفصل اوصاف تو اگر مقوی باہ۔ مقوی دماغ۔ مولد خون
و مشانہ۔ کمزوری بدن وسینہ کے مریضوں کے
ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل تحریر فرماتے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو
بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے

(اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

جناب عبد الصمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔
الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی
اس کے علاوہ اور بھی زبردست شہادات موجود ہیں
قیمت باین ہمہ اوصاف عہ فی چھٹانک علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر
مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اس کے پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایکڑ تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں [illegible] الصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں۔ چھٹی جلد زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم سورہ آل عمران ونساء قیمت ۱۲

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ ۱۲

قیمت ۱۲ پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت عہ ۳ قیمت سے

[illegible] چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلے بحق اہلحدیث ۲

اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے نماز کا کامل جواب قیمت ۲

حق پرکاش

آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸

ترک اسلام

مباحثہ دہرم پال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۸

تغلیب الاسلام مکمل

جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دہرم پال) نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اول قیمت ۵ جلد دوم قیمت ۶ جلد سوم ۵
جلد چہارم قیمت ۵ چاروں جلدوں کے خریدار کو عہ

مناظرہ نگینہ

مشہور ومعروف مباحثہ جو ۸ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ اہلحدیث اسلام اور آریہ سماج میں ہوا تھا قیمت ۲

ادب العرب

صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے [illegible]

مباحثہ دیوریا

[illegible] اسلام دیوریا [illegible] اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸

تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت قیمت عہ

المشتہر
مینیجر اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. No. 352)

اخبار اہلحدیث

جلد (۵) — نمبر (...)

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ——

والیان ریاست سے ——

رؤسا و جاگیرداران سے ——

عام خریداران سے ——

ششماہی ——

ممالک غیر سے سالانہ ——

ششماہی ——

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث

امرتسر ہونی چاہیئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جاینگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

امرتسر مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۵ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال

ھ

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

شریعت میں جو اخلاق تعلیم دی گئی ہے وہ اس موقع کے لئے ہے جب کسی شخص کی دشمنی کسی سے ذاتی عناد اور شخصی بغض پر پہنچی ہو لیکن جس شخص سے عداوت کی بنا مذہبی اختلاف یا اسکا دینی فساد ہو اسکی نسبت خوشی کرنے سے قانون اور شریعت منع نہیں کرتی۔ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ابو جہل کے مرنے کے موقع پر حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ہلک فرعون ہذہ الامۃ یعنی امت محمدیہ کا فرعون مر گیا۔ قرآن مجید میں کفار کی ہلاکت پر فرمایا گیا ہے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اس لحاظ سے آج کوئی شخص مرزا صاحب کے انتقال پر خوشی کرے تو کوئی ایسا قابل ملامت نہیں مگر ہم کو مرزا صاحب کے انتقال پر اسلئے خوشی نہیں بلکہ ایک اور وجہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے خاص میرے متعلق ایک اشتہار دیا تھا جو مرزا صاحب اور میرے درمیان ... مرزا صاحب کے تمام مشن

کے فیصلے کے متعلق کافی ہے گو آج سے پہلے بھی ایک دفعہ اشتہار درج ہو چکا ہے مگر ناظرین کے استحضار کے لئے اسکا ضروری حصہ آج بھی درج کیا جاتا ہے۔ وہو ہذا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپکے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب ... کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے ... مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ... کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے ... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اسکا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے ... سچے خدا سے فیصلہ چاہتا ہوں

رسالہ مسلمان شائع ہو چکا ہے جو صاحب نمونہ دیکھنا چاہیں ۱ ٹکٹ برائے محصول بھیج کر منگوالیں۔ منیجر۔

... حقیقت الوحی کے صفحہ ... پر تبصرہ ... میں۔ ایڈیٹر

خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے
دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعوائے مسیح موعود ہونے کا محض میرے
نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات
افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری
جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے
ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور انکی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے
میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر
لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری
زندگی میں ہی ان کو نابود کر ×× میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ
انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت
کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے
بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب
میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ
میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے
اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے
میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا
بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین۔

الراقم عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد
مرقومہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ھ

جواب: اشتہار مرقومہ کا مضمون کسی شرح یا حاشیہ کا محتاج نہیں بلکہ اپنا مضمون
آپ صاف بتلاتا ہے کہ مرزا صاحب اور ثناء اللہ میں سے جو پہلے مریگا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا۔
گو اس قاعدہ کو خاکسار نے تسلیم نہ کیا ہو مگر مرزا صاحب پر تو اس اشتہار سے اقبالی ڈگری
ہے بلکہ آپکا ذکر دہ اصول ہے۔ پس اس اصول کو مد نظر رکھ کر ناظرین کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صبح کے مرض لاحق ہوا [illegible] زبان بند ہو گئی۔ دس بجے انتقال ہو گیا۔ معتقدین کی آنکھوں میں اندھیر
ہو گیا اور مخالفین کو خوشی ہوئی کیونکہ [illegible] دنیا کا نظام قائم ہی یہ ہے جو عرب کے مشہور
شاعر متنبی نے کہا ہے:-

بذا قضت الایام ما بین اھلھا — مصائب قوم عند قوم فوائد

یہی دنیا میں دستور ہی چلا آیا ہے کہ ایک قوم کی مصیبت دوسری قوم کو فوائد ہوتے ہیں
افسوس کہ میں اس روز اعظم گڑھ [illegible] اپریل کے سفر میں تھا ورنہ جب مرزا صاحب کی
وقت جنازہ انکا اسٹیشن امرتسر پر آیا تھا خاکسار بلند آواز سے کہتا کہ:-

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اور آپکے خلیفہ راشد حکیم نور الدین صاحب کو مرزا جی کا اشتہار منقولہ بالا دکھا کر پوچھتا کہ
مرزا صاحب نے جلدی کیوں کی ابھی تو میں زندہ ہوں پھر وہ کیوں جلد چلے ایسی بے [illegible]
کیا۔ ایسے مسیح ایسے مہدی ایسے کرشن ایسے ابن اللہ اور یہ بے مروتی۔ آہ

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا — پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

الحمد للہ کہ مرزا صاحب میرے مقابلہ پر اپنے کذب اپنے افترا اپنے دجل غرض اپنے بہ صفات
موصوف ہونے پر مہر کر گئے جسکی بابت میں انکا مشکور ہوں اور اس احسان کے عوض میں ان کے لئے
دعا کرتا ہوں کہ

[illegible] — [illegible]

طوفان اٹھا کہ مرزا صاحب کے بے وقت انتقال سے یہی ہے کہ بموجب اشتہار مرقومہ آپ کے
مشن کو بہت صدمہ پہنچا بلکہ کئی ایک احباب بھی ایسے متبع ہو گئے جو فوراً ہی قادیانی
مشن کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔

منجملہ سوالات مذکورہ کا نکاح ایک عظیم الشان امر ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب
کی پیری میں ایک لڑکی تھی جسکا والد ہوشیارپور کا رہنے والا تھا آپکے والد کو مرزا صاحب
[illegible] اس نکاح سے انکار کر دیا اسپر مرزا صاحب نے ان کو
[illegible] اس لڑکی کو اور کسی جگہ بیاہ دیا تو بیوہ ہو کر بھی میرے پاس آئیگی چنانچہ
رسالہ کرامات الصادقین کے اخیر صفحہ پر لکھا ہے۔ قال وبموت بعلہا وابیہا الی ثلث
سنۃ من یوم النکاح ثم نردہا الیک بعد موتہا [illegible] خدا نے مجھے بذریعہ الہام کہا ہے
کہ اس عورت کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک مر جائیں گے اور انکے مرنے کے بعد
اس عورت کو ہم تیری زوجیت کی طرف پھیر دیں گے۔ اس پیشگوئی کے متعلق جب کبھی سوال ہوا
[illegible]
[illegible]
گئے کہ:-

جاتا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں نہ جدا — دیکھا پایا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اطلاع: ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کا مضمون [illegible] مرزا آئندہ پرچہ میں

ahmadimuslim.de

اہل قرآن کا شگوفہ

(نامہ نگار از جودھپور)

جمیل المناقب حضرت مولانا ابو الوفا صاحب دامت برکاتہم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

مولانا آپکے اخبار گہر بار میں علاوہ اور فرق باطلہ کے فرقہ جدیدہ اہل قرآن کی تردید بھی اکثر دیکھتا ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء یا ابا الوفا ۔ ۲۵ محرم سنہ حال کی اشاعت میں آپکے نامہ نگار وکیل اسلام کا مضمون بعنوان اہل قرآن کا شگوفہ پڑھ کر ایک عجیب کیفیت معلوم ہوئی نیا تماشا نظر آیا ۔ افسوس ان لوگوں نے دین محمدی کو لعب اطفال بنا کر الملت احمدی کو کھیل ہی سمجھ لیا جسکے جی مین جو کچھ آتا ہے کہہ بیٹھتا ہے دین اسلام کیا ہوا معاذ اللہ انکی گھر کی مستورات ہوئی ۔ چکڑالوی اپنی گاتا ہے تو عشی اپنی الاپتا ہے ۔ حیات فیوت بلکہ صد ہزار فیہم ستیم کہ انکے قلوب بالکل مسخ ہو گئے حواس گم ہو گئے ۔ نہ کھولدیا اور انکھیں نہ کھلیں اور مصداق اس شعر کے بنگئے ؎

آنکھیں تو کھلی ہیں مگر سوجھتا نہیں

جسکو خدا نے چھپے کوئی پوچھتا نہیں

اقوال آپکے چکڑالوی صاحب ہداہ اللہ و ارشاد اللہ کے مقابلہ سے کبیدہ خاطر ہونا چاہئے ۔ چکڑالوی صاحب ۔ عشی صاحب تو آپکے ہونہار اور بیٹا گرد ہیں جنہوں نے آپکی تھوڑی سی تعلیم میں بہت سبقت حاصل کی ہے اور مرد قیاس ہیں بیان کہے ۔ ابھی کیا ہے ۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ۔ پس آپ کیوں کبیدہ ہیں اصل مقرر کردہ تو آپ ہی کے ہیں اب جتنے شگوفے نکلیں گے وہ آپکو نہیں ہوں گے آخر بیخ و بن تو آپ ہیں چاہے کوئی جماعت آپ سے علیحدہ بھی ہو کر خوش بیان کرنے لگیں کہ ہم مولوی صاحب سے زیادہ عقیل و فہیم ہوشیار اہل قرآن ہیں لیکن دوسرے اسی بات کو تسلیم نہیں کرتے ۔ وہ نادان نوزادے سمجھتے نہیں کہ آخر یہ دولت ہمکو ملی کہاں سے اور ہمکو یہ طریق اجتہاد طرز استدلال و اصول فہم قرآن سکھائے کس نے ؟ یا مولانا ! بقول آپکے انشاء اللہ کے اقتراحات چکڑالوی صاحب ہداہ اللہ پر آپکے پیچھے اہل قرآن ہونیکا ثبوت ہے کیونکہ فی زماننا اہل قرآن وہ ہے جو حدیث اور ۔ ۔ ۔ ہمکو انفاس قدسیہ کلام نبوی پر مونہہ کھولے بیہودہ تعریفین کرے محرف قانی بلکہ خلاف خدا خلاف رسول اپنی خواہشات سے جو چاہے بولے بقول ع آنکہ آیت بین انقضی الاثرہ حقوا کا اس سمجھو اگر انشاء اللہ صاحب جو ہیں اہل قرآن ہوئے ۔ پھر چکڑالوی صاحب اپنے ہونہار لائق شاگرد سے کیوں ناراض ہیں اور کیوں کبیدہ تمام تہام کر فرقہ کی گوشئین لے رہے ہیں مقبول کئے ۔

ابتدائے عشق میں روتا ہے کیا ۔ آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا

ابھی ہوا ہی کیا ہے گلا تو اب گھٹیگا خلق خدا کو رو رہا ہے ۔ چلا تا گمراہ کرتا اسان سمجھ لیا ہے ۔ اے چکڑالوی ! تجھے خدائے علام الغیوب کی قسم ہے تھوڑی دیر کیلئے ادہر متوجہ ہو اور جو کچھ کہوں بگوش ہوش سن گیارہ گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھ ۔ وبعدہ بیٹھ اور کم از کم پندرہ منٹ متامل ہو کر سوچو کہ تو رو رو کر شکل رونی بنا بعد توبہ کے سو مرتبہ استغفار کر یا ستر مرتبہ پڑھ بعد کلمہ شہادت سو مرتبہ اهدنا الصراط المستقیم پڑھ پھر دیکھ تجھے ہادی برحق جادو ضلالت الحاد کے تیرہ و تاریک گڑھے سے نکالتا ہے یا نہیں ۔ یہ تیرا چند چہاد آنند ہاپہ انشاء اللہ سب ہوا ہو جائیگا ۔ شاہراہ ہدایت پر ایک میدان وسیع نظر آ جائے گا ۔ جس میں جم غفیر ہجوم کثیر صحابہ کرام تابعین تبع تابعین علمائے عظام غرض کل سلف صالحین ائمہ مجتہدین و محدثین رحمۃ اللہ علیہم جمعین پیروان ملت احمدیہ پیشوایان شریعت محمدیہ تجھے ایسی میدان میں بکر و فر شان و شوکت نظر آئیں گے اُسوقت تجھے اپنی ذلت و خواری ضلال و ضلالت کا پورا اندازہ ہوگا کہ تو کہاں اور علمائے امت صلحائے ملت کہاں ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

آج تونے محض اپنے فہم کا سہارا لے کر ناسمجھی سے بوسوسہ وسواس خناس جمیع امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گمراہ گمراہ بنایا اور باتباع عزازیل انا خیر منہ کا دم بھرنے لگا ۔ کہتا ہے کہ میں مولوی ہوں عالم ہوں صرفی ہوں نحوی ہوں علوم متداولہ کو میں نے پانی کیطرح پی لیا ہے علاوہ جدیدہ فنون نادرہ سے سینہ میرا لبالب بھر دیا گیا ہے عقل کا پتلا ہوں رائے و قیاس کے نام سے دور لیکن اسکو کون سمجھائے کہ ہم ہی ماہر قرآن ہوں جو سمجھ و جسے پانی کسی نے آجتک نہ پائی جیسے قرآن پر عمل کرتا ہے وہ میرے پاس آئے میں اسے سکھاؤں فہم قرآن کے اصول بتلاؤں ۔ چکڑالوی صاحب ! خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں مجھے تمہاری صورت سے اس وقت تک نہ نفرت و وحشت باقی ہے جو تمہارا لاہور تمہاری ضلالت کا نہ دیکھی تھی اور چند سوالات جنکے تم معاصر ہی اصول کے موافق افتتاح صلوٰۃ کی بابت کئے تھے اور جنکے باوجود مولوی علی کے آئین بائین شائین کر کر ٹالدیتے تھے اور ذلت و خواری کے ساتھ چارپائی پر پڑے پڑے تعلیمیں جہاں کے لگے تھے اے چکڑالوی ! خدا سے ڈر ذرا انصاف کر جن صرفیوں نحویوں کا تو خادم بنا ہے اور جن کی کتابیں تو نے پڑھی ہیں اپنے آپ کو علما میں شمار کرتا ہے تجھے خدا کی قسم ہے سچ بتلا کیا انہوں نے بانی مبانی اور موجد علوم ہو کر بھی قرآن کو نہ سمجھا اب

ahmadimuslim.de

تونے سمجھا کیا انکا طرز عمل بھی تھا جو تیرا ہے کیا صرف و نحو کا جاننا دو سطر عربی عبارت کا صحیح پڑھ لینا سو توف طلب۔ مردودیت مقبولیت کا ہے ہرگز نہیں بہت سے منطقی فلسفی دہریے قدریے روافض و خوارج وغیرہ جملہ فرق باطلہ جنہوں نے بمقابلہ نصوص قطعیہ اپنی قیاس لگائی عقل سلیم سے کام نلیا راندہ درگاہ ہوئے گویا خط مردودی انکی پیشانی پر روز ازل سے کہنچ چکا تہا انکے دعاوی باطلہ علوم و فنون بلکہ کام نہ آئے اپنے استاد و معلم ملکوت ہی کو دیکھ بمقابلہ بالنص قطعی اپنی رائے فاسد کو مقدم کیا اور انا خیر منہ کہا قیامت تک مردود و مطرود ہوا ۔ ؎

اول آنکس کہ قیاس کہا نمود

پیشِ انوار خدا ابلیس بود

سچ بتلا اس طرز عمل میں تیرا پیشوا کون ہے یہہ علم تونے کس سے سیکہا یہہ تو ظاہر ہے کہ قرآن سے آجتک لانیکر کسی مدعا کو ثابت نہیں کر سکا اور جو سرمایہ تہا عمل چکا اور انشاء اللہ عنقریب کھلا جاتا ہے۔ جم غفیر مجمع کثیر امت محمدیہ سے کوئی بہی تیرا ہم مشرب ہم عقیدہ نہیں گزرا اور جن لوگون نے تجہپر اعتماد کر کے دہوکا کہا لیا ہے وہ عجب معصیت اور غضب کی بلا مین سرگردان اور ڈانواں ڈول مین ادہر کے نہ ادہر کے مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَا إِلَىٰ هٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هٰؤُلَاءِ کے مصداق ہو رہے ہین اللہ سبحانہ تعالیٰ ان غریبون پر رحم فرماوے جنہون نے سادہ لوحی سے شاہراہ مقصود کو چہوڑکر گرداب بلا پہنسکر مین اور حیرت زدہ ہو کر رونگان شریعت کا منہ تک رہے ہین۔ اے جکڑالوی خدا سے مخلوق سے حیا کر اگر عمل بالقرآن تمہارا سچا ہے تو دیکہہ قرآن کریم اپنے مخالف سے طالب دلیل ہے اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس تیری طرز عمل کا پتہ قرآن کریم سے تو نہین لگتا جا اس سے پہلے کی کوئی کتاب سے دکہلا یا کوئی نشان علمی لے آیا جس سے تو یہہ بات ثابت کر سکے کہ کتاب آسمانی مین فرمائش رسول کی کوئی حاجت نہین جسکے جی مین جو کچہ آوے وہی مراد الٰہی قرار پاوے یا یہہ ثابت کر سکے کہ کتاب آسمانی جس پیغمبر اولوالعزم پر نازل ہو معاذ اللہ معاذ اللہ وہ مراد الٰہی کو سمجہہ سکتا ہے نہ انکے یار و اصحاب نہ انکے دیکہنے والے نہ کوئی اور بلکہ چودہوین صدی مین ایک مرد کہ مفلوج متوطن پنجاب ڈیڑہ اینٹ کی جدی قایم کرے اور وہ سمجہے۔ العظمۃ للہ بارگاہ الٰہی مین اور یہہ اندہیر توبہ کر توبہ کر خدا سے ڈر دیکہہ وہی معاملہ بہت جلد اور دیکہتی آنکہون پیش آگیا جسکا مین نے تجکو لاہور مین عند الملاقات ذکر کیا تہا کہ عمل بالقرآن کا اگر یہی طریقہ صحیح ہے جسپر تونے اعتماد کر لیا ہے تو ہر شخص آئیو الا ایک نہ ایک نئی ایچ نکالیگا اور ڈیڑہ اینٹ کی جدی قایم کریگا۔

ادائے صلوٰۃ کا تونے ایک نیا ڈہنگ نکالا ہے جو سب سے نرالا اور علیحدہ ہے طریق قدیم کو غلط اور غیر صحیح بتلایا ہے ؎

عجب ہے زمانے مین یہہ بر زوری

بدی نیکی ہو گئی اور نیکی بدی

جنکو تو غلطی پر اور اُن کے طریق صلوٰۃ کو غیر صحیح خلاف مرضی مولیٰ بتلاتا ہے انکے پاس دلائل مین شواہد احادیث و فقہ کے ذخائر موجود مین پہر عمل جمیع امت اور مقبولیت عام انوار و برکات مزید بران تیرے پاس بجز قیاس اور وہ بہی ایجاد بندہ اور بہہ گندہ تیرا استنباط خانگی قیاس و قیاس نرسی لاحول ولا قوۃ تو نے اپنی کہی وہ نے اپنی کہی و دیکہہ وہی معاملہ پیش آیا کہ منشی بے بدل انشاء اللہ تجہسے مخالف اور مد مقابل ہوئے۔

ہم دعا کرتے ہین کہ خداوند کریم رحیم اپنا کرم و رحم فرماوے اور منشی انشاء اللہ صاحب کی اس تفریق کو راست لاوے گو اسوقت یہہ تفریق پہلو دہی لئے ہوئے ہو لیکن کیا عجب کہ یک بیک کا پلٹ ہو جاوے اور یہی تفریق باعث ہدایت ٹہیر جاوے اور ہمارے برادران گم گشتگان تیہ ضلالت کی رہبر بنے کہ اس تفریق سے انکو نقائص و عیوب اپنے ایجاد جدید کے نظر آنے لگین اسطرح کہ کبہی وہ اپنے پرچے پیر کو دیکہین اور کبہی آپ اپنے مین نظر کرین اور سمجہین کہ پیر جی تک بے بہرہ ہین اور بے پیکی اڑاتے ہین بلکہ عنقریب خود ہی اوڑا چاہتے ہین۔ وہ تو ہر طرح معذول ہو چکے اور کسی طرح قابل امامت نہین رہے نہ مذہب جدید کی بابت تسلی اور اطمینان نہین کر سکتے معلوم شد کہ بے دلیل ہست و بے بنیاد ہست۔ پہر اپنی حالت مین غور کرین کہ جب مراد الٰہی کو بانی مذہب جدید چودہوین صدی کا مدعی عمل بالقرآن ہماری تسلی نہین کر سکا ہم لوگ کہ اسکے بہکائے ہوئے اور بے علم مین اپنے معتقدین اور چہوٹے بہیوں کی کہان تک تسلی کر سکین گے پہر شاہراہ شریعت کو کس لئے چہوڑے اور جم غفیر مجمع کثیر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیون علیحدہ رہتے اور آگے دن کیون نئی مصیبت مین گرفتار ہوتے خدا کرے ایسا ہی ہو آمین آمین یا رب العالمین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

ہم آپکو اور ناظرین کو ایک ۔۔ اور پُرلطف قصہ سناتے اور جکڑالوی صاحب کی لیاقت کا سین دکہاتے۔ بماہ شعبان گذشتہ اتفاقاً قصبہ کو سفر لاہور و کرنا

بیش آگیا لاہور پہونچنے پر جی مین آیا کہ منجملہ عجائبات عالم کے چکڑالوی جی کی صورت شریف بھی دیکھئے اور موقع ہو تو کلمہ الخیر کہئے شاید اُسے خوف خدا آئے اور نزول ہی مین نشر ملے بعد جستجو کے بسیار جا پہونچا وقت نماز عصر کا تھا اذان شاید بیچ جانے سے پیشتر ہو چکی میرے سامنے تو نہیں ہوئی۔ ایک سمر حبکی کرید شائیل نمودار ہوئے اور اولاً بندہ کو اجنبی دیکھکر صاف ہی فرمانے لگے کہ مذہبیان نے دہابیان نے جو نماز نکالی ہے سب خبط ہے ہماری نماز دیکھو ایسے کیا دکھاؤ تمہاری نماز چنانچہ انہون نے دکھائی اور مینے بچشم خود دیکھی مسجد کے لئے خود ریشائیل سمرنے ابتک نام سے بھی واقف نہیں، لاکر چٹائی ڈالدی اور اشارہ طرف بیٹھنے کے کیا اور خود پیش امام بنکر نماز پڑھائی نمازی صرف پانچ چھ اشخاص نا شخص تھے حضرت مولانا مین پہنچے اور بقسم کہتا ہون کہ سب کی شکلین ایسی بھیانک اور بے نور معلوم ہوتی تہین جیسے شاید کی اور مرون کے کفن چھینتا ہو یہہ تمعن نے اباس ایمانی ایک شخص چکڑالوی جی کی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا جو کہ انعد کریہ المنظر بدنما شکل تھا اُس سے مین نے پوچھا تم نماز نہیں پڑھتے فرمایا کہ مین پڑھ چکا ہون۔ کہان سے آئے ہو وزیرہ اسماعیل خان سے کیا نام ہے؟ محمد بخش اب سنئو محمد بخش تو بیٹھ سہے چکڑالوی جی کی نماز شروع ہو گئی امام صاحب نے ... نہ سر کو ہاتھ لگایا اور ... تکبیر اللہ اکبر کہنے کے ... آیت تعوذ اُن ... الآیۃ اللہ ھو العلی الکبیر پڑھا بوقت رکوع چکڑالوی جی شاید فارغ نہین ہو سکے قدرے آنحضرت کے ساتھ رکوع کیا ایک مرید پر ہاتھ رکھا جو خاص اسی مقصد کا ہے اختتام نماز پر چکڑالوی جی چارپائی پر لیٹ گئے جکو دیکھ کر زبان واجب الاذعان حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یاد آیا۔ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن الحدیث بندہ نے سفہاء الاحلام جہلاء موجودین کی سمجھ میں نہ آنے کی غرض زبان فارسی مین سوال پیش کیا چکڑالوی جی معذول ہو کر بہت سا گھبرائے اور یون ارشاد فرمایا کہ اردو مین کلام کرو ایسی ہی ... غرض یہہ معلوم ہوا کہ زبان فارسی معمولی بھی چکڑالوی جی کو نہین آتی مجبور ہو گئے سلسلہ گفتگو زبان اردو مین کرنا پڑا جسکو بصورت سوال و جواب بغرض ملاحظہ ناظرین عموماً اور مریدین چکڑالوی جی کے خصوصاً درج ذیل کرتا ہون۔

ایک مسافر پردیسی اور چکڑالوی جی ہیں

مس آپ جو طریق اہل ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

بجائے اللہ اکبر کہنے کے آیۃ ما یدعون من دونہ الباطل وان اللہ ھو العلی الکبیر پڑھا ہے کونسی آیۃ قرآنی مین ہے مفصل و مشرح بیان فرمائیے جو لوگ دریافت کرینگے انکی جانب سے مین انکو جواب دونگا اور انہیں طرح سمجھا دونگا مین ایک مسافر و مسدد راہ ملک کے جنہوا الاپر لیسی ہون مجھے آیت ضرور بتلائیے۔

جواب فصل لربک وانحر۔ چکڑالوی باخدا لگتی کہنا اور خدا سے ڈرنا کیا میرے سوال کا جواب ہو گیا۔ کیا تم نے اندازہ کر لیا کہ ایسے لیاقت پر تمہین منزل مقصود تک پہونچا دیگا۔ مسافر اپنے عرض کیا اوسکے معنی کان پکڑ چکڑالوی انہین وانحر کے معنے اونٹ ذبح کر۔ مسافر! پھر آپ کو ہر نماز کیوقت ایک اونٹ ذبح کرنا چاہئے آپ عامل قرآن ہین اور یہہ نص قرآن ہے چکڑالوی جی۔ یہہ جثہ ہمارا اونٹ ہے۔ مسافر گر یہہ جثہ آپکا اونٹ ہے تو پھر اس اونٹ کو ذبح کر دینا چاہئے۔ چکڑالوی۔ مراد ذبح حقیقی نہین بلکہ مجازی ہے یعنے اس جثہ کو عبادت مین لگانا اُس کا ذبح کرنا ہے۔ مسافر بلا کسی قرینہ صارفہ کے عدول معنے حقیقی سے کرنا اور بیدلیل محض اپنے قیاسی معنے لگانے پھر دعویٰ عمل بالقرآن کیونکر راست آوے آپ وہی آیت بتلائیے جس سے یہہ ثابت ہو کر یہان مراد جثہ کو عبادت مین لگانا ہے جبکہ بقیہت آپکے یہان مراد معنے حقیقی نہین بلکہ مجازی مراد ہین۔ آیت و فصلناہ تفصیلا کا یہہ مطلب ہے کہ ہر ایک جزئی قرآن مجید مین مفصل موجود ہے حدیث رسول کی ضرورت نہین ہے آپ اسکو کسی مفصل آیۃ سے ثابت کیجئے ورنہ آپنے اپنی مراد نکالی دوسرے نے اپنی تمہارے نزدیک جب فہمید قرآن مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک دخل نہین پھر آپنے دخل در معقولات کیون کیا اور منشاء الٰہی کسطرح سمجھ لیا۔

چکڑالوی صاحب۔ ایک حدیث سے ساری ترکیب مجموعی طور سے وہ بھی نہین بتلا سکتے۔

مسافر غلط بلکہ الفاظ اور صفیہ جو ہے ترتیب اللہ غلو متگہ اپ ابواب منعقد ہین جن مین کل ترتیب من اولہ الی آخرہ احادیث طویلہ مین مندرج ہین چنانچہ کتب اسلامیہ ما لا مال ہین دلو ... کہ مجموعی ترتیب صلوٰۃ ایک روایت حدیث سے ثابت نہین بلکہ دو چار دس پانچ یا زیادہ احادیث سے وہ لوگ مجموعی ترتیب صلوٰۃ کو ثابت کرتے ہین تاہم آخر ان سے احادیث صحیحہ سے ثابت تو کین۔ آپکے پاس کیا دلیل ہے ذرا ارشاد فرمائیے آپ نے جو کسی ایک ... آیۃ قرآنی سے ثابت نہین کیا نہ طریق ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

عہ اذان کہنا تو انکا مذہب ہی نہین ایڈیٹر

عہ ... با بنا پا چو ہو ... ایڈیٹر

عہ اس فرقہ کی نئی نماز کا جواب دیکھنا چاہین تو رسالہ دلیل الفرقان قیمت ۲ ، مربرہ دفتر ہذا سے لیں۔ اہلحدیث

ahmadimuslim.de

آیت سے ثابت کیجیے پر سبیل تنزل کہتا ہوں کہ آپ بیچ کئی آیات قرآنی سے ثابت کر دیجیے خاصکر پہلے اسی سوال کو حل فرمائیے جو میں نے افتتاح صلوٰۃ کی بابت پیش کیا ہے جواب میں مفصل آیۂ قرآنی ہو آپکی مراد نہیں مانی جاتی جب آپکے نزدیک دفاتر احادیث نبویہ کچھ نہیں کتب فقہیہ کوئی چیز نہیں تو قرآن کریم میں اور آپکی فہم کی مراد وہ بھی انکو ہی سلفاً و خلفاً سب نے زائل کیا ہے (مدیر الہ وی صاحب)

اصل سوال کا جواب چھوڑ کر تم نے نماز میں کلام بشر کو ملا لیا ہے اور ادعیہ ماثورہ غیر قرآن نماز میں پڑھتے ہو۔ مسافرا نماز میں جسقدر ادعیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائیں وہ سب ماخوذ از قرآن بموجب منشائے الٰہی کے ہیں آیۃ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ شاہد عدل ہے۔ اس اثنا میں ایک شخص جسنے انکی ضیافت کی تھی بلانے آگیا مریدین نے رخصت کی ٹھیرائی۔ اور جلد بیچنے بندہ بھی رخصت ہوا۔

حساب غیب فنڈ

بقایا ۔ ۱۲/-
مولوی علی اصغر صاحب داناپوری
عمہ (رسائل)
مولوی عبدالکریم صاحب شادیوال ۸ (رسائل)
مولا بخش صاحب رنگریز سیہڑیال ۸ (رسائل)
منشی ابو حمید محمد حیات صاحب ظفروال عہ (رسائل)
عنایت اللہ صاحب آہنگر جیور ضلع بلند شہر ۸ (رسائل)
میاں قمرالدین ٹیلر ماسٹر جہلم ۔ ۱۳/-
فنڈ کی فنڈ ۔ ۷/-
کل میزان صہ
دو اخبار بنام مولوی عبدالکریم صاحب شادیوال اور مولوی علی اصغر صاحب داناپور جاری کیے گئے۔ باقی ۱۵/-
احباب کرم توجہ فرماویں ۔ خواست ۔

درخواستین

درخواست نمبر ۹۰ ۔ عبداللہ وغلام احمد پور شرقیہ
درخواست نمبر ۹۱ ۔ مولا بخش رنگریز سیہڑیال
ضلع سیالکوٹ ۔
درخواست نمبر ۹۲ ۔ غلام مرتضیٰ منٹگمری محلہ حیدری ۔
درخواست نمبر ۹۳ ۔ محمد حسین امام مسجد ساروکی ضلع گجرات پنجاب ۔
درخواست نمبر ۹۴ ۔ مولوی عبدالاحد ساکن موضع پوہو ڈاکخانہ ... ضلع

درخواست نمبر ۹۵ ۔ عبدالرحیم طالب علم ظفروال ضلع سیالکوٹ ۔
درخواست نمبر ۹۶ ۔ عبدالرحمن طالب علم مظفر پور پختہ سرائے مطب حکیم اسمٰعیل خان صاحب ۔
درخواست نمبر ۹۷ ۔ مغل بیگ ولد قمر بیگ مقام پوسٹ اکانگاؤن ضلع وارڈا
درخواست نمبر ۹۸ ۔ رجب علی طالب علم تھرڈ مڈل کلاس گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ ۔
درخواست ۹۹ ۔ میاں عنایت اللہ حنفی امام مسجد کوٹ عالمہ ڈاکخانہ گجرات ۔
درخواست نمبر ۱۰۰ ۔ یٰسین احمد ولد مولوی محمد زکی امروہہ ضلع مرادآباد محلہ ... سیلاں
درخواست نمبر ۱۰۱ ۔ فقیر محمد اد موضع ڈنڈن اوٹ ڈاکخانہ گوہٹہ تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور ۔
درخواست نمبر ۱۰۲ ۔ محب اللہ از ملتان شہر بیرون پاک دروازہ محلہ قصاب پورہ
درخواست نمبر ۱۰۳ ۔ مولوی محمد عالم شہر قصبہ ڈاکخانہ میہڑ ضلع لاڑکانہ سندھ
درخواست نمبر ۱۰۴ ۔ عیسیٰ حسن خان والا تحصیل قصور ضلع لاہور ۔
درخواست نمبر ۱۰۵ ۔ محمد صدیق اجن پور ڈیرہ غازیخان ۔
درخواست نمبر ۱۰۶ ۔ مولوی محمد عالم ریلوے سٹیشن دینہ ۔

مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قائم کرنے کیلئے یہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری لکھی جائے جو چودھویں صدی کا مسیح اخیر جون تک بیچا ایک رسالہ ... دیجائیگی۔ اور رسالہ الہامات مرزا بحاشیہ ۳ کو دیا جائیگا جسکو دونوں کا علاوہ۔ امید ہے ناظرین اس تجویز سے فائدہ اٹھائینگے +

منیجر اہلحدیث

مرزائیو! جلدی توبہ کرو

مرزا قادیانی فرعون ثانی + اللہ کی شان ... پاک ارکانی
بخت بود ازلی بااین ہمہ رعونت + ذریۂ شیطانی ...
افسوس کہ مرزا صاحب کی شقاوت ازلی نے ان کو شل ... اللہ ان
پر رحم ... مرزا صاحب کی پیشگوئیاں وہ بارہ اموات مخالفان
کیکھ یاد نہیں کہ انکی پوراہ ہونیکی صورت میں کیسے لا یعنی تاویلات سے تائید کی
اور ... پاجوپ ... ہو سکتے ہیں ... کی جو وقت موت پر بھی ... رونما ہوئی؟
ہے اور ... ۔ مرزا تو ... کے ... ہے ۔ ... ہے کہ آپکے دعاوی ...
سے کنارہ کشی ہوئی ۔ اب مرزا کی جھوٹا ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا نے ابو جہل جیسے
بندہ کو جو دنیا میں ... کا مدعی ہیں انکو مرنے کی ... ۔ ورنہ گذشتہ ۲۵ سال کی عمر میں
کوئی ایک ... ہیں ... زبان پر ... ۔ ... کا ... نزول
مسیح اور حدیث مہدی ... نہیں ہوا ۔ اور یوں تو مرزا صاحب جیسے مہدی کا ذب اور نبوت
با طلہ کو ... کی ایک ... مرزا ... دنیا کی اکثر حصوں میں ... بموجب حدیث شریف ...
پھٹکے ہیں پس مسلمانو! اس واقعہ ... کو عبرت حاصل کرو اور ... مرزائیوں

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۶۲ :- ماہ رمضان المبارک میں سحری کس وقت کرنی چاہئے - خاص وقت سحری کا کونسا مقرر ہے؟ جو لوگ کہ رات کے دو یا تین بجے سحری کرتے اور خوب [illegible] کر کھانا کھاتے ہیں شرعاً انکی سحری درست سمجھی جائیگی ؟ یا نہیں ؟ (عبدالرؤف [illegible])

ج نمبر ۱۶۲ - قرآن مجید میں سحری کا وقت صبح کی دھاری نکلنے تک ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ صحابہ کرام اور خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سحری قریب صبح کے کھایا کرتے تھے پس سنت تو یہی ہے لیکن اگر کوئی اس سے پہلے کھائے تو سحری ہو جائیگی مگر خلاف سنت ۔

س نمبر ۱۶۳ - روزہ کی حالت میں بدن پر عطر ملنا - آنکھوں میں سرمہ دینا - حجامت بنوانا - فصد کھلوانا اور پچھنے لگوانا جائز ہے یا نہیں ؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۳ - روزہ کی حالت میں عطر ملنا - سرمہ لگانا - بالوں کی حجامت بنوانا تو بلا کراہت جائز ہے - لیکن فصد کرانا یا پچھنے لگوانا بخوف ضعف ناپسند ۔

س نمبر ۱۶۴ - نماز تراویح واجب ہے یا سنت ؟ اور تراویح کس وقت پڑھنی چاہئے؟ نماز عشاء اور تراویح کا وقت ایک ہی ہے یا تقدیم و تاخیر کے ساتھ - نماز تراویح کی در اصل کتنی رکعتیں ہیں ؟ اور نماز وتر باجماعت ادا کرنی چاہئے یا فرداً فرداً پڑھنی چاہئے ؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۴ - نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں - وقت اسکا نماز عشاء کے بعد ہے - مگر تہجد کے وقت پڑھے تو اچھا ہے - نماز تراویح اصل آٹھ رکعتیں مع وتر [illegible]

س نمبر ۱۶۵ - لیلۃ القدر ماہ صیام کی کونسی تاریخ میں آتی ہے؟ اور اس رات کے کیا کیا فضائل ہیں اور اس رات کو کیا شغل کرنا چاہئے ؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۵ - شب قدر کی روایات میں ستائیسویں شب کی نسبت گمان غالب ہے فضائل اس رات کے یہ ہیں کہ اس میں عبادت کرنے کا زیادہ ثواب ہے خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ اس رات میں بموجب روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دعا پڑھنی چاہئے اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

س نمبر ۱۶۶ - اس دیار دکن میں دستور ہے کہ ماہ رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو مسجد میں فرش فروش مکلف، شیشہ آلات، قنادیل و جھاڑ و فانوس اور [illegible] سے خوب آراستہ کی جاتی ہیں اور روشنی وغیرہ بہت کثرت سے ہوتی ہے اور مصلیان موجودہ سے چند اشخاص قرآن مجید کے مختلف سورے خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہیں تب پیچھے حافظ جی و پیش امام صاحب ہاتھ اٹھا کر سورہ فاتحہ و پنج آیت پڑھتے ہیں تب تک حاضرین محفل مؤدب سر جھکائے ہوئے آمین آمین کہتے جاتے ہیں - بعد انفراغ فاتحہ خوانی شیرینی - بتاشے - خرما - نمک - سیاہ و اجوائن وغیرہ سے بطور تبرک ایک بڑا حصہ حافظ جی و پیش امام صاحب کو نذر کیا جاتا ہے - مابعد اس تبرک کے حصے حاضرین مسجد سے سب کو تقسیم کئے جاتے ہیں - یہ کام بہت ہی ثواب کا اور [illegible] فرض و واجب سمجھا جاتا ہے پس یہ فعل شرعاً ثواب ہے یا فضول و بدعت ؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۶ - شب قدر میں عبادت و دعا کرنے کا حکم ہے مگر امور مذکورہ کا ثبوت شرع میں اور طبقہ اول میں نہیں ملتا - گو انکی نیت نیک ہو تاہم خلاف سنت ہیں -

س نمبر ۱۶۷ - ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بعد ادائے نماز جمعہ دو رکعت نماز قضاء عمری باجماعت ادا کی جاتی ہے اور اس فعل کو باعث حصول ثواب عظیم سمجھا جاتا ہے - اور دعوے کیا جاتا ہے کہ اس نماز کے ادا کرنے سے تمام عمر کی قضا نمازیں ادا ہو جاتی ہیں - اس نماز کے ثبوت اور جواز میں ہمارے ملک [illegible] ایک مولوی صاحب نے ایک [illegible] اور اہل کابل و پشاور کے تعامل کو دلیل گردانا ہے پس اس نماز قضاء عمری کا پڑھنا کیسا ہے ؟

ج نمبر ۱۶۷ - یہ دو رکعت بالکل فضول اور باعث گمراہی ہیں کیونکہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے تمام گناہ قضاء عمری سے مٹ جائینگے تو پنجگانہ نماز کو جواب دے بیٹھتے ہیں - اہل کابل اور پشاور کا فعل شریعت میں سند نہیں ہے - افسوس ہے جو لوگ اہل کابل اور پشاور کے فعل کو سند کہتے ہیں ان کے امام (ابو حنیفہ صاحب) تو مکہ اور مدینہ والوں کے [illegible]

س نمبر ۱۶۸ - صدقہ فطر کی اصل مقدار کیا ہے ؟ اور زمانہ حال کے مروجہ سیر سے فی کس کتنے سیر فطرہ دینا چاہئے ؟ ایک گھر میں جتنے آدمی ہوں انہوں کی طرف سے ایکدم اکٹھے فطرہ دینا چاہئے یا ایک ایک کی جانب سے الگ الگ ؟ اطفال خورد سال کی جانب سے بھی فطرہ دینا چاہئے یا وہ معاف ہیں ؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۸ - صدقہ فطر کی مقدار انگریزی حساب سے اڑھائی سیر ہے جو ہر ایک متنفس کی طرف سے پیش از نماز عید دینا چاہئے - [illegible] نصف صاع (سوا سیر) کا فتویٰ بھی دیا ہے [illegible] ثابتاً صحیح ہے ۔ (باقی دارد)

انتخاب الاخبار

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایل ایل بی (وکالت) میں ۲۶ میں سے ۲ پاس ہوئے ہیں لیکن ابتدائی درجہ کا نتیجہ اتنا عجیب نہ تھا ۔

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۲۳ مئی کو طاعون سے کل ۱۰۹۹ اموات حسب ذیل اضلاع میں ہوئیں ۔ روہتک ۳۰ ۔ گوڑگانوہ ۴ ۔ کرنال ۷۰ ۔ دہلی ۴۳ ۔ انبالہ ۱۶ ۔ ہوشیارپور ۴۴ ۔ جالندھر ۲ ۔ لدھیانہ ۲۲۶ ۔ فیروزپور ۱۱۵ ۔ منٹگمری ۱۲ ۔ لاہور ۲۴ ۔ گورداسپور ۹ ۔ سیالکوٹ ۶ ۔ گوجرانوالہ ۱۰ ۔ شاہپور ۴ ۔ جہلم ۲ ۔ راولپنڈی ۳ ۔ اٹک ۱۰ ۔ جھنگ ۲۰ ۔ لائلپور ۲۰ ۔ ریاست پٹیالہ ۱۰ ۔ جیند ۶ ۔ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۵۴۲۹۳۱ واقعہ ہوئی تھیں ۔ دگنی یا چار سو واں حصہ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے ۔

حجاز ریلوے کی نسبت سول اینڈ ملٹری گزٹ اخبار میں لکھا ہے کہ شمال مدینہ میں تکمیل ریلوے لائن میں صرف ایک سو کیلو میٹر کی مسافت باقی ہے جس میں دو کیلو میٹر روزانہ کی اوسط سے مٹی کا کام مکمل کیا جا رہا ہے ۔ کہا وہاں کے نواح عرفات میں جہاں حجاج بعض مراسم ادا کرنے کی غرض سے جاتے ہیں ۔ تیسری لائن پہنچائی جاویگی ۔ تاکہ ریلوے ایام حج میں آسانی سے ہزار وں حجاج کو وہاں تک پہونچا سکے ۔ تعمیر لائن کے متعلق بدوؤں کے کسی تازہ ہنگامہ کی خبر موصول نہیں ہوئی ۔ نیم سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم اپنے عزیز پوتے پرنس برہان الدین کو مدینہ منورہ تک ریلوے لائن کے مراسم افتتاح ادا کرنے کے لئے روانہ فرماوینگے ۔ مراسم مذکورہ ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء کو ادا ہونگے ۔ مدینہ منورہ سے کہ معظمہ تک مابین ۲۸۰ میل مسافت کی لائن غالباً اکتوبر ۱۹۱۰ء تک تیار ہو جاویگی ۔ یہ افواہ ہے کہ اس سیکشن (مدینہ تا مکہ) کی تکمیل پر لائن کا کام ختم نہ ہوگا بلکہ جنوب میں صنعا و عدن تک اس کا سلسلہ بڑھایا جاویگا ۔ لیکن سلسلہ مذکور سے پیشتر شان ۔ مدینہ اور مکہ سے لائن کی شاخیں بھی ینبوع اور جدہ تک پہونچائی جاوینگی ۔

مرزا قادیانی کی وفات پر امرتسر میں ایک جلسہ ہوا جس میں شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ حکیم محمد الدین صاحب اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے تقریریں کیں مولانا ابوالوفا کی تقریر سب مطالب پر جامع تھی ۔ آپ نے مرزا کی گویا مختصر سی سوانح عمری بیان کردی ۔

ملا محمد بخش لاہوری لکھتے ہیں کہ مجھکو مخالفت مرزا قادیانی کے لحاظ سے اللہ لاہور نے خادم اسلام کا لقب دیا اور حافظ محمد یوسف شاہ صاحب نے خلعت فاخرہ دیا ۔ ... اور ایک قلم انعام بھی دیا ۔ (دعا ...)

ہندوستان کے ہر قوم کے اخبارات مرزا قادیانی کی موت کے بعد اسپر لیڈر لکھ رہے ہیں ۔ افسوس مرزا صاحب کا آخری الہام بھی جھوٹا ہوا کہ تمام دنیا میں میری قبولیت ہو گئی ۔

جناب خلیفہ شاہ محمد صاحب جالندھری کا ۱۲ سالہ لڑکا فوت ہوگیا ۔ خلیفہ صاحب ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ اللھم اجعلہ لہ شافعا ومشفعا ۔

ملا ہدایت الرسول مشہور مفسد نے آجکل جبیت پور (کاٹھیاواڑ) میں ادھم مچا رکھی ہے ۔ وہاں کے لوگوں نے آپ پر دعوےٰ دائر کر دیا ہے (خدا ایسے واعظوں کو یورپ کی سیر کراوے تو ہندی ان کے وبال سے چھوٹ جائیں) ۔

ہز ہائینس نظام دکن نے ہندوستان کے قحط فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ کا گرانبہا چندہ عطا کیا ۔ (جزاہ اللہ)

سیکیت کے راجہ صاحب فوت ہوگئے ۔ ان کے ولی عہد گدی نشین ہونگے ۔

لدھیانہ سے قصور تک براہ راست ریلوے لائن بنائی جاویگی ۔ سدرن پنجاب ریلوے کمپنی نے اس جدید لائن کے بنانے کے لئے ۱½ کروڑ روپے لنڈن میں قرض لئے ہیں ۔

لکھنؤ میں گذشتہ ہفتہ شیعوں اور سنیوں میں مجلس میلاد اور مرثیہ خوانی پر تنازعہ ہو کر خوب لٹھ بازی ہوئی ۔ ایک شیعہ ضربات لاٹھی سے مر گیا ۔ طرفین کے بہت سے آدمی مضروب ہوئے ۔ پولیس نے بہت سے فسادیوں کو گرفتار کر لیا ۔ مسلمانوں کے سر سے ادبار کا دیو ابھی اترا نہیں ۔ اے کمبخت لکھنؤ ! تو اس سے بھی زیادہ قعر مذلت میں گرا جاتا ہے ؟

چین اور جاپان میں مقام چیناؤ کی بابت پھر تنازعہ ہوگیا چینی اس مقام کو اپنا علاقہ بتلاتے ہیں اور جاپانی اسکو کوریا کے علاقہ میں سمجھتے ہیں ۔

چن طاؤ کے باشندوں پر جاپانیوں نے ٹیکس لگا دیا اسلئے چینیوں نے اپنی ... فوج کیرین سے چن طاؤ پر دخل کرنے کے لئے روانہ کی ہے ۔

برٹش پارلیمنٹ میں مہم مہمندی کی بابت پوچھا گیا ۔ جواب ملا کہ سرکوبی کا کام قریب الاختتام ہے نائب وزیر ہند نے کہا کہ مہم کی فوجیں جس قدر جلدی واپس آئینگی زیادہ نہیں ٹھیرینگی ۔ آپنے یہ بھی کہا کہ مہمندی لوگ علاقوں کے بھڑکانے سے سرکش ہوئے ورنہ کوئی شکایت نہ تھی مسٹر لپٹن نے کہا کہ ہماری فوجیں دشمن کی فصلیں کیوں لوٹتی ہیں کیا یہ سراسر وحشی پن نہیں جواب ملا ان سے وہی سلوک کرتے ہیں جو ضروری تھا ۔ باقی باتوں کا جواب نہیں دیا گیا ہے ۔

بنگلور کے ایک گھر میں ... بچہ پڑا نکلا یا جس سے لوگوں پر بہت خوف طاری ہوگیا ۔ مگر بعد ... ساتھ کسی نے ... اڑا دیا ہے ۔

برائے محصول بھیجکر منگوالیں ۔

ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

6 JUL 06

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اسکے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصص میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں بغیر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلایل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلایل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست طیار ہیں۔ چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت عہ

جلد دوم سورۃ آل عمران و نساء قیمت عہ

جلد سوم سورۃ مائدہ انعام اعراف قیمت ۵

جلد چہارم سورۃ نحل تک قیمت عہ

جلد پنجم سورۃ فرقان تک قیمت عہ

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت سعہ

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ سابق گورنمنٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان کی فیصلے بحق اہلحدیث ۴ر

دلیل الفرقان

بجواب اہل قرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

حق پرکاش

... آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر جو اعتراض کئے ہیں ...

ترک اسلام

جو اعتراضات ... انکا مفصل جواب ...

تعلیب الاسلام مکمل

جواب تہذیب الاسلام ... نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم ... جلد سوم ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر چاروں جلدوں کے خریدار سے عہ

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۶ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا قیمت ۲ر

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان جاہل بھی جسقدر مطالعہ کرے اوسکا ماہر ہو سکے۔ تمامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۲ر

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بینظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا

مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸ر

تقابل ثلاثہ

توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت قیمت عہ

اہلحدیث کا مذہب

فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسایل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں ۳ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت قیمت ۴ر

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۱ر

نماز اربعہ

اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام عیسائی ... آریوں کی عبادتوں کا مقابلہ ۲ر

الہامات مرزا

مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے قیمت ۵ر

مروش وید ...

المشتہر

مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED. L. N° 352.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مجھے جو اسوۂ نبی مصطفیٰ کی تمنا ہے تو مت دیکھ کسی کا قول و کردار
خبر اہل حدیث تو نقل کیا ہے + بیان وہم و خطا کا ہر کسی کا

جلد ۵

عیسوی ۱۹۰۸

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عہ
والیان ریاست سے "	للعہ
ذوی سارو جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداروں سے "	لعہ
" ششماہی	لعہ
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
" ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

…علیہ السلام … کرنا … ور اہلحدیث کی خصوصیا … کرنا … لمانوں کے باہمی تمدنی … کرنا [illegible]

قواعد و ضوابط

… لی آنی چاہیے … مضمون وغیرہ واپس ہونگے … مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے … گے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

امرتسر مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

مسئلہ کا علیہ

اب عنقریب ختم ہونیوالا ہے کیونکہ شروع ہی میں اطلاع دیگئی تھی کہ اخیر مئی تک جن کے مضامین پہنچیں گے درج ہونگے اس کے بعد بھیجنے والے شکایت نکریں آج ہم ایک مضمون اپنے مخلص دوست مولوی صوفی عبد الحق صاحب مقیم سرہند کا درج کرتے ہیں ناظرین غور سے پڑھیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

اما بعد واضح ہو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے۔

حصہ اول:۔ امام میں ظاہری شرائط کا پورے طور پر موجود ہونا مقتدی کی نماز کی صحت کا سبب ہے۔ اور بغیر اسکے مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوتی اسپر سب کا اتفاق ہے [illegible] فرمایا ہے۔

حصہ دوم:۔ امام کے عقائد و خیالات کو خواہ وہ کفر تک ہی کیوں نہ ہوں مقتدی کی نماز کی صحت میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتے۔ اور یہی بار بار زیر بحث ہے

اقول وباللہ التوفیق حصہ اول میں اس تشریح کا اندراج ضروری ہے کہ اگر

امام حاکم ظالم جابر ہو اور اظہار حق الفت میں خوف فتنہ ہو تو امام اگر کسی رکن یا شرط کو چھوڑ جائے اور مقتدی کو اسکا علم بھی ہو تو بھی مقتدی کی نماز صحیح ہوگی کیونکہ الاکراہ [illegible] زمان میں رکھا ہے۔ اور اگر امام کسی ایسے رکن یا شرط کا تارک ہو کہ جس میں سلف صالحین یعنے صحابہ کرام یا تابعین عظام نے باہم اختلاف کیا ہو تو بھی مقتدی کی نماز ہو جائیگی جیسا کہ احادیث اور آثار سے ثابت ہے۔ اور اگر امام سہواً کسی رکن یا شرط کو چھوڑ جائے تو اکثر اہل حدیث مثل شافعی احمد حنبل مالک وغیرہم کے نزدیک نماز ہوگی۔ الا امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں کی مرفوع حدیث ۔ فان اصابوا فلکم ولہم وان اخطاؤا فلکم وعلیہم وحدیث خلع نعلین درشاد مذہب اول کی موید ہیں

حصہ دوم۔ اس میں جو جو کسی کو اپنی نماز ہونیکا ذکر فرما کر اُن کے پیچھے نماز ہو جانا تحریر کیا گیا ہے۔ سو یہ لفظ کہ دوسروں کی انکے پیچھے نماز ہو جاتی ہے کسی مرفوع حدیث میں نہیں آیا ہے۔

لے فقہا اور محدثین کی فہرست ممنوعہ میں داخل نہونے سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ انکے پیچھے نماز جائز ہے اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قول سے اسکی تائید ہوتی ہے۔ (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع۔ بسم اللہ کی غلطی سے پہلا صفحہ چھپ گئی ہے ناظرین ہند سے ملاکر مضمون پڑھیں اور صفحات کا خیال رکھیں۔ (مینیجر)

دوم بعض مسائل مذہب کا یہ ہے کہ اہل کفر و ارتداد مین قیاس مساوات قائم کر لی گئی ہے
یہ ٹھیک نہین۔ دیکھو اہل شرک و کفر و قاتل مومن دونون کے لئے قرآن کریم مین خلود
نار کا حکم وارد ہے۔ مگر کسی کا بھی اہل مذاہب حقہ سے اعتقاد نہین کہ مسلمان قاتل مسلم
مثل کفار و مشرکین ابد الآباد جہنم مین رہے گا۔ خاکسار جو ایک فقرہ جو ابنا۔
پس احکام اہل کبائر کو احکام اہل کفر و ارتداد و الحاد پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق
ہے بالخصوص ایسے صاحب سے جو قوم کے پیشوا اور مرجع ہیں کا ادعی الا ... ان شان ہے۔
سوم یہ کہ بخاری نے جو باب امامۃ المفتون والمبتدع باندھا اس مین قول حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔ بسوء ... مطابقت
باب کی وجہ سے نقل کیا ہے۔ ورنہ المحدثین کے نزدیک موقوف و مرسل حجت نہین ہے۔ بعض
اہل علم نے حضرت خلیفہ ثالث کے فرمان احسن عمل سے استنباط کیا ہے کہ آنجناب نے کنایتاً
باغیون کی امامت کی تردید فرمائی۔ کیونکہ کوئی صاحب اچھے کام کو برے کے ساتھ نہین ملاتا
اصطلاحاً تردید کرنے مین آنکس بغاوت کو زیادہ ... کا خوف تھا۔
الغرض کے نزدیک قول خلیفہ ثالث و حسن بصری رضی اللہ عنہما۔ اقوال و افعال دیگر صحابہ
اندرین باب محض بخوف فتنہ کی وجہ سے ہین جو اشد من القتل ہے اور جسکے خوف سے ائمہ
جابرین کے پیچھے زیادہ و ماجستہ ... کا حکم صادر فرمایا گیا۔ حضور کی ایسی نظیر نہین پاتی کہ کسی صحابی
با تابعی سے ثابت ہو کہ بلا ایسے موقع کے کسی ... و غیرہ کی اقتدا کی ہو چہ جائیکہ کفر و
ارتداد کے پیچھے نماز پڑھنا بیان کیا جاتا ہے۔ بروایت ابوداؤد و ترمذی بعض اذان ظہر یا عصر
مین ترتیب کی جائے کیونکہ جب سے محض بدعت جانکر بسماعت اذان چلے جانا یا یہ ثبوت کو
پہنچتا ہے حالانکہ بعد سماعت اذان چلے جانا علاوہ تفریق بین المسلمین حسب الحکم حدیث

ﷺ کیون نہین جن مفسرین نے آیت ہوا کی تفسیر یون کی ہے کہ جو کوئی مسلمان کو مسلمان
کی حیثیت سے قتل کریگا اسکی ہمیشہ ہے جو بدیکھا جائے تو یہی تفسیر صحیح ہے تو کوئی بھی نتیجا
کر مسلمان کو بحیثیت مسلمان ہونیکے وہی قتل کریگا جسکو اسلام سے نفرت ہوگی بس حیثیت
اسلام قاتل مسلمان بیشک ابدی جہنمی ہے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر۔
ﷺ قیاس مع الفارق اسکو کہتے ہین کہ دونون رتعیس ابتعیس علیہ مین کسی قسم کی مشابہت
نہو بلکہ مغائرت ہو لیکن جب شایہ مشابہت ہو مشابہت ایسی ہو اور حکم ہو تو اسکو قیاس
مع الفارق کہنا صحیح نہین جیسے اہل کبائر پیش کئے ہین اور آجکل کے اہل ارتداد و فلسفہ
اسلام مین عدم تہوریت کی مشابہت باقی ہے۔ جیسے شراب اور بھنگ مین نشہ وجہ مشابہت
ﷺ غالباً آپنے مضمون کو غور سے نہین پڑھا ورنہ قیاس مع الفارق نہ فرماتے۔
آجکل کے مسلمان کی بدیاں ہوتیکا رفاکسار کو مانے ہین البتہ پرانی قسم کے بعض علماء

نافرمانی ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔
چہارم یہ کہ شاید تو مفتون مبتدع کے پیچھے نقل کر کے
اہل ارتداد والحاد و کفر ثابت کیا جاتا ہے۔ حالانکہ
جو بیہ سوجھی ہے۔ کہ مبتدع مفتون کی اقتدا جائز ہے۔
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
پنجم یہ کہ سامنے جنکو عقیدۃً و عملاً کافر و مرتد مان لیا اور
اول دو بارہ ادائے زکوٰۃ کو ضروریات دین سے نہ سمجھنے والوں
باخراج انکے شامل ہین عامل مین تا پہ جائیکہ ایسون کی اقتدا جائز
مع انکے اقوال اسباب مین نقل کرین تو ایک بسیط کتاب کی ضرورت

ہو جیسا شوق ضرور ہے جنکی بابت حدیث شریف مین آیا ہے نظر
یعلمون بما اقسمہ بالناس بعض مستثنی ہیں جو لوگ بگڑی ہوئی سنت
خوش خبری کے مستحق ہین۔ ایڈیٹر
ﷺ مولانا باب کی مطابقت سے تو پہلا امام بخاری کا یہ ترجمۃ الباب لائے ہین لیکن باب
سے یا فقہ مولوی صاحب! فقہ البخاری فی تراجمہ امام بخاری کا مذہب درحقیقت
ابواب ہی سے معلوم ہوتے ہین علاوہ اسکے امام بخاری نے اس موقع کو حسب عادت خود حضرت
حدیث سے ہی ثابت کیا ہے جو باب مذکور دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ایڈیٹر
ﷺ تو یون کہئے کہ حضرت عثمان نے تقیہ کیا تھا اللہ اکبر ہمارے احباب اس وقت
مین کسقدر حیران ہو رہے ہین۔ فتح الباری مین بعض کے نام سے یہ معنے نقل کئے ہین
لیکن تردید بھی ساتھ ہی کر دی ہے۔
ﷺ گویا رافضیون کے اصول تقیہ پر عمل ہے حضرت عثمان کا قول اس وقت کا ہے
کہ آپ کو باغیون نے گھیر رکھا تھا بجز اپنے مخصوص احباب کے کوئی آپ تک پہنچ نہین سکتا
حضرات حسنین دروازہ پر نگہبان تھے اپنے معتقدین ہی سوال کرتے ہین انہی کو
دیا جاتا ہے جس مین خوف فتنہ ہے نہ بک فساد مگر ہمارے علماء کرام ایسے ایک
اصول اور عام قاعدے کو بھی تاویل کے شکنجے مین کھینچکر خوف فساد پر محمول کرتے
انا للہ فتح الباری مین اسکی بھی تردید کی گئی۔ ایڈیٹر
ﷺ فساق اہل بدعت مشہور بالکفر کے پیچھے اقتدا کرنا صحابہ کا معلوم کرنا ہو تو
ابن حزم کی محلی ملاحظہ کیجئے جسکی عبارت کئی ایک دفعہ اہلحدیث مین نقل ہو چکی
شوربہ سنگر ابن عمر ... ہمارے دعویٰ کے خلاف نہین ہم
مین کر آپ کسی وجہ مین جاتے ہین اور منزل معلوم ہو نے سے انکو وحشت اور نفرت

اس میں شک نہیں کہ اہل قرون مشہود لہا بالخیر یعنی قرون مجموعہ ثلاثہ کے ساتھ حسد و عناد و دشمنی رجال کا نعرہ بلند کرنا مشرب اہلحدیث تو کجا مذہب اہل الرائے بھی نہیں کیونکہ یہ تو مخبر صادق کے ساتھ ہے کہ جنہیں آپ نے انکی رائے کو صواب اور انکی بزرگی کو قبلایا۔ اور اُن کے زبان صادق مبارک کو کذب و ندرت سے مبرا فرمایا نیز آزمائی گئی ہے الا ما انا علیہ واصحابی من الحور بعد الکور۔ اگر اقوال متضاد باہم معارض نظرآ کو بر طرف رکھکر سچے دل سے سلف صالح کی سیرت و طریقہ کو دیکھا جاوے تو اہل الحاد وارتداد کے خلف نماز پڑھنے کے جواز کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔

اگر آیات مندرجہ و دیگر آیات اس مضمون پر نظر غور توجہ کیجاوے تو کسی کا اجتہاد بھی یہ رائے نہ دیگا کہ اہل الحاد کے پیچھے نماز جائز ہے جو افضل الاعمال ہے پارہ پنجم رکوع ۲۱ میں ہے۔ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطانا مبینا۔ دیگر الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا اس حدیث کی طرف بھی خیال کر لینا چاہئے کہ جس میں امام کو وفد

تو آپ بے شک چلے جائیں۔ وہاں جماعت ہو رہی ہو تو مل جائیے انکی نماز ادا ہو جائیگی انشاء اللہ۔ گو انکی بداعتقادی کی وجہ سے انکی قبول نہو۔ (ایڈیٹر)

۵ اسکا جواب پہلے آچکا ہے کہ اس قیاس کے لئے دونوں میں مشابہت (عدم قبولیت) پائی جاتی ہے اور اسکے خلاف کوئی آیت یا حدیث نہیں ملتی (ایڈیٹر)

۵ ہم بھی آپکو مقابلہ کرنے سے منع نہیں کر سکتے جس اصول سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوۃ سے جنگ کی تھی۔ آپ بھی اسیطرح کریں لیکن اس کو کہہ سکتے کہ قائلین اسلام معتقدین اعتقادات فاسدہ کے پیچھے نماز جائز نہیں کوئی آیت یا حدیث پیش کریں اگر آپ کو نہ ملے تو عمومات قرآنیہ سے کام لیں جیسا کہ حافظ ابن حزم نے مثال بتلائی ہے کہ اطیعوا اللہ اور کونوا مع الصادقین جو ہر ایک کام کرتا ہے اس میں وہ صادق ہے اسکی موافقت ہونی چاہئے۔ (ایڈیٹر)

۱۱ مولوی صاحب! آپ کیا لکھ رہے ہیں۔ شرح نخبہ۔ مقدمہ ابن صلاح۔ شرح نووی۔ نور الانوار۔ وغیرہ ملاحظہ فرمائیے کہ اقوال سلف کی بابت انکا کیا فتویٰ ہے۔ آپ نور الانوار میں امام شافعی کا قول دیکھئے قال الشافعی لا یقلد احد منھم لان الصحابۃ کان یخالف بعضھم بعضا۔ ولیس احد منھم اولی من الاخر (تبیین البطلان صفحہ ۲۱۰) یعنی صحابہ میں سے کسی کی تقلید نہ کیجاوے۔ ایساہی نیل الاوطار میں ملاحظہ ہو قد تقرر عند ائمۃ الاصول وغیرھم عدم حجیۃ

تعبیر کیا ہے۔ دیگر ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا۔ الخ لہذا ہر شخص ذکی العقل کے دل پر سیاست کا یقین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ زندیق وملحد کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہیں ہوتی۔

اور یہ بحث کہ بوجہ غلط فہمی و ادعائے اسلام قائل اقوال کفریہ کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے گو اسکی اپنی نماز نہ ہو نہایت تعجب خیز بحث ہے کیونکہ جب بوجہ ادعائے اسلام اُنکی غلط فہمی کا عذر عند اللہ اس مقبول ہو۔ تو ارحم الراحمین و نصاریٰ کی جناب میں کیا غلطی سے مراد خدا کو غیر خدا تو جاننے والے کا عذر مقبول نہیں۔ اور پھر انکی اپنی نماز نہ ہونے کے کیا معنے۔ بلکہ یہ بھی تسلسل عذر غلط فہمی حقیقی کفار و مشرکین تک کیوں متعدی نہ ہوگا۔ آخر وہ بھی اُسی خدا کی مخلوق کہلواتے بزعم خود اُسی کی کوشش کا دم بھرتے ہیں۔ ان

اقوال الصحابۃ (جلد اول صفحہ ۳۸۲) فرمائیے ہم۔ اہلحدیث کا مذہب ہے یا کسی اور کا دور کیوں جائیے آپ خود اس سے پہلے مان چکے ہیں کہ اہلحدیث کے نزدیک موقوف و مرسل حجت نہیں۔ کیا اتنی جلدی آپکو یہ بھول گئے ہیں نتیجہ صاف ہو رجال و دشمن رجال ہم ہیں اگر یہ سوال ہو کہ حضرت عثمان اور حضرت حسن بصری کے قول سے ہم کیوں سند لاتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کیطرح اصل دعوے تو ہم نے عمومات قرآنیہ وحدیثیہ سے ثابت کیا ہے حضرت عثمان وغیرہ کا قول تائید میں لکھا ہے نہ کہ اثبات دعوے میں۔ اور سلف سے خلف تک یہی سب کا مذہب ہے۔ آپ جو سلف صالحین کے اقوال سے دکھا رہے ہیں وہ اقوال وہی ہونگے جو جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی نے نقل کئے تھے۔ پس اُن کو مع انکے جوابات کے اہلحدیث مورخہ ۲۴ر اپریل میں ملاحظہ فرمائیں (ایڈیٹر)

۱۱ مولانا آپکی محنت کی تو میں داد دیتا ہوں مگر افسوس کے ساتھ آپکی رائے سے اتفاق نہیں کر سکتا آپ معاف کیجئے میں نے آپ جیسے علمائے کرام سے سنا ہوا ہے کہ تفسیر بالرائے کرنا بڑا گناہ ہے اسلئے میں ڈرتا ہوں کہ ایسی تفسیر کروں کہ مجھ پر تفسیر بالرائے کا الزام عائد ہو۔ مگر میں جہانتک سمجھتا ہوں ان آیات کا مطلب یہ نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں ان آیات میں کفار کو مخلص دوست بنانے سے منع کیا گیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہو کہ مقابلہ پر کسی کام میں مومن کی اخوت کا لحاظ قطع کرکے کافر کی دوستی کی پاسداری کیجاوے چنانچہ آیات من دون المؤمنین اور ایبتغون عندھم العزۃ موجود ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اقتدا کرنے میں یہ بات نہیں کہ نماز کا وقت نہ دوستی ہے۔ بلکہ دونوں امام اور مقتدی ملکر عبادت کرتے ہیں آپس میں انکا کوئی خاص ملاپ نہیں ورنہ کہنا پڑیگا کہ صحابہ کرام جو فاسقوں کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے اُن فاسقوں کو اپنا ولی اور مخلص دوست بنالیا تھا۔ ھل ھذا الا شئ عجیب وفھم غریب علی ہذا القیاس تیسری آیت کا

نمبر ۱۳ کا حاشیہ صفحہ ۱۴ پر دیکھو۔ (کاتب)

ahmadimuslim.de

پتھر سن کے پتھر کو توڑنا چاہتا ہے۔ اسکے مقابل پر میں نے کہا کہ وہی پتھر جسکی ... سامنے بیچ رکھا گیا۔ کوٹنے کا سر ہوا۔

مرزا پیشگوئیوں کی میعاد سے پہلے کیوں فوت ہوا

اسکی وجہ مرزا کی مسلسل شوخی

اور کذابی ہوئی جو وہ میرے الہامات مقدسہ اور نشانات قاہرہ کے خلاف کرتا رہا۔ اسیلئے اخبارات میں یہاں تک شائع کیا کہ حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ انبیاء کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور انپر زنا و خیانت وغیرہ کے الزامات لگاتے گئے ایسا ہی میرا حال ہے۔

بینات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اسکا صریح ارتداد اور کفر ثابت کیا گیا۔ مگر وہ تائب نہ ہوا۔ نہ وہ اسکو خدا کی طرف سے تنبیہات تھیں مگر اسنے کچھ پرواہ نہ کی چنانچہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء والی پیشگوئی میں نے شائع کی اور الذکر الحکیم نمبر ۳ اور المسیح الدجال میں اسکے پاس بھیجو مگر تکبر اور خود پرستی کے نشہ میں اسنے مطلق غور نہ کیا۔ بلکہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو میرے مقابلہ پر کمال بے باکی کے ساتھ سیاہ کا اشتہار شائع کیا جس میں اسنے ظاہر کیا کہ یہ عبدالحکیم میرے سامنے مر جائیگا۔ اور اگر ایسا ہو تو میں کذاب، مفتری، دجال، بد معاش، ملعون اور تمام بد معاشوں سے بدتر ٹھہرونگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسکی زبان پر الفاظ ذیل جاری کرانے والے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچا وے۔ اندھا ہونے سے مفلوج ہونے سے اور مجذوم ہونے سے۔ دیکھو بدر اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ پھر اسکو الہامات ہوئے۔ نہ سیعت تو اپنا دشمن میرے ہاتھ من کا بیڑا غرق ہو گیا۔ الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء۔ یہ مت ایسا اللعوان صراے پیر کی خیانت کرنے والے ۔۔۔ ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء۔ چونکہ میرا "مسیح الدجال" تھا یعنی مسیحیت اور دجالیت کا مرکب اسلئے اسکو بعض اوقات منذر الہامات بھی ہو جایا کرتے تھے چنانچہ یہ منذر الہامات پورے ثابت ہوئے۔ مگر مرزا ان سے بالکل متنبہ نہ ہوا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسکی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں ۔۔۔ سالہ میعاد میں جو ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا۔ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ یہ الہام کئی دن سے اسکے اخبارات میں شائع ہوا۔ اور ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء کو اسکا بیٹا مبارک احمد میری پیشگوئی کے مطابق فوت ہوا۔ تو اسکو تنبیہ ہو گئی۔ ان خبیر رسول اللہ واقعہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء۔ مگر اسنے متنبہ ہونے کی بجائے زیادہ گستاخی، بیباکی اور کذابی کو بیان تقدیر شائع

کردیا جس میں اسنے ظاہر کیا کہ جو دشمن میری موت چاہتا ہے وہ ماہ تک مبتلا ہلاکت وہ خود ہلاک ہو جائیگا۔ اسکا نشان مٹ جائیگا۔ اسکا نمونہ رہیگا۔ اصحاب فیل کی طرح وہ خود تباہ ہوگا۔ خدا میری عمر بڑھا دیگا۔ مبارک احمد کی بجائے مجھے ویسا ہی اور لڑکا دیگا وغیرہ وغیرہ۔ اسکو پڑھکر اور مرزائیوں کا طغیان دیکھکر خود بخود میرے منہ سے یہ دعا نکلی کہ اے خدا اس ظالم کو غارت کر۔ اے خدا اس بدمعاش کو غارت کر۔ اسلئے خدا کا غضب مرزا پر بھڑکا اور اس میعاد میں سے بھی ۱۰ دن کم کئے گئے گویا اس الہام ہمت ۱۹۰۵ء مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۸ء تک میعاد مقرر فرمائی اور مجھکو فرمایا کہ مرزا کی بڑی بنیاد اکھڑ جائیگی وہ تباہ ہو جائیگا۔ اسکو بھی ماتم کدہ کے الہام سے متنبہ کیا گیا اور منذر الہام ہوا۔ ساتھ میں زبانی زندگی ۔۔۔ ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء۔

مئی ۱۹۰۸ء کو اسکی تنبیہ کے لئے ۲۶ ساون والا الہام۔ پیسہ۔ وطن۔ اہلحدیث وغیرہ اخبارات میں شائع کردیا۔ اور جسٹری کرا کر اسکے نام بھیجا۔ اور یہ بھی لکھا کہ اگر وہ توبہ کیجائے گا تو یہ ۔۔۔ تو اسکو ۳ سالہ پیشگوئی کے مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء تک مہلت مل سکتی ہے۔ اسکو میری پیشگوئی کے مطابق پیچش کا مرض بھی ہوا اور دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۸ء کو مولوی نورالدین صاحب کے نام الہام لکھا گیا تھا۔ مگر وہ بدستور سرکش اور شوخ رہا۔ اسکے کفریہ کلمات اخبارات میں شائع ہوتے رہے اور مرزائی بدستور مرتد اور سرکش بنے رہے۔ اسلئے میں نے پھر دوسری الہامی الفاظ شائع کئے۔ اور مجھے ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو اسکی موت لو مرگی شکل میں دکھائی گئی۔ وہ ۔۔۔ پیچش کی موت جو میری اشتہارات میں ہے مرے اور جسکو میں اپنے پاؤں کے نیچے کچلا ۔۔۔ کی اطلاع میں نے اپنے احباب کو زبانی اور نیز بذریعہ خطوط کر دی تھی۔ سو الحمد للہ کہ یہ مسیلمہ ثانی لنگ شیطان۔ مفتری۔ دجال۔ کذاب۔ عیار۔ ملعون ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بذریعہ موت داخل جہنم ہو گیا۔ اور دنیا کو اسکے مکر و فریب اور دھکیوں سے نجات ملگئی۔ اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی جو ابوداؤد میں موجود ہے۔ کہ المسیح الدجال ایک مرد مومن کے ساتھ مارا جائیگا۔ جو ذیل میں لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواھم حتی یقاتل آخرھم المسیح الدجال۔

راقم ڈاکٹر عبدالحکیم خان ۔۔۔ اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ

خاکسار اڈیٹر۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا نے ڈاکٹر صاحب کے حق میں بھی ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر صاحب کیطرف اشارہ کرکے کہا ہے کہ:۔

[illegible]

اخبار الـ[illegible]

اس نام کا ایک ہفتہ [illegible] جسکے ذریعہ سے اہل [illegible] مردہ علم کو دوبارہ [illegible] زندہ کیا گیا ہے جسمیں [illegible] و مغربی کے متعلق [illegible] کے علاوہ ہندوستان [illegible] و مستند حکما و اطباء [illegible] سرپرستانہ ہوا ہے [illegible] کا نام بالوس مرتبہ [illegible] اور ہر ایک قسم کے [illegible] کے جوابات [illegible] ان سرپرستانہ [illegible] کہ کتاب الحکمت [illegible] پرشائق گذشتہ [illegible] علماء و حکماء [illegible] قابل قدر اخبار [illegible] مفت منگوا کر [illegible] قیمت سالانہ [illegible] نوٹ [illegible] جوابات ناظرین [illegible] المشتہر [illegible] منیجر الحکیم

مولوی صاحب موصوف مین شائع ہوئی مین سب کا ماحصل یہہ ہے کہ امامت مفتون مبتدع جائز ہے یہ نہین کہ اہل کفر و ارتداد کی اقتدا جائز ہے۔ اور مولوی صاحب کا یہہ خیال تو ہونیکا ہی نہین کہ سارا جہان اندہا ہے مخالف موافق کی کوئی تمیز نہیں کریگا۔

دراصل مولوی ثناء اللہ صاحب سے سخت غلطی ہوئی کہ انہون نے اس مسئلہ کو بیش از وقت چھیڑ دیا۔ اُن کو چاہئے تہا کہ اگر کچھی رائے مبارک مین فتوی علماء ہندوستان متیہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کافی نہین تہا تو پہلے مرزا اور اتباع مرزا کے بارے مین فتوی لیتے کہ آیا یہ اہل ارتداد و کفر مین سے ہین یا اہل بدع مین سے پہر اگر کثرت رائے علما ان کو دائرۂ اسلام سے خارج نہ جانتے بلکہ مسلمان مبتدع تسلیم کرتے تو اس مسئلہ کو چھیڑتے انشاء اللہ ایسی حالت مین امید قوی تہی کہ مولوی صاحب بخیر ارادہ مین کامیاب ہو جاتے۔ وما علینا الا البلاغ واللہ اعلم بالصواب واللہ المرجع والمآب۔

ٹلہ مولوی صاحب آپ جیسے صوفی صافی سے یہ باتین نہایت ہی تعجب انگیز ہین معلوم ہوتا ہے کہ جلدی مین آپنے یہہ تحریر لکھی ہے۔ اول تو مینے کسی تحریر کو موافق کہکر شائع نہین کیا۔ یعنے کسی کے ساتہہ یہہ نہین لکھا کہ یہہ تحریر میرے موافق ہے اور یہہ مخالف۔ کسی تحریر کو موافق سمجہنا آپ کا اپنا فہم ہے یا خود اس تحریر کا مضمون آپکو اس رائے پر مجبور کرتا ہے۔ علاوہ اسکے موافقت کے لئے جسقدر واضح الفاظ چاہئین اونہین تو ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء کا پرچہ دیکھئے کہ جتنی رائین درج ہین وہ میرے موافق ہین یا مخالف (ایڈیٹر)

ٹلہ یہ تو مین اُسوقت کرتا کہ مجھے مرزائیون کے کفر کا فتوی دلانا منظور ہوتا۔ حالانکہ میرا مطلب خاص مرزائیون سے نہین جملہ مذاہب اسلامیہ کی نسبت یہی رائے رکہتا ہون رافضی ہو یا خارجی۔ نیچری ہو یا مرزائی کسے باشد۔ پہر آپکا یہ کہنا معلوم نہین کہانتک میرے جواب سے تعلق رکہتا ہے بہر حال مین آپکی محنت کا مشکور ہون کہ آپنے بڑی زحمت اٹہاکر یہ مکمل مضمون لکہا جزاک اللہ۔ ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اب فیصلہ ناظرین کے ہاتہہ ہے مجہے اس سے بحث نہین۔ مقلب القلوب ہمکو راہ راست دکہاوے اور صراط مستقیم ہی پر قائم رکھے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ دار نہین۔

مرزا قادیانی کی ہلاکت اور سچے مومن کی فتح

(مرقومہ جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب از پٹیالہ)

مین خداوند عالم کی حمد کرتا ہون جس نے اپنے فضل سے دجال قادیانی کے مقابلہ پر خاص طور سے میری مدد فرمائی۔ مئی ۱۹۰۶ء مین اُسنے مجہکو فرمایا تہا "دجالی فتنہ تیرے ہاتھ سے پاش پاش کرایا جائے گا" سو جیسا کہ اُسنے فرمایا تہا بعینہ ایسا ہی ہوا۔ الذکر الحکیم نمبر ۴۔ المسیح الدجال اور کانا دجال ایسے زبردست رسائل مرزا کی تردید مین میرے قلم سے شائع ہوئے کہ انہون نے اسکے تمام قلعون کو توڑ پہوڑ دیا۔ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو اُسنے مجہپر ظاہر فرمایا کہ "مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا" اور اسکی میعاد تین سال تک بتلائی گئی ہے پہر ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو یہ خبر دی کہ مرزا پہیپہڑے کی مرض سے ہلاک ہو گیا سو ایسا ہی ہوا میعاد سہ سالہ کے اندر مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو پہیپہڑے کی مرض مین مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا۔ یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو اُس علیم و قدیر اور سمیع و بصیر خدا کی طرف سے مجہپر یہہ کلام نازل ہوا "مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جائیگا" چنانچہ اُس میعاد کے اندر مرزا ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا۔ بے شک وہ خدا تادر مطلق مجیب الدعوات حی القیوم اور سمیع بصیر ہے۔ کیونکہ جب مرزا نے اپنے شیطانی یا بناوٹی الہامات میرے مقابلہ پر مئی ۱۹۰۶ء مین الفاظ ذیل مین شائع کئے "فرشتون کی کہنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے" "خدا نے تجھے عذاب دردناک مین پکڑ لیا" "خدا تیرے واسطے سلامتی نہین چاہتا" "صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا" ان تمام شیطانی یا جہوٹی دہمکیون کے خلاف اللہ تعالے نے میری پکار کو سُنا اور مجہے تسلی بخش الفاظ مین جواب دیا "اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ" "دجالی فتنہ تیرے ہاتہہ سے پاش پاش ہوگا۔ اور مین سمیع ہون۔ خداوند عالم ہے میرا حافظ" مرزا کی نسبت الہام ہوا "شیطان شیطان شیطان" "الطاغوت" مرزا کو ایک سیاہ سانپ کی صورت مین دکہلایا گیا جسکو مینے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور رہون دیا مگر وہ بولنے اور پہنکارنے سے باز نہین آیا۔ آخر دم تک یہی کہتا رہا ۱۳ میرا دشمن میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا اسکا نشان مٹ جائیگا۔ خدا مجہے فتح دیگا ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء کو مجھے خواب مین بتلایا گیا کہ مرزا اپنی کمر شکنہ مجہے کہتا ہے کہ سیر کا

ahmadimuslim.de

ان تمام سوالات کا جواب سوائے اس دو حرفی جملے کے کچھ نہیں کہ اسلام نے اقوال و افعال کفریہ میں کوئی عذر بشرطیکہ قائل عاقل ہو مقبول نہیں رکھا۔ کیونکہ ہر اہل عقل کو اسلام و کفر حق و باطل کی تمیز کا مادہ عطا فرمایا گیا ہے۔ اور کل امور و اصول اسلامی کا آئی دو حرفی جملہ پہ دار و مدار ہے۔ ورنہ کفار مشرکین عرب بھی ملت ابراہیمی کے مدعی تھے۔ اور امتحان حق تو ان میں بھی موجود تھا۔ فی زمانہ کوئی بھی فرقہ نہیں کہ بزعم خود ادعائے حق نہ رکھتا ہو۔

فی الحال مرزائے مرزائی الحاد و کفر میں کم درجہ پہ نہیں حسبقدر مرزائی امت سمجھ کر فخر کرتی ہے شاید کسی دوسرے کو ہو۔ بڑے بڑے مدعیان عقل و علم کو اپنے کانوں سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر مرزا صاحب ۳ کرم کو نہیں تو ہم انکو ہم ابھی کہہ دیتے ہیں۔

اپنے طلب سے لکھ رہا ہے لن یجعل اللہ والی آیت کا مطلب ہے کہ کافر کا مومن پر (بشرطیکہ کامل ہوں) غلبہ نہ ہوگا۔ دوسری آیت کو غور سے ملاحظہ فرمایئے فاجعل لنا من لدنک سلطانا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اقتدا کرنے میں امام کا مقتدی پر غلبہ نہیں ہوتا ورنہ فساق فجار کا غلبہ صحابہ پر ماننے کے علاوہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ عبد الرحمن صحابی کے پیچھے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اسکا آنحضرت پر غلبہ تھا۔ معاذ اللہ وکلا۔ مقتدی والی حدیث صحیح نہیں (نیل ملاحظہ ہو) علاوہ اسکے یہ اس وقت ہے جبکہ امام انتہا ہی مقتدی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب ہم مرتد ہوں اور انکا حال معلوم ہی نہیں تو حکم فالہیم اعتزل الشیاطین اور صلوا خلف کل بر و فاجر بلا اعادہ ہے۔ (ایڈیٹر)

مسئلہ میں تو اس کے انکار کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں خصوصاً حنفیوں سے جنکے امام کا مذہب ہی یہ ہے کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنے والا اہل سنت ہے۔ در شرح فقہ اکبر ملاحظہ ہو۔ اور اہلحدیث تو زیادہ ہی اس تعجب کے محل ہیں جنکا کلمہ جبکہ سوائے قرآن و حدیث کے کسی قول شریعت میں سند نہیں وہ بھی آج اس مسئلہ کو کسی آیت یا حدیث کے خلاف نہیں پاتے تو اقوال الرجال سے استدلال کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے باوجود غور کامل کے کوئی دلیل مخالفت نہیں پائی اور بحکم الغریق یتشبث بالحشیش ناقابل قبول باتوں کو پیش کرتے ہیں۔ کیا سچ ہے ؎

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

(ایڈیٹر)

اور نبی رسول جو کچھ مرزا صاحب کہیں وہ ماننا تو انکا فرض ہے۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ مرزائیوں کے خلف بوجہ ادعائے اسلام نماز جائز ہے۔ اب ہم محققین کا کلام سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اقوال و افعال کفریہ میں کوئی عذر قبول نہیں۔ شفاء قاضی عیاض میں ہے۔ کہ جسکی تعریف اتحاف میں اس طرح کی گئی ہے۔ بالجملہ این کتاب عظیم النفع کثیر الفائدہ است و مشتمل بر اسلام تالیف شدہ شکر اللہ سعی مولفہ و قائلہ بوجہہ وکرمہ۔ اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ خلاصہ یہ کہ کفر میں عذر جہالت وغیرہ ذلک مقبول نہیں۔

اگرچہ افسوس ان مفتیوں پر بھی ہے۔ کہ جو نیز ہم خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی سوا نقلت میں تحریر دیتے ہیں۔ اور خلاف منشاء مولوی صاحب فتوی لکھتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب زیادہ افسوس کے قابل ہیں کہ باوجود اپنے خلاف منشاء تحریرات ہونے کے اپنے حسب منشاء ہونا ظاہر کرکے اسکو شائع کرتے ہیں۔ کیونکہ آج تک جسقدر تحریرات سوا فقت

مسئلہ اس کے مسکو انکار ہے اسکا نتیجہ تو یہ ہے کہ انکی نماز وغیرہ عبادات قبول نہیں ہوں ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت۔ یہ نتیجہ کہاں سے پیدا ہوا کہ ان کے ساتھ مل کر پڑھنی بھی بالکل جائز نہیں بھی تو موضوع بحث ہے۔ عرب کے مشرک یا ہند کے بت پرست ادعائے حق کرتے ہیں تو کیا ادعائے اسلام تو نہیں کرتے ہمارا موضوع ادعائے اسلام ہے ذکر محض دعائے حق اور امام بحکم حدیث الامام ضامن ضرور ایسا ہونا چاہئے جو نماز کو اپنی ذمہ داری سے ادا کرے۔ (ایڈیٹر)

مسئلہ تعجب ہے ابھی تک آپ پر راز نہ کھلا ہے مولانا سنئے مرزا خود صاحب حال تھا وہ اپنے آپ میں جو کچھ تھا اسکو معلوم تھا تاہم وہ مدعی نبوت و رسالت اور وحی و الہام بنتا تھا حالانکہ ان میں سے کچھ بھی نہ تھا تو کیا آپ یا کوئی صاحب فہم ذکا یہ بات نہیں سمجھ سکتے کہ اسکو اسلام کیا خدا پہ بھی ایمان نہ تھا۔ ورنہ وہ ایسی بے باکی و جرات نہ کرتا۔ اسلئے میں نے کہا تھا کہ مرزا کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ نماز کو کیا خدا کو بھی نہیں مانتا تھا۔

اور مرزائی جو اسکے گرویدہ ہیں وہ چونکہ خود صاحب حال نہیں ہیں نہ انکو مرزا کا اصل حال معلوم ہے اور انکو چونکہ وہ ایک خادم اسلام سمجھے بیٹھے ہیں۔ اسلئے وہ جو کچھ کہتا ہے اسکو بھی لا اسلام تسلیم کرتے ہیں۔ گو وہ اس روش میں سخت غلطی پر ہیں گمراہ ہیں جو کچھ آپ پاتے ہیں انکو کہیں مجھے اس سے مطلب نہیں۔ لیکن مرزا اور مرزائیوں میں فرق ضرور ہے وہ جو کچھ کہتا تھا خود فریبی سے کہتا تھا۔ اور یہ جو کچھ اسکو مانتے ہیں خلوص سے اسلام مانتے ہیں۔ فاتہم ... انکو نہیں سمجھ سکتے۔

ahmadimuslim.de

اب آپ مجھے چھوڑ دیں ہماری کمیٹی ہونے والی ہے دیکھیں وہ ان بھنگیوں کی کیا تاویل کرتے ہیں۔ جو میرے دل نے فیصلہ کیا ہے وہ تو یہی ہے۔ ہاں کمیٹی کی تاویل بھی دیکھنی ضروری ہے اُنکے فیصلہ کے بعد پھر آپ سے ملاقات ہوگی۔ فقط۔

(راقم ابو المسیح احمد از سیالکوٹ)

ڈیگ ریاست بھرت پور

(فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ)

درحقیقت اللہ جل شانہ کا کوئی فعل ایسا نہیں جو حکمت سے خالی ہو۔ انسان چونکہ محدود ہے اسواسطے جو کام اپنے ارادہ کے برخلاف دیکھتا ہے۔ حیران و سرگردان ہوجاتا ہے۔ مگر جب اللہ تبارک تعالیٰ اُسکے نتیجہ سے اُسے واقف کر دیتے ہیں۔ تو پکار اُٹھتا ہے کہ واقعی اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ بالکل درست ہے۔ ڈیگ میں فرضی سوا لاکھ راجپوت مسلمانوں کا آریہ ہونے پر مستعد ہونا اور مخالفین کا بذریعہ تار اخباروں میں مشتہر کرنا ظہور مسلمانوں کے لئے کوئی معمولی صدمہ نہیں تھا۔ جسنے مسلمانوں کا دہن رکھدیا سر آجتک بیکیا جاتا ہے مگر اللہ کی حکمت اس میں پوشیدہ تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ فرضی نومسلم آگرہ والا و آرد قوم تھی۔ ہندوؤں کو زمینیں دینے والی۔ سر پر چوٹیاں رکھنے والی۔ پرتاب سنگھ امر سنگھ نام رکھنے والی۔ مسلمانوں سے نفرت کرنے والی۔ کلمہ تک سے ناآشنا۔ مگر مخالفین کی آگ نے ہمیں حق حاصل ہوگیا۔ کہ ہم اس قوم کے وارث ہیں۔ اور ان کو اسلام میں پورا پورا داخل کریں۔ اللہ ساتھ ہی ہم مسلمان جو برائے نام مسلمان ہیں۔ اسلام کی حقیقت سے ناآشنا ہو کر جاگیں اور ناتجان رسول کی پر تاثیر وعظوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اور اپنی گری ہوئی حالت پر نظر کرکے اسکا انسداد کریں۔ سبحان اللہ ڈیگ کے معاملہ میں خداوند کریم نے ہماری پر بڑا بھاری فضل کیا اور اس شور و شر میں ہمارا نصیبہ جاگا۔ نامی گرامی علماء کی زیارتیں ہمیں نصیب ہوئیں۔ اور اسلام کی حقیقت ہماری پر کھلی۔ آجکل ڈیگ پر رحمت کردگار کی بارش ہو رہی ہے۔ ہماری قوم کے دو بزرگ مولوی محمد ابراہیم صاحب مبلغ اسلام لاہور اور مولوی نبی بخش صاحب واعظ رسول نگری عرصہ ایک ماہ سے یہاں تشریف فرما ہیں۔ اور اپنی پر تاثیر وعظوں سے ہمیں مستفید کر رہے ہیں۔ ہم لوگ وعظوں کے سننے کے عادی نہیں تھے۔ اور نہ علماء کرام سے ہمارا لگاؤ تھا۔ اگر کوئی مولوی صاحب آئے تو ایک آدھ دن ٹھہر کر چلے گئے۔ قدرتی جیسے چلتے ہو تو۔ مگر یہ دونوں بزرگ کچھ ایسا بااثر نیک آئے ہیں۔ کہ ہمارے دلوں کو دین الٰہی کی طرف کھینچ لیا ہے ؎

آن دل کہ رم نمودی از خوب رو جوانان   دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

جن مسلمانوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ آج پانچوں وقت مسجدوں میں آتے ہیں اور مولوی صاحبان سے دینی مسائل پوچھتے اور عمل کرتے ہیں۔ یہاں بعض ایسے لوگ تھے کہ جن کو حلال حرام کی تمیز نہیں تھی بے نکاحی عورتوں کو گھر میں رکھنا۔ بھنگ چرس پینا سود لینا اور بہت برے افعال کا مرتکب ہونا انکا شیوہ تھا۔ آج اللہ کے فضل سے توبہ کرکے صالحین میں داخل ہو رہے ہیں۔ پنجاب والو تم واقعی نیک قسمت کہ لوگ ہو جہاں ایسے ایسے نیک مولوی موجود رہتے ہیں۔ اور تم ان کے کلام سے فیض حاصل کرتے ہو۔ ان دونوں بزرگوں نے ہماری حالت پر نظر کرکے ۲۴ مئی ۱۹۱۰ء کو ایک انجمن کی بنیاد یہاں ڈالدی ہے۔ جسے بڑی خوشی سے ہم سب نے دلوں سے قبول کیا۔ اور اللہ کا شکر ہے۔ کہ ان دونوں ہمدردوں کی سر توڑ کوشش سے اس قحط سالی اور بے علمی کے زمانہ میں ایک معقول جمع ہوگئی ہے۔ اور قریباً ۳۵ روپیہ ماہوار کے وعدے ایک پیسہ اور سے ماہوار تک کرلئے گئے ہیں۔ جس سے ایک مدرسہ دینی مردانہ اور زنانہ کی بنیاد رکھنے کی فکر میں ہیں۔ دیوبند۔ دہلی۔ علیگڑھ میں خطوط لکھ بھیجے ہیں۔ کہ کوئی عالم باعمل آوے جسکو تنخواہ دیجاوے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیں دین سکھاوے۔ اور ہماری اولاد کو بھی پڑھاوے اگرچہ ہم لوگ تو اپنی عمر پوری کر چکے ہیں۔ تاہم اسقدر تو ہوجاوے۔ کہ ہماری اولاد تو دین کو واقف ہوجاوے ؎

روز گارم بشد بہ نادانی   من نکردم شما حذر بکنید

مولوی صاحبان میں سب سے بڑھکر یہہ کمال ہے۔ کہ خود محلوں میں جاکر منادی کرتے ہیں۔ اور لاوارث قوم کو بھی دین سناتے ہیں۔ اب ملکانوں نے اپنے ٹھاکروں نے اقرار کرلیا ہے۔ کہ ہم خود مدرسہ میں بچوں کو بھیجینگے۔ اور خود نماز پڑھنے پر کاربند ہوجاوینگے۔ مولوی صاحبان کی یہ تجویز بہت اعلیٰ تجویز ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اب سوا لاکھ فرضی نومسلم پر ہمارا حق قائم ہوگیا۔ ریاست کے ہندو ہونیکے باعث خاص مسلمان بھی ہندو ہیں۔ مگر بڑے بڑے ہیں و بازو نے ہیں اور کہا ہے کہ ممبران کونسل میں چاروں ہندو ہیں۔ اور آریہ صاحبان۔ پریزیڈنٹ ممبر صاحب کونسل آریہ۔ مال افسر ڈیگ آریہ۔ تحصیلدار صاحب بھی ہندو جس محکمہ میں دیکھو ہندو صاحبان ہیں۔ مسلمانوں کی حالت کیوں ردی نہ ہو۔ اب اللہ کا فضل ہوگیا ہے۔ مولوی صاحبان نے بڑی آزادی سے منادی شروع کی ہے اور لوگ دین اسلام پر پکے ہوتے جاتے ہیں میں انجمن تقویت الاسلام کا ناظم ہوں آپ لوگوں کو اطمینان دلاتا ہوں۔ کہ خیال ادھر سے اطمینان رکھیں۔ ابھی مولوی صاحبان ایک ایسی بات کے سرانجام کرنیکے درپے ہیں جسکو انجام ہوجانے پر بہت خوشی حاصل ہوگی چونکہ اسطرف بارسوم جاری ہیں مولوی صاحبان محنت کرتے اور رات دن وعظ سناتے

قافلہ سے بہت پیچھے رہ گیا ہوں اور خطرناک حالت ہو چلی ہے تو اُسدم جنگل کا رستہ چھوڑ کر بمرتن اس طرف مصروف ہو جاتا ہوں کہ قافلہ کو جا پکڑوں چنانچہ میں بفضلہ تعالیٰ اس قافلہ کے ساتھ جا ملتا ہوں اسی طرح کرتا چلا جاتا ہوں کبھی جنگل میں نکل جاتا ہوں اور کبھی پھر قافلہ کو تلتا ہوں غرض اسی لگا پو میں تہا کہ جاگ اٹھا ۔

یہ ہے آپکا خواب جسکے الفاظ خاص خاص تو آپکے ہیں اور باقی میرے ہیں مگر ماحصل و مطلب وہی ہے جو آپنے بیان کیا تہا میں نے آپ سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپنے فرمایا کہ میں فرقہ اہل السنۃ کے ساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں جاؤنگا۔ گو کبھی کبھی اہل السنۃ کی راہ چھوڑکر دل سے نہیں بلکہ صرف ظاہری طور پر اہل ضلالت کا ساتھی بنتا یا کر لیتا ہوں بہر حال نتیجہ نیک ہوگا کیونکہ نیت صحیح ہے ۔

میں نے اُسیدم آپ سے کہا تہا کہ مولانا صاحب ممکن ہے کہ آپ عین اُس حالت میں کہ جب جنگل میں سیر کر رہے ہوں آپ کو کوئی درندہ اچانک قابو کر لیوے اور آپ اُسی جنگل میں ہلاک ہو جاویں اور قافلہ آپکی کچھ بھی مدد نہ کر سکے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے اُس خواب سے یہ سبق حاصل کریں کہ آپ جنگل کی سیر کا خیال ترک نہ کریں اور ہردم صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کے ساتھ ساتھ رہیں ۔

بہر حال میں آپکے خواب کے نتیجہ کی انتظار میں تہا کہ آپ بفضلہ تعالیٰ اس مسیح کاذب (جو بلاشک وشبہ وادی ضلالت کا رہبر کامل تہا) کے جنگل اور اُس جنگل کے سبز باغ کو دیکھ دیکھ کر حیران نہ ہوں گے بلکہ اپنی خواب کے موافق اُسکی بیعت چھوڑ کر اہل السنۃ کی شمولیت کو اپنا فرض عین سمجھیں گے مگر افسوس ہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی میں نے آپکی خواب کا الٹ پہلو اختیار کیا اور سمجھ بیٹھا کہ اب آپ ادہر گئے اور سیدہی سڑک پر آنے کی توفیق آپ کو نہ ملیگی۔ الحمد للہ کہ مسیح کاذب ٹہیک سُنۃ اللہ کے مطابق اپنی جہوٹی پیشگوئیاں بدستور سابق ادہوری نامکمل اور جہوٹی کی جہوٹی چھوڑ کر مع مرگ مفاجات اور اپنی منہ مانگی بیماری ہیضہ سے بقول اُسکے آیۃ لا یستطیعون توصیۃ ولا الی اھلہم یرجعون ہ مر گیا اور ان دنیوی فانی آرام و آسائش کو چھوڑ کر عذاب خلد دائمی و دائمی کا مستحق ہو گیا۔ آپ ہمارے پرانے مہربان اور سچے ہو تو میں دائمی دل سے آپکا خیر خواہ ہوں گو آپکی نجات سے میں مایوس ہو گیا تہا مگر اب پہر امید بندھ گئی ہے کیوں آپکے بیٹے بخت سے گفتگو کر کے میری مایوسی دور کر دی ہے ۔

مکالمہ بیٹے سے ۔ احمد۔ ارے بخت تو مجھے بتا تو سہی کہ احمد بیگ کی دختر مرزا صاحب کے نکاح میں کسی حالت میں بھی نہیں آئی۔ مرزا جہوٹا ہے یا سچا۔ بخت میں ملہم نہیں ہوں الہام کے الفاظ کے معنے ملہم ہی بتا سکتا ہے **احمد** ملہم درگور ہے۔ اب ہم تو اُس سے پوچھ نہیں سکتے۔ یہ تو مخبرین کا کام ہے۔ **بخت**۔ مگر الہام میں صاف درج ہے کہ ہمنے اُس عورت کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا اور ظاہر ہے کہ یہ نکاح آسمان پر ہوا تہا نہ کہ زمین پر۔ ملہم نے جلدی کر کے اس نکاح آسمانی کو نکاح زمینی سمجھ لیا حالانکہ آسمانی نکاح ہے۔ پس دنیا میں اگر نکاح نہ بھی ہوا تو پھر کیا ہوا۔ **احمد** مرزا صاحب تو اسی دہن میں مر گئے کہ مرنے سے پیشتر کبھی نہ کبھی بکر ساتھ نکاح ہوگا۔ کیا کبھی بھی اُنکے ملہم نے اُنسے یہ تنبیہ نہ کی کہ میرا آسمانی نکاح کو زمینی نکاح مت سمجھو۔ زمینی نکاح تو کسی دوسرے شخص سے ہوگا۔ ہاں آسمان پر فرشتوں میں تیری ہی زوجہ کہلاتی ہے۔ **بخت** یہ مرزا صاحب کی غلطی تہی۔ ہاں ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے یعنے یہ کہ ہم لوگ جو مرزا صاحب کے تابع میں مرزا صاحب کے ناتمام کام کو تمام کریں گے۔ **احمد** تو کیا تم مرزا صاحب کی آسمانی زوجہ کو جو تمہارے قول کے مطابق ام المرزائین ہے نکاح میں لانا چاہتے ہو۔ **بخت** ہاں انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے کیونکہ فی الحقیقت فرشتوں میں وہ زوجہ مرزا صاحب کی ہے نہ کہ انسانوں میں۔ **احمد** خیر کچھ ہی ہو اے بخت یہ تو بتا کہ یہ پیشگوئی جسے وہ دنیا میں ہی پوری کرنیکے درپے رہتا تہا پوری ہوئی یا جہوٹی ثابت ہوئی۔ **بخت** مرزا صاحب کے اپنے خیال و وہم و اعتقاد کے مطابق تو واقعی جہوٹی نکلی ہے مگر جو معنے میں نے وضع کئے ہیں اُن کے مطابق تو پیشگوئی ابہی پوری ہونیوالی ہے گو مرزا صاحب کے بعد ہی ہو۔ **احمد** اے بخت اب تو تو ہر کر تیرا کام یہی ہے کہ تو مرزا صاحب کی اپنی معتقد فیہ پیشگوئی کو غلط سمجھ کر کچھ اور کا اور بنا ڈالے۔ خدا کا خوف اور شرم اور انصاف کہاں ہے **بخت** میری توبہ، خدا سے ڈر کر میں کہتا ہوں کہ مرزا جہوٹا تہا مرزا جہوٹا نکلا ہر **احمد** وہ پانچواں پسر کہاں ہے جسکی پیشگوئی مرزا صاحب نے بڑی زور سے کی ہوئی ہے **بخت** پانچواں چھوڑ کر اُسکا جو تہا پسر بہی مر گیا۔ زیادہ کیا کہوں یہ بہی جہوٹی پیشگوئی نکلی مرزا نے ہمارا منہ کالا کر دیا ہے **احمد** ارے ہیضہ کی بیماری سے کون مرا کون کسکی زندگی میں مرا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا مرزا صاحب۔ **بخت** اجی اب تو کچھ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ مرزا ہی اپنے اعتقاد کے موافق صادق کی زندگی میں صادق کے سامنے ہیضہ کی بیماری سے مر گیا مولوی ثناء اللہ صاحب ہی صادق نکلے مرزا صاحب . . . . نکلے **احمد** ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی کی مخالفت میں مرزا صاحب نے پیشگوئی کی کہ خدا اپنی خدائی ظاہر کریگا اسطرح کہ اُسنے میری عمر زیادہ کر دی ہے اور ڈاکٹر کی پیشگوئی کی میعاد گذار کر وہ مجھے ماریگا اور ڈاکٹر ہی کو میرے روبرو میری زندگی میں ذلیل و خوار کر کے ہلاک کریگا ارے بخت اب کیا ہوا۔ **بخت** مرزا ہی جہوٹا نکلا

"دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جہوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے انکی ذات اور تباہی ظاہر کرے گا"

ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی میعادی چودہ ماہ کی تردید میں مرزا صاحب نے اسی اشتہار میں لکہا ہے۔

"خدا نے مجھے فرمایا میں تیری عمر کو بڑہا دونگا یعنے دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی سنہ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جہوٹا کرونگا اور تیری عمر بڑہا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی چودہ ماہ جو ستمبر سنہ۱۹۰۸ء کو ختم ہونیوالی تہی مرزا کی عمر سے زیادہ ہوگی یعنے وہ ستمبر سنہ۱۹۰۸ء کے اندر اندر کسی طرح مر نہیں سکتے تہے۔ حالانکہ مرے تو ۲۶ مئی سنہ۱۹۰۸ء کو جو چودہ ماہ سے تین ماہ قبل ہے۔ یہانتک تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کمال صفائی رکہتی ہے گو ہم خدائی نہیں کہہ سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنے چودہ ماہ میعاد پیشگوئی کرکے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کردیتے جیسا کہ انہوں نے کیا۔ چنانچہ ۱۵ مئی کے اہلحدیث میں انکے الہامات چہپ چکے ہیں۔ کہ ۲۱ ساون یعنے ۴ اگست کو مرزا مریگا تو آج اعتراض نہ ہوتا بمعہ مرزا ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام حسابا ہوا کیا ہے کہ ۲۱ ساون کو کی بجائے ۲۱ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالہ اور چودہ ماہہ کو اسی اجمال پر چہوڑ دیتے اور آن کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کردیتے تو آج یہہ اعتراض پیدا نہ ہوتا۔

تاہم اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بہی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر۔ کیونکہ آپنے جیسی میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی تہی ایسی نسبت بہی کی تہی۔ گو میری نسبت صاف اور واضح الفاظ میں فیصلہ چاہا تہا اور یہہ بہی لکہا تہا کہ اگر میں (مرزا) مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرجاؤں تو مجہکو کذاب، مفتری، مفسد اور دجال سمجہو۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب نے جو ہم دونوں اہل

مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قایم کرنے کیلئے یہہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری یعنے کتاب چودہویں صدی کا مسیح اخیر جون تک بجائے ایکروپیہ کے ۸ر پر دیجائیگی۔ اور رسالہ الہامات مرزا بجائے ۵ر کے ۲ر کو دیا جائے گا۔ محصول دونوں کا علاوہ۔ مرقع قادیانی جلد اول بجائے عمر کے ۲ر

المشتہر

منیجر اہلحدیث

دیگر ہمارے ہمخیال احباب کے لئے چاہتا تہا وہ خود اسکے لئے پیش آیا کیا چاہیے۔

الجہا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

حکیم نور الدین صاحب خلیفہ مرزا کی خدمت میں ایک خط

(از مولوی ابو المسیح احمد الدین صاحب سیالکوٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

میرے قدیم مکرم و معظم مولوی نور الدین صاحب بعد ما وجب۔ مرزا صاحب کی وفات پر از آفات و صمات ملوا حضرت پر جسکے سامنے آپ کا بت کہڑا ہوگیا اسوقت جو مکالمہ ہوا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور آپ سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا واقعی اس بت نے جو جواب بیہودہ آپکے ہی ہیں یا نہیں۔ قبل اسکے کہ میں مکالمہ بیان کروں اپنا نام و پتہ بتانا اور اس خواب کا جو آپنے بمقام جموں میرے پاس بیان کیا تہا ذکر کرنا ضروری سمجہتا ہوں۔ نام میرا احمد دین ہے۔ کنیت میری ابو المسیح ہے سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ صدر کچہری ضلع سیالکوٹ میں ایک مسلمان ہوں بس اتنا ہی پتہ کافی ہے۔ تاریخ جب مسیح (الّٰلہم احفظنا منہ) شروع پیدا ہوا تہا یعنے مدعی مسیحیت بنا تہا تو اسوقت بہی میں نے سخت مخالفت کی تہی اور آپسے خط و کتابت ہوئی تہی اب پہر جب وہ مرگیا ہے تو پہر آپ ہی سے اسکے متعلق کا سلسلہ شروع کی جاتی ہے قول الستہ توفی او تو کر دتفعلک الذی لوری آپکا خواب یہہ تہا وہ میں دیکہتا ہوں مسلمانوں کی جماعت ایک صاف سیدہی سڑک کے اوپر جارہی ہے میں بہی اس جماعت کے ساتھ ہوں اور سڑک پر آرام و سلامتی سے جارہا ہوں میں نے اپنے دائیں بائیں طرف جو نظر اٹہائی تو کیا دیکہتا ہوں کہ جنگل بیابان اور لق و دق سنسان میدان پڑا ہے میں نے ارادہ کیا کہ اس ویرانہ کی سیر بہی کروں چنانچہ اس سیدہی سڑک سے نیچے اتر کر میں بڑا میں چلا گیا مگر اپنی نظر بار بار اس صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کی طرف ڈالتا ہوں جب ذری دور فاصلہ پر چلا جاتا ہوں تو پیچہے سے قافلہ سے آنکتا ہوں جنگل کی سیر بہی کرتا جاتا ہوں اور دل میں یہہ خطرہ بہی ہے کہ خدانخواستہ کہیں قافلہ سے بالکل الگ نہ ہو جاؤں اور جنگلی درندہ کو نہ پہاڑ کہائیں۔ غرض کہ جب یہاں دیکہتا ہوں کہ اب

فتاویٰ

س نمبر ۱۶۹ - عیدین کی نماز کے لئے ایک ہی رستے سے عیدگاہ کو جانا نکلنا چاہیئے یا کہ علیحدہ علیحدہ رستوں سے؟ اور پیادہ جانا چاہیئے یا کہ سوار ہو کر بھی جانا اور آنا درست ہے؟ (عبدالروف از ہزارہ گن)

ج نمبر ۱۶۹ - عید کی نماز کے لئے سنت تو یہی ہے کہ رستہ بدل کر آنا جانا چاہیئے [illegible] مشقت وغیرہ ہو تو سواری پر جانا بھی جائز ہے۔

س نمبر ۱۷۰ - نماز عیدین شہر سے باہر فاصلہ پر عیدگاہ ہی میں جا کر پڑھنی چاہیئے یا کہ شہر کی جامع مسجد میں یا دوسری مسجدوں میں بھی پڑھنی جائز ہے؟ (م)

ج نمبر ۱۷۰ - عیدین کی نماز باہر میدان میں پڑھنی چاہیئے سنت یہی ہے۔ لیکن بارش وغیرہ مانع کی وجہ سے شہر کی مسجدوں میں بھی جائز ہے۔

س نمبر ۱۷۱ - خطیب و پیش امام کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد نمازیوں کی جانب سے زر نقد و کپڑا وغیرہ نذر دیا جاتا ہے تو یہ نذر دینا اور لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (م)

ج نمبر ۱۷۱ - بہ نیت نیک کوئی دے تو جائز ہے ایک حدیث میں آیا ہے صحابہ کرام نے پیش امام کو کپڑے بنا دئے تھے۔

س نمبر ۱۷۲ - نماز عیدین در اصل کتنی تکبیروں کے ساتھ ہے؟ احناف چھ تکبیروں کے ساتھ ادا کرتے اور اسی پر تعدد ہوتے ہیں۔ (م)

ج نمبر ۱۷۲ - نماز عیدین کے دو طریق آتے ہیں سوائے معمولی تکبیرات کے سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ میں دوسری میں یہ مذہب ہے اہلحدیث اور شافعیہ وغیرہ کا اور ایک روایت دونوں میں تین تین کی ہے یہ مذہب احناف کا ہے۔ مگر پہلی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے دوسری ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ جو بنا بریں خصوصاً بمقابلہ مرفوع حدیث کے دلیل نہیں۔

س نمبر ۱۷۳ - بعد ادائے نماز عیدین نمازیوں کا باہم گلے ملنا معانقہ و مصافحہ کرنا جیسا کہ رواج عام ہے شرعاً جائز ہے یا منع ہے؟ (م)

ج نمبر ۱۷۳ - مصافحہ سلام کا تتمہ ہے لیکن اس نیت سے جس سے عام طور پر کیا جاتا ہے خاص عید کی نیت سے نہ کوئی سلام ہے نہ مصافحہ نہ معانقہ۔ بلکہ محض رواجی بات ہے اور بس۔

۔ روصول داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۷۴ - ایک شخص متوفی نے تین فرزند نرینہ زوجہ اولی متوفیہ کے اور اخری لاولد وارث چھوڑے اسکے مال متروکہ نقدی زیور اثاث البیت کی کس طرح تقسیم ہوگی۔ اور متوفی مذکور نے دو سال پانچ ماہ پیشتر از وفات ایک وصیت نامہ تحریر کر کے رکھ چھوڑا تھا کہ اگر میں اپنی والدہ اور زوجہ اخری سے پیشتر فوت ہو گیا تو جو مبلغ نقدی روپیہ ہے سب سے بڑے لڑکے سات روپیہ ماہوار ان دونوں کو دیتے رہیں جبتک [illegible] والدہ چھ ماہ پیشتر از وفات متوفی قضا کر گئیں اسکے بعد کوئی جدید وصیت نامہ نہیں لکھا گیا۔ آیا وصیت نامہ متذکرہ سابقہ کے رو سے ورثہ کو بحکم شریعت غرا کوئی پابندی لازم ہے؟ (عبدالحکیم از کلکتہ)

ج نمبر ۱۷۴ - وصیت مذکورہ خلاف شریعت ہونیکی وجہ سے ناجائز ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے جو اسکا حصہ ہے وہی اسکے لئے وصیت ہے۔ علاوہ اسکے جس صورت پر وصیت نافذ ہونی تھی وہ صورت پیدا ہی نہ ہوئی۔ پس متوفی کے ترکہ کی تقسیم یوں ہوگی کہ

مسئلہ ۲۴			
متوفی			
زوجہ	ابن	ابن	ابن

یعنے آٹھواں حصہ بیوہ مرحوم کو دیکر باقی مال تین حصوں میں تقسیم ہوگا ورثا اگر مرحوم کے منشا کے مطابق اپنی طرف سے اسکی بیوہ کے ساتھ سلوک کریں تو انکی سعادت ہے۔ ۱۔ ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۷۵ - ہندہ کی ایک لڑکی ۳ ماہ کی ہے۔ لڑکی اکثر کپڑوں پر پیشاب کر دیتی ہے۔ اگر پاک کپڑے بدل کر بغیر بدن دھوئے ہندہ نماز پڑھ لے تو ادا ہوگی یا نہیں؟

ج نمبر ۱۷۵ - کپڑے کی طرح بدن بھی پاک ہونا چاہیئے پس ہندہ کا جتنا حصہ بدن ناپاک ہے اسقدر دھو لیا کرے۔ یا کپڑا اسکو کر دو تین دفعہ پھیر لیا کرے انشاء اللہ کافی ہوگا۔

س نمبر ۱۷۶ - سوے شرع شریف اس زیور پر جو دن رات پہنا جاتا ہے زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں

ج نمبر ۱۷۶ - زیور مستعمل کی زکوٰۃ میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک راجح عدم وجوب ہے کیونکہ وجوب کی دلیل صحیح نہیں ملی۔

(اطلاع عام فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں۔ ابوالوفا ثناء اللہ

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کہ کسی کا قول کیا ہے ... مصطفیٰ کی گفتار ... بعض علمی تو نقل کیا ہے ... یاران و ہم وحی کا قول کیا ہے

جلد ۵ نمبر ۲۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) مضامین متعلقہ شرائط مندرجہ درج کیے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ [illegible]
والیان ریاست سے [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

مورخہ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

سر سید احمد خان اور مرزا صاحب قادیان

علیگڈہ گزٹ مورخہ ۲ جون مین مرزا صاحب قادیانی کی موت خبر لکھتے ہوئے سلیم سلیم ایڈیٹر نے اپنے علم کے دریا مین اگرچہ بہت سی باتین مرزا صاحب کی تعریف مین ایسی لکھی ہین جو تمام امت کے خلاف ہین بلکہ علیگڈہ کے بابا آدم سر سید احمد خان کے بھی خلاف ہین ایڈیٹر صاحب لکھتے ہین کہ:

"اس مین شک نہین کہ مرزا صاحب نے مذہب اسلام کی حمایت مین نہایت سرگرمی دکھائی ہے انکی طرز تحریر نہایت پر زور اور جذبیلی ہوتی تھی"

سر سید نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت جو ریویو کیا تھا گو وہ بہت مختصر تھا مگر معانی کے لحاظ سے بہت جامع. لطف یہ ہے کہ اس ریویو کو مرزا صاحب نے رسالہ دافع الوساوس مین خود نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہین کہ: چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ سید احمد صاحب نے اپنے ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ مین رہتے ہین اس عاجز کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ ایک فقرہ

کسی کو فائدہ نہین پہونچا سکتین یعنے کل صداقت سے خالی ہین نہ صرف بےفائدہ بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک نے فریب سید صاحب نے ایک اخبار مین چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی سے الہامی پیشگوئیون کا ظہور مین آنا یا مکاشفات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہونا ایک غیر ممکن امر ہے اور اگر کوئی ایسا دعوے کرے تو وہ مجانین مین سے ہے صفحہ ۳۱

افسوس ہے کہ ہم سر سید کی اس رائے سے متفق نہین کہ مرزا صاحب کی تصنیفات مفید نہین بلکہ ہماری رائے یہ ہے کہ مرزا کی تصنیفات اسلام کو سخت مضر ہین کیونکہ مرزا کی تحریرات متعلقہ مسیح موعود سے قطع نظر متعلقہ اسلام کا بھی یہی خلاصہ ہے کہ اسلام مین ایسا کمال ہے کہ اسکی اتباع سے میرے جیسے باکمال آدمی پیدا ہو سکتے ہین بغور دیکھا جاوے تو یہی ایک فقرہ ایسا ہے کہ مخالفین اسلام کو جو مرزا کی کیفیت سے آگاہ ہین اسلام سے سخت رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہین کہ

ز او دیدہ و یوسف شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم یہانکہ ایک واقعہ پیش کرتے ہین تاکہ ہمارے مکرم دوست ایڈیٹر موصوف

ہذاکرہ علمیہ اس ہفتہ بند نہین ہوا ملتوی ہوا ہے ایک دو مضمون باقی ہین آئندہ درج ہونگے انشاء اللہ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اپنی اس غلطی کو واپس لین جو انہوں نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت رائے دینے مین کی ہے۔ ہم اپنے دوست سے مکرر التماس کرتے ہین کہ وہ حوالہ مندرجہ ذیل کو بغور پڑھین پھر ہمکو بتلا دین کہ کیا ایسے شخص کی تصنیفات مفید اسلام ہو سکتی ہین حوالہ مذکور یہ ہے۔ حکیم نور الدین راس المجانین اپنے رسالہ نور الدین مین لکھتے ہین۔

ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ مین نے اس مضمون کو قبل از نماز عشا حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مین پیش کیا آپ نے فرمایا ان اعتراضون کی اصل یہ ہے معجزات اور خوارق کا انکار۔ یہ لوگ اسی ایک رد مین ان تمام ہزارون معجزات کو شامل کرتے ہین جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظہور مین آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ نیچری بد قسمتی سے اسی قسم کے اعتراضون یا وسوسون مین مبتلا ہین اور جہان کسی معجزہ کا ذکر ہوا اسے ہنسی اور ٹھٹھے مین اڑا دیا اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیا علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مین مذکور ہین ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ مین ایک شخص موجود ہے جسکا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتین کامل طور پر خدا تعالے کی طرف سے عطا ہوئی ہین جو انبیا علیہم السلام کو ملی تہین۔ جو عجائبات قدرت کا حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر سینکڑون کو دکھلائے وہی عجائبات زندہ اور تازہ آج اسکے ہاتھون پر دکھلانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم آگے بڑھائے؟ انتہی ۱۲

ناظرین! بغور دیکھئے کہ مرزا صاحب نے اس کلام مین اسلامی حمایت کی ہے یا اسلام کی بیخکنی کی ہے۔ تمام جاہ و شوکت اور عزت اپنے لئے قرار دیا ہے کہ تمام انبیا کی تصدیق کا مجموعہ گویا یہی ہین۔ اور آنحضرت سے جو کچھ ہوئے وہ سب کو معلوم ہے تمام ان کا مجموعہ اسی کا ہے [illegible]

[illegible] کا فیصلہ کر دو۔

ہم اس مضمون کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ایک اور حوالہ نقل کرتے ہین جس مین مرزا صاحب نے خاص سر سید احمد خان کو دعوت دی ہوئی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہین جبکہ یہ حال ہے کہ نقل بجائے خود کوئی چیز نہین بلکہ ثابت شدہ صداقتون کی زینت قدر و منزلت پیدا کرتی ہے تو ہم کہتے ہین کہ وہی سماوی ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو اپنے اندر اعجازی قوت رکھتی ہے اور علوم غیبیہ پیش از وقت ہوتی ہے اور ہم اس دعوے کے ثابت کرنے کے ذمہ وار ہین پھر آزمائش کے لئے کیون متوجہ نہ ہوا کیا ان لوگو نکا شیوہ ہو سکتا ہے جو حقیقی صداقتون کے بھوکے اور پیاسے ہین۔

اگر آپ ایک صادق دل میری طرف متوجہ ہون تو مین خدا تعالےٰ سے توفیق پا کر عہد کرتا ہون کہ آپکو مطمئن کرنے کیلئے اس قادر مطلق سے مدد چاہونگا اور مین یقین رکھتا ہون کہ وہ میری فریاد سنیگا اور آپ کو ان غلطیون سے نجات دیگا جن کی وجہ سے نہ صرف آپ بلکہ ایک گروہ کثیر گرداب شبہات مین مبتلا نظر آتا ہے × × اگر آپ تھوڑی سی زحمت اٹھا کر اور بزرگواری کے حجابون سے الگ ہو کر چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت مین رہین تو مین امید رکھتا ہون کہ آپکے یہ تمام شبہے امور مافوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو معقول اور ممکن دکھائی دین گو آپ اپنے خیال مین فلسفہ اور سائنس کا نچوڑ اپنے دماغ مین جمع رکھتے ہین اور نیچر کے تمام دقیق بھید کر چکے ہین روشنی سے منور ہو چکے ہین لیکن **عزیز من** ابھی آپ نے ہنوز آسمانی روشنی شے دیگر ہے اور مغربی علوم کی روشنی دیگر۔ اگر آپکو اس روشنی کی تاریکیون اور مضرتون کی کچھ خبر ہوتی تو آپ اسلام کی امیت کو اس زمانہ کی روشنی پر ہزار مرتبہ ترجیح دیتے اور دین العجائز اختیار کرتے اور اس روشنی کے دقیق فتنون سے ڈر کر اور ایمانی امور پر صبر کی خواہش کر کے ہمیشہ تضرع سے یہ دعا کیا کرتے کہ ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین۔

معزز ایڈیٹر صاحب بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب اسلامی صداقتون کے ثبوت مین کیا طریق اختیار کرتے تھے۔

ہم سے کوئی نہ پوچھے تو ہم انصاف سے کہینگے یہ نہین کہ آج کہتے ہین بلکہ آج سے مدت پہلے ہم اس کا اظہار کر چکے ہین کہ قطع نظر اختلاف رائے کے جو ہم کو ان سے ہے [illegible]

[illegible]

ہین کیونکہ سر سید اپنی رائے چاہے جو رکھتے ہون مگر مولانا نے جس کلام کو جسکا جواب دینا انکو ضرور کرنا ہوتا تو اسی کے الفاظ مین پورے طور سے نقل کر کے کتاب اور صفحہ کا نشان بتلاتے تھے مگر قادیانی صاحب ایسا کرنے کو گویا جرم جانتے ہین یہی وجہ ہے کہ قادیانی حضرات کی تصنیفات سے کوئی شخص مخالف سے

مناظرہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ جبر کسی نے ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت دیکھنا ہو وہ مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء ملاحظہ کرے مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب سے قطع نظر آپکی الہامی مشین کے ایک مصنف کی حیثیت سے بھی اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہونچا۔ مناظرہ میں کوئی نیا اصول آپنے ایجاد نہیں کیا ہو تو کیا مراد ہو۔ بخلاف اس کے ہم ثبوت دیکر بتلا سکتے ہیں کہ ہمارے ایجاد کردہ اصولوں سے انہوں نے کہیں کہیں بطور سرقہ کے کام لیا ہے۔

غرض کہ مرزا صاحب کی وہی مثال ہے جو قرآن شریف میں ہے يَدْعُوا لَمَنْ ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ

مرزائی دوستو! ہماری اس تقریر سے تم نے خفا نہ ہونا کیونکہ ہمارا اور مرزا صاحب کا برابر کا جوڑ تھا ہم خود انکی جدائی میں مغموم ہیں تم نے اگر خفگی کا اظہار کیا تو یاد رکھنا ع

شیشہ ہی کیا ہے اے ساقی   طبیعت ہی دیکھ کر بیٹھے ہیں

بے حیائی تیرا آسرا

مرزا قادیانی اپنی دعا سے مرگیا
خدا کی شان تمام عمر میں اسکی

یہ ایک ہی دعا قبول ہوئی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مولوی ثناء اللہ میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے چنانچہ خود بدولت ۲۶ مئی کو اس دار فانی سے تشریف لے گئے چونکہ اسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مرزائی مرزا جی کے دعاوی کو جھوٹا سمجھکر تائب ہو جاتے شاید انکو یہ منظور نہ ہو اسلئے (بقول خود) مرزا جی کی جوتیوں کے غلام اڈیٹر بدر نے ایک نوٹ لکھا ہے جو ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہونگا تو میں ہلاک ہو جاؤنگا یا کسی مخالف کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد آپکے قایم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قایم رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یافتہ نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور آپکی رفع الی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا ہاں ہلاکت کی مثال آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغدین جمونی جو سچے بنتا تھا مگر آج کوئی اسکا نام نہیں لیتا۔ بابو الٰہی بخش جو موسیٰ بنتا تھا مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مرید تھے اور جسکے پاس کروڑوں روپیہ تھا حضرت کی پیشگوئی کے سے ایسا فنا ہوا کہ اسکا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ دائن مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور انکا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہیگا۔ (بدر ۲ جون)

اڈیٹر بدر نے اس تحریر سے مرزا صاحب کی موت پر اور پانی پھیر اکیونکہ آپکے نزدیک ہلاکت یعنے کمال موت یہ ہے کہ اسکا مذہب اور مشن سب برباد ہو جائیں حالانکہ مرزا صاحب ہمیشہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت لکھا کرتے تھے سب سے پہلے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کو ہلاک شدہ بتلاتے تھے اُس سے بعد پنڈت لیکھرام آریہ کی ہلاکت پر تو آپکو بڑا ناز تھا مگر افسوس کہ آج معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا ناز بالکل بیجا تھا نہ دیانند ہلاک ہوا نہ لیکھرام مرا کیونکہ انکا مشن برابر زندہ بلکہ ترقی پر ہے سوامی کا نام زندہ رکھنے کیلئے کئی ایک سکول کالج اور پریس ہندوستان میں موجود ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس لیکھرام کا مشن بھی زندہ رکھنے کو کل آریہ سماج خصوصاً رسالہ آریہ مسافر اور اخبار مسافر جنکو ادنیٰ نگاہ سے دیکھا جاوے تو گمان پڑتا ہے کہ شاید بطریق تناسخ پنڈت مذکور کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔

اسکے علاوہ حضرت مولانا شمس العلماء سید محمد نذیر حسین صاحب قدس اللہ سرہ اور مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مغفور کی موت کو مرزا صاحب اپنی مخالفت کا نتیجہ بتلاتے تھے اڈیٹر مذکور نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ بھی از قسم ہذیانات ہی تھا کیونکہ ان دونوں بزرگوں کا مشن آجتک زندہ ہے اور انشاء اللہ زندہ رہے گا انہی دونوں بزرگوں سے بالواسطہ ایک مستفیض (خاکسار) کے سامنے مرزا جی اور مرزائیوں کو آج یہ دن نصیب ہوا کہ عام شہرہ ہے **خس کم جہان پاک**۔

ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے علم و عقل پر تو زوال آیا ہی تھا حیا پر بھی آگیا او ظالمو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ دنیا کے کروڑہا مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا تھا تو تمہارا دجال اکبر جھٹ سے کہا کرتا تھا کہ میری مخالفت اور مباہلہ سے مرا ہے آج یہ کیا آفت تم پر آئی ہے کہ تم کو لینے کے دینے پڑ گئے جس اصول سے تمہارا دجال اکبر کام لیتا تھا آج اُسی اصول سے تمہارے مخالف کیوں کام نہ لیں۔ ہوش کرو غفلت دور کرو آخر کب تک اس دنیا میں رہو گے۔ کب تک مرزا کے لنگر کی روٹیاں

* سچے ہو تو اس پیشگوئی کا حوالہ دو جس میں جھوٹے کی مرزا الخ ۔ (اہلحدیث)

ہرگز ادا کروگے اور اگر خدا پر تم لوگون کو ایمان نہین تو ہندوانہ طور پر مخلوقات ہی سے حیا کرو مرنے والا تو مرگیا اب تمہاری باتین بنانے سے کیا ہوگا۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ تم مرنے والے سے باتین بنانے مین کچھ چڑھ کر نہین ہو پھر جب اہلحدیث نے خدا کے فضل سے اُسکا ناطقہ ان ایسا بند کردیا کہ وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء مین چیخ اُٹھا تھا کہ اہلحدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے تو تم بھلا کس شمار و قطار مین ہو۔ اسلئے ہوش سے بات کیا کرو۔ پہلے دل مین یہہ سمجھ لیا کرو کہ اہلحدیث کا اڈیٹر جسکے حق مین تمہارے گرو جہاراج نے موت کی بددعا کی تھی وہ بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار مین مجنون
کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے

پیران نمی پرند مریدان ہمی پرانند

مرزا قادیانی کے مرنے سے بہت سے لوگون کو الہامات بنانے کا شوق پیدا ہوا۔ کیونکہ اُسکی موت نے عبرت حاصل ہونے کی بجائے الٹی یہہ شہرت دی مگر خدا کی شان جاری ہے اور ازلی

ہے اڈیٹر الفقہ نے سوچا کہ ہم کیون پیچھے رہین جھٹ سے اُنہون نے اپنے پیر مرشد حافظ جماعت علی شاہ سیالکوٹی کا الہام شائع کردیا کہ حضرت شاہ صاحب دبدبۃ العارفین نے اپنی وعظ مین مرزائے قادیانی کی نسبت ان اللہ لا یخلف المیعاد پیشگوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت سے مریگا۔ (۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۸ء)

کیا کہنے ہین ایسے الہامون کے دیکھئے کیسے صاف لفظون مین الہام ہے کہ بہت جلد مریگا۔ غور دیکھا جائے تو یہہ الہام بھی قادیانی مشین ہی سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے ہم حیران ہین اور اس حیرانی کو ظاہر کرنے کے لئے ہمین لفظ نہین ملتے کہ ان لوگون نے الہامون کو کیا سمجھ رکھا ہے ہر ایک شخص اپنے الٹے اپنی تمنا اور حدیث نفس کو الہام ہی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے شاباش ہے کہ مریدان سے تو ایسے الہامون کو بھی ماننے کے لئے طیار ہین جنکی لفظ یہی ہے کہ بہت جلد مرجائے گا ہے پوچھین تو ہم اُنکو نیک مشورہ دین کہ یون کہدیا کرین کہ یہہ کام ایام ہفتہ کے اندر اندر ہو جائیگا اور اس سے بھی واضح کہنا ہو تو یون کہدیا کرین کہ یہہ کام دن کو یا رات کو ضرور ہوجاویگا۔ اگر وہ ایسا کرینگے تو انکی پبلک کی طرف سے ان لفظون مین اُن کی قدر ہوگی کہ ؎

این کرامت ولی ماچہ عجب — گربہ شاشید گفت باران شد

موت کے بعد مرزا غلام احمد کا اپنے حق مین تحریری فیصلہ

(از نامہ نگار)

تمام اہل اسلام اور دیگر اہل مذاہب کی خدمت مین عرض ہے کہ مرزا غلام احمد کی تحریر ذیل کو غور سے پڑہین اور پہر جملہ مریدان مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اطلاع دیوین کہ وہ بھی مرزا صاحب کی اس تحریری وصیت کو پڑہکر سنکر فوراً اُس پر عمل کریں اور ضد و تعصب دل سے نکالکر حق کیطرف رجوع کرین۔

دیکھو اخبار البدر نمبر ۲۹ جلد ۲۔ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ مین ہو بہو یہ ہے کہ جب مینے دعوت شروع کی تو مین اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ اور میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہین۔ اور کوئی مہینہ بغیر نشانون کے نہین گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتون کے طالب حق کے لئے مین یہہ بات پیش کرتا ہون کہ میرا کام جسکے لئے مین اس میدان مین کھڑا ہون یہی ہے کہ مین عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دون۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردون پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہون اور یہہ علت غائی ظہور مین نہ آئے تو مین جھوٹا ہون پس دنیا مجھ سے کیون دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیون نہین دیکھتی۔ اگر مینے اسلام کی حمایت مین وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا۔ تو پھر مین سچا ہون۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور مرگیا تو پھر سب گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون اسلام فقط غلام احمد۔

حکیم نور الدین صاحب کی خدمت مین چند سوال:

(۱) درحقیقت مرزا صاحب کے تین لاکھ سے زیادہ مریدون کی فہرست آپ نام بنام پیش کرسکتے ہین؟

(۲) تین لاکھ نشانات کی بجائے آپ ایک لاکھ نشان کی فہرست دکھلاسکتے ہین؟

(۳) مین آپسے حلفاً دریافت کرتا ہون کہ عیسیٰ پرستی کا ستون مرزا صاحب کی زندگی مین ٹوٹ گیا اور بجائے تثلیث کے توحید پھیل گئی؟

(۴) علت غائی ظہور مین آگئی؟

(۵) جو کام مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا وہ مرزا صاحب کرگئے؟

* ہم تو ایک پر بھی قناعت کرسکتے ہین کوئی دکھائے بھی (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

(۴) کیا مرزا صاحب کا یہ تحریر کرنا کہ اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں سچ ہے۔ بالکل بیشک سچ ہے۔ ایڈیٹر

(راقم المعدود تا مختار چک نمبر ۳ کھر گوگیرہ ضلع گوجرانوالہ)

علمائے ایک سوال

مسائل ثلاثہ کے جواب حدیث سے دیویں تو آنحضرت غریب نواز تئین دینے کا وعدہ کرتا ہوں واللہ علی ما نقول وکیل۔

اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کا غسل کس مقام میں کیا۔ (منی۔ نمرہ عرفات) مواضع ثلاثہ میں کس جگہ۔

دوم حضرت نے سات کنکریاں فضل بن عباسؓ سے مزدلفہ میں چنوالیا باقی کنکریاں حضرت نے ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ کو کہاں سے لیں۔

سوم حضرت نے ۱۱-۱۲- ذی الحجہ کو نماز ظہر پڑھ کر رمی جمار کیا یا رمی جمار کر کے نماز ظہر پڑھا۔

اگرچہ قیاس ہوتا ہے کہ جب سات کنکریاں مزدلفہ سے لیں تو باقی ۶۳ کنکریاں ضرور منیٰ سے لی ہوں گی۔ اور جبکہ بعد زوال کے رمی جمار فرمایا تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز ظہر سے پہلے رمی جمار کیا۔ مگر میں کوئی حدیث یا اثر تلاش کرتا ہوں جس میں تصریح ہو (اغتسل یوم عرفة بعرنة او بنمرا و بمنی) (والتقط باقی الحصی من منی) (وانتظر زوال الشمس فلما زالت رمی ثم صلے الظھر) مولانا غور کرکے تحریر کیجیے میں خریدار اہلحدیث نمبری ۱۲ ہوں جواب مطلوب اہلحدیث میں شایع کریں۔

اڈیٹر بوجہ کم فرصتی کے علماء کرام کو تکلیف دیجاتی ہے کہ مسئلہ ہذا کا جواب عنایت فرماویں۔

مجنون کی نسبت فتویٰ

ہمارے مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب از گنبد والے ایک فتویٰ بغرض اشاعت بھیجا تھا جو بھی معرض غفلت میں رہا آج ہم اسکو درج کرتے ہیں علماء کرام اسکے متعلق اراہسبا کسے اطلاع بخشیں۔ وھو ہذا۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا شوہر مجنون ہے۔ ہندہ کو نان ونفقہ نہیں دیتا۔ ہندہ چاہتی ہے کہ اپنے شوہر مجنون سے خلع کرے۔

الجواب ان الحکم للہ لا علم لنا الا ما علمتنا۔ بدلیل احادیث عن جمیل بن زید وعن عمر رضی اللہ تعالے عنہما برص جنون اور جذام ان عیوب میں سے ہیں کہ ان سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ وہ حدیثیں یہ ہیں۔ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی غفار میں سے ایک عورت کو نکاح کیا پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر داخل ہوئے اور اپنے کپڑوں کو رکھا اور فراش پر بیٹھے تو اُسکے پہلو میں سفیدی دیکھی یعنی برص کو دیکھا پس فراش سے علیحدہ ہوگئے پھر فرمایا کہ تو اپنے کپڑے لیلے اور جو اسکو مہر دیا تھا کچھ نہ لیا روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد نے اور سعید نے اپنے سنن میں۔ دوسری حدیث حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق اُنہوں نے فرمایا کہ جو عورت کہ اُسکو دیوانگی یا جذام یا برص ہو اور اُسکے سبب کوئی آدمی دھوکہ دیا جاوے تو اُس عورت کے لئے اُسکے عوض میں جو مرد نے اُس سے جماع کیا ہے اُسکا مہر ہے اور اس مرد کو جو مہر دیا ہے وہ اُس شخص پر ہے جس نے اُسکو دھوکا دیا۔ کذا فی الموطا۔ اور ایک لفظ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے برص اور جذام والی عورت اور مجنون میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب مرد اُس سے دخول کرے ان دونوں کے درمیان تفریق کیجاوے اور اُسکا مہر اُس سے اُسکے جماع کرنے کا عوض ہے اور وہ مہر اُس مرد کے لئے اس عورت کے ولی پر ہے دارقطنی امرد کے عیوب سے عورت کو واقف نہ کرایا جاوے اُسکے لئے بھی یہی حکم ہوگا، ان دونوں حدیثوں میں اسبات کی دلیل پائی گئی کہ برص اور جنون اور جذام ان عیوب سے ہیں کہ ان سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے صحابہ اور اُنکے بعد میں سے جمہور اہل علم اسطرف گئے ہیں کہ عیوب سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے اگرچہ عیوب کی تفصیل اور اُن عیوب کے معین کرنے میں جن سے نکاح فسخ ہوتا ہے اختلاف ہے۔ جب صحابہ اور سلف کے فتاوی میں تامل کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی خاص عیب کے ساتھ روکنا خاص نہیں کیا حضرت علی اور عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے ان چار عیبوں کے سوا عورت کے فرج کی بیماری بھی ثابت ہے۔ پس جنون اور جذام اور برص میں عورت کے ساتھ مشارک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرد مجنون کو ایک سال کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس مدت کے اندر ہوش میں آجائے تو فبہا ورنہ ان دونوں میں تفریق کرا دیجاوے۔ ابن مسعود اور مغیرہ رضی اللہ عنہما نے بھی مہلت کو اختیار کیا ہے اور عثمان اور معاویہ اور مسعود رضی اللہ عنہم مہلت نہیں دیتے۔

باستدلال احادیث متذکرہ بالا و آثار صحابہ و فتاوی سلف متبعہ اور ائمہ مجنون شوہر کے درمیان مناسب حال یا تو حسب فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ

ahmadimuslim.de

وہ مذہب ابن مسعود و مغیرہ رضی اللہ عنہما کے ایک سال کی مہلت دیجاوے
یا عثمان اور معاویہ اور عمرو رضی اللہ عنہم کے مذہب کے مطابق بلا مہلت تفریق کر دیجاوے
شخص مجنون نے اگر ہندہ سے جماع کیا ہے تو ہندہ کے لئے مہر ہے اور ہندہ اپنے
شوہر مجنون کے ولی یا اس شخص سے جس نے اسکے شوہر کے عیب جنون کو پوشیدہ رکھکر
دہوکہ دیا اگر اپنا مہر قبض نکیا ہو پانے کی مستحق ہے۔ اگر ہندہ کا فسخ نکاح بوجہ
جنون اپنے شوہر کے دخول سے پہلے ہو تو ہندہ کے لئے کوئی مہر نہیں۔
سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ جس مرد نے نکاح کیا اور وہ دیوانہ
ہے یا کوڑھی ہے تو عورت کو اختیار ہے چاہے اسکے پاس رہے چاہے جدا ہو جائے
موطا امام محمد۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ (عبد الرحیم از کہنشدوا)

برادران یوسف کے متعلق فتویٰ

پیسہ اخبار لاہور نمبر ۲۲ صفحہ ۲۲ مورخہ

(از مولوی ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب دانا پوری)

۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء ابو ماکفت لفظ برادران
۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء اہلحدیث نمبر ۲۹ صفحہ ۵ سطر ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء
یوسف بحق ہنود وراء کے حکم میں دیکھنے میں آیا اس میں کہ آجکل کے بعض اخبارات
میں اسلامی عقائد مذہب کا مطلقاً خیال نہیں کرتے اکثر تحریروں میں دیکھنے میں آتا
ہے کہ فلاں اکام از بشریت ہوا یا حالانکہ یہ بہت تحریف بلکہ بیسعری قرآن پاک کی ہے
کہ آپ کے مقدس الفاظ انپر بولے جاتے ہیں وہ بھی مقام ذم میں استعمال کریں شعرا
میں بھی یہ عیب بکثرت جاری ہے جو الہٰئے فقہ و شادیہ کے بالکل برخلاف ہے
امام غزالی وغیرہ نے زوروں سے اسکو منع کیا ہے خود پنجاب کے ایک گذشتہ بزرگ
نے قصور سے ایک رسالہ کے ضمن میں کچھ تفصیل سے اسکو لکھکر شایع کیا ہے
ایڈیٹران اخبار کو جبکہ وہ اسلامی اخبار کہلاتے ہیں اس سے احتیاط چاہیے
اسیطرح مسئلہ ناحق بیسود ہے۔ برادران یوسف کو بقول اہلحدیث برادر
ناہربان بھی مراد لینا صریح خلاف قرآن مجید کے ہے حضرت یوسف نے صاف فرما
دیا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین پھر تو کیا
چار ہزار برس کے بعد تثریب کی اشاعت کرنی کیسی ہے؟
ہمارے قابل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے زوروں سے اسکی تردید کی ہے کہ
معلوم نہیں حضرات علماء کرام نے کس دلیل سے برادران یوسف کا پیغمبر ہونا
ثابت کیا ہے اگر نہیں تو وہ دلیل ملی نہیں۔ پس جواب ان کے گذارش ہے
کہ قطع نظر بحث پیغمبری کے اس واقعہ کے بعد انکا کم از کم مسلم وصالح ہونا منصوص
قطعیہ ثابت ہے جو صالح کو طالح سے تشبیہ دینی کیسی بری چیز ہے مسلم ہونے کا ثبوت
لیجئے قال کبیرھم الم تعلموا ان اباکم قد اخذ علیکم موثقا من اللہ و
من قبل ما فرطتم فی یوسف فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم
اللہ لی وھو خیر الحاکمین ۔ اور آیت انی رأیت احد عشر کوکبا میں گیارہ
بھائیوں کو ستارہ سے تشبیہ دی اور دوسرا باب ستارہ نص وارد ہے وبالنجم
ھم یھتدون۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ہادی ومہتدی ومہداۃ تھے پس ایسوں کے
ساتھ ظالموں سے تشبیہ دینے میں کیوں نہ برائی ہوگی۔ ایڈیٹران اخبار کو مناسب ہے
کہ اس عنوان سے پرہیز کریں اور انکو ایسی تشبیہ دینا ہے تو برادران بیل سے
تشبیہ دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

ایڈیٹر۔ ہم کو تو برادران یوسف کی نبوت پر اعتراض تھا شکریہ ہے کہ آپنے
بھی نہ اسپر زور دیا ہے نہ اسکو ثابت کیا باقی رہا یہ کہ صالح کے ساتھ غیر صالح کو
تشبیہ دینا جائز نہیں تو جناب من تشبیہ اگر صلاحیت کی حیثیت سے ہو تو بیشک ہے
اور اگر کسی اور وصف میں ہو خصوصاً اس مشہور وصف میں جو حصول صلاحیت کے
پہلے کا ہو تو منع کی کوئی دلیل نہیں۔ علاوہ اسکے تشبیہ میں تو ایک وصف خاص
پر حکم ہوتا ہے مشبہ بہ کی تمام ذات اور جمیع جہات سے مطلب نہیں مثلاً حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا و دیگر امہات کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے فضل عائشۃ
علی النساء کفضل الثرید علی الطعام (حضرت عائشہ عورتوں میں ایسی
ہے جیسا ثرید شوربے میں ......) معلوم ہوگی ہوئی کہ فضیلت ہے تو اس سے
یہ لازم آیا کہ حضرت عائشہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہے اسیطرح جو لوگ برادران
یوسف کا محاورہ بولتے ہیں انکی مراد بھی برادران یوسف سے بے مروتی میں تشبیہ
دینی ہوتی ہے جسکے وقوع میں کلام نہیں۔ تاہم میں یہ کہتا ہوں کہ ایڈیٹر وطن
نے بھی یہ محاورہ بولنا چھوڑ دیا ہے جو انکی انصاف پسندی یا عدم استقلال
پر دلالت کرتا ہے۔

اطلاع ضروری

[illegible]
کو ۵ ار جولائی تک سمجھیں کیونکہ بوجہ علالت ضرور یہ ... پرچہ نکل سکا ... دارالاسلام شہر سیالکوٹ سے۔

ahmadimuslim.de

علم غیب

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست

(از مولانا مولابخش صاحب مقیم جالیپور-)

مضمون مندرجہ ذیل مدت سے بغرض اندراج آیا ہوا ہے مگر ہم یہ کہتے تھے کہ جس کے مقابلہ پر یہہ مضمون لکھا گیا

ہے وہ خود ایسی نتھی رفتار میں ہے کہ ہفتون تک شایع نہین ہوتا یعنے اخبار اہلفقہ - کئی روز ہوئے تقریبًا چار پانچ ہفتون کے بعد آیا تھا غالبًا اپنے قدر دانون کی ناقدری سے مالی مشکلات مین ہے چند روز ہوئے ہین اسکے مربیون نے باہمی چندہ کر کے اس حامی دین و ملت کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسلئے ہم اُن مربیان الفقہ کو دیکھکر نام بھی کسی آیندہ موقع پر شایع کرینگے۔ انکو ایک نیک صلاح دیتے ہین کہ اسطرح خطرہ ہے کہ ایڈیٹر الفقہ کے غیر مقلد دوستون کی وہ پیشگوئی سچی ہو جائے جسپر ایڈیٹر موصوف نے ۳ر اگست ۱۹۰۸ء کے پرچے مین ہنسی اڑائی تہی پس آپ لوگ اگر اپنے اس حامی دین و ملت کو زندہ رکھنا چاہتے ہین تو اسکی ایڈیٹری کے لئے کسی لائق فائق عالم کو بلائیے ندوۃ العلما ریا مدرسہ دیوبند یا مدرسہ نعمانیہ لاہور سے کوئی جید عالم معقول تنخواہ پر بلا کر حامی ملت کو چلائے جو مضامین عالیہ لکھے جن سے مذہب حقہ حنفیہ کی تائید بھی ہو یہ کیا ہے کہ دو ایک آدمیون کی تعریف کے سوا جس پرچے کو دیکھو بزرگان دین اور اماماں حدیث خصوصًا امام بخاری ، مولانا اسمعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا کوسنا سننے مین آتا ہے۔ ہماری اس رائے کو مخالفانہ نہ سمجھئے بلکہ اسپر خوب غور کیجئے آیندہ ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اُن مربیان کو نام بنام توجہ دلا دینگے سر دست اتنی گذارش کرتے ہین کہ جو کچھ اہلفقہ مین بزعم خود مذہب حنفیہ کی حمایت مین سب و شتم بزرگان دین کے حق مین نکلتا ہے اسکا ثواب اُن مربیان اور چندہ دہندگان کو حصہ رسدی برابر پہنچتا ہوگا کیونکہ بزرگون کا قول ہے ؎

ز … دامن کار وا لینے در بید　　　که دہقان نادان که … پرورید

بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

یہہ زمانہ کہ جدوش ساعت کبری وہم آغوش ساعت عظمٰی ہے مسلمانون مین عجیب عجیب خیالات واعتقادات ظاہر ہو رہے ہین کوئی تو مرتبہ نبوۃ کو رتبہ الٰہیت سے برابر کر رہا ہے اور کوئی انا احمد بلا میم کے حیلہ کو اختراع کر کے آن حضور کو عین خدا ٹھہراتا ہے اور کوئی مسئلہ وحدۃ وجود کو احداث کر کے ساری مخلوق ہی کو خدا بنا کر اس وحدہ لاشریک لہ کے وجود کا منکر ہو رہا ہے اور کسی نے رسول اللہ صلعم کو غیب دان سمجھکر آنحضور کو خداوند تعالٰے کا مساوی و برابر بنا رکھا ہے علماء کرام ہر زمانہ مین ایسے فتنون کے سرد کرنے مین ساعی رہے اور ان فتن و شرور کی آگ کو بجھاتے رہے مگر پہر بھی کچھ ان فتنون کے شرر موجود رہین اور کبھی کبھی وہ چنگاریان پوری آگ کا کام کرنے لگتی ہین چنانچہ ایڈیٹر اہل فقہ منشی غلام احمد اخگر اپنے پرچہ اہل فقہ مورخہ ۲۶ر جولائے ۱۹۰۸ء مین اپنے فتنون کے شرر اور فسادون کے اخگر کا تہیلہ کہولکر آنحضور کو غیب دان بنا دیا حالانکہ زمانہ رسول مقبول سے آجتک جتنے علماء معتبرین اور فضلاء مستندین والمہ مجتہدین گذرے ہین کسی کا یہہ عقیدہ نہ تہا بلکہ ایسے عقیدہ والون کو اُن لوگون نے اسلام سے خارج کر کے سرحد کفر مین داخل کئے ہین۔ ایڈیٹر الفقہ نے مولوی معین القضاۃ کے رسالہ کا گویا جواب دیا ہے ہم اس رسالہ کو نہین جانتے اور نہ مولوی معین القضاۃ سے واقف ہین اس رسالہ پر جو اعتراضات ایڈیٹر نے کئے ہین مین اُسکے جواب سے پہلو تہی کر کے ایڈیٹر کے استدلال پر جو اُسنے اس مسئلہ پر کیا ہے کلام کرتا ہون اور اسکے جواب دیتا ہون تاکہ عوام ایسے بد اعتقادیون سے محفوظ رہین اور ایڈیٹر بھی اگر میری تحریر کو بغور دیکھے اور اسکے موافق اعتقاد رکھے تو اُسکا کوئی نقصان نہین ہے بلکہ سراسر اُسکی بھلائی ہے۔ مگر مجھکو امید نہین کیونکہ ان لوگون کو اللہ جل شانہ سے اسقدر عداوت ہے کہ جہان کہین اللہ تعالٰے کی عظمت و کبریائی اور اُسکے صفات مخصوصہ کا بیان ہوتا ہے بس وہین وہابیت و بے دینی کا تہیلا کہول دیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر الفقہ لکھتے ہین یہ ہے تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین کہ حضور کو ذاتی علم مثل خدا کے حاصل تہا اور اگر ایسا کوئی مسلمان عقیدہ رکہے تو بیشک مشرک و کافر ہے مدار شرک صفات باریتعالے مین اُنکا ذاتی ہونا نہین ہے بلکہ مدار شرک صفاۃ مین باریتعالے کے صفات مختصہ باری تعالٰے کے ہین جو اسکی ذات کے ساتھ مخصوص ہین پس بلحاظ اس قسم کے تخصیص صفات باری

ahmadimuslim.de

اگر ایک جہت سے ہے تو اثبات اسکا غیر خدا کے لئے اسی ایک جہت سے شرک ہوگا اور اگر چند جہت سے ہے تو اثبات اسکا غیر خدا کے لئے ہر یک جہت سے شرک ہوگا مثلاً اختصاص صفت علم چند جہت سے ہے۔ قدم اور ذاتی اور احاطہ پس اثبات اسکا غیر خدا کے لئے ہر جہت سے شرک ہوگا اگر مناط شرک فی الصفات ذاتیت ہوتی تو حال شرک فی الالوہیت کا بھی ایسا ہی ہوتا حالانکہ مشرکین اپنے معبودوں کو الہ بالذات نہیں جانتے تھے کما نطق بہ القرآن اور علاوہ اسکے تکفیر مثبت علم غیب غیر خدا کے لئے جائز نہیں ہوتی حالانکہ کتب دینیہ انکی تکفیر سے مالامال ہیں کما یجئی اور تقدیر قید ذاتی کی علم غیب کے ساتھ جیسا کہ آپنے اسکے بعد لکھا ہے محض بیکار و مشغلی ہوگی کیونکہ علم ذاتی مطلقاً علم غیب ہو یا علم شہادت مختص ذات باری تعالے ہے اور اثبات اسکا غیر اللہ تعالے کے واسطے شرک و کفر ہے بالجملہ علم محیط و علم غیب قطع نظر اسکے ذاتی ہو یا [illegible] علم غیب کے مختص بجناب باریتعالی ہے اور اثبات اسکا غیر اللہ تعالے کے لئے شرک ہے ذاتی ہو یا غیر ذاتی پس ایسا عقیدہ رکھنے والا کہ رسول اللہ صلعم غیب دان تھے گو بالتبع ہو یا آنحضور کو تمام امور غیبیہ پر اطلاع تھی جیسا کہ [illegible] کا بیان ہے تو بیشک وہ مشرک و کافر ہے اور اسپر آیات قرآنی و فرمان نبوی و اقوال علماء ربانی شاہد ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۔ سورۃ نمل یہ آیت نصاً اس امر پر دال ہے کہ سوا اللہ تعالے کے جتنے آسمان زمین کے رہنے والے [illegible] والے ہیں کوئی غیب نہیں جانتے فمن ادعی علم الغیب لاحد فقد کذب اللہ تعالے تفسیر جامع البیان میں ہے لما بین اختصاصہ بکمال القدرۃ اتبعہ ما هو كا اللازم له وهو التفرد بعلم الغيب الى قوله واختار تلك اللغة لنكتة وهي المبالغة في نفي علم الغيب عن غيره الخ یعنے جب اللہ تعالے نے بیان کیا کہ کمال قدرت اسی کی ذات کے ساتھ مختص ہے تو اسکے پیچھے اس چیز کو بیان کیا جو لازم ذات الوہیت ہے اور وہ اکیلا ہونا اللہ تعالے کا ہے ساتھ علم غیب کے اور اختیار کرنے میں اس لغت کے ایک نکتہ ہے اور وہ مبالغہ ہے نفی علم غیب میں غیر اللہ تعالے کے امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں معنی الآیۃ علی انہ لا بد فی الدعوی من البرهان وعلی فساد التقليد ولما بين انه المختص بالقدرة اتبعه ببيان انه المختص بعلم الغيب واذا ثبت ذالك ثبت انه هو الاله المعبود یعنے یہ آیت دال ہے اسپر کہ دعوی میں برہان کا ہونا ضرور ہے اور تقلید کے

فاسد ہونے پر بھی یہ آیت دال ہے اور جب اللہ تعالے نے بیان کیا کہ وہ مختص ہے ساتھ قدرت کے تو آپنے اسکو بھی بیان کیا کہ وہ مختص ہو ساتھ علم غیب کے اور جب یہ ثابت ہوا تو اسکا الہ و معبود ہونا بھی ثابت ہوا اس بیان سے علاوہ امام رازی کے معلوم ہوا کہ الوہیت متصف ہونا ہے اُن صفات کے ساتھ جن کے سبب سے وہ مستحق معبود ہونیکا ہے اور وہ صفات مخصوصہ باریتعالے کے ہیں جن میں کسی کو شرکت نہیں ہے کتب کلامیہ میں یہ امر مصرح ہے کہ توحید بدون نفی شریک فی الوہیت و نفی شریک خواص الوہیت مسلم و صحیح نہیں ہوتی علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں حقیقۃ التوحید اعتقاد عدم الشریک فی الالهية وخواصها ولا نزاع لاهل الاسلام فی ان تدبیر العالم وخلق الاجسام واستحقاق العبادة وقدم ما يقوم بنفسه كلها من الخواص انتھی اور علم غیب کا خواص الوہیت اور مختصات باریتعالی سے ہونا عبارت متقدمہ منقولہ امام رازی وغیرہ سے ظاہر ہے اور کچھ ذکر اسکا آیندہ بھی کیا جائیگا پس مثبت علم غیب و علم محیط غیر اللہ تعالے کے لئے موحد نہیں ہے اور اسکی توحید صحیح نہیں بلکہ وہ مشرک ہے وقال اللہ تعالیٰ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ اس آیت سے بھی بصراحت بطور حصر معلوم ہوا کہ خزانہ یا کنجیاں غیب کی اللہ تعالے کے پاس ہیں سوا اسکے کوئی نہیں جانتا تفسیر وجیز میں ہے کان الغیب فی بیتہ مقفل مفاتحہ لا توجد الا عندہ ولا یعلم الغیب الا اللہ انتھی یعنے غیب گویا اسکے گھر میں مقفل ہے کنجیاں اسکی اسی کے پاس ہیں اور غیب سوا اللہ تعالے کے کوئی نہیں جانتا۔ وقال اللہ تعالیٰ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ یعنے اللہ تعالے آنحضور کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے رسول آپ سب لوگوں کو فرما دیں کہ مجھسے جو تم قیامت کے آنیکا وقت پوچھتے ہو تو اُسکا علم خداوند تعالے کے پاس ہے اُسپر کسی کو اطلاع نہیں ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں کہ اُسکا علم مختص بجناب باریتعالی ہے اور آپ یہ بھی سنا دیں کہ میں مالک نہیں ہوں اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر ہم غیب جانتے تو بہت ساری بھلائی ہم جمع کر لیتے اور مجھکو کبھی نقصان نہیں پہونچتا تفسیر جامع البیان میں ہے ای لکانت حالی من استکثار الخیر واستفراز المنافع واجتناب السوء علی خلاف ما هی علیه

* مولانا [illegible] سلیس اردو میں لکھا گیا ہے جو عام فہم ہو ۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ای لو کنت اعلمه لخالفت حالی ما هی علیه من استکثار الخیر واجتناب السوء والمضار حتی لا یمسنی ولم اکن غالبا مرۃ ومغلوبا اخری ورابحا وخاسرا فی التجارۃ انتہی۔
یعنے اگر میں نفع ونقصان کا مالک ہوتا اور غیب کی باتیں جانتا تو البتہ میری حالت کثیرہ بہلائی اور جمع کرنے منافع و بچنے میں برائی سے اس حالت موجودہ کے خلاف ہوتا یہ ایسا نہوتا کہ ہم کبہی غالب ہوتے اور کبہی مغلوب اور کبہی نفع اٹہانے والا ہوتا اور کبہی نقصان پانے والا تجارت میں اور تفسیر مدارک حنفیہ میں ہے ھو اظہار للعبودیۃ وبراءۃ عما یختص بالربوبیۃ من علم الغیب ای انا عبد ضعیف لا املک لنفسی اجتلاب نفع ولا دفع ضر کالممالیک الا ماشاء مالکی من النفع لی والدفع عنی۔ انتہی۔
یعنے انحضور کا یہ فرمانا کہ میں مالک نفع ونقصان کا نہیں ہوں مگر جو چاہے اللہ اس میں آنحضور کی عبودیت کا اظہار ہے اور علم غیب سے جو مختص ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہے آنحضور کی بیزاری وبرأت ظاہر فرمائی گئی ہے یعنے میں بندہ کمزور ہوں مجکو جلب نفع ودفع ضرر پر اپنے نفس کے اختیار نہیں ہے مگر جو میرا مالک میرا نفع چاہے اور ضرر کو دفع کرے۔ اور تفسیر بیضاوی میں ہے وھو اظہار للعبودیۃ والتبری عن ادعاء العلم بالغیوب۔ انتہی۔ اور تفسیر کبیر میں ہے۔ احتج الرسول علی عدم علمه بالغیب بقوله۔ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر۔ انتہی۔ آہ افسوس جس چیز سے آنحضور کو بیزاری ہو اسکو آج جہوٹے محبان رسول آپکے لئے ثابت کریں صحیح بخاری میں ہے ابن عمر سے قال رسول اللہ صلعم مفاتیح الغیب لا یعلمھن الا اللہ ولا یعلم ما تغیض الارحام الا اللہ ولا یعلم ما فی غد الا اللہ ولا یعلم متی یاتی المطر احد الا اللہ ولا تدری نفس بای ارض تموت الا اللہ ولا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ یعنے آنحضور فرماتے ہیں کہ خزانے غیب کے نہیں جانتا انکو مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں جانتا ہے جو کم کرتی ہے رحموں کو مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں جانتا ہے جو کل ہوگا مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں جانتا ہے کوئی کہ بارش کب برسیگا مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں جانتا ہے کوئی کہ وہ کب مریگا مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں جانتا ہے کہ قیامت کب قائم ہوگی مگر اللہ تعالیٰ یعنے علم ان سب کا مخصوص بجناب باریتعالی ہے عن عائشۃ قالت ومن زعم انه صلعم یخبر الناس ما یکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ تعالیٰ یقول قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اخرجه البیہقی وامام احمد وعبد بن حمید وبخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ کذا فی تفسیر در منثور للسیوطی۔ یعنے حضرت عائشہ فرماتی ہیں اور جسنے یہ گمان کیا کہ آنحضور لوگوں کو ان باتوں کی خبر دیتے ہیں جو کل ہونے والی ہیں اس نے اللہ پاک پر بڑا افترا کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ اے رسول کہدیں کہ نہیں جانتا ہے جو آسمان وزمین میں رہتا ہے غیب کو سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

(باقی آیندہ)

یادگار مرزا

احباب کی فرمایش سے مرزا صاحب کی زندگی کے بڑے بڑے کارنامے اور مشہور پیشگوئیاں ایک جگہ جمع کرکے رسالہ کی صورت میں شائع ہو چکی جسکی قیمت ۳ ہوگی مگر قادیانی کے خریداروں کو تو مرقع کی جگہ پہونچیگا باقی احباب جو چاہیں سو قیمت اور محصول بہیجکر منگالیں مفت تقسیم کرانیوالوں سے پچیس عدد پر مبلغ للعہ پچاس کے مبلغ سو کے مبلغ عہ لئے جائینگے اصحاب کرم سے توقع ہے کہ اس رسالہ کو ضرور شائع کرینگے۔ یہ نہ سمجہیں کہ مرزا مرگیا اسکی اذیت موجود ہے۔ ادرہ سکا یہ ہی ہیں کر شائع کرینگے

(منیجر)

غریب فنڈ

غریب فنڈ میں اصحاب ذیل نے امداد فرمائی ہے۔

میاں اللہ رکہا صاحب ٹیلر ماسٹر سوڈان (افریقہ) ۱/-

میاں محمد اسماعیل صاحب محلہ مسی منڈی ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنہ ۱۲/-

میاں محمد غوری صاحب۔ دنارا بروٹے ریاست بہاولپور (رسائل) ۸/-

از مثنوی فنڈ ۱۰/-

بقایا سابقہ ۱۵/-

میزان کل ...

ایک اخبار بنام میاں مولا بخش رنگریز محلہ پال ضلع سیالکوٹ جاری کیا گیا۔ باقی ۱۲/-

معاصرین کا شکریہ - جن جن اخبارات نے میرا اشتہار متعلقہ موت مرزا قادیانی پورا یا کچہ حصہ درج کیا ہے خاکسار انکا ممنون ومشکور ہے جزاھم اللہ خیراً۔ ابو الوفا ثناء اللہ۔

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۷۷ - جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حصول نبوت سے قبل معراج شریف سے پہلے کس طرح عبادت کیا کرتے تھے؟ اور بعد معراج کے جبکہ پنجوقتہ نماز فرض ہوئی تب سے وفات شریف تک آپ کس طرح پر عبادت کرتے رہے؟ اور اگر اس بارہ میں کوئی کتاب ہو تو اس کے نام وغیرہ سے بھی مطلع فرمائیں؟ (سائل عبد النعیم خریدار نمبر ۱۲۳۴ از ۔۔۔ مکان ۔۔۔) +

ج نمبر ۱۷۷ - نبوت سے پہلے آپ کی عبادت مختلف طریقوں سے تھی۔ ذکر۔ فکر اور خلوت سے۔ بعد نبوت کے جو کچھ قرآن و حدیث میں ہے اسی طرح کرتے تھے اس کا بیان کسی قدر کتاب سفر السعادت میں ملتا ہے جو عربی۔ فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں چھپ چکی ہے +

س نمبر ۱۷۸ - حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ مبارک میں کسی مسلمان کو نماز سکھائی اور بتائی تو کیسی بتائی؟ اگر کوئی ۔۔۔ کی جائے + (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۸ - ایک حدیث مشہور مسیئ الصلوٰۃ کی ہے اس میں یہ صاف ذکر ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کے سامنے نماز اچھی طرح نہ پڑھی تو آنحضرت نے اس کو اپنے پاس بلا کر سکھایا کہ اس طرح نماز پڑھا کر کہ پہلے تکبیر کہکر کھڑا ہو۔ پھر اچھی طرح سے رکوع کیا کر۔ پھر رکوع سے اٹھکر سیدھا کھڑا ہو جا اور معتدل کھڑا ہونے کے بعد اچھی طرح سے سجدہ کر۔ غرض تمام ارکان حضور نے سکھائے (جن لوگوں کی ہدایت کے لئے آپ پوچھتے ہیں ان کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی غنیۃ الطالبین دکھائیے وہ ایسی آیات و حدیث کا یہ ہے نہ ہونگے وہ تو پیر کے تابع ہیں خدا اور رسول کے نہیں) +

س نمبر ۱۷۹ - نماز کے متعلق یہ چار فعل مشہور ہیں یعنی سینہ پر ہاتھ باندھنا اور سینے کے نیچے ہاتھ باندھنا اور زیر ناف ہاتھ باندھنا اور دونوں ہاتھ چھوڑ کر نماز۔ یہ چاروں فعل جو حضرت رسول مقبول نے کیا ہے یا ایک ہی فعل حضور انور سے ثابت ہے؟ اور اگر چاروں فعل آپ نے کیا ہے تو کن کن وقتوں میں کیا ہے اور آپ ایک ہی طریقہ سے نماز ادا کرتے تھے یا مختلف قسم سے؟ اور یہ چاروں فعل آپ نے کیوں کیا؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۹ - چاروں طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا میری نظر سے نہیں گذرا۔ سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث ابن خزیمہ کی روایت سے آئی ہے زیر ناف باندھنے کی صاحب ہدایہ نے نقل کی ہے لیکن حافظ زیلعی نے تخریج ہدایہ میں لکھا ہے کہ زیر ناف کی روایت حضرت علی کا قول ہے مرفوع (آنحضرت کا قول) نہیں۔ ممکن ہے کبھی زیر ناف بھی باندھے ہوں مگر کھلے چھوڑنے کی روایت تو کہیں نہیں ملتی +

س نمبر ۱۸۰ - ایک شخص نماز پنجوقتہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دنیوی کاموں کی وجہ سے میرا جانا مسجد کو نہیں ہوتا میں بالکل عدیم الفرصت ہوں۔ اس صورت میں اس شخص کی نماز ہوگی یا نہیں؟ یہ شخص نماز جمعہ کے لئے ہمیشہ برابر مسجد میں آیا کرتا ہے اور جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے + (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۰ - ایسا شخص گنہگار ہے بلکہ بموجب حدیث شریف خطرہ ہے کہ اس کی نماز قبول نہ ہوگی نماز اسی لئے تو فرض ہے کہ امور دنیا سے کچھ وقت نکالکر مالک کی عبادت کرو خدا فرماتا ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ۔ اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جنکو دنیا کے کام اللہ کے ذکر اور نماز وغیرہ سے غافل نہیں کر سکتے۔

س نمبر ۱۸۱ - ایک مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ ہے اور شرک و بدعت اور دیگر ممنوعات و منہیات شرعیہ سے بالکل متنفر اور محترز ہے اور کوئی چیز نشہ لانے والی کبھی نہیں کھاتا ہے اور ہر قسم کے مسکرات سے قطعی مجتنب ہے۔ وہ چرٹ۔ سگارٹ یا بیڑی وغیرہ کبھی نہیں پیتا ہے ہاں تمباکو کی بیڑیاں فروخت کرتا ہے یا کسی کی فرمائش پر تمباکو کی بیڑیاں مزدوری سے بنا دیتا ہے اور بیڑیوں کے بنا دینے کی مزدوری لیتا ہے۔ پس ایسی صورت میں اس مسلمان شخص کی روزی حلال کی سمجھی جائیگی یا حرام کی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۱ - تمباکو کی حرمت کوئی قطعی یا منصوص نہیں البتہ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے کہ نشہ لانیوالی یا دماغ میں فتور چڑھانیوالی چیز کو استعمال نہ کیا کرو بہت سے علماء تمباکو کو اس میں شامل کرتے ہیں اس لحاظ سے شخص مذکور کی کمائی کو حرام نہیں کہہ سکتے اور کوئی روزگار ملے تو اسے چھوڑ دے +

تو رہے گے تمنا آنکہ غریب اللہ +

س نمبر ۱۸۲ - جو زیور سال میں ۱۱ ماہ رکھا ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں اور جو بالکل رکھا رہے اس کی زکوٰۃ اصلی قیمت پر دینا چاہئے یا قیمت موجودہ پر؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۵۶۰ - از چکوال)

ج نمبر ۱۸۲ - گیارہ ماہ رکھا ہو یا بارہ ماہ غرض جو پہننے کے لئے بنایا گیا ہو خواہ مدت بعد کبھی شادی وغیرہ میں پہنا جائے۔ اس کا وہی حکم ہے جو جواب ۱۷۵ میں گذرا۔ ان کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہو وہ حالت موجودہ کی قیمت سے دلاتے ہیں +

اطلاع۔ فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں۔ (ابوالوفاء ثناء اللہ)

* مولانا ۔۔۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

لنڈن میں بھی ایک انجمن ہندی مسلمانوں نے اپنے ملکی حقوق کی نگہداشت کے لئے قائم ہوئی ہے ۔

عبد المنان صاحب اونگپور لکھتے ہیں کہ میرا لڑکا فوت ہوگیا ناظرین پرچہ میرے لئے اور مرحوم کے لئے دعا خیر کریں ۔ اللہم اغفر لی ولوالدی ۔

منتظم صاحب مدرسہ رحمانیہ دانا پور محلہ سلطان شاہی اطلاع دیتے ہیں کہ حدیث پڑھنے والے طلباء مدرسہ میں آئیں ۔

بمبئی میں ایک ہندو سینی ارجن سنگھ دیپ سنگھ کچھ عرصہ سے مختلف مقامات میں پولیٹکل معاملات پر لکچر دیتا پھرتا تھا ۔ لکچر سننے کے لئے لوگوں کا بہت ہجوم ہوجاتا تھا ۔ اب کمشنر پولیس بمبئی نے اس کو تحریری حکم بھیجکر ۳ مہینے تک بمبئی میں تقریر کرنے سے منع کر دیا ۔

کسی ایشیائی کو جسمیں ہندوستانی بھی شامل ہیں کناڈا میں اسوقت تک داخل نہیں ہونے دیا جائیگا جب تک کہ اسکے پاس ۲۰۰ روپے موجود نہوں

دہلی کے خزانہ سے ۳۰ ہزار روپے کے ساورن جوتی پرشاد نے چرا لئے تھے مجسٹریٹ نے بعد ثبوت جرم اسکو دو سال قید بامشقت کی سزا دی ۲۶ ہزار روپے کے جواہرات زیور اور نقدی ملزم کے گھر میں سے نکلی وہ ضبط کرکے خزانہ میں داخل کر گئی ۔

ایران کی مجلس وزارت پھر قائم ہوئی منصور السلطانہ وزیر اعظم اور علاء السلطنہ وزیر خارجہ مقرر ہوئے ۔

انگلستان کے شاہی خاندان کے وظائف میں ۰۰۰ ۴۷ پونڈ صرف ہوتے ہیں جن میں سے ۰۰۰ ۱۱ پونڈ صرف ملک معظم اور ملکہ کے ذاتی اخراجات کیلئے مخصوص ہیں (پونڈ پندرہ روپیہ)

عبد الغفور خان پیشکار عدالت منصفی گورکھپور کو ۶ ماہ کی سزا اس جرم میں ہوئی کہ انہوں نے ایک مقدمہ کی مسل میں کسی جائیداد کا نقشہ بدل دیا تھا ۔

لاہور میں ۱۴ جون اتوار کو راجہ دھیان سنگھ کے تالاب پر مسٹر شمٹس مشہور جرمن پہلوان کی کشتی کریم بخش پہلوان سے ہوگی ۔ مسٹر جارج شام کے ساتھ بھی جوڑ ملایا جائیگا ۔ اسی تاریخ کو مرزا قادیانی کا وہ مضمون جو لکھتے لکھتے مر گئے ٹون ہال میں سنایا جائیگا ۔

انگلستان کی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش ہونیوالا ہے ۔ جسکی رو سے لڑکوں میں تمباکو نوشی کی بری عادت کا انسداد کیا جائیگا ۔ گو اس بل سے ایک بہت بڑی اخلاقی بہتری متصور ہے لیکن ساتھ ہی اسکے مجوزہ بل کے پاس ہو جانے سے گورنمنٹ کو ۵ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگا ۔

ہالینڈ میں دس ہزار ہوا چکیاں ہیں ۔ جن میں سے ہر ایک ۳۰۰ ایکڑ زمین کی آبپاشی کرتی ہے اس ملک میں ایک سال میں ایک ایکڑ کی آبپاشی کا اوسط خرچ ساڑھے سات روپیہ ہے ۔

مولوی سمیع اللہ خان بہادر سی ایم جی مرحوم کی یادگار میں علیگڈھ کالج کے صدر دروازہ پر میں لیکچر روم تیار ہوں گے ۔ اس کے لئے مرحوم کے صاحبزادہ نواب سربلند جنگ مولوی حمید اللہ خان بیرسٹر ایٹ لا چیف جسٹس حیدرآباد نے دو ہزار روپیہ دیا ہے ۔

انڈیا میڈل کے نام سے ایک نیا تمغہ تیار ہونیوالا ہے ۔ اور مہم تیراہ کا خیل اور مہم مہمند میں شریک ہونیوالوں کو دیا جائیگا ۔

یہ خبر غلط ہے کہ لدھیانہ سے قصور تک نئی ریلوے لائین نکلے گی ۔ لودہران کی جگہ اول غلطی سے تار خبر میں لودیانہ لکھا گیا ۔ اصل میں یہ شاخ قصور سے لودہران تک بنیگی اور اسکا طول دو سو دس میل ہوگا ۔

شملہ میں زلزلہ معلوم کرنیکے آلات رکھے ہوئے ہیں ۔ ان سے بذریعہ گذشتہ کو معلوم ہوا کہ یہاں سے قریب چار یا پانچسو میل فاصلے پر کہیں زلزلہ آیا ہے یہ قریب ۶ بجے شام کو تھا ۔ اگرچہ ہنوز صحیح مقام کا پتہ نہیں لگا سکے ۔

مصر کے ایک دولتمند مسلمان احمد مظلوم پاشا اور انکے بھائی نے (۱۲۵) زمین رفاہ عام کے لئے وقف کی ہے ۔ اسکی آمدنی میں سے (۱۰۰۰) پونڈ سالانہ انجمن عروۃ الوثقی کو تعلیمی کام کے لئے ملیں گے ۔ پچاس پونڈ سالانہ کی رقم دو اتنی یتیم لڑکیوں کی شادی میں صرف کیجائیگی جنہوں نے انجمن کے زنانہ مدرسوں میں دستکاری سیکھی اور تعلیم پائی ہو (۱۰۰) پونڈ سالانہ ان دو طلباء کو ملیگے جو انجمن کے مدارس سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدارس عالیہ میں اپنی تعلیم کی تکمیل کریں ۔

سلطان المعظم نے پریزیڈنٹ جمہوریہ امریکہ کو بیش قیمت قالین بطور تحفہ و دوستانہ کے ارسال فرماتے ہیں ۔ یہ قالین خاص سلطانی کارخانہ میں تیار ہوئے ہیں ۔

ahmadimuslim.de

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث

امرتسر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو ہم لکھ سکتے ہیں۔ یہ تفسیر ہندوستان میں مقبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل قرآن مع ترجمہ اور دوسرے میں متفرق کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ شاید وشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی ونقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف بہایشان لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو... جو ہیں ۵ جلدیں ...

جلد اول سورۃ فاتحہ وبقر قیمت عہ

جلد دوم سورۃ آل عمران ونساء قیمت عہ

جلد سوم سورۃ مائدہ انعام اعراف قیمت عہ

جلد چہارم سورۃ نحل قیمت عہ

جلد پنجم سورۃ فرقان تک قیمت عہ

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت سعہ

فتوحات اہلحدیث۔ چیف کورٹ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہل حدیث۔ قیمت ۴ر

دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نمازہ کا کامل جواب دیا گیا ہے قیمت ۸ر

حق پرکاش۔ آریوں کے گرو اور آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر جو اعتراضات کیے ہیں انکا مفصل جواب ۱۲ر

ترک اسلام۔ جہاشہ دہرمپال (آریہ سابق عبد الغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۶ر

تغلیب الاسلام مکمل جواب تحفۂ اسلام عبد الغفور دہرمپال آریہ

نہایت عمدہ دلچسپ ہے جلد اول قیمت ۱۲ر جلد دوم قیمت ۱۲ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم قیمت ۸ر۔ چاروں جلدوں کے خریدار کو ۲ر۔

شہور معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۲ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا تھا قیمت ۱۲ر

... ترجمہ قرآن ... آسان طرز سے لکھ دیا ہے کہ اردو ... مطلب ... آسانی سے سمجھ سکیں ... نامی گرامی علماء کا لکھا ہوا۔ قیمت ۱۲ر

مرقع دیانندی۔ اس رسالہ میں ستیارتھ پرکاش کے اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے۔ آریہ مباحثات کے متعلق سوالات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸ر

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت ۵ر

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہل حدیث یعنی محمدی کے مذہب کا بیان کہ وہ کون کون مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں۔ قیمت ۳ر

المشتہر

منیجر مطبع اہلحدیث۔ امرتسر

مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قائم کرنے کیلئے یہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری یعنی کتاب **چودھویں صدی کا مسیح** اخیر جون تک بجائے ۸ر کے ۴ر میں دیجائیگی۔ اور رسالہ **الہامات مرزا** بجائے ۸ر کے ۴ر کو دیا جائیگا محصول ڈاک علاوہ۔ مرقع قادیانی جلد اول ...

نظم مروارید

حقوق نسواں

یہ کتاب قرآن وحدیث اور فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں علامہ مولانا سراج الدین احمد صاحب مرحوم نے چیف کورٹ ... کی ... کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکھی ہے۔ جو پردہ جائز کے مخالف ہیں۔ کتاب ہذا صورت باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی وکاغذ وغیرہ کے اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لہذا اہل اسلام حضرات اسکی خریداری میں بہت جلد حصہ لیں۔ قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصول

المشتہر

منیجر اخبار صحیفہ بجنور

حسب الارشاد جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب چھپ کر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہلحدیث

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... مصطفےٰ کی گفتار

نمبر ۳۷ جلد ۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند حسب موقع درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہین۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عہ
والیان ریاست سے	للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریدارون سے	۲ ۸
ششماہی	۱
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

ہندوستان کے دو مجدد

ہندوستان بھی کیسا خوش قسمت ملک ہے کہ اس مین کوئی نہ کوئی مجدد ضرور رہتا ہے۔ خصوصاً ہمارا زمانہ تو اس خوش قسمتی مین گذشتہ سب زمانون سے بڑھا ہوا ہے۔ گذشتہ زمانے مین تو کہین صدی کے بعد کہین مل کر ایک مجدد نظر آتا تھا مگر ہمارے زمانے مین ایک نہین دو مجدد جمع ہو گئے۔ یہہ دو مجدد گو آپس مین بہت کچھہ اختلاف رکھتے ہین لیکن باوجود اس کثیر اختلاف کے ایک بات پر دونون حضرات متفق ہین کہ جو مسلمان ان کی تعلیم اور تحقیق کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ مطلب یہہ ہے غرض سب کچھہ ہے غالباً ہمارے ناظرین انتظار مین ہونگے کہ ان مجددون کے اسماء گرامی بتلائے جاوین۔ پس سنئے ایک صاحب کا نام اعلیٰحضرت مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی ہے دوسرے بزرگ کا نام اعلیحضرت مولانا عبد المصطفےٰ احمد رضا خان صاحب بریلوی ہے۔ ان دونون حضرات کو مجددیت کا دعویٰ ہے اول الذکر تو صرف معمولی مجدد تھے مگر موخر الذکر مجدد مائۃ حاضرہ ہین جسکا ترجمہ ہے موجودہ صدی کا مجدد۔ مطلب یہہ ہے کہ اگر مولانا کی حیات مستعار اتنی دراز ہو کہ دو تین صدیون تک بہانہ جائین تو سب صدیون کے مجدد آپ ہی رہین گے کیونکہ مائۃ حاضرہ سب کو شامل ہو رہا ہے چشم ما روشن دل ما شاد۔

قادیانی مجدد کے فتوی کفر تو ناظرین نے سنے ہونگے کہ جو کوئی مجھے نہ مانے وہ مردود ہے ایسا ہے ویسا ہے۔ اسکا ذکر تو اہل حدیث مین ہمیشہ سنتے چلے آئے ہین۔ اسلئے اسے چھوڑکر آج ہم بریلوی مجدد کا ذکر مختصر سناتے ہین آپ کی طبیعت کا رجحان اس طرف ہو رہا ہے کہ مسلمانون کی تعداد جو لکہہ کروڑون تک پہونچ گئی ہے۔ اسلئے شائد آپ کو خطرہ ہے کہ اس بہیر بہاڑ سے جنت مین گرمی نہو اسلئے آپ ہمیشہ مسلمانون کی چھانٹی کرتے رہتے ہین آپ کی مشین مین ہمیشہ کفر کے فتوے ہی چھپا کرتے ہین۔ وہ کافر یہ کافر تم کافر تو کافر۔ غرض آپکی تکفیر کی وسعت دیکھکر یہہ کہنا پڑتا ہے کہ

کسی نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

گذشتہ فتوون کے علاوہ آجکل ایک فتوی آپنے شائع کیا ہے جسکا نام ہے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین جس مین آپنے اپنے حج کی کارگذاری دکہائی ہے کہ ہم نے مکہ معظمہ مین جاکر یہہ فتویٰ کفر تیار کرایا ہے

یادگار مرزا یعنی مرزا قادیانی کا خاص نمبر جسمین مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیون کی قلعی کہولکر دکہائی گئی ہے۔ ۳ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالین

غالبًا یہہ کوشش آپکی اپنے مخالفین کی اُس شماتت کے جواب میں ہے جو آپکے مواخذہ سکہ پر آپکے مخالفوں نے کی تھی۔ کتاب مذکور میں اعلٰحضرت نے کئی ایک پر کفر کا فتوےٰ لگایا اور لگوایا ہے۔ سب سے اول تو اپنے حریف اور ہم رتبہ مجدد قادیانی پر۔ اُن سے بعد مولانا خلیل احمد سہارنپوری مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مولوی امیر حسن مولوی امیر احمد صاحب سہسوانی مولوی مولانا سید نذیر حسین صاحب مولانا محمد قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہم۔ قادیانی تو ہماری بحث سے الگ ہے اسلیئے کہ یہہ دونوں مجدد ہیں ہمیں ان بڑوں کی باتوں میں کیا دخل یہہ جانیں اور وہ جانیں یا اُن کے اتباع سمجھیں۔ باقی علما پر وجوہات کفر الگ الگ ہیں کسی پر امکان کذب باری ہے۔ کسی پر کچھ ہے۔ سب سے بڑھکر انکار علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہمنے ان مظلوم علماء کی اصل کتابیں جو ہیں دیکھیں نہ ہمارے پاس ہیں۔ ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب بھیجدیں یا محل وصول سے اطلاع دینگے تو شاید ہم کچھ مفصل بھی لکھیں گے۔ سردست ہم اجمال اتنا کہتے ہیں کہ مجدد بریلوی کے اس فتویٰ سے ہمیں خوشی بھی ہوئی ہے اور رنج بھی۔ خوشی تو اسبات کی ہوئی ہے کہ آپنے اس فتوے میں کسیقدر اپنی غیر مقلدیت کا جلوہ بھی دکھایا ہے۔ کیونکہ اس فتویٰ میں آپنے آیات قرآنی سے استدلال کیا ہے مثلاً علم غیب کے ثبوت کے لیئے وہ آیت پیش کی ہے جو عموماً ہر طالب علم پیش کیا کرتے ہیں الآمین ارتضیٰ من رسول۔ جسکا جواب آگے آتا ہے۔ مجدد صاحب کے استدلال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ غیر مقلد ہیں یا کم از کم غیر مقلدی کو اچھا جانتے ہیں۔ کیوں؟ اسلیئے کہ مقلد کا من حیث المقلد یہہ کام ہے کہ اپنے امام کے قول کو پیش کرے نہ کہ خود استدلال کرے۔ چنانچہ درمختار کے دیباچہ میں ہے یفتی بقول الامام علی الاطلاق یعنے فتویٰ ہمیشہ امام اعظم ابوحنیفہ صاحب کے قول پر ہونا چاہیئے مسلم الثبوت میں ہے۔ اما المقلد فمستندہ قول المجتہد لا ظنہ ولا اللہ یعنے مقلد کی دلیل صرف مجتہد امام کا قول ہے ... اگر مجدد صاحب مقلد ہوتے تو آپکا کام یہہ ہونا چاہیئے تھا کہ آپ ان مسائل کفریہ میں صرف اپنے امام کا قول نقل کر دیتے کہ فلاں جگہ امام صاحب نے اس عقیدہ کو کفر لکھا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ایسے سطحی کے مفتی دنیا میں ہیں۔ ان کے نام کی تحریریں واقعی انکی ہوں اور وہ واقعی مفتی اور اہل علم بھی ہوں، بس اتنے ہی کام کے لیئے بنائے گئے ہیں کہ جو چاہے ان سے کفر کا فتویٰ حاصل کر لیوے۔ انا للہ۔

غرض اعلیحضرت بریلوی جس فرقہ کا رد ہمیشہ کرتے رہے تھے آج اُسی فرقہ کی روش پر خود بھی چلتے ہیں۔

ہماری خیال میں بلکہ جملہ سلف وخلف کی تحقیق میں غیر مقلدیت اصل اسی کا نام ہے کہ براہ راست اپنے دعوے پر قرآن وحدیث سے استدلال کرے۔ وہ استدلال اُسکا صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اوس استدلال میں کبھی غلطی کر جائے۔ بہر حال استدلال کرنا اور اپنے کسی دعویٰ پر آیت یا حدیث کو پیش کرنا غیر مقلدوں کا کام ہے۔ مقلد کا کام یہہ نہیں۔ مقلد تو صرف اپنے امام کے قول کا پابند ہے۔ الفتویٰ علی قول الامام مطلقا۔ مقلد کا کام بس یہی ہے کہ جو مسئلہ بیان کرے اُس میں امام کا قول بیان کرے اگر اُسکے امام نے کسی دلیل سے استدلال کیا ہے تو اُسکو بھی اُسی کے لفظوں میں نقل کر سکتا ہے۔ خود استدلال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ استدلال کرنے کا اُسکو حق حاصل نہیں۔

غالبًا یہاں پر ایک سوال ہم پر ہو سکتا ہے کہ اس تعریف کے مطابق عند اللہ غیر مقلدین کے علاوہ جہلاء غیر مقلد ہیں۔ کس طرح غیر مقلد ہوئے اُنکو تو استدلال کرنے کا ملکہ ہی نہیں۔ اُنکو تو جو کچھ اپنے علماء نے کہا وہ انہوں نے مان لیا۔ پھر اُن کو کیوں غیر مقلد کہتے ہو اور وہ خود بھی اپنے آپ کو کیوں غیر مقلد یا اہلحدیث کہتے ہیں۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ جس طرح جہلا حنفی، شافعی، کہلاتے ہیں اور آپ لوگ بھی بطور فخر کہا کرتے ہیں کہ ہندوستان میں اتنے کروڑ حنفی ہیں حالانکہ آپ ہی کی معتبر کتاب ردالمحتار میں لکھا ہے کہ عوام نہ حنفی ہیں نہ شافعی بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ العامی لا مذھب لہ انما مذھبہ مذھب فقیہہ (مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۲) یعنے عامی کا کوئی مذہب نہیں اُسکا مذہب وہی ہے جو اُسکے مفتی کا ہے۔ پس جو عامی اپنے مفتی سے یوں سوال کرے کہ ہمارے امام کا کیا حکم ہے تو سائل بھی مقلد ہے اور جسکا مفتی قرآن وحدیث سے مسئلہ بتلانے والا ہے اور سائل اُسکو جانتا بھی ہے پھر بھی سوال کرتا ہے کہ خدا اور رسول کا حکم قرآن وحدیث سے ہم کو بتلائیے تو وہ سائل غیر مقلد ہے۔ غرض عامی کے غیر مقلد ہونے کے لئے قوت استدلالیہ کی

الفرقان [illegible] ۱۴۹

ضرورت نہیں جیسی کہ مقلد اور حنفی ہونے کے لئے اوسکو فہم مسائل فقہ ضروری نہیں بلکہ اوسکی تقلید اور عدم تقلید اُسکے سوال کی نوعیت ہے۔ خیر یہہ تو ایک جملہ معترضہ تہا جو ہماری خوشی کے بیان میں پیش آگیا اب ہم اپنی ناخوشی کے وجوہات بتلاتے ہیں۔

ناخوشی ہمیں اسلئے ہوئی کہ اعلیحضرت مجدد صاحب بریلوی نے باوجود ادعائے حنفیت کے امام ابو حنیفہ صاحب کے مذہب کی ذرہ پرواہ نہیں کی جتنے اقوال علماء کے کفر پر نقل کئے ہیں وہ سب کے سب متاخرین کے ہیں جنمیں سے بعض غیر مشہور۔ کوئی قول امام ابو حنیفہ صاحب کا نہیں لائے کہ ایسے خیالات والا شخص کافر ہے۔ حق یہہ ہے کہ لاتے بہی کہاں سے اونکا قول تو بر بہی ایک مشہور ہے کہ لا نکفر اھل القبلۃ (فقہ اکبر) ہم کسی کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔ خدا معلوم امام صاحب کا یہ ارشاد کسنے منسوخ کیا۔ کون ایسا شخص پیدا ہو گیا جسنے آج خلاف منشاء امام صاحب مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگانے کو جایز کر دیا پہر کہلانے کو امام صاحب کے مقلد۔ سچ ہے ؎

کئے لاکہوں ستم اس پیار میں بہی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار میں لکہا ہے کہ اسلامی فرقوں پر کفر کا فتوے دینا بعض متاخرین کی رائے تو ہے مگر مجتہدین سے یہہ منقول نہیں۔ مجتہدین سے عدم تکفیر منقول ہے اور غیر مجتہدین کے قول کا کوئی اعتبار نہیں (جلد ۳ صفحہ ۱۹۶) ہم نہیں سمجہتے کہ مجدد صاحب باوجود حنفی مقلد کہلانے کے کیوں اپنے مذہب سے خارج ہوتے ہیں۔ کیا اُن کو اپنے امام کے اقوال کافی نہیں ہیں کہ کبہی تو غیر مقلدوں کی طرح خود استدلال کرنے لگجاتے ہیں۔ اور کبہی متاخرین کی رائے سے (جو میدان تحقیق بجوی نارزد) کام لینے لگجاتے ہیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اگر خود ساختہ مجدد صاحب بریلوی امام ابو حنیفہ صاحب کے مقلد رہکر بحث کریں تو ایک منٹ نہیں چل سکتے یہہ چالاکی انہیں اسیطرح آجاتی ہے کہ حنفی مذہب کی آڑ میں شکار کرتے ہیں۔

ہان جی چاہتا ہے کہ آپکے استدلال کا جواب بہی قدرے دیا جاوے۔

علم غیب رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مسئلہ ایسا صاف اور مبین ہے کہ اسکے برابر شاید ہی کوئی مسئلہ صاف ہو قرآن شریف کی نص صریح جیسی کہ اسپر دلالت کرتی ہے کسی اور مسئلہ پر شاید ہی کرتی ہو صاف ارشاد ہے

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ یعنے اے نبی تم کہدو کہ میں اگر غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو ہر قسم کی بہلائی جمع کر لیتا اور مجہکو کبہی کوئی تکلیف نہ پہونچتی۔ یہہ آیت ایسی صاف ہے کہ اسکا ترجمہ ہی اسکا مطلب صاف بتلا رہا ہے۔ مگر مجدد صاحب اور آن کے حاشیہ نشین چونکہ علم منطق کے بہی مدعی ہیں اسلئے انکی خاطر ہم اس آیت کی تفسیر منطقی طریق سے کرتے ہیں لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ مقدم ہے اور باقی اخیر تک تالی مجموعہ قضیہ شرطیہ اور اس میں تو شبہ نہیں کہ لو کا استعمال رفع تالی کیلئے آتا ہے جس سے قیاس استثنائی برفع تالی پیدا ہوتا ہے پس تقدیر اس کلام کی یوں ہوئی کہ لو کان الرسول (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) یعلم الغیب لاستکثر من الخیر وما مسہ شیء من السوء لکنہ قد مسہ السوء ولم یستکثر من الخیر رفع تالی چونکہ مستلزم رفع مقدم ہے پس نتیجہ صاف ہے کہ ما کان یعلم الغیب غالباً بیان تک تو مجدد صاحب بہی ہم سے متفق ہوں گے کیونکہ انکا مذہب ہے کہ مستقل علم غیب رسول کو نہ تہا اور اسی مستقل کی نفی اس آیت میں کیگئی مگر وہی تہا یعنے خدا کے بتلانے سے تہا یہہ نہیں کہ بعض واقعات کا علم بتلایا تہا بلکہ کل واقعات کا علم دیا گیا تہا۔ پس اب ہمنے یہ دیکہنا ہے کہ اس قضیہ شرطیہ یا قیاس استثنائی میں جو مقدم ہے اسکا کیا مطلب اور تالی کا لزوم اسکے ساتہ کیا ہے۔ کچہ شک نہیں کہ مجدد صاحب بہی مانتے ہونگے کہ تمام مخلوق خصوصاً حضرات انبیاء علیہم السلام کو جو علوم حاصل ہوتے ہیں وہ خدا کی ذات سے وہبی ہوتے ہیں نہ کہ ذاتی آیت کریمہ لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ اسکے لئے شاہد عدل ہے پس خدا ذو الجلال نے جو بقول آپکے سید الانبیاء صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے یہہ کہلوایا کہ تم کہدو کہ میں اگر غیب کی باتیں ذاتی طور پر جانتا تو یہہ کرتا اور وہ کرتا کیا کسی کا خیال اور گمان تہا کہ آپ کو ذاتی علم ہے یا ہونا چاہئے جب نہیں تہا تو اس نفی کرانے کی کیا حاجت تہی کیسا بے لطف کلام۔ گویا اس قسم کا ہے کہ تم کہدو اگر میں خدا ہوتا تو کہانے پینے کا محتاج نہوتا۔ حالانکہ مسائل علم کے نظری ہوتے ہیں نہ بدیہی۔ علاوہ اسکے یہ بات بہی قابل غور ہے کہ اس شرطیہ میں جو تالی ہے کیا وہ مقدم کے ذاتی ہونے پر لازم ہے یا ذاتی غیر ذاتی دونوں حالتوں میں لازم ہے کچہ شک نہیں کہ آیندہ کی بہلائی کا جمع کرا اور مضرات سے

ahmadimuslim.de

جیسا ذاتی علم پر متفرع ہوتا ہے غیر ذاتی (عطائی) پر بھی متفرع ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جو کسی منڈی میں نفع سے سودا فروخت ہوتا دیکھ آیا یا کسی راستہ میں درندہ بیٹھا ہوا دیکھ پائے اور وہ اگر دونوں باتیں کسی اپنے مخاطب کو کہے تو مثبت کہنے والے کو اسکے علم کا فائدہ یہ ہوگا اس سے سننے والا بھی اسطرح نفع پا سکتا ہے اور درندہ کے گزند سے بچ سکتا ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو رب العالمین نے یہی عدم ہی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے شرطیہ کے مقدم کو بصیغہ لو کنت اعلم الغیب کیونکہ اعلم ذاتی اور غیر ذاتی دونوں کو شامل ہے ... پس مقدم اور تالی میں لزوم جب علم ہے تو دونوں قسم کے علم کا ... مقدم کو مخصوص بالذاتی کرنے کے لئے کوئی دلیل مطلوب ہوگی ... انتفاء تالی سے انتفاء مقدم ہو ... نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ ذاتی تھا نہ وہبی اور نہ کسبی۔

اعلیحضرت مجدد بریلوی نے جو آیت پیش کی ہے اگر وہ غور کرتے تو اس کا مطلب یہی ... تھا۔ اول تو حسب اصول حنفیہ مستثنیٰ یعنی الا من ارتضیٰ من رسول ... حکم نہیں ... آپ اس حکم کا ثبوت کسی اور دلیل سے کیجئے۔ دوئم بصورت حکم یہ بات قابل غور ہے کہ مستثنیٰ منہ سالبہ کلیہ ہے اوسکی نقیض موجبہ جزئیہ ہوگی نہ موجبہ کلیہ۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ بعض امور کی اطلاع رسولوں کو ہوتی ہے اور اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ آیت کریمہ لا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء اسی معنے کی تشریح کرتی ہے۔ فافہم وتدبر ان کنت من المتدبرین۔ (مجدد صاحب اگر جواب بھیجیں گے تو درج کیا جائیگا۔)

مدن الرحمٰن علیہ

آپکا سوال تو بہت ہی واضح ہے مگر بعض علماء کی تحریر جادہ اعتدال سے باہر جانے پر دوبارہ سہ بارہ آپ کو سوال یاد دلانے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی۔ صرف موضوع بحث آپکا تو یہی ہے کہ امام و مقتدی کا رابط اداء ارکان میں ہے قبولیت عدم قبولیت میں نہیں یہی وجہ ہے جہانتک مسئلہ ہذا میں غور کیا اور تحقیق کی نظر سے دیکھا اور ماہا وما علیہا آج علمائے کرام پر نظر عائر ڈالا تو یہی معلوم ہوا کہ ہر بھلے اور برے امام کے پیچھے نماز درست ہے۔ قرآن مجید کی بعض آیتوں سے اسکے جواز کا استدلال ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں بھی اسکے جواز کی تصریح پائی جاتی ہے اور محققین علمائے کرام کا بھی مسلک اسی پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ وارکعوا مع الراکعین میں یہ حکم ہوا کہ رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو۔ نماز کو رکوع کے ساتھ اللہ پاک نے تعبیر فرمایا اس لئے کہ یہودیوں کی نماز میں رکوع نہیں ہے۔ تفسیر بیضاوی و تفسیر ابو السعود میں ہے عبر عن الصلوٰۃ بالرکوع احترازاً عن صلوٰۃ الیہود۔ تفسیر جامع البیان میں ہے ای کونوا مع المؤمنین فی احسن اعمالہم وھو الصلوٰۃ عبر عن الصلوٰۃ بالرکوع لان صلوٰۃ الیہود لیس فیہا رکوع۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم اس عموم لفظ کے ساتھ ہوا اور امام جماعت مقید بقید نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ہر امام نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے اور کسی نمازی کو یہ حق نہ رہا کہ وہ امام جماعت کی اقتدا چھوڑ کے جماعت کے ختم کی انتظار میں بیٹھا رہے بلکہ یہ حکم ہوا کہ نماز پڑھنیوالوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ تفسیر کبیر میں ہے المراد صلوا مع المصلین ای فی جماعتہم۔

باقی یہ سوال کہ جماعت کیلئے امام کیسا بنانا چاہیئے چونکہ یہ موضوع بحث سے خارج سوال ہے اسلئے صحیح حدیث المنکہ خیالکم اور وہ حدیث جس میں ترغیب امام بنانے کی ارشاد ہوئی ہے اسکے جواب میں کافی وافی سمجھکر اپنی طرف اس جانب سے پہیرتا ہوں۔

ابو داؤد کے باب امامۃ البر والفاجر میں ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم براً کان او فاجراً وان عمل الکبائر یعنے نماز تم پر واجب ہے پیچھے ہر مسلمان کے وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ کبائر گناہ کا مرتکب ہو چکا ہو۔ اسی حدیث کے ہم معنے دارقطنی نے بھی روایت کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ مکحول کو ابو ہریرہ سے لقا نہیں ہے عون المعبود میں ہے وقد ورد ھذا الحدیث من طرق کما قال الحافظ واھیۃ جداً قال العقیلی لیس فی ھذا المتن اسناد یثبت یہ حدیث کئی طرق سے آئی ہے اور اسکے کل طرق جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا ازبس واہیہ ہیں عقیلی نے یہ کہا کہ اس متن میں کوئی ثابت اسناد نہیں ہیں۔ دارقطنی کی دوسری روایت کا لفظ یہ ہے عن ابن عمر قال قال رسول

نوٹ۔ ناظرین اخبار کیخدمت میں گذارش ہے کہ اس سوال وجواب کو مدنظر رکھکر ہماری تحریر کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ منہ غفرلہ۔

گلزار محمدی چھاپہ سنگہ امرتسر۔

ahmadimuslim.de

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ یعنی ہر کلمہ گو کو پیچھے نماز پڑہو اس حدیث کو بھی دارقطنی نے باسناد ضعیف روایت کیا ہے بدر المنیر میں ہے ہذا الحدیث من جمیع طرقہ لا یثبت یہہ حدیث اپنے کل طرق سے ثابت نہیں ہے سبل السلام میں بذیل حدیث جابر ولا فاجر مومنا الخ کے ہے وقد ذہب الشافعیۃ والحنفیۃ الی صحۃ امامۃ مستدلین بما یاتی من حدیث ابن عمر وغیرہ وہی احادیث کثیرۃ دالۃ علی صحۃ الصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر الا انہا کلہا ضعیفۃ وقد عارضہا حدیث لا یؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ ونحوہ وہی ایضا ضعیفۃ قالوا فلما ضعفت الاحادیث من جانبین رجعنا الی الاصل وہی ان من صحت صلوٰتہ صحت امامتہ وایدذالک فعل الصحابۃ فانہ اخرج البخاری فی التاریخ عن عبد الکریم انہ قال ادرکت عشرۃ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصلون خلف ائمۃ الجور ویؤیدہ ایضا حدیث مسلم کیف انت اذا کان علیکم امراء یؤخرون الصلوٰۃ عن وقتہا او یمیتون الصلوٰۃ عن وقتہا قال فما تامرنی قال صل الصلوٰۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ فقد اذن بالصلوٰۃ خلفہم وجعلہا نافلۃ لانہم اخرجوہا عن وقتہا وظاہرہ انہم لو صلوہا فی وقتہا لکان مامورا بصلاتہا خلفہم فریضۃ یعنی شافعیہ اور حنفیہ کا مذہب باستدلال حدیث ابن عمر یہہ ہے کہ امامت فاجر کی صحیح ہے اور اس باب میں بہت حدیثیں ہیں جو نیک و بد امام کے پیچھے نماز پڑہنے کی صحت پر دال ہیں مگر انکے کل طرق ضعیف ہیں اور حدیث لا یؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ اور اسکے مثل اور حدیثیں ان کے معارض ہیں اور یہہ بھی ضعیف ہیں پس محدثین نے یہہ کہا ہے کہ جب دونوں جانب کی حدیثیں ضعیف ہیں تو ہم اصل کی طرف رجوع ہوں گے اور وہ اصل من صحت صلوٰتہ صحت امامتہ ہے یعنے جسکی نماز موافق بیان کتاب وسنت کے صحیح ہے اسکی امامت بھی صحیح ہے اور فعل صحابہ اس اصل کو تائید کرتا ہے اور امام بخاری تاریخ میں فرماتے ہیں کہ عبد الکریم نے کہا کہ مینے دس صحابہ کو محمد صلعم سے پایا کہ وہ لوگ ظالم امام کے پیچھے نماز پڑہتے تھے اور مسلم کی حدیث بھی اسکی موید ہے کہ حضور انور صلعم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم پر ایسے امام ہوں گے کہ وہ لوگ نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر پڑہیں گے یا نماز کو وقت سے مار کر پڑہیں گے صحابہ نے کہا کہ آپ میرے لئے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم نماز کو وقت پر پڑہو لو اگر پھر ان کو نماز پڑہتے پاؤ تو ان کے شامل پڑہ لو یہہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ پس حضور انور نے انکے پیچھے نماز پڑہنے کا حکم دیا اور اس نماز کو نافلہ قرار دیا۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے اس نماز کو وقت سے خارج کر دیا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرتے تو البتہ یہہ لوگ ان کے پیچھے فریضہ ہی پڑہنے کے مامور ہوتے۔

حافظ ابن حجر اور عقیلی اور صاحب بدر المنیر اور صاحب سبل السلام کے کلام سے واضح ہے کہ احادیث مذکورہ بالا مع اپنے شواہد کے باسناد ضعیف ہیں اور ان کے کل طرق واہیہ ہیں اور یا بہ البحث مسئلہ میں عدم جواز اقتدا کی حدیثیں بھی بقول صاحب سبل السلام ضعیف ہیں پس موافق و مخالف احادیث کے کل طرق جبکہ ضعیف اور واہی ہیں تو ان دونوں میں سے کسی کے ساتھہ استدلال صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ صحت استدلال کے لئے صحیح حدیث ہونی چاہئے بنا بر این جواز یا عدم جواز امامت فاسق فاجر مبتدع مفتون کا مقتدی کے حق میں استدلال ان موافق و مخالف احادیث کے ساتھہ صحیح نہیں ہے پس جبکہ دونوں جانب کی حدیثیں باسناد ساقطۃ الاعتبار ٹھیریں تو اب دیکھنا ہے کہ ان روایات مذکورہ کے کسی جانب کی مزید کوئی صحیح روایت ہے یا نہیں یا بقول اصول اذا تعارضا تساقطا اور نیز بوجہ اسناد واہیہ کے وہ روایتیں اصلا قابل احتجاج ہی نہیں ہو سکتیں اس خصوص میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جواز اقتدا کی موید حدیث مسلم کی ہے جو پہلے معہ ترجمہ لکھی جا چکی ہے اس روایت سے صحت اقتدا پر استدلال صحیح ہو سکتا ہے وجہ استدلال یہہ ہے کہ بے وقت نماز پڑہنے والا مثلا نماز ظہر کو عصر کے وقت میں ادا کرنے والا ہو جیسا کہ مسلم کی روایت سے مستفاد ہوتا ہے اور ابو داؤد میں بروایت عبادہ بن صامت اسکی تصریح آچکی ہے انہا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلہم اشیاء عن الصلوٰۃ لوقتہا حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوٰۃ لوقتہا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہے اور ایسا ارتکاب شرعا فسق و فجور میں داخل ہے معہذا حضور انور نے ایسے امام کی اقتدا کی اجازت دی اور یہہ فرمایا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ پس اگر اقتدا ایسے امام کی قبولیت میں کچھہ بھی اثر انداز ہوتی تو آپ ہرگز ایک عبث فعل کی ہدایت صحابہ کو نہ فرماتے اور نہ یہہ فرماتے کہ یہہ نماز تیری نافلہ ہوگی اور جواز اقتدا کی موید بخاری کی روایت ہے جو ابو ہریرہ سے مروی ہے اسکا لفظ یہہ ہے یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولہم وان اخطؤا فلکم وعلیہم اور ابو داؤد میں عقبہ بن عامر سے بایں لفظ مروی ہے من

ahmadimuslim.de

امام الناس فاذا جاب الوقت فلا - ولھم ومن انتقص من ذالك شيئاً فعلیہ ولا علیھم یعنے لوگ تمہاری امامت کرینگے اگر وہ لوگ صواب پر ہونگے یعنے وقت پر نماز پڑہینگے تو نماز کا ثواب انکو اور تم کو ہوگا اگر خطا کرینگے یعنے نماز بے وقت پڑہینگے تو ثواب نماز کا تم کو ہوگا اور وزر اس خطا کا ان پر ہوگا۔ ایک اور روایت میں ابو داؤد کے قبیصہ بن وقاص سے مروی ہے اسکا لفظ یہہ ہے تکون علیکم امراء من بعدی یوخرون الصلوٰۃ فھی لکم وھی علیھم فصلوا معھم ماصلوا القبلۃ اس حدیث میں آپنے یہہ حکم نافذ فرمایا کہ بے وقت نماز پڑہنے والے امام کے ساتھہ نماز پڑھ لیا کرو جب تک وہ قبلہ رخ نماز پڑہتے رہیں۔ استقبال قبلہ کی قید سے ثابت ہوا کہ اہل کتاب کے پیچھے نماز درست نہیں ہے یہودی امام کی اقتداء اسلئے درست نہیں کہ انکی نماز میں رکوع نہیں ہے اور استقبال قبلہ محمدیہ نہیں اور نصرانی امام کی اقتداء اس وجہ سے درست نہیں ہے کہ وہ بھی اہل اسلام کے قبلہ کیجانب نماز پڑہنے کے مامور نہیں انکا قبلہ خلاف قبلہ اہل اسلام کے ہے یہی امت محمدیہ کی وہ جماعت جو کہ مسلمان ان کے گہر میں پیدا ہوئی اور آگے چلکر دین محمدی سے مرتد ہوگئی معہذا اپنے کو مسلمان جانتی ہے چونکہ وہ فاسق وفاجر گروہ سے خارج ہوکر کفر کے احاطہ میں جا پہونچی ہے اسلئے اُسکے پیچھے بھی نماز درست نہیں ہے۔ رہا صحابہ وتابعین کا تعامل اور ائمہ مجتہدین وعلماء کرام کا مسلک صورت مسئولہ مندرجہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء میں یہہ ہے کہ بدعتی اور فاسق وفاجر امام کے پیچھے نماز درست ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ میں عبد الکریم کا قول نقل فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ میںنے دس صحابہ کو ظالم اماموں کے پیچھے نماز پڑہتے دیکھا بخاری کے باب امامۃ المفتون والمبتدع میں عن عبید اللّٰہ بن عدی بن خیار انہ دخل علی عثمان بن عفان وھو محصور فقال انك امام عامۃ ونزل بك ماتری ویصلی لنا امام فتنۃ ونتحرج فقال الصلوٰۃ احسن مایعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساءتھم عبید اللہ حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور آپ محصور تہے عرض کیا کہ آپ تمام لوگوں کے امام ہیں اور مصیبت میں گرفتار ہیں اور امام فتنہ (یعنے خوارج کا امام) نماز پڑہاتا ہے اور ہم لوگ اُسکی اقتدار کو گناہ سمجہتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز لوگوں کے

عمدہ ہی تر بلفظ بلکہ جسکو آپنے نو تہ ببے وبیلی حیو ٹر دیا۔ (اڈیٹر)

اور عملوں سے اچھا عمل ہے پس جب لوگ اچھا عمل کریں تو اُنکے ساتھہ ہوکر اچھا عمل کرو اور جب بُرا عمل کریں تو اُنکے بُرے عمل سے اجتناب کرو۔ اور بخاری کے اسی باب میں ہے قال الحسن صل وعلیہ بدعتہ اور اُسکی شرح فتح الباری میں ہے ان الحسن سئل عن الصلوٰۃ خلف صاحب البدعۃ فقال الحسن صل خلفہ وعلیہ بدعتہ یعنے امام حسن بصری بدعتی کے پیچھے نماز پڑہنے سے پوچھے گئے تو فرمایا کہ اُسکے پیچھے نماز پڑھ لو اور اُسکی بدعت کا وزر وگناہ اُسکی گردن پر ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں وکان ابن مسعود وغیرہ یصلون خلف الولید بن عقبۃ بن ابی معیط وکان یشرب الخمر حضرت عبد اللہ بن مسعود صحابی وغیرہ ولید بن عقبہ کے پیچھے نماز پڑہا کرتے تہے حالانکہ وہ شرابی تہا۔ نیز اُسی شرح میں یہہ بھی لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رح اہل سنت وجماعت کے مذہب سے پوچھے گئے تو فرمایا کہ ہم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو افضل جانتے ہیں اور حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کو دوست رکہتے ہیں اور موزوں پر مسح کرنے کو جائز جانتے ہیں اور ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑہ لیتے ہیں (یعنے اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے)۔

فقہ اکبر میں امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں الصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر من المومنین جائزۃ یعنے ہر نیک وبد مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے۔

بحر الرائق کے باب الامامۃ میں بحوالہ صحیح بخاری یہہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رض حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز پڑہا کرتے تہے حالانکہ پکا فاسق تہا جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے اور مصنف یعنی صاحب کنز الدقائق نے فرمایا کہ حجاج اپنے زمانہ کا بڑا فاسق ہے اور حسن بصری نے فرمایا کہ تمام امت اگر اپنی اپنی کل برائیوں کو لائیں اور ہم اکیلے حجاج کی بُرائیوں کو پیش کریں تو ہم ہی سب پر غالب آوینگے۔ مرقاۃ میں ہے ابن عمر وانس رضی اللہ عنہما حجاج کے پیچھے نماز پڑہا کرتے تہے یہاں یہہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ابن عمر حجاج کے خوف سے پیچھے نماز پڑہ لیا کرتے ہونگے اسکے جواب میں صاحب مرقاۃ فرماتے ہیں واحتمال الخوف یمنعہ ان ابن عمر کان لایخافہ لان عبد الملك کان ممتثلا لما یامرہ بہ ابن عمر فیہ وفی الحجۃ ومن ثم کان یجعل امر الحجاج باتباعہ فیہ یعنے احتمال خوف کو یہہ امر مانع ہے کہ ابن عمر حجاج سے ڈرتے نہ تہے اسلئے کہ عبد الملك خلیفہ خود ابن عمر کا فرمان بردار تہا اور حکم مانتا تہا جو حکم کہ حجاج یا غیر حجاج کے بارے میں ہوتا اور اسیوجہ سے وہ حج کا کام انہیں کے متعلق کرتا تہا

یادگار
مرزا کی زن
اور بڑی
لکہکر مرزا
کی گئی ہے
قادیانی
انکو تو مرز
یہہ رسالہ
مرتب کے
وہ قیمت
ہیں ٹھیک
پہچے میں

اور شاہ جہان کو حکم دیتا کہ اس بارے میں تم انکی پیروی کرنا۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فمن ترک الجمعۃ والجماعۃ خلف الامام الفاجر فہو مبتدع عند اکثر العلماء۔ جو امام فاجر کے پیچھے جمعہ و جماعت پڑھنا چھوڑ دے وہ اکثر علماء کے نزدیک بدعتی ہے۔

ان تحاریر لاحقہ و سابقہ سے واضح ہوا کہ شریعت محمدیہ میں نماز ہر نیک و بد کے پیچھے پڑھ لینا درست ہے اور ان تحاریر سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ امام کے لئے عدالت شرط نہیں ہے جیسا کہ روافض قائل ہیں۔ و من ادعی فعلیہ البیان۔

(تحریرہ ابو المعالی محمد علی مدرس مدرسہ رحمانیہ سلطانپور انابود)

ڈاکٹر عبد الحکیم خان اور مرزا صاحب قادیان

قادیان کے اخبار الحکم کا اڈیٹر الحکم ۱۴ جون کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کی پیشگوئی ۴ر اگست کو مرزا کے مرنے والی کی تکذیب چونکہ پیسہ اخبار اور اہلحدیث دونوں نے کر دی ہے اسلئے یہ دونوں جیوٹے ہیں۔ پس پہلے وہ آپس میں فیصلہ کریں۔ مگر آپ سے معلوم نہیں کہ ہماری کوئی نزاع ہی نہیں جسکا ہم فیصلہ کریں ہم دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے متعلق مرزا کا الہام تہا کہ ڈاکٹر صاحب مرزا کی زندگی میں ضرور مرینگے اور میری نسبت تو یہ ایسا تہا کہ اگر میری (مرزا کی) زندگی میں ثناء اللہ کو طاعون و ہیضہ وغیرہ نہوا تو میں (مرزا) خدا کی طرف سے نہیں۔ پس ہم دونوں ان دونوں پیشگوئیوں کے مطابق مرزا کو جہوٹا کہکر اسکی دجالی ذریت کا سر کچلنے پر متفق ہیں۔ باقی رہی ڈاکٹر صاحب کی ۴ر اگست والی پیشگوئی وہ اگر نہو ئی تو اسپر کوئی امر موقوف بہی نہیں جبکہ دجال اکبر کا اپنا منہ مانگا فیصلہ موجود ہے تو کسی اور کی کیا حاجت ہے؟

نوٹ۔ دو دنیا کی تحریرات ختم ہونے پر سب کا ایک ساتھ جواب دیا جائیگا الہٰی وہ جو کچہ کہنا چاہتے ہیں کہہ لیں۔ اتنا یاد رہے کہ دجال اکبر سے زیادہ نہ کہہ سکیں گے۔

اطلاع۔ ڈاکٹر صاحب کی تصحیح الہام آئندہ ہفتہ درج ہوگی انشاء اللہ۔

اہلحدیث کو وہابی کہنے کی ممانعت

بہت سے احباب نے دریافت کیا کرتے ہیں کہ کس عدالت میں فیصلہ ہوا تہا کہ اہلحدیثوں کو وہابی نہ کہا جاوے۔ اگرچہ وہابی کا لفظ بقول حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم دینداروں کے لئے مخصوص ہے (دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۳) تاہم اصل حال سے آگاہی کرنے کے لئے اصل حکم شائع کیا جاتا ہے۔

۱۸۸۶ء میں اہلحدیثوں نے بسرکردگی مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایک محضر نامہ اس مضمون کا دیا تہا کہ سرکاری کاغذات میں ہمکو اہلحدیث لکہا جایا کرے۔ وہابی یا غیر مقلد نہ کہا جاوے۔ اس عرضداشت کے جواب میں جو حکم آیا اس کی نقل ہمارے مکرم مولانا سید ابراہیم شاہ صاحب متولی جامع مسجد جبلپور نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بہیجی ہے جو درج ذیل ہے۔

FROM No 127

W. M. Young Esqre,
Secretary to the Government
of the Punjab

To
Maulvi Abu Said Mohammad Husain
Editor of the Ashaat-ul-Sunnah
Lahore

D/ Lahore 19th January 1887.

Sir,

In reply to your letter No 195 of the 12th May last, asking that the use of the expression Wahabi in reference to members of the community, which you claim to represent may be prohibited in Government orders.

I am directed to forward the enclosed copy of a letter No 1758 dated the 3rd ultimo from the officiating Secretary to the

ahmadimuslim.de

Government of India, in the Home Department, sanctioning the discon-tinuance of the use of the term Wahabi in official correspondence.—

2. I return the books received with your letter No 547 of the 21st September last, together with the original signed notice which you have been good enough to submit in your subsequent letters for the perusal of Government.

I have the honor to be
Sir
Your most obedt Servant
[signature]
for Secretary to the Govern-ment of the Punjab

Copy of a letter No 1758 dated the 3rd December 1886 from the officiat-ing Secretary to the Government of India Home Department to the Secretary to the Government of the Punjab

---

In reply to your letter No 144 dated the 8th June last I am directed to say that the Governor General in Coun-cil is pleased to express his concur-rence with the views of Sir C. A. Achison that the use of the term Wahabi should be discontinued in official correspondence.

ترجمہ: صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۳۷ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۸ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعت السنہ لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لئے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جاوے ہم آپ کو نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ بھیجتے ہیں جس میں منظوری دی گئی ہے کہ آئندہ سرکاری کاغذات میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔

(۲) کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء معہ اصلی دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے بھیجی تھیں واپس کیجاتی ہیں۔

ترجمہ چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائمقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۴۴ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی۔ آئی۔ ایچی سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔

انجمن تبلیغ الاسلام علیگڈھ

یہ انجمن جس غرض سے قائم ہوئی ہے اسکا اظہار اسکے نام ہی سے ہوتا ہے اسکی رپورٹ نمبر ۱ ہمارے سامنے ہے جس میں جناب نواب وقارالملک۔ تہمیر فرزانہ اور دیگر ذی ل بزرگوں کی شمولیت انجمن کی ترقی اور بہبودی کیلئے کافی ضمانت ہے۔ انجمن موصوف کی بنیاد یوں ہوئی تھی کہ ہمدرد اسلام ڈاکٹر اشرف خان صاحب علیگڈھی سلسلہ اسلامی تبلیغ اور اشاعت ہمیشہ اپنے ذمہ سے کیا کرتے تھے ایک دفعہ ان سے کہا۔ کہ اکیلے کا کام اکیلا ہوتا ہے آپ ایک انجمن اسلام کے لئے قائم کریں انکو بھی یہ تجویز پسند آئی چنانچہ انہوں نے بمشورہ محب مخلص منشی سعید احمد صاحب مالک مطبع احمدی علیگڈہ ایک انجمن قائم کی جس میں انکو یہانتک کامیابی ہوئی کہ آج ہم انجمن کے

۱۲۱۴ ۔۔ ۔۔ ۔۔ رکھہ سورجنگی	۱۳۲۵ ۔۔ ۔۔ ۔۔ پرپوار
۱۲۱۶ ۔۔ ۔۔ ۔۔ مانڈلے۔	۱۳۳۳ ۔۔ ۔۔ ۔۔ کنوا۔
۱۳۰۷ ۔۔ ۔۔ ۔۔ بوڈھانہ	۱۳۴۲ ۔۔ ۔۔ ۔۔ فیروزپور
۱۳۱۶ ۔۔ ۔۔ ۔۔ کوٹلہ سلطان سنگھ	۱۳۶۳ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سنگڈا۔
۱۳۲۳ ۔۔ ۔۔ ۔۔ جانی کھیرا	۱۳۸۸ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ناگورم

ممبروں مین علیگڈھ کالج کے معزز عہدہ دار اور ٹرسٹیون کے اسمائے گرامی بہی دیکھتے ہین۔ مگر ہم اس امر کو نہایت ہی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ انجمن موصوف کی منتظمہ کمیٹی مین ڈاکٹر اشرف خان صاحب کا نام نہین ہے کیا سکرٹری صاحب ہم کو اسکی وجہ بتلادینگے بہرحال ہماری دعا ہے کہ خدا اس انجمن کو اور اسکے سوا جو انجمن اس غرض کے لئے قائم ہوا ور ا سکے سوا مسلمانون کی ہر ایک نیک تحریک کو بابرکت کرے آمین

حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جولائی مین ختم ہے۔ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آیندہ اخبار کی خریداری منظور نہو یا چند روز مہلت چاہتے ہون تو بواپسی ڈاک اطلاع بخشین تاکہ وی پی واپس ہونے سے مطبع کا نقصان نہو۔

مینیجر

۳۲۴ ۔۔ ۔۔ ۔۔ بستی غزان	۸۳۳ ۔۔ ۔۔ ۔۔ پٹیالہ۔
۳۴۳ ۔۔ ۔۔ ۔۔ بٹیالہ	۸۳۷ ۔۔ ۔۔ ۔۔ عبدالصمد پور
۳۸۳ ۔۔ ۔۔ ۔۔ میونانگ	۸۴۴ ۔۔ ۔۔ ۔۔ نارنول۔
۴۴۴ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اودھیان	۸۴۴ ۔۔ ۔۔ ۔۔ مدھوپور۔
۵۱۱ ۔۔ ۔۔ ۔۔ باندہ	۸۵۷ ۔۔ ۔۔ ۔۔ تیلن بارہ
۶۱۶ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اٹرولہ۔	۹۲۶ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سہسرام
۶۲۰ ۔۔ ۔۔ ۔۔ کیمپ بریلی	۱۰۰۵ ۔۔ ۔۔ ۔۔ چک نمبر ۴۹۳
۶۲۵ ۔۔ ۔۔ ۔۔ مگوسی۔	۱۱۲۲ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سیالکوٹ
۶۲۸ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سروجی۔	۱۱۹۲ ۔۔ ۔۔ ۔۔ کیمپ پٹھانکوٹ
۷۰۶ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سیوان	۱۱۹۴ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سیالکوٹ
۷۱۰ ۔۔ ۔۔ ۔۔ شیخ علی پو	۱۱۹۵ ۔۔ ۔۔ ۔۔ گڑھ گور۔
۸۱۴ ۔۔ ۔۔ ۔۔ مواڑ۔	۱۱۹۶ ۔۔ ۔۔ ۔۔ احمدپور شرقیہ
۸۲۰ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سوہاگپور	۱۲۰۰ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ننگون۔
۸۲۲ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ایبٹ آباد	۱۲۰۱ ۔۔ ۔۔ ۔۔ لبی۔
۸۲۵ ۔۔ ۔۔ ۔۔ کاگ تارڑ	۱۲۰۲ ۔۔ ۔۔ ۔۔ جانتی گڈھ۔
[illegible] ۔۔ ۔۔ ۔۔ مالیرکوٹلہ	۱۲۱۰ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ملتان۔

خلیفہ قادیانی جواب دے

اخبار وطن مین ایک چٹھی چھپی ہے جو درج ذیل ہے

ایک احمدی کا لطیف خط — بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وطن لاہور تسلیم۔ بعض مخالفین جماعت احمدیہ اپنی کوتاہ نظری سے یہ اعتراض کرتے ہین کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی بہت سی پیشگوئیان پوری ہونے سے رہ گئین۔ مگر یہ حرف جماعت احمدیہ کے نور ایمان کے امتحان کیلئے ایسا ہوا ہے۔ کہ بعض پیشگوئیان پوری نہین ہوئین اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ سے پوری ہون گی۔ مثلاً منارہ کی تعمیر براہین احمدیہ کی تکمیل وغیرہ وغیرہ۔ البتہ دو تین پیشگوئیون کے پورا ہونے سے بظاہر کسیقدر اشکال معلوم ہوتا ہے منجملہ اسکے زلزلہ ساعۃ کی پیشگوئی ہے مگر ان معترضین کم فہم کو سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت اقدس کا در حقیقت انتقال نہین ہوا۔ اور جب یہہ زلزلہ آئیگا جسکی خبر دی گئی ہے تو قبر شریف مین حضرت اقدس کو اسکا کامل احساس ہوگا۔ دوسری اہم پیشگوئی مرزا احمد بیگ کی بیٹی کے نکاح کے متعلق ہے۔ اور غالباً یہ پیشگوئی بہی اس طرح پوری ہو جاویگی کہ حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالے اس سے نکاح فرمائین گے۔ اور بفحوائے احکام سنت حضرت ام المومنین بعد انقضائے مدت عدت حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح کے نکاح مین آجائین گی اور غلام حلیم انکے بطن سے پیدا ہوگا۔ اسطرح پر انشاء اللہ تعالے یہ پیشگوئی بہی پوری ہو کر رہیگی پہر مخالفین جو خدا کی باتون سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے ہین پشیمان اور نادم ہو جائین گے۔ اور انکو خدا کی قدرت کا دوسرا نمونہ نظر آئیگا جسکی بابت حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے الوصیت مین مفصل ذکر کیا ہے۔ خادم احمدی از پٹیالہ

اہلحدیث۔ خلیفہ صاحب قادیانی سے استفسار کیا جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے کہ واقعی ایسا کرنے کا آپ لوگون کا ارادہ ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد جواب سے اطلاع بخشیں گے

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۱۸۳ - ڈاکخانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے اُسکا منافع یا سود لینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۵۰۶ اسکرال)

ج نمبر ۱۸۳ - علماء کرام اسکا مدلل جواب لکھیں تو درج کیا جاویگا۔

س نمبر ۱۸۴ - چیتے کی کھال پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۴ - پاک صاف ہو تو جائز ہے مگر ایک حدیث میں درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۸۵ - ہندو کے گھر کا پکا ہوا کھانا وغیرہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض ہندو اور سکھ خاصکر جو ہم کو کہلاتے ہیں ... شرع میں لوگ مشرک ہیں اور دنیوی طور پر وہ مسلمانوں کو ... نہیں۔

ج نمبر ۱۸۵ - اسلام میں چھوت نہیں ہے پس اگر ہندو ... کا کھانا حلال اور برتن وغیرہ پاک ہے تو کھا لینا جائز ہے۔ جبکہ وہ کھلاتے ہیں۔ اگر وہ مسلمانوں سے چھوت کرتے ہیں تو بے دلی کرتے ہیں ہم کو حکم ہے کہ لا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوی (کسی قوم کے رنج سے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا کرو بلکہ ہمیشہ انصاف کیا کرو)

س نمبر ۱۸۶ - پنجاب میں اکثر جگہ ایک قوم مصلی ہیں۔ یہ کام میلا اٹھانے کا کرتے ہیں اور مذہباً مسلمان ہیں۔ بلحاظ شرع اور بلحاظ صفائی انکے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۶ - مصلی اُس قوم کو کہتے ہیں جو ہندوؤں سے مسلمان ہو کر کام یہی کرتے ہیں۔ ... اُن کا مسلمان ہوتا ہے پس بلحاظ شریعت وہ مسلمانوں کے بھائی ہیں ... کراہت ان کے میلے پن سے ہو تو کوئی ... نہیں قرآن شریف میں ہے لیس علیکم جناح ان تأکلوا جمیعا او اشتاتا یعنی مل کر کھاؤ یا علیحدہ علیحدہ کھاؤ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن یہ نہ کرنا چاہئے کہ کوئی شخص اُن کے ہاتھ کا یا اُن کے ساتھ کھائے تو اُسکو بھائی لوگ طعن کریں۔

س نمبر ۱۸۷ - مرد کو سونے کے بٹن اور انگوٹھی پہننا جائز ہے یا نہیں؟ ایسی جگہ جہاں ان چیزوں کا عام رواج ہو۔

ج نمبر ۱۸۷ - سونے کا کوئی زیور بھی مرد کو جائز نہیں حدیث شریف میں منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۸۸ - ہارمونیم باجا بجانا جائز ہے یا نہیں۔ اور اُس کے ساتھ گانا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۸ - ہارمونیم ہو یا کوئی ہو باجا بجانا اور باجہ کے ساتھ گانا ہر قسم کا منع ہے۔ حدیث میں ہے کہ مجھے حکم کیا گیا ہے کہ ہر قسم کے لہو و لعب کے سامان توڑ دوں۔

س نمبر ۱۸۹ - نماز ظہر و عصر ملا کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۹ - سفر میں جائز ہے حضر میں بھی بعض علماء کا مذہب جواز کا ہے۔ لیکن حضر میں جمع صوری ہو تو اولیٰ ہے یعنے ظہر کو اخیر کرکے اور عصر کو اپنے وقت کے شروع میں پڑھے تو اسکو جمع صوری کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۹۰ - اگر بذریعہ ریل مسافت طے ہو اور مسافر بآرام تمام ایک گھر سے دوسرے گھر پہنچ جائے اور وہاں چند روز قیام رہے تو نماز قصر ادا کرنا چاہئے یا پوری نماز؟ اگر مسافر پڑھے تو کیا ہرج ہے۔

ج نمبر ۱۹۰ - میری ناقص تحقیق میں قصر کرنا جائز ہے واجب نہیں پس اگر پوری پڑھے تو جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض دفعہ پوری پڑھی (مشکوۃ باب صلوۃ الخوف فصل اول حدیث جابر ملاحظہ ہو) اور حضرت عثمان۔ عائشہ وغیرہ رضی اللہ عنہم بھی سفر میں پوری پڑھتے تھے۔

س نمبر ۱۹۱ - اگر ایک جانور حلال مثلاً بکری بیمار ہو اور امید زیست نہ ہو بیماری اندرونی ہو اُسکا ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ذبح کیا جائے تو اُسکا گوشت حلال ہے یا حرام۔

ج نمبر ۱۹۱ - بیشک حلال ہے کوئی مانع نہیں جبکہ شیر اور بھیڑئیے کے منہ سے بچا کر ذبح کرکے کھا لینا حلال ہے۔ قرآن شریف میں ہے الا ما ذکیتم تو بیمار کو کھانا کیوں منع ہے۔ ہاں اگر کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس سے کھانے والے کی صحت بگڑنے کا احتمال ہے تو طبی طور پر نہ کھائے۔ مگر شرعی طور پر جائز ہے۔

۳ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

اطلاع ہر فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا ثناء اللہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ جالندھری کا دادا فوت ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہم اغفرلہ

حاجی عبدالله (؟) صاحب سوداگر ... ضلع گیا کا انتقال ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ اللہم اغفرلہ

پچاس روپیہ منی آرڈر جو دفتر اہلحدیث کے چٹھی رسان کہا گیا تھا جس کے لئے [?] ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ ۲۲ جون کو وصول ہو گئے۔ صرف دو پیسے باقی ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا مضمون پیغام صلح لاہور میں ۲۱ جون کو سنایا گیا۔ مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم ہندوؤں اور آریوں کے سب بزرگوں کو مانتے ہیں وہ بھی ہمارے بزرگوں کو مانیں۔ ہم گائے کا گوشت بھی چھوڑ دینگے (مفصل آئندہ)

بابو پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب صدر جلسہ تھے۔ مرزا صاحب کی کرامت سے صدر جلسہ کو اثناء جلسہ ہی میں بخار ہو گیا اور وہ اٹھ کر چلے گئے۔ مضمون ناتمام رہا۔ (کیا خوب زندہ تو معجزے دکھاتے تھے۔ مرے کرامت ہی سہی)

حضور نظام نے کمال فیاضی سے مدرسہ عربی دیوبند کی امداد ایک سو پچیس ماہوار کی بجائے دو سو پچاس فرما دی ہے۔

طاعون سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۹ ماہ رواں میں ۱۱۰۵ موتیں ہوئیں ان میں سے پنجاب میں صرف ۶۵۴ اموات ہوئیں۔

قسمت پٹنہ کو دو کمشنریوں پر تقسیم کرنے کی تجویز وزیر ہند نے منظور فرمائی۔ ۳ اضلاع پٹنہ، گیا اور شاہ آباد کی ایک کمشنری پٹنہ ڈویژن کے نام سے قائم ہوگی۔ یہ تینوں اضلاع دریائے گنگا کے جنوب میں واقع ہیں۔ اس قسمت کا صدر مقام بانکی پور ہوگا۔ اس تجویز پر اب جلد عملدرآمد کر دیا جائیگا۔

دوسری قسمت کا نام ترہٹ ڈویژن ہوگا۔ اس میں چار اضلاع مظفر پور، دربھنگا، چمپارن اور سارن شامل ہونگے۔ یہ سب اضلاع دریائے گنگا کے شمال میں ہیں۔ اس قسمت کا صدر مقام مظفر پور ہوگا۔

مولائے عبدالعزیز کی فوج نے الغظر میں بغاوت کر کے مولائے حفیظ کو سلطان مراکو تسلیم کر لیا۔ اب مجبوراً فرانس اور سب سلطنتوں کو مراکو کے متعلق اپنی اپنی حکمت عملی بدلنی پڑیگی۔

شاہ ایڈورڈ اور زار روس کے مقام ریوال میں باہم ملاقات کرنے سے قسطنطنیہ میں عظیم اثر پیدا ہوا ہے اور وہاں خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات کا مشرق قریب کے معاملات پر نہایت اہم اثر پڑیگا۔

کابل کے شہر شور بازار میں ۷ جون کی شب کو سخت آگ لگی ایک سو سے زائد دوکانیں جلکر راکھ ہو گئیں۔

مونگیر گنج کے شیعہ اور سنیوں کے مقدمہ میں چھ آدمیوں کو ایک ایک سال اور ایک کو چھ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

خوست میں ایک کوئلہ کی کان کے پھٹنے سے گذشتہ منگل کے روز بیس آدمی دب گئے۔ اُن کی لاشیں بمشکل نکالی گئیں۔

اردبیل سے ایک تار پایہ تخت روس میں موصول ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے اندر کردوں نے ۲۸ گاؤں تاخت و تاراج کر ڈالا۔ لوگ بھاگ کر روسی قونصل خانہ میں پناہ لے رہے ہیں۔

قحط کی تازہ ترین رپورٹ مظہر ہے کہ امدادی کام پر ۱۳۰۰۴۰۰ آدمی ہیں ہفتہ گذشتہ کے اندر ۳۰۰، کی کمی ہوئی ہے۔ صوبجات متحدہ میں آدمیوں کی تعداد ۱۰۵۱۰۰۰ ہے۔ ریاست ہائے وسط ہند ۱۲۸۹۰۰۔ بنگال ۴۵۳۰۰۔ ممالک متوسط ۳۷۰۰۰۔

نامہ نگار کے نام طہران سے تار پہنچا ہے کہ وہاں عام طور کام بند ہے۔ شہر کے باہر شاہی کیمپ میں فوج روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

پارلیمنٹ ایران نے ایک یادداشت تیار کی ہے جو ہز میجسٹی شاہ معظم کے حضور میں پیش کی جائیگی جس میں شاہی فرمان کے وعدے اور آئین سے بہت سی خلاف ورزیاں دکھائی گئی ہیں۔ اور درخواست کی گئی ہے کہ عوام الناس کا اعتبار حاصل کرنے میں جلالتمآب ہماری امداد کریں۔

اوفا کے شیخ الاسلام نے روسی گورنمنٹ کی منظوری سے اپنے علاقہ کے دس اسلامی دیہات میں شراب فروشی کی دکانیں بند کرا دی ہیں۔

رائٹر خبر ہے کہ انگولا (افریقہ) میں سخت قحط پھیلا ہے۔ تقریباً ۴ ہزار آدمی قحط سے مر گئے۔ اور سرکار کی طرف سے ۵۰ ہزار آدمیوں کو خوراک دی جاتی ہے۔

طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ کے ڈپوٹیشن کے جواب میں شاہ معظم نے ایک طول طویل اور پرزور تقریر کی اور کہا کہ میرے اجداد نے ملک کو بزور شمشیر فتح کیا تھا اور میں اس کیلئے تیار نہیں ہوں کہ تلوار سے حاصل کیے ہوئے ملک کو اپنے قبضہ سے نکلنے دوں۔

اسلام اور برٹش لا یعنی قوانین انگریزی اور سیاست محمدیہ کا مقابلہ کر کے دکھلایا گیا ہے کہ اسلامی احکام ہی فلاح رعیت کا بہترین علاج ہیں قیمت ۳ر

وہ مرثیہ خوان قوم و ملت

جو تیرہ ...

کی پولٹیکل ۔ سوشیل اور مذہبی اصلاح ہے ۔ اور جسکو ہر حیثیت
بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے یہ کہنے کی
ضرورت نہیں کہ "اخبار وکیل" ہے ۔ یہ ہفتہ میں دو بار امرتسر سے
شائع ہوتا ہے ۔ اب تک اس کی قیمت بلا استثنا چھ اور آٹھ روپیہ سالانہ
تھی ۔ مگر ہمیں تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہ قیمت بہی گراں
ہے ۔ لہذا اب جون سے اواخر نومبر تک کے لئے چار اور چھ روپیہ قیمت
قرار دی جاتی ہے یعنی پچاس روپیہ سے کم آمدنی والوں اور طلبا سے للعہ
فعہ سے زیادہ آمدنی والے احباب سے لیے ۔ اگر اس عرصہ میں ایکہزار
خریداروں کی فرمائش ہوگی تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائے گی
موجودہ حالت میں عیر محصول ڈاک نکال دینے کے بعد جو اصلی قیمت
رہ جاتی ہے کیا اس سے بہی زیادہ رعایت ممکن ہے؟

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

نظر مردان بر حقوق نسوان

یہ کتاب قرآن و حدیث اور فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ
جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں علامہ مولانا سراج الدین احمد
صاحب چہترپوری سلمہ نے حال کے ان لامذہبان کی ہینہ کی تحریرات کے
جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکہی ہے جو پردہ جائز کے مخالف ہیں ۔
کتاب موصوف باعتبار مضامین اور لکہائی چہپائی و کاغذ کے اعلےٰ درجہ
درجہ کی ہے لہذا اہل اسلام حضرات اسکی خریداری میں بہت جلد حصہ
لیں قیمت صرف معہ محصول ۔ المشتہر منیجر اخبار صحیفہ بجنور

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت ۔ قیمت ۔

فتوحات اہل حدیث ۔ چیف کورٹ ہائی کورٹ پنجاب ۔ اودہ

... ستان کے فیصلجات بحق اہل حدیث ۔ قیمت ۔

... قان ۔ بجواب اہل القرآن ۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ ... کا جواب دیا گیا ہے ۔ قیمت ۔

حق پرکاش ۔ آریوں کے گرو اور آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کیے ہیں انکا مفصل جواب ۔ قیمت ۔

ترک اسلام ۔ حاشیہ دہرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب ۔ قیمت ۔

تغلیب الاسلام ۔ جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دہرمپال ۔ نہایت عمدہ دلچسپ ہے ۔ جلد اول قیمت ۵ ۔ جلد دوم قیمت ۔ جلد سوم قیمت ۵ ۔ جلد چہارم قیمت ۵ ۔ چاروں کے خریدار کو ۔

مناظرہ نگینہ ۔ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تہا ۔ قیمت ۔

ادب العرب ۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکہدیا ہے کہ ... خوان بلا امداد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے ۔ نامی گرامی علماء کا پسند ... قیمت ۔

مرقع دیانندی ۔ اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تہے خود اسکا خلاف کرتے تہے ۔ آریہ مباحثہ کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۔

مباحثہ دیوریا ۔ مقام دیوریا ضلع گورکہپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ مباحثات کے مابین ہوا تہا قیمت ۔

اہل حدیث کا مذہب ۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں ۔

تفسیر ثنائی ۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اسکے پڑہنے سے معلوم ہو سکتی ہے ۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکہی گئی ہے ۔ جلد اول ۔ جلد دوم ۔ جلد سوم ۔ جلد چہارم ۔ جلد پنجم ۔ پانچوں جلدوں کی قیمت ۔

المشتہر

منیجر مطبع اہل حدیث ۔ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب چھپ کر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۔ سے
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ عا
ششماہی ۔ [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ ۔
اجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
جملہ خطوط وکتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

رجسٹرڈ ل نمبر ۳۵۲

اخبار اہلحدیث

مت دیکھو کسی کا قول و کردار
اصحاب حدیث مصطفے ہیں سرکار
جبریل ہمیں سنا گئی ہیں جو کلام
حکم نبی کو نقل کیا ہے

نمبر ۲۵ ۔ جلد ۵

اغراض ومقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبویہ علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی امداد کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
قواعد وضوابط
(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ [illegible]

امرتسر ۔ مورخہ ۳ رجمادی الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۳ ر جولائے ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

ایک سوال

جہاں ہوتے ہمارے پاس ایک اشتہار آیا ہے جس میں ایک سوال ہے جسے دیکھکر ہمیں تعجب ہوا کہ مسلمان اس قسم کے سوال بھی پوچھتے ہیں؟ اللہ اکبر ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کے بچے غیر قوموں کو توحید سکھلاتے تھے آج ایک زمانہ ہے کہ مسلمانوں کے بڑوں کو بھی توحید کے متعلق سوال کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اصل جڑ اس خرابی کی یہہ ہے کہ مسلمان اپنی اصلی پٹری سے گر گئے ہیں یعنے جو سڑک ان کے لئے شاہراہ قائم ہوئی تھی اسکو چھوڑ کر ادہر ادہر بھٹک گئے ہیں۔ وہ شاہراہ کیا تھی **قرآن اور حدیث** جس کا مطلب یہہ ہے کہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفے برجان مسلم داشتن

کیونکہ قرآن مجید میں مسلمانوں کو بتاکید سمجھایا گیا تہا کہ اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِیَآءَ یعنے جو خدا نے تمہاری طرف اتارا ہے اسکی پیروی کرو اور اسکے سوا کسی اور کی مت سنو!

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب فتوح الغیب میں ارشاد فرمایا ہے اجعل الکتاب والسنۃ امامک وانظر فیھما

پہلے قرآن اور حدیث کو اپنا امام بنالو اور ادہر ادہر کسی کی بات کی طرف نظر ڈالتے ہو۔ فقہاء اور اصولیوں نے بھی اسلئے کسی اُمتی کی بات کو سند نہیں بتلایا تبلاتے بھی کیسے جبکہ سب اُمت کو حکم ہے کہ تم قرآن وحدیث کی پیروی کرو پہر کسی اُمتی کو کیا حق حاصل ہے کہ اسکی کسی بات کو شریعت میں سند بنایا جاتے۔ اسلئے علماء اصول نے لکہا ہے کہ مجتہد کا قیاس معتبر ہے مگر اسکے لئے یہہ شرط ضروری ہے کہ شریعت میں اسکا کوئی مقیس علیہ پایا جاتا ہو علاوہ اسکے وہ مقیس علیہ خود بہی خلاف قیاس نہو ورنہ قیاس صحیح نہوگا۔ بلکہ غلط قابل ترک ہوگا۔ علی ہذا القیاس اجماع بہی کوئی چیز منفرد مستقل سند نہیں ہے بلکہ اسکا سہارا بہی کسی آیت یا حدیث پر ہونا چاہئے (دیکھو کتب اصول) پس نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کو ہر ایک مسئلہ کی دریافت قرآن وحدیث سے ہونی چاہئے جو مسئلہ قرآن وحدیث سے ملے اُسے تو صحیح جانیں اور جسکی شہادت ان دو سے نملے وہ غلط سمجہیں۔ بہرحال وہ سوال یہہ ہے کہ

استفتا کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے وقت یا التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑہتے وقت آنجناب رسالتمآب

یادگار مرزا یعنی مرقع قادیانی کا خاص نمبر جسمیں مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیوں کی قلعی کہولکر دکہائی گئی ہے ۲ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتا اور یہ سمجھنا کہ آپ خود دیکھتے ہیں اور درود صلاۃ و سلام کو سنتے ہیں ایسا شخص مذہب اہل سنت کے رو سے کیا حکم رکھتا ہے اسبارہ میں اہل حق کا کیا مذہب ہے جو اسے مشرک کہے اور اس طرح جاننے والے کو مشرک بتائے اسکا کیا حکم ہے۔ بینوا و توجروا

المستفتی نیاز مند خادم قدیم فقیر عبدالوہاب پنجابی لکھنؤ وارد حال امام مسجد شاہی والا باہی ۱۲ محرم [illegible]

الجواب — اس سوال کا خلاصہ دو حرف ہے کہ حضرت پیغمبر خدا سید ولد آدم افتخار بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہمارے حال سے مطلع ہیں یا نہیں۔ لہذا سب سے مقدم یہ ہے کہ حضور کے علم غیب کی تحقیق کیجائے۔

آنحضرت کے علم غیب کے متعلق گذشتہ پرچوں میں بھی لکھا گیا اور اس پرچہ میں بھی مفصل مضمون ہے۔ قرآن و حدیث اور واقعات نبویہ علم غیب کی تردید کرتے ہیں فقہا اور محدثین اسکے قائل کو مشرک اور کافر قرار دیتے ہیں تو بھی مسلمان اس قسم کے غلط خیالات کو نہیں چھوڑتے تو سخت افسوس کا مقام ہے۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ میں اگر غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت کچھ خیر اپنے لئے جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم تکلیف نہ پہنچتی۔ یہ آیت صاف طور پر بتلاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں بیٹھے ہوئے لوہے کے پنجے سے پیٹھ کو کھجلا رہے تھے اور پیٹھ آپ کی دروازہ کی طرف تھی۔ کھجلا کر وہ پنجہ رکھدیا اور اتفاقیہ دروازہ کی طرف پھرے تو دیکھتے ہیں کہ ایک شخص پردہ اٹھا کر اندر دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اگر میں پہلے جانتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو یہی لوہے کا پنجہ تیرے منہ پر مارتا کیونکہ تو بے اجازت دیکھ رہا ہے حالانکہ پردہ اسلئے ہے کہ اجازت سے دیکھا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عن ابیہا پر جب منافقوں نے بہتان اور افترا کیا تو آنحضرت کو بارہ دن سخت صدمہ تھا مگر اصل حال معلوم نہ ہو سکا ادھر ادھر لوگوں سے دریافت فرماتے تھے۔ جبتک خدا نے معلوم نہ کرایا آپکو کچھ معلوم نہ ہوا۔ ان واقعات اور ان کے سوا دوسرے کئی ایک واقعات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء اور سید الانبیاء علیہم السلام کو غیب کا علم نہ تھا۔ جس واقعہ کی خبر آپکو ملجاتی اسکی اطلاع اوروں کو بھی کر دیتے۔ فقہ اسلامی میں اسلئے فقہائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے کسی معاملہ میں آنحضرت کو گواہ کرے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے سمجھا کہ آنحضرت کو اسکے واقع کی خبر ہے اور آپکو علم غیب حاصل ہے۔ حالانکہ آنحضرت تو زندگی میں بھی علم غیب نہ جانتے تھے تو بعد الانتقال کیونکر جانتے ہوں گے۔ (فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ) ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ تمام علماء حنفیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی آنحضرت کی نسبت اعتقاد رکھے کہ وہ غیب جانتے تھے وہ کافر ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے زمین و آسمان میں میرے سوا کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ (شرح فقہ اکبر) علے ہذا القیاس قرآن و حدیث اور اقوال فقہا میں اس امر کی تصریح موجود ہے پھر کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ آنحضرت حاظر و ناظر ہیں

اس سوال کا ایک جواب مطبوعہ بطور اشتہار بھی ہماری نظر سے گذرا ہے جس میں مجیب نے اپنے خیال میں ثابت کیا ہے کہ آنحضرت حاظر ناظر ہیں۔ اور ثبوت کے لئے وہی غلط راہ اختیار کی ہے کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر محض اقوال الرجال کو وہ بھی بے سمجھی سے نقل کیا ہے۔ لکھا ہے کہ شیخ عبدالحق نے مدارج میں اور ملا علی قاری نے شرح [illegible] میں لکھا ہے کہ درود پڑھتے وقت ایسا ادب سے بیٹھنا چاہئے کہ گویا آنحضرت کو تم دیکھتے ہو اور اس سے آنحضرت کا حاظر و ناظر ہونا ثابت کیا ہے۔ اللہ اکبر مسئلہ تو ایسا نازک اور دلیل یہ کچی۔ ان فقیہان کرام سے پوچھئے کہ اسلام کب سے ہے اور شیخ عبدالحق یا ملا علی قاری یا کوئی اور عالم یا مجتہد کب سے ہیں آیا اسلام ان سے پہلے کا ہے یا یہ لوگ اسلام سے پہلے کے ہیں۔ اگر اسلام ان سے پہلے کا ہے تو ان سے پہلے اسلامی مسائل کا ثبوت کن دلائل سے کیا جاتا تھا۔ کیا ان بزرگوں کی پیدائش سے پہلے اگر یہی مسئلہ پیش آتا تو اسکا ثبوت کس دلیل سے کیا جاتا۔ یا یہ کہا جاتا کہ شیخ عبدالحق وغیرہ پیدا ہوں گے تو اس مسئلہ کی دلیل ملے گی۔ افسوس صد افسوس پہلے قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ اس کے بعد اگر بطور مزید تسلی یا تائید کے کسی مجتہد یا امام کا قول بھی پیش کرو تو مناسب ہے۔ اب ہم آپکو ان اقوال کا مطلب بتاتے ہیں۔

ان کا مطلب یہ ہے کہ درود پڑھنے والا ایسا ادب کرے یہ سمجھے کہ گویا میں آنحضرت کے حضور میں ہوں۔ آپنے اس گویا کو تو دیکھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ گویا

ahmadimuslim.de

کیا سنتے ہیں۔ حیرت ہے آپنے حکم لگا دیا کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں استغفراللہ معاذ اللہ۔ بھلا وہی ملا علی قاری جو شرح فقہ اکبر میں۔ علم غیب کے عقیدے کو کفر لکھتے ہیں اور اسپر تمام حنفی علماء کا اتفاق بتلاتے ہیں وہی ملا علی یہہ فتوے دیوے کہ آنحضرت کو حاضر و ناظر جاننا چاہئے۔ اگر یہی ملا علی قاری ہیں تو اس سے زیادہ بے اعتبار آدمی کون ہوگا۔

مختصر یہہ ہے کہ قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کسی کی بات سند نہیں ہو سکتی۔ اور ان بزرگوں کے کلام کے معنی بعد غور ہمارے مخالف نہیں بلکہ ان صاحب کا مطلب یہہ ہے کہ درود پڑھنے والا بحسن ادب و اخلاص درود پڑھے کہ گویا میں حضور میں حاضر ہوں نہ یہ کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں۔ جو شخص ان دو معنے میں فرق نہ سمجھے وہ فتوی کے معزز منصب پر بیٹھنے کے قابل نہیں۔

والعلم عند اللہ۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

اپنے الہام متعلقہ موت مرزا مورخہ ۴ر اگست والی تصحیح لکھتے ہیں کہ:۔

ایک غلطی کی اصلاح بخدمت مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تہا۔ اُسکے الفاظ یہہ تہے ”۲۱ ساون ۱۹۶۵ء (۴ر اگست) تک مرزا ہلاک ہو جائیگا“

اسیطرح یہہ الہام موٹی قلم سے لکہا ہوا میرے رجسٹر الہامات میں درج ہے اور اسی طرح بران تمام رسائل پر قلمی لکہو دیا گیا جو ۱۶ر فروری کے بعد مختلف شہروں میں بہیجے گئے چنانچہ جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت مولوی نور الدین صاحب و مرزا صاحب و یعقوب علی تراب و حکیم فضل دین صاحبان بہیجے گئے تہے اُنپر بھی اسیطرح درج ہے ۲۰ رسائل مارچ میں بخدمت عبد الغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بہیجے گئے تہے آنپر بھی یہی درج ہے۔ ایک اور الہام تہا جسکے الفاظ تہے ”مرزا . . . کو مرض مہلک میں مبتلا ہوکر ہلاک ہو جائے گا“ اس میں جو تاریخ تہی وہ یاد نہیں رہی تہی اسلئے یہہ درج رجسٹر ہی نہیں کیا گیا تہا۔ جب مئی کو اخبارات کے نام میں خط لکہے اُسوقت رجسٹر الہامات میرے پاس نہ تہا زبانی یادداشت کی بنا پر لکہنے سے یہ غلطی ہوگئی کہ ۱۶ فروری والا اور بعد کا الہام خلط ملط ہو گئے اور ۲۱ ساون الہام میں بجائے ”تک کے“ کو لا ہو گیا۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ والسلام۔ عبد الحکیم خان ایم بی۔

ایڈیٹر۔ اور کوئی شخص اس تصحیح کو مانے یا نہ مانے اُسکا تو اختیار ہے مگر دجالی ذریت اگر اس سے انکار کرے گی تو کافر ہو جائے گی کیونکہ دجال اکبر (مرزا) نے خود آپکے الہام کو یوں لکہا ہے کہ

”ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کہڑے ہوکر ہلاک ہوئے اور اُن کا نام و نشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جسکا نام **عبد الحکیم خان** ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جسکا دعوے ہے کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر **اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا** اور یہہ اسکی سچائی کیلئے نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجہکو دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے ... پس اسنے یہ پیشگوئی کی کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر **اگست ۱۹۰۸ء تک** اُسکے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اُسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا۔ اور خدا اُسکو ہلاک کرے گا اور میں اُسکے شر سے محفوظ رہونگا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتہہ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اُسکی مدد کرے گا“ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱-۳۲۲)۔

کہاں ہے دجال کی جوتیوں کا غلام ایڈیٹر بدر جو ڈاکٹر کو اس تصحیح کرنے پر کانا دجال کہتا تہا (ارجون) کیا اب وہ اپنے آقا اور اپنے مولا پیر و مرشد نبی ملک متنبی کو بہی ڈاکٹر کے الہام میں ”تک“ لکہنے پر وہی الفاظ لکہیگا یا نہیں (ایسے انصاف کی امید نہیں)

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتدا پکافی بحث ہو چکی ہے لہذا اب اسکا خاتمہ قریب ہے۔ صرف ایک آدہ مضامین جو حسب اعلان سابقہ مقررہ کے اندر اندر آئے تہے درج کئے جائینگے جن میں سے ایک آدہ باقی ہے۔

آج ایک مضمون مولوی محمد حسین صاحب حافظ آبادی ضلع گوجرانوالہ حال مقیم

[illegible]

امرتسر کا درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔
ناظرین مضمون امامت و اقتدا و مذاکرہ علمیہ اخبار اہل حدیث و جناب ایڈیٹر صاحب مجوز امامت مکفرین پر روشن ہو کہ اس خاکسار کی رائے اس مسئلہ کے متعلق وہی ہے جو جمہور[1] علماء امت کی رائے قدیم سے چلی آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مبتدعین سے جنکی بدعت حد کفر تک نہیں پہنچی ہو۔ اسکے پیچھے نماز صحیح ہے (مع الکراہت) اور جنکی بدعت کفر کی حد کو پہنچ گئی ہے اور انہوں نے نصوص قطعیہ کے برخلاف انتحال مذہب کیا ہے یا محرمات قطعیہ کی تحلیل یا ضروریات شرع کا انکار وغیرہ ان سے سرزد ہوا ہے۔ اُن کے پیچھے اقتدا صحیح نہیں۔ گو وہ مسلمان ہونے کے مدعی اور نماز وغیرہ کے پابند ہوں۔ جیسے مرزائی مہدوی۔ چکڑالوی دتے شاہی۔ بابی وغیرہ۔
فاضل ایڈیٹر نے جو کچھ فریق ثانی کی صحت اقتدا پر دلائل قائم کئے ہیں ان میں سے وہ استدلال قابل غور ہے جس میں آنحضرت نے صحت و قبولیت میں فرق ظاہر کیا ہے باقی اقوال حسن بصری رحمۃ اللہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و ابن حزم رحمۃ اللہ سے آپکے مدعا کا ثبوت نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ باوجود آثار رجال ہونیکے جواز اقتدا مکفرین سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ تعاونوا علی البر والتقوی سے استدلال بہت بعید اور قابل تعجب ہے۔ کیونکہ اگر عموم بر و خطاب کو مکفرین و متحلین کی جواز اقتدا پر دلیل بنایا جاوے تو مشرکین و کفار کی اقتدا کا جواز بھی اسی عموم سے آپکو تسلیم کرنا پڑیگا اور اس لزوم تسلیم کو آپکی وہ عبارت اور بھی قوت دیتی ہے جس میں آپنے مشرکین کے اعمال کو صحیح[2] الوجود مگر غیر مقبول اور ہباءً منثورا قرار دیا ہے۔
یہاں اصلی تعرفی جس میں آپنے صحت اور قبولیت میں فرق بیان کرکے صحت کو صرف ارکان و شروط پر موقوف مانا ہے۔ اور صحیح الاعتقادی وغیرہ کو قبولیت کا موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ نہ نفس صحت کا اسپر سوال حالاً قائم کیا گیا ہے کہ کیا اگر کوئی غیر مسلم یہودی عیسائی وغیرہ پابندی ارکان و شروط امام بنے تو اسکی اقتدا صحیح ہو جائے گی۔ فاضل ایڈیٹر اس سوال کے جواب میں کچھ کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں بلکہ انہوں نے اس لازم سوال سے اس جواب کو اپنا مخلص بنایا ہے۔ کہ جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان و شروط ادا نہیں کرتا اور نیت کو (جو کہ رکن نماز ہے اور اسکے یہی معنے ہیں کہ وہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو) اُسنے پورا نہیں کیا لہذا اسکے جواز اقتدا کا الزام و سوال جس پر کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔

[1] جمہور اور اجماع میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ان دو لفظوں کو کن کن معنے میں استعمال کرنا چاہئے اور کن معنے میں استعمال کیا جاتا ہے اجماع کے معنے تو یہ ہیں کہ تمام دنیا کے علما کسی بات پر اتفاق کریں اور جمہور کے معنے یہ ہیں کہ تمام دنیا کے علما سب تو متفق نہوں مگر نصف سے زیادہ ایک طرف ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں لفظ اُس موقع پر بولنے کا حق ہو سکتا ہے جب ہم کو تمام دنیا کے علماء کی مکمل فہرست ملی ہو۔ اسلئے امام احمد بن حنبل نے کہا ہے من ادعی الاجماع فھو کاذب (مسلم الثبوت) یعنے اجماع کا دعوی کرنیوالا جھوٹا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کے اہل علم کی مکمل فہرست مل نہیں سکتی وما یعلم جنود ربک الا ھو اسی طرح جمہور کا لفظ بھی بالکل بے معنے استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہ بھی ایسی مکمل فہرست پر مبنی ہے۔ آجکل یہ عام اصطلاح ہو رہی ہے کہ اپنے خیال کے چند علما کو ذہن میں رکھ کر کہا جاتا ہے کہ جمہور علما کا یہ مذہب ہے سو یہ ایک دل خوش کن الفاظ ہیں جن کے لئے کوئی حقیقت نہیں اور نہ یہ کوئی قابل جواب امر ہے۔ (ایڈیٹر)

[2] غالبا آپنے غور نہیں کیا کہ مشرکین اور کفار کے کون عمل صحیح ہیں اور کونسے عمل غیر صحیح۔ میں نے ہر چند تصحیح تام سے لکھا مگر آپنے جلدی میں اسپر غور نہ کیا ہوگا مختصر یہ کہ جو کام محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کو کریں وہ تو صحیح الوجود ہو جاتے ہیں۔ جیسے خیرات صدقات وغیرہ اس قسم ان میں تو صرف اتنا ہی ضروری ہے کہ اخلاص مندی سے کریں اور نماز روزہ میں یہ نیت اُس صورت میں صحیح ہوگی جب وہ اسلامی تعلیم متعلقہ صوم و صلوٰۃ کو صحیح تسلیم کریں کیونکہ خیرات صدقات ان کے مذہب میں بھی اچھے کام ہیں۔ مگر اسلامی نماز روزہ مخصوص اسلامی حکم ہے۔ اسلئے جب تک اُن کو عبادت سمجھکر ادا نکریں نیت خالصہ نہیں ہو سکتی اگر یاد ہوگا اسی لئے علماء اصول نے افعال کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے حسن لذاتہ حسن لغیرہ قبیح لذاتہ۔ قبیح لغیرہ۔ آپ اس تقسیم پر غور فرماتے تو مشرکین منکرین اسلام کی صلوٰۃ و صوم کی صحت کے قائل نہوتے۔
(ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

میرے خیال میں تخصیص موضوع اس الزام سے بچنے کے لئے فاضل ایڈیٹر کے واسطے سودمند نہیں ہوسکتی کیونکہ جس نماز کو فرض جانکر پڑھنا ہوگا لکلام میں داخل ہے نہ شروط میں جیسے نوافل وغیرہ وہان آپ پر یہی الزام وسوال قائم ہوسکتا ہے۔ اور آپ وہان یہ عذر نہیں کرسکتے کہ ستنے ارکان کو پورا نہیں کیا اب اس صورت میں آپ کو لامحالہ اس امر کا قائل ہونا پڑیگا کہ غیرمسلم کی اقتدا نوافل وغیرہ میں صحیح ہو سکے کیونکہ کسی غیرمسلم سے یہ بعید نہیں کہ وہ نماز کو منعم حقیقی کی اعلےٰ درجہ کی تعظیم سمجھکر ارکان وشروط کو پورا کرے۔ اور چونکہ صحت اقتدا مفترض کے واسطے امام کا نماز کو فرض جانکر پڑھنا مشرب اہلحدیث میں ضروری نہیں ہے لہذا یہ عذر اس توجیہ الزام سے پہلے ہی ساقط ہوجاتا ہے اور اس توجہ کے بعد بھی سوال والزام قائم رہتا ہے کہ آیا ایک مسلمان مفترض کو ایک غیرمسلم متنفل کے پیچھے اپنی نماز میں اقتدا کرنا صحیح ہے جبکا جواز آپکے اصول کی پابندی سے نیم دان سے ہونا چاہئیے اگر فاضل ایڈیٹر یہ کہیں کہ مین نے جو فرض جانکر نماز پڑھنے کی قید سے موضوع کو مقید کیا ہے اُس سے میں نے شرط اسلام کی طرف اشارہ کیا ہے جیسا کہ مولوی عبدالعزیز صاحب کے جواب میں آپنے اس قید کا مفاد بیان کیا ہے۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص فرضیت نماز کا قائل نہو وہ بلحاظ منکر رکن اسلامی ہونے کے کافر نا قابل امامت ہے تو اب ہم فاضل موصوف سے پوچھتے ہیں کہ آیا بالخصوص انکار رکن صلوٰۃ کو کفر میں دخل ہے یا ہر ایک رکن اسلامی اور ضرورت شرعی کا منکر کافر

اور نا قابل امامت کے ؎ ہے بھلا نا علمائے مانعین نے بھی تو یہی کہا تھا جو بالآخر آپکو قبول کرنا پڑا انہون نے اس میں اور کونسی نئی بات بڑھا دیا تھا۔

بیان مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ تخصیص موضوع سے ایڈیٹر موصوف کو فائدہ نہیں پہونچ سکتا اور آخرکار اُن کو بھی لازمی طور پر وہی بات ماننی پڑتی ہے جس کے علمائے اُمت قائل چلے آتے ہیں وہ یہ ہے کہ صحیح اسلام نہ اداے نماز ؎ کا موقوف علیہ ہے اور بغیر اسکے امامت واقتدا صحیح

؎ اے جناب آپکے اس سوال سے مجھے ایک قصہ یاد آیا کہ ایک طالب علم نے پانی کے حوض میں پاخانہ پھیر دیا لوگون نے کہا یہ تم نے کیا کیا حدیث میں آیا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب مت کرو حاضر جواب طالب علم بولا۔ مینے پیشاب تو نہیں کیا پاخانہ کی ممانعت حدیث میں کہان ہے۔ پیشاب کی ہے اس قسم کے مواخذات مبتلا رہے ہیں کہ مانعین کے پاس بجز لفظی مواخذات کے اپنے دعوے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ مین نے اس سوال کا جواب کئی ایک دفعہ دیا ہے کیونکہ مین نے فرض کی بجائے عبادت کا لفظ کئی ایک مواقع پر لکھا ہے یعنے جو کوئی نماز کو عبادت جانکر پڑھے۔ فانہم وما اودد (ایڈیٹر)

؎ آپکی اس غلط فہمی نے مجھے مجبور کیا لہذا میں ذرہ تفصیل سے عرض کرتا ہون حدیث شریف میں آیا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے یہی اصول اسلام ہیں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نماز کا پڑھنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا طاقت والے کو حج کرنا۔ ان امور خمسہ کو بنیاد اسلام اس حدیث میں فرمایا ہے اور قرآن شریف میں یون فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسولون پر اور آخرت اور فرشتون پر ایمان لانا۔ ایمان میں داخل ہے۔ پس جو کوئی ان امور ایمانیہ اور اسلامیہ سے معاندانہ انکار کرے وہ بیشک منکر اسلام ہے اور جو کوئی انکو مجمل تسلیم کرے مگر انکی کسی تشریح کا بلحاظ عدم ثبوت اپنی ذہن میں انکار کرے تو وہ منکر اسلام ملتزم الکفر نہیں گو علمائے اسلام اسپر کفر لازم کرین اور کفر کا فتویٰ دیں مگر وہ خود کفر کا التزام نہیں کرسکتا پس قسم اول کے پیچھے تو نماز جایز نہیں اسلئے کہ اسنے کسی رکن اسلامی کا انکار کیا بلکہ اسلئے کہ وہ نماز کو خود ہی عبادت الٰہی نہیں جانتا اور قسم ثانی ہمارے موضوع کا فرد ہے جسکے پیچھے بضرورت اقتدا جایز ہے۔ غالبًا اب تو آپ فرق سمجھ گئے ہونگے کہ ہان آپ کسی ایسے شخص کو پیش کرین جو کسی رکن اسلامی کا علانیہ کھلم کھلا منکر ہو یعنے یہ مانکر کہ اسلام میں نماز یہ رکن ہے مگر میں نہیں مانتا اور نماز کو فرض خدا سمجھتا ہو تو بیشک ہوگا یہ شخص ایک فرضی بات ہے اگر کوئی ہوگا بھی تو گمان غالب یہی کہا جائیگا کہ یہ نماز کو فرض خدا جانتا ہو تو رکن اسلامی کے اسکا انکار کرنا دلیل ہے یا آپکے ذہن میں عدم ثبوت پر مبنی ہو لہذا یہ شخص بھی ہمارے موضوع میں داخل ہوگا۔ (ایڈیٹر)

؎ آپکے اس باربار کے تکرار سے مجھے ایک بات کہنی کی ضرورت پیش آتی

نہیں ہو سکتی مگر آپکی یہ لازمی تسلیم اس تصریح کے صاف مخالف ہے جس میں انہوں نے ادعاء اسلام کو صحت اقتداء کا موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ بہت گذر چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور کئی ایک ضروریات شرع کے منکر ہیں جیسے محرمات قطعیہ مثلاً دختر زادی عورتوں کے لئے ایک سے زیادہ خاوند کی حرمت کو نہیں مانتے اور ان سب امور کو حلال جانتے ہیں جیسے دتی شاہی فرقہ جو ضلع گجرات میں موجود ہے بابی بہدوی وغیرہ

آپکا یہ عذر بھی کہ میں مرزائیوں کی امامت کو صحیح جانتا ہوں مرزا کی امامت کو روا نہیں رکہتا تو فرق بلا فارق ہے کیونکہ جب آپنے صرف ادعائے اسلام کو مدار صحت نماز و اقتداء قرار دیا اور ادعاء اسلام دونوں میں یکساں موجود ہیں تو پہر ایک کی امامت کو جائز اور دوسرے کی اقتدا کو ناروا بتانا تقسیم ضیزی کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا کرشن صاحب قادیانی مدعی اسلام نہیں ہیں۔ اسکے جواب میں اگر آپ بوجوہ ان کی بنا پر اسکو منافق دہریہ وغیرہ کہیں اور اسکے ان دعاوی کو ہاتھی کے دانت قرار دیں تو اس سے آپکا وہ قول باطل ہو جاتا ہے جس میں آپنے صرف ادعائے اسلام کو صحت اقتدا کا مدار موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور جب قول و عمل کے تطابق پر اس بحث و مغانہ کی جگہ بحث ہی ذکر ہی کیا۔ ہاں ہم فراخدلی سے کہتے ہیں کہ اگر ایسے لوگ بھی جماعت کرا دیں ہوں تو مرزائیوں کیطرح انکے پیچھے بھی ضرورتاً اقتدا جائز ہے (ایڈیٹر)

ہوں یہ پہلے ... نے ظاہر نہ کی تھی۔ صحیح یا غیر صحیح اسلام یہ دو لفظ الیسے وسیع معنوں میں مستعمل ہیں کہ اور فرقے تو الگ اپنے خاص اہل سنت کے فرقوں میں ہی ایک دوسرے کا اسلام صحیح نہیں جانتا۔ اس وقت ہمارے زیر بحث سردست تین گروہ ہیں۔ اہل حدیث۔ حنفی اور بدعتی۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ تینوں گروہ اپنے مخالف بھائیوں کا اسلام صحیح جانتے ہیں۔ اہلحدیثوں اور حنفیوں کے وعظوں اور خطبوں میں برابر سنیں گے المبتدع کلاب اهل النار بدعتی تو دوزخیوں کے کتے ہیں انکی تقریریں اور تحریریں میں دیکھیں گے کہ ان کے ساتھ کلام و سلام سب چہوڑ دو۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا کہ ان میں سے ایک دوسرے کا اسلام صحیح نہیں جانتا۔ اے جناب ہر ایک فرقہ دوسرے کے اسلام ہی میں تو شک لاتا ہے ورنہ اگر اسلام صحیح مانا جائے تو پہر اتنی جنگ و جدال ہی کیا۔ تعجب ہے کہ آپ ایسے ایک متنازعہ فیہ امر کو مدار حکم بتاتے ہیں۔ صاف بات ہے کہ جو کوئی اسلام کا مدعی ہے اسکے پیچھے اقتدا درست ہے اسکی قبولیت یا عدم قبولیت خدا کے سپرد ہے ع

حساب و دفتر خانہ چہ کار

(ایڈیٹر)

که بابی فرقہ تو اسلامی احکام کو منزل من اللہ مانکر منسوخ کہتا ہے لہذا وہ ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ۔ بہدوی۔ مرزائیوں کیطرح ہیں ہاں ایکے دتے شاہی سو انکی کیفیت ہمیں معلوم نہیں ... دتی شاہی کوئی جہلا کی پارٹی ہے جو عرصہ ہو گیا ہے ... ہم ان سے غرض ہے ... بلکہ بعض اوباش ... ایسے لوگوں کا

کی نقیض ان میں معلوم نہو نہی معنے ہیں اس آیت کے لا تقولوا لمن القى اليكم السلام لست مؤمنا یعنی جو تمکو السلام علیکم کہے اسکو یہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیا آپ اس آیت کو ظاہری عموم پر چہوڑ کر مرزائیوں وغیرہ سے سلام علیکم سنکر مسلمان کہنے کو تیار ہیں۔ غالباً نہیں تو بس جس وجہ سے آپ اس آیت کی تخصیص کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں مرزا کا ادعاء اسلام صحیح نہیں جانتا۔ (ایڈیٹر)

کافور و جائفل مسکر نہیں!

اہل حدیث ۲ مئی کے کالم فتاوی میں

ہمارے ایک کنیڈا پارٹی دوست کا جو استفسار نمبر ۱۵۰۔ اشیائے مذکورہ عنوان کی نسبت چہپا ہے جناب ایڈیٹر صاحب نے سپرد اطبا کر کے چہوڑ دیا ہے جواب اسکے عرض ہے کہ یہ دونوں چیزیں مسکر نہیں ہاں مفرح اور دل کشا ضرور ہیں۔ کافور کا ہیرے شفا خانہ میں کثرت سے ایک روغن تیار کیا جاتا ہے جو ظاہری ... امراض میں مفید ثابت ہوا ہے اور جائفل بھی بکثرت مستعمل ہے غرض ہمارا شب و روز کا تجربہ اسے غیر مسکر بتلاتا ہے اور نقل بھی اس امر کی موئید ہے۔ البتہ بعض خصوصاً قرشی سے جیسے امام فن طب نے جائفل کو مسکر لکھدیا ہے مگر یہ اس بزرگ کی سراسر اور بالاتفاق چوک ہے۔ چنانچہ فاضل حکیم حافظ انطاکی لکہتے ہیں واما القول بانہ مسکر وان الفاضل منہ اما نصف درہم

ahmadimuslim.de

لوواحل ۲۵ دنصف اور ثلث تشتوان بچون مع حیات شعیر فن خوا ناث العلامۃ (تذکرہ) سیجنے جا فضل کو مسکہ کہنا اور یہ کہ کوسہ یا ڈیڑھ یا میں کا یہ خاصہ ہے اور کچہ جو کے دانون کی ہمراہی پر سو یہ سب عام لوگون کی خرافات سے ہو دو اللہ اعلم۔

رخاکسار ابو داؤد عبدالعد مالک وا گودی شفاخانہ بہاؤ انگا

جوتیان ضلع لاہور

غریب فنڈ

اس ہفتہ غریب فنڈ میں یہ امداد وصول ہوئی

مستری غلام نبی صاحب مکینکل انجینیر فلور

ایند ملز کمپنی امرتسر ... ... ۱۰ رہے

منشی عبدالرحمان صاحب ولد منشی محمد حسین صاحب مرحوم خریدار نمبر ۸۴۰

از رنگپور ... ... ۵ ار

بقایات سابقہ ... ... ۱۲ ر

میزان ... ... ۲۸ ر

دو اخبار ۱ ایک بنام محمد اسمٰعیل محلہ تلسی منڈی ڈاکخانہ کالا باغ پٹنہ اور ایک بنام منشی ابو حمید محمد حیات مدرس ظفر وال ۱ ایک سال کے لئے جاری کئے گئے۔ باقی ... ...

بہت سی درخواستیں سائلوں کی جمع ہیں اصحاب کرم توجہ فرمائیں (دعا کے سب)

درخواست نمبر ۷۰۱ محمد یوسف ملازم چودہری کلو صدر بازار چہاونی سیال کوٹ۔

درخواست نمبر ۱۰۸ محمد عالم از دعا مانوالہ ضلع سیال کوٹ۔

درخواست نمبر ۱۰۹ برکت علی طالب علم موضع پور تحصیل نکودر ضلع جالندہر

درخواست نمبر ۱۱۰ مولوی محمد جمیل موضع انجبیر ہورہ ڈاکخانہ کنتول ضلع دربہنگہ۔

مسلمان

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جس میں خالص اسلامی مضامین اور مخالفین اسلام کے جوابات ہوتے ہیں سالانہ قیمت ۸ عہ

پتہ

منیجر مسلمان امرتسر

مرزائی پارٹی کی بدزبانی

آجکل جبکہ مرزا جی اپنے ہی فیصلہ کی رو سے

مر کر جہنم ثابت ہو چکے ہیں۔ اسوقت مرزائی جماعت میں عجب کھلبلی مچ رہی ہے وہ اہلحدیث کی تحریروں کا کافی جواب چونکہ دینے کی سکت اور طاقت نہیں رکہتے اسلئے بدگوئی اور گندی گالیوں تک پہونچ رہے ہیں۔ اور بدزبانی سے اپنی اصلیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ پہلے ہی کرچکے تھے اب مرزا جی کی موت سے نیم چڑہے ہوگئے۔ سچ ہے ع

یکے بود مجنون دگر سنگ گزیدہ

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اخبارون کا منشا ایسا کرنے سے یہ ہو کہ ہم بھی انکی طرح گالی گلوچ پر اتر آئیں اور بحث کا اصلی پہلو مرزا جی کا فیصلہ نظر انداز ہو جائے۔ مگر ہم ایسا ہرگز نہیں کرینگے۔ مرزائیوں کی یہہ حالت صاف بتلا رہی ہے کہ انکے پاس اب کوئی دلیل نہیں اور یہہ لوگ بے بس ہو کر بدزبانی کرکے حیلہ بہانہ بنا رہے ہیں کیون نہو ؎

چو دولت نماند جفا جو شوے را ✦ بہ پیکار گردن کشد رو بہ را

مرزائی پارٹی کے لیڈرو! یاد رکہو اگر تم اپنے پیر و مرشد کی اندہی تقلید کرتے ہوئے بدزبانی ہی سے کام لوگے اور ایسی حرکات ناشائستہ سے باز نہ آؤگے تو ہم ایسا ہرگز نہ کرینگے کہ اینٹ کا جواب پتھر ہوتا ہے گو انہیں خدا کے فضل و کرم سے کیسے ادھیڑ پن کو اپنے لئے زیبا نہیں سمجھتا اور نہیں چاہتا کہ اپنے دو مایہ پہ چڑہن کے مقابلہ پر اپنا متین شیوہ بدل دو کیونکہ ؎

دشنام اگر دہد خبیثے ✦ چارہ نبود بجز شنیدن

گر پائے کسے سگے گزیدہ ✦ با سگ نتوان بعوض گزیدن

غرض بیشتر اخبارات اس بیہودہ طریق سے اہلحدیث پر ہرگز فتح نہیں پا سکتے اور نہ ہی انہیں انکی ان مذبوحی حرکات پر رنجیدہ ہونا چاہئے کیونکہ داناؤں کا مجرب مقولہ ہے ؎

گر نہر مند ز اوباش جفائے بیند ✦ تا دل خویش نیازارد و درہم نشود

سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زرین شکند ✦ قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

ناظرین! بات یہ ہے کہ جب مرزا جی نے اپنا آخری فیصلہ مولوی ثناءاللہ صاحب کے حق میں شائع کیا تو ہم نے بہی اُسے تمام وکمال ۲۶ اپریل کے اشتہار کے اہلحدیث میں نقل کر دیا مرزا جی نے اُس فیصلے میں یہ الفاظ بہی لکہی تہی کہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

"اگر میں (مرزا) ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔"

یہ عبارت جلی مرزاجی کی چونکہ قرآن مجید کے بالکل خلاف تھی اسلئے ہمنے اسپر اسی جگہ حاشیہ میں یہہ نوٹ لکھا کہ :-

"آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا (پ ۱۶ ع ۸) اور اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا (پ ۴ ع ۹) اور وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہو دعوی تو مثیل مسیح۔ کرشن۔ اور محمد۔ احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہہ لیاقت؟ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (ناظرین)"

آجکل جب کہ مرزاجی ای اپنے ہی تجویز اور تسلیم کردہ فیصلے کی رو سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مرکر اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے تو مرزائی جماعت کا اس حالت میں عجیب وقت پیش آیا ان سے اور تو کوئی جواب بن نہ آیا تو اخبار الحکم کے ایڈیٹر نے اپنے ۱۴ر جون کے پرچہ میں بفحوائے الغریق یتشبث بالحشیش یعنی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مولانا صاحب کے جواب میں صرف میرے اسی نوٹ کو پیش کر دیا اور کہا کہ تمہارا حق نہیں کہ تم مرزاجی کے فیصلہ کو پیش کرکے مرزائی سلسلہ کی تکذیب پر شہادت پیش کرو بلکہ تم اپنا نوٹ ملاحظہ کرو کہ اپنے نوٹ سے خود ہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہو۔ اسکے ساتھ ہی بیوقوف کی طرح بات کو چٹ پٹا کرنے کیلئے کبھی ایک کا لیا کبھی سا دیں اور بزعم خود بھیجا چھوڑا لیا۔

اے ایڈیٹر الحکم! سن رکھئے کہ تمہاری ان لمبی چوڑی ادہر اُدہر کی بے ٹھکانہ باتوں سے کچھہ بن نہیں سکتا اور تمہارے یہہ ہوائی قلعے تمہیں کسی طرح مخالفوں کی زد سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ سنو! تم لوگ اب چاہتے ہو کہ مرزاجی کا وہ فیصلہ لوگوں کی نظروں سے چھپا دیا جائے۔ مگر وہ پہلے ہی سے طشت از بام ہو چکا ہے۔ اُسکا اخفا کسی صورت سے اب ممکن نہیں۔

سنو! ہمنے مرزاجی کے فیصلے پر جو نوٹ لکھا تھا وہ مرزاجی کی اجازت ہی سے لکھا گیا تھا اگر تمہاری نظر اس فیصلے پر آخر تک پڑتی تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ یہہ نوٹ اصل فیصلے کے مخالف نہیں اور نہ اصل فیصلے کو مستر(د) اور منسوخ کرسکتا ہے۔

سنو! مرزاجی اس فیصلے کے آخر میں لکھتے ہیں :-

"بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اسکے نیچے لکھدیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھہ میں ہے۔"

ایڈیٹر مذکور ذرا دو منٹ کیلئے اپنی آنکھوں سے تعصب اور ضد کی پٹی اتار کر انصاف کی عینک لگاؤ اور مرزاجی کے ان آخری الفاظ پر جنکو ہم نے جلی قلم سے لکھدیا ہے نظر ڈالے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ان الفاظ میں مرزاجی ہمیں صاف کہہ رہے ہیں کہ یہہ مضمون فیصلے کا اپنے اخبار میں درج کرو اور جسطرح سے چاہو تردیدی نوٹ حاشیے اور متن میں لکھو تمہیں ہر طرح اجازت ہے۔ اور ساتھہ ہی یہہ بھی کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ تمہارے کچھہ لکھنے نہ لکھنے سے ہرگز بدل نہیں سکیگا۔ کیونکہ اب یہہ فیصلہ خدا کے ہاتھہ میں جا چکا ہے۔ وہی اسکو عملی طور پر فیصل کریگا اور سب لوگ دیکھیں گے اور ہلاک خود ہی صادق اور کاذب میں رات دن کی طرح تمیز کر دیگی۔ سچے کا صدق سب تسلیم کریں گے اور کاذب ملعون روسیاہ ذلت کا کفن پہن کر گور میں نہیں بلکہ قعر دوزخ میں جا گریگا سو خدا کے فضل و کرم سے اچھا فیصلہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ابھی تک زندہ سلامت ہیں اور مرزاجی چل بسے وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ۔

ایڈیٹر صاحب تمہارا وہ نوٹ بھی ہر طرح صحیح اور سچا ہے کیونکہ آیات قرآنی اسکی تائید کرتی ہیں کہ بداعمالوں اور سرکشوں کو زیادہ مہلتیں اور لمبی عمریں دی جاتی ہیں چنانچہ مرزاجی نے بھی اپنے بداعمالی میں بہت زیادہ عمر حاصل کی جسکا مرزائیوں کو بھی اعتراف ہے مرزاجی ارذل العمر تک پہونچ چکے تھے اُس بیچارے کا حافظہ برمحل نہیں رہتا تھا اسکی بات بات میں تخالف پیدا ہو گیا تھا وہ کئی بیٹوں کا باپ اور پوتوں کا دادا بن چکا تھا اس سے زیادہ عمر اب کیا

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد بیلنے کے بیلنے۔ مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

ہوئی تھی۔ وہ قبر میں پاؤں لٹکا چکا تھا۔ اپنی بداعمالیوں اور شرارتوں سے
جب وہ باز نہ آیا بلکہ ان میں دن بدن ترقی کرتا گیا۔ تو خدا نے اپنی قدیمی سنت
کے موافق اُسے فوراً پکڑ لیا۔ اور مرزا بے خبر تھا۔ کان لہ الخلد جنتہ و دھمہ
کا ہمیشہ وقت۔ خدائی سنت اور قدیمی عادت الٰہی کی خبر ہو تو گوش ہوش
سے سنو۔ وہ خود فرماتا ہے فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ
كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ط
فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (پ ۷ ع ۱۱)۔ یعنی
جب سرکش اور نافرمان لوگ ہماری نصیحتوں کو فراموش کر دیتے ہیں تو ہم انپر
دنیا کی سب نعمتوں اور ہر طرح کے آرام آسائش کے دروازے کھول دیتے ہیں
حتی کہ جب وہ ان نعمتوں اور آسائشوں میں خوش ہوتے ہیں تو ہم انہیں فی الفور
آ پکڑتے ہیں پس وہ اپنی آرزوؤں اور اُمنگوں میں ناامید رہ جاتے ہیں۔ بس
سرکش اور ظالم لوگوں کا بیڑا اس طرح قطع کیا جاتا ہے اور سب تعریف اللہ
رب العالمین ہی کے لئے باقی ہے۔ مرزائیو! بتلاؤ کیا مرزا جی کا انجام بعینہٖ اسکے نظیر
بموجب اس آیت مرزا جی پر ہر طرح چسپاں ہے۔ مرزا شخص نے خدا کے احکام
کو بھلا دیا اور مسلمانوں میں سے بہت سے لوگوں کو اصل اسلام سے گمراہ کر دیا
اسلئے خدا نے اُسے دنیا میں فراخی دی اور جب اسپر فراخی اور آسودہ حالی اور
گمراہی کی حد ہو گئی تو اچانک اور دفعتاً گیارہ گھنٹے کے اندر اندر مہلک مرض
ہیضہ سے ہلاک کر دیا اور یہ اپنی تعمیر منارہ۔ نکاح آسمانی۔ ثناء اللہ اور عبدالحکیم
کی وفات۔ غلام حلیم کی پیدائش وغیرہ سب آرزوؤں میں ناامید اور ناکام
ہو کر کوچ کر گیا۔

جو شخص ساری عمر خدا پر افترا اور جھوٹ باندھتا رہا اور سب سے بڑا ظلم خدا نے
اسی بات کو بتلایا ہے سنو! وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ
أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ (پ ۷ ع ۱۴) یعنی اس شخص سے زیادہ ظالم کون
ہو سکتا ہے جو نبوت اور رسالت کا جھوٹا دعویٰ کر کے خدا پر افترا کرے اور
کہے کہ میرے پر خدا کی وحی اور الہام ہوتا ہے حالانکہ وحی و الہام اسپر کچھ نہ ہوتا ہو
جب خدا کی مہلت ایسے ظالم اور مفتری لوگوں کے لئے ختم ہو چکتی ہے تو
وہ فی الفور پکڑے جاتے ہیں۔ بات کرنے کا موقع بھی میسر نہیں آ سکتا۔ کیوں
نہو سے

تو مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

پس ایڈیٹر بدر کو اگر صاحب حیا ہو گا تو آئندہ کو شرم کریگا۔ اور صادق کاذب
کو بصیرت کی نظر سے دیکھنے کی کوشش کریگا۔ مگر ان لوگوں سے ایسی امید رکھنا
امید نہیں کیونکہ اگر یہ لوگ۔ شرم کو کام میں لاتے تو اپنے مسیح کی لاش کو دجال
کے گدھے پر لاد کر قادیان تک لیجاتے بلکہ لاہور میں اُسے چھوڑ کر اعوذ پڑھتے
ہوئے اُسکے پاس سے بھاگ جاتے۔

اے بدر کے ایڈیٹر تو اپنے آپ کو صادق کہتا ہے پھر کاذب کے کذب ظاہر
ہو جانے کے بعد اُسکی حمایت میں کیوں سرگرم ہے۔ اور اے صادق کے ہاتھ
چڑھنے والے اکمل! تو کیوں اپنے کمال پر نازاں ہے جبکہ تجھ میں کامل بننے کا
کوئی نشان نہیں۔ کامل اور اکمل تو کجا تجھے اگر ناقص بلکہ انقص کہا جائے
تو بجا ہے تو تو بالکل بچوں کی سی بے دلیل باتیں کرتا ہے۔ دعویٰ کرنا آتا ہے
دلیل اور ثبوت دینے سے تجھ کو کوئی کام نہیں۔ تو بھی مرزا صاحب کے اس بین فیصلہ سے
کام لے اور اپنی آخرت کو سنوار۔

مرزائی چھوکری کے مبولیے تمہاری حالت پر سخت تعجب آتا ہے کہ یہی وہ
مسیحا ہے جس پر ساری عمر تمہارا مسیح کو اپنے مخالفوں پر فتح حاصل کرنے کے خواب
آتے رہے جب اُسکا کوئی مخالف مر جاتا تو جھٹ کہتا کہ اس سے ہمارا مباہلہ تھا کہ جھوٹا
سچے کی زندگی میں مر جائیگا خواہ مباہلہ وغیرہ کچھ نہ ہوا ہو اور بالکل جھوٹے ہی پر
پر اتنی بڑی عمارت کھڑی کیگئی ہو تب بھی تم لوگ اُسکے ہم آہنگ ہو کر دنیا پر
دوہائی مچا دیا کرتے تھے کہ ہمارا مسیح زندہ ہے اور فلاں مخالف مر گیا انکو صادق
قرار دو گیا پر اب جبکہ آخری فیصلہ اور بین فیصلہ مرزا جی اپنے لئے تجویز کر گئے
ہیں تو تم کیوں اسپر عمل نہیں کرتے۔ اگر تم انکی وہ نصیحت بھول گئے ہو تو ہم پھر
سناتے ہیں مرزا جی فرماتے ہیں:۔

"اور دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے
روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہو گا" (تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)
اور سنو! "پس اگر وہ سزا جو انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں
سے ہو جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (یعنی مولوی ثناء اللہ)
پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں" (آخری فیصلہ)

مرزائیو بتلاؤ! یہ دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم نابود ہوا یا مرزا جی خود ہی اصحاب الفیل کی
مانند گیارہ گھنٹوں میں دفعتاً تباہ ہو گئے؟ یا مولوی ثناء اللہ پر کوئی مہلک بیماری
آئی یا خود مرزا جی ہیضہ میں مبتلا ہو کر چل بسے؟ اگر تم لوگوں میں اب بھی کچھ خوف خدا

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۱۹۲- بیوہ عورت نے نکاح ثانی کر لیا پہلے خاوند کی لڑکی ۳ سالہ عورت کی گود میں ہے لڑکی کے چچا حقیقی عدالت میں دعوے کرتے ہیں کو لڑکی بغیر خرچہ کے ہمکو مل جاوے عورت جواب دیتی ہے کہ شرعاً پرورش میرا حق ہے اور سات سال کے بعد لڑکی دونگی اور خرچہ لونگی حق بجانب کون ہے؟ (سائل اہل محلہ ادشہل ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۱۹۲- عورت سچ کہتی ہے سات سال تک لڑکی کو پرورش کرنا اوسکا حق ہے اور خرچہ دینا چچا کے ذمہ ہے قرآن شریف میں حکم ہے وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ یعنے بچے کا جو وارث ہو بچے کا خرچ جو باپ کے ذمہ تھا وہ بعد باپ کے وارث کے ذمہ ہے۔

س نمبر ۱۹۳- ہندہ بعد فوت ہونے اپنے شوہر و نیز بعد گذرنے عدت کے اپنے دیور جواد علی سے بباعث زنا کے حاملہ ہو گئی مگر حاملہ ہونا لوگوں پر ظاہر نہیں ہوا بجز ان دونوں کے بعد اسکے بخوف گرفت کرنے برادری یا بسبب عیب پوشی کے جواد علی سے نکاح کر لیا بعد نکاح ایک ڈیڑھ ماہ کے حاملہ ہونا لوگوں پر بھی ظاہر ہو گیا تو اس حمل کی حالت میں نکاح مذکور جائز ہوا یا ناجائز اگر نکاح مذکور ناجائز ہوا تو وہ دونوں خالص توبہ کر کے باہم نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل از ضلع پٹنہ)

ج نمبر ۱۹۳- زانیہ حاملہ کے نکاح ہونے میں علما کا اختلاف ہے راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحیح نہیں جبتک وضع حمل نہو۔ بعد وضع حمل توبہ کر کے نکاح کر لیں

س نمبر ۱۹۴- کیا قربانی دینا گائے یا اونٹ میں سے ایک حصہ گھر بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے یا کہ فرداً فرداً؟

ج نمبر ۱۹۴- گائے یا اونٹ میں ایک حصہ گھر بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے

س نمبر ۱۹۵- رات کو قربانی کرنا کیسا ہے اور قربانی کی کیا دعا ہے؟

ج نمبر ۱۹۵- قربانی چاہے رات کو کرے خواہ دن کو ہر طرح جائز ہے۔ دعا

س نمبر ۱۹۶- اگر مقتدی رکوع میں مل جائے بجز پڑھنے سورۃ فاتحہ کے تو اسکی رکعت ہو جائیگی یا سورۃ فاتحہ ضروری ہے؟

ج نمبر ۱۹۶- رکوع ملنے کی صورت میں رکعت ہونے میں علماء کا اختلاف ہے راقم آثم کے نزدیک راجح یہ ہے کہ بغیر فاتحہ پڑھنے کے رکعت نہیں ہوتی۔

س نمبر ۱۹۷- عورت مسلمہ کا ذبیحہ مجبوری و غیر مجبوری کی حالت میں درست ہوگا یا نہیں۔

ج نمبر ۱۹۷- عورت مسلمہ کا ذبیحہ جائز ہے حدیث میں آیا ہے۔

س نمبر ۱۹۸- زکوٰۃ دینا علاوہ سونا چاندی کے ماش یا کھیت یا اسباب وغیرہ میں بھی ہے۔

ج نمبر ۱۹۸- کھیت میں زکوٰۃ وہی ہے جو عشر یا نصف عشر کے حساب سے کھیت کاٹنے کے وقت دیجاتی ہے۔

س نمبر ۱۹۹- بازاری عورتوں کا خط پڑھنا یا انکا مزدوری پر کوئی کام کرنا یا ان سے کوئی چیز خریدنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (سائل خریدار اخبار از نمبر)

ج نمبر ۱۹۹- خط میں مضمون اگر جائز ہے تو پڑھ دینا جائز ہے اگر بارانے کا مضمون یا فحش ہے تو جائز نہیں۔ فاحشہ عورتوں کی آمدنی چونکہ حرام ہے اسلئے انکی کوئی مزدوری بھی جائز نہیں کیونکہ اس کام کے عوض میں جو کچھ وہ دینگی وہ انکی ملک کا نہیں ہوگا۔

س نمبر ۲۰۰- جس چوبارے میں زانیہ عورت رہتی ہو اسکے نیچے دوکان میں بیٹھکر قرآن شریف پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰۰- فاحشہ عورت کے نیچے درجے میں قرآن شریف پڑھنا منع نہیں حرم شریف میں بتوں کی موجودگی میں قرآن شریف پڑھا جاتا تھا۔

س نمبر ۲۰۱- زانیہ عورت کو زنا کے لئے مکان کرائے دینا اور اسی کرایہ وغیرہ کا پیسہ مسجد میں لگانا کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰۱- زانیہ عورت کو زنا کے لئے مکان کرائے دینا سخت گناہ ہے ایک قسم کی زنا پر اعانت ہے خدا فرماتا ہے ....

لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ مسجد میں ایسی کمائی لگانا اور بھی گناہ ہے حدیث میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب (خدا پاک کمائی ہی قبول کرتا ہے)۔

س نمبر ۲۰۲- اگر زانیہ عورت کسی ایسی مرض میں مبتلا ہو جائے کہ اسکے یار آشنا کوئی خبر نہ لے ایسی حالت پر اسکو علاج وغیرہ کے لئے کچھ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۰۲- زانیہ کو بیماری کی حالت میں امداد کرنا جائز ہے اس نیت سے کہ شاید توبہ کرے اس حالت بیماری میں اسکو بدکاری سے نفرت دلاتا رہے (ثنائی)

اطلاع عام۔ فتووں کے متعلق غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع کر سکتے ہیں۔ (ابو الوفا)

انتخاب الاخبار

پنجاب میں بارش کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ امرتسر میں یکم کی شب کو خوب مینہہ برسا۔ الحمد للہ

لکھنو کے مقدمہ سنی شیعہ میں بائیس شیعوں کو مختلف سزا ہوئی۔ خدا اس قوم پر رحمت کرے افسوس ہے اصلاح باوجود اسلام نام کہنے کے اپنی فساد سے باز نہیں آتا۔

افسوس شیخ عبدالرحمن نو مسلم (دیپا سنگھ) جو نوجوان تھا جسنے اسلام کیخاطر سب کچہ چھوڑ کر محنت اختیار کی تھی ۲۰۔۲۱ برس کی عمر میں بعارضہ دق مر گیا۔ انا للہ مزید افسوس یہ ہے کہ مرنے سے پہلے اُسکے ورثاء کپورتھلہ میں لے گئے جہان اُسکا جنازہ بھی کسی مسلمان کو پڑہنے کا موقع نہیں ملا ناظرین سے مؤکد التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب ضرور پڑہیں اللہم اغفرلہ وارحمہ

انجمن حامی اسلام کیطرف سے قریباً ۲ ماہ تک قادیانی کی تردید مین جلسے ہوتے رہے بڑے بڑے نامور مسلمان تشریف لائے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کے پانچ لیکچر لاہور مین ہوئے۔ آخری لیکچر ۲۶ جون کو شاہی مسجد مین ہوا ڈاکٹر صاحب نے سچے کی فتح اور کاذب کی موت پر نہایت فاضلانہ لیکچر دیا اس عظیم الشان جلسہ مین حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جلسہ نہایت امن و تہذیب کے ساتھ ہوا (محمد بخش) امرتسر مین بھی ڈاکٹر صاحب کے دو لیکچر ہونگے

صوبہ بمبئی کے مشہور لیڈر مسٹر تلک بھی گرفتار ہو گئے۔

پھلور سے پولیس ٹریننگ اسکول منتقل کر کے لاہور مین قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے یہ اسکول غالباً چہاؤنی لاہور کے قریب کسی عمدہ موقعہ پر تعمیر ہوگا۔

بہوپال کی ریاست کے تمام ڈاک خانے یکم ماہ جولائی آیندہ سے برٹش امپیریل پوسٹ افس مین ضم ہو جائینگے ریاست کی نگرانی ڈاک خانون پر نہ ہوگی گورنمنٹ کے ڈاکخانہ جاری ہونگے (ریاست کی ترقی معکوس کی دلیل) ابتک بہوپال مین ریاستی ڈاک خانے تھے اور ریاست کے ٹکٹ ڈاک بھی علیحدہ تھے اب برٹش انتظام ہو جائیگا اور برٹش پوسٹ آفس کے ٹکٹ اور لفافے مروج ہو جائینگے۔

جنید سے پانی پت تک ریلوی لائین بننے کی تجویز ہنوز زیر غور ہے۔ تجویز یہ ہے کہ اس لائین کی تعمیر کا تمام خرچ دربار جنید برداشت کرے۔

کلکتہ کے انارکسٹون کے ۲۶ یا ۲۷ سازشیون کا مقدمہ جیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت مین دائر تھا وہ سب سازشی سشن سپرد کئے گئے۔ باقی ۲۳ یا ۳۳۔ انارکسٹون کا مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی پور کی عدالت مین چل رہا ہے۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۱۳ ماہ جون مین کل ہندوستان مین ۱۸۷۰ موتین ہوئین۔ ان مین سے پنجاب مین ۳۴۶۸ موتین ہوئین۔

لاہور کے ضلع کو دو حصون مین تقسیم کرنے کی تجویز گورنمنٹ آف انڈیا نے منظور کر لی۔

کلکتہ مین ۴۸ گہنٹے مین ۱۰ انچہ مینہ برسا بازارون اور سڑکون پر سیلاب آگیا۔ آمد و رفت کئی گہنٹے تک بند رہی۔ بہت سے مکانات سربسجود ہو گئے آدمی ایک مکان کے گرنے سے دبکر مر گئے۔

قحط زدون کی تعداد اب کل ہندوستان مین صرف ۱۳ لاکہ ایک ہزار رہ گئی۔

خودی رام بوس کے ساتھ (جسنے مظفرپور مین بم کا گولا مارا تہا) مظفرپور کے جیل خانہ کے حکام بڑی مہربانی سے پیش آتے ہین۔ اُسکو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت ہے اور ایک نسخہ کتاب "گیتا" کا اُسکو دیا گیا ہے۔ خودی رام نے سزائے پہانسی کے حکم کے خلاف اپنے موجبات اپیل جیلخانہ مین اپنے ہاتھ سے بنگالی زبان مین لکہکر کلکتہ ہائی کورٹ مین ارسال کر دیئے ہین۔

ترکی گورنمنٹ نے سوائے ایک ترکی پلٹن کے جزیرہ سیموس سے اپنی سب فوج واپس بلا لینے کا فیصلہ کر لیا۔

مولای حفیظ کو طیطوان کا بادشاہ مراکو والون نے مشتہر کر دیا۔

مقدونیہ مین انتظامی اصلاح کرنے کے متعلق روس اور انگلستان کا معاہدہ علانیہ ہو گیا۔ اس معاہدہ کے مکمل ہوتے ہی اُسکی نقل دوسری سلطنتون کے پاس منظوری کیلئے بہیجی جائیگی۔ (خدا حافظ)

کابل کی خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیر صاحب پہر قندہار جانیکا ارادہ رکھتے ہین درہ خیبر مین قافلون کی آمد و رفت پہر روکدینی پڑی تبادلہ اردل کا جہگڑا آ پڑا۔

منجم کی پیشگوئی کہ ۱۳ مئی سے ۲ جون تک تمام ہندوستان مین بارش ہوگی غلط ثابت ہوئی۔ پنڈت صاحب کا نام راج بہاری لال ماتھر ہے اور وہ علیگڈہ مین رہتے ہین۔

قادیانی اخبار مرزا کی موت کے بعد عجیب عجیب قیاس کہا رہے ہین دیکہو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

ahmadiyyamuslim.de

نظر مردان بحقوق نسوان

یہ کتاب قرآن و حدیث و فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں علامہ مولانا سراج الدین احمد سراج چشتی بوری سلمہٗ نے حال کے ... اعتراضات کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکھی ہے جو پردہ جائز کے مخالف ہیں کتاب موصوف باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی و کاغذ کے اعلےٰ درجہ کی ہے لہذا اہل اسلام حضرات اس کی خریداری میں عجلت فرمائیں قیمت صرف ... علاوہ محصولڈاک

المشتہر مینجر اخبار صحیفہ بجنور

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے اور پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ پانچ جلدیں تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
جلد دوم سورہ آل عمران نساء ۱۲
جلد سوم سورہ مائدہ انعام اعراف ۱۲
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲
جلد پنجم سورہ فرقان تک ۱۲

تقلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام دہرم پال سابق عبد الغفور
جلد اول قیمت ۵ / جلد دوم قیمت ۵
جلد سوم قیمت ۵ / جلد چہارم قیمت ۵
چاروں جلدوں کے خریدار سے ... علاوہ محصولڈاک

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت قیمت ... علاوہ محصولڈاک

مناظرہ نگینہ یعنی وہ مشہور معروف مناظرہ جو نگینہ میں سات روز تک ہوتا رہا قیمت ...

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۴

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد ہی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ۶

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کے لئے نہایت مفید ۱۰

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱

الہام الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید ۱

شریعت و طریقت کے احکام ۱

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ۳

مرقع دیانندی۔ سوامی دیانند کے اقوال اور اعمال میں نقص بتلانے والا یہی رسالہ ہے قیمت ۳

حدوث دنیا دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں سے ... اور انکی غلط فہمی کا علاج قیمت ۲

الاسلام ... اسلامی اسلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں کے مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۱

تحائف ارابعہ اسلام ... کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام ہندو عیسائی آریوں) کی باہم دونوں کا مقابلہ ۲

اسلام و برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح معاملہ ہے قیمت ۴

حدوث وید وید کی قدامت کا ابطال وید سے ۱

المشتہر

مینجر مطبع اہل حدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ ... سے ۳ لوی فاضل جیب کشنا تیج ہوا

ahmadiyyamuslim.de

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہل حدیث

نمبر (۳۶)
جلد (۵)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عہ
والیان ریاست سے ”	سے
رؤسا جاگیرداران سے ”	للعہ
عام خریداروں سے ”	للعہ
” ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
” ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

(بقیہ مضمون مولوی محمد حسین صاحب)

تنبیہ: فاضل ایڈیٹر اہل حدیث نے اپنے فتویٰ جواز امامت مبتدعین مکفرین و ملاحدہ مین اس امر کا اظہار کیا ہے کہ میرے فتویٰ تجویز اقتداء سے یہ غرض نہین ہے کہ ان لوگون کو منصب امامت دیا جاوے بلکہ مراد صرف یہہ ہے کہ اگر وہ اتفاقاً نماز پڑہا رہے ہون تو انکی اقتداء صحیح ہے۔ مگر فتویٰ نمبر ۱۰ مندرجہ اہل حدیث ۱۳ مارچ مین آپ فرماتے ہین کہ بغیر صریح کفر کے مقررہ امام کو معزول کرنا جائز نہین ہے جو لوگ فتنہ فساد کرتے ہین وہ گنہگار ہین انکی خاطر امام کو معزول کرنا سخت ظلم ہے۔

کفر صریح کے معنے آپکی کلام سے یہی معلوم ہوتے ہین کہ وہ تعلیم اسلامی سے منکر ہو یعنی جس کے عقاید کو کفر لازم ہو وہ خود تعلیم اسلام سے انکار نہ کرتا ہو اور جو ادعاء اسلام رکہتا ہو اسکو آپ کافر صریح نہین کہہ سکتے بلکہ مکفر کہین گے یہ فرق مولانا غلام مصطفےٰ صاحب امرتسری کے جواب مین آپنے بیان کیا ہے۔

ان دونوں جوابون کے ملانے سے ناظرین یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ مکفر امام کو بھی معزول کرنا سخت ظلم ہے البتہ صریح کافر کو معزول کرنا جائز ہے اس صورت

ق: یہہ مرقومی کہ فاضل ایڈیٹر نے مبتدعین کی اقتدا کو صرف احیاناً و اتفاقاً جائز نہیں رکھا بلکہ اگر کسی مسجد محلہ یا جامع مسجد کا امام مذہب چکڑالوی یا مرزائی یا اور کسی قسم کا زندقہ و الحاد ایجاد کرے مگر صاف طور پر اسلام سے انکار نہ کرے تو بھی اسکو اپنی امامت پر بحال رکہا جاوے اور اسکا لانا ... ہے

ش: میرا یہہ منشا نہین۔ مگر آپنے معطل اور معزول مین فرق نہین سمجھا معزول تو کفر بواح (بین) سے ہوتا ہے مگر معطل چھوٹے چھوٹے گناہون سے بھی ہو جاتا ہے۔ جو حدیث شریف مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ [illegible] نے قبلہ کی طرف تھوکنے کی وجہ سے ایک شخص کو جماعت کرانے سے منع فرمایا تہا۔ وہ در اصل معطل تہا پس ایسے ملزمین کو تو بطور سزا کے ہٹا دینا چاہئے اور توبہ کرنے کے لئے مہلت دینی چاہئے اور تا توبہ انکی اقتدا ترک کرنا ضروری ہے۔ بس آپکے تفریعات سب غلط ہے۔ علاوہ اسکے بنظر تدقیق ہنوز ایک جواب باقی ہے کہ فعل کا کفر ہونا اور ہے اور فاعل کا کافر ہونا اور ان دونون مین بہت فرق ہے مگر آپنے دونون کو ایک کر دیا جو ایک مدقق کی شان سے بہت بعید ہے۔ (ایڈیٹر)

یادگار مرزا یعنی مرقع قادیانی کا خاص نمبر جسمین مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیوں کی قلعی کہولکر دکھائی گئی ہے ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں۔

ahmadimuslim.de

جمعہ کے خطبہ مین اسکا لیکچر الحاد بھی خاموشی سے سنا جاوے اور جو شخص اسکی مخالفت کرکے اسکو معزول کرنے کی کوشش کریگا وہ سخت ظالم ہوگا مولانا کچھ تو غور فرمایئے کہ یہہ کس قدر غلو ہے اور کس حقیقت کے نیچے کو اس فتوی مین آپنے مسلمانون کے لئے بویا ہے اسکا نتیجہ یہی ہوگا کہ اور مسلمان بھی اپنے امام کی اقتدا کرکے زندیق بنین اگر یہی بات ہے تو حدیث من دای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ الحدیث کے کیا معنے ہونگے اور آپکی پیش کردہ حجت لا تعاونوا علی الاثم والعدوان کا کیا مفہوم

الحاصل فاضل ایڈیٹر کا کلام مسئلہ اقتدا مین خلل و تناقض سے خالی نہین ہو سکتا دلیل جواز ہوناتو بڑی بات ہے۔

فاضل ایڈیٹر بار بار فرماتے ہین کہ عدم جواز کی دلیل کوئی پیش نہین کرتا اقوال جمہور علماء سلف صالحین اور ائمہ حدیث اور مجتہدین کے پیش کرنے والے کو آپ اہل حدیث ہونے کے لائق نہین جانتے اور قال اللہ اور قال الرسول سے دلیل کے طالب ہوتے ہین مین کہتا ہون اول تو اجماع سلف کے برخلاف آپکی دلیل کا ناتمام ہونا ہی عدم جواز کی کافی دلیل ہے۔ اور یہہ دلیل قال اللہ اور قال الرسول سے ہی ہے۔ قال اللہ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى الآیۃ وقال الرسول لن تجتمع امتی علی الضلالۃ وغیرہ اگر آپ اجماع واتفاق سے انکار کرین تو سلف مین سے کسی کا قول ان شخصون کی تجویز اقتدا مین جن کی اس نے تکفیر کی ہو پیش کرین ورنہ اس اجماع کو منعقد جانکر آپ اور آپکے معتقدین تفریق جماعت اور شق عصا المسلمین سے پرہیز کرین

اور اگر آپ یہہ فرماوین کہ باوجود انعقاد اجماع مین ان سب سے یہ سوال کرسکتا ہون کہ تم نے یہ کہان سے کہا جیسا کہ آپنے مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی کو جواب مین فرمایا ہے تو آپ کی یہہ جرأت استقامت کے برخلاف ہے آپ کو آیت مذکورۃ الصدر اور احادیث صحت اجماع امت مین غور کرکے تفریق جماعت سے پرہیز چاہیئے ثانیاً آپکے کلام واصول استدلال سے ہم نے ثابت کردیا ہے کہ جو شخص کسی ضرورت شرعی اور رکن اسلامی کا منکر ہو باوجود ادعاء اسلام اسکی اقتدا ناروا ہے ثالثاً امرار عقلیہ مین غور کرنے سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مکفرین ملاحدہ کی اقتدا ناروا ہونی چاہیئے۔ گو وہ مدعی اسلام ہی کیون نہون کیونکہ تکفیر کے معنے کسی کو کافر کہنے کے ہین اور کسی کو کافر کہنا سوائے کافر سمجھنے کے موجب کفر ہے اب جسکو ہم کافر سمجھتے ہین اسکو اپنے اہم مقاصد عبودیت اور مناجات رب العالمین اور معراج قرب الٰہی مین اپنا وکیل کیونکر بنا سکتے ہین وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا رابعاً لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ بھی عدم جواز کے لئے حجت . . . . .

ملہ اجماع کا نام لیتے ہوئے امام احمد کا قول یاد کرو۔ (ایڈیٹر)

ملہ غالباً آپنے کتب اصول مین دیکھا ہوگا کہ اجماع دو قسم پر ہوتا ہے ایک تو وہ اجماع ہے جسکے کل افراد علماء کسی مسئلہ پر صاف الفاظ مین بیک زبان تصریح کردین۔ ایسا اجماع تو متفقاً حجت ہے دوسرا اجماع وہ ہے کہ بعض تو تصریح کرین اور بعض خاموش رہین۔ گو حقیقت مین ایسا اجماع بھی ضعیف ہے کیونکہ یہہ بھی اس امر پر مبنی ہے کہ تمام علماء زمانہ کا علم حاصل ہو اور وہ سب کے سب ایک مجلس مین موجود ہون۔ تاہم ایسا اجماع بھی مثل سابق اجماع کے حجت نہین۔ تیسری قسم کا اجماع آجکل زبان زد ہے کہ چند ایک علماء کی آراء ہم کو پہونچی ہین اور کسی کے خلاف کا ہم کو علم نہین پس ہم سب نے نہین۔ ہاتے کہ یہ [illegible] اجماع ہے حالانکہ ایسے واقعات کو اجماع سے تعبیر کرنا ایک عامیانہ نظر ہے نہ کہ عالمانہ محققانہ تو کیا۔ اجماع کی بحث حصول المامول مین ضرور ملاحظہ کیجئے فریق مجوزین کے اقوال کئی ایک دفعہ نقل کئے گئے اور حضرت عثمان کا عام اصول بھی کئی ایک دفعہ بتلایا گیا ہے کہ نماز ایک اچھا کام ہے جب کوئی اچھا کام کرے تو اسکے ساتھ ملکر وہ بات پہلے کئی ایک دفعہ بتلائی گئی ہے کہ سلف صالحین کے زمانہ مین کفر کے فتوون کا رواج نہ تھا اسلئے اسکی نظیر تو نہ ملے گی کہ کسی پر انہون نے کفر کا فتوی دیا ہو پھر اسی کے پیچھے اقتدا کا حکم دیا ہو البتہ یہہ نظیر ملتی ہے کہ جو کوئی نماز پڑھے اور نماز کی طرف بلائے گو بدعتی ہی ہو اسکے ساتھ مل کر پڑھنے کا فتوی سلف صالحین کا موجود ہے۔ ملل و نحل ابن حزم ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر)

ملہ صحابہ جسکو باغی کہتے تھے اسکا مطلب یہی ہوتا تھا کہ یہہ شخص غیر معصوم الدم واجب القتل ہے۔ پھر اسی کو اہم مقاصد نماز مین حضرت عثمان کے حکم سے وکیل کیون بناتے تھے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

اصل بات یہہ ہے کہ ہر ایک کام کی جہت ہوتی ہے نماز جس وقت کوئی پڑھتا ہے اور اسکے ساتھ ہم ملکر پڑھتے ہین تو اسمین یہ لحاظ

تقاضائی ہے اسپر آپکا استحباب و استحقاق بھی خیال ہیں صحیح نہیں اور نہ آپکا اقسام ثلثہ امامت میں سے یا بیعت کا حکم صحیح ہو سکتا ہے کیا آں حضرت صلعم میں امامت صلوٰۃ و حکومت و نبوت تینوں قسمیں موجود نہ تھیں۔ علاوہ برآں ہم حیران ہوں کہ آپنے جماعت مسلمانوں کے برخلاف مضمون اتفقوا کو کونسے دلائل قال اللہ و قال الرسول سے مشحون کیا ہے آپکا دعوے خلاف ظاہر اور برخلاف سلف و خلف کسی بڑی قوی دلیل پر مبنی ہونا چاہئے تھا اور وہ مادہ آپکے دلائل کی کیفیت تو پہلے معلوم ہو چکی اب علمائے ربانین کی انکا ثبت ٹھیک نہیں۔ (اسکا جواب اہلحدیث میں دلائل گذر چکے ہیں۔ ایڈیٹر)

ہوتا ہے کہ یہ ایک نیک کام کر رہا ہے اسکے علاوہ اس میں ہزار عیب ہوں۔ رشوت خوار ہو۔ زانی ہو۔ لوطی ہو۔ بدعتی ہو اُسکے کسی عیب پر نظر نہیں جاتی اور نہ ہماری مخالف رائے علمائے کرام اسکا حکم دیتے ہیں کہ دیگر عیوب اسکے بھی دیکھیں اسیطرح صورت تنازعہ میں یہی حکم ہے اور حضرت عثمان نے بھی یہی مذہب اصول ہم کو سمجھایا ہے۔
(ایڈیٹر)

۱۳ اچھا کہا کہ اقناعی ہے کہیں برہانی کہہ دیا ہوتا تو سوال وارد ہوتا اقناعی کہکر بہلے بچے اے جناب اقناعی دلائل نے تو آجکل لوگوں کو مرزائی اور چکڑالوی وغیرہ بنا رکھا ہے۔ اس آیت کا جواب مع تفسیر آیت کئی ایک دفعہ پہلے گذر چکے ہیں۔ (ایڈیٹر)

مرزا جی کی دوکانداری اور دنیا پرستی

آجکل جبکہ مرزا جی فوت ہو چکے ہیں اور انکی جگہ پر حکیم نور الدین خلیفہ مقرر ہو گئے ہیں اُن کے اس تقرر سے مرزائی اخبار بدر مرزا جی کی سچائی پر استدلال کرتا ہے چنانچہ اُسکے اپنے الفاظ حسب ذیل ہیں :۔

"ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اُسنے یہ دوکان نکالی ہوتی تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے لہٰذا تو سب مانتے ہیں کہ آپ کے گو میاں کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی نہ دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ مبارک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس اسمیں نہ تھی۔ اللہم صل علیہ وسلم"

جواب ہمارا دعوی ہے کہ مرزا جی پکے دوکاندار اور اعلےٰ درجے کے دنیا پرست تھے۔ ہم بھی اپنے دعوی کا ثبوت اُسی طریق پر دیتے ہیں جس طریق پر بدر نے انکے دنیادار ہونے پر دیا ہے یعنے ہم بھی پہلے اُن کی خلافت ہی کے مسئلہ کو لیتے ہیں۔ اور اسی سے ثابت کرتے ہیں کہ مرزا جی سچے دنیادار تھے پس ذرا کان لگا کر سنئے! کہ یہ خلافت مرزا جی کے منشاء سے ہرگز واقعہ نہیں ہوئی۔ ہم اپنے اس دعوی کو انہیں کے رسالہ الوصیت ہی سے ثابت کرتے ہیں۔ سنو! مرزا جی الوصیت کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں :۔

"اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"

اس فقرہ کے حاشیہ پر اسکی وضاحت اور تفسیر یوں بیان فرمائی ہے

"ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنا دے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اُسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے" (الوصیت صفحہ ۱۲)

پس ایڈیٹر بدر ذرا غور سے مرزا جی کی وصیت کی عبارت زیر خط پر نظر ڈالے اور سوچے کہ اسکے کیا معنے ہیں مرزائیو! مرزا جی کی اصلی وصیت تو یہی جسکو تم لوگوں نے گوز شتر سمجھا پس پشت ڈالدیا اور اسکی پروا نہ کرکے

ahmadimuslim.de

حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا۔ حالانکہ مرزا جی صاف اور واضح الفاظ میں بتلا رہے ہیں کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی کوئی اور اس بات کا حقدار نہیں ہے بلکہ یہاں تک اسباب کو واضح کر دیا کہ اگر میری اولاد نالائق اور ناقابل بھی معلوم ہو تب بھی انکی بڑی وقعت کو جو آئندہ اس میں ظاہر ہوگی فراموش نہ کرنا چاہئے کیونکہ ہر ایک نیک آدمی جو بڑے اٹھائے پایہ کا ہوتا ہے اُسپر بھی ایک وقت آیا ہوتا ہے کہ ایک ناقابل ذکر لقمہ کی حالت میں ماں کے پیٹ کے اندر ہوتا ہے۔ پس تمنے میری اولاد کی اصلی حقیقت پر نظر ڈالنا اور اُسے میرے بعد میرا جانشین بنا لینا پھر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ جانشین اور خلیفہ مقرر ہونے کے وقت معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دہوکہ دینے والے خیالات دینے کم عمری یا کم علمی کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے مگر تم نے میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو میرا جانشین بنانا اور انکی اصلی آئندہ کی عظمت اور وقعت کو ذہن نشین رکھنا۔

یہ ہے مرزا جی کی اصلی وصیت ۔۔۔۔۔ جسمیں انہوں نے اپنی اولاد کے خلیفہ بنانے کے متعلق صرف اشارہ سے ہی کام نہیں لیا بلکہ صاف الفاظ میں ہدایت کر دی پس اگر مرزائیوں نے مرزا جی کے بعد انکی اس واضح وصیت کا خلاف کر کے حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا تو اس سے مرزا جی کے دنیادار ہونے پر کسی طرح استدلال نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کو اس سے کیا دخل جبکہ انکی وصیت اور روح اس خلافت کی مخالفت میں چلا رہی ہے۔

اسکے علاوہ مرزا جی کے دنیا پرست اور عبد الدرہم والدینار ہونیکے کئی ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ ساری عمر وہ قارون کی طرح دولت سمیٹنے میں لگے رہے۔

سنو! جب مرزا جی مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے اور اُس صیغہ میں آپ کامیاب نہ ہو سکے تو دوسرا رنگ بدلا اور سادہ لوح مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کی نئی طرح مخالفین کے جواب میں ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا اشتہار دیا اور دعویٰ کیا کہ میں اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل قرآن ہی سے نکال کر اس کتاب میں لکھوں گا بہت سے نیک دل اور سادہ لوح مسلمان ان کی اس چال میں آ گئے چنانچہ مرزا جی نے ان سے ہزاروں روپے دم دلاسے لئے مگر حقانیت اسلام کیلئے تین سو چھوڑ تین دلائل بھی نہ لکھ سکے بلکہ بیٹھ سکے نہ ہی کتاب مذکور کو اختتام تک پہنچا سکے بلکہ اُسکی ایک آدہ

جلد بڑھائے نام الٰہی جس میں اپنے واہی تباہی الہام بھی دیئے اور اپنی نبوت کی بنا قائم کر کے آتھم ڈبل الہامی تہیہ بنا کر پیش کر دیا۔ مگر ایفائے وعدہ نہ کر سکے اور سب روپیہ بلا ڈکار ہضم کر گئے۔

اس کے بعد رسالہ سراج المنیر کے نام سے مسلمانان پٹیالہ وغیرہ کا چودہ سو روپیہ کہا گئے پھر حضرت عیسیٰ کی سیاحت کے واقعات کی تحقیق کا بہانہ کر کے بہت سا چندہ ہڑپ کر گئے۔

پھر منارۃ المسیح چندہ کے لئے اشتہار دیکر دس ہزار روپیہ مریدوں سے طلب کیا اور منارہ بنانے کی بجائے وہ سب روپیہ اپنے ہی عیشوں میں صرف کر لیا اور منارہ چھوڑ بالشت بھر برجی بھی نہ بنائی۔

لنگر خانہ کا بہانہ کر کے جو اشتہار دیا اُس میں صاف اور غیر مبہم لکھدیا کہ ہر ایک مرید کو کچھ نہ کچھ چندہ دینا ضروری ہے جو نہ دیگا تین ماہ کے بعد اُسکا نام رجسٹر مریدوں سے خارج کر دیا جائیگا۔ بندہ کا اکل میں بتلا دے کہ کیا سچے نبیوں کا بھی طریقہ چلا آیا ہے کسی نبی نے اپنی امت سے یوں زور و تیر طوعاً کرہاً چندہ وصول کیا اور کسی رسول نے اس طرح اپنا پیٹ پالنے کی خاطر اپنی امت سے جبراً مال مانگا اور اگر کوئی اپنی مفلسی کے باعث نہ دے سکا تو اُسے اپنی جماعت سے نکالدیا۔ بلکہ نبیوں کو تو اسکے خلاف وحی اور الہام ہوتے تہے یا ہوتے! سچے نبیوں سے سوال ہوتا ہے اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ (پ ۲۹ ع ۲) کیا تم تبلیغ احکام پر لوگوں سے کچھ اجرت طلب کرتے ہو جسکے باعث اُن پر اس چٹی کا بوجھ بھاری ہو رہا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ میں لوگوں سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا حضرت نوح علیہ السلام جو اپنی قوم کی ہدایت کے لئے نوسو پچاس برس تک کوشش کرتے رہے انہوں نے اپنی قوم اور امت پر کچھ بوجھ نہ ڈالا بلکہ یہی فرماتے رہے کہ يَا قَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ (پ ۱۲ ع ۳) حضرت ہود نے بھی اپنی قوم عاد کو یہی فرمایا کہ يَا قَوْمِ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (پ ۱۲ ع ۵) حضرت صالح نے اپنی قوم ثمود کو اور حضرت شعیب نے ایکہ والوں کو ۔۔۔۔۔ اور حضرت لوط وغیرہ غرض سب سچے رسولوں نے اپنی اپنی قوموں کو یہی کہا کہ وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ بتلاؤ مرزا جی کو کبھی ایسا الہام ہوا یا کسی وقت اُن کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے ہونگے دنیا سے بے رغبت

ahmadimuslim.de

ہونے پر دلالت کرتے ہوں!

نہیں بلکہ وہ آخری وصیت میں مرتے مرتے بھی غریب مریدوں کو قادیانی مقبرے میں دفن ہونے سے بہشت کا لالچ اور دھوکہ دیکر انکی جائیدادیں ہضم کرنے اور اُن کے گھربار لوٹنے اور اُنکے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنی اولاد کا پیٹ بھرنے کے لیے خوب ہی بندوبست کر گئے۔ کیا یہ اللہ والوں اور مقربان خدا خصوصاً نبیوں اور رسولوں کا کام ہے؟ ہرگز نہیں۔ سچے نبیوں کے مرنے کے بعد تو اُن کی جائیداد اور ورثہ سے اُن کی اولاد بھی محروم رہا کرتی ہے وہ اپنے آخری دم میں یہ وصیت کیا کرتے ہیں کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقۃ یعنے ہماری اولاد کو ہمارا ورثہ تقسیم نہیں ہوا کرتا بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ اور خیرات میں دیدیا جاتا ہے۔ اگر مرزاجی سچے نبی تھے تو اپنے وصیت نامہ میں یہ وصیت اپنی اولاد کے لئے کیوں نہ کر جاتے۔ سنو! مرزاجی اعلےٰ درجہ کے دنیا پرست اور تمام جہان کی دولت سمیٹ کر اپنی اولاد کے لئے اکٹھا اور جمع کر جانے کی فکر میں ہر وقت رہتے تھے یہی وجہ تھی کہ اپنی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح بھی مالیر کوٹلہ کے ایک مالدار رئیس محمد علی خان سے کر دیا اور چھپن ہزار روپیہ مہر مقرر کر کے اُس کی ساری جائداد بابت مہر دیدیا اور جو باقی رہا وہ بھی شاید بہشتی مقبرہ کی وصیت کے بہانہ سے ضبط کر لیا جس کی وجہ سے اُسکی پہلی اولاد کو ساری عمر روٹی سے بھی بے نصیب ہوں گے۔

مرزائیو! اگر یہی معیار ہے تمہارے نبی کی نبوت کے سچے ہونے کا جس کی بابت تم لوگ منہ پھاڑ پھاڑ کر کہا کرتے ہو کہ مرزاجی کے دعاوی کو منہاج نبوت پر پرکھنا چاہئے؟ کیا مرزاجی کے یہ کارنامے کسی سچے نبی کے کاموں سے کچھ بھی مماثلت اور مشابہت رکھتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

مرزاجی کی نسبت ایسا کوئی لفظ کسی واقف کی زبان سے ہرگز نہیں نکل سکتا جو اُن کی بے رغبتی اور زہد یا خدا ترس ہونے پر دلالت کرے۔

جو شخص مرزاجی کی بیسویں صدی سوانح عمری سے واقف ہوگا وہ ضرور انہیں کذاب مفتری، غدار، اور قارون ثانی کہے گا۔ اور بس +

(نائب ایڈیٹر)

نماز اربعہ ۔ ہندوؤں آریوں اور عیسائیوں کی نماز سے اسلامی نماز کا مقابلہ قیمت ۲ر۔ منیجر۔

اہلحدیث علماء امرتسر کی خدمت میں گذارش

اسلامی تعلیم میں تو سب کچھ ہے۔ اسکے علاوہ زمانہ کی ضرورت بھی سخت مجبور کرتی ہے کہ ہم آپس میں ملکر رہیں اسلئے میری گذارش ہے اگر آپ لوگ مجھ ہیچ کی بات کو قبول کریں کہ امرتسر کے علماء اہل حدیث یعنے سب وہ علماء جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں ہر جمعہ کے روز ایک جگہ جمع ہوا کریں اور باہمی ملکر بیٹھکر محبت اور مصالحت اور ایک دوسرے سے ہمدردی کی باتیں کیا کریں اگر آپس میں کچھ اختلاف بھی ہو تو باہمی محبت سے اُسکا بھی تصفیہ کیا کریں۔ غرض آپس میں شقاق اور علیحدگی نہ ہو تو پھر دیکھیں کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کیا کیا برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اس مطلب پر جو آیات اور احادیث آئی ہیں وہ علماء سے مخفی نہ ہوں گی گو مجھے معلوم نہ ہوں مگر آپ حضرات کو تو معلوم ہیں۔ اُمید ہے کہ علماء اہل حدیث امرتسر میری اس درخواست پر خوب غور کر کے براہ راست یا بذریعہ اخبار اہل حدیث اطلاع دیں گے۔ ہر جمعہ کو فرصت نہ ہو سکے تو ہر مہینے کے اخیر جمعہ کو تو ضرور جمع ہوا کریں وقت بعد نماز عصر منظوری پر پہلے جلسہ کے لئے میرا مکان حاضر ہے۔ (حافظ محمد یوسف پنشنر)

ایڈیٹر۔ خاکسار تو حاضر ہے جب آپ بلاوینگے بسر چشم پہنچونگا۔ بلکہ میرے خیال میں ہر ایک مقام کے علماء اسی پر عمل کیا کریں تو بہت ہی مفید ہو۔ خدا توفیق بخشے۔ ے دولت ہمہ ز اتفاق خیزد

دریافت

ایک شخص محمد حسن نامی میانہ قد اندازہ ۶۰ برس کی عمر اپنے کو کبھی مولوی حافظ فقیر شاہ صاحب کہکے مشہور کرتے ہیں اور گورکھپور کے ضلع میں اپنا مکان بتاتے ہیں۔ یہ آدمی کچھ فساد انگیز ہوتے ہیں۔ ہوڑا کلکتہ کمرا اپر مسجد باری سال، ٹولہ گر وغیرہ وغیرہ جگہ میں اپنا رہنا بیان کرتے ہیں اگر کوئی صاحب کو مذکورہ شاہ صاحب سے ملاقات ہو اور اُن کے بارہ کچھ معلوم ہو تو بذریعہ اہل حدیث کے آگاہ کریں خاص مولانا ضیاء الرحمن صاحب کلکتہ اور حافظ نصیر الدین صاحب ہوڑا بارہ میں اگر کچھ معلوم ہو تو ضرور تحریر فرماویں۔ ابھی یہاں سے آسنسول گئے ہیں وہاں کے لوگ بھی خاص کر مستری نورالدین صاحب وغیرہ کچھ ضرور فرماویں۔ سخت ضرورت ہے۔ فقط

(خاکسار عبد الصمد بردوان)

ahmadimuslim.de

خلیفہ مرزا سے سوال

کیا فرماتے ہیں احمدی جماعت والے کہ کیا وجہ ہے کہ جب مرزا صاحب بھی بموجب عقیدہ حسب الارشاد مخبر صادق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نبی تھے۔ ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یجب ان یدفن فیہ (مشکوٰۃ از ترمذی) یعنے آنحضرت نے فرمایا نہیں قبض کی اللہ تعالےٰ نے روح کسی پیغمبر کی مگر اسی جگہ کہ چاہتا ہے اللہ یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اسی میں جس جگہ (لاہور) کہ جہاں فوت ہوئے اسی جگہ نہ دفنائے گئے۔ بینوا و توجروا۔

(سائل المنتظر محمد حمید الحق نزیل سرہند)

استفسار

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکمل و مفصل مستند و معتبر سوانح عمری بزبان اردو کوئی شائع ہوئی ہے یا نہیں اگر شائع ہوئی ہے تو کہاں سے ملے گی اور کس قیمت پر۔ المستفسر ناچیز احمد اللہ مہر دہلی

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست

(سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ۱۹ جون ۱۹۱۴ء)

ایڈیٹر اہل فقہ نے دو دعوی کئے ہیں۔ اولاً رسول اللہ صلعم عالم الغیب بالتحقیق تھے ثانیاً حضرت رسول اللہ صلعم کو اللہ جل شانہ نے تمام امور غیبیہ پر مطلع فرما دیا تھا۔ یعنے علم ما کان وما یکون آپ کو حاصل تھا مگر یہ دونوں دعاوی ان کے قانون الٰہی اور فرمان رسالت پناہی اور روایات حدیثیہ و قرآنیہ کے خلاف ہیں اور نیز مذہب اہل سنت کے خلاف ہیں خصوصاً مذہب حنفیہ کے جسکے نام لیوا اور کفش بردار ہیں ایڈیٹر بھی ہے بلکہ یہ مذہب روافض کا ہے۔ فان اثبات العلم بما کان وما یکون لاحد من الکرام من مذھب الرافضۃ فالقیم بثبوت ھذا الائمتھم افتراء منھم علیھم۔ قانونی حکم بتلا دیا اب تو ہم سن چکے اب واقعات اور علماء کے اقوال سن لو نا ضل مولوی بیان ابطال الباطل میں تحریر فرماتے ہیں۔ من ضروریات الدین ان علم الغیب مخصوص باللہ تعالیٰ والنصوص فی ذالک کثیرۃ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر الایۃ وان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الایۃ فلا یصح لغیر اللہ تعالیٰ ان یقال انہ یعلم الغیب ولھذا لما قیل عند رسول اللہ صلعم فی الرجز وفینا نبی یعلم ما فی غد انکر علی قائلہ وقال دع ھذا وبالجملۃ لا یجوز ان یقال لاحد انہ یعلم الغیب نعم الاخبار بالغیب بتعلیم اللہ تعالیٰ جائز وطریق ھذا التعلیم اما الوحی او الالھام عند من یجعلہ طریقا الی الغیب انتہی۔ یعنے علم غیب کا مخصوص ہونا ساتھ اللہ کے ضروریات دین سے ہے اور نصوص اس میں بہت آئے ہیں جیسے اللہ ہی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کے نہیں جانتا ہے مگر وہ اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو خشکی میں اور جو دریا میں ہے اور بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے بارش کو پس اسکے اتار نیکا علم اسی کے پاس ہے پس غیر اللہ کے لئے ہرگز درست نہیں ہے کہ اسکو غیب دان کہا جاوے اسی واسطے جب کہ رسول اللہ صلعم کے پاس یہ بات کہی گئی کہ ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آنحضور نے ان کہنے والی پر انکار فرمایا اور حکم دیا کہ اسکو چھوڑ دو حاصل کلام یہ ہے کہ جائز نہیں ہے کہ کسی کو یہ کہا جاوے کہ وہ غیب جانتا ہے ہاں خبر دینا ساتھ غیب کے اللہ تعالےٰ کی تعلیم سے جائز ہے اور طریقہ اس تعلیم کا یا وحی ہے یا الہام اسکے نزدیک جو اسکو طریقہ علم غیب کا جانتا ہے۔

ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر میں تحریر کرتے ہیں ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمھم اللہ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسایرۃ یعنے بیشک پیغمبروں نے غیب سے کچھ نہیں جانا مگر جسقدر اللہ تعالےٰ نے انکو کبھی بتلا دیا اور علماء حنفیہ نے تصریح کی ہے اسکی تکفیر کی جسنے یہ اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلعم غیب جانتے تھے اس وجہ سے کہ اسنے معارضہ کیا اللہ تعالےٰ کے قول کا کہ کہدو نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کو سوا اللہ تعالےٰ کے اسیطرح مسایرہ میں ہے۔ (مسایرہ علم کلام میں ایک مستند کتاب ہے جسکے مصنف علامہ ابن ہمام صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ ہیں اور ان کو علماء مذہب حنفیہ نے مجتہد فی المذہب شمار کیا ہے) اور علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں فبالجملۃ العلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ لا سبیل الیہ للعباد

ahmadimuslim.de

الا با علام منہ الخ یعنے علم غیب کے ساتھ اللہ تعالیٰ منفرد ہے اور کسی کو اُسکے دریافت کی راہ نہیں ہے مگر اسکے بتلانے سے اور چونکہ علم غیب کے ساتھ اللہ تعالیٰ مختص ہے تو اب کسی کو عالم الغیب کہنا اللہ تعالیٰ کے اس تفرد کو باطل کرنا ہے وہو شرک۔

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں۔

بار تبہ ائمہ و اولیا ظاہرا بر رتبہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام گردانند و انبیاء و مرسلین علیہم السلام را لوازم الوہیت از علم غیب و شنیدن فریاد ہر کس از ہر جا و قدرت بر جمیع مقدورات ثابت کنند۔ انتہی۔ اس بیان سے مولانا کے معلوم ہوا کہ علم غیب لوازم الوہیت سے ہے پس جسنے علم غیب کو رسول کے لئے جائز رکھا تو اُسنے لازم الوہیت کو رسول کے واسطے ثابت کرکے انکو الہ و معبود بنایا وہو شرک صریح و کفر قبیح۔

اور تفسیر نیشاپوری میں تفسیر آیت کریمہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ کے مرقوم ہے ومن جملۃ الایمان باللہ ان یعتقد ولا وحدہ علاما للغیوب ومن جملۃ الایمان بالرسل ان یعتقدوا بانہم عباد مصطفین لا یعلمون الغیب الا ما علمہم اللہ تعالیٰ انتہی۔ یعنے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں یہہ بھی داخل ہے کہ اکیلے اللہ تعالیٰ کو غیب دان اعتقاد کرے اور رسول پر ایمان لانے میں یہہ بھی داخل ہے کہ اُن کو ان کے مرتبہ پر رکھے اس طرح پر کہ پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ اعتقاد کرے اور یہہ اعتقاد رکھے کہ وہ غیب نہیں جانتے تھے مگر جسقدر اللہ پاک نے اُن کو بتلا دیا اور نیز اسی تفسیر کے دوسرے مقام میں ہے ثم امر نبیہ باظہار ذلۃ العبودیۃ حتی لا ینسب الیہ نقص ولا یعاب من قبل عدم علم الغیب فقال لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ وفیہ ان قدرتہ قاصرۃ وعلمہ قلیل وکل من کان عبدا کان کذلک والقدرۃ الکاملۃ والمحیط لیس الا اللہ انتہی یعنے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلعم کو حکم فرمایا واسطے ظاہر کرنے ذلت عبودیت کے تاکہ آپ کی طرف نقصان منسوب نہو اور غیب کے نہیں جاننے پر آنحضور پر عیب نہو پس فرمایا میں مالک نہیں ہوں اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضور کی قدرۃ قاصر تھی اور علم آپکا قلیل تھا اور جو بندہ ہوگا وہ ایسا ہی ہوگا اور قدرت کاملہ اور علم محیط نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کو۔ اور علامہ بیری حاشیہ اشباہ میں فرماتے ہیں وفی اللولو الجنیۃ وغیرہما من کتب المذہب رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر شاہد فقال تزوجتک بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لانہ یعتقد بان النبی صلعم یعلم الغیب اذ لا شہادۃ لمن لا علم لہ بہ ومن اعتقد ہذا اکفر وبہ قال الشیخ ابو القاسم الصفار انتہی یعنے لولو الجنیۃ وغیرہ کتب مذہب حنفیہ میں لکھا ہے کہ ایک مرد نے نکاح کیا ایک عورت سے اور گواہان حاضر نہ تھے پہر ناکح نے کہا کہ میں نے تم سے نکاح کیا بگواہی اللہ اور رسول کے تو کافر ہوا اسلئے کہ اُسنے اعتقاد کیا کہ نبی علیہ السلام غیب دان تھے اسواسطے کہ جسکو علم نہو اس کی گواہی نہیں اور جسنے اعتقاد کیا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام غیب دان تھے وہ کافر ہوا۔ اور شیخ ابو القاسم صفار نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ اور بحر الرائق میں ہے لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان النبی صلعم یعلم الغیب انتہی یعنے جسنے نکاح کیا اللہ اور رسول کی گواہی پر وہ نکاح منعقد نہوا اور ناکح کافر ہوا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی صلعم کو اُسنے غیب دان سمجہا۔ اور تاتارخانیہ میں ہے رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر شہود فقال خدا و رسول را یا فرشتگان را گواہ کردم بطل النکاح ویکفر الناکح لاعتقادہ ان الرسول والملائکۃ یعلم الغیب ونحوہم الخ انتہی اس سے بھی معلوم ہوا کہ جو اعتقاد رکھے کہ رسول اور فرشتے غیب دان ہیں اور پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہیں وہ کافر ہے۔ اور کنز الدقائق میں علامہ نسفی کے ہے جو فقہ الاجتہاد مذہب حنفیہ میں لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لاعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب انتہی۔ یعنے اللہ اور رسول کی گواہی پر جسنے نکاح کیا وہ کافر ہوا اس اعتقاد کے سبب سے کہ نبی صلعم غیب دان تھے اور جواہر اخلاطیہ میں ہے ان زعم ان النبی صلعم یعلم الغیب یکفر فاظنک فی غیرہ انتہی۔ یعنے جسنے یہ گمان کیا کہ نبی صلعم غیب جانتے ہیں وہ کافر ہے پہر تیرا کیا خیال ہے اسکی نسبت جو غیر نبی کو غیب دان جانے۔ اور ایسا ہی خلاصہ اور عالمگیری وفتاوی قاضی خان وغیرہ عامہ کتب حنفیہ میں مرقوم و موجود ہے۔ افسوس ہے کہ ایڈیٹر الفقہ پر کہ باوجود دعوی حنفیت اپنے مذہب کی مخالفت پر کمربستہ ہوکر تمام کتب فقہ کی تردید کر رہا ہے اور پہر دعوی حنفیت کئے جاتا ہے

ahmadimuslim.de

اور کیا یہی خیال نہین کرتا ہے کہ ایسے اعتقاد والون پر علماء حنفیہ قاطبۃً کفر کا فتوی لگا رہے ہین پھر وہ دعوے حنفیت کا اپنے لئے کیونکر کرتا ہو کہو صاحب کیا ان علماء حنفیہ کو بھی رسول اللہ صلعم سے عداوۃ تھی کہ وہ آنحضور کے غیب دانی سے انکار کرتے ہین جیسا کہ تمنے یہ ناروا الزام اہل حدیث پر لگا کر اپنے جہل پر ڈبل شہادۃ دی ہے - (باقی آئیندہ)

مباحثہ خوب ہوا

(از نامہ نگار)

موضع شتر خانہ متصل شہر مونگیر مین ایک شخص نامی حسن خان کو اوس گاؤن کے [illegible] بسبب عمل بالحدیث بہت تنگ کیا اور فساد زیادہ پھیلانے کے لئے اہل حدیث مذکور کو مستعد مناظرہ پر کیا وہ اہل حدیث استاذی جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری کے پاس آکر تذکرہ کیا اور کہا کہ آپ مناظرہ کیجئے وہ لوگ اپنے علماء کو بلا لائے حسن اتفاق سے ان دنون مولوی ابوالخیر صاحب غازیپوری جو مفتی عالم ہین وارد جمالپور ضلع مونگیر تھے روز شنبہ کو مولوی ابوالخیر صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب ولایتی مدرس مدرسہ مونگیر اور مولوی تجمل حسین صاحب بہاری اور مولوی عبدالحی صاحب ساکن بلیا یہ سب علماء حنفیہ مقام شتر خانہ مین جمع ہوئے اور اہل حدیث کی طرف سے صرف استاذی جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری مدرس مدرسہ اہل حدیث جمالپور قریب آٹھ بجے شب کے حنفیون نے اپنے مولوی صاحبون سے درخواست مناظرہ کی کی مولوی ابوالخیر غازیپوری جو کہ اپنی ذیل وڈوال مین اور مولویون سے ذبل سمجھے پہلے درخواست حنفیون نے انہی سے کی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ مولوی تجمل حسین صاحب سے کہو کیونکہ ہم اور مناظرہ این چہ بوالعجبی است جب مولوی تجمل حسین سے کہا گیا تو انہون نے مولوی عبدالحی کے حوالہ کیا مولوی عبدالحی نے کہا کہ ان سے پوچھو کہ مناظرہ کے لئے انکو کس نے بلایا ہے جب بعد آخر مولوی محمد عمر کی آئی تو آپ نے فرمایا کہ مین وعظ کہنے کو آیا ہون مناظرہ کرنے کو نہین آیا ہون جسکو مجھ سے کچھ پوچھنا ہو وہ میرے پاس مونگیر مین آوے الغرض ہر ایک مولوی کا عالم اسوقت نفسی نفسی کا تہا سبھی پہلو تہی کرکے سب نے مناظرہ سے انکار کر دیا وہان کے بعض حنفی اپنے مولویون کی اس کارروائی اور فرار عن المناظرہ سے سخت بیزار ہوئے اور کہا کہ ہم کل دوسرے مولوی کو لاکر مناظرہ کرائینگے اور جب تک ہمارے مولانا مع جماعت اہل حدیث کے اوس بستی مین رہے اُس وقت تک حنفی مولوی آپس مین یہہ کہتے رہے کہ دیکھو صاحبو اسوقت وعظ مین کوئی کسی کے مذہب پر وار نکرے اور اُسکو برا نکہے بلکہ بعض درمیان وعظ کے طرفداری اہلحدیث کی کرتے رہے - جب ساڑھے دس بجے شب کو مولانا مع جماعت اہل حدیث کے وہان سے واپس چلے آئے تو وہان کے سب حنفی نادی وثنائی بادہ تعزیہ ساز اہل حدیث کو جو اس بستی مین تنہا ہے اپنے مولویون منکوبا الصدیکے پاس لے گئے مولویوں نے بہت قال و قیل کر اس بیچارہ [illegible] کی ناکیدگی اور اہل حدیث کی مذمت اور اُن کے سب و شتم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا دوسرے روز جب مولوی ابوالخیر واپس جمالپور ہوئے تو یہہ مشہور کیا کہ جماعت اہل حدیث کے مولوی صاحب وہان سے بھاگ آئے - لعنۃ اللہ علی الکاذبین - یہہ لوگ جھوٹ بولنے مین کچھ بھی خدا کا خوف نہین کرتے ہین ہائے افسوس اس کذب بیانی پر انکے پھر درخواست مباحثہ کی ان سے کیگئی مگر ابوالخیر اور مناظرہ - بہر بیان خود ستخان ملمع ساز گفت و رو از مناظرہ بر تافت اور چپکے بنے -

راقم محمد یوسف از جمالپور

مراسلہ از ایلچپور ملک برار

(از نامہ نگار)

یہہ شہر تمام صوبہ برار دکن کا مدت مدید تک صدر مقام اور دار الحکومت رہا آخر مین جبکہ براردکن پر نواب آصفجاہ نظام الملک بہادر والی حیدرآباد قابض ہوئے تب نواب صاحب [illegible] کی جانب سے ایک صوبہ دار مقرر ہوا کرتا تہا اُسکو بہی نواب کا لقب تہا جیسا کہ نواب محمد اسمٰعیل خان بہادر شہید . نواب صلابت خان . نواب بہلول خان . نواب جنرل محمد نامدار خان . نواب ابراہیم خان نواب غلام حسن خان یہان کے مشہور نواب ہوگئے . آخری صوبہ دار یہان کے نواب غلام حسنخان تھے اور آپکے بعد نوابی کا خاتمہ ہوگیا اور ملک برار سرکار نظام نے سرکار انگریزی کے تفویض کر دیا عملداری انگریزی قائم ہوگئی . انگریزی عملداری قائم ہوتے ہی سابقہ چہل پہل نیست و نابود ہوکر اداسی دبے رونقی چھاگئی . شرفاء اور امیرزادے مفلوک الحال اور نان [illegible] کے محتاج

ahmadimuslim.de

تجارت۔ اب یہاں کے لوگ زمانہ کی ہوا اور رفتار دیکھ کر تجارت اور صنعت کی جانب راغب ہو چلے ہیں۔ چنانچہ پارچہ بافی یہاں پر اب بہت اچھی ہونے لگی ہے ادنیٰ قسم کا کپڑا مردانہ اور زنانہ مضبوط اور پائیدار تیار ہو کر بیرونجات کو روانہ ہوتا ہے۔ حال میں فیکٹری یعنی دیا سلائی کا کارخانہ بھی یہاں کھولا گیا ہے جس سے بہت سے غربا کی روزی اور قوت لیمو کی صورت نکل آئی۔

مقام پرت واڑہ یہاں سے بجانب شمال تین میل۔ چکلدرہ جانب شمال و مغرب چوبیس میل۔ انجن گاؤں سورجی طرف شمال و مغرب بیس میل۔ چاندور بازار بسوئے مشرق بیس میل اور امراوتی سمت جنوب و مشرق بفاصلہ تیس میل واقع ہے۔

مقام پرت واڑہ فوجی چھاؤنی تھی اور ضلع ایلچپور کا صدر مقام بھی یہی تھا۔ اب صوبہ برار کا الحاق ملک متوسط کے ساتھ ہونے اور افواج حیدرآباد کنٹنجنٹ کے موقوف ہو کر انگریزی فوجوں میں شریک کردیئے جانے سے یہ ضلع شکست ہو کر ضلع امراوتی میں شامل ہو گیا۔ اور فوجی چھاؤنی بھی برخاست کر دی گئی جس سے مقام پرتواڑہ کی آبادی بہت گھٹ گئی اور پہلی رونق اور زینت سب معدوم ہو گئی۔ مقام چکلدرہ کوہستان ست پڑہ پر صاحبان انگریزی کی موسم گرما میں قیام کرنے کی جگہ ہے۔ تحصیل میل گہاٹ کا صدر مقام بھی یہی ہے۔ آب و ہوا یہاں کی بہت عمدہ اور فرحت و صحت بخش ہے۔

یہیں پر مشہور و معروف قدیم پہاڑی تاریخی قلعہ گاویل واقع ہے۔ اس قلعہ میں بڑی اور چھوٹی۔ ایسی دو مسجدیں ہیں۔ جو امتداد زمانہ کے باعث شکستہ اور خراب و خستہ ہو گئی ہیں چونکہ اب سرکار انگریزی کی توجہ آثار و عمارات قدیمہ کو قائم و درست رکھنے کی جانب مبذول ہوئی ہے اسی بنا پر قلعہ نرنالہ (جو تحصیل اکوٹ ضلع آکولہ برار غرب میں ایک پہاڑی قلعہ ہے) اور قلعہ گاویل کی دونوں مسجدوں کی ترمیم اور درستی کی تجویز ہوئی ہے۔ قلعہ گاویل اور قلعہ نرنالہ یہ دونوں پہاڑی قلعے احمد نگر کے نظام شاہی بادشاہوں کے عہد حکومت میں تعمیر ہوئے تھے ایسا تو اریخ دکن سے پتا چلتا ہے۔ صوبہ برار کے قبض و تصرف کی بابت درمیان راجہ بھونسلہ والی ناگپور اور نواب نظام الملک بہادر والی حیدرآباد دکن کئی لڑائیاں ہوئیں۔ آخری لڑائی اسی قلعہ گاویل گڑھ پر ہوئی۔ نواب نظام دکن کی مدد پر انگریزی فوج بھی تھی جسکے سردار نامدار جنرل سرآرتھر ویلزلی صاحب بہادر تھے جنکو آخر چند عرصہ فتحیابی جنگ واٹرلو۔ ڈیوک آف ونگٹن کا خطاب عطا ہوا۔ اس جنگ میں بھونسلہ کی فوجوں نے پوری شکست کھائی اور آپنے صوبہ برار کے دعویٰ سے دست بردار ہو کر نواب نظام دکن سے صلح کرلی اور برار پر نظام حیدرآباد پوری طور سے قابض و متصرف ہو گئے۔

انجن گاؤں ایک خوب آباد قصبہ ہے اور اسی کے قریب موضع سورجی ہے۔ قلعہ گاویل پر بھونسلہ کی فوجوں نے حیدرآباد دکن اور انگریزی اعانتی فوجوں سے شکست کھانے کے بعد راجہ بھونسلہ والی ناگپور نے جو صلح نامہ نواب نظام الملک والی حیدرآباد دکن کو لکھدیا وہ صلحنامہ یہیں پر مرتب ہوا اور سرداران بھونسلہ والی ناگپور سرداران افواج نظام حیدرآباد دکن اور افسران لشکر انگریزی اور سپہ سالار نامدار جنرل سرآرتھر ویلزلی صاحب بہادر سب یہیں پر جمع ہوئے اور صلح نامہ تحریر کیا گیا۔ غرضکہ انجن گاؤں صوبہ برار دکن میں ایک تاریخی مقام ہے۔ چاندور بازار تحصیل ایلچپور میں ایک مشہور قصبہ بازار کیلئے مشہور و معروف ہے یہاں پر بہت بڑا بازار بھرتا ہے جو تین دن تک رہتا ہے۔ ہر قسم کا مال تجارت کثرت سے آتا ہے اور خرید و فروخت بھی بہت ہوتی ہے اتنا بڑا بازار صوبہ برار میں اور کہیں نہیں ہوتا ہے۔ امراوتی صوبہ برار کا صدر مقام اور بڑی تجارت گاہ ہے۔ علی الخصوص کپاس کا بیوپار بہت ہوتا ہے اور کئی کارخانے روئی اوٹنے اور بیلنے دابنے کے قائم ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور یہاں کی آبادی و تجارت روزبروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

جماعت اہلحدیث کو ایک سخت صدمہ

گذشتہ اخبار طبع ہو چکنے کے بعد دہلی سے خطوط آئے کہ

حضرت مولانا و بالفضل اولانا جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی مقیم دہلی ۳۰ جمادی الاول کو طاعون سے شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولانا ممدوح جیسے جامع عالم کا اٹھ جانا قوم کیلئے کوئی ایسا صدمہ نہیں کہ اسکا عوض ہو سکے اخبار گذشتہ چونکہ طبع ہو چکا تھا اسلئے ہم اکسار ہے۔ ارکان اہلحدیث کانفرنس کو بذریعہ خطوط مولانا کے انتقال کی خبر بتلا کر جنازہ غائبانہ کی درخواست کی امرتسر میں متعدد جگہ جنازہ پڑھا گیا۔ ناظرین اخبار سے بھی التماس ہے کہ اپنے علاقہ میں جنازہ غائبانہ پڑھ کر مرحوم کیلئے دعا خیر کریں۔ مرحوم حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ میں تھے جناب نواب صدیق حسن صاحب مرحوم کے اعلیٰ مصاحب رہ چکے تھے ریاست بھوپال میں بہت بڑی عزت رکھتے تھے ایک دفعہ سرکار عالیہ بھوپال کی دعوت

فتاویٰ

س نمبر ۲۰۳ - اگر زانی عورت صراف کی دوکان سے اپنا روپیہ بدلا لے یعنی صراف کا روپیہ اسکو آجائے زنا کی کمائی صراف کو چلی جاوے تو عورت مذکورہ روپیہ کسی اسلامی کام پر لگا سکتی ہے ؟ یا نہیں ؟ (خریدار اہلحدیث نمبر)

ج نمبر ۲۰۳ - اس حیلہ سے حرام آمدنی حلال نہیں ہو سکتی کیونکہ اصل تو وہی ہے بعض لوگوں کو بریرہ کے قصے سے شبہ ہوا کرتا ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک لونڈی تھی اسکو لوگ صدقہ خیرات دیتے تھے اور وہ آں حضرت کو بطور تحفہ کچھ دیتی تو آں حضرت قبول فرما لیتے حالانکہ صدقہ خیرات آں حضرت پر حرام تہا کہتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ قبضہ بدلنے سے حرام چیز حلال ہو جاتی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ صدقہ خیرات تو ایک ایسی چیز ہے کہ گو آں حضرت کو اسکا کہانا حرام تہا لیکن بریرہ کو حلال تہا پس جہاں ایسی صورت ہو کہ اول جس کے ہاتھ میں چیز آئی ہے اسکو حلال ہو تو قبضہ بدلنے سے حلال ہو جائیگی - مگر یہاں تو یہ صورت ہی نہیں فاحشہ عورت کے حق میں تو خود وہ آمدنی (خرچی کی) حرام ہے اسلئے وہ جہاں جائیگی حرام رہیگی -

س نمبر ۲۰۴ - جو شخص کہے کہ زانیہ عورت کی خرچی حلال ہے وہ اسم ۔ پر اپنا تمام وجہ دوسرے کے حوالہ کر دیتی ہے ہمارے فقہا نے اسکو حلال لکہا ہوا احادیث کا کچھ اعتبار نہیں سینکڑوں موضوع ہیں ہزاروں ضعیف شخص مذکور کو اہلسنت مانا جائے یا نہ ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۴ - ایسا شخص مسخرہ ہے - نہ کسی فقیہ نے زانیہ کی خرچی کو حلال لکہا ہے نہ کسی مجتہد نے فتوے دیا ہے بلکہ شیطان نے اسکو دہوکہ دیا ہے شخص مذکور اس قول کے لحاظ سے اہل سنت کیا اہل اسلام سے بھی نہیں -

س نمبر ۲۰۵ - بیعت شرعی ہے یا خلافت کی - اگر شرعی ہے تو بعد انتقال آں حضرت کے صحابہ کرام نے ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر کس بات کی بیعت کی تھی (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۵ - بیعت جو صحابہ نے کی تھی وہ شرعی تھی اور خلافت کی تھی آجکل جو لوگ پیری مریدی کے طور پر بیعت کرتے ہیں یہ ٹھیک نہیں -

س نمبر ۲۰۶ - جو شخص احادیث رسول کے جاننے والا ہو بھی کسی کی بیعت کرنیکی ضرورت ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۶ - عالم ہو یا جاہل بیعت کی ضرورت کسی کو بھی نہیں - ہاں کوئی صالح متبع سنت ہو جسکی صحبت میں اپنے سے خدا کی محبت میں ترقی ہو سکے - تو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا مستحب ہے کرنیوالا عالم ہو یا جاہل کوئی بھی ہو حدیث شریف میں آیا ہے کہ آں حضرت صحابہ کرام سے اس قسم کی بیعت لیا کرتے تہے -

س نمبر ۲۰۷ - مشکوٰۃ میں ابوہریرہ کی روایت ہے کہ مجھو آں حضرت نے دو علم عنایت فرمائے ہیں ایک تو میں نے تم میں ظاہر کر دیا دوسرا اگر ظاہر کروں تو میرا یہ گلا کاٹا جائے فرمائیے وہ کونسا علم ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۷ - وہ علم جو حضرت ابوہریرہ نے ظاہر نہ کیا تہا وہ یہ تہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نوعمر لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگنا چاہئے چونکہ ابوہریرہ کے اس زمانہ میں حکومت ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں میں تھی اسلئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا -

س نمبر ۲۰۸ - علم لدنی کس کو کہتے ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۸ - علم لدنی اسکو کہتے ہیں جو بغیر ظاہری اُستاد اور سامان کے خدا کی طرف سے سکہایا جائے جیسا فرماتا ہے اٰتَیْنَاکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا -

س نمبر ۲۰۹ - امت محمدیہ میں کتنے مجتہد اور کون کون گذرے ہیں - زمانہ حال میں کون کون ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۹ - میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا واللہ اعلم بحقیقت الحال مجتہدوں کا شمار اور اسماء بیرے کیا کسی بشر کی طاقت میں نہیں آجکل بہی جنکو [illegible]

س نمبر ۲۱۰ - اہل سنت کی تعریف کیا اور کس کتاب میں ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۰ - شرح فقہ اکبر میں امام ابوحنیفہ صاحب کا قول ہے کہ اہلسنت وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو سب صحابہ سے افضل جانتا ہو اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکہتا ہو - اور موزوں پر مسح کرتا ہو - غرض یہ قرآن و حدیث پر جسکا عمل ہو -

س نمبر ۲۱۱ - حنفی مذہب کی تعریف کیا ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۱ - حنفی مذہب کی تعریف امام ابوحنیفہ صاحب کے اقوال کا مجموعہ ہے جو انپر فتوے دے وہ حنفی ہے چنانچہ درمختار کے دیباچہ میں لکہا ہے یفتی علی قول الامام علی الاطلاق یعنی امام ابوحنیفہ صاحب کے قول پر ہمیشہ فتوے ہونا چاہئے -

اطلاع - فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابوالوفا ثناء اللہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جس ڈاکو نے امرتسر لاہور کے درمیان چلتی گاڑی مین عورتون کے کمرے مین گہسکر ڈاکہ مارا تہا اُسکو مختلف جرمون مین ۲۰ سال قید ہوئی۔

اطلاع حاجی محمد سردار خان صاحب لکہتے ہین کہ میرے سامنے جبلپور مین ایک شخص (کرشنداس) مسلمان ہوا مگر بعد مین معلوم ہوا کہ جعلساز تہا اسلئے ناظرین اسکا اعتبار نکرین دہیت سے لوگون نے تبدیل مذاہب روزگار بنالیا ہے اسلئے مسلمان کسی نومسلم کو یکمشت چندہ دینے مین ذرہ احتیاط کیا کرین۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جو ریل تیار ہونے والی ہے اسکے لئے ممالک عثمانیہ مین چندہ جمع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ چنانچہ مقام سولنز (نشانی ترکی) کے دو مسلمان دولتمندون سعادتلو حاجی خلیل پاشا اور سعادتلو حاجی ضیا بک نے علی الترتیب (۲۵) اور (۳۰) پونڈکی رقم حال مین حجاز ریلوی کی چندہ کرنے والی کمیٹی کو روانہ کی ہے۔

آرہ مین پانچ عیسائیون نے مذہب اسلام قبول کیا دفتر اہل حدیث مین بہی ایک ہندو مسلمان ہوا۔

شاہ ایران جسکا مذہب اصحاب ثلاثہ پر تبرا کرنے کا ہے آجکل تمام دنیا مین [illegible] ہورہا ہے کیونکہ ایران مین وہ پارلیمنٹ نہین چاہتا۔

مدراس ہائی کورٹ مین بہی ایک جج مسلمان کیا گیا (خدا کرے واقعی مسلمان ہونہ کہ نام کا)۔

کابل دس برس کے بعد ۲۴ ماہ گذشتہ کو بدہ کا دن بمبئی کے لئے ایسا مبارک دن تہا کہ اُس روز وہان طاعون سے کوئی موت نہین ہوئی نہ طاعون سے کوئی بیمار ہوا (مرزا صاحب قادیانی کا نشان ہے)

دیہاری اخبار کے ایڈیٹر رامچندر زائین منڈلک بی۔ اے کو مفویانہ مضامین چہاپنے کے جرم مین بمبئی کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ۲ سال قید بامشقت اور ایکہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔

محسود . . . وزیری لٹیرون نے سرحد ڈیرہ اسماعیل خان کے سر [illegible] پر چہاپہ مارا۔

ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک (؟) ناگہانی لاولد فوت ہوگئے۔ انکا ۲۰ [illegible] سالہ بہتیجا اُنکا قریبی وارث ہے وہ گدی نشین ہوگا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے ممالک متحدہ آگرہ اودہ کے قحط زدہ اضلاع مین ۲۵ لاکہ روپیہ کاشتکارون کو تقاوی دینے کے لئے اور منظور کئے۔

سید فضل الحسن بی۔ اے مولوی اوڈیٹر رسالہ اردوئے معلٰی علیگڈہ مضامین سڈیشن کے جرم مین گرفتار ہوئے۔ اب ان پر مقدمہ فوجداری دائر ہے (افسوس)۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۲۰ جون مین کل ہندوستان مین ۶۹۵ موتین ہوئین ان مین سے پنجاب مین ۱۹۹ موتین ہوئین۔

قحط زدون کی تعداد اب تمام ہندوستان مین صرف ۱۲ لاکہ ۷۲ ہزار ۷۵۲ رہگئی۔

شاہ ایران نے عام معافی کا اعلان کردیا سوائے چندخاص لوگون کے کہ جن کے جرم کی تحقیقات عدالت مین کیجاویگی۔

طہران سے ریوٹر مخبر ہے کہ کوزکون نے مجلس وزارت شاہی کا محاصرہ کرلیا اور چند ممبرون کے حوالہ کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ مجلس وزارت کے انکار کرنے پر جنگ کی نوبت پہونچی کئی کوزک مارے گئے۔ توپخانہ کی کمک پہونچی اور ایک گہنٹہ تک پہر لڑائی ہوئی۔

فصل و موسم کے بارہ مین تازہ سرکاری اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جنوبی بنگال شمال مشرقی ہندوستان بالخصوص مدراس مین شدت کی۔ جنوب اور مغربی ہندوستان صوبجات متحدہ کے بعض حصون مین عمدہ اور دیگر مقامات مین معمولی بارش ہوگئی ہے شمالی اور وسطی ہند مین ہنوز برسات کا پورا رنگ نہین جاگمر تازہ رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ممالک متوسط مین عام بارش ہوگئی ہے قحط زدگان کی تعداد مین سب جگہہ کمی واقعہ ہونے لگی ہے اور انکی تعداد اسوقت ۱۱ لاکہ ۶۷ ہزار ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔ بنگال ۴۴ ہزار۔ صوبجات متحدہ ۹ لاکہ ۶۰ ہزار۔ پنجاب ایکہزار۔ ممالک متوسط ۴۴ ہزار۔ بمبئی ۲ ہزار۔ مدراس ایک ہزار۔ وسط ہند ایک لاکہ ۴ ہزار۔

ایبٹ آباد مین ۲۳ جون کی صبح کو سوا بجے زمین کا زلزلہ آیا اور ایک منٹ تک رہا اکثر لوگ گہبرا کر چونک اُٹہے مگر کسی قسم کا نقصان نہ ہوا (مرزا قادیانی کا معجزہ)

مسٹر تلک کی گرفتاری کے سبب پونہ کے بعض طلبا نے کالجون مین جانا چہوڑ دیا حکام اسکا سخت نوٹس لے رہے ہین۔

ahmadimuslim.de

وہ مرثیہ خوان قوم وملت

جو تیس [illegible] قوم مین معروف ہو رہا ہے

مقصد مسلمانون کی پولیٹیکل سوشیل اور مذہبی اصلاح ہے۔ اور جسکو ہر حیثیت سے بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ وہ اخبار وکیل ہے۔ جو ہفتہ مین دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ اجتک اسکی قیمت بلا استثناء چھ روپیہ اور آٹھ روپیہ سالانہ تھی۔ مگر ہمین تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کیلئے یہ قیمت بھی گران ہے۔ لہذا اب جون سے اواخر نومبر تک کیلئے چار اور چھ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے۔ پچاس روپیہ سے کم امدنی والون اور طلباء سے بطور رعایت ۵ روپیہ سے زیادہ آمدنی والون سے ۶ لیجاتے ہین اگر اس عرصہ مین ایک ہزار خریدارون کی فرمائش ہوگئی تو یہی رعایتی قیمت مستقل کردی جائیگی۔ موجودہ حالت مین مع محصول ڈاک نکال دینے کے بعد صرف اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بھی زیادہ رعایت ممکن ہے۔

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

فہرست کتب موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ { توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ عہ؍

فتوحات اہل حدیث۔ چیف کورٹ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث قیمت ۱۲؍

دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے۔ ۲؍

حق پرکاش۔ آریون کے گرو آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین قرآن شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہین انکا مفصل جواب۔ ۸؍

تغلیب الاسلام۔ جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵؍ جلد دوم قیمت ۶؍ جلد سوم قیمت ۵؍ جلد چہارم قیمت ۵؍ چارون کے خریدار کو عہ؍

باشندہ ہرسیال نو آریہ سماجی عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام [illegible] قیمت ۶؍

مناظرہ نگینہ۔ مشہور ومعروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۰۸ء مین بمقام نگینہ مین اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا۔ قیمت ۶؍

ادب العرب۔ صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶؍

مرقع دیانندی۔ اس رسالہ مین بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳؍

مباحثہ دیوریا۔ مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیون کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۸؍

اہل حدیث کا مذہب۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہین اور کن کن کا انکار کرتے ہین ۳؍

تفسیر ثنائی۔ پوری کیفیت تو اس تفسیر کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصون مین قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول عـ؍ — جلد دوم عـ؍
جلد سوم عـ؍ — جلد چہارم عـ؍
جلد پنجم عہ؍
پانچون جلدون کی قیمت سعہ؍

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلامون سے مقابلہ۔ آریون کے متعلق خاص نوٹ ۱؍

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام ہندو عیسائی آریون کی عبادتوں کا مقابلہ ۲؍

ہدایت الزوجین۔ نکاح وطلاق کے مسائل اور میان بیوی کے باہمی حقوق کا بیان۔ قیمت ۱؍

المشتہر
منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے چھپ کر شائع ہوا

ahmadiyyamuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اخبار

اہل حدیث

... مصطفی کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار ...

جلد ۵ — نمبر ۳۷

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۶/

" " " ششماہی ۱۲/

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۸ شلنگ

" " ششماہی ۴ شلنگ

اُجرت اشتہارات

۲ فیصد بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں +

(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس نہیں کئے جاتے +

امرتسر مورخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

امرتسر میں میونسپل انتخاب

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ نے محض اپنی مہربانی سے یہ قانون جاری کیا تھا کہ جس قصبہ میں ۲ ہزار یا زیادہ کی مردم شماری ہو وہاں پر ایک کمیٹی قائم ہوا کرے جسکو دولت برطانیہ کی طرف سے نامزد ہوں ان سے غرض یہ تھی کہ رعایا کو خود مختاری حکومت کا ڈھب سکھایا جائے جو آئندہ چلکر انکی ترقی کا باعث ہو سکے - مگر افسوس کہ ہندوستانیوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی بلکہ سخت ناقدری کی - ایک ناقدری تو یہ کی کہ خود غرضی سے عموماً ایسے نا اہلوں کو ممبر کرتے ہیں جنکو فرائض ممبری سے بس اسی قدر خبر ہوتی ہے کہ ہم کرسی نشین ہیں دوئم اس انتخاب کی بدولت ہندؤوں سے مسلمان اور مسلمانوں سے ہندو آپس میں ایسے بگڑتے ہیں کہ تین سال تک اس بگاڑ کا سلسلہ ختم ہونے نہیں پاتا کہ پھر نئے سرے سے انتخاب پیش ہو جاتا ہے - مگر امرتسر بالخصوص ان سے کسی قدر امن میں ہے - ہندو مسلمانوں کے نزاعات تو یہاں بالکل نہیں ہوتے کہ گورنمنٹ کی طرف سے دونوں قوموں کے ممبروں کی تعداد مقرر ہے - ہندؤوں کے مع سکھوں کے دس اور مسلمانوں کے آٹھ ممبر ہوتے ہیں اور یہ بھی قانون ہے - کہ مسلمان مسلمانوں کو اور ہندو ہندؤوں کو انتخاب کریں - اسی طرح گورنمنٹ اور اضلاع میں بھی قانون جاری کر دے تو مسلمانوں کی بہت سی حق تلفیوں کا انتظام ہو سکے - اسکے علاوہ امرتسر میں ایک خاص خوبی کی بات ہے کہ اسکے انتخاب کے موقع پر یہاں کے ممبر آپس میں مصالحت کر لیا کرتے ہیں مثلاً مسلمانوں کے امیدوار آٹھ سے زیادہ ہو سکتے ہیں تو آپس میں جھگڑا قرعہ اندازی سے یا باہمی سمجھوتے سے زیادہ کو ہٹا کر آٹھ رہ جاتے ہیں چنانچہ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا - اس میں شک نہیں کہ یہ صورت اہل شہر کیلئے آرام دہ تو ہے مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کے قانون کا منشا کیا تھا ۱۸۸۴ء سے پہلے بھی کمیٹیاں تھیں جنکے ممبروں کا انتخاب گورنمنٹ خود کرتی تھی مگر لارڈ رپن نے اس انتخاب کو رعایا کے ہاتھ دیا تو کیا یہی غرض تھی کہ ممبر باہمی مصالحت سے انتخاب کر لیا کریں یا یہ غرض تھی کہ رعایا کو ذاتی پیدا ہو اور وہ اپنے پسندیدہ دیکھیں سکو

ضروری اطلاع - گم شدہ پرچہ کی بابت پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر مفت تیسرے ہفتہ قیمت ۱/ بعد ازاں ۲/ فی پرچہ گم شدہ اخبار کا نمبر اور نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے - مینیجر

کام تمام کریں۔ کیا یہ غرض گورنمنٹ کی اس طریق سے حاصل ہو جاتی ہے؟ اگر ایسا کرنا گورنمنٹ کے نزدیک جائز ہے اور گورنمنٹ اپنی غرض کا حصول اسی میں سمجھتی ہے تو پہلے ہی سے ان ممبروں کو کہدیا کرے کہ تم آپس میں مصالحت کر لو۔ اگر مصالحت کر لو۔ اگر مصالحت کریں تو کیا ضرورت ہے کہ سات آٹھ ماہ پہلے سے ڈیپوٹیشنوں کو دستیاب کر دیا جاتا جس سے ناحق کے اخراجات اور تکلیفات برداشت کرنی پڑیں۔ امید ہے گورنمنٹ اس قسم کی مصالحت کو منظور نہ کریگی اور بلحاظ آرام ہماری بھی درخواست ہونی چاہئیے کہ گورنمنٹ اس قسم کی مصالحت کو منظور کرے مگر نہ اس قانون کی غرض و غایت کو بھی ملحوظ رکھے کہ کہاں تک حاصل ہو سکتی ہے اور سات آٹھ ماہ کی محنت کا نتیجہ کیا ہے؟ یا مثال مشہور بیکہ کندن کاہ برآورد ع پر عمل کرنا اور کرانا منظور ہے؟

کیا امرتسر کی پالیٹکس کا ہیرو (وکیل) اس پر کچھ نہ کہیگا اور چار طرح تڑنے والے کی مثال پوری کریگا؟

مرزا صاحب قادیانی کا پیغام صلح یا اعلان جنگ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

مرزا صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا جس کو وہ عام مجمع میں سنانا چاہتے تھے۔ مگر خدا کی شان انکی دعا قبول ہوئی کہ وہ حسب دعا خود مجھ سے پہلے مر گئے جس کا ہمیں بھی افسوس ہونا چاہئے۔ وہی مضمون پیغام صلح کے نام سے ۲۱ جون کو تمام ہزارہا مخالفین اور موافقین کے سامنے پڑھا گیا ہم نے اس مضمون مطبوعہ کو دیکھا ہے ہم منتظر تھے کہ دیگر ہمعصر اسکو متعلق کیا لکھتے ہیں لیکن آخر ہم معلوم ہوا کہ ہمعصروں نے بجز ایک معمولی خبر لکھ دینے کے باقی حصہ اہلحدیث کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔ کیوں نہ ہو سے

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

مرزائی پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ہندؤں اور آریوں کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ تم ہمارے نبی کو ایسا ہی کو مان لو اور ہم تمام مسلمان خصوصاً مرزائی تمہارے اوتاروں اور ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام مان لیتے ہیں بس تمہاری ہماری صلح ہو جائیگی چنانچہ ایک مقام پر آپکے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے ہم وطن بھائیو! اگرچہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اسوجہ سے انکو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو۔ لیکن جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکہ تم میں اور انمیں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے ہاں ممکن ہو کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جس کو حقیقت صفائی کہنا چاہئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لوگے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کرکے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرینگے" (پیغام صلح ص۱)

خود تو بہت سستا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پیغام صلح میں بھی مرزا صاحب نے (مرزائی دوست معاف فرمادیں) اپنی دجالیت کا پورا ثبوت دیا ہے اس پیغام صلح میں آپنے شریعت اسلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی سابقہ تحریرات کے بھی خلاف کیا ہے بلکہ بشور دیکھیں تو عقل و دانش کی بھی پرواہ نہیں کی۔

پہلے ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں کا خلاف کیسے کیا ہے۔

آپ اپنی مایہ ناز کتاب (جسکو آپکے خلیفہ نورالدین بڑے فخر سے آریوں کے مقابلہ کی تصنیف سمجھتے ہیں) شحنہ حق میں ویدوں کی نسبت اظہار رائی ان لفظوں میں کرتے ہیں:۔

"وید صرف اس زمانہ کے بیہودے اور پست خیالات ہیں کہ جب آریہ لوگ بھی مخلوق اور خالق میں تمیز کر سکتا تھا وہ پیدا نہیں ہوا تھا اور عناصر اور اجرام سماوی کو خدا تعالی کی جگہ دی گئی تھی چنانچہ رگ وید کے شاعروں کے وہ سب پرجوش شعر ہیں اندر و اگنی و غیرہ سے بھیک مانگی گئی ہیں اور گھوڑے اور گوشت کا مال اٹھایا گیا اس بیان پر شاہد ہیں" (شحنہ حق صفحہ)

شاید کوئی مرزا جی کا مرید یہ کہے کہ یہ رسالہ بہت پرانی تصنیفات سے ہے جو چھپا تھا اس زمانہ میں مرزا صاحب کا یہی خیال ہو مگر بعد کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہو کہ وید ویسا برا نہیں جتنا برا جانا گیا تھا تو وہ دراصل اس برائی کے مستوجب نہیں لہذا یہ پہلا کلام منسوخ ہے تو ایسے دور اندیش حضرات کیلئے ہم مرزا صاحب کے اسی پیغام صلح کا ایک مقام دکھاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آج تک اسی برائی کا

پر مصر ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اگر آج تمام ہندو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھ کر مسلمانوں سے بغلگیر ہو جائیں یا مسلمان ہی ہندو دین کی اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کردیں اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جن تنازعات کا نام اب پولیٹیکل رکھتے ہیں وہ ایکدم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی نہ تھے" (صفحہ)

لطف یہ ہے کہ سابقہ حوالہ کے ساتھ پہلے ہی صفحہ پر یہ تحریر ملتی ہے جس میں مرزا صاحب نے ویدوں کو اگنی وایو پرستی کا راہ نما کہکر مشرکانہ تعلیم کا معلم بتلایا ہے پھر اسی وید کو مسلمانوں کیلئے قابل تسلیم بتلا کر مصالحت کی بنا قرار دیتے ہیں (واہ سبحان اللّٰہ)

مرزائیو! مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ہم اُن سے بہت کچھ پوچھتے۔ آہ افسوس آج ہمارا مخاطب ہم سے دور ہے اس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی تمہارا ہادی پیغمبر۔ ابن اللّٰہ۔ مسیح اور مہدی کی ہدایت ہے کہ جس کتاب کو خود ہی مشرکانہ تعلیم کا معلم کہتا ہے اسی کو تم سے منواتا ہے (معاف کیجئے گا) تف ہے ایسی مسیحائی پر اور حیف ہے ایسی مہدویت پر۔ مسیحائی اور مہدویت تو بڑی بات ہے۔ ایک ادنیٰ مصنف کی شان سے بھی بعید ہے کہ اپنی کہی ہوئی بات کے خلاف ایسی جلدی دوسری بات کہدے کہ پہلی بات لکھنے والے قلم کی سیاہی بھی ہنوز خشک نہ ہوئی ہو۔ اسی لئے قرآن شریف میں ایسی اختلاف بیانی کو اس امر کی دلیل گردانا ہے کہ اسکا قائل خدا کے بلانے سے نہیں بولتا۔

دوسری بات کا ثبوت کہ مرزا صاحب کا یہ پیغام شریعت اسلامی کے بھی خلاف ہے یہ ہے کہ قرآن مجید نے گو یہ کہا ہے کہ ہر ایک قوم میں خدا کی طرف سے سمجھانے والے آتے رہے مگر ہندوستان کی کسی کتاب یا کسی ملہم کا نام نہیں بتلایا۔ پس یہ مجمل بات تو ٹھیک ہے کہ ایسے وسیع ملک میں بھی ضرور خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا اور سمجھانے والا آیا ہوگا مگر اُسکی اور اُسکی کتاب کی تعیین ثابت نہیں اسی لئے آج سے پہلے جن بزرگوں نے ہندوستان میں کتاب و ملہموں کے آنے کی بابت اظہار رائے کیا ہے انہوں نے اُس کتاب اور ملہم کا نام نہیں بتلایا چنانچہ سید اللہ حضرت مجدد الف ثانی۔ مرزا جان جاناں اور مولوی شیخ عبید اللّٰہ رحمۃ اللّٰہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی اپنی تحریرات میں یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں الہامی کتاب اور ملہم ہوئے ہیں مگر تعیین اُنکی نہیں کرسکتے کیونکہ شریعت میں تعیین نہیں آئی تھی۔ مرزا صاحب چونکہ خود ملہم تھے اسلئے ہم اُن کے الہام کی تو کہتے نہیں۔ البتہ شریعت اسلام کی سناتے ہیں کہ ہندوستان کی کسی الہامی کتاب اور الہامی شخص کی تعیین قرآن و حدیث میں نہیں آئی۔ لہٰذا مرزا صاحب کی یہ تعلیم کہ وید الہامی ہیں اور کرشن جی نبی تھے۔ قرآن شریف ہمکو اسکی ہدایت نہیں کرتا۔

ایک اور طرح سے بھی مخالف ہے کہ قرآن شریف نے غیر قوموں کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے یہ شرط ہرگز نہیں لگائی کہ وہ ہماری کتاب اور ہمارے نبی کو مان لیں تو مصالحت ہوگی ورنہ نہیں۔ نہ ایسا کبھی ہوا نہ کسی اسلامی تاریخ سے اس افترا کا نشان ملتا ہے۔ ہاں عیسائیوں اور آریوں کا یہ ایک پرانا الزام ہے کہ اسلام ایمان بالجبر کی تعلیم دیتا ہے جسکو مرزا صاحب نے اور تقویت دی۔

ہم حیران ہیں کہ مرزا کے دماغ میں خلل تھا یا وہ اپنے دام افتادوں کو احمق جانتا تھا۔ اس سے بڑھکر تعجب ہے کہ حکیم نور الدین رئیس المجانین اسی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"میں حضرت امام مسیح موعود و مہدی مسعود کے خلاف ذرہ بھر کو بھی ہلاکت کا باعث اعتقاد رکھتا ہوں"

ناظرین! یہ ہیں پاگل پارٹی کی باتیں جنکو حکیم استاد بہت بڑا عالم۔ فاضل کہا جاتا ہے جو خود ہی اپنے دعوے علم میں اس قدر تکبر رکھتا ہے کہ اپنے مخالف کو نادان اور متکبر کے سوا کوئی لفظ بولنا پسند نہیں کرتا۔ ہم نے جہانتک آپکی تحریرات متعلقہ مشن مرزا دیکھی ہیں وہ سب کی سب سی پاگلانہ بکواس کے ذیل میں آتی ہیں۔ کیونکر نہو آخر مرید کس کے ہیں؟ سے گرو جنہاندے ٹپ‌ٹپ۔ چیلے جان ٹڑپ‌ٹڑپ۔

کفار کے ساتھ مصالحت بغیر کسی شرط کے جائز رکھی گئی ہے غور سے سنو!

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

(اگر مخالف صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی منظور کرو اور اللّٰہ پر بھروسہ کرو)

اس مصالحت میں یہ بھی نہیں کہ مذہبی مناظرہ نہ کریں بیشک کریں لیکن اپنے شبہات کو شائستگی سے پیش کریں نہ کہ دل آزاری سے۔ پس لعن طعن اور دل آزاری کے چھوڑنے پر مصالحت کل ہے۔ اس میں یہ شرط نہیں کہ ہم اُنکی کتاب کو مانیں یا وہ ہمارے نبی پر ایمان لاویں۔ افسوس کہ مرزا اور مرزائیوں کو خلافت راشدہ کی تاریخ بھی معلوم نہیں یا اپنے الہاموں کے مقابلہ پر اس سب کو فضول اور غلط جانتے ہیں۔

اب ایک اور طرح سے ہم ثابت کرتے ہیں کہ یہ لیکچر پیغام صلح نہیں بلکہ **اعلان جنگ** ہے۔ لیکچر کے مرتب نے جو ایک گریجوایٹ وکیل ہیں اور اپنے دماغ میں بہت کچھ بو رکھتے ہیں مرزا جی کے مشیر قانونی اور خدائی ہیں۔ دیباچہ میں لکھا ہے کہ

"(یعنی پیغام صلح) ایک ایسے حقیقی طبیب کا تجویز کردہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے
اس ملک میں امن اور آشتی کے پھیلانے کیلئے بھیجا جو صلح کا شہزادہ دنیا میں آیا
اور جو اپنی مدت العمر میں جہادی جنگوں کی بیخکنی کر کے اپنے آخری ایام میں
مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ اس پیغام صلح کے ذریعہ کر گیا" (صفحہ)

اس کلام میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ پیغام صلح مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ کرنیوالا ہے مگر جب ہم اسکو اندر سے پڑھتے ہیں تو انصافاً کہنا پڑتا ہے کہ آریوں کی نسبت توہین اور دل آزاری کوٹ کوٹ کر اس میں بھری ہے۔ شاباش ہے آریوں کو کہ انہوں نے اسکو خاموشی سے سنا (شاید دیوانے کی بڑ سمجھا ہوگا)۔

ہم اپنی عادت کے مطابق مخالف کا مضمون انہی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اسی **پیغام صلح** میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئی ہیں" (صفحہ ۲۴)

یہ فقرات ایسے مذہبی مجادلہ اور دل آزاری سے بھرے ہوئے ہیں کہ ہمارے خیال میں کوئی ایک اہل انصاف کے خیال میں اس سے بڑھکر کوئی لفظ دل آزار ہو نہیں سکتا۔ آریوں کی مذہبی تعلیم نیوگ پر دو طرح سے حملہ کیا گیا ہے ایک تو اسکو ویدوں کے خلاف بتلایا ہے دوئم انسانی غیرت اور شرافت کے بھی مخالف کہا ہے۔ بتلائیے اس سے زیادہ اور دل آزاری کیا ہو سکتی ہے؟

مرزائیو! شرم کرو۔ ایک ایسے پُر از شر مضمون کا نام تم **پیغام صلح** رکھتے ہو؟ جو دل آزاری میں اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ مخالف کا جوش بھڑکانے میں اعلان جنگ کا کام دے۔ کیا سچ ہے؟ ؎

سکئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ کے ہم پر۔
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے۔

ہم ایک اور طرح سے بھی اس پیغام صلح پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] مذہبی مباحثوں میں کسی اصول کو ایجاد کرنے کے بجائے خود سوامی دیانند کے اصولوں کے پیرو ثابت ہوتے ہیں ہمارے مرزائی دوست ذرا صبر سے ہمارے دعویٰ کو سنیں اور دلیل کو غور سے دیکھیں۔

"سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش میں ایک بات لکھتے ہیں جو یہ ہے سنو!
"جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جنکے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اُس سے بڑھکر جھوٹا اور مذہب کونسا ہو سکتا ہے؟" (طبع اول صفحہ ۴۹۹)

اس کلام دیانندی کا مطلب صاف ہے کہ جس مذہب کو ہزاروں اور کروڑوں آدمی مانتے ہوں وہ سچا ہے گویا کثرت معتقدین اس مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے
(دیانندیو! اسلام کے معتقدین کا شمار کتنے کروڑوں تک ہے جانتے ہو؟ سوچ کر کہنا۔ پھر اسلام کو جھوٹا کہنے والا کون ہوگا؟ کہو جی کون دھرم ہے؟)

اس اصول کو لیکر مرزا جی ویدوں کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔
"ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت (ہندوستان) کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برس سے اسکو خدا کا کلام جانتے ہیں ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو کسی مفتری کا کلام ہو" صفحہ ۲۲

مرزائیو! سچ کہنا یہ اصول کتاب اللہ کا ہے یا دیانند جی کا؟ کہتے ہوئے ذرہ اس آیت کو بھی سن لینا اور غور کر کے پڑھنا کہ:۔

إِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ

(زمین باشندوں کی کثرت کی پیروی کروگے تو وہ تمکو خدا کی راہ سے بہکا دینگے)

یہ آیت بتا رہی ہے کہ کثرت رائے حقیقت کی دلیل نہیں ہے مگر دیانندی اور مرزائی اصولوں کے لحاظ سے ہے۔

مرزائیو! قرآن مجید چھوڑ کر تمکو اچھا ساتھی ملا ؎

میرے پہلو سے گیا یا لا ستمگر سے پڑا۔
مگئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اس لیکچر کے دیکھنے سے ہمارا مرزا صاحب کی طرف سے رہا سہا اعتقاد بھی اٹھ گیا گو ہم مرزا صاحب کے دعووں کے معتقد نہ تھے مگر ہمارا اعتقاد تھا کہ آپ مصنف بیشک ہیں کیونکہ اٹھائیس سال سے آپکی مشق ہے۔ گو آپکی تصنیف کا خلاصہ وہ صرف اتنا ہی تھا کہ ؎ جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا۔

علاوہ اس کے اس لیکچر میں چند سطریں یا فقرے جو مرزا صاحب کی اپنی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فن تصنیف میں ہنوز وہی رتبہ رکھتے تھے جو ایک نو آموز طالب رکھتا ہے کہ قبل از تقریر مختلف مواقع کی چند آیات لکھکر اپنے پاس جمع کر لیتا ہے۔

پھر وقت بیان سے کام لیتا ہے لیکن جو لوگ فن تصنیف میں کمال رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ دستاویز قانونی نہیں ہے نہ کام آنے والا۔

آخیر میں ہم اپنی حیرانی ان مسلمان بیرسٹروں اور گریجوایٹوں کی نسبت بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے باوجود مرزائی نہ ہونے کے ایک مرزائی کے جال میں پھنسکر ایسے پیغام صلح کے لیے جلسے کے اشتہار پر دستخط کر دئے جو درحقیقت اسلام کے، عقل کے، بلکہ خود لکھنے والے کے بھی مخالف ہے جو محض ایک بازیچۂ طفلاں اور ملعبۂ صبیان سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتا۔

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتدا کے متعلق وعدہ تھا کہ اخیر مئی تک جن اصحاب کی تحریریں آئینگی درج کیجائینگی اس لحاظ سے آج کی تحریر مولوی عبدالصمد صاحب ساکن موتیہاری کی درج ہوتی ہے جو بیرونی تحریروں میں آخری تحریر ہے۔ ناظرین اسے بھی بغور پڑھیں وہ یہ ہے۔ (اڈیٹر)

بعنوان بالا ایک مضمون اہلحدیث مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا ہے جس میں اہل علم ناظرین سے جواب طلب کیا گیا ہے مجھ کو آجتک بوجہ عدیم الفرصتی وغیرہ اسوجہ سے پس وپیش رہا کہ میں نہ عالم ہوں نہ اہل علم میں میرا شمار ہے ورنہ اس قدر اس مسئلہ کی مخالفت کا مجھ کو خیال تھا۔ سکوت سے کام لیتا رہا اب ہم دیکھتے ہیں کہ مخالفت راقم مضمون کی تحریر کی غیر متوقع بڑھ گئی ہے ورنہ میں سمجھتا تھا کہ علماء دین اس مسئلہ کو طول نہ دیکر موافقت کر لینگے مگر راقم مضمون کا اصرار و تقاضا حد سے بڑھا ہوا دیکھکر مجھ کو بقدر تحریر کرنے کی جراءت ہوئی بحیثیت علماء نہیں بلکہ بحیثیت یک مسلمان آزاد و فرقہ اہلحدیث اپنے عقیدہ کا اظہار ہے اگر مناسب سمجھیں پرچہ اہلحدیث میں درج کرکے ایفائے وعدہ فرماویں۔

سب سے پہلے تو مجھ کو یہ تعجب ہے کہ علمائے مخالفین اتفاقیہ اقتداء میں اور انتخاب امامت میں اور ادعائے اسلام اور حقیقی اسلام میں کچھ فرق و تمیز نہیں کرتے یہی دو باعث ہیں جن سے بحث و مخالفت اسقدر طول ہوتی جاتی ہے باوجودیکہ راقم مضمون پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہم انتخاب امامت کا مسئلہ پیش نہیں کرتے ہیں ہم آریہ اور عیسائی کے پیچھے نماز پڑھنے کو نہیں کہتے ہیں مگر افسوس ہے علمائے مخالفین پر کہ وہ کچھ بھی اس طرف توجہ مبذول نہیں فرماتے۔ راقم مضمون کا دعوٰی ہے کہ جو امر

جو قبولیت نماز کے لئے مانع ہے امام میں ہے تو اس کے پیچھے مقتدی میں ہو تو اس کے لئے ہے ان دونوں میں کوئی ربط نہیں مگر بلاوجہ و بے دلیل مخالفت کی جاتی ہے۔ (ہم پوچھتے ہیں کہ پیغمبر کے پیچھے جسقدر صحابہ نماز پڑھتے تو سب کی نماز رسول ہی کے ایسی قبول ہوتی تھی یا سب مقتدیوں کی نماز بدرجہ مساوی قبول ہوتی تھی یا غوث اعظم کے پیچھے جسقدر انکو مرید نماز پڑھتے تھے سب کی نماز غوث ہی کے برابر قبول ہوتی تھی یا سب مریدوں کی نماز یکساں قبول ہوتی تھی؟ ہرگز نہیں اور یہ یقیناً باطل ہے پھر جب نجات اور ولایت کا اثر مقتدیوں تک نہیں پہونچا تو امام کی بدعقیدگی سے مقتدیوں کو کیوں نقصان پہونچیگا یہ صریح دلیل ہے کہ قبولیت نماز کے لئے امام اور مقتدی میں کوئی ربط نہیں۔

اس کے سوا ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ایک امام صالح اور متقی ہے مگر خاص کسی وقت کی نماز میں دل اسکا بالکل غافل ہو جائے اور بالکل خیالات میں محو ہو جائے اور ہم نہایت خشوع خضوع سے نماز میں اسکی اقتدا کریں اور میری نماز اس امام کے مساوی ہو جائے تو خدا کی صریح ناانصافی ہوگی کیونکہ خدا دوسرے کی وجہ سے دوسرے کی محنت کو ضائع نہیں کر سکتا۔ اگر میری نماز امام کی نماز سے قبولیت میں بڑھ گئی تو صاف ظاہر ہے کہ قبولیت نماز کے لئے امام اور مقتدی میں ہرگز ربط نہیں ہے۔

جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی تحریر فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا ہوں جو ضروریات دین سے منکر ہو اسکی اقتدا جائز ہے۔ اگر قرآن اور حدیث کو سچا اور واجب التعمیل سمجھکر اپنی غلط فہمی سے تاویلاً انکار کرتا ہے وہ حقیقی مسلمان نہ ہو مگر ادعائی مسلمان ضرور ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے، اور یہی موضوع مسئلہ کا ہے اسی کو مولوی صاحب نے مدلل بتلا دیا ہے۔ ایسے دلائل دیکھکر بھی کوئی بے دلیل کہے تو اسکا اختیار ہے۔

عبدالصمد نومسلم از موتیہاری ضلع چمپارن

انجمن ہدایۃ الاسلام دہلی

کی تحریک سے دہلی میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے قیام میں بہت سی انجمنیں بھی ہوئیں مگر بفضلہ تعالیٰ اراکین انجمن ہدایۃ الاسلام آگرہ نے انجمن کو اس قابل بنا لیا ہے کہ اپنے پاؤں سے چل سکے۔ انجمن مذکور کے قواعد کا مطبوعہ مسودہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے ہم انکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے انجمن کے ارکان کو (جن میں بہت سے ہمارے علم میں ہم سے عمر میں، تجربہ میں بڑے ہیں) توجہ دلاتے ہیں کہ انہوں نے قواعد کو اصل منشاء میں شامل نہیں سمجھا یہی وجہ ہے کہ قواعد میں

ahnafmuslim.de

اہلحدیث امرتسر

ایک دفعہ ایسی بھی لکھی ہے کہ مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی انجمن کے مربی قرار دیئے گئے ہیں۔
مولانا کے مربی ہونے پر ہمیں اعتراض نہیں بلکہ اسپر ہے کہ کسی عہدے پر کسی شخص کے مقرر کرنے کو قواعد میں درج نہیں کیا جاتا بلکہ یہ وجہ تجویز ہو جو کتاب القضاء وغیرہ میں درج ہونے کے قابل ہے نہ کہ قواعد میں۔ مگر کام چونکہ ابتدائی ہے اسلئے ایسی بھول چوک ممکن ہیں۔ بہرحال ہم دعا کرتے ہیں خدا تمام اصلاحی انجمنوں کو عموماً اور اسکو خصوصاً کامیاب کرے۔ آمین +

تقریظات (ریویوز)

زبدۃ المرام فی ترجمۃ عمدۃ الاحکام — یہ ایک حدیث کی مستخرج مختصر کتاب ہے اسکا ترجمہ مولوی عبدالرحمان عبدالرحیم خلف الصدق مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری نے کرا کر بہت عمدہ خوشخط چھپوایا ہے۔ عاشقان حدیث نبوی قدر کریں قیمت کتاب پر مرقوم نہیں۔ پتہ مولوی عبدالرحمان عبدالرحیم مسجد چینیاں والی لاہور۔

دیوسماج کا عبدالغفور — یہ کتاب دیوسماج کی طرف سے ہماشہ دھرمپال سابق عبدالغفور (نو آریہ) کے ان حالات کے جواب میں نکلی ہے جو مہاشہ مذکور نے دیوسماج پر لکھے تھے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مہاشہ مذکور آریہ ہونے کے وقت اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ترک اسلام لکھنا محض ایک فریبی تقاضہ تھا۔ وہ آریہ بننے سے پہلے کئی سال تک دیوسماج کا ممبر رہا تھا پس اس کو آریہ بننے کے وقت ترک دیوسماج لکھنا چاہئے تھا۔ خیر بہرحال جو کیا اسکا جواب اور بدلہ بھی پالیا۔ کتاب سپرنٹنڈنٹ دیوسماج لاہور سے بقیمت ۳ ملتی ہے۔

رفیق سعادت — امرتسر میں ایک انجمن رفیق الاسلام مدت سے قائم ہے اسکا موضوع ہے کہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ذریعہ مسلمان بچوں کو دینی واقفیت کرائی جائے۔ انجمن مذکور کی یہ خدمت قابل شکریہ ہے حال ہیں انجمن نے ایک رسالہ بسلسلہ حدیث کا جاری کیا ہے جسکا نام زیب عنوان ہے رسالہ مذکور انجمن کے سکرٹری صاحب سے مفت ملتا ہے ہاں اگر کوئی صاحب بطور امداد انجمن کو کچھ عنایت فرمادیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔ خط وکتابت کے لئے پتہ:- میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ سکرٹری انجمن رفیق الاسلام امرتسر

مظہر الاسلام — اس رسالہ میں مصنف نے اسلامی باتیں نبوت وغیرہ کے متعلق بطور سوال وجواب کے مضمون لکھا ہے۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت ۸/
پتہ:- دفتر الہادی مرتضیٰ ضلع رائے بریلی۔

انجمن ہدایت الاسلام دہلی — اپنے کام میں برابر کوشاں ہے آجکل اسکے وکیل مولانا نظام الدین صاحب اور مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند شملہ پر جاکر اشاعت مقاصد کر رہے ہیں۔ دونوں وکیل انجمن کو ایسے ملے ہیں جیسے ہمایوں شاہ کو بیرم خاں وزیر ملا تھا۔ خدا کرے انجمن اپنے کاموں میں کامیاب ہو +

آجکل کے آریہ پرشوں کی لیلا

اس عنوان سے ہمعصر سناتن دھرم گزٹ لاہور لکھتا ہے کہ:-
یہ ہندو ماتا کے لئے وید ایشری گیان کا بھنڈار ہے۔ اس گیان کی بدولت اس بھارت کے اندر ایسے ایسے رشی اُتپن ہوئے ہیں کہ جن کے رچے ہوئے شاستروں کی عظمت لاکھوں برس سے یکساں چلی آتی ہے اور جنکی ودیا اور پوترتا کے آگے دنیا کو تسلیم خم کرنا پڑتا ہے چنانچہ آریہ سماج کے بانی نے اسی پوتر زمانہ کو واپس لانیکا اپدیش دیا تاکہ سنسار کو سکھ ہو۔ اقتباس (مدعا) نہایت اعلیٰ ہے۔ لیکن صاحبان! اس کے پورا کرنیکا ذمہ ایسے آریوں نے لیا ہے جو موٹی موٹی خرابیوں کے دور کرنیکا یتن کچھ نہیں کرتے۔ اوّل ہی سے فلسفہ کی باتوں میں دخل دینے لگ گئی ہیں۔ وہ نہایت مکروہ برائیاں آجکل سب ذیل دکھائی دیتی ہیں (۱) آریہ سماج کے پچھ نیم میں سنسار کا انکار کرنا درج ہے۔ مگر آریہ سماج کے دونوں فریق کالج پارٹی اور گرو کل پارٹی کے اکثر مہاشے جانوروں کو ہلاک کر کے انکا گوشت کھاتے ہیں اور مانس کے کچن کھول رکھے ہیں۔ آریہ لیڈر۔ لیکچرار اپدیشک اور آریہ اخبارات سب خاموش ہیں (۲) آریہ لیکچرار اپدیشک تو یہ ہیں کہ بیواہ ایک ہی بار ہو مگر خود گرے ہوئے اسقدر ہیں کہ اولاد کے ہوتے پر بھی جھٹ دوسرا بیواہ کنواری کنیا سے کر لیتے ہیں (۳) رشوت خوری دیگر بے ایمانی سے روپیہ کمانے والے لوگ بھی ڈبٹر ٹیکہ وہ سماج کے ممبر

چندہ دیتے ہیں) پرنشٹ سمجھے جاتے ہیں اور پردھان تک بنائے جاتے ہیں۔ (۴) وید کے دھرم کی بسادہ تعلیم کے برخلاف بعض آریوں کے فیشن اور سجاوٹ کو دیکھو۔ کلہ نکٹائی۔ کوٹ پتلون پہنو اور البرٹ فیشن کے بال سر پر رکھو اور دنیا کو لکچر سنا دو ہیں (۵) گھی۔ دودھ کھانے کے مستحق بنے ہوئے ہیں مگر ہندوستان بھر میں ایک جگہ بھی ان آریوں نے گائے وغیرہ مویشیان کے لئے کوئی گئوشالہ یا پینجرا قائم نہیں کیا۔ اگر کہیں گئوشالہ کا کام نظر آتا ہے وہ سب دیگر فرقہ ہنود کا ہی پرتاپ ہے (۶) کوئی آریہ لیڈر۔ لکچرار۔ اپدیشک یا آریہ اخبار کبھی دودھاری مفید جانوروں کی حفاظت نسل کے لئے آواز نہیں نکالتا۔ نہ کبھی مضمون لکھتا ہے بلکہ جب کبھی تحریر و تقریر میں شراب کے برخلاف بولتے ہیں تو شکاری سے گوشت کے نام کو دبا جاتے ہیں (۷) دعوے ویدک دھرم پرچار کا لیکن اینگلو کالج اور گروکل میں تعلیم انگریزی علم ادب وغیرہ کی دیتے ہیں کیونکہ اس سے دنیا کی لذتیں ملتی ہیں (۸) نیک و بد صحبت کی کچھ تمیز نہیں۔ بھلے غریبوں سے پرہیز۔ مگر شرابی۔ کبابی۔ رشوت خور۔ نام نہاد جنٹلمینوں سے گہری دوستی (۹) پنجاب کے آریہ اخبار سب کے سب اتفاق اور پالیسی سے مذکورہ خرابیوں پر جان بوجھ کر چشم پوشی کرتے ہیں اور ڈینگ مارتے ہیں آریہ اخبار ہونیکا۔ کئی ان آریہ اخباروں نے جھوٹی تحریریں چھاپی ہیں۔ ثبوت دئے جا سکتے ہیں (۱۰) یہ آریہ لوگ اب نسلیج زیادہ ہو گئے ہیں "نمستے" "مہاراج مہاراج" پکارتے ہیں مگر اصلیت پر نظر نہیں ڈالتے اور مہاتما بنے ہوئے ہیں گئوماتا کے ہت سے اور دیگر مفید جانوروں کی ہمدردی سے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں کہ آریہ پرش ان سطور پر وچار کریں اور بے زبانوں پر کچھ دیا و ترس کیا کریں۔

(دواس نرسی رام سکرٹری آہنسا پرچارنی سبھا چھاؤنی فیروزپور)

مراسلہ از ایلچپور ملک برار دکن

گذشتہ سے پیوستہ

شہر ایلچپور میں جیسا کہ گذشتہ اخبار میں مرقوم ہوا کہ انگریزی عملداری قائم ہوتے ہی تباہی آئی اور ہر طرف ویرانی اور ادبار چھا گئی۔ قدیم عالیشان عمارات و شاہی محلات اور مساجد خراب و ویران ہو رہی ہیں اُن میں رات کو چمگادڑیں اور ابابیل بسیرا لیتے ہیں۔ نوابوں کے ایوانوں پر اُلو پکارتے ہیں۔ یہ حال کثیر الاختلال دیکھکر بہت افسوس ہوتا ہے۔

چونکہ یہ شہر زمانہ دراز تک صوبہ برار دکن کا دارالملک اور صدر مقام رہا ہے اسلئے یہاں کے باشندوں میں برخلاف دیگر مقامات کے لوگوں کی علمی لیاقت اور تہذیب بہت کچھ پائی جاتی ہے۔ ورنہ صوبہ برار کے اُن حضرات و اشخاص کو مستثنےٰ کرکے جو بیرونجات اور دیگر صوبجات سے اس ملک میں آکر سکونت پذیر ہوگئے ہیں اس ملک کے اصلی باشندوں کی طرز معاشرت اور پوزیشن پر لحاظ کیا جائے تو بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ ہم نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہے کہ نماز عید کے لئے عیدگاہ کو جانے کے لئے بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلو انگلیوں پر پور پور سونے کے چھلّے اور دونوں ہاتھوں میں طلائی کڑے پہنے ہوئے۔ مخمل یا اطلس کی شیروانی جس میں سرخ تکمہ کی سنجاف ٹکی ہوئی ہے زیب بر کئے ہوئے مگر پاؤں میں جوتیاں ندارد۔ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ خراماں خراماں چلے جا رہے ہیں۔ یہ کیفیت خاص شہری اشخاص کی ہے اب دیہاتی اشخاص کی حالت و اطوار کا کیا پوچھنا ہے۔ مذہبی پہلو کو لیجئے تو بالکل ہی تاریک نظر آتا ہے۔ گور پرستی و پیر پرستی و تعزیہ پرستی میں ہمہ تن منہمک و مستغرق اور خود غرض اور جہلا اور ہم والدینار پیرزادوں کے دام تزویر میں گرفتار۔ گویا ہی پیر جی اُنکے وسیلہ کونین اور مرجع و ملجا ہے دارین ہیں۔ توحید و سنت کے نام سے محض نابلد اور متنفر۔ گو کہ حضرات ایلچپور بہ نسبت دیگر مقامات برار کے مہذب شمار کئے جاتے ہیں تاہم یہاں بھی توحید و سنت سے بالکل وحشت اور نفرت اور رسومات آبائی اور گور پرستی و پیر پرستی وغیرہ سے دلی رغبت و الفت۔ لیکن الحمدللہ والمنہ کہ عرصہ سے یہاں پر ایک باصفا اور متبع توحید و سنت بھوپالی مولوی صاحب وارد اور قیام گزین ہیں انہیں مولوی صاحب بھوپالی کے دم قدم کی برکت اور وجود باجود کے فیض سے یہاں پر ایک حد تک توحید کا چرچا پھیلا اور شادی و غمی کے موقعوں پر توحید اور سنت کا اتباع شروع ہوا۔ مولوی صاحب بھوپالی کو ابتدا میں یہاں کے ایک مشہور و معروف مولود پرست پیر جی نے (جو عرصہ ۲ سال کا منقضی ہوتا ہے کہ شہر خموشاں کو چل بسے) اپنے فرزندان جنکی تعلیم و تربیت کے لئے بلایا تھا چنانچہ مولوی صاحب نے تین چار سال تک تعلیم دی۔ چونکہ مولوی صاحب بھوپالی پکے موحد اور اہلحدیث ہیں وہ اپنے طریق پر نماز میں آمین بالجہر کہتے اور رفع یدین کرتے اور دولہا رحمان کے عرس کے میلے اور مجالس میلاد وغیرہ میں جانے سے انکار کرتے اسلئے پیر جی صاحب ان بھوپالی مولوی صاحب سے کشیدہ اور کبیدہ خاطر ہوئے اور اس کشیدگی اور رنجش نے بڑھتے بڑھتے عداوت و خصومت کی بنیاد ڈالی۔ اب تمام شہر کو پیر جی صاحب نے مولوی صاحب

بھوپالی کا دشمن جانی بنا دیا کیونکہ پیرجی صاحب خود بھی متشدد اور با اثر تھے پھر تو پیری
مجسٹریٹ اور قاضی و خطیب اور نظام والا مقام میں اعزاز پانے والے۔ تحصیلدار
صاحب وغیرہ سب پیرجی صاحب کے ہم خیال و ہم مشرب۔ پھر کیا تھا مولوی صاحب
بھوپالی پر ہر طرف سے بلاء عظیم ہونے لگا۔ مارو۔ نکالو۔ وہابی ہے ہمارے رحمانی
شہر کو ایک دم پاک کرو۔ یہی آوازے کسے جانے لگے۔ صاحب ضلع کو خلاف توقع سمجھا
بجھا کر ناروشن اور شدید خاطر کر دیا۔ مولوی صاحب بھوپالی کو دھمکیاں دی جانے
لگیں کہ اگر تم اس شہر سے اتنی مدت کے اندر نکل نہ جاؤ گے تو تیرے نقص امن کا الزام
قائم کر کے مقدمہ دائر کیا جائیگا اور بذلت و رسوائی تمام شہر بدر کئے جاؤ گے لیکن
باوصف اس قدر آفات و صعوبات ناگہانی کے مولوی بھوپالی صاحب کے استقلال
و ہمت مردانہ میں ذرہ بھی فرق نہ آیا اور انہوں نے صاف صاف فریق مخالف سے
کہہ دیا کہ احیائے و احیاء توحید و سنت کے باعث مجھ پر جسقدر مظالم و مصائب
کی بلائیں نازل ہوں انکو برداشت کرنے کے لئے میں بہمہ تن مستعد و آمادہ ہوں
اور اس ذلت کو میں اپنے حق میں عزت سمجھتا ہوں بلکہ جان جانیکا بھی مجھکو ڈر بھی
نہیں۔ حاصل کلام پیرجی اور ان کے چیلے چانٹوں کی دھمکیوں اور دھمکیوں کو مولوی
بھوپالی صاحب بالکل خاطر میں نہ لائے۔ اور مستقل طور سے اپنا کام کاج اور درس
و تدریس میں برابر مشغول و مصروف رہے۔ آتش پیرجی اور مولود پرستوں کے گرو
گھنٹال اور ان کے فضلہ خواروں چیلوں چانٹیوں کا وہ سب جوش و خروش ٹھنڈا ہو گیا
اور انکی کمیٹی سے یہ رزولیشن پاس ہوا کہ مولوی بھوپالی اور اس کے دوست جانبدار
اور شاگرد سب کے وہابی ہیں۔ اس مولوی اور اس کے جانبداروں سے کوئی تعلق خفی
دوا و رسی ان جانی۔ یہ سند اور سودا کی دکان کچھ سروکار رکھے اور شادی غمی کی تقریب
اور رسموں میں کوئی شریک نہ ہو ورنہ حقہ اور پانی بند کر دیا جائیگا۔ اب مولوی صاحب
بھوپالی با فراغ خاطر اوقات بسر کرتے ہیں۔ طلبہ کو درس بھی دیتے ہیں اور تجارت
پارچہ بھی کرتے ہیں اور فضل حقیقی و معبود مطلق کا شکر ادا کرتے اور عبادت آپکی خضوع
و خشوع سے بجا لاتے ہیں۔ آپکی توجہ بلیغہ اور مساعی جمیلہ سے یہاں پر ایک اچھی خاصی
جماعت موحدوں کی قائم ہو گئی ہے اور بجائے رغبت دین دار ہیں اور غیر مستقیم
دو کی جاتی ہیں اس شہر میں جسکو مولود پرستوں اور قبروں کے پجاریوں کا ہیڈ
کوارٹر کہنا بجا ہے توحید و سنت کا چرچا شروع ہو گا اور موحدین کی جماعت
قائم ہو گی یہ بات کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ یہ سب مولوی بھوپالی صاحب
ہی کی ذات بابرکات و حسن سعی کا نتیجہ ہے۔ خداوند عالم مولوی صاحب موصوف
کو جزائے خیر دے اور علم و عمل میں ترقی بخشے۔

پیرجی صاحب آنجہانی کے فرزند دلبند گو کہ تعلیمیافتہ علیگڈھ کالج ہیں
لیکن اپنے والد ماجد کے قدم بقدم چلتے ہیں اور عرس مولود و درہم و بسم و چہلم وغیرہ
کے دلدادہ ہیں کیوں نہوں۔ بزرگوں کے طریقہ کو کبھی نہ چھوڑنا چاہئے۔
حال میں شاہ عبدالرحمان غازی و شہید عرف شاہ دولہہ رحمان کا سالانہ عرس
ختم ہوا جس میں پیرجی صاحب متوفی کے مرید چیلے چانٹے خوب گلچھرے اڑاتے اور ہر سو آوارہ
گشت لگاتے پھرتے تھے کیا یہی شعار اسلام اور پیروی سنت خیر الانام ہے؟ (نامہ نگار)

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمنداں نیست

گزشتہ اشاعت سے پیوستہ

اب آپکی اعذار بارده و استدلال واہیہ پر کلام کیا جاتا ہے جس سے تم رسول کو
غیب دان سمجھتے ہو اور عالم الغیب انکو کہہ رکھتے ہو اور سارے حضور کو جمیع امور غیبیہ
پر مطلع جانتے ہو آپکی دلیل اس دعوے پر دو آیتیں ہیں۔ آیت اول وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ اور آیت ثانی
عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُولٍ ہے اگر ان
آیتوں سے اڈیٹر اخگر کا دعوے بھی تسلیم کر لیا جاوے تو تخصیص خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کی اس سے نہیں معلوم ہوتی ہے بلکہ سارے رسولوں کے لئے حسب فہم اڈیٹر
عالم الغیب ہونا اور تمام امور غیبیہ پر مطلع ہونا لازم ہوگا کیونکہ آیات مرقومہ سب
رسولوں کی نسبت ہیں اب تم سب رسولوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہو یا نہیں۔ اگر
نہیں رکھتے ہو تو آیات مذکورہ حسب فہم تمہارے تمہارا رد ہے اور اگر ان سب کی نسبت
بھی یہی اعتقاد رکھتے ہو تو قصص و حالات مذکورہ قرآن مجید نسبت ... کے تیرہ بخت
رد کرتے ہیں اور اس عقیدہ مخصوص کو جو تمہیں آیات مذکورہ سے سمجھا ہے خوب ہی بیخکنی
کرتی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھو وہ جب کوہ طور پر تشریف لیگئے اور چالیس روز
وہاں رہکر توریت لیکر واپس آئے تو انکو قوم کی گوسالہ پرستی کی کچھ بھی خبر نہ ہوئی اور وقت
جانے کے انکو یہ علم نہ ہوا کہ سامری میرے پیچھے میں گوسالہ کا بچہ بنا کر انکی عبادت کرائیگا
جسکا وہ بند و بست کر جاتے یا تو سامری کو نکالدیتے یا وہ چیز جس سے گوسالہ کے بچے میں
قوت گویائی کی تھی اس سے لے لیتے۔ ہاں جب انکو خداوند جہان نے خبر دی تو آپ

ahmadimuslim.de

کہ طور سے لوٹ کر حضرت ہارون پر خفا ہوئے اور سامری سے انکو پوچھنے کی وجہ دریافت کی جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے اگر وہ غیب دان ہوتے تو انکی اور ان کی دریافت کی وجہ خود معلوم کر لیتے سامری سے دریافت کی ضرورت کیا تھی! ایسا ہی حضرت موسیٰ کی ہیں کہ جب مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی انکو خبر نہ ہوئی حالانکہ وہی جگہ انکا مقصود تھا جب وہاں سے دور چلے گئے اور شاگرد سے صبح کا کھانا طلب کیا تو انہوں نے جب مچھلی کے زندہ ہونے کی خبر دی تب حضرت موسیٰ لوٹے کما حکاہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ۔ اور حضرت خضر کیساتھ جو تین امر تعجب انگیز پیش آئے جن پر حضرت موسیٰ نے نہایت تعجب سے اعتراضات کئے تھے انکی وجوہ حضرت موسیٰ پر پوشیدہ تھیں جب حضرت خضر نے ان وجوہ خفیہ پر اطلاع دی تو حضرت موسیٰ کو تسکین ہوئی۔ کیا غیب دانوں سے ایسی حرکات ہوتی ہیں خصوصاً انبیاء سے۔ حضرت ابراہیم کو کہ جب انکے پاس چند فرشتے بصورت انسان آئے تو آپنے انکو نہیں پہچانا حسب دستور خود انکو واسطے کھانا حاضر کیا اور ان لوگوں نے جب نہیں کھایا تو آپ خوف زدہ ہوئے اور اسوقت تک نہیں پہچانا جب فرشتوں نے خبر دی کہ ہم فرشتے ہیں تو آپکا خوف دور ہوا۔ اور آپ نے پہچانا اور پھر آپ کو فرشتوں کے آنے کی وجہ معلوم نہ تھی جب فرشتوں نے خبر دی کہ ہم قوم لوط پر عذاب لانے آئے ہیں تو آپ کو معلوم ہوا اور نیز آپ کو اپنی اولاد ہونیکا علم نہ تھا ورنہ فرشتوں کی بشارت پر آپ کو تعجب کیوں ہوتا۔ یہ سب امور منصوص قرآن ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عدم غیب دانی پر دلیل و حجت صریح ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کی سلطنت کا حال معلوم نہ تھا ہدہد نے آکر خبر دی کما قال اللہ تعالیٰ احطت بما لم تحط بہ وجئتک من سبا بنبا یقین۔ الآیۃ یعنی معلوم کیا میں نے جو آپ کو معلوم نہیں آہ افسوس! اسوقت کے نام کے مسلمانوں کو اتنا بھی ایمان نہیں جسقدر جانوروں کو رسولوں کی صحبت سے تھا۔ پھر اب اس آیت کو پڑھکر کوئی ہدہد ایسا بچہ بھی ایسی بیوقوفی نہ کریگا کہ انبیاء علیہم السلام غیب دان ہیں دیکھو اس قصہ میں حضرت سلیمان کی عدم غیب دانی پر چند وجوہ اظہار کیا گیا ہے اولاً حضرت سلیمان کو معلوم نہ ہوا کہ وہ ہدہد کہاں ہے اور کہاں گیا ثانیاً وہ کیا خبر لاویگا ثالثاً آپکو بلقیس کی سلطنت کا حال معلوم نہ تھا رابعاً آپ کو معلوم نہ ہوا کہ وہ خبر سچی ہے یا وہ جھوٹا ہے خامساً جب آپ کو بلقیس کی طرف خط لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ یہ سب باتیں منصوص قرآن ہیں کما ذکرہ اللہ تعالیٰ فی سورۃ النمل۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی خبر نہ ہوئی حالانکہ آپ وہیں چاہ کنعان میں موجود تھے اور پھر مدت دراز تک کچھ پتہ نہ لگا۔ اگر حضرت یعقوب غیب دان ہوتے تو اپنے بیٹوں کے اس سوال پر کہ یوسف کو میرے ساتھ کردو ہم انکو محافظ رہیں گے ہرگز جانے نہ دیتے اور پہلے ہی سمجھ جاتے کہ یہ انکو چاہ میں ڈالینگے مگر چونکہ وہ غیب دان نہ تھے صرف یک معمولی بات جو اکثر جنگلوں میں بھیڑیئے وغیرہ رہتے ہیں کا خیال ہوا کہ انکو بھیڑیا نہ کھا جاوے اور اصل امر کی طرف جو انکو چاہ میں ڈالینگے خیال بھی نہیں گیا پس یہ سب قصص انبیاء علیہم السلام کے جو مذکور قرآن پاک میں ہیں صاف و صریح ہیں کہ یہ حضرات غیب دان نہ تھے اور انکو جمیع امور غیبیہ پر اطلاع نہ تھی مفسرین نے بھی ان آیات متذکرہ بالا کے یہی معنی کئے ہیں چنانچہ تفسیر مدارک تفسیر حنفیہ میں علامہ نسفی لکھتے ہیں۔ عَالِمُ الْغَيْبِ خبر مبتدء محذوف ای هو عالم الغیب فَلَا يُظْهِرُ فلا يطلع عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا من خلقه إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ الا رسولا قد ارتضاه بعلم بعض الغيوب ليكون اخباره عن الغيب معجزة له انتهیٰ یعنی اللہ تعالیٰ وہی غیب دان ہے پس بعض غیب پر اپنے رسولوں کو اطلاع دیتا ہے تاکہ یہ اخبار غیبی انکے لئے معجزہ ہو جاویں اور تفسیر بیضاوی میں ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ وما كان الله ليؤتي احدكم علم الغيب فيطلع على ما في القلوب من كفر و ايمان ولكن الله يجتبي لرسالته من يشاء فيوحي اليه ويخبره ببعض المغيبات انتهیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو علم غیب نہیں دیتا ہے کہ جس سے وہ مطلع ہو اس پر جو لوگوں کے دلوں میں ہو کفر و ایمان سے لیکن اللہ تعالیٰ پسند کر لیتا ہے جسکو چاہتا ہے پس وحی کرتا ہے طرف اسکی اور خبر دیتا ہے اسکو ساتھ بعض غیب کے اسی طرح اور تفسیروں میں بھی مذکور ہے۔ ان مفسروں کے بیان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی غیب کے ساتھ مخصوص ہے اور اپنے رسولوں کو کبھی کبھی بعض باتیں بتلا دیتا ہے واقعات قرآنی و حدیثیہ آنحضور کے عدم علم غیوب پر اسقدر کثرت سے واقع ہیں کہ اگر سب تحریر کئے جاویں تو یک دفتر بن جاوے مگر مشتے نمونہ یہاں لکھے جاتے ہیں قال اللہ تعالیٰ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ الآیۃ یعنی اللہ تعالیٰ سید المرسلین کو ارشاد فرماتا ہے کہ آپ فرما دیں کہ میں نیا رسول نہیں ہوں اور مجھکو معلوم نہیں ہے کہ ہمارے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جاویگا تفسیر معالم التنزیل میں چند وجوہ انکو کیکھکر آخر میں یہ تحریر فرماتے ہیں او لا ادری ما یفعل بی ولا بکم فی الدارین علی التفصیل اذ لا ادعی علم الغیب انتهیٰ یعنی مجھکو اپنا اور تمہارا حال دونوں جہان میں تفصیلی معلوم نہیں ہے کہ کیا ہوگا کیونکہ میں علم غیب کا مدعی نہیں ہوں۔ (باقی آئندہ) +

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۱۲ - آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آں حضرت پر نازل ہوئی یا امام اعظم پر؟ اگر رسول خدا پر نازل ہوئی تو دین آں حضرت کیوقت میں پورا ہوچکا تھا باقی کس بات کی ضرورت رہی جو اماموں نے پوری کی؟ اگر آیت مذکورہ امام اعظم پر نازل ہوئی تو تمام مسلمان اپنے آپ کو حنفی کیوں نہیں کہلاتے؟ (فرید از جالندھر)

ج نمبر ۲۱۲ - آیت مرقومہ آں حضرت پر نازل ہوئی - اس کا کوئی منکر نہیں کسی امام کے مقلد اس لئے انکی تقلید نہیں کرتے کہ یہ آیت اُس امام پر اُتری ہے بلکہ اس لئے کرتے ہیں کہ اس امام کو بہ نسبت دوسروں کے سمجھ میں بڑھا ہوا جانتے ہیں کو یہ وجہ بھی صحیح نہیں لیکن یہ الزام تو بالکل غلط ہے کہ یہ آیت اُن اماموں پر اُتری ہوئی مانتے ہیں +

س نمبر ۲۱۳ - جالندھر میں ایک رسالہ نکلا ہے جسمیں لکھا ہے کہ جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے - کیا یہ صحیح ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۳ - مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا صحیح نہیں ہاں جو اُن کو معتقدات کو صحیح جانے آپ بھی وہی معتقد ہے ہوگا جو مرزائیوں پر ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اُن کے اعتقادات فاسدہ کو صحیح نہیں جانتا مگر بوجہ ناواقفی یا کمزوری طبیعت یا عدم قوت فیصلہ یا بطور تورع کے کافر نہیں کہتا تو وہ کسی طرح کافر نہیں ہوگا +

س نمبر ۲۱۴ - رسالہ مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کو کافر نہ کہے اُسکی اقتدا جائز نہیں - کیا یہ صحیح ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۴ - یہ قول بھی بلا دلیل بلکہ غلط ہے +

س نمبر ۲۱۵ - نماز عصر کے بعد مغرب تک کوئی وظیفہ پڑھنا یا خریدت کی کسی کتاب کا پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۵ - جائز ہے +

س نمبر ۲۱۶ - اور اماموں کے علاوہ امام ابو حنیفہ میں کون سی خوبی تھی جسکے باعث وہ امام اعظم ہوئے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۶ - امام اعظم کوئی ایسا منصب نہیں کہ اس کے لئے کوئی خاص خوبی تلاش کی جائے بلکہ محض حسن ظن اور اعتقاد پر مبنی ہے - شافعی امام شافعی کو امام اعظم کہتے ہیں اسی طرح ہر ایک مرید اپنے امام اور پیر کو اعظم کا لقب دیتا ہے اسکے لئے صرف انکا حسن ظن ہے اور کچھ نہیں +

س نمبر ۲۱۷ - بارہ امام کا ثبوت قرآن شریف واحادیث صحیحہ سے تحریر عنایت فرمائیے (ر)

ج نمبر ۲۱۷ - بارہ اماموں کا تو نہیں بارہ خلیفوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے - مگر اُن کے ناموں کے متعلق بہت بڑا اختلاف ہے - تاریخ الخلفا میں بحث ملتی ہے + ۵ برس کے شکست داخل غریب فتنہ +

س نمبر ۲۱۸ - عقد میں مہر اور ولی شرط ہے یا نہیں؟ اگر شرط ہے تو جو نکاح اسطرح پر منعقد ہو کہ مجلس نکاح میں دلہن کا ولی موجود نہ ہو اور کل بیگانہ لوگ نکی نکاح کر دیا پھر اسپر طرہ یہ کہ لہا یعنی زوج دین مہر کا ایک پائی بھی ادا نہ کیا اور یہانتک کہ زوجہ کی طلب پر منکر مہر ہے تو ایسی صورت میں اگر یہ زوج دعویٰ دار زوجہ کا ہو تو شرعاً کیا حکم رکھتا ہے اور شرعاً یہ نکاح صحیح ہوگی یا نہیں؟ اور بصورت عدم صحیح اس زوجہ سے جو فعل کیا ہے وہ حرام فعل کیا یا حلال؟ (راقم ابو محمد عبد الرحیم از نعت پور ضلع دیناجپور)

ج نمبر ۲۱۸ - بموجب حدیث شریف نکاح میں ولی کا ہونا ضروری ہے حدیث شریف میں آیا ہے لا نکاح الا بولی یعنی نکاح ولی کے بغیر جائز نہیں - البتہ مہر کی اتنی ضرورت نہیں جتنی ولی کی ہے - اگر دونوں خاوند بیوی بغیر مہر کے نکاح کرنے پر راضی ہوں تو بغیر مہر کے بھی نکاح درست ہو جائیگا -

دونوں مسئلوں میں حنفیہ کا اختلاف ہے وہ ولی کی ضرورت اسقدر نہیں جانتے جتنی مہر کی کہتے ہیں - مہر ضروری ہے تاہم وہ یہ مانتے ہیں کہ نکاح میں اگر مہر نہ ہو یا مہر سے انکار کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا مگر مہر مثل لازم آئیگا مختصر یہ کہ حدیث اور اہلحدیث کے مطابق بغیر ولی کے نکاح درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک درست ہے لیکن بغیر کفو ہونے کیوجہ سے ولی اعتراض کر سکتا ہے - صورت مرقومہ میں چونکہ نکاح کا عقد حنفی طریق سے ہو گیا ہے اسلئے خاوند نے جو فعل عورت سے کیا حرام نہیں کیا - کیونکہ جن مسائل میں مجتہدین کا اختلاف ہو انمیں کسی جانب کے قائل کو جو ایسا نیتی سے فعل کرے

س نمبر ۲۱۹ - کوئی شخص اپنی حقیقی ماں کی سوتیلی ماں کو اپنی سوتیلی نانی کو نکاح کیا اب یہ نکاح مطابق قرآن وحدیث کے جائز ہی یا نہیں اور بصورت عدم جواز فاعل کے ساتھ خورد و نوش کرنا اور مسلمانوں کو جائز ہی یا نہیں اور اسکا جائز جاننے والا مسلمان ہوگا یا نہیں؟ اور اس فعل کا جائز بتلانے والا کیسا ہے! (ر)

ج نمبر ۲۱۹ - قرآن مجید میں حکم ہو حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ یعنی تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں اس اُمہات کے لفظ کو مفسرین عام کہتے ہیں جو نانی (حقیقی اور سوتیلی دونوں) کو شامل

اطلاع عام :- فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں - (ابو الوفاء)

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

موضع تلونڈی کھمبوروالی ضلع گوجرانوالہ میں مرزائیوں نے مناظرہ رکھا تھا دیگر کار گاؤں والوں نے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کو طلب کیا ۔ مولوی صاحب [illegible] سے ہوا کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بڑی تاکید سے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ کوئی کسی قسم کی شرارت نہ کرے یہاں تک کہ مرزائی مولوی نے مولوی صاحب کا [illegible] پا ۔ آدمی ۔ ہمارا لوں نے ہی تو یکی ۔ اور [illegible] [illegible]

مرزائی عقائد سے تو بہ تصوت اور اپنی پہلی اور سچی اسلامی عقائد کی طرف رجوع کرتے [illegible]

[illegible] کی مسجد میں بطیب خاطر اسلام قبول کیا ۔ اسلامی نام شیخ احمد رکھا گیا ۔ (آریہ گزٹ)

موسمی تبدیلی کا اثر پنجاب راجپوتانہ اور گجرات پر خاطر خواہ ہوا ہے اور یہاں کثرت سے بارش ہوئی ہے ۔ جودھ پور میں ۶ ۔ انچ بارش ہوئی ہے ۔ یہاں کا سالانہ اوسط ۱۲ انچ ہے ۔ اجمیر اور سانبھر میں ۳ ۔ انچ اور بیکانیر میں ۲ ۔ انچ بارش ہوئی ہے ۔ پنجاب میں سب سے زیادہ ان مقامات پر بارش ہوئی ہے ۔ خوشاب ۳ انچ ۔ گھری ۱ ۔ انچ ۔ سیالکوٹ اور مری ۱ ۔ انچ ۔

ہتھیار پاس رکھنے کے متعلق حال میں پنجاب چیف کورٹ کی ایک نظیر ہوئی ہے کہ داو یا اور کوئی ہتھیار جو قابل مرمت ہو بغیر لیسنس کے اس کا رکھنا بھی قابل اعتراض ہے اور قابل مرمت ہتھیار بھی قانون اسلحہ کے اندر آتا ہے کیونکہ ممکن ہو کہ ہتھیار مذکور کی مرمت کر کے اسے کام میں لانے کی کوشش کی جائے ۔

مسٹر تلک کی گرفتاری پر پونا کے دو نوجوان طلبا جو دکانیں بند کرنے کی تحریک کرتے تھے انکو عدالت سے ایک ایک ماہ قید کی سزا ہوئی ۔

اخبار پونیر لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب اندرون ملک کے سپاہیانہ انتظام کی اخراجات میں تخفیف کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے والی ہے ۔

سنا ہے کہ مسٹر تلک کے مقدمہ سڈیشن بمبئی میں مسٹر او چوہدری بیرسٹر ایٹ لاء کلکتہ مسٹر تلک کی طرف سے پیروی کرنے کی غرض سے بلائے گئے ہیں ان کے علاوہ [illegible] مسٹر تلک خود اپنی جوابدہی کریں گے ۔

لاہور و مدراس کے مقامات سے ہیضہ تا حال مفقود نہیں ہوا ۔ آجکل روزانہ پانچ چھ موتیں ہو جاتی ہیں ۔

[illegible]

[illegible] سے فرصت حاصل کرینگی ۔

امریکہ کے اخبار نیویارک ہیرلڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ حال کی جنگ میں تمام عربزینہ [illegible] ۔

ایران میں [illegible] سے [illegible] میں دو ترک ۔ دیوان [illegible] بہت سے گھروں کو بے چراغ کر دیا ۔ آخر [illegible] علماء و مجتہدین حب الوطنی کے جرم میں زیر حراست کر لئے گئے ۔ رعایا اور شاہ ایران کی معرکہ آرائیاں دیکھیئے کیا رنگ لاتی ہیں خدا خیر کرے ۔

کوریا میں جو آجکل جاپان کے ماتحت ہے ایک انگریز نے بغاوت پھیلانے والی چھوٹی سی کتاب شائع کی اور اہل کوریا کو جاپان کے خلاف اکسایا ۔ انگریزی حکام کی عدالت سے اسکو صرف چھ ہفتے قید کی سزا ہوئی ۔

بمبئی کے اجلاس سشن میں اخبار کال کا اڈیٹر خود پیروی کرتا ہے کوئی وکیل یا بیرسٹر نہیں ہے ۔

بقول اخبارات کلکتہ ۔ مرشدآباد میں بھی ۵ ۔ ۶ بنگالی سادھو گرفتار کئے گئے ہیں ۔ **مونگیر** سے ایک ۱۶ سالہ بنگالی کلکتہ میں لایا گیا ہے جو انارکسٹ سازش کا ملزم مانا ہے ۔ اس لڑکے نے کہا کہ بم بنانے کا ایک اور کارخانہ سکھ [illegible] میں ابھی موجود ہے ۔ (کلکتہ)

مولائی حفیظ کو طیطوان (مراکو) کا بادشاہ مراکو عالوں نے مشتہر کر دیا ۔

ahmadimuslim.de

وہ مرثیہ خوان قوم و ملت

جو تیس سال سے خدمت قوم میں مصروف ہے جسکا مقصد مسلمانوں کی پولیٹیکل سوشل اور مذہبی اصلاح ہے اور جسکو ہر حیثیت سے بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اخبار وکیل ہے جو ہر ہفتہ میں دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہے اجتک اسکی قیمت بلا استثنا پانچ روپیہ اور آٹھ روپیہ سالانہ تھی مگر ہمیں تجربہ سے معلوم ہوا کہ اصلاحی پبلک کے لئے یہ قیمت بھی گراں ہے۔ لہذا اب جون ۱۲ء سے اخیر دسمبر تک کے لئے چار اور چھ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے پچاس روپیہ سے کم آمدنی والوں اور طلباء سے للہ۔ عشرہ روپیہ سے زیادہ آمدنی والے احباب سے للہ۔ اگر اس عرصہ میں ایک ہزار خریداروں کی فرمائشیں آگئیں تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائیگی۔ موجودہ حالت میں عام مصارف ڈاک نکالدینے کے بعد جو اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بھی زیادہ رعایت ممکن ہے؟

المشتہر مینجر اخبار وکیل امرتسر

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ — یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ جس میں قرآن مجید کی فضیلت ظاہر کی گئی ہے۔ قیمت ۴ر محصول ڈاک

فتوحات اہلحدیث — چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث قیمت ۲ر

دلیل الفرقان — بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے قیمت ۲ر

حق پرکاش — آریہ سماج کے گرو اور سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن پر شروع سے اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸ر

تغلیب الاسلام — جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ (دھرمپال) نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۱۰ر جلد دوم قیمت ۶ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر ہر چہار کی خریدار ۱۴ر

ترک اسلام — جناب دھرمپال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۲ر

مناظرہ نگینہ — مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۱ء میں مقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

ادب العرب — صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد معلم اسکو پڑھ کر کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی — اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیودیا — مقام دیودیا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے درمیان ہوا تھا قیمت ۸ر

اہلحدیث کا مذہب — فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں قیمت ۳ر

تفسیر ثنائی — پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲؍ جلد دوم ۱۲؍
جلد سوم ۱۲؍ جلد چہارم ۱۲؍
جلد پنجم عہ۸
پانچوں جلدوں کی قیمت معہ

السلام علیکم — اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ۔ قیمت ۱ر

نماز اربعہ — اسلامی نماز کے احکام در مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی۔ ہندو۔ عیسائی۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ۔ ۲ر

المشتہر
مینجر اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث ... چھپتا ہے

L. No. 352.

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۵ نمبر ۳۸

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ
والیان ریاست سے
روساء وجاگیرداران سے
عام خریداروں سے
ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث ہونی چاہئے +

و تعلیم نظر ... بھی تمام عیوب پر ... نبیہ ... غیب کی ... (۴) ... بہاؤالدین نقشبندی ... (۵) طریقہ عالیہ قادریہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی ... کرنا +

قواعد وضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہوں گے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس نہیں کئے جاتے +

امرتسر مورخہ ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

خاتمہ مذاکرہ علمیہ متعلقہ مسئلہ اقتداء

مسئلہ امامت واقتداء کے متعلق جو مباحثہ ہوتا رہا ناظرین فریقین کے دلائل اور وجوہات سن چکے ہیں زیادہ کہنے سننے کی حاجت نہیں۔ آجتک جتنے مضامین آئے سب کے سب درج کئے گئے لیکن بعض احباب نے جو سوالیہ رنگ میں محض سوالات ہی سے کام لیا اُن کے درج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ ان سے اصل غرض حاصل ہونے کی توقع نہیں بلکہ خواہ مخواہ نزاع پیدا ہوتی ہے یا ہونے کا احتمال ہے۔ ہاں اگر وہ حضرات اصل مسئلہ پر مضمون مدلل لکھکر بھیجتے جیسا کہ انکو جواب دیا گیا تھا تو بخوشی درج کیا جاتا جس سے ناظرین اخبار کو بھی کچھ لطف حاصل ہوتا اسی طرح بعض نامہ نگاروں نے بعض حضرات مخالف رائے پر تمسخر سے دل لگی کی ہے ایسے مضامین کے درج ہونے سے بھی بجائے تصفیہ مسائل کے نزاع میں ترقی ہوتی ہے اسلئے وہ بھی درج نہیں ہوئے۔

نتیجہ۔ تمام مذاکرہ کا کیا ہوا؟ کم از کم یہ کہ اس مسئلہ میں یہ خاکسار ہی اکیلا اور منفرد نہیں پایا گیا بلکہ اور علماء فحول بھی اسکے مؤید اور مصحح ہیں کہ

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم * جنید وشبلی وعطار شد مست

دلائل پر نظر کی جائے تو ہماری مخالف رائے حضرات نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں امید ہو کہ اس مذاکرہ کے بعد جو صاحب جس طرف رائے قائم کرینگے علیٰ وجہ البصیرت کریں گے۔ مجھے اس سے خوش ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب میری ہی خیال کو صحیح سمجھیں نہ اس سے رنج ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب میرے خلاف پر مصر ہیں کیونکہ سلف صالحین کے درمیان مسائل اختلافیہ میں یہی اصول تھا کہ اپنی سنادی دوسرے کی سن لی۔ بعد بیان وجوہات نہ رنج ہوتا تھا نہ ملال۔ آجکل کے تنگ ظرف لوگ جو بات بات پر تنگ مزاجی اور کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہیں پھر لطف یہ کہ اتباع سلف کے مدعی بھی ہیں۔ خدا معلوم انکا یہ دعویٰ کہاں تک صحیح ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے ؎ عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز۔

بہرحال اب میں اس مجلس سے بخیر وعافیت رخصت ہونا چاہتا ہوں۔ مگر قبل از رخصت ایک قابل غور نتیجہ جو اس مذاکرہ سے مجھ کو حاصل ہوا ہے۔ وہ بھی

یادگار مرزا یعنے مرقع قادیانی کا خاص نمبر جسمیں مرزا قادیانی کی مشہور ومعروف اور مایۂ ناز پیشگوئی کی قلعی کھولی گئی ہے ۳/ کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیجیے

ahmadimuslim.de

ناظرین کو سنا دوں +

مطبوعہ

نتیجہ ثانیہ:۔ مجھکو یہ معلوم ہوا ہے شدہ
شاہ اکثر، ابھی تک اس ترقی پر نہیں پہونچے
تبادلہ خیالات کر سکیں بلکہ اپنے برخلاف کو
بھی ان علماء کبار سے سخت افسوس ہے یہ بڑا خطرہ و مطالعہ سے
شکایتی خطوط ادھر اودھر تو بکثرت لکھتے رہے مگر یہ داستان بھر میں
تقاضا پر تقاضا کرنے سے بھی میرے مسئلہ پر مدلل مضمون نہ بھیجا حالانکہ ان سے خطوط
کا کوئی انتہا نہ تھا۔ اگر بھیجتا تو مسنون کا ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ خدا معلوم کس
نیت سے ایسا کیا یہ غیر مقبل امر ماذونی۔

بعض ... جہاں ... یا تحریری ... سنت سے

آخری نتیجہ ... ایک جماعت کے عزیز دوست نے مخالف مضمون بھیجکر یہ
تو انکار کیا اگر مجھ چند مومنوں کی طرف توجہ دلائی جنکی سرد فتر وہ حدیث ہے جس میں لکھا
ہے کہ ایک شخص نے جماعت کرانے کے وقت قبلہ کی طرف تھوکا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو امامت سے الگ ہونیکا حکم فرمایا۔

امام شوکانی نے مسئلہ امامت پر بسیط بحث کرنے اور فریق مخالف کے جوابات دینے
کے بعد کہا ہے کہ فریق مخالف کی طرف سے ایک حدیث باقی ہے جسکو مخالفوں نے
دلیل میں نہیں لکھا مگر ہم خود لکھتے ہیں چنانچہ اسی حدیث کو لکھا ہے اس کے بعد
جواب دیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث سے ایسے لوگوں کی اقتدا کی عدم
صحت ثابت نہیں ہوتی۔ غایت ما فی الباب کچھ ثابت ہوتا ہے تو کراہت ثابت
ہوتی ہے جس میں اختلاف نہیں۔ امام شوکانی کی تقریر بھی اسی طرف مشعر ہے کہ مسئلہ
مذکورہ صحت اقتدا کے مخالف نہیں۔ مگر میں تو اس حدیث کو بالکل ہی اپنے خلاف نہیں
سمجھتا کیونکہ میں یہ مانتا ہوں کہ جو امام مرزائی وغیرہ ہو جائے انکو امامت سے ہٹا دیا جائے
جو اس حدیث کا مضمون ہے لیکن جس جگہ ہٹا دینا ہماری قدرت میں نہ ہو اور وہ جماعت
کرا رہا ہو تو اس کے ساتھ ملجانے میں نماز ادا ہو جائیگی۔ والعلم عنداللہ +

تمت بالخیر

اطلاع

آئندہ ہفتہ حسب خواہش بعض خریداران اخبار ایک ادھ ضمیمہ
جاری ہوگا جو نہایت مفید اور دیکھنے قابل تصنیف ہے +

حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی نسبت چند سوال

ہرچند یہ سوال ایسے ہیں کہ انکو دیکھنے سے ہنسی اور افسوس دونوں دامنگیر ہیں کہ
آج مسلمانوں نے اسلام کو اور اہل سنت نے سنت کو کیا سمجھ رکھا ہے مگر چونکہ
ہمارے حنفی بھائی خصوصاً پنجاب میں علی پوری پارٹی نے اہل سنت بلکہ اسلام
کے دائرہ کو بہت تنگ کر رکھا ہے کہ بجز اپنے معتقدین اور مریدین کے
شاید ہی کوئی انکی نظر میں اہلسنت ہو۔ ہمارا اپنا مسلک تو یہ ہے کہ یہ سب
الفاظ اصطلاحی ہیں بجز لفظ مسلمان کے کوئی منصوص لقب نہیں۔ چونکہ
ہر ایک گروہ اپنے مخالف کو اہلسنت سے خارج کرنے کے لئے اہلسنت کی ایسی
بے جوڑ تعریف گھڑ لیتا ہے جس سے وہ اپنے ارادہ میں کامیاب ہونا سمجھتا ہے
تعجب ہے کہ باوجودیکہ اہل سنت کا ہر ایک فرقہ اپنے آپ ہی کو اہلسنت جانتا ہے
اور اپنے مخالف رائے کو جھٹ سے اہل سنت سے خارج کر دیتا ہے تاہم آجتک اس
لقب (اہل سنت) کی جامع مانع تعریف ہماری نظر سے نہیں گذری۔ گذشتہ
ایام میں اہل فقہ کے لائق اڈیٹر نے علماء گنگوہ۔ دیوبند وغیرہ کو اہلسنت اور
حنفیت سے خارج کر دیا تھا تو اہلحدیث میں سوال ہوا تھا کہ اہل سنت و حنفی کی
تعریف کیا ہے۔ جسکا جواب قابل اڈیٹر نے آجتک نہ دیا۔ دیکھیں کیا اور کب دیں!
ہمارے خیال میں۔ ہماری ہی نہیں کل اہل علم کے علم میں کسی نوع سے خارج یا اس
میں داخل کرنے کے لئے اس نوع کی جامع مانع تعریف ضروری ہے مگر ہم دیکھتے
ہیں اور اس کو دیکھنے پر جو حسرت اور افسوس ہمکو لاحق ہوتا ہے اس کے اظہار کے
لئے ہمیں الفاظ نہیں ملتے کہ آجکل کے بڑے بڑے فضلاء اور مفتی صاحبان
اپنے مخالف رائے کو اپنی جماعت سے جھٹ خارج کر دینیکا فتویٰ دیتے ہیں۔ فتویٰ نویسی
پر اسوقت اظہار افسوس نہیں بلکہ اسوقت اس افسوس کا اظہار ہے کہ یہی فضلاء ہر
باوجود اہل علم یا مدعی علم ہونے کے یہ نہیں کر سکتے کہ اپنی مخالف رائے کو جس نوع
یا صنف سے خارج کرتے ہیں سب سے پہلے اس نوع یا صنف کی جامع مانع تعریف
بھی تو کریں۔

خیر چونکہ آجکل عام طور پر اندھیر نگری ہے جس میں علی پوری پارٹی سب سے مقدم
ہے اسلئے امید ہے کہ اس قسم کے اعتراضات سے انہیں بھی قدر عافیت معلوم

ahmadimuslim.de

ہوگی اور اپنے رویہ میں تبدیلی کرینگے یا کرنے کی طرف متوجہ ہونگے۔ بہرحال وہ سوالات یہ ہیں۔ (اڈیٹر)

حافظ ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ و اڈیٹر اہلفقہ سے چند سوال

مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب کا کنور اور بنگلور میں چند عقاید کا خلاف اہلسنت و جماعت و مخالف طریقہ حضرات عرفاء وقوع میں آنا اور مولوی سید حیدر شاہ صاحب میاں پوش قادری الحنفی المعروف بہ پیر بھڑدار کا آپکو مباحثہ کیلئے پیلنج دینا اور آپکا گریز اختیار کرنا۔

جناب مولوی ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ السلام علیکم۔ آپکا مضمون بعنوان ذکر مبارک مندرجہ انوار الصوفیہ مطبوعہ ہرکیم مئی نظر سے گذرا جس میں آپنے جماعت علی شاہ صاحب کے بنگلور اور میسور کے واقعات کا ذکر کرتے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔

جناب من! جماعت علی شاہ صاحب کو جو کچھ کامیابی بنگلور اور میسور میں حاصل ہوئی اظہر من الشمس ہے اور اخبار اہلحدیث۔ روزنامہ پیسہ اخبار۔ برق سخن بنگلور وغیرہ کے کالم بھی کچھ اس سے خالی نہیں۔ پھر نہیں معلوم کہ آپ کیوں اصل معاملہ پر پردہ ڈال رہے ہیں اور تصویر کا ایک رخ پیش کرکے دوسرے رخ کو چھپا رہے ہیں۔ بہتر تھا کہ دوسرا رخ بھی الٹ دیا جاتا اور اصل معاملہ کو پبلک کے روبرو پیش کیا جاتا تاکہ پبلک خود انصاف کرے کہ بنگلور میں جماعت علی شاہ صاحب کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی۔

مناسب ہے کہ اس معاملہ پر کافی روشنی ڈالی جاوے اور اصل واقعات کو پبلک کے روبرو پیش کرکے التجا کیجائے کہ حق۔ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر فی الحال چند سوالات آپکے پیش کئے جاتے ہیں مہربانی فرماکر جواب اہل فقہ یا اہل حدیث میں شائع کردیں۔ انشاء اللہ جوابات شائع ہونے پر اس معاملہ پر کافی روشنی ڈالی جائیگی۔

سوالات

(۱) مولوی جماعت علی شاہ صاحب سے کنور و نیلگری میں خلاف عقائد اہل سنت و جماعت مندرجہ ذیل ۲ دفعات وقوع میں آئے یا نہیں؟

(۱) نیلگری میں خطبہ جمعہ کو پہلی سیڑھی پر کھڑے ہوکر پڑھنا یا نہیں؟

(۲) خطبہ ثانی جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کی ثناء و صفت بیان کی یا نہیں؟

(۲) غیر شاہ صاحب سے نیلگری میں مندرجہ ذیل ۵ دفعات خلاف عقائد اہلسنت و جماعت و مخالف طریقہ حضرات عرفاء وقوع میں آئے یا نہیں؟ اور اس کی اطلاع انکو پیرو مرشد جماعت علی شاہ صاحب کو نیلگری میں دی گئی یا نہیں؟

(۱) مجلس میلاد شریف میں قیام کیا یا نہیں؟ (رتب تو بیشک نجدی ہیں۔ اڈیٹر)

(۲) قطع نظر اس کے ... اعظم رضی اللہ عنہ میں باوجود دعوت زیارت کے ... نہ آئے تو وجہ کیا تھی؟ (رتب تو بیشک وہابی ہیں۔ اڈیٹر)

بھی تمام عیوب پر ... کو بروز جمعہ تخمیناً ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے روبرو افتتاح ... ما فیما سبق ... کیا یا نہیں؟

(۳) غیب کی کرنے ... غوث الاعظم محی الدین سید عبدالقادر جیلانی پر حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی کو ... غیب کی کرتے ... فضیلت دی یا نہیں؟

(۵) طریقہ عالیہ قادریہ پر طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت بجز و ثوق بیان کی یا نہیں؟

(۳) مولوی جماعت علی شاہ صاحب و غیر شاہ صاحب سے مندرجہ بالا دفعات کے وقوع میں آنے کی تصدیق میں مسلمانان نیلگری و کنور نے محضر نامہ شائع کیا تھا یا نہیں؟

(۴) اگر مولوی جماعت علی شاہ صاحب و غیر شاہ صاحب سے مندرجہ بالا دفعات عمل میں نہ آئے ہوں تو پھر کیا وجہ ہے کہ نیلگری و کنور کے مسلمانوں نے اپنا محضر شائع کیا

(۵) آیا اُس محضر کے ردبرد جو بنام (مولوی جماعت علی شاہ صاحب اور غیر شاہ صاحب کی جہالت اور اُسپر نیلگری اور کنور کے مسلمانوں کی شہادت) شائع ہوا تھا جسمیں قریباً نیلگری و کنور کے معزز مسلمانوں کے دستخط ہیں۔ مولوی جماعت علی شاہ صاحب و غیر شاہ صاحب کا انکار قابل قبول ہو سکتا ہے؟

(۶) بنگلور۔ نیلگری میسور کے مسلمانوں نے بذریعہ اشتہارات شاہ صاحب سے جواب طلب کیا یا نہیں اور شاہ صاحب نے کیا جواب دیا؟

(۷) نیلگری کنور اور بنگلور کے مسلمانوں نے شاہ صاحب کے مقابلہ پر حضرت فیض درجت سجادۂ شریعت و طریقت مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب میاں پوش قادری الحنفی کو مدعو کیا تھا یا نہیں؟

(۸) مولانا حیدر شاہ صاحب نے مندرجہ بالا عقائد کے اثبات میں مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرماکر شاہ صاحب کی خدمت میں ارسال کئے یا نہیں؟ (صمصام قادریہ۔ سیل سیوف قادریہ۔ چار مسئلوں کی تحقیق) آیا شاہ صاحب نے ان رسائل کو تسلیم کرکے مولانا موصوف کو اطلاع دی؟

(۹) شاہ صاحب میسور سے بنگلور تشریف لانے پر بنگلور سٹی اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر قریباً چھ سو لوگوں کے روبرو بذریعہ اپنی وکلاء کے رقعہ روانہ فرماکر مباحثہ کیلئے مدعو کیا یا نہیں اور اُس رقعہ کا جواب شاہ صاحب نے کیا دیا؟

(۱۰) پھر دوبارہ ۱۸ جنوری ۱۹۱۰ء کو ایک بڑے پیمانہ کے کارڈ پر ایک خط بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا اُسمیں دوبارہ آپکو مباحثہ فرماکر نزاع بین المسلمین کے دور کرنیکی دعوت دی گئی تھی یا نہیں؟ شاہ صاحب نے اُسکا کیا جواب دیا؟ (۱۱) مندرجہ بالا دونوں خطوں کے جواب نہ آنے پر ۹ فروری ۱۹۱۰ء کو ایک پرچہ بعنوان اتمام حجت شائع کیا گیا تھا یا نہیں؟ جسمیں شاہ صاحب کو ہم گھنٹے ... بذریعہ اطلاع دیکر بالمشافہ گفتگو کرنے کی اطلاع دیگئی تھی یا نہیں؟ آیا شاہ صاحب نے بالمشافہ گفتگو کرکے نزاع بین المسلمین کو دور کردیا؟ (باقی آئندہ) راقم عبدالاحد بنگلوری

ahmadimuslim.de

آتش کشتن و اخگر گذاشتن نیست

گزشتہ سے

اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے وما یفعل بی ولا بکم فی الدارین علی التفصیل اذ لا علم لی بالغیب انتہی یعنی مجکو چونکہ علم غیب نہیں ہے ... اور تمہارا حال کو کہ دنیا و آخرت میں کیا ہوگا تفصیل نہیں جانتا ہوں اسی آیت کے موافق آنحضور ایک حدیث میں بھی ارشاد فرماتے ہیں عن ام العلاء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم کذا فی المشکوٰۃ یعنی آنحضور فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ کیا معاملہ ہوگا مجھ سے اور تم سے علامہ توربشتی شرح مصابیح میں فرماتے ہیں لا یجوز حمل ھذا الحدیث وما ورد فی معناہ علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مترددا فی عاقبۃ امرہ غیر متیقن بما لہ عند اللہ من الحسنی لما ورد عنہ من الاحادیث الصحاح التی ینقطع العذر دونہا بخلاف ذلک وانی یحمل علی ذلک وھو المخبر عن اللہ تعالی انہ یبلغ المقام المحمود وانہ اکرم الخلائق علی اللہ تعالی وانہ اول شافع واول مشفع الی غیر ذلک من الاحادیث الواردۃ فی علو الاجتباء وفیصل ذلک علی انہ نفی علم الغیب عن نفسہ وانہ لیس یطلع علی المکنون من امرہ وامر غیرہ وقد کان ھذا القول منہ حین قالت امرأۃ لعثمان بن مظعون لما توفی ھنیئا لک الجنۃ انتہی یعنی علامہ توربشتی فرماتے ہیں کہ حدیث مذکورہ بالا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جناب سید المرسلین اپنے عاقبت میں متردد تھے اور آپکے لئے جو خوبی و بھلائی و حسن انجام نزدیک اللہ تعالی کے تھا اسپر آپکو یقین نہ تھا بلکہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ آنحضور کو علم غیب نہ تھا اور اپنے اور اپنے غیر کے پوشیدہ امور پر آپ مطلع نہ تھے اور علامہ طیبی فرماتے ہیں فیہ وجوہ احدھا ان ھذا القول منہ حین قالت امرأۃ لعثمان بن مظعون لما توفی ھنیئا لک الجنۃ زجرا لھا علی سوء الادب بالحکم علی الغیب قلت لا یخفی ان ھذا سبب ورود الحدیث لا مدخل لہ فی ازالۃ الاشکال و ثانیھا ان یکون ھذا منسوخا بقولہ تعالی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قلت فیہ ان النسخ علی تقدیر صحۃ تاخر الناسخ انما یکون فی الاحکام لا فی الاخبار و ثالثھا ان یکون للدرایۃ المفصلۃ دون المجملۃ

قلت ھذا ھو الصحیح ورابعھا ان یکون مخصوصا بالامور الدنیویۃ من غیر نظر الی سبب ورود الحدیث قلت ھذا مندرج فیما قبلہ والحاصل ان الرابع ھو الوجہ الاتم والمراد من الامور الدنیویۃ بالنسبۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی الجوع والعطش والشبع والری والمرض والصحۃ والفقر والغنی وکذا حال الامۃ وقیل المعنی اخرج من بلدی ام اقتل کما فعل بالانبیاء من قبل وانتم ترمون بالحجارۃ ام یخسف بکم کالمکذبین من قبلکم والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسہ وانہ لیس بمطلع علیہ وانہ غیر واقف ولا مطلع علی المقدر لہ ولغیرہ والمکنون من امرہ وامر غیرہ لا انہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ لما ظھر من الاحادیث الدالۃ علی خلاف ذلک کذا فی المرقات للعلامۃ علی القاری الحنفی یعنی حدیث واللہ لا ادری کے معنے میں کئی وجوہ ہیں اول وجہ یہ ہے کہ یہ قول آپ سے اسوقت صادر ہوا کہ جب ایک عورت نے عثمان بن مظعون کو کہا جب انکی وفات ہوئی کہ مبارک ہو تجھ جنت اور یہ آنحضور نے اسکو زجر کیا کہ فرمایا انکی بے ادبی پر کہ اس نے غیب پر حکم لگایا تھا میں کہتا ہوں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ سبب صدور حدیث کا اسکو کچھ دخل نہیں ہے حدیث کی اشکال دور کرنے میں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے اللہ تعالی کے اس قول سے لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر میں کہتا ہوں کہ نسخ جب معلوم ہوجاوے کہ ناسخ بعد ہو منسوخ کے تو بھی احکام میں ہوتا ہے نہ اخبار میں۔ اور تیسری وجہ یہ ہے کہ مراد اس سے تفصیلی علم کی نفی ہو نہ اجمالی علم کی۔ میں کہتا ہوں کہ یہی وجہ صحیح ہے اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ مخصوص ہے یہ امور دنیا سے بغیر نظر کرنے طرف سبب صدور حدیث کے میں کہتا ہوں کہ یہ وجہ بھی اگلی وجہ یعنی تیسری میں مندرج ہے اور حکم کرنا بوجہ اتم یہی وجہ زیادہ پوری ہے غرض یہ کہ وجہ ثالث بھی عام ہے اور پوری ہے اور مراد امور دنیاوی سے بہ نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک و پیاس اور سیری اور سیرابی اور بیماری و تندرستی و فقر و غنا وغیرہ ہے اور یہی حال ہے امت کا یعنی ان چیزوں سے نہ اپنی حالات کی اطلاع ہے نہ امت کے لوگوں میں سے کسی کی اور بعض لوگوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں نکالا جاؤنگا اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کہ اگلے نبیوں کے ساتھ کیا گیا اور تم لوگوں پر پتھر برسینگے یا زمین میں دھنس جاؤگے جیسا کہ اگلے جھٹلانے والوں کے ساتھ ہوا اور حاصل مطلب یہ ہے کہ آنحضور ارادہ فرماتے ہیں علم غیب کی نفی کا اپنی ذات مقدس سے۔ اور ارادہ فرماتے ہیں اسکا کہ وہ غیب پر مطلع نہیں اور آپ واقف نہیں اللہ اپنے مقدر

پر واقف ہیں کہ تقدیر میں کیا لکھا ہے۔ غور - خیر کی تقدیر پر واقف ہیں اور نہ اپنے پوشیدہ کاموں پر واقف ہیں اور نہ غیر کے۔ اور مراد نہیں کہ آنحضور اپنے امر میں نجات کا یقین نہیں رکھتے تھے ایسا نہ ہے کہ یہ امر تو بہت حدیثوں سے جو خلاف اسکے ہیں ثابت ہو چکا ہے ایسا ہی ملا علی قاری کے مرقات میں ہے۔ لیجئے اڈیٹر صاحب علامہ طیبی کی تحریر اور ملا علی قاری کی تقریر سے ثابت ہو گیا کہ آں حضرت نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی فرما دی ہے اور آپ اس کے مدعی ہیں تو گویا آپ رسول خدا کو جھٹلاتے ہیں اور انکی بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ کہو رسول کا دشمن کون ٹھیرا!

اڈیٹر الفقیہ اور اس کے موافقین اہل بدعت یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ جب بنص کتاب اللہ بعض غیوب پر باعلام اللہ انبیاء کو علم ہو جاتا ہے تو اب انکو غیب دان کہنے میں کیا نقصان ہے؟ گو یہ شبہ انکا ناشی جہل سے ہے اور قابل جواب نہ تھا مگر عوام کے سمجھنے کے لئے اسکا جواب دیا جاتا ہے۔ سنو! علم بعض غیوب کہ باخبار رجال ہو وہ علم غیب نہیں ہے کیونکہ مراد علم غیب سے یہ ہے کہ بلا واسطہ علامت و اخبار رجال ہو۔ تفسیر مدارک تفسیر حنفیہ میں تحت آیت قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ کے لکھا ہے والغيب هو ما لم يقم عليه دليل ولا اطلع عليه مخلوق انتهى اور تفسیر وجیز میں ہے ولا يخفى على من له ادنى فهم ان من اخبره الله تعالى بنوع من المغيبات لم يصدق عليه بحال انه عالم الغيب كيف هو جاهل الا بما القي انتهى یعنی بعض غیوب پر علم ہو جانے سے باعلام اللہ وہ کسی طرح عالم غیب نہیں ہو سکتا ہے اور فتاویٰ بزازیہ میں ہے واما اعلام الله تعالى انبياءه عباده بالوحي والالهام لم يبق بعد الاعلام غيبا فخرج عن الحصرين المستفادين من تقديم الظرف والحصر بالله انتهى یعنی اللہ تعالیٰ کا خبر دینا اپنے نیک بندوں کو بوحی یا بالہام تو وہ خبر دینے کے بعد غیب نہیں رہتا پس وہ دونوں حصر جو آیت شریفہ میں واقع ہے تقدیم ظرف اور اللہ سے وہ بدستور باقی رہا۔ ان تحریروں سے علماء کرام کے معلوم ہوا کہ بعض غیوب جنپر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع ہوئی وہ غیب نہ رہا۔ اگر غیب بعد اعلام کے بھی غیب ہی رہے تو پھر سب لوگ غیب دان ہوئے کیونکہ باخبار اللہ تعالیٰ مسلمانوں نے بات باتوں کو علم آخرت و اخبار آئندہ جیسے نزول عیسیٰ و خروج دجال وغیرہ و اخبار ماضیہ سے جس سے قرآن مجید لا مال ہے جان لئے ہیں تو پھر ان سب کو غیب دان کہنا صحیح ہوگا حالانکہ یہ امر بنص کتاب اللہ باطل ہے قال الله تعالى قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ اگر کہو کہ غیب دان ہونے کے لئے تمام و کمال غیب کا جاننا ضروری ہے

تو قطع نظر اس کے کہ اسپر کوئی شاہد موجود نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام غیوب پر مطلع نہ تھے جیسا کہ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ اسپر شاہد و دال ہیں۔ دس نبد منجملہ انہا سبق اسی سبب سے آں حضور نے اپنی ذات پاک کی طرف نسبت غیب کی کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ جب لڑکیوں نے بدر میں جب آں حضور کی یہ تعریف کی کہ ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آں حضور نے فرمایا۔ فلا تقولوا۔ لا يعلم ما في غد الا الله یعنی یہ بات نہ کہو کل کی بات سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں انما انكر عليها ما ذكرت من الاطراء حيث اطلقت علم الغيب وهي صفة تختص بالله تعالى یعنی آنحضور نے ان لڑکیوں پر اس لئے انکار فرمایا کہ انہوں نے علم غیب کی نسبت آں حضور کی طرف کی حالانکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو اسکے ساتھ مختص ہے۔ اور علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں وانما منع رسول الله صلى الله عليه وسلم القائلة بقولها وفينا نبي يعلم ما في غد لكراهة نسبة علم الغيب اليه مطلقا لان الغيب لا يعلمه الا الله انتهى یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کو اس کہنے پر کہ ہم میں نبی ایسا ہے جو کل کی بات جانتا ہے اسواسطے انکا رد منع فرمایا کہ انہوں نے نسبت علم غیب کی آں حضور کی طرف کی تھی اور غیب سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہے ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں انما منع لقولها وفينا نبي الخ لكراهة نسبة علم الغيب اليه لانه لا يعلم الغيب وانما يعلم الرسل من الغيب ما اخبر انتهى اور شیخ عبد الحق دہلوی لمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں قالوا انما منعهن عن ذلك كراهة ان يسند علم الغيب اليه مطلقا ولا يعلم الغيب الا الله انتهى غیب کے مدعیو! آں حضور کے فرمان کو سنتے ہو کہ آپ جب ان نابالغ لڑکیوں کو رسول کے غیب دان کہنے پر منع فرماتے ہیں تو تم پیران بالغوں کے لئے کیونکر یہ کہنا جائز و صحیح پسند فرما دینگے اور آں حضور تم سے کیونکر اس نافرمانی اور ناروا تعریف پر راضی ہونگے بلکہ بقول سحقا سحقا لمن غير بعدي کے مطرود و مطرود فرما دینگے۔ ملا علی قاری حنفی ایسے گندہ عقیدہ والوں سے جو آں حضور کو تمام غیوب پر مطلع جانتے ہیں بہت شاکی ہیں اور انکو کلمات سخت سے یاد کرتے ہیں چنانچہ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں قال وقد جاهر بالكذب بعض من يدعي في زماننا العلم وهو متشبع بما لم يعط ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلم متى تقوم الساعة قيل له فقد قال في حديث جبريل ما المسئول عنها باعلم من السائل فحرفه عن موضعه وقال معناه انا وانت نعلم الساعة وهذا

لہ هذا ليس بتقدير (المدير)

من اعظم الجهل واقبح التحريف والنبی اعلم بالله من ان يقول لمن كان يظنه اعرابيا انا وانت نعلم الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف انه جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم هو الصادق فی قوله والذی نفسی بيده ما جاءنی فی صورة الا عرفته غير هذه الصورة وفی اللفظ الآخر ما شبه علی غير هذه المرة وفی اللفظ الآخر ردوا علی الاعرابی فذهبوا فالتمسوه فلم يجدوا شيئا وانما علم النبی صلى الله عليه وسلم انه جبريل بعد مدة كما قال عمر فلبثت مليا فقال عليه السلام يا عمر اتدری من السائل والمحرف يقول علم وقت السؤال انه جبريل ولم يخبر الصحابة بذلك الا بعد مدة ثم قوله فی الحديث ما المسئول عنها باعلم من السائل يعم كل سائل ومسئول عن الساعة هذا شانهما ولكن هؤلاء الغلاة عندهم ان علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء فكل ما يعلم الله يعلم رسوله والله تعالى يقول وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ وهذا فی براءة وهی من اواخر ما نزل من القران هذا والمنافقون جيرانه فی المدينة انتهی ومن اعتقد تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفی وقال ومن هذا حديث عقد عايشة لما ارسل فی طلبه فاثاروا الجمل ای ومما يؤيده ما تقدم ويبطل قول القائل الخ عايشة فقد ذكر عماد بن كثير فی تفسيره وهو من اكابر المحدثين قال البخاری حدثنا عبد الله ابن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عايشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام فی بعض اسفاره حتی اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لی فاقام رسول الله عليه السلام على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء فاتی الناس الی ابوبكر فقالوا الا تدری ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابوبكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع راسه على فخذی قد نام فقال حبست رسول الله والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبنی ابوبكر وقال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعن باصابعه فی خاصرتی ولا يمنعنی من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذی فقام عليه السلام حين اصبح فانزل الله آيت التيمم فقال اسيد بن الحضير ما هی باول بركتكم يا آل ابی بكر قالت فبعثنا البعير

الذی كنت عليه فوجدنا العقد تحته قال ومن هذا القبيل حديث تلقيح النخل وقال ما اری لو تركتموه لا يضره شيء فتركوه فجاء شيصا فقال انما انا علم بدنياكم رواه مسلم عن عائشة وقد قال تعالى قل لا اقول لكم عندی خزائن الله ولا اعلم الغيب فقال ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير ولما جری لام المؤمنين عائشة ما جری ورماها اهل الافك لم يكن يعلم حقيقة الامر حتی جاءه الوحی من الله تعالى ببراءتها وعند هؤلاء الغلاة انه عليه السلام كان يعلم الحال وان غيبها بلا ريب واستشار الناس فی فراقها ودعا بريرة وسألها وهو يعلم الحال وقال لها ان كنت الممت بذنب فاستغفری الله وهو يعلم علما يقينا انها لم تذنب ولا ريب ان الحامل لهؤلاء على هذا الغلو اعتقادهم انه يكفر عنهم سيئاتهم ويدخلهم الجنة وكلما غلوا كانوا اقرب اليه واخص به فهم اعصی الناس لامره واشدهم مخالفة لسنته وهؤلاء فيهم شبه ظاهر من النصاری غلوا فی المسيح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودينه اعظم المخالفة والمقصود ان هؤلاء يصدقون بالاحاديث المكذوبة الصريحة ويحرفون الاحاديث الصحيحة والله ولی دينه فيقيم من يقوم له بحق النصيحة انتهی يعنی ایک شخص نے ہمارے زمانہ میں جو علم کا مدعی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھ بہرہ نہیں ہے یہ جھوٹ دعوے کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے قائم ہونیکا وقت وزمانہ معلوم تھا اس سے کسی نے کہا کہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہے تو اسنے اس کی تحریف کردی اور کہا کہ میں اور تم دونوں جانتے ہیں اور یہ بڑی جہالت اور قبیح تحریف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کو اعرابی جانکر کہدیں کہ میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جاہل یہ کہدے کہ آنحضور جانتے تھے کہ یہ جبریل ہیں تو اسکو یہ جواب دیا جاویگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں صادق ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس صورت میں جبرئیل میرے پاس آئے میں نے انکو پہچان لیا سوا اس صورت کے ۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ مجھکو انکی صورت میں کبھی شبہ نہیں ہوا سوائے اس مرتبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ اس اعرابی کو میرے پاس لے آؤ اور لوگ گئے اور ڈھونڈا تو وہ نہیں ملے اور آنحضور نے بعد مدت کے معلوم کیا کہ یہ جبرئیل تھے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں دیر تک ٹھیرا رہا

رسالہ تجدید سلطان ۱۰ مئی سے جاری ہوا اس خبر میں جو ۱۵ جولائی کو شائع ہوا ۔ بہت زوردار مضامین ہیں جو صاحب نے سلطان کا نمونہ دیکھا ہو وہ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوالیں (دیکھو)

ahmadimuslim.de

پھر فرمایا حضرت نے اے عمر! تو جانتا ہے کہ یہ سوال کرنیوالا کون تہا اور تعریف کرنیوالا کہتا ہے کہ آنحضور سوال کیوقت جانتے تھے کہ یہ جبریل ہیں اور صحابہ کو خبر نہ دی مگر بعد مدت کے پہر یہ قول کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہیں ہے ہر سائل اور مسئول کو شامل ہے پس جو سائل اور مسئول قیامت سے ہوگا یہی اسکا حال ہوگا لیکن ان غالیوں کے نزدیک علم اللہ تعالیٰ اور علم رسول دونوں برابر ہیں یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور بعضے جو گرد تمہارے ہیں منافقوں سے ہیں اور بعض اہل مدینہ میں سے سرکش ہیں اوپر نفاق کے نہیں جانتا تو انکو) یہ آیت سورۃ برأت کی ہے اور سب کے آخر نازل ہوئی ہے اور مدینہ میں منافق آنحضور کے ہمسایہ تھے انہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم کی برابری کا اعتقاد کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے کہا اس سے ہے حضرت عائشہ کے ہار کی حدیث جب حضرت نے اسکی تلاش کے لئے بھیجا پس پہیر دیا انہوں نے اونٹ کو یعنی جو پہلے گذرا ہے اسکی تائید کرتی ہے حدیث عائشہ کی اور اس قائل کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں نکلی جب ہم بیدا یا ذات الجیش میں پہونچے میرے گلے کا ہار ٹوٹ پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ڈہونڈنے کے لئے ٹہیرے اور لوگ بہی آپکے ساتھ ٹہیرے رہے نہ پانی پر اترے اور نہ انکے پاس پانی تہا پہر لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہیں دیکہتا جو عائشہ نے کیا ہے اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ٹہیرا رکہا ہے نہ وہ پانی پر ہیں اور نہ انکے پاس پانی ہے پہر ابوبکر میرے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت اپنا سر میرے زانو پر رکہکر سو رہے تھے اور کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی حالت میں بند کیا ہے کہ وہ نہ پانی پر اترے ہیں اور نہ کچھ پانی انکے پاس ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھکو ابوبکر نے ڈانٹا اور جو کچھ منہ میں آیا کہا اور میری پسلیوں میں اُنگلی چبہونے لگے اور مجھکو ہلنے سے یہ بات منع کرتی تہی کہ رسول اللہ کا سر میرے زانو پر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹہے اور پانی نہ تہا اسوقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم کی اتاری کہا اسید بن حضیر نے اے آل ابوبکر کی یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے کہا عائشہ نے

ہمنے اُس اونٹ کو اٹہایا جسپر میں تہی تو ہار اُس کے نیچے سے نکلا اور اسی قبیل سے ہے حدیث کہجوروں کے جفتی کرانے کی فرمایا آنحضرت نے میں نہیں جانتا اگر تم اسکو چہوڑ دو تم کو کچھ ضرر ہو پہر لوگوں نے چہوڑ دیا اور حال ابتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! کہدو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا اور اگر غیب جانتا تو میں بہت خیر جمع کرتا اور جب ام المؤمنین عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق میں بہتان کیا آنحضور حقیقت امر کی نہیں جانتے تھے یہانتک کہ انکی براءۃ و پاکی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اور ان غالیوں کے نزدیک ہے کہ آنحضور یہ حال جانتے تھے اور انکو تغیر کر دیا اور آدمیوں سے انکو فراق کی بابت مشورہ لیا اور بریرہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر اور خود یقیناً جانتے تھے کہ اس نے گناہ نہیں کیا ہے اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کا اعتقاد [illegible] پر بہت غلو کیا ہے اور انکی شریعت اور دین کے بہت مخالف ہو گئے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ جہوٹی حدیثوں کی تصدیق کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کا والی ہے قائم رکہے اسکو جو حق نصیحت کرنے کے لئے کہڑا ہوا ہے وهذا آخر ما اردنا في هذه الاوراق لازالة شبهة المحرفين المكذبين على الله ورسوله وهو مذهب السلف والخلف وهو الاحكم والاعلم نسأل الله ان يهدينا واخواننا الصراط المستقيم صراط الذين انعم عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وان يجنبنا طريق المتصوفين عن المنهج القويم من المغضوب عليهم والضالين وصلى الله على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين تسليماً كثيراً۔

الراقم العاجز ابو عبداللہ مولا بخش خان بہاری بڑاکری مقیم جالپور

اطلاع:۔ بریلی سے کسی طالب علم کا ایک مضمون بتائید مجدد بریلوی گالیوں کا بہرا ہوا آیا تہا۔ اوپر دستخط انکے ایک اور صاحب کے مضمون پر مولوی احمد رضا صاحب مجدد کے دستخط کرا کر بہیجو تو حسب وعدہ درج ہوگا چونکہ دستخط ہوکر نہیں آیا۔ اسلئے وہ تو درج نہیں ہوگا۔ البتہ امرتسر کا ایک رسالہ [illegible] الفقہیہ بتائید حضرت بریلوی کچھ لکہا ہے [illegible] اسکا جواب دیا جائیگا۔ ان شاء اللہ ۔ وہ [illegible]

ahmadimuslim.de

قصبہ ملاوان میں اسلامی جلسہ

فی زمانہ مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے وہ ناظرین اخبارات سے مخفی نہیں۔ مشرق سے مغرب تک جنوب سے شمال تک جس طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو یہی نظر آتا ہے کہ سب مسلمان ایک ہی مرض میں مبتلا ہیں۔ تمام مسلمان ایک ہی بلا میں گرفتار ہیں۔ قطع نظر غیر ممالک کے صرف ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمانوں کی حالت پر غور کیجئے! ان میں نصف سے زیادہ تو ایسے ملیں گے جو مسائل و عقاید اسلام سے واقفیت تو درکنار صحیح کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ نام بھی اسلامی نہیں۔ مثال کے لئے نو مسلم راجپوت موجود ہیں۔ راجپوتوں پر کیا منحصر ہے جن حضرات نے ہندوستان کی سیر و سیاحت کی ہے ان سے دریافت کیجئے۔ ہر ضلع و قصبہ میں عموماً اور دیہات و مواضعات میں خصوصاً بکثرت ایسے مسلمان آباد ہیں جو کلام اور اسلام سے قطعاً نابلد اور ناواقف ہیں۔ چونکہ ایسے لوگوں پر ہر قسم کا داؤ ذرہ بہت جلدی اثر کرتا ہے۔ اس لئے آریہ اپدیشک اور عیسائی مشنری شب و روز ان کے بہکانے اور گمراہ کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ آجکل تو ایک عام شور برپا ہو رہا ہے۔ سرزمین ہند پر ایک تلاطم برپا ہو رہا ہے۔ آریہ اخبارات اپنی فتح و جیت کے نعروں سے زمین و آسمان کے قلابے ایک کر رہے ہیں۔ الحمد للہ فالحمد للہ کہ مخالفین اسلام کی اس شورا شوری اور [illegible] اس وقت قریب قریب ہر ضلع و قصبہ کے مسلمانوں میں بھی بیداری و ہوشیاری کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ ہر طرف سے یہی صدائیں اور آوازیں آ رہی ہیں کہ جاگو اور بیدار ہو اب خواب شیریں کا وقت نہیں ہے اٹھو اور کمر بستہ ہو اپنے بھائیوں کو چاہ ضلالت سے بچاؤ ورنہ روز محشر سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو کیا مونھ دکھاؤ گے۔

اس پر درد آواز نے مسلمانوں کے قلوب کو ہلا دیا کہ بے خبر سوتے ہوؤں کو آن کی آن میں جگا دیا۔ علماء کے کان میں نہیں معلوم کیا کہدیا کہ وہ ایک دم سے بستر راحت سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اٹھ کر وہ کام کیا جو در حقیقت انکی شایان شان تھا۔ کئی لاکھ نو مسلم راجپوتوں کو جو آریہ سماج کے چنگل میں گرفتار ہو چکے تھے۔ اپنی پر اثر تقاریر سے بفضلہ تعالےٰ چاہ ضلالت سے بچا لیا۔ غرضکہ اس آواز اور شورا شوری سے ہر صوبے کے خاص [illegible] اسلام میں ایک حرکت سی پیدا ہو گئی ہے۔

ہمارے ضلع کے قصبہ ملاوان درجہ تحصیل بلگرام میں ایک نہایت چھوٹا اور اجڑا ہوا بالکل ویران قصبہ ہے جہاں مسلمانوں کا اسلام تو کیا کوئی تاجر دوکاندار بھی صاحب ثروت و امارت نہیں ہیں، اس اُجڑے کھنڈرات میں سر سبز و ابھر کر بعض اہل درد اور غیرت رکھنے والے مسلمانوں کو قسم باذن اللہ کھٹک پیدا کر دیا اور بتلا دیا کہ یہ وقت بیداری کا ہے اٹھو دیکھو دنیا کیا کر رہی ہے۔ یہ وقت غفلت کا نہیں ہے بلکہ بقول ایک بزرگ قوم ہمدرد اسلام کے "ایسے پر آشوب زمانے میں ہر ایک صاحب زبان اور اہل قلم کا فرض ہے کہ وہ ضرور کچھ نہ کچھ بولے اور کچھ نہ کچھ لکھے" (مسلمان نمبر [illegible]) قصبہ مذکور کے پر جوش مسلمانوں میں ہمارے معزز دوست منشی احمد یار خان صاحب اور منشی شجاعت حسین صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ اگر ناظرین مبالغہ نہ خیال کریں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ان حضرات کی رگ رگ میں اسلامی محبت اور ہمدردی موجود ہے۔ انہوں نے قصبہ ملاوان کے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ کا اندازہ کر کے محض حسبۃً للہ ایک اسلامیہ جلسہ کی بنیاد ڈالی جسکا پہلا سالانہ اجلاس ۱۶-۱۷-۱۸ اپریل سنہ رواں کو بخیر و خوبی نہایت شان و شوکت اور تزک و احتشام سے ختم ہوا ہمارے مکرم و محترم بزرگ حضرت مولانا الفاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم اور متکلم وقت قادر الکلام جناب مولوی فیض الحسن صاحب کیتھوری مدظلہ العالی رونق افروز جلسہ تھے۔ علامہ امرتسری کی تقریر سے تو زمانہ واقف ہے ؎

حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

کس قدر مدلل و مبرہن ہوتی ہے اس پر شیریں بیانی اور سلاست روانی گویا سونے پر سہاگہ۔ جلسہ مذکور میں مولانا ممدوح کے پانچ وعظ (لیکچر) ہوئے مگر واہ سبحان اللہ سب مولانا کے تبحر علمی کے مظہر و کاشف تھے۔ سامعین محو حیرت تھے کہ یہ کوئی وعظ کہہ رہے ہیں یا کتاب سنا رہے ہیں۔ وقت وعظ تمام مجلس پر سکتہ کا عالم نظر آتا تھا۔ تمام ہندو مسلمان بلکہ آریہ بھی مولانا کی تقریر پر آفرین کہتے تھے۔ ۱۷ تاریخ کو بوقت شب مولانا نے اثنائے تقریر میں حسب اصول خود تین مرتبہ کلمہ شہادت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پڑھا کر تمام حاضرین

جلسہ سے مخالفت نہ بولنے پر عہد ہو گیا۔ کلمہ شریف کی آواز سے تمام جلسہ گونج اٹھا تھا ایک عجیب کیفیت نظر آتی تھی۔ ۱۸ تاریخ کو آخری وعظ میں حسب خواہش اراکین جلسہ مسلمانان قصبہ سے باہمی بغض و نفاق دور کرنے۔ ایک دوسرے کی شادی و غمی وغیرہ جائز رسوم میں شریک ہونے اور آپس میں ہمدردی کرنے اور اتفاق و اتحاد بڑھانے پر اس طرح کلمہ پڑھا کر عہد واثق لیا جس پر سب نے اقرار کیا کہ ہم باہمی ہمدردی کو ترقی دینگے ایک دوسرے کے کام کاج میں شریک ہونگے۔ بغض و نفاق کو دور کریں گے وغیرہ۔

ہماری معزز دوست مولوی فیض الحسن صاحب کے وعظ بھی کوئی معمولی وعظ نہ تھے تمام ضروریات کو شامل نہایت مفید اور مؤثر تھے۔ اہل ملائیوان کی خوبی تقدیر سے انکو دونوں واعظ دیکھ پڑا اپنے اپنے طرز میں یکتائے روزگار ملے تھے تمام لیکچروں اور وعظوں کا مقصد اتباع سنت کی تاکید۔ شرک و بدعت کی مذمت اصلاح الرسوم اور دینی و دنیوی ترقی کے وسائل تھا جسکو واعظین نے کما حقہ ادا کیا۔ ایک بات قابل ذکر اس جلسہ کی یہ ہوئی کہ یہاں بانیان جلسہ نے آریہ سماج کو مقابلہ میں بلایا تھا۔ وہ نہ آئے۔ مباحثہ کا وقت بھی دیا تھا۔ مگر ناظرین حیران ہونگے کہ باوجود کئی بار تحریک کرنے کے کوئی آریہ مقابلہ پر نہ آیا جس سے یہ بات بالبداہت ثابت ہوتی ہے کہ جہاں شیر اسلام موجود ہو وہاں آریہ زبان نہیں کھولتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ شیر اسلام کے نام سے آریہ بیدھڑک کانپتے اور ڈرتے ہیں کہ کہیں شیر ایم نہ کر جائے۔ مقابلہ و مجادلہ تو کارے دارد۔ بادی النظر میں تمام آریہ اس جلسہ سے خوش تھے بلکہ بعض معزز آریہ صاحبان مولانا صاحب شیر اسلام کے اشتیاق دیدار میں فرودگاہ پر بھی تشریف لائے تھے۔ مقامی لحاظ سے بانیان جلسہ کو ظاہری زیب و زینت بھی اچھی دی تھی۔ مقام جلسہ کسی قدر بلندی پر ایک پر فضا میدان ہونے کے علاوہ مقام عبرت بھی تھا۔ دائیں بائیں جس طرف نگاہ پڑتی تھی ٹوٹے پھوٹے مکانات کھنڈرات عجیب عبرت انگیز تھے۔ میرے خیال میں ایک انار دعقلمند کے واسطے وہ مقام بھی ایک بہت بڑا واعظ اتالیق اور سبق آموز ہے۔ خود بخود زبان سے نکلتا تھا ع

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی + کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

قصہ مختصر تعصب کی حالت دیکھتے ہوئے جلسہ بہت عمدہ اور اعلیٰ پیمانہ پر بحسن و خوبی اختتام کو پہونچا۔ کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملا۔ علاوہ امروہہ تری کا نام نامی شکر قرب و جوار کے بہت سے حضرات تشریف لائے تھے جو سب خوشی خوشی واپس گئے۔

حق تعالیٰ شانہ سے دعا ہے کہ وہ ملائیوان میں اس جلسہ کو دائم قائم رکھے۔ اہل قرب و جوار کے باشندگان کو بھی اس کے برکات سے مستفیض کرنے اور عمل کی توفیق دے۔ بانیان جلسہ کو اجر عظیم عطا کرے۔ نیز انکی ہمت و استقلال میں قوت و برکت دے تاکہ وہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ تزک و احتشام سے جلسہ کو منعقد کریں آمین۔

۱۹ تاریخ کو بعد اختتام جلسہ شیر اسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور مولوی فیض الحسن صاحب نیز یہ ناچیز اور دیگر حضرات اہل ہردوئی مادھوگنج پہونچے۔ حسب خواہش اہالیان مادھوگنج شیر اسلام نے یہاں ایک مختصر مگر صاف وعظ کہا۔

پھر یہاں سے حسب خواہش وتمنا اہل ہردوئی کے مولانا صاحب ہردوئی پہونچے۔ قبل از مغرب مولانا صاحب نے اراکین انجمن اسلامیہ سے ملکر انجمن کی حالت پر افسوس ظاہر کیا اور فہمائش کی کہ دیکھو اس انجمن کا ٹوٹنا باعث ہتک ہے اور ٹھیک ہے ہمت اور استقلال سے کام کرنا چاہئے۔ بعد مغرب ادا لدجامع مسجد میں مولانا صاحب شیر اسلام کا ایک نہایت شاندار اور پر لطف وعظ توحید باری تعالیٰ پر ہوا۔ جو بات زبان سے نکلتی تھی وہ آیات قرآنی سے مدلل و مبرہن ہوتی تھی۔ میرے خیال میں مولانا نے شاید ہی کوئی بات ایسی کہی ہو جس پر آیت قرآنی سے استدلال نہ ہو درحقیقت مولانا صاحب کے وعظ میں یہ ایک خاص صفت ہے جو اکثر واعظین کو نصیب نہیں۔ اثنائے وعظ میں کئی مواقع پر آریوں سے بھی روئے سخن رہا۔ ٹھاکر کنجن سروپ صاحب مطلب سافرا گرچہ بھی مع دیگر آریوں کے جلسہ وعظ میں فروکش تھے مگر کیا مجال تھی کہ مولانا کے روبرو چوں کرتے۔ الحاصل مولانا صاحب مع مولوی فیض الحسن صاحب کے ایک شب ہردوئی میں قیام کر کے ۲۰ تاریخ کو بریلی روانہ ہو گئے وہاں کے حالات مجھے معلوم نہیں العلم عند اللہ۔

آخر میں ناچیز اپنے ضلع کے دیگر قصبات شاہ آباد۔ سنڈیلہ۔ بلگرام۔ سانڈی

لہ ٹھاکر انھی جہاشہ جی نے مسافر آگرہ میں مولانا کی تقریر کی رپورٹ چھپوائی تھی کہ آپنے وعظ میں کہا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ناچیز بندہ تھا۔ معاذاللہ استغفراللہ۔ ان لوگوں کی عقل پر پتھر۔ ایسے مضامین چھپواتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ مسلمانوں کے جلسہ میں کوئی شخص ایسی تقریر کر کے صحیح سلامت بچکر جا سکتا ہے۔ مسلمان کسی مسلمان واعظ سے ایسی تقریر سن سکتے ہیں؟ کہ حضرت فخر آدم افتخار دو عالم فداہ ابی و امی ایک ناچیز بندے تھے۔ نہیں معلوم ایسے سفید جھوٹ کی سزا

ahmadimuslim.de

وغیرہ کے عام و خاص مسلمانوں سے مستدعی ہے کہ وہ بھی بیدار ہو کر اپنے اپنے قصبات میں ایسے اسلامیہ جلسے قایم کریں۔ اب غفلت کا موقع نہیں ہے۔ سونے کا وقت گذر گیا۔ ناچیز اپنے وطنی دوستوں (شاہ آبادیوں) سے خصوصیت سے استدعا کرتا ہے کہ وہ ضرور رفتار زمانہ سے سبق حاصل کریں۔ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ وقت کیا کہہ رہا ہے۔ بجبکہ حضرات شاہ آباد پر بہت بڑا افسوس ہے کہ انہوں نے نہائیت جوش و خروش سے انجمن قایم کی بلکہ ایک سال جلسہ بھی کیا جسمیں شاہ سلیمان جیسے قدسی نفس شریک تھے۔ بہت معلوم اُس انجمن و جلسہ کو کس تہ خانہ میں بند کر دیا کہ آجتک کچھ پتہ بھی نہیں ملتا۔ افسوس اس قدر غفلت۔ خدا رحم کرے۔ آمین۔

اراکین انجمن اسلامیہ ہردوئی سے بھی دست بستہ عرض ہے کہ وہ بھی ذرا چستی و چالاکی سے کام لیں۔ سستی اور سہل انگاری خوب نہیں۔ خدا کیواسطے انجمن کو دفنانے کا ارادہ نہ کریں۔ ہمت و استقلال سے کوشش کئے جائیں ؎

ہر کار سے کہ ہمت بستہ گردد ✦ اگر خارے بود گلدستہ گردد

کیا اب جبکہ مخالفین اسلام ہر طرح سے اسلام کے ڈھانے کی فکر میں کمربستہ ہیں ہم سے اتنا بھی نہیں ہوسکتا کہ اشاعت تو در کنار اسکی حفاظت کے وسائل قایم رکھیں افسوس ہے۔ ہماری حالت پر کہ ہم ادنیٰ ادنیٰ عہدہ ملنے کیواسطے تو ہر ایک کی خوشامد کرتے ہیں طرح طرح سے باتیں بنا کر ہر ایک کو اپنی تائید پر آمادہ کریں لیکن اشاعت و حفاظت اسلام کو جہالت سے تعبیر کریں۔ ڈوب مرنے کا مقام ہے تف ہے ایسی زندگی پر لعنت ہے ایسے دعوے مسلمانی پر۔ کیا اچھا ہوتا کہ ضلع ہردوئی میں جسقدر انجمنیں قائم ہوتیں وہ ہردوئی کی انجمن کو اپنا مرکز قرار دیتیں اور ہردوئی کی انجمن۔ دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام سے رشتہ الفت قائم کرتی۔ اے خدائے ذوالجلال! ہماری آرزوؤں کو پورا کر۔ بندگان اسلام کی ہمتوں میں برکت دے کہ اسلام کی خاطر کمربستہ ہو جائیں۔ فقط

ناچیز ابوالفاروق احمد اللہ غفرلہ از ہردوئی

سالانہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

اڈیٹر صاحب مہربانی فرما کر اپنے اخبار کے ناظرین کی آگاہی اور اطلاع کی غرض سے سطور ذیل کو درج اخبار فرما کر ممنون احسان فرماویں۔ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کی سالانہ رپورٹ بابت سال گذشتہ چھپکر تیار ہوگئی ہے جن صاحبوں کو قومی معاملات سے دلچسپی ہو اور مسلمانوں کے مسئلہ تعلیم اور خاصکر مذہبی علوم سے انکو خاص تعلق اور لگاؤ ہے وہ ضرور اسکو ملاحظہ سے محظوظ ہونگے۔ اگر آپکا دل چاہتا ہو کہ مرکز اسلام میں قوم کے چند درد مند دل اور پریشان دماغ کس دھن میں لگے ہوئے ہیں اور انکی تمام کوششوں اور خیالات سے آپ آگاہ ہوں تو ایک کارڈ پر اپنا پورا پتہ لکھکر کیرانہ ضلع مظفر نگر کے پتہ پر مہتمم مدرسہ سے مدرسہ کی رپورٹ طلب کیجئے کیونکہ مہتمم اس وقت ہندوستان میں بعض ایسے ہی کاموں کی غرض سے آیا ہوا ہے۔ اور وہ خود اس سال مدرسہ کی رپورٹ شائع کریگا۔ رپورٹ مفت ہی نہیں بلکہ پیڈ روانہ کیجاتی ہے والسلام مع الاکرام

دستخط

(محمد سعید غفراللہ) مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تکریماً وارد حال کیرانہ ضلع مظفر نگر ✦

غریب فنڈ

کے متعلق بارہا لکھا گیا ہے کہ سائل یا تو از خود ۸ رسال بھر کیلئے دیویں یا کم از کم ایک خریدار پوری قیمت کا سال بھر کے لئے بنا دیں۔ تاہم بعض سائل صرف درخواست بھیجکر زور ڈالتے ہیں وہ اتنا تو سوچیں کہ سرکاری بیت المال بھی سب کے لئے متحمل نہیں ہوسکتا تو اہلحدیث کے بیت المال میں اتنی گنجائش کہاں ہے کہ ہر ایک سائل کے سوال کو پورا کر سکے؟ علی ہذا القیاس بعض سائل ۸ ر بھیجکر زور ڈالتے ہیں کہ بس ابھی ہمارے نام جاری ہو وہ بھی اتنا یاد رکھیں کہ ۸ ر ان سے لیکر اخبار اسی وقت انکے نام جاری ہوگا جب فنڈ میں گنجائش ہوگی یہ نہیں کہ ۸ ر وصول کر کے دفتر پر لازم ہو جاتا ہے کہ بس بلا انتظار وصول رقم کے اخبار جاری کر دے۔ بس سائلین ان اصول کو ہمیشہ کے لئے ملحوظ رکھیں۔

فنڈ میں حسب ذیل امداد وصول ہوئی۔

مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواری ... ۸ ر

رحمت اللہ صاحب طالب العلم داتہ ضلع ہزارہ ڈاکخانہ نہیرا (دو سال) ۸ ر

محمد فرخ حسین صاحب از گیا (دو سال) ... ۸ ر

نقد سے فنڈ ... ۱۲ ر

بقایا سابقہ ... [illegible]

میزان ... [illegible]

ایک اخبار بسفارش جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب بنام مولوی محمد جمیل صاحب [illegible] ڈاکخانہ (… [illegible] …)

معذرت :- کاتب کی غلطی سے نوٹ درج نہیں ہوسکا۔ کاتب

انتخاب الاخبار

منشی فتح اللہ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ چنگی ہردوئی ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ ناظرین سے دعاء خیر کی استدعا ہے (احمد اللہ از ہردوئی)

قاضی عبداللطیف صاحب اڈیٹر اخبار دارالسلطنت کلکتہ لنڈن کی ایشیاٹک سوسایٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

پنجاب میں عموماً بارش خاطر خواہ ہوگئی ہے۔

موضع مئو ضلع اعظم گڈہ میں مسلمانوں کے دو فرقوں (مقلد و اہلحدیث) میں سخت فساد ہو رہا ہے۔ خدا جانے ان مسلمانوں کو کب سمجھ آئیگی۔ اعظم گڈہ کی انجمن اصلاح المسلمین کا پہلا فرض ہے کہ اس فساد کی اصلاح کر کے اپنے نام کی تصدیق کرائے۔

بمبئی میں مسٹر تلک کے مقدمہ پر فساد کے خطرے سے فوج کو بلوایا گیا تاکہ امن قایم رہے۔ (مسٹر تلک کی عظمت کا ثبوت ہے) +

لاہور میں بھی خانہ تلاشی شروع ہوگئی ہے کو وجہ نامعلوم) +

خودی رام بوس بمب ساز کا اپیل ہائی کورٹ کلکتہ نے نامنظور کیا۔ سزا پھانسی کا حکم بحال رکھا۔ ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ خودی رام بچہ نہیں ہے۔ نہ دوسروں کے ہاتھ میں محض ایک آلہ تھا۔ بلکہ اس نے دانستہ ارتکاب جرم کیا +

سکھر کے ہندو پجاری ایک کشتی میں بیٹھے ہوئے جزیرہ کانزی سے جو دریا میں واقع ہے واپس آرہے تھے یکایک شدت ہوا سے کشتی الٹ گئی ۶۰ سے زیادہ مرد عورت اور بچے ڈوب گئے +

الہ بخش ولد دین محمد قوم راجپوت ساکن حصار کو پنجاب گورنمنٹ کی سفارش پر گورنمنٹ آف انڈیا نے ۵ روپے ماہوار کی خاص پنشن عطا کی۔ الہ بخش نے اپنے باپ کے ساتھ غدر ۱۸۵۷ء میں دو یورپین لوگوں کی جان بچائی۔

خبر ہے کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال اردو زبان میں اپنی سوانح عمری خود لکھ رہی ہیں اس سوانح عمری کے اس حصہ کا کہ جس میں سفر حرمین شریفین کا حال درج ہے میجر بیلی صاحب پولیٹکل اجنٹ بھوپال انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

لاہور کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ہیڈ کلرک مسٹر ڈی آرسی اور محرر محمد دین کو کئی لوگوں نے رشوت دینی چاہی مگر ان دونوں نے رشوت نہ لی بلکہ رشوت دینے والوں کو گرفتار کرا دیا۔ اس کام سے خوش ہو کر گورنمنٹ پنجاب نے مسٹر ڈی۔ آرسی کو ۲۰۰ روپے اور مسٹر محمد دین کو ۱۲۰ روپے بطور انعام عطا کئے +

تبریز میں بار بار کشت و خون جاری ہے۔ روسی کانسل سے وہاں ایرانیوں کو سخت نفرت ہوگئی ہے۔ روسی کانسل کے مکان پر اور بازاروں میں اشتہار چسپاں کئے گئے ہیں جہیں روسی کانسل کو بدنیت اور سخت وحشت لکھا ہے +

مقدونیہ کی ترکی فوج میں بغاوت کے آثار نمایاں ہیں ایک افسر نے مناستر میں شمسی پاشا کمانڈنگ مناستر کو قتل کر ڈالا۔ ایک قومی وفد کو قسطنطنیہ طلب کیا گیا تاکہ وہ اس بد انتظامی کی رپورٹ کرے ایک اور افسر نے اسکو سالونیکا میں قتل کر دیا +

باب عالی نے مقدونیہ کی فوج کی سرکشی پر لحاظ کر کے ایشیا کوچک میں فوج ردیف کی ۲۸ پلٹنیں جمع ہونیکا حکم دیا ہے۔ اور دول عظام کو مطلع کر دیا ہے کہ یونان۔ بلغاریہ اور سرویہ کی گورنمنٹوں کو تاکید کر دیں کہ وہ اپنی اپنی رعایا کے مسلح دستوں کو ترکی علاقہ میں داخل ہونے سے باز رکھیں۔ نوجوان ترکی پارٹی اس غدر کی محرک سمجھی جاتی ہے +

مراکو میں مولا حفیظ کا اقتدار روزانہ بڑھ رہا ہے۔ اب وہ پچاس ہزار فوج میدان میں لاسکتا ہے۔ سلطان عبدالعزیز کا اقتدار کم ہے ائس کے پاس صرف ۸ ہزار فوج ہے +

علی پور پولیس کورٹ نے مسٹر گوسائیں کو جو گوئندہ قرار دیکر یہ شرط کر دی تھی کہ اگر وہ تمام حالات راست راست بیان کر دے تو جرم سے مستثنے کر کے رہا کر دیا جائیگا۔ گو مقدمہ کے اختتام تک اسکو حراست میں دوسرے ملزموں کے ساتھ رہنا پڑیگا۔ جس وقت قیدی عدالت سے ہٹا دئے گئے اسی وقت گوئندہ کے خلاف ثبوت پیش کیا جانا شروع ہوگیا اور پولیس نے ایک خاص جرم میں دھر لیا۔ کہتے ہیں کہ اسکا باپ جو زمیندار ہے اس نے بھی اسے عاق کر دیا ہے اور اس کیواسطے اس انجام کی پیشگوئی جو عظماپوروں اور غارتگروں کا ہوتا ہے کر دی ہے +

یہ افواہ مشہور ہے کہ بنگالہ کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر گرمی کے بعد بھی دارجلنگ سے واپس نہ آئیں گے اور گورنر کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں ستمبر میں منعقد ہوگا +

یکم اپریل سے ابتک گورنمنٹ کو محاصل افیون سے تخمینہ کی نسبت پونے چار کروڑ روپیہ سے زیادہ وصول ہوا ہے (دفتہ آورا شیا رکیوں بند ہوں) +

(کیا اس سوانح عمری میں والدہ کی مرحومہ کی خفگی اور خفگی کے اسباب کا بھی ذکر ہوگا)

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اسکو ملاحظہ اور مطالعہ سے ہو سکتی ہے۔ مختصر یہ کہ تفسیر پنجاب و ہندوستان بھر میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ اس تفسیر کے کالم دو ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک ساقہ دیباچہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں پانچ جلدیں سردست تیار ہیں اور چھٹی جلد چھپ رہی ہے

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱؎

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۱؎

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف قیمت ۱؎

جلد چہارم سورہ نحل تک قیمت ۱؎

جلد پنجم سورہ فرقان تک قیمت ۱؎

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت ۵؎

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ الٰہ آباد کورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال و مدراس وغیرہ کے فیصلہ جات بحق اہلحدیث۔ قیمت ۲؎

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور ان کی کتاب ستیارتھ پرکاش اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں ان کا مفصل جواب قیمت ۱۰؎

ترک اسلام

مہاشہ دہرم پال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۲؎

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دھرم پال) نہایت عمدہ و دلچسپ ہے۔

جلد اوّل قیمت ۵؎ جلد دوم ۶؎ جلد سوم ۵؎ جلد چہارم ۵؎
چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت ۱۲؎

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے ہوا تھا قیمت ۲؎

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خوان اصحاب بلا مدد استاد مطالب سمجھ سکیں اور کامیاب ہو سکیں۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶؎

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے تھے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳؎

مباحثہ دیودیا

بمقام دیودیا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۸؎

تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل و قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت۔ قیمت ۱؎

اہلحدیث کا مذہب

فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ قیمت ۳؎

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں قیمت ۴؎

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ قیمت ۲؎

حقوق الزوجین

نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱؎

حدوث وید:۔ ویدکی قدامت کا ابطال وید سے قیمت ۱؎

المشتہر
مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہل حدیث

مت دیکھ کسی کا قول و کردار | کافی ہے نبی کی گفتار | ہر نہ دیکھ کہ کس نے کیا | بس دیکھ نبی کا دین و کردار | بیان ہیں ہم و خدا کا دین

جلد ۵ | نمبر ۳۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کر دیجاتے ہیں
(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر نا پسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۔ ۔ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ للعہ
ششماہی عہ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع و اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۲ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

گذشتہ ہفتہ اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ ہفتہ ایک اور مذاکرہ شروع ہوگا۔ شاید بعض ناظرین حیرانی سے اس مذاکرہ کو سنیں گے۔ مگر انکو ایک اصول یاد رکھنا چاہئے کہ اخبار اہل حدیث اس لئے نہیں ہے کہ خاکسار اڈیٹر اپنی ہی رائے کی اشاعت کرے بلکہ اس لئے ہے کہ ہر ایک اہل علم کو اپنی تحقیقات شائع کرنیکا موقع دے۔ حقیقت میں کیسا خوشی کا مقام ہے کہ قوم کے اہل علم متانت اور شائستگی سے ہر ایک مسئلہ پر کافی بحث کر کے قوم کو فائدہ پہونچاتے ہیں بغور دیکھا جائے تو آج سے پہلے ایسا موقع اہلحدیثوں کو نہ ملا ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ اخبار اہلحدیث سے پہلے اہلحدیثوں کے اخبار اور رسالے بھی تھے اور اب بھی ہیں لیکن ان میں صرف اڈیٹر کی ذاتی تحقیقات درج ہوتی تھیں لیکن اڈیٹر اہلحدیث اخبار اہلحدیث کو سب اہلحدیثوں بلکہ کل اہل اسلام کے لئے وقف کرتا ہے کہ وہ بلا دل آزاری ہر ایک مسئلہ مذاکرہ میں حصہ لیں۔ پیش کردہ مذاکرہ میں اپنی تحقیق سے قوم کو مستفید کریں۔ اپنی طرف سے جو مسئلہ چاہیں بغرض تحقیق پیش کریں مگر کسی تک سے ذاتی حملہ نہ کریں۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس عرض داشت کے بعد مندرجہ ذیل خط چھاپا جاتا ہے ہ

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پس گذارش اینکہ الوداع خلافت۔ مسئلہ کے ذیل کے جواب سے اطلاع بخشکر جمیع ناظرین اہلحدیث کو خصوصاً اس احقر کو ممنون و مشکور فرماویں اور اگر حضور کی رائے اقدس میں یہ مناسب ٹھیرے کہ اس مسئلہ کو کچھ روز کے لئے مذاکرہ علمیہ کی جگہ میں جگہ دیجاوے تاکہ اچھی طرح سے تحقیق ہو اور دیگر بزرگان دین کی رائے معلوم ہو تو الاظہر قرار بہتر ہے۔ مسئلہ ذیل یہ ہے

مسئلہ: جمعہ و عیدین میں عربی زبان کے ماسوا اپنے اپنے ملک کے محاورہ میں جس سے عوام الناس بخوبی سمجھ سکیں خطبہ پڑھنا آیا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ دلائل صحیحہ سے جواب ملے۔

میں امید قوی رکھتا ہوں کہ یہ مسئلہ مذاکرہ علمیہ میں جگہ پاوے۔ والسلام

عرض گذار۔ ابوالحسن محمد یونس گوہاٹی ۱۳۲۶ھ

اڈیٹر: خاکسار کی تحقیق میں جمعہ کا خطبہ ہو یا عید کا وعظ ہی کے لئے موضوع اور مقرر ہوا ہے۔ امام کو مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کعبہ کی طرف پیٹھ پھیر کر ایہا الناس

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط۔ چھوٹی تقطیع قیمت عہ (منیجر اہل حدیث)

ایہا الناس کہنا جسکا ترجمہ ہے اے لوگو! اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ تمام مقتدیوں کو کچھ سمجھانے کو کھڑا ہوا ہے اسی لئے حدیث صحیح مین ہے یقرء
القرآن ویذکر الناس یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبے مین قرآن
شریف پڑہا کرتے اور لوگون کو وعظ فرماتے تھے پس خطبے مین قرآن شریف
پڑھکر وعظ کرنا ویسا ہی ہے جیسا جمعہ یا عید کے لئے خطبہ پڑہنا بلکہ میری تحقیق
تو اسبارہ مین یہ ہے کہ جس خطبے مین وعظ نہین وہ خطبہ ہی نہین۔
مزید تحقیق مخالف یا موافق کے لئے علماء کرام کی امداد کا انتظار ہے۔
اطلاع اس دفعہ یہ وعدہ بھی ہے کہ جو کوئی صاحب مخالف یا موافق
لکھے گا اس پر تردیدی نوٹ نہ لکھا جائے گا۔ بلکہ علیحدہ اوسی طرح درج
کیا جاویگا۔ پس علماء کرام ذاتی خلافت سے خالی ہو کر جس جانب کو صحیح
سمجھین اپنا خیال بیشک مدلل لکھ بھیجین۔ درج کیا جاویگا۔

حاجیون سے روئے سخن

ہمیشہ اہلحدیث مین لکھا جاتا ہے کہ ناظرین اہلحدیث مین
سے کوئی صاحب حج کا ارادہ رکھتے ہون اور اُن کو اپنے ہم خیال مصاحبون کی
ضرورت ہو تو بذریعہ اہلحدیث دریافت کرین چنانچہ اس سال اس قسم کا
سوال سب سے پہلے ہمارے مکرم دوست عبدالصمد صاحب سکرٹری بانڈی چیری
مدراس علاقہ فرانس نے کیا ہے وہ حج کو جاتے ہین اور وہ کسی مدراسی اہلحدیث
مصاحب کی تلاش مین ہین۔ پس ہمارے مدراسی دوست جو حج کا ارادہ رکہتے
ہون بذریعہ اخبار یا براہ راست جناب ممدوح کو اطلاع بخشین۔

حاجیون کے متعلق مشورہ

بعد از سلام علیکم کے واضح ہو کہ بمبیٔ اخبار
مین گذشتہ سال بہت سا شتین حجاج کی کسی نامہ نگار نے درج کرایا تھا حجاج
کو جو جو تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہین اُنکا اندازہ کرکے لکھنا طوالت مین
داخل ہے آجکل بمبئی سے یہ مسئلہ پیش ہے کہ علاوہ ان تکالیف کے جو بمبئی مین پیش
آتی ہین سب سے زیادہ سلطنت عثمانیہ کا ونکالیف کو سکہ کی تبادلہ مین
حاجیون کو بہت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق روپیہ
سفر خرچ کے لائق لیجاتے ہین لیکن تبادلہ سکہ عثمانیہ اور انگلشیہ کے وقت
نرخ مین کمی ہو جاتی ہے جس سے حجاج کو اکثر نقصان ہوتا ہے بعض قومی ہمدردان
کا خیال ہے کہ ایک کمپنی قایم کرین اور سلطنت عثمانیہ کا سکہ جمع کرکے
حاجیون کو وقت روانگی سکہ انگلشیہ کے ساتھ تبادلہ کر دیا جاوے تا کہ اُن کو
تکلیف نہو و نیز تمام تکالیف کے رفع کرنے کے لئے مناسب انتظار کرین چونکہ
کئی صاحب اس تحریک کے پیش کرنے کے لئے رائے دیتے ہین اس لئے کہ یکے
اخبار گوہر مین یہ چند سطرین بنا بر لنداج مین امید ہے کہ آپ بھی اپنی ہمت سے
سے مطلع فرما دینگے علاوہ ازین تمام مسلمانون سے استدعا ہے کہ وہ اپنے
خیالات کا اظہار بذریعہ خطوط یا بذریعہ اخبار فرما دین تا کہ اس کام کو شروع
کیا جاوے کیونکہ نہ حج بیت اللہ قریب ہے اسلامی بھائیون سے التماس
ہے کہ اپنے اپنے اخبارون مین ان سطرون کو جگہ دیکر ممنون فرماوین ثواب دارین
مین حصہ لین مین عنایت ہوگی تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونا چاہئے۔
راقم نیاز مند آخر یلی ایڈیٹر البلاغ بمبئی پوسٹ نمبر ۲

قادیانی کمپ مین بے چینی

قادیانی دجال کا حال ناظرین اہلحدیث
سے مخفی نہوگا کہ اُسنے ۱۵ اپریل سنہ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جو قادیانی
اخبارات بدر اور الحکم مین علے الترتیب ۲۰ و ۲۵ اپریل سنہ۱۹۰۷ء کو شائع
ہوا تھا اُس مین دجال نے بڑے زور کے ساتھ (بطور تحدی) یہ دعا کی تھی
کہ آخری فیصلہ کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ پر میری زندگی مین طاعون
ہیضہ وغیرہ نہ آئے تو مین خدا کی طرف سے نہین یہ بھی لکھا تھا کہ
اگر مین ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات مولوی ثناء اللہ
اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو مین آپکی زندگی مین ہی ہلاک
ہو جاؤنگا۔
یہ بھی لکھا تھا کہ اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتون
مین جو مجھپر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا
ہون کہ میری زندگی مین ہی اُن کو نابود کر۔
یہ بھی لکھا تھا کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی۔
اب جو ۲۶ مئی کو دجال کے مرنے پر اس دعا کا اثر ظاہر ہوا تو قادیانی
کمپ مین بے چینی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ اس خدائی فیصلے کو جس سے ایک جہان

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب کی شان عالی کا ثبوت ہونا تھا کہ آنجناب کی یہ دعا خدا نے قبول فرما کر آپکا مستجاب الدعوات ہونا ثابت کیا۔ دجالی ذریت نے پبلک کی نظر میں اس خدائی فیصلے کو مشتبہ کرنے کے لئے بہت سی تاویلیں نہیں بلکہ ایسی تحریفیں کیں کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

انکے متعلق اُنہوں نے چند وجوہات پیش کی ہیں جنکی تفصیل مع جواب درج ذیل ہے۔

(۱) اول یہ کہ مرزا صاحب ہلاک نہیں ہوئے بلکہ فوت ہوئے ہیں ہلاک وہ ہوتا ہے جسکا سلسلہ مٹ جائے مگر مرزا کا سلسلہ ہنوز جاری ہے (بے حیائی)

جواب۔ ہلاک کے یہ معنے کسی قادیانی ڈکشنری یا لغات میں ہوں تو عجب نہیں ورنہ اور کسی لغت میں تو ملتے نہیں۔ مرزائیو آؤ ہم قرآن مجید کو اس امر میں حکم مانیں۔ سب سے پہلے جب بدر مورخہ ۴ جون میں یہ جواب نکلا تھا تو میں منتظر تھا کہ یہ لوگ قرآن مجید کو دیکھکر بہت جلد خود ہی نادم ہوں گے اور اس تاویل کو واپس لینے کا اعلان کریں گے لیکن آجتک بھی وہ اسی پر مصر ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید سے ایسے ناواقف اور نافہم ہیں جیسے کہ عموماً حق پسندی سے۔

مرزائیو! ہوش سے سنو!

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا (پ ۲۴ ع ۹)

سمجھے ہو یہ کیا اچھی آیت ہے اور اس میں کیا مذکور ہے اس میں مذکور ہے کہ حضرت یوسف سلام اللہ علیہ کے ہلاک ہونے یعنی مرنے کے بعد حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تھے۔ کہو حضرت یوسف ہلاک ہوئے تو کیا انکا سلسلہ اتباع مٹ گیا آج تک کوئی بھی سچا واجب التعظیم رسول نہیں جانتا۔ کہتے ہوئے خدا سے نہیں تو مخلوق ہی سے ذرہ شرم کرنا۔ اور سنو!

صحیح بخاری میں حدیث ہے:

آنحضرت فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں جب کوئی نبی ہلاک ہوتا تو اسکی جگہ اور نبی مبعوث ہوتا (صحیح بخاری) ایمان سے کہنا (اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ) جن انبیاء کے لئے اس حدیث میں ہلاک کا لفظ آیا ہے اُن کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ آج کسی نبی کا نام دنیا میں (بجز قادیانی نبی کے) نہیں رہا۔ ہائے افسوس تمہارے حال پر کہ تم لوگ دجال کو نبی بنا لیتے ہو یہاں تک بڑھ جاتے ہو کہ تمام نبیوں پر بھی حملہ کرنے سے نہیں رکتے۔ افسوس ہو تمہاری سچائی پر درحقیقت جو اس حیثیت نہ جانے گی

(۲) دوسری تاویل دجاجلہ نے یہ کی کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق کوئی پیشگوئی نہ تھی بلکہ محض دعا تھی جس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ دعا کا قبول ہونا نہ ہونا خدا کے اختیار میں ہے یہ بھی دھمکی دی ہے کہ ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو ضرور پہنچے گا۔ اس کا تو ہمیں رنج نہیں بلکہ خوشی ہے کہ دجاجلہ اب بالکل حرکت مذبوحی پر پہنچ گئے ہیں۔ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار میں جو دجال اکبر کی ڈائری چھپی تھی اُس میں صاف لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے اُسکی بنیاد خدا ہی کی طرف سے ہے ہم (مرزا) نے اُسکی طرف خیال کیا تو الہام ہوا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جسکا مطلب صاف تھا کہ خدا نے مرزا کی اس دعا کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے پھر کیوں کہتے ہیں کہ صرف دعا ہی دعا تھی اس الہام کو ملا کر دیکھو تو پیشگوئی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا۔ سو الحمد للہ کہ ایسا ہی ہوا۔ کیا ہی سچ ہے ؎

دعویٰ تو یہ تھا کہ مر جائیں گے اور
اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا

(۳) تیسری تاویل یا عذر بارد یہ کیا کہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں نائب ایڈیٹر کی طرف سے ایک نوٹ تھا کہ مرزا کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات مفسد اور کذاب کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اسپر آیت قرآنی پیش کی تھی وَنَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ پس اس نوٹ پر دجاجلہ نے وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا کہ اسکے مقابلہ پر تمام مرزائی الہامات یک دم مٹی میں نہیں پاخانہ میں ڈال دیئے۔ شور مچا دیا کہ ثناء اللہ اپنے ہی اقرار کے مطابق خود مفسد اور کذاب ہے۔ کیونکہ وہ حضرت صاحب کے پیچھے زندہ رہا ہے۔ اگر ہم انکی سمجھ پر افسوس کریں تو بے جا ہے کیونکہ ایسے سمجھدار ہوتے تو دجال کے جال میں پہلے ہی کیوں پھنستے۔

مرزائیو! اول تو وہ نوٹ میرا نہ تھا بلکہ راقم کا اپنا نام نیچے اُسکے لکھا تھا تاہم میں اسکو صحیح جانتا ہوں اور اُسکو مرزا کے حق میں سمجھتا ہوں۔ کیونکہ وہ صرف اس اصول کے توڑنے کو تھا کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہت نہیں ہوتی اسکی تردید ہوتی تھی کہ مفسد اور کذاب کی عمر بھی بہت ہو جاتی ہے چنانچہ خود مرزا کی عمر بقول اسکے پچھتر سال کی ہوئی حالانکہ حدیث میں آیا ہے اعمار امتی بین ستین وسبعین وقل من یجوز ذلک یعنے امت محمدیہ کی عمر ساٹھ ستر کے درمیان ہوگی اور بہت کم اس سے آگے بڑھیں گے۔ مرزا کی عمر اس حدیث اور طبی قاعدہ سے بھی طبعی عمر سے بڑھ گئی تھی پس وہ نَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

ahmadimuslim.de

کی ذیل میں آگیا اور میں تو ابھی پورے چالیس سال کا ہوا ہوں پھر کیونکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ میری عمر اس وقت تک بہت لمبی ہو گئی ہے آنکھ کی خبر نہیں۔

دعا مباہلہ نے اصل درازی اور تاخیر موت میں دانستہ یا جہالت سے تمیز نہ کی نوٹ مذکور کا مطلب اصل درازی سے تھا جو مرزا کو حاصل ہو چکی ہے نہ یہ تھا کہ مقابلین بوقت تحدی جھوٹے کی زندگی سچے سے کم ہوتی ہے۔

مرزائیو! بتلاؤ کوئی شخص اسی سال کی عمر پا کر مرے اور ایک شخص چالیس سال کی عمر کا اس کی موت کے وقت زندہ ہو تو تم یہ کہو گے کہ مرزا کی ہے زندہ کی عمر زیادہ ہے کہو گے تو تف ہے تمہاری سمجھ پر بس سمجھو کہ میری چالیس سالہ عمر کے مقابلہ پر (بقول مرزا) پچہتر سالہ عمر یا نیوالا بڑی عمر پا کر مرا اور یہی اس نوٹ کا مطلب تھا کہ جھوٹے بھی کبھی کبھی عمر طبعی سے بڑھ جاتے ہیں۔

مرزائیو! آؤ ہم تم کو ایک اور طرح سے سمجھا دیں غور سے سنو! ایمان داری و بیم سے تبلانا کہ ایک طرف میری تعلیم اور مسلمہ امور ہوں اور دوسری طرف مرزا صاحب کی تعلیم اور مسلمہ امور ہوں تو تم کس کو مانو گے اور کس کو چھوڑو گے میری تعلیم اور مسلمات کو یا مرزا کے مسلمات کو۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا کے مقابلہ پر میری تو کیا تمام دنیا کی اور دنیا کے بزرگوں کی بھی بات رد کرو گے پس اس اصول کے مطابق تبلاؤ کہ اگر میں ہی نے وہ نوٹ لکھا ہو اور اسکا مطلب بھی وہی ہو جو تم نے سمجھا ہے تو تمہارا اوس میں کیا بھلا ہو سکتا ہے۔ تم تو مرزا کی امت ہو۔ مرزا کو مجدد۔ رسول نبی۔ کرشن جی امام مہدی وغیرہ کہتے ہو۔ نہ کہ مجھکو۔ پس سچے اعتقاد میں بھی ہو میں تو میں تو تم کو مرزا کے فیصلے کی طرف بلاتا ہوں نہ کہ اپنے منشا کی طرف ہیں اگر تم واقعی مرزا کی موت سے پہلے اسکو اپنا امام سمجھتے تھے تو تم کو چاہئے تھا کہ اُس کے آخری فیصلہ پر نظر کر کے موت کے بعد (بقول ایڈیٹر اہل حق) بے گور و کفن اُسکو چھوڑ جاتے۔

اور سنو!

(۴) چوتھی تاویل یا تحریف دجاجلہ نے یہ کی ہے کہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء میں مولوی ثناء اللہ نے اس صورت کے فیصلہ کو خود ہی منظور نہیں کیا تھا اہذا مرزا صاحب کی موت پر اُسکو اس اشتہار سے استدلال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ واہ خوب (بقول خود) پیغمبر مرسل خدا کے بیٹے کے منہ سے ایک بات بطور فیصلہ نکلے اور خدا اسکی اس دعا کو قبول کرنے کا الہام

دو مگر ثناء اللہ اور سب کو ملیامیٹ کر دو افسوس ہے یہ لوگ قرآن تک سے ایسے ہی ناواقف ہیں جیسے کوئی برہمن گائے کے گوشت کے بھاؤ سے۔

مرزائیو! سنو! خدا فرماتا ہے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۔ اور جو چاہتا ہے چن لیتا ہے اور جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ان مخلوق کو اس میں کوئی اختیار نہیں۔

اور سنو مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ میرے نزدیک حکم بدلا نہیں کرتے سنو! میں نے تو امر ربی کا اظہار کیا تھا کہ موت و حیات کسی کے اختیار میں نہیں ہے ممکن تھا کہ میں مرزا سے پہلے مرجاتا اور خدا کے تبلانے سے ایسا تقدیر ہے تو مرزا اور مرزائیوں کو خود تو کیسے گمراہ کرنے کے لئے ایک ابتلا ملتی۔ اس لئے میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ میرا یہ اعلان خدائی فیصلہ ہو کسی طرح سے موثر نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہوا مان میں اسباب کا کچھ لحاظ میں اعلان کرتا ہوں اور خدا اور اس کے فرشتے گواہ رہیں کہ واقعی ہی کامل حضرت مرزا صاحب کیسے مستجاب الدعوات ثابت ہوئے کہ جو کچھ حضرت مسیح نے خدا سے مانگا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور خاکسار) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے وہ اسی طرح ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ آہ کیا سچ ہے سہ

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر ۔۔۔ کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

ناظرین کو مرزا صاحب کی تحریر کا ایک فقرہ سنا کر مضمون ختم کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں:

"پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (مولوی ثناء اللہ) پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں"

کیا سچ ہے سہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ۔۔۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ہندوستان کا پولیٹکل مطلع

آجکل ہندوستان میں پولیٹکل

(ملکی) تحریک بڑی تیزی سے بجلی کی طرح پھیل رہی ہے گورنمنٹ ایک پر ایک کو پکڑتی ہے مگر پولیٹکل پہلوان انہیں سنتے۔ قید ہوتے ہیں۔ مگر ٹلتے

ahmadimuslim.de

اور قومیں شہادت کے جوش میں آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اہل حدیث چونکہ پولیٹیکل اخبار نہیں بلکہ مذہبی پرچہ ہے اس لئے اس کی تفصیل کرنا اسکا کام نہیں مگر جہاں تک بالاجمال بیان ہو سکتا ہے اس کا ظاہری سبب یہہ ہے کہ ہندوستانی دیکھتے ہیں کہ یورپ کی عورتیں اپنے ملکی حقوق کے لئے جانیں لڑا رہی ہیں تو ہم مرد کیوں نہ لڑائیں۔ یورپ کی لیڈیوں کی کوشش کا پتہ مندرجہ ذیل خبر سے ملتا ہے جسکو ہم سول ملٹری نیوز لودہانہ سے نقل کرتے ہیں جو یہہ ہے

لیڈیوں کی سینہ زوری انگلش عورتوں نے حکام کا ناک میں دم کر دیا ہے وہ ممبران پارلیمنٹ کو انتخاب میں رائے دینے کا حق گورنمنٹ سے مثل مردوں کے چاہتی ہیں۔ گورنمنٹ یہہ مطالبہ منظور کرنے پر ابھی آمادہ نہیں ہے۔ ان عورتوں نے مسٹر اسکیوتھ وزیر اعظم انگلستان کے پاس اپنا ایک ڈیپوٹیشن بھیجنے کی درخواست کی مسٹر اسکیوتھ نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر میموں نے تنگ کر بلوہ کر دیا۔ بیشمار عورتوں نے وزیر اعظم کے مکان پر دہاوا کیا۔ پولیس کی عظیم فوج نے ان عورتوں کو روکا۔ ۲۹ میمیں گرفتار کی گئیں میموں نے اپنے دہاوے میں وزیر اعظم کے مکان کی کہڑکیاں توڑ ڈالیں۔ دو میموں کو جنہوں نے کہڑکیاں توڑیں دو ماہ قید کی سزا دی گئی ۲۵ میموں سے عمدہ چال چلن رکھنے کی ضمانت لی گئی اور دو کو بری کر دیا گیا۔

گو ہم اس قسم کی شوخیوں کو پسند نہ کریں لیکن کون محب ملک ہو گا جس کے دل میں اس قسم کی خبریں سنکر جوش موجزن نہ ہو یہہ ہے ظاہری سبب آجکل کی شورشوں کا کہ ہندوستانی دیکھتے ہیں کہ یورپ کی عورتیں بھی ہاتھہ پاؤں ہلا رہی ہیں تو ہم کیوں نہ ہلائیں۔ ہم حیران ہیں کہ یورپ جو عورتوں کو مساوی حقوق دلانے کا ایسا شیدا ہے کہ ہر ایک بات میں اُن کو مردوں کے برابر دیکھنے کا متمنی ہے اسی بنا پر کثرت ازدواج یورپ کی قوموں میں ممنوع ہے وہ کیوں عورتوں کو پارلیمنٹ میں حقوق دینے سے انکاری ہے۔ خصوصاً جبکہ یورپ میں یہاں تک بھی جائز ہے بلکہ واقع بھی رہا ہے کہ انگریزوں میں بادشاہ ملکہ تاجدار ملکہ معظمہ بھی عورت ہی تہی۔ اس نقل سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یورپ کا دعویٰ مساوات غلط ہو یا یورپ کی عورتوں میں باوجود اس علم و فضل کے ہنوز جاہل مردوں کے برابر بھی لیاقت پیدا نہیں ہوئی۔

اہل فقہ سے

بار بار لکھتا کہ ایڈیٹر اہل حدیث نے ہمارے فلاں مولانا و اولانا کے سامنے عربی کتاب کی عبارت غلط پڑہی تہی۔ ہم نے اس بہتان کو ایسا بے بنیاد اور ناقابل التفات جانا تہا کہ اس کی تردید کرنا بہی اپنی سبکی سمجہی مگر وہ پہر بہی باز نہیں آتا اس لئے ہم اس بہتان کا جواب تو وہی دیتے ہیں جو قرآن مجید میں جہوٹ بولنے پر آیا ہے۔ اور آیندہ کو اسے متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے پیر و مرشد اور مولانا و اولانا کو ایک مجلس میں جمع کرکے جس کتاب کی عبارت چاہیں پڑہوالیں اور ہم بہی جس کتاب سے چاہیں پڑہوالیں گے تم اس امر کا خوف نکرنا کہ تم سے بہی کوئی عربی کتاب پڑہوائی جائے گی نہیں بلکہ تمہیں اس سے معاف کیا جاویگا جس کی وجہ ظاہر ہے۔ بلکہ تمہارے پیر و مرشد محدث علی پوری اور تمہارے مولانا و اولانا سے پڑہوائی جائے گی۔ اور اسی سے مقابلہ کا امتحان ہو گا ع

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ اہل فقہ اپنی عادت کے مطابق ہماری اس تجویز کے جواب میں گالیاں دیگا اور اسکو منظور نکریگا۔ (دیدہ باید)

دہلی میں عجیب مقدمہ

دہلی میں ہمارے دوست مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تہا؟ ترقی ہوتے ہوتے یہاں تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکہدیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اُس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو میں مبلغ عـہ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا مولوی صاحب نے دلائل سے اپنے مدعا کو ثابت کیا مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہونچی منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہیں اس تکا ہتی کو اسلامی قوم کے لئے فضیحت جانکر فریقین کو صلح کے لئے سمجہایا منشی صاحب نے کہا کہ آپ مبلغ عـہ کسی اسلامی انجمن میں دیدیں دونوں کو ثواب ہو گا انہوں نے نہ مانا پہر کہا کہ دونوں صاحب کسی کو ثالث مان لو اپر مولوی صاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی میں مقیم تہے مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا عدالت نے کہا انکو دور سے ثالث کو آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے۔ مرزائی فریق چونکہ ہم

ahmadimuslim.de

مصر ہا آخر کار یہ بات بھی نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مسلمان قوم ہیں آپ ہی معاف فرما دیں۔ مولوی صاحب نے بڑی فراخ دلی سے معافی نامہ لکھدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا۔

نتیجہ:۔ بحمد اللہ کہ مولویصاحب کو مبلغات نہ ملے۔ مگر اس میں بھی انکی عزت رہی کیونکہ اگر ثالث نامہ لکھا جاتا اور مولانا محمد بشیر صاحب مرحوم دوسرے ہی روز انتقال فرماتے (جیسا کہ وقوع میں آیا) تو مرزائی پارٹی خوب بغلیں بجاتی کہ یہ بھی ہمارے امام کا معجزہ ہوا کہ مولوی صاحب فیصلہ بھی نہ کر سکے کیونکہ اس فریق کے پیشوا نے انکو اسی قسم کے معجزات کی مشق کرا رکھی ہے گویا لوٹا ڈبونے اور بکس تیرانے میں یہ اور انکا گرو کمال رکھتے ہیں۔ سچ ہے ؎

اس کرامت ولی ما چہ عجب ٭ گربہ شاشید و گفت باراں شد

وحدۃ الوجود

کے متعلق عرصہ ہوا ایک تحریر مولوی محمد حسن صاحب پنیالوی کی شائع ہوئی تھی جسکا جواب جناب مولوی علی نعمت صاحب پھلواری ضلع پٹنہ کی طرف سے اہلحدیث میں نکلا تھا۔ پھر اسکا جواب صوفی صاحب کی طرف سے آیا تھا۔ مگر چونکہ اکثر ناظرین اہلحدیث کو اس مضمون سے دلچسپی نہ تھی نہ انکی سمجھ میں آ سکتا تھا۔ اس لئے صوفی صاحب کا جواب درج نہ ہوا۔ اب صوفی صاحب پھر اس سلسلہ کو ہلانا چاہتے ہیں ادھر مولوی صاحب موصوف بھی ہمہ تن طیار ہیں اس لئے احسن صورت یہ ہے کہ دونوں صاحب آپس میں خط و کتابت سے تصفیہ کرلیں اور اگر اہلحدیث میں شائع کرانا چاہیں تو بطور ضمیمہ شائع ہو سکتا ہے جسکی لاگت دونوں صاحب اپنے ذمہ لیں تو ہم انکو لاگت بتلا دینگے۔

تلاشِ احباب

منشی عبداللہ بلوچ ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان جو عربی میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اور انگریزی میں ایف اے پاس ہیں۔ بی اے پڑھنا چاہتے ہیں۔ بڑے خوش مزاج متقی باوجود انگریزی دان ہونے کے ڈاڑھی والے۔ جس صاحب کو انکا پتہ معلوم ہو تو دفتر اہلحدیث میں اطلاع دیں ممکن ہو تو انکو بھی اس تلاش کی خبر کر دیں کہ وہ اشتہار نہیں ہونگے ہیں (حکیم نورالدین امرتسر)

تلاش کتاب

کتاب البرکۃ والعبد والتائب کسی صاحب کو معلوم ہو قلمی یا مطبوعہ تو وہ فقیر کو اطلاع بخشیں۔ (مفتی ابوالفضل سید عباس شاہ۔ سٹیشن باقرانی روڈ ضلع لائلپور)

تلاش کتاب

کوئی کتاب عنبر کے متعلق کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع بخشیں جس کے پاس ہو وہ قیمتاً یا اسانتاً یا عاریۃً مرحمت فرمادیں۔ (ابوالعرفان محمد سلیمان ہری پور ڈاکخانہ اڈیانگہ ضلع مالدہ۔ خریدار اہلحدیث ۲۳)

خریداروں کی شکایتیں

یوں تو سب اخباروں کے خریدار شاکی ہوتے ہیں کہ گاہے گاہے اخبار نہیں پہنچتا۔ لیکن اہلحدیث چونکہ مذہبی اخبار ہے اسلئے اس کے شیدائی تو دم بھر کے لئے بھی اسکی جدائی گوارا نہیں کرسکتے۔ جوش سے شکایتی خطوط کی بھرمار ہوتی ہے۔ جنہیں کھسیانے ہوکر ہمکو سخت سست بھی لکھ مارتے ہیں۔ مگر ہم انکی سختی کو بھی محبت اور شفقت ہی پر محمول کرتے ہیں۔ حالانکہ اہل حدیث کو دو باتوں کا فخر ہے اور بجا فخر ہے۔ ایک وقت پر نکلنے کا۔ دوم صفائی معاملہ کا۔ خریداروں کی شکایات رفع کرنا اسکا مقدم فرض ہے اسی لئے ہمیشہ اس کے سرورق پر لازمی طور سے اعلان رہتا ہے کہ جس صاحب کو نہ پہنچے وہ فوراً اطلاع کریں۔ تاہم بعض صاحب یا تو وہ اعلان پڑھتے نہیں یا انکی سمجھ میں نہیں آتا۔ یا فرط محبت میں انکو کچھ سوجھتا نہیں۔ جھٹ سے ہمکو خفگی آمیز خطوط لکھ مارتے ہیں وہ بھی کئی کئی دنوں بعد۔ اسلئے آج یہ عام اعلان ہے کہ اہلحدیث کے دفتر سے جمعہ کے روز صبح ۶-۸ بجے کے درمیان اخبار برابر ڈاکخانہ میں دیا جاتا ہے۔ پس جس صاحب کو نہ ملے۔ یا دیر سے ملے تو وہ ہماری ہدایت پر عمل کریں تو شکایت نہ رہیگی ورنہ ہم ذمہ دار نہیں۔

ہماری ہدایت اس بارے میں یہ ہے کہ جس روز اخبار ملتا ہے اس سے ایک روز انتظار کرکے ایک کارڈ ہمکو لکھا کریں جس میں پتا نمبر اور اخبار گم شدہ کا نمبر معہ تاریخ انگریزی ماہ کے لکھ بھیجیں اور ایک بیرنگ کارڈ اپنے ضلع کے پوسٹ ماسٹر کو یا اپنے صوبہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو شکایتی لکھا کریں کہ ہمارا اخبار گم ہوتا ہے مہربانی کرکے اسکا انتظام فرما دیں۔ انکو دو دفعہ نہیں تو دو تین دفعہ ہی ایسا کرنے سے راستہ صاف ہو جائیگا۔ اور اگر دیر سے پہنچتا ہے۔ تو امرتسر کی ڈاکخانہ کی مہر پر تاریخ اور وقت پڑھکر ڈاکخانہ والوں کو شکایتی خط لکھا کریں کہ اخبار ہمکو دیر سے ملتا ہے۔ اگر ایسا نہ کریں تو جہاں وہ اتنی

ahmadimuslim.de

دریا دلی کرتی ہیں ہمارے حال پر بھی نظر عنایت رکھا کریں۔ چھینے دو مہینے کے بعد نیند سے بیدار ہو کر ہماری شکایت ہی نہ کیا کریں۔

عام سوال

نمبر ۱۔ عالمگیری معروف فتاوی ہندیہ ۲۸۱ جلد ۱ میں ہے کہ خاتمۃ فی زیادۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ فاذا نوی زیارۃ القبر فلینو معہ زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ احد المساجد الثلاثۃ الخ تشد الیہا الرحال وفی الحدیث لا تشد الرحال الا لثلاثۃ مساجد الخ۔ اسکا کیا مطلب ہے۔ بینوا توجروا۔

نمبر ۲۔ فتاوی بزازیہ مطبوعہ مصر جو حاشیہ پر فتاوی ہندیہ کے ہے صفحہ ۳۱۷ جلد ۳ میں ہے قلنا انسداد باب النبوۃ بہ ای صلی اللہ علیہ وسلم امر سمعی فیکون ممکنا عقلا فلا یکون محالا بالذات اسکا کیا مطلب ہے اور اس سے امکان نظیر ثابت ہے یا نہ جس کے اس زمانہ کے حنفی لوگ منکر ہیں۔ (خریدار از ضلع مونگیر)

تذکرہ اہلحدیث

اہلحدیث کانفرنس کا کوئی تذکرہ اخبار میں نہ ہونا چہ معنے؟ اہلحدیث کے مدارس میں فقہ الحدیث کی بہت ضرورت ہے جو مثل شرح وقایہ اور ہدایہ اور درمختار کے ہو۔ شوکانی نے دار البہیہ لکھا مگر مختصر ہے بڑے بڑے مسائل کو ترک کر دیا۔ نواب مرحوم نے شرح اسکی لکھی مگر ان مسائل کو اپنی طرف سے نہیں بڑھایا جسکی ضرورت تھی۔ نواب مرحوم کے لڑکوں کے نام سے دو کتابیں فارسی میں فقہ الحدیث شائع ہوئیں وہ کچھ تھیں مگر افسوس کہ عربی میں نہیں۔ آپ اور مولوی عبد اللہ غازیپوری اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی وغیرہم یہ قابلیت رکھتے ہیں کہ فقہ الحدیث جامع اور مبسوط تالیف کریں۔ کیونکہ مدارس میں جو مدارس میں قابل درس ہوں۔ دیکھئے بیروت وغیرہ میں نئی نئی کتابیں تالیف ہوتی ہیں اور آپ لوگوں کو اسکی طرف کچھ توجہ نہیں باوجودیکہ فقہ الحدیث عربی کی کس قدر ضرورت ہے۔ (راقم ایک خریدار اہلحدیث از ضلع مونگیر)

اڈیٹر:۔ فقہ الحدیث کا سلسلہ حیدر آباد سے نواب وقار نواز جنگ مدظلہ نے شروع کیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کی کتاب ہدیۃ المہدی کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں جو محصولڈاک کے ٹکٹ بھیجنے پر آپ سے مفت مل سکتی ہیں اور تیسری جلد کا اشتہار ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

ہمارے احباب

مدت سے خاموش ہیں ہم بھی انکی خاموشی دیکھکر ذرہ انکو تکان نکالنے کے لئے مہلت دینے کیواسطے خاموش ہیں۔ چونکہ اب امید ہوئی ہے کہ تکان اتر چکا ہوگا اس لئے انہی پرانے تعلقات کو پیش کر کے احباب کو اہلحدیث کی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ایک معمولی بات ہے کہ ہر ایک ہمدرد معمولی طور سے ایک دو خریدار بنا دینا اپنا فرض واجبی جانے تو پھر دیکھیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی ہے چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے اخبارات اسقدر ترقی پر ہیں کہ انکی مقابلہ پر اہلحدیث کو اخباروں میں نام لکھاتے بھی شرم آتی ہے کیا ہمارے احباب جو اہلحدیث کی جدائی ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتے اپنے پیارے اہلحدیث کو اسی طرح کس مپرسی میں ہی رہنے دینگے؟ خدا نہ کرے۔ ع
بزرگیاں کار دشوار نیست

اشتہار بخدمت برادران اہلحدیث

جلد اول و دوم کتاب ہدیۃ المہدی کی مطبوع اور شائع ہو چکی ہے اور اکثر شائقین کی خدمت میں بلا قیمت محض دو آنہ کے ٹکٹ خرچہ پوسٹ بھیجنے پر روانہ ہو چکی ہے۔ اب اسکی جلد سوم جسمیں کتاب الطہارت کے پورے مسائل ہیں طبع ہو کر طیار ہے جن صاحبوں کو مطلوب ہو۔ وہ ایک آنہ کے ٹکٹ خرچہ پوسٹ بھیجکر بلا قیمت منگوالیں۔ اور جو صاحب جلد اول و دوم نہ منگوائے ہوں وہ اڑھائی آنہ کے ٹکٹ بھیجکر تینوں جلدیں طلب فرماویں۔ اب تھوڑی سی جلدیں باقی ہیں۔ حضرات طالبین کو بجناح استعجال منگوا لینا چاہئے۔ فقط +

خاکسار وقار نواز جنگ مقام وقار آباد ضلع حیدر آباد دکن

اہلحدیث کانفرنس

کی امداد ہندوستان سے باہر دور دراز ملکوں سے بھی آنے لگی ہے چنانچہ ہمارے مکرم دوست عبداللہ لال جنرل مرچنٹ نے ویری برگ

ahmadimuslim.de

(جنوبی افریقہ) سے تین پونڈ (ہ للعہ) بھیجے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔

امید ہے کہ ہندوستانی احباب بھی اپنا اپنا چندہ بجناب مولانا شمس الحق صاحب رئیس ڈیانواں ڈاکخانہ کرائے پرسرائے ضلع پٹنہ (یعنی کانفرنس کی خدمت میں بہت جلد بھیجینگے کیونکہ چند روز تک کانفرنس کو بہت سے روپیہ کی ضرورت درپیش ہے۔

مرزائیون سے ایک سوال

جناب مولانا صاحب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم۔ بندہ نے جناب کے اہلحدیث کی معرفت مرزا صاحب سے ایک سوال طلب کیا تہا جو آپکے پرچہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء اہل حدیث مین درج ہے کہ فوت ہو جانے مرزا صاحب کے بعد جناب ام المومنین صاحبہ کے ساتھ کوئی مومن نکاح کرسکے گا یا نہ جسکا جواب اب تک نہ تو مرزا صاحب دیگا اور نہ بدر صاحب نے دیا مرزا صاحب کو تو اس جواب کے دینے کی گرانی نے راہ موت دکہایا اور ایڈیٹر صاحب بدر نے سرنگریبان فرمایا۔ خیر اب ہم جناب کو تکلیف دیتے ہین کہ جواب میرا بذریعہ اہل حدیث جناب حکیم نورالدین صاحب سے طلب فرماوین کہ جناب ام المومنین صاحبہ بعد وفات مرزا صاحب کسی مومن سے نکاح کرسکتی ہین یا نہ۔ واضح رہے کہ میرا یہہ غرض نہیں کہ وہ خواہ مخواہ نکاح کرین یا نکرین بلکہ غرض یہہ ہے کہ نکاح کرنا حضرت ام المومنین کو شرع احمدیہ مین جایز ہے یا نہیں۔ اسکا جواب خواہ ایڈیٹر صاحب بدر دین یا آپ حکیم نورالدین صاحب دین دیا کوئی صاحب فرقہ احمدیہ سے دین مگر دین ضرور مگر واضح رہے کہ یہہ جواب ایک ایسا جواب ہے کہ جس نے مرزا صاحب کو موت تک پہنچایا اور ایڈیٹر صاحب بدر کو سر بگریبان فرمایا اب دیکہو جناب حکیم نورالدین صاحب کیا جواب دیتے ہین ۱۶ر جون ۱۹۰۸ء (حکیم خیر محمد ممبر کمیٹی ڈیرہ غازیخان محلہ گلالاں)

اڈیٹر۔ آپکے سوال نے تو کمال ہی کیا جونہی شایع ہوا گویا بندوق سے گولی نکلی تہی کہ فوراً ہی دوسرے ہفتہ مرزا صاحب انتقال کر گئے۔ اگر اس قسم کا سوال کسی شخص کی نسبت مرزا یا کوئی مرزائی شایع کرتا اور اس شخص کا انتقال بہی ہو جاتا تو خدا جانے یہہ لوگ کتنے ایک معجزات کے پل باندہتے۔ بہرحال ہم بہی سفارش کرتے ہین کہ امت مرزائیہ اس سوال کا جواب دین۔ فالبتہ منہاج النبوت کے مطابق جواب دین گے۔

بقیہ سوالات متعلق حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

(۱۲) جناب ایڈیٹر صاحب برق سخن میگزین نے بذریعہ ایک رجسٹری شدہ کارڈ کے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات شاہ صاحب سے طلب کئے تہے یا نہیں اور جواب نہ آنے پر دوبارہ بذریعہ آپکے میگزین کے جوابات طلب کئے تہے یا نہین اور شاہ صاحب نے کیا جواب دیا

(۱) مسئلہ وحدۃ الوجود مین کیا کہتے ہین؟

(۲) عورات سے بے پردہ بیعت لینی جایز ہے یا نہین؟ (کیا شاہ صاحب لیتے تہے؟ آیا نہیں)

(۳) دودہ دہی ترکاری وغیرہ ہنود کے ہاتہہ کی چیز لینی یا انکے ہاتہہ کی پکائی ہوئی کہانی جایز ہے یا نہین۔

(۱۳) مولوی محمد عبدالحق صاحب احمدی کے تین سوالات کے جوابات کیا دئے گئے (جو مرزائے قادیانی کے متعلق تہے) جو لال مسجد مین اثنائے وعظ مین خود شاہ صاحب کے ہاتہہ مین دیئے گئے تہے۔

(۱۴) شاہ صاحب نے بیوپاریون کی مسجد مین اثنائے تقریر مین حضرت مولانا مولوی شمس العلماء مفتی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب کو کافر کہا یا نہین؟

(۱۵) کسی مسلمان کو بے وجہ کافر کہنا از روئے شرع جایز ہے یا نہین؟

جناب عالی! چونکہ آپ خود بہی حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ موجود تہے اور آپ کو ان تمام واقعات کی اطلاع ہے لہذا امید قوی ہے کہ مندرجہ بالا ۱۵ سوالات کے جوابات شایع فرمانے مین ہرگز کوتاہی نہ کی جائے گی۔ اگر آپ نے ان سوالات کو بجائے جوابات دینے کے نظر انداز کر دیا تو سمجہا جائیگا کہ آپ اپنے رسالہ مین خلاف واقعہ بیانات شایع فرما کر اپنے ناظرین کو مغالطہ مین ڈال رہے ہین سوائے اس کے اور کچہہ نہین۔ فقط والسلام۔

(ف) میرے پیارے ناظرین مطبع برق سخن بنگلور مین ایک اشتہار شایع ہوا تہا جس مین حضرت پیر طریقت مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب یا مولوی شاہ صاحب کے روانہ کئے ہوئے دو نو خطوط کی نقل کی ہے اور سوالات موصوف نے نمبر وار اس اشتہار کے جماعت علی شاہ صاحب پر اپنی حجت تمام کی تہی مگر جماعت علی شاہ صاحب نے نہ تو مباحثہ فرما کر نزاع بین المسلمین کو دور کیا

ahmadimuslim.de

نہ حضور پیغمبر خدا صلعم کے ارشاد مبارک کی مطلق پرواہ کی۔

"جو حق بات چھپاتا ہے وہ گونگا شیطان ہے" ومعاذ اللہ۔ (الحدیث)

بلکہ اس نزاع کو مسلمانوں کے درمیان قایم رکھنا گوارا فرماکر مناظرہ سے گریز اختیار کیا۔ ہر چند آپ سے اور لوگوں نے بھی مناظرہ کی خواہش ظاہر کی لیکن آپ نے سکوت اختیار فرمایا اور اسی عالم سکوت میں تشریف فرمائے پنجاب ہوئے افسوس! ہے

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

اگرچہ شاہ صاحب موصوف کی جنوبی ہند میں تشریف لانیکے پیشتر اکثر اخبارات میں آپکے اوصاف ملاحظہ کیے جاتے تھے اور اخبار اہل فقہ تو زمین آسمان کے قلابے ملایا کرتا تھا مگر جب ہم نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا تو سب ہیچ۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ اہل فقہ کے کسی اگلے نمبر میں شاہ صاحب مذکور کی علمیت کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا تھا جس میں ایڈیٹر اخبار مذکور نے شاہ صاحب کو پہلے درجہ کا عالم اور محدث وغیرہ لکھا تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نے شاہ صاحب کو سند محدث عطا فرمائی ہے۔ لہذا ہم ایڈیٹر صاحب اہل فقہ کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ براہ مہربانی اس سند کو اپنے اخبار میں شایع کردیں تاکہ پبلک کو معلوم ہوجائے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے کن کن علماؤں نے سند عنایت کی ہے اور ان خطوط کو بھی شایع کیا جاوے جو ۱۹۰۷ء میں شاہ صاحب کی جانب سے مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بذریعہ رجسٹری روانہ کیے گئے تاکہ پبلک کو معلوم ہو کہ واقعی شاہ صاحب نے مرزا صاحب کو مباحثہ کیلئے طلب کیا تھا یا نہیں۔

چونکہ اہلفقہ بھی مذہبی اخبار ہونے کا مدعی ہے لہذا سند مع ذیل سوالات کے جوابات بھی شایع فرماکر پبلک کو فیصلہ کا موقع دو۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر ملعون وغیرہ کہے تو اسکے لئے شرع کیا حکم دیتا ہے؟

(۲) اگر کوئی شخص جوان عورات سے بے پردہ بیعت لے تو اسکو شرع کیا حکم ہے آیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ہنود وغیرہ کی پکائی ہوئی چیز کہانا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) ہنود کے ہاتھ سے دودھ دہی ترکاری وغیرہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ہنود کے ہاتھ کی چیز لینی اور پکائی ہوئی کہانے میں حضرت مجدد صاحب الف ثانی اپنے مکتوبات میں کیا تحریر فرماتے ہیں اور آپکا اس میں کیا خیال ہے۔ فقط

اسوقت ہم اپنے پیارے ناظرین کی زیادہ مع خراشی کرنا نہیں چاہتے۔ ہم ناظرین اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو مطبع برق سخن بنگلور سے شایع ہوا تاکہ معلوم ہو کر جماعت علمائے شاہ صاحب کو بنگلور میں کہانتک کامیابی حاصل ہوئی اور علمائے حقانی نے آپکی کہانتک قدر و منزلت فرمائی اور میدان علم آپکے ہاتھ رہا یا آپکے مخالفین کے ہاتھ!

راقم عبدالاحد بنگلوری (حنفی۔ قادری)

حساب دوستان

مفصلہ ذیل احباب کی قیمت ۱۰ اگست میں ختم ہے۔ ۱۲۔ اگست کا پرچہ وی پی کیا جاویگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ یا چند روز کا وقفہ چاہتے ہوں تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی کرکے واپس ہونے سے مطبع کا نقصان نہو۔ مینیجر

۳۴۲	لوہارو	۸۷۴	پکسی پرانوالہ	۱۲۲۷	بدرملہ
۳۶۰	احمد نگر	۸۹۸	سہانوان	۱۲۲۸	سیالکوٹ
۳۸۵	میرٹھ	۸۸۴	کانپور	۱۲۲۹	روہتک
۶۳۱	بروڈہ	۱۲۰۳	احمدپور شرقیہ	۱۲۳۰	چھپرہ
۶۳۸	شاہ پور	۱۲۰۶	نانیوال	۱۲۳۳	بستی کنڈہ
۶۵۲	موکل	۱۲۰۷	شوبیونکٹ	۱۲۳۵	رسولپور
۶۷۹	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۲۰۸	گلالہ	۱۲۳۲	سکھوچک
۷۵۶	نابھہ	۱۲۱۱	حیدرآباد دکن	۱۲۳۶	بھاٹرٹی
۸۲۷	ویری برگ	۱۲۱۳	بدایوں	۱۳۵۰	بنگلور
۸۴۲	جوانس برگ	۱۲۱۵	بلیسہ	۱۳۵۲	سیوریتھہ
۸۵۲	جبلپور	۱۲۱۸	قاضی پورہ	۱۳۵۳	بیرونج چھاونی
۸۵۳	چٹلاہاٹی	۱۲۲۰	لدانغ	۱۳۵۸	چائی باسہ
۸۵۴	امرتسر	۱۲۲۱	مرادآباد	۱۳۷۰	منگاسسی
۸۵۵	بالاگھاٹ	۱۲۲۲	بانکی پور		
۸۶۳	گمبٹ	۱۲۲۳	چھچھ		
۸۶۵	پٹیالہ	۱۲۲۵	بانکی پور		

فتاوے

س نمبر ۲۲۰ زندہ لڑکا یا لڑکی کا عقیقہ کرنا کچھ عمر پر موقوف ہے یا نہیں۔ مردہ لڑکا یا لڑکی کا عقیقہ کرنا جائز ہے یا نہیں اگر ہو تو دلیل کے ساتھ۔ (سائل عبدالله مجگور ستی)

ج نمبر ۲۲۰ زندہ لڑکی یا لڑکے کا عقیقہ روز پیدائش سے ساتوین روز کرنا سنت ہے اگر کسی مجبوری سے ساتوین روز نہ کر سکین تو چودھوین اور چودھوین بھی نہ ہوسکے تو اکیسوین روز کر دینا چاہیے۔ مگر چودھوین اور اکیسوین تاریخ مین کرنا ایک امام کا قول ہے ساتوین تاریخ کو کرنا حدیث کا حکم ہے مردہ بچہ کے عقیقہ کا حکم نہین۔

س نمبر ۲۲۱- فوٹوگراف یعنی انسان کی شبیہ کھچوانا اور رکھنا جائز ہے یا نہین؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۱- فوٹوگراف مین تصویر بنوانا منع ہے اور شوقیہ کسی تصویر کا رکھنا بھی منع ہے۔ (ابو الوفا غریب منہ)

س نمبر ۲۲۲- اکثر پنجاب و ہند مین دیکھا گیا ہے کہ خطیب نعت خطبہ ثانی مین یہہ الفاظ بعنوان مفصل طور پر پڑھتے ہین۔ صلی الله تعالی علی حبیبہ محمد واله واصحابہ اجمعین خصوصا علی الشیخ الشفیق ورفیقہ الشفیق قاتل الکفرۃ والزنادقۃ خیر البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المؤمنین وامام المسلمین ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنہ وعلی الامیر الاواب مزین الاصحاب مباوذ المنبر والمحراب الذی کان رأیہ موافقا بالوحی والکتاب امیر المومنین وامام المسلمین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنہ وعلی الامیر الامان حافظ القرآن جامع القرآن امیر المؤمنین وامام المسلمین عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنہ وعلی الامیر الولی ابن عم النبی اسد الله الغالب امیر المؤمنین وامام المسلمین علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنہ وعلی الامامین الهمامین السعیدین الشہیدین ابی محمد الحسن وابی عبدالله الحسین رضی الله تعالی عنہما وعلی امہما سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی الله تعالی عنہا وعلی عمیہ الشریفین المکرمین بین الناس ابی عمارۃ الحمزۃ وابی الفضل العباس رضی الله تعالی عنہما وعلی سائر الصحابۃ والتابعین من الناس رضی الله تعالی عنہم خیابیاں۔ صرف تحقیقات کی غرض سے دریافت کرتا ہے۔ معنا جو تعریف اس عبارت مین درج ہے وہ بالکل صحیح ہے امنا بالله والمہدی بالنبی مسلمون اہل سنت والجماعۃ کا لفظ یہہ بتلاتا ہے کہ دین کا کام سنت نبوی اور جماعت صحابہ کے قول وفعل کے مطابق ہونا چاہیے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اس قسم کی تعریف اسم وار آنحضرت صلعم کے زمانہ مین یا خلفاء کے زمانہ مین یا انکے انکے بعد صحابہ کے زمانہ مین یا تابعین کے وقت مین خطبہ مین یا خطبہ کے بعد پڑھی یا لکھی گئی ہے۔

سائل کا خیال ہے کہ ان سب کو مختصراً اس طرح سے ادا کرنا کیا نقصان ہے۔ صلی الله تعالی علی خیر خلقہ محمد واله واصحابہ اجمعین یا اس طرح کہ رضی الله تعالی عنہم اجمعین۔ اس قدر طول وطویل کرکے خطبہ ثانی طویل کر دینا اہل السنت والجماعت یعنی سنت اور صحابہ رضی الله عنہم کے اقوال افعال یا تابعین یا تبع تابعین سے ثابت اور سنت ہے یا بدعت اور خلاف سنت (سائل حکیم خدا بخش سندھی خریدار اہل حدیث نمبر ۹۵ از ملتان)

ج نمبر ۲۲۲- اس طرح کا خطبہ نہ تو پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نے پڑھا نہ خلفاء راشدین مین سے کسی نے پڑھا ایسے خطبون اور اُن کے مقابل رافضیون کی تبرا بازیون کی ابتدا اوس زمانہ سے شروع ہوئی ہے جبکہ اسلام مین اہل نام "مسلمان" یا "اہل اسلام" کو تنگ اندیشون اور نادان دوستون نے دو حصون سنی اور شیعہ مین تقسیم کرکے اسلام کا حصہ اسلام مین رخنہ ڈالا شیعون نے اپنی اذانون مین بعد شہادتین اشہد ان علیا ولی الله کہنا شروع کر دیا اور سنیون نے خلفاء اربعہ کا نام خطبون مین درج کر لیا انا لله وانا الیہ راجعون۔ دلیلے علی الاسلام من کان باکیا۔ مسلمانون کو چاہیے کہ ان دونون بدعتی فرقون سے الگ ہو کر اصل ٹھیٹھ اسلام پر چلین جو پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نے ہم کو سکھایا ہے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کا خطبہ قرآن شریف تھا آپ اسی کو پڑھتے تھے اسی کا وعظ اور تفسیر فرماتے تھے لقد کان لکم فی رسول الله اسوۃ حسنۃ۔ (ابو الوفاء غریب منہ)

اطلاع۔ فتوون کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہین۔ (ابو الوفاء)

انتخاب الاخبار

حضور والیسرائے کی یادگار مین جو ہشت گوشہ عمارت منٹو سرکل کے نام سے علی گڈہ کالج مین تعمیر ہونی قرار پائی ہے وہ نہایت سرگرمی سے تیار ہو رہی ہے اور اگر کوئی غیر معمولی رکاوٹ پیش نہ آئی تو ماہ نومبر تک تیار ہو جائیگی اس مین چار بورڈنگ ہاؤس ہون گے اور ہر ایک بورڈنگ ہاؤس مین ۵۰ طلبا کی گنجایش ہوگی۔

حاجی محمد احمد سعید خان صاحب رئیس ہیکم پور نے علیگڈہ کالج کی مسجد کے صحن کیلئے ایک شامیانہ تیار کرا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

صوبہ بہار مین کثرت باران کی وجہ سے گذشتہ دو ماہ کے اندر قریبا ۴ لاکھ مکان تباہ ہو گئے ہین۔

[illegible]

[illegible] کثرت باران کی وجہ سے ... کی خبر آئی ہے ریل کی آمد و رفت بالکل بند ہے۔ ڈاک اور مسافر دوسری گاڑی کے ذریعے سے آگے روانہ کئے جاتے ہین۔

فیروزپور مین لالہ سالگ رام نے ایک خیراتی شفاخانہ جاری کیا اس کے لئے بیس ہزار روپیہ نقد دیا ہے۔

راجہ سر تصدق رسول خان بہادر نے علیگڈہ کالج کے جدید بورڈنگ ہاؤس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے یہ نیا بورڈنگ ہوس سر جان ہیوٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے نام سے منسوب کیا جائیگا۔

بمبئی مین کارخانون کے مزدورون نے بلوہ کیا۔ فوج منگوانی پڑی۔ سات ملزم گرفتار ہوئے۔

سندھ مین طغیانی سے کئی دیہات بہ گئے ایک جگہ ۷۵ آدمی ضائع ہوگئے امدادی چندہ کھولا گیا ہے بیشمار مویشی غرق ہوگئے۔ شاہ بندر اور رجانی کے درمیان کوئی گاؤن باقی نہین مصیبت سخت ہے۔

کلکتہ مین سرکاری پریس کے کمپازیٹر قلیل اجرت کے باعث کام چھوڑنے پر آمادہ ہوگئے ہین۔

نوشہرہ درگائی کی شاخ ریلوے بہ گئی۔ اور آمد و رفت بند ہے۔ کوئٹہ کے ریل کی بھی یہی حالت ہے۔

معاملات مقدونیہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۸ء انگلستان اور روس نے تجاویز اصلاحات مقدونیہ کو باہم اس طرح پر تقسیم کر لیا ہے کہ انگلستان دول یورپ کو ایک گشتی مراسلت بدین مضمون بھیجے کہ ٹرکی افسرون کے ماتحت ایک گشت کرنے والی فوج قایم کی جائے۔ جو مقدونیہ مین مفسد جماعتون کی آمد و رفت کو روکے روس عنقریب ایک مراسلت شایع کریگا جو مالی اور عدالتی اصلاحات کے متعلق ہوگی۔ مقدونیہ کے متعلق مندرجہ ذیل خط تاک تار پہنچے ہین۔ مناستر مین باغی پلٹنون کے افسر دیہات مین دورہ کرکے اہل دیہات کو مفسدہ کی ترغیب دے رہے ہین۔ عثمان نیضی پاشا مناستر مین پہنچ گیا ہے۔ اسی تاریخ کی تار سے معلوم ہوا کہ [illegible]

[illegible] کہ گورنمنٹ عالیہ نے مسلمانون کی اس ریلوے مین اعانت کرنے مین حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

علیگڈہ مین نواب سر محمد فیاض علی خان صاحب بہادر کی کوٹھی مین ہندو اور مسلمان رئیس اور زمیندارون کا ایک شاندار جلسہ خیرخواہانہ گورنمنٹ کو امن و امان قایم رکھنے مین عملی مدد دینے کی تدابیر مین منعقد ہوا۔

مسٹر تلک کو ۶ برس قید عبور دریائے شور کی سزا ملی اور فورا اسٹیمر مین ٹہلا کر علیحدہ کیا گیا۔ اسیسرون نے مجرم قرار دیا۔ (افسوس صد افسوس)

دوشنبہ کو تبریز مین ایک خونریز جنگ ہوئی کشتہ و مجروح کی تعداد ۲۰۰ بیان کیجاتی ہے۔

ہز میجسٹی امیر افغانستان کابل مین ایک اون کا کارخانہ قایم کرنا چاہتے ہین مگر اسکی عملی صورت اختیار کرنے مین بہت تاخیر واقع ہو رہی ہے۔

سلطان المعظم قسطنطنیہ کے گیریزن کے ۷۵ فوجی افسرون کو ترقی دیدی ہے جس کی وجہ سے وہ اب خوش ہین۔

مراکو مین گذشتہ سال کے اسفرانسیسی تجارت کو ۶ لاکھ فرانک کا نقصان ہوا۔ اسکے خلاف انگلستان کی تجارت مین ۱۰ لاکھ فرانک اور جرمنی کی تجارت مین ۳۰ لاکھ فرانک کا اضافہ ہوا۔

مسٹر تلک کی سزا پر بمبئی مین سخت فساد ہوا مہاجنان نے دوکانین بند کردین اسٹیشن پر ہنگامہ ہوگیا پولیس افسرون پر پتھر مارے گئے۔

انجمن حمایت اسلام [illegible]

اصلاحات [illegible]

علمی خبرات

فیض بخش علم پریس فیروزپور شہر کی نادر و نایاب کتب اشتہار ہذا کے پہنچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزاں یعنی ایک روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو ۲ فی روپیہ رعایت اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

مندرجہ ذیل کتب مکمل ہو کر فروخت ہو رہی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حمائل شریف مجلد ۔	سے	حروف مقطعات	ا ر ۳ ر
ترجمۃ القرآن ۔	سے	مترجم بلا جلد ۔ مجلد	۳ ر ۴ ر
نجوم الفرقان ۔	للعہ	دو جہان کی سیر	۱۲
لغات القرآن ۔	عہ	سمندر کی سیر دو حصے	سے
تفسیر اتقان ۔	۲	پاتال کی سیر	عہ
شرح فصوص الحکم عربی	للعہ	رنیوتی ۔	۸ ر
ترجمہ اردو انسان کامل مجلد	للعہ	روح لیلے	سے
سیپارہ الم جلی کشادہ			

مفصل فہرست طلب کر کے دیکھئے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگوائیے

ملنے کا پتہ

مینیجر فیض بخش سٹیم پریس فیروزپور شہر

فہرست کتب مطبع اہلحدیث ۔ امرتسر

ترک اسلام مباحثہ دہرم پال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب ۔ قیمت ۶ ر

تغلیب الاسلام مکمل بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دہرم پال) نہایت عمدہ ہے جلد اول ۵ ر جلد دوم ۶ ر جلد سوم ۵ ر جلد چہارم ۵ ر چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت عمر

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے ہوا تھا ۔ قیمت ۶ ر

ادب العرب اس کتاب میں صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان صاحب بلا مدد استاد مطلب سمجھ سکیں اور کامیاب ہو سکیں ۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ ر

مرقع دیانندی اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے ۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر اور مدلل ذخیرہ ۔ قیمت ۳

مباحثہ دیوریا مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام و آریہ سماجیوں کے مابین ہوا تھا ۔ قیمت ۸ ر

تقابل ثلاثہ توریت ۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ ۔ اور قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔ قیمت عہ

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان نیز وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں ۔ قیمت ۳

ہدایت الزوجین نکاح و طلاق کے مسائل اور خاوند بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ ر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار
اہل حدیث

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جلد ۵ — نمبر ۳۰

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۵/ــ
والیان ریاست سے " ۱۲/ــ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۱۱/ــ
عام خریداروں سے " ۳/۸
" ششماہی ۲/ــ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع
و اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئیں

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔
(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

امرتسر مورخہ ۹ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

بیوگان کی پکار آریہ سماج کی خدمت میں

بیوگان کی حالت کیسی کچھ قابل رحم ہے اس حالت زار کا اندازہ وہی لگا سکتے جن کے گھر میں ایسا واقعہ گذرا ہو ہم مدتوں سے چیخ پکار سے آریہ مترون کو ان بے کسوں کی حالت زار پر توجہ دلاتے تھے مگر یہی صدا آتی رہی کہ بیوہ نفس کشی کرکے دہرم شہوت پرستی نہیں سکھاتا ہمارے رشی نے جو بیوہ کو نکاح ثانی سے منع کیا ہے اسکی بہت بڑی فلاسفی ہے بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ تم کو رمز اسکو نہیں سمجھ سکتے۔ ہماری پکار سے گو اہل درد کے دل تو ہل جاتے تھے مگر پتھر دلوں کو کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہماری آہ و پکار نے کچھ اثر دکھایا۔ آج ہم ایک پر درد مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں جس کے دیکھنے سے ہمارے ناظرین اندازہ لگا سکیں گے کہ ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر — پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

ناظرین ذرہ دل لگا کر مضمون مندرجہ ذیل کو پڑھیں نامہ نگار اپنے علاقہ کا حال اس طرح لکھتا ہے:۔

بیدھواؤں (بیوگان) کی مصیبت اور انکا انتظام اس علاقہ کے مختلف دیہات میں اس قسم کی بہت سی غریب لاوارث اور بدھوا (بیوہ) عورتیں موجود ہیں جو برہمن چھتری اور ویش وغیرہ اونچی ذاتوں کے فرقوں کی ہیں جو مختلف جگہوں پر سخت مزدوری سے بمشکل اپنا پیٹ بھرتی ہیں بعض عورتیں ایسی بھی دیکھنے میں آئی ہیں جن کو ان کے آدمی مصیبت اور تکلیف کی وجہ سے چھوڑ کر مفقود الخبر ہوگئے ہیں۔ کئی اس قسم کی جن کو چند ماہ کا حمل ہے اور سہارا کی خواہشمند ہیں کہ کسی بھلے گھر میں رہنے اور گھر کا کام کاج کرنے کا سہارا مل جاوے۔ جو بدھوائیں اچھی شکل صورت کی قابل شادی ہوتی ہیں ان کو پنرواہ کے فوائد اور دہرم اپدیش کیا جاتا ہے اور ان کی رضامندی پر بھلے اور آسودہ حال آدمی کے ساتھ ان کے پنرواہ کے لئے کوشش کی جاتی ہے مگر جو اس قسم کی اونچی ذات کی غریب لاوارث اور بدھوا عورتیں اس علاقہ ...

حمائل شریف مترجم:۔ ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت ۱۲/ــ (منیجر اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

اکثر ملتی رہتی ہین جو چند ماہ کی حاملہ ہوتی ہین یا اُن کے ساتھ ایک دو خورد سال بال بچہ ہوتا ہے اُن کے دہرم کی رکھشا کے لیئے اس طرف کوئی انتظام نہین ہے اُن کو پناہ عموماً اہل اسلام اور مشنری صاحبان کے یہان ہی ملتی ہے۔ ہندو بھائیون مین تو اس طرف ہمت ہی نہین ہے جو وہ اُن کو اپنی گھرون مین سہارا دیکر اُن سے کچھ گھر کا کام کاج کرا کر اُن کی سہاتیا کرین۔ اور اُنکا دھرم بچاوین۔

ہندو بھائیون کی باطنی کمزوری۔ کم ہمتی اور لاپرواہی کا حال تو معلوم ہی ہے۔ جب ہی تو یہہ حال ہے کہ اونچی اونچی ذات کی بدھوائین کثرت سے اس طرف خانگی اور پیشہ ور عورتون مین ملتی رہتی ہین۔ میری رائے مین حاملہ اور وہ عورتین جن کے ساتھ ایک دو خورد سال بچے ہون اُن کے دہرم کی رکھشا کے لئے یہ مناسب ہے کہ جن لوگون کو اُن کی خواہش ہو یا اپنے گھر کے انتظام اور کام کاج کے لئے کسی ہیلپ اور اچھی ذات کی عورت کی ضرورت ہو وہ اس قسم کی عورت کو اپنے گھر مین رکھ کر اُن سے روٹی وغیرہ طیار کرانے کا کام لین تا کہ اُن کے دہرم کی رکھشا ہوگی اور اُن کے ساتھ اونچا برتاؤ ہوگا۔ مگر کیا صرف کہہ دینا کافی ہے یا کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ (اہلحدیث)

ایسی غریب اور لاوارث عورتین جن کے ساتھ کئی کئی بچے ہوتے ہین بڑی مصیبت اور آفت مین مبتلا پائی جاتی ہین۔ بچون کے سبب سے محنت اور مشقت بھی اچھی طرح سے نہین کر سکتی ہین اور کئی بچون کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اُن کو نوکر رکھنے سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس ہر طرح کی مجبوری اور لاچاری سے وہ آوارہ ہو کر بدچلنی پھیلاتی ہین۔ کہین ہندو دہرم مین اُن کو رکھ کر اُن کی سہاتیا کا معقول انتظام نہین۔ جب یہہ بچون والی آوارہ عورتین مشنری عورتون کی نگاہ مین آجاتی ہین اُن کو اس جگہ ہر طرح کا آرام ملتا ہے اور اُن کی اولاد کو آئندہ ترقی کرنے کا میدان ملتا ہے اُس وقت ہندو بھائی فضول واویلا کرتے ہین بقول۔ چیز نہ راکھی اپنے اور چور دن گالی دئی۔ افسوس کہ اس طرف یہ رواج پھیلا ہوا ہے کہ جب کوئی اونچی ذات کی بدھوا عورت حاملہ ہو جاتی ہے وہ بدنامی کی وجہ سے اپنے گھر سے نکل جاتی ہے یا اُس کے رشتہ دار اُس کو گھر سے نکال دیتے ہین۔ وہ بیچاری طرح طرح کی تکلیف اُٹھا کر کسی غیر قوم کے گھر مین بیٹھ جاتی ہے اور اپنے دہرم کو خیرباد کہتی ہے۔ عیسائی اور محمدی فرقہ کی ترقی کا یہہ بھی ایک بڑا ذریعہ ہو رہا ہے۔ (پھر تم بھی مسلمانون کی برائی کرو؟ اہلحدیث)

آریہ سماج یا سناتن دہرم سبھا کی طرف سے ابھی تک کوئی اس قسم کا آشرم جاری نہین ہوا ہے جس مین حاملہ اور غریب بچون والی عورتون کی حفاظت اور سہاتیا کی جاوے جس سے اُن کو اپنے دہرم سے تبدیل ہونے کا موقعہ نہ ملے۔ ایک ایسے آشرم کی اس وقت بہت ضرورت ہے دین اناتھ پر ہوا کے شبھ چنتک اور ہتیشی اسپر وچار کرین گے اور اس علاقہ بندیلکھنڈ یا کسی دوسرے مناسب مقام پر دین بدہوا آشرم جاری فرمانے کی کوشش فرماوین گے۔ دنا نک چند گہنہ سکرٹری بدہوا سہایک و استری سدہار سبھا جہانسی

آریہ گزٹ ۱۹؍۷؍۱۰ء۔

اہلحدیث: نامہ نگار کے مقصد سے ہمین پوری ہمدردی ہے مگر سوال یہ ہے کہ نامہ نگار آریہ ہو کر اس کام کو کرسکے گا یا کوئی آریہ سماج بحیثیت آریہ ہونے کے اسکو کر سکیگی؟ ہرگز نہین کیونکہ آریہ سماج جس رشی کی مشن ہو اُس کی تعلیم تو یہ ہے کہ

جس شریف رانڈ سے خاوند نے جماع کیا ہو اُسکا نکاح ثانی جائز نہین۔ (دستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۲)

ہان قرآن شریف صاف صاف اور کھلے کھلے لفظون مین حکم دیتا ہے غور سے سنو!

اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ

یعنے بیوگان کی شادی کر دیا کرو۔

اس مسئلہ مین ہماری گفتگو بڑے بڑے مہاشون سے ہوئی لالہ منشی رام جی جالندھری سے ہوئی۔ ماسٹر آتما رام امرتسری سے ہوئی۔ سوامی درشنانند جی سے ہوئی ایک دفعہ آگرہ کا مسافر بھی تھا آیا مگر سب کے منہ سے ایک ہی آواز سنی کہ بیوائین صبر کر سکتی ہین ویدک دہرم نفس کشی سکھاتا ہے ہماری بیوائیان ایسی نہین ویسی نہین لیکن افسوس ہے کہ آج نامہ نگار آریہ گزٹ نے بھانڈا پھوڑ دیا اور کھلے کھلے لفظون مین لکھ دیا کہ بہت سی بیوائین بازاری فاحشہ بن رہی ہین۔ دیکھین آگرہ کا مسافر اب کیا فرماتا ہے۔

سماجی مترو! جبتک تم شادی بیوگان کو رواج ندو گے نہ تم محب وطن کہلا سکو گے نہ متبع فلسفہ آلہی۔

ان سماجی دوستو! سے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

(اشتہار) فی احکام الصلوٰۃ ... ناظرین بے نظیر کتاب ہے ...

قادیانی فرعون

امروہہ سے ایک اشتہار ہمارے پاس پہونچا ہے جو قادیانی خلیفہ مولوی احسن صاحب امروہی نے اپنے کسی ملنے والے کے نام پر شایع کیا ہے اُس مین اور جو کچھ لکھا ہے اُس کا جواب دینا امروہہ والون کا فرض ہے مگر لگتے ہاتھ بقول "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" احسن صاحب ہم سے بھی الجھ پڑے ہین لکھتے ہین:۔ کہ ہم نے سنا ہے کہ امروہہ والے مولوی ثناء اللہ کو ہمارے مقابلہ کے لئے بلانیوالے ہین مولوی ثناء اللہ کی بے علمی کیوجہ سے ہم نے اُس کو آجتک اپنا مخاطب نہین بنایا اور نہ بنانا چاہتے ہین۔[1] اس کے جواب مین ہماری تو دعا ہے کہ۔

ذرّت یہ تمہاری علمأ

ماخاک نشینیم انار آشنا سیم صد شکر کہ در مذہب ما کبر و انانیست

لیکن اے جناب آپ اتنا تو فرمائیے کہ جھوٹ بولنا آپکے مذہب مین کیا حکم رکھتا ہے۔ عرصہ مدید ہوا آپ مجھسے قلمی خط و کتابت کرتے تھے اُس سے بعد جب [illegible] رسول مرزا صاحب قادیانی میرے ساتھ مباحثہ مناظرہ کرتے رہے یہانتک کہ جب وہ جواب دینے سے تنگ آگئے تو میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اشتہار دیا۔ اعجاز احمدی کتاب میرے ہی مقابلہ مین لکھی جس مین کئی ایک جگہ مجھکو قادیان پہونچنے کی دعوت دی۔ میری نسبت آپکا ایک شعر یہ ہے

اخیت ذئبا عاثئا او ابا الوفاء
او افنیت من ادریت امرتسر

رسالہ انجام آتھم اور ضمیمہ آتھم مین مجھکو مباہلہ وغیرہ کے لئے بلایا۔ غرض کہ آپکے پیر مرشد مجھکو ہمیشہ اپنا مخاطب بناتے رہے بلکہ آپ خود بھی لکھتے رہے مگر آج کیا دال مین کالا ہے کہ آپ میرے سامنے آنے سے انکار کرتے ہین۔ کیا آپ اپنے پیرو مرشد سے مرتبہ ہوگئے ہین یا اپنے آپ کو اُس سے افضل جانتے ہین۔ نہین نہین کچھ بھی نہین بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ؎

داہر نداشت تاب جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدارا بہانہ ساخت

ہمین بھی اگی طرح انا خیر کہنے والے کا شاگرد ہوتا تو آپ کو صاف سناتا کہ مولوی صاحب بہتر ہے سامنے آئیے اپنی علمیت کی سندین دکھا کر جوہر دکھائیے ؎

امتحان دیجئے اور لیجئے
تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

[1] علماء علی اس آیت کو منقول امرتسر کو مرفوع دیکھکر ہم پر نہ ہنسین بلکہ اس تصویر کا مصور ایسا ہی جانین۔ منہ۔

لو ایک اور الہامی پیدا ہو گیا

پنجاب کی زمین بھی ایک عجیب مردم خیز قطعہ ہے۔ الہامی اور پیشگوئیان کرنے والون کا تو گویا یہہ مولد ہی ہے ابھی کل کا ذکر ہے کہ مرزا قادیانی نے الہامون اور پیشگوئیون سے اودہم مچا رکھا تھا خدا خدا کرکے وہ ختم ہونے کو ہوئے تو آج ایک ثانی الہامی پیدا ہو گیا۔ [illegible] جاتا ہے۔

ثانی الہامی کے مریدون نے اول الہامی کے مرنے پر اپنے الہامون کی پٹری جمانی شروع کی ہے ہم اس موضوع پر کچھہ نہ لکھتے مگر اتفاقاً ایک اشتہار حافظ ظفر علی لاہوری کا ہماری نظر سے گذرا جس کو دیکھکر ہمین خوف ہوا کہ یہہ تو بھی قادیانی مشین ہے جسنے پھر دنیا مین ایک تہلکہ مچا رکھا تھا۔ ناظرین اب بغور سنتے جائین کہ مرید ثانی الہامی کہان تک درجہ بدرجہ ترقی کی ہے۔ سب سے پہلے انکی طرف سے ۲۷ مئی کے پیسہ اخبار لاہور مین ایک مضمون نکلا تھا جو یہہ ہے۔

"۲۴ مئی کو بعد نماز جمعہ شاہی مسجد مین جو جلسہ مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کی تردید مین منعقد ہوا اس مین حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علیپوری نے اپنے وعظ مین مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ آپ سب لوگ گواہ رہین کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت مر جائیگا"

ahmadimuslim.de

یہی مضمون ثانی الہامی کے مریدون نے اپنے رسالہ المجدد مین اس طرح لکھا کہ:-

علماء کرام کا جو جلسہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور شاہی مسجد مین بعد از نماز جمعہ مرزا قادیانی کے اوہام باطلہ کی تردید کے لئے منعقد ہوا تھا۔ اُس مین آپنے باواز بلند پکارا کہ اور بڑے دعوے سے مرزا کو اس امر کا چیلنج دیا تھا کہ اگر مرزا کو اپنے سچا ہونیکا دعوے ہی تو وہ مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ مین آئے۔ اور جس طرح سے چاہے ہماری ساتھ علمی اور روحانی مقابلہ کرے۔ جس کے لئے ہم مرزا کو پانچہزار روپیہ دینے کے لئے تیار ہین۔ اگر وہ کہے تو ہم مناظرہ و مباہلہ سے پہلے بنک مین روپیہ جمع کرنیکو تیار ہین لیکن ایک دفعہ ہمارے سامنے آکر اپنے دعاوی کی صداقت ثابت کرے مرزا کے لئے پانچہزار کا انعام اس لئے رکھا گیا کہ آنحضرت صلعم کے ساتھ صدیق کی محبت کے ساتھ [illegible] حضرت شاہ صاحب قبلہ نے بطور پیشگوئی یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ مرزا بہت جلد نہایت ہی ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائیگا۔

پھر اسی مضمون کو المجدد نمبر ۶ مین یون لکھا تھا کہ۔

"رسالۂ المجدد نمبر ۵ مین دیکھ سکتے ہین۔ کہ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین عمدۃ العاشقین فرزند ختم المرسلین امام المسلمین قبلہ مومنین مجدد دوران قطب زمان واقف اسرار خفی و جلی حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی صوفی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علیپوری ادام اللہ فیوضہم کی پیشگوئی جو حضور نے ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شاہی مسجد مین اپنے وعظ کے اخیر مین مرزا قادیانی کی نسبت فرمائی تھی کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائیگا۔ یہ جو تھے ہی دن پوری ہوئی یا نہ ہوئی۔ اور تازیانہ نقشبندی روحانی رنگ مین کیا ہی سر ایا دہرا ؟"

ایڈیٹر اہل فقہ (جو ثانی الہامی کے حلقہ بگوشون مین نسٹ نمبر ۳ ہ) نے بھی اخبار اہل فقہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۸ء مین ہیسہ اخبار کے مذکورہ مضمون ہی کا حوالہ دیا تھا۔ لیکن چونکہ ۱۲ جون کے اہل حدیث مین ایک مضمون مدلل نکلا تھا جس کا عنوان تھا پیران نمی پرند مریدان ہمے پرانند اُس مین ثابت کیا گیا تھا کہ اس قسم کے الہامات اور پیشگوئیان قادیانی مشنین کی ساخت اور اس نقش کے مصداق ہین کہ۔

این کرامت ولی ما چہ عجب گربہ شاشید وگفت باران شد

ایسا کہنا کہ فلان شخص جلد مرجائیگا یا ذلت کی موت سے مریگا اپنے اجمال مین بہت کچھ گنجائش رکھتا ہے اس لئے ثانی الہامی کے مریدون نے اس پیشگوئی کو ذرہ کسی قدر معقول پسند بنانے کے لئے ایک اور اشتہار دیا جو ہمارے اس نوٹ لکھنے کا باعث ہوا جس کے مضمون کے اصل فقرات یہ ہین راقم اشتہار مرزا کے قیام لاہور کے کچھ واقعات لکھکر کہتا ہے کہ۔

"اس کے بعد ہر روز مرزا کے جائے قیام کے بالمقابل حضرات علمائے لاہور کیطرف سے ایک جلسہ حضرت شاہ صاحب قبلہ عالم کی سرپرستی مین ساڑھے پانچ بجے شام سے دس بجے تک منعقد ہوتا رہا جس مین مرزا کے عقائد باطلہ کی تردید پبلک کے سامنے کی جاتی رہی۔ اور مرزا کو دعوت دی جاتی رہی۔ اور ہزارون روپیہ کی طمع بھی دیگئی لیکن شقاوت قلبی غالب تھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ۲۵۔۲۶ مئی کی درمیانی رات کو حضرت اقدس نے کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا کہ

"اب تک مرزا یا اُسکا کوئی حواری مقابلہ پر نہین آیا۔ حالانکہ مین اُس کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کرنے اور اُس کے غالب آنے کی صورت مین اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ حسب وعدہ دینے کو تیار رہون۔ اچھا نہین تو دیکھنا چوبیس گھنٹہ کے اندر کیا ہوتا ہے۔"

حضرت یہ فرماکر بیٹھ گئے۔ اور جلسہ حسب معمول برخاست ہوگیا۔ ۲۶ مئی کے دن دو پہر سے پہلے پہلے مرزا کی موت کی خبر مشہور ہوئی تحقیق سے معلوم ہوا کہ رات کو حضرت اقدس نے جس وقت اپنے الفاظ ختم کئے تھے اُس سے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرزا کو ہیضہ کے آثار نظر آنے لگے ۱۲ بجے رات تک مرض کا پورا غلبہ ہوگیا۔ جس مین ۱۰ گھنٹہ مبتلا رہ کر جیسا کہ پیشگوئی سے پیشتر ۲۴ دن ۸ گھنٹہ بعد مرزا ہزارون ارمان سینے مین لئے ہوئے قبر مین سونیکے لئے بالکل تیار ہوگیا۔"

ناظرین! دیکھئے کیسا نکتہ بعد الوقوع بنایا گیا ہے اسی کو کہتے ہین پیران نے پرند مریدان ہمے پرانند۔ ہم پوچھتے ہین اگر ۲۵۔۲۶ کی درمیانی شب کو یہی گول مول پیشگوئی ثانی الہامی نے کی تھی تو کیا وجہ ہے کہ تم لوگون نے آج تک اسکو شائع نہ کیا حالانکہ ۲۶ مئی کو مرزا قادیانی مرا تو ۲۷ کے پیسہ اخبار مین اُس کی موت کی خبر کے ساتھ ہی ۲۲ مئی والی گول مول بے جوڑ پیشگوئی تم

چونکہ آپ [illegible] مرزا کی طرح الہامی [illegible] اقدس تفضیل کا صیغہ ہے کسی کو علم ہے تو سمجھا دے (اہلحدیث)

نوٹ: اہلحدیث [illegible]

لوگون مے شائع کر دی گئی ۲۵-۲۶ مئی والی پیشگوئی کیون چھپا رکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پیشگوئی مکتہ بعد الوقوع سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی علاوہ اسکے یہہ بھی کوئی پیشگوئی قابل فخر ہے کہ دیکھنا جو ہیں گھنٹون مین کیا ہوتا ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پیشگوئی بھی قادیانی مشین مین ڈہلی ہوئی ہے جو محض احمقون کو پہانسنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ لیکن تم لوگ یاد رکھو اہلحدیث کو خدا کے فضل سے الہام شناسی اور تنقید کا پورا ملکہ ہے اس لئے آئندہ کو ذرہ ہوش سے الہامی کی مشین کو چلانا ؎

سنبھل کے رکہیو قدم دشت خار مین مجنون
کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے

اب سنئو اصل واقع ہمارے مکرم برادر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ بھی لاہور کے جلسون مین برابر شریک تھے مولوی صاحب موصوف کا بیان ہے کہ ۲۵-۲۶ کی درمیانی شب کو جلسہ ہوا تہا اوس مین حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے یہہ کہا تہا کہ مینے مرزا کو مباحثہ کی دعوت دی تھی اور ۲۴ گہنٹہ تک جواب نہیں آیا تیک تبدیلیت کی اطلاع ... ۲۴ گہنٹہ ... [illegible] ... کو بطریق بالائی ... لکھ دیا۔

آہ افسوس ہے کہ ان لوگون نے احمقون کے پہانسنے کے کیا کیا جال بنا رکھے ہین بڑا جال آجکل پیری مریدی کا کیا کم تہا کہ اوس پر الہامون اور پیشگوئیون کا ضمیمہ لگایا جاتا ہے پہچ ہے ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش و لے
دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

لیکن وہ صوفی تھے جن کی کتابون مین ہم پڑھتے ہین الکرامات حیض الرجال یعنی کرامتین مردون کا حیض ہین، یعنے جس طرح عورتین حیض کو چھپاتی ہین اسی طرح اللہ کے نیک بندے کرامتون کو چھپاتے تھے کہ کہین نفس مین عجب اور تکبر نہ آجائے۔ آج یہ زمانہ ہے کہ اصل حیض تو جدا ہے مگر مصنوعی سرخی کپڑون پر نہیں بلکہ موہنہ پر لگا کر حیض کا اظہار کیا جاتا ہے الی اللہ المشتکی کمال تو یہہ ہے کہ بڑے بڑے انعامات علمی اور تفضیلی اپنے نام کے ساتھ لگا لئے جاتے ہین وہ القاب دیکہکر اور تو خیر مگر یہ سخت افسوس ہوتا ہے کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبدالقادر جیلانی اور حضرت نقشبند صاحب وغیرہ رحمت اللہ علیہم اجمعین کے لئے بہی کوئی لفظ باقی نہیں چھوڑا۔

اخیر مین ہم بھی ایک وجدانی پیشگوئی کرتے ہین کہ ثانی الہامی کے مرید اور حلقہ بگوش ہمارے جواب کی طرف کی توجہ تو کرین گے مگر یہہ ان سے نہ ہو سکیگا کہ ہماری طرح واقعات صحیحہ پیش کر کے جواب دین ہان برا بہلا کہین گے۔ اور گالیان دے کر اپنے تصوف کا ثبوت دین گے جس کے جواب مین صرف دو حرفہ مضمون کہین گے ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را

مدرسہ باقیات الصالحات

یہہ زنانہ مدرسہ مدت سے کرنول علاقہ مدراس مین جاری ہے اس مین لڑکیون کو دینی تعلیم اور ضروری امور سکہلائے جاتے ہین مگر افسوس ... [illegible]

ڈیرہ غازیخان

[illegible] ... ہین مقامی لحاظ سے اس جگہ ایک چہوٹا سا مدرسہ نہین بلکہ بہت بڑا مدرسہ چاہئے مگر مشکل یہی درپیش ہے جو سب جگہ ہے کہ روپیہ نہین اس لئے اصحاب خیر سے توقع ہے کہ توجہ فرما کر جو کچھ بہیجنا ہو حکیم خیر محمد صاحب سکرٹری ڈیرہ غازیخان کی خدمت مین بہیجین۔

چھاونی ناگپور

مین ایک مختصر سا مدرسہ ہے اُس کی مدرسی کے لئے ایک مدرس کی ضرورت ہے، جو عربی صرف، نحو اور قرآن و حدیث کی تعلیم دے سکتا ہو تعلیم کے علاوہ واعظ خلیق اور متحمل بہی ہو تنخواہ فی الحال مبلغ بیس روپیہ ہوگی پتہ بابو عبدالعزیز کلرک محکمہ نہر گنیپت راؤ چھاونی ناگپور۔

اختلاف شر

مسائل مین اختلاف تو ہوتا ہی چلا آیا ہے اس کو تو کوئی مٹا نہین سکتا سلف سے خلف تک برابر

فتوحات اہلحدیث ۔ چیف کورٹ ہائیکورٹ پنجاب او دھ بنگال اور انگلستان کے فیصلے بحق اہلحدیث قیمت ۴؍ (مع محصول)

الہامات مرزا ۔ مرزا کی پیشگوئیوں کی تردید ۔ قیمت ۵ روپیہ ہر دو نمبر

اختلاف مشہور ہے پھر آجکل کونسی نئی بات پیدا ہو گئی ہے کہ مسلمان چیختے ہیں کہ اختلافی مسائل کا ذکر نہ کرو ۔ وہ نئی بات غور کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ سلف کے زمانہ میں اختلاف مسائل اپنی حد پر رہتا تھا جسکا کسی قدر نقشہ مسدس ذیل سے مشابہ ہے

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا　　　تو بالکل مدار اس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا　　　خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا

یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک اہل علم اپنے خیال کو مع دلیل ظاہر کر دیتا دوسرے کی تسلی ہو جاتی تو قبول کرتا ورنہ وہ اس کی تردید میں دلیل بیان کرتا آئندہ کو مصالحت اور بس ۔ یہ نہ تھا جو آجکل ہے کہ کسی فرعی مسئلہ میں اگر اختلاف ہوا تو اس شاخ کو تنہ تک چیر کر درخت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے کسی مستحب امر میں اختلاف ہے تو باہمی سلام کلام سب موقوف بلکہ ایک دوسرے کے درپے آزار ایک دوسرے پر بہتان لگائیں گے ۔ نقصان پہنچائیں گے ۔ کوئی صلح کو کہے تو ضد کی شکل بنا کر ڈھیلے منہ سے کہیں گے کہ ہماری ناراضگی کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ دینی امر کی وجہ سے ہے فریق مقابل فلاں امر چھوڑ دے تو ہماری صلح ہے حالانکہ جن لوگوں سے حضرت صاحب کی صلح ہے ان میں اس مخالف سے کئی درجہ بڑھکر عیب اور بد اعتقادیاں ہیں ۔ اس کی تازہ نظیر بنگال کا ایک واقعہ ہے کہ گذشتہ ایام میں مجھ سے صید البحر کے متعلق سوال کیا گیا میں نے اپنی ناقص تحقیق لکھدی ۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں اس مسئلہ کے متعلق بہت کچھ نزاع ہو چکی ہے فریقین رسالہ بازی بھی کر چکے ہیں میری تحریر جس فریق کے موافق تھی انہوں نے دوسرے فریق پر سیلا اور بے جا زور ڈالنا شروع کیا حالانکہ مسئلہ بالکل ایک معمولی ہے ۔ سلف سے خلف تک اختلاف چلا آیا کئی لوگ ادھر طرف کئی لوگ اس طرف ۔ ایسے مسائل کو اپنی اندرونی کدورتوں کے نکالنے کا ذریعہ بنانا جتلا رہا ہے کہ ان مسائل میں اختلاف کرنے والے کسی نیک نیتی سے اختلاف نہیں کرتے ۔ میں اس وقت کسی خاص شخص کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ عام طور پر کہتا ہوں میری دلی تمنا ہے کہ لوگ سلف صالحین کے طریق پر چلیں ۔ کہ جس طرح سلف صالحین میں اختلاف مسائل کے ساتھ باہمی میل جول رہتا تھا اسی طرح اختلاف کے ساتھ میل جول رکھیں ۔ اس کا نمونہ آجکل علماء آرہ اور پٹنہ میں مشہور ہے کہ ان میں باہمی مسائل میں اختلاف بھی ہے اور ہونا چاہیئے کیونکہ اختلاف رائے تو علم کا نتیجہ ہے مگر آپس میں سب کا میل ملاپ بدستور برادرانہ ہے پس ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہل حدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی چاہیئے ۔

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ اقتدا ختم ہو چکا ہے اس لئے جو تحریریں پہنچیں گی ہونگی درج نہیں ہوں گی ہاں ہمارے مکرم دوست جناب مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری کی ایک تحریر میعاد سے پہلے کی مگر گم ہو گئی تھی اس کی اطلاع پاکر مولوی صاحب موصوف نے اپنی تحریر دوبارہ بھیجی اس لئے وہ من وجہ میعاد کے اندر ہے لہٰذا حسب وعدہ درج کیجاتی ہے آپ لکھتے ہیں :-

مولانا المکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مذاکرہ علمیہ دربارہ امامت واقتدا پرچہ اہل حدیث ۱۳ ۔ مارچ وغیرہ دیکھنے میں نہ آیا مگر ۲۷ مارچ و ۳ ۔ ۱۰ اپریل دیکھنے میں آیا جس میں بغرض تحقیق آپنے علماء سے استصواب رائے کی ہے جزاک اللہ فی الدارین خیرا ۔ میرے خیال میں مسئلہ ہذا کی کئی صورتیں ہیں اول نجاست ظاہری حکمی مثل جنابت و کپڑہ نجاست آلودہ سے نماز پڑھنا اسکے بھی دو قسم ہیں بعلم خود یا بغیر علم ۔ دوم نجاست باطنی اعتقادیات سے اس کے بھی دو قسم ہیں اول فسق و فجور و اعمال بدعیہ والا امام ہو دوم عقائد کفریہ والا شخص امام ہو ۔ سوم بحالت مجبوری اقسام مذکورہ بالا کے پیچھے اس کی بھی چند صورتیں ہیں اول حکومت و متولی مسجد کی طرف سے ایسا امام مقرر ہے دوم اہل حکومت کی طرف سے تو نہیں مگر متولی مسجد کی طرف سے ہے اور اس کے سوا دو سرا خواندہ وغیرہ قابل امامت کے اس جگہ نہیں تیسرے اور لوگ قابل امامت کے ہیں مگر جماعت کیوجہ سے اس تیسری صورت کے جمیع اقسام میں اقتدا درست ہے بموجب آیت کریمہ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ و آیۃ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى و حدیث ابوذر جس میں امراء کی خبر دے کر آپنے ان کی اقتدائی صلوۃ کو استفسار فرماکر اقتدا کا حکم فرمایا اور بموجب حدیث صلوا خلف کل برو فاجر کے چہارم بغیر علم کے نماز کے کسی شرط یا فرض کو چھوڑنے والے کے پیچھے نماز پڑھنی پس اس چوتھی صورت کے باب میں بخاری وغیرہ میں صریح حدیث مروی ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان

اخطاؤا فلکم وعلیھم رواہ البخاری اس حدیث سے عموماً ائمہ کو مراد لینا و متم تہری کی نماز کو صحیح قرار دینا فن حدیث سے ناواقفیت ہی ہے یعنی ان لکھ دیتا ہے کہ وہ امام عقائد قبیحہ بدعیہ وکفریہ کا معتقد نہیں ہے صحت عقیدہ کے ساتھ نماز پڑھا ہوا ہے پس اگر اس امامت میں ارکان یا شرائط کے ادا میں کمی غفلت سے کی ہے تو اس کا موجب اسپر ہے تم پر نہیں تمہاری نماز صحیح ہوگی محدثین نے اس حدیث کا یہی مطلب سمجھا ہے بخوف طوالت صرف تبویب امام ابن تیمیہ کو ہم نقل کرتے ہین منتقی مین فرماتے ہین باب من اقتدی بمن اخطا بترک شرط او فرض ولم یعلم ۔ اس کے بعد حدیث مذکورہ بخاری کو نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث سے مسئلہ بالخصوص بعید دہ مین بعض علماء کا استدلال تعجب خیز ہے۔ باقی رہی صورت اول و دوم سو صورت اول یعنی نجاست بدن وکپڑہ کے مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں کیونکہ نماز کی صحت و قبولیت کے لئے طہارت شرط ہے وثیابک فطہر والرجز فاھجر اس سے ظاہر ہے کہ امام کی نماز قطعاً نہیں ہوگی یہی کیفیت صورت دوم مین ہے کہ بوجہ عقائد بدعیہ وکفریہ امام کی نماز وغیرہ عند اللہ کچھ مقبول نہیں پس ان دونوں صورتون مین مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا مثل امام کی نماز کے غیر مقبول و مردود ہوگی پس جب جماعت مین امامت کی شرطیت کے فلاسفی اور اس کے اسرار پر غور کیا جاتا ہے اور حدیث شریف اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہ وفدکم فیما بینکم وبین اللہ وغیرہ پر نظر ڈالی جاتی ہے تو یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ امام کے ساتھ مقتدی کی بھی نماز نہیں ہوگی کیونکہ جب امام کی جو سفیر ہے دربار خداوندی مین رسائی نہیں ہوئی تو مقتدی کی کیونکر رسائی ہوگی پس عموماً دربار شاہی کے حضوری مین جو خلعت ملا کرتی ہے اور وہ ان اللہ رحمۃ وقاجی۔ اور المصلی یناجی ربہ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے مشابہت ہے اوس سے یہی ایسے امام و مقتدی کو خلعت قبولیت و رحمت و برکت سے محرومی ہوگی اور محض تقلیداً اور رسماً دائیں وبائیں السلام علیکم کہنا ہوگا اور اسی کی موید ہے حدیث عن سھل بن سعد والی ھریرۃ مرفوعاً الامام ضامن یعنی صلوۃ ھم ضمن صلوۃ صحۃ وفساداً جسکو ترمذی وابن ماجہ وحاکم وغیرہم نے روایت کیا ہے اور یہہ حدیث بھی جو صحیحین وابوداؤد وغیرہ مین مرفوعاً مروی ہے سترۃ الامام سترۃ المصلی اور حدیث ترجمۃ الابواب بخاری منھا قراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کو اور محدثین نے

موقوفاً و مرفوعاً باسانید مختلفہ صحیح ضعیف منقطع مرسل کے روایت کیا ہے یہ سب حدیثین مقتدی و امام کے صحت و فساد نماز تلازمت پر صریح دال ہین فاعتبروا یا اولی الابصار۔

علامہ لکھنوی تعلیق الممجد شرح موطا امام محمد مین تحت حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم فرماتے ہین لان الامام اذا فسدت صلوتہ فسدت صلوۃ المؤتم لان الامام ضامن بصلوۃ المقتدی کما ورد بہ الحدیث فصلوۃ المقتدی مشمولۃ فی صلوۃ الامام وصلوۃ الامام متضمنۃ لھا فصحتھا بصحتھا وفسادھا بفسادھا فاذا صلی الامام جنباً لم تصح صلوتہ لفوات الشرط وھی متضمنۃ لصلوۃ المؤتم فتفسد صلوتہ فاذا علم ذالک یلزم علیہ الاعادۃ انتھی ان حسب تصریح فقہاء و متکلمین فاسق کے دو قسم ہین فاسق معلن اور فاسق غیر معلن فاسق غیر معلن کے پیچھے پڑھنا بلا خلاف جائز سمجھتا ہون اور اس کو حکم مین والصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم براً کان او فاجراً وان عمل الکبائر داخل کرتا ہون باقی شق دوم و صورت دوم مذکورہ کے پیچھے ناجائز سمجھتا ہون۔ راقم محمد عبد الغفور دانا پوری۔

ایڈیٹر۔ اس تحریر مین کوئی نئی بات نہیں جسکا جواب پہلے نہ آچکا ہو ہان اجعلوا ائمتکم خیارکم والی حدیث سے عدم جواز کا یون طور استدلال کہ امام کی نہ ہونے سے مقتدی کی بھی نہ ہوگی عجیب ہے سو جواب یہہ ہے کہ اول تو حدیث صحیح نہیں دوم یہ حدیث وقت انتخاب امام سے تعلق ہے جو متنازعہ فیہ نہیں۔ سوم حدیث مذکور مین صیغہ امر متعلق امام ہے جواز یا عدم جواز صلوۃ کا اس مین کوئی ذکر نہیں چہارم یہ امر استحبابی ہے چنانچہ دوسری ایک روایت مین ہے ان سرکم ان تقبل صلوتکم اور نقیض استحباب موجب بطلان نہیں ہوتی فافہم وتدبر۔

غریب فنڈ

منشی عبد الرحمن امرتسر ۸ عہ
عابد علی نارکوٹ ۔۔ ۱ر

فتوی فنڈ ۔ ۔ ۔ ۲ ۔ ۔ ۔ لغایت سابقہ ۔ ۔ ۔ ۱۲
میزان ۔ ۔ ۔ ۱۵ ۔ ۔ ۔ ایک اخبار بنام محمد غوری دہلی
جاری کیا گیا۔ باقی ۷ عہ

نماز اربعہ:- اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام، عیسائی، ہندو، آریون) کی عبادتون کا مقابلہ۔ قیمت ۶ر منیجر

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُسکی الہامات

صَدَقَ اللّٰہُ تعالیٰ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی

(از مولوی عبد العزیز صاحب تلو سیان ننگشش ضلع گوجرانوالہ)

میں یقیناً کہتا ہوں اور حلفاً بیان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کاذب پیدا ہوئی نے جسقدر الہامات مبشرہ یا منذرہ اپنی زندگانی میں بذریعہ اشتہارات یا کتب شائع کئے وہ سب کے سب جھوٹے نکلے اور کیوں نہ جھوٹے نکلتے جبکہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام مقدس میں فرماتے ہیں۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی یعنی مراد کو نہیں پہونچا جس نے جھوٹ باندھا۔ چنانچہ مرزا صاحب احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے بارہ میں نامراد ہوا اور یہ حسرت دل میں ہی لیکر چلے گئے بہتیرے الہامات سنائے لیکن کوئی پورا نہ ہوا پہلے آپ نے کہا کہ میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ بشارت دی ہے قد زوجنکہا۔ ازاں بعد اُس کے رشتہ داروں کی طرف خطوط اور مکاتیب عاجزانہ طور پر لکھتے رہے کہ میرے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح کر دو چنانچہ وہ سب خطوط کلمہ فضل رحمانی میں چھپکر بہت ناظرین ہو چکی ہیں پھر جب سلطان محمد پٹی والا سے اُسکا نکاح ہو گیا تو آپ نے ایک الہام منذر شائع کر دیا جسکی یہ عبارت تھی ویموت بعلہا الی ثلث سنین یعنی اُسکا خاوند تین سال تک مر جائیگا جب اُسکا خاوند اللہ کے فضل سے تین سال گذار کر خوش و خرم نظر آیا تو پھر لوگوں نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا کہ وہ تو مرا نہیں اب کیا جواب ہے؟ تو آپ نے کہا کہ میں ابھی زندہ ہوں اور احمد بیگ کی لڑکی بھی زندہ ہے کسی وقت نکاح میں آجائیگی اور آپکے مریدوں نے بھی یہی جواب معترضین کو دئے چنانچہ میں نے ایک قصیدہ یا ئیہ تحفہ ہند کے ضمیمہ میں جون کے مہینہ میں طبع کرایا تھا۔ اور یہ اعتراض کیا تھا ؎

چاند دخترِ احمد بہ عقدِ او آمد ✦ کہ بود زوجۂ سلطان مردِ حقانی

تو اس کے جواب میں ایک قصیدہ الحکم اخبار میں شائع ہوا جس میں مجھ مخاطب کرکے لکھا تھا ؎

مسیح و دخترِ احمد چو زندہ اند ہنوز ✦ چرا بعقدِ سماوی از و بحیرانی۔

اب میں اس شاعر سے پوچھتا ہوں کہ اب کیا حیرانی کا موقع نہیں کہ مرزا صاحب تشریف لے گئے اور نکاح میں نہ آئی؟ تو شائد یہ جواب دیدیں کہ جب نکاح آسمان پر پڑھا ہوا ہے تو مرزا صاحب کے گھر میں وہاں جاکر آباد ہوگی۔

مجھ کو مرزائیوں سے سخت تعجب ہے کہ باوجود جھوٹا ہونے مرزا کے اُسکو مورد وحی والہام سمجھتے رہے۔ بلکہ خود مرزا صاحب اپنے آپ کو مسیح ابن مریم علیہ الصلوٰۃ و السلام و امام حسین علیہ السلام سے افضل لکھتے رہے چنانچہ آپنے دافع البلاء میں لکھا تھا کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ ✦ اُس سے بہتر غلام احمد ہے۔

اور اعجاز احمدی میں یہ شعر ہے ؎

دقالوا علی الحسنین فضل نفسہ ✦ اقول نعم واللہ ربی سیظہر

اور بہتیرے اشعار مرزا کی کتابوں میں ہیں جن سے مرزا کی تعلّی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔

علاوہ اس کے قرآن دانی بھی آپ پر ختم تھی قرآن کی آیات کو اپنے اوپر خواہ مخواہ چسپاں کرتے تھے چنانچہ قصہ ذوالقرنین کو اپنے پر لگا دیا۔ دیکھو لکچر ۲ ستمبر جولاہور میں آپنے دیا۔ اُس میں لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے ذوالقرنین کے نام سے قرآن میں پکارا۔ افسوس۔ کیا کفار سائلین نے اسوقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ سلم سے مرزا کی بابت سوال کیا تھا کہ بتاؤ مرزا کون ہوا۔ اور اُسکا قصہ کس طرح سے ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے صیغہ ماضی سے اس قصہ کو بیان کیا۔ سبحان اللہ قرآن دانی مرزا پر ختم تھی۔ جیسا مرزا نے قرآن کو سمجھا۔ آجتک کسی نے اہل علم سے نہیں سمجھا اور ہم دعا کرتے ہیں کہ ایسی سمجھ بھی کسی کو نہ ملے۔ اگر مرزائی لوگ مرزا کی قرآن دانی کی بابت مجھ سے سوال کرینگے تو میں انکی تحریف انکی کتابوں سے نکالکر پیش کرونگا۔ ایک نظیر جو مرزا کی قرآن دانی کی اور یاد آئی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دآبہ کے معنے کبھی آپ نے علماء لوگ ٹھیرائے اور کبھی دآبہ کی تعبیر نبی سے کی اور کبھی طاعون کے کیڑے سے۔ شائد آپکے الہام کرنے والے کو پھر پھر خیال آتا ہوگا۔ کہ شائد یہ معنی صحیح ہونگے یا یہ ہونگے۔ جیسے کسی نے کسی سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے ہو؟ اُس نے کہا گنز۔ اُس نے کہا غلط کہتے ہو۔ اُس نے کہا گنز۔ پھر اُس نے ڈانٹا تو اُس نے کہا کنز۔ سو ایسا ہی مرزا صاحب کے الہام کا حال ہے بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ اُس میں کنز تو صحیح تھا۔ اور اس الہام میں ایک معنی بھی صحیح نہیں۔ والسلام

اطلاع۔ مولوی ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد حسن وغیرہ کی تحریرات متعلقہ موت مرزا

ahmadimuslim.de

دریافت کا جواب

عرض ہو کہ پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ کے صفحہ ۵ پر ایک مضمون جس کی سرخی دریافت ہے میری نظر سے گذرا جسکی بابت خاص مجھ سے بھی دریافت کیا گیا ہے کہ میں بھی پتہ دوں - سو بجواب اس مضمون کے عرض ہے کہ اس جگہ آسنسول میں میرے پاس محمد حسن نامی شخص کوئی سیدہ کل میں نہیں ہے - ہاں البتہ ایک دوسرے نام کا شخص جسکی عمر قریباً ۵۰ یا ۵۵ برس - اور اپنے کو مولوی - فقیر و سیاح و شاہ صاحب عموماً کہلاتے ہیں - پست قد - رنگ گندمی - دراز ریش - اپنے کو رہنے والا ضلع گورکھپور اور نام محمد حسن اور عرصہ چار ماہ سے سیاحت ڈھاکہ و کلکتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر بارادہ واپسی مکان ضلع مذکور مسجد سیدہ کل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور جو عنقریب چند یوم تک چلے بھی جاویں گے -

ظاہرا میرے نزدیک تو انکی بول چال و خیالات مطابق قرآن و حدیث کے ہیں کسی طرح کا نقص نہیں - اور پابند صوم و صلوٰۃ بھی پائے گئے ہیں بلا ور موحد ہیں -

میں جہانتک عرصہ مذکور میں انکو دیکھتا ہوں تو وہ پکے اہلحدیثوں سے کسی فعل میں کم نہیں - جواب میں (حنفیوں وغیرہ سے) یا سوال میں ہر طرح سے پورے ہیں - مزید حالات جو سائل نے دریافت کئے ہیں سو میں ان کے چال چلن کے علاوہ اور کوئی حالات نہیں جانتا - ظاہرا کوئی غلطی نہیں پائی گئی -

مجیب مستری نور دین - مالک سیدہ کل - و مہتمم مدرسہ اسلامیہ سیدہ کل -
و مقام آسنسول ضلع بردوان -

ایک اور لیجئے

جواب سرخی "دریافت" اہلحدیث مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ شاہ محمد حسن صاحب صوفی کامل کی ذات بابرکات کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟ یہ تو اظہر من الشمس ہے آپ کلکتہ وغیرہ اضلاع بنگالہ کی سیاحی کرتے ہوئے آج عرصہ چار ماہ سے آسنسول میں رونق افروز ہیں آپ کی تشریف آوری سے لوگوں کو طرح طرح کی فیضیابیاں نصیب ہو رہی ہیں جس کی کبھی امید بھی نہ کیجا سکتی تھی - ہزارہا مخلوق خدا منہ مانگی مراد پا رہی ہیں - شاہ صاحب موصوف نے تو دعا قبول کرا دینے کے لئے بارگاہ الٰہی سے سارٹیفکٹ حاصل کر لیا ہے - آپ اس بات میں بڑے دعوے کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ میں دعا کروں اور قبول نہ ہو؟

بعض مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ آپ دعا کرتے کرتے کچھ ایسے دور نکل جاتے ہیں کہ نماز جمعہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے علیٰ ہذا القیاس اور دقتوں کا بھی اندازہ اسی پر بہت آسانی سے ہو سکتا ہے - صوفی صاحب کا بیان ہے کہ میں کئی شخصوں کا دعا کیا اور وہ قبول بھی ہو گیا جس میں نورالدین صاحب کا بھی نام بیان کیا جاتا ہے - شاہ صاحب کو اب لوگوں کو معتقد بنانے کا اچھا موقعہ ہاتھ لگا ہے - والسلام

مجیب عبدالرحمان چپراسی - آسنسول دوکان پارچون

سیٹھ حاجی ہارون کا شکریہ

ہم مسلمانان جبل پور پر جناب حاجی ہارون برادرس ساکن کراچی وارد حال جبلپور نے جو احسان کیا - وہ اس قابل ہے کہ ہم ساکنان جبل پور فرداً فرداً انکا شکریہ ادا کریں مگر چونکہ یہ امر دقت طلب ہے اس لئے یہی مناسب معلوم ہوا کہ بذریعہ اخبار جمیع اہل اسلام کی جانب سے شکریہ ادا کیا جائے - شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر رانی تالاب ہے اسکے کنارہ اہل اسلام کے ہر دو فریق یعنی اہلحدیث و اہل حنفیہ کی دو بڑی عیدگاہیں ہیں نیز شہر کے ایک بڑے حصہ کی قبرستان ہے - ان تین مقامات کی وجہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایسی حالت میں مسلمانوں کو اس تالاب کی کتنی بڑی ضرورت ہوتی ہوگی - باوجود ایسی بڑی ضرورت کے اس میں کہیں گھاٹ نہ تھا - مدت ہائے دراز سے وضو وغیرہ کیواسطے سخت تکلیف ہوتی تھی - عیدین کے موقعہ پر مسلمان اپنے پاکیزہ کپڑے پہنے ہوئے کنارہ تالاب گشت کرتے کہ کہیں ایسی جگہ ملجاتی کہ ہم کیچڑ سے اپنے کپڑے بچا کر وضو کر لیتے جب کبھی کسی نماز کا وقت آجاتا تو اس تکلیف کیوجہ سے بہت کم اشخاص وضو کر کے نماز فریضہ وقت پر ادا کرتے - اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ دولت ہارون سیٹھ کے نصیب میں لکھی تھی کہ جنہوں نے یہ نیکی حاصل کی - اب جب ہم اس شاندار ہارون گھاٹ کی سیڑھیوں پر بیٹھکر تالاب کا پانی لیتے ہیں بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے پروردگار جس شخص نے ہماری سالہا سال کی تکلیف دور کی تو بھی اسکی ہمیشہ کی تکلیف دور کر دارین میں اسکا بدلہ دے - چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد موجود ہے الدال علی الخیر کفاعلہ نیز من لم یشکر الناس لم یشکر

الحمد للہ ہارون شکریہ کے ساتھ ہی ساتھ جناب شمس العلماء محمد امین صاحب ڈسٹرکٹ جج صاحب اور جناب ڈاکٹر جہانگیر خان صاحب اور جناب منشی محمد جان صاحب تحصیلدار کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنکی تحریک سے سیٹھ صاحب نے یہ گھاٹ ... اعلیٰ حضرت بھی اس دعا میں شریک ہے - ایڈیٹر

فتاوے

س نمبر ۲۲۳- زید کی بیوی باخلاق اور با اسلام ہے مگر بوجہ چند نا فرمانیوں کے زید بہت تنگ ہو گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور وہ مہر دیکر طلاق دینا چاہتا ہے۔ ایسی حالت مین زید کو طلاق دینا جائز ہے یا نہین ؟

ج نمبر ۲۲۳- جائز ہے لیکن بحکم ابغض الحلال الی اللہ الطلاق خدا کے نزدیک ناپسند ہے۔

س نمبر ۲۲۴- زید کی بیوی باخلاق اور با اسلام ہے۔ اور بدصورت ہو بوجہ بدصورتی کے زید کو بہت ناپسند ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھنا بھی نہین چاہتا ہے اور زید مہر دیکر طلاق دینا چاہتا ہے ایسی حالت مین زید کو طلاق دینا جائز ہے یا نہین !

ج نمبر ۲۲۴- جائز ہے لیکن بحکم عَسٰی اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا نباہ کرنا اچھا ہے۔

س نمبر ۲۲۵- زید نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ بعد دو تین برس کے زید اپنی بیوی کو نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ زید کو بہت سمجھایا جاتا ہے کہ اپنی بیوی کو رکھو یا طلاق دو۔ مگر زید نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور اس عورت نے خلع کے واسطے سردار دو (؟) کے پاس بھی درخواست کی سرداروں نے زید کو طلاق دینے کے واسطے کہا۔ مگر زید کسی صورت سے طلاق نہین دیتا ہے ایسی حالت کو عرصہ دس بارہ سال کا ہو گیا۔ اب ایسی حالت مین وہ عورت کیا کر سکتی ہے۔ بغیر خلع کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہین۔ یا اس کے خلع کرانے کی کوئی صورت ہے ؟-

ج نمبر ۲۲۵- ایسے ظالم کا علاج یہی ہے کہ موجودہ قانون کے مطابق ڈسٹرکٹ جج کی عدالت مین فسخ نکاح کی درخواست دیکر فیصلہ کرایا جائے

س نمبر ۲۲۶- عن ابن عباس ان امرأۃ ثابت ابن قیس اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما اعتب علی ثابت فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام تعنی بغضہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ فقالت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ اخرجہا البخاری (سوال) ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام کا کیا مطلب ہے ؟-

ج نمبر ۲۲۶ اس کا خاوند بدشکل تھا بدشکلی اور خوبصورتی چونکہ بحکم هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ خدا کی طرف سے ہے پس کسی بدشکل سے بغض رکھنا دراصل خالق تک بداعتقادی پہونچاتا ہے اس لئے عورت مذکورہ نے اس کراہیت کو کفر سے تعبیر کیا چنانچہ دوسری روایت مین یہ الفاظ ہین۔ لولا مخافۃ اللہ اذا دخل علی لبسقت فی وجہہ یعنی مجھے خدا کا خوف مانع نہ ہوتا تو جب وہ میرے پاس آتا ہے مین اُس کے منہ پر تہوک دوں۔

س نمبر ۲۲۷- مومن مرد مشرک عورت سے اور مومن عورت مشرک مرد سے نکاح جائز ہے یا نہین ؟

ج نمبر ۲۲۷- مومن مرد کا مشرک عورت سے اور مومن عورت کا مشرک مرد سے نکاح جائز نہین وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ۔ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا۔ مشرک سے مراد یہان وہ لوگ ہین جو اسلام سے منکر ہو کر شرک کرتے ہین جو لوگ کلمۂ اسلام کے قائل ہو کر شرک کرتے ہین گو فعل انکا تو شرک ہے مگر نکاح ان سے جائز ہے۔

س نمبر ۲۲۸- مومن مرد مشرک عورت سے نکاح کرے اس خیال سے کہ عورت کو گھر لا کر دیندار کر لین گے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہین ؟

ج نمبر ۲۲۸- منکر اسلام مشرک کے ساتھ کسی نیت سے بھی نکاح جائز نہین اور مسلمان مشرک کے ساتھ نیک نیتی سے جائز ہے۔

س نمبر ۲۲۹- سورۃ الانبیاء رکوع ۲ آیت لَوْ أَرَدْنَا أَن نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنَاهُ مِن لَّدُنَّا إِن كُنَّا فَاعِلِينَ کا کیا مطلب ہے ؟

ج نمبر ۲۲۹- آیت مرقومہ کا مطلب یہ ہے کہ بے دین لوگ دنیا کے اتنے بڑے ڈہانچ کو محض کہیل اور تماشہ جانتے ہین جس کا انجام اسپر پہنچتا ہے کہ خدا نے گویا اس کو اپنے لئے ایک کہیل تماشہ بنایا ہے اسکا جواب اس آیت مین دیا ہے کہ خدا اگر کہیل بناتا تو ایسی بناتا کہ بس اُس کے پاس ہی ہوتی اتنے بڑے ڈہانچ کی ضرورت نہ ہوتی جس مین روزانہ ہزاروں قتل وخون ہو رہے ہین لاکہوں آدمی لاکہوں پر مظالم کر رہے ہین کروڑہا قانون سے مقرر ہو رہے ہین۔ پہر ہر ایک کو نیک و بد اعمال کا بدلہ ملتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا محض کہیل اور تماشہ نہین ۔ ہے (داخل غریب فنڈ ؏)

(اطلاع فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہین (ابو الوفا)

جمال قرآن - توریت انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ قیمت ۳ (دفتر اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مدرسہ نعمانیہ دہلی کا جلسہ دستار بندی حسب دستور ۹۔ اگست کو ہوگا۔

چودہری نتھو ساکن سوضع او ٹھیان ضلع امرتسر کا نوجوان لڑکا شیر محمد مرگیا۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کیگئی ہے اللھم اغفرلہٗ

مولوی عبدالستار حسن ولد مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج نے ایک بڑا دو ورقہ فتوی بمواہیر علما در بارہ منع رسوم قبیحہ شائع کرکے مسلمانوں پر احسان کیا ہے جو مولوی صاحب سے پتہ مذکور پر مفت ملتا ہے۔

سیوان ضلع سارن میں آریوں نے کچھہ مذہبی شور اٹھایا تہا۔ مگر مولوی ظہیرالدین صاحب کی تقریرات سے دب گیا (نامہ نگار)

بعض شیعہ ہمدردان قوم شاہ ایران کو جس نے ایرانی پارلیمنٹ کو توڑ کر بڑے بڑے علماء اور قومی لیڈروں کو مروا دیا ہے یزید ثانی کا خطاب دے رہے ہیں۔

پنجاب بلکہ کل ہندوستان میں امسال بارشیں خوب ہوئیں۔ (شاید مرزا صاحب قادیانی کے مرنے کا نتیجہ ہے)

ہوتی لال ورما کو جس نے اخبار بندے ماترم میں ایک مفسدانہ مضمون بھیجا تھا سشن جج علیگڈھ نے ۷ سال جلاوطنی کی سزا دی۔

ڈیرہ غازیخان کی طرف دریائے سندھ نے اپنا رُخ کرلیا۔ دو بند ٹوٹ کر بہ گئے۔ قیدی اور خزانہ دوسری جگہ بھیجد ئے گئے۔ اگر یہی حال رہا تو تمام شہر غرق ہو جائیگا۔ باشندے بہاگ رہے ہیں (خدا مہربانی کرے)

بنگالی خودی رام بوس کی سزاے موت کے حکم میں جسنے بمب کا گولہ مارا تہا۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر نے ترمیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے اب اُس نے حضور وائسرائے اور ملک معظم قیصر ہند سے اپیل کرکے رحم کی درخواست کی ہے۔

بابو بپن چندر پال نے کلکتہ میں مسٹر تلک اور چید مبرم پلے کی ہمدردی کے جلسے میں سخت پُرجوش تقریر کی۔ سامعین کو کہا کہ دو نوکی سزا یابی پر سالانہ ماتم کریں۔ ان کے قید ہونے کے دن کو قومی تہوار بنانا چاہئے۔

پارلیمنٹ میں ڈاکٹر رودرفورڈ نے سفارش کی کہ وزیر ہند مسٹر تلک کی کچھہ سزا معاف کردیں۔ وزیر ہند کی طرف سے جواب دیا گیا کہ یہ بات ناممکن ہے۔ گورنمنٹ نے خود ہی مقدمہ چلایا۔ اب وہ کیسے سفارش کرسکتی ہے (یہ بھی کچھہ مشکل ہے)

برٹش پارلیمنٹ میں انگلستان کے وزیر خارجہ نے ترکی میں پارلیمنٹ کی تقرری کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اگر یہ رعائت تمام ترکی سلطنت پر حاوی ہوگی تو مقدونیہ کا جھگڑا اٹھ جائیگا۔ (صرف زبانی)

ہانگ کانگ میں ہوا کا سخت طوفان آیا۔ جس سے جہازوں کو بڑا نقصان پہونچا۔ 'ینگ کنگ' نام ایک چینی جہاز معہ ۳۰۰ مسافروں کے غرق ہوگیا۔ انگریزی تباہ کن جنگی جہاز 'موھننگ' نام ریتی پر چڑھ گیا۔ ساحل چین پر سمندر کے اس سخت تلاطم سے کانٹن میں کشتیوں کے الٹ جانے سے ہزاروں چینی سمندر میں ڈوب گئے۔

ریاست فریدکوٹ نے پنجاب کے قحط فنڈ میں دس ہزار روپے ارسال کئے

بارش خاطر خواہ ہورہی ہے اس لئے الہ آباد اور متہرا میں قحط کے امدادی کام بند کردئے گئے۔

۲۸ جولائی کو سلطان المعظم نے شیخ الاسلام کے روبرو جدید ترکی آئین کی وفادارانہ طور پر پابندی کرنے کے لئے قران شریف اٹھا کر قسم کھائی قسطنطنیہ کی حالت بالکل بدل گئی۔ اخبارات۔ رسالے اور وطن دوستی کے مضامین بیچنے والے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر سمت حب الوطنی کی تقریروں کا زور ہے۔ وزیر اعظم نے ۲۸ جولائی کو باب عالی کے سامنے ایک بڑے مجمع کے روبرو تقریر کی اور لوگوں کو مشورہ دیا کہ خوشی کے منانے میں بھی اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور اُن کو مطلع کیا کہ سلطان المعظم تمہاری حب الوطنی کے جذبات سے بہت خوش ہیں۔

مسٹر تلک ابتک احمد آباد میں ہیں اور کال کا سزا یافتہ اڈیٹر بھی

قیصر جرمن نے فرید پاشا سابق وزیر اعظم ترکی کو بغداد ریلوے کی ترتیب میں سیاہ عقاب کا نشان مرحمت کیا۔

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی تجویز کرتے ہیں کہ دارالعلوم ندوہ میں چند ایسے لائق مولویوں کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے جو سنسکرت اور بھاشو میں فارغ التحصیل ہوں اور اون مولویوں سے اشاعت اسلام کا کام لیا جاوے (غنیمت ہے توجہ تو ہوئی مگر یہ خیال تو فرمائیے کہ توجہ ہوتے ہی ایسے طیار شدہ کہاں سے ملجائینگے)

ahmadimuslim.de

علم خیرات

فیض بخش سکیم

اشتہار ہذا کے پہنچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزان یعنی ایک روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو ۱۴ فی روپیہ کتب اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مندرجہ ذیل کتب کل ہو کر فروخت ہو رہی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حمائل نفیس مجلد	ے	حروف مختلف	ا ر ۲ ر
نجوم الفرقان	للعہ	مترجم بلا جلد۔ مجلد	۳ ر ۴ ر
ترجمۃ القرآن	ے	دو جہان کی سیر	عہ
لغات القرآن	عہ	سمندر کی سیر دو حصے	ے
تفسیر اتقان	ے	پاتال کی سیر	عہ
شرح فصوص الحکم عربی	للعہ	رینوئی	۸ ر
ترجمہ اردو انسان کامل	للعہ	روح لیپلے	ے
سیپارہ الم حبلی کشادہ			

مفصل فہرست طلب کر دیکھئے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگو لیجئے

ملنے کا پتہ

منیجر فیض بخش پریس فیروزپور شہر

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اسکے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول عہ، جلد دوم عہ، جلد سوم عہ، جلد چہارم عہ، جلد پنجم عہ، پانچوں کی قیمت عہ

نماز اربعہ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام۔ عیسائی۔ ہندو۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ۔ ۲ ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے ۲ ر

حق پرکاش آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن پر شروع سے اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸ ر

تقلیب الاسلام جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور آریہ دو ہزار سوال، نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۸ ر جلد دوم قیمت ۱۰ ر جلد سوم قیمت ۵ ر جلد چہارم قیمت ۵ ر چاروں کے خریدار کو عہ ر

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۲ ر

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد مطلب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ ر

المشتہر
منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرتسر

AMRITSAR AUG 08

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار
اہل حدیث

جو ہوئے تابع مصطفےٰ کی نشان ✣ سنت پیغمبر کی کا قول و کردار ✣ بس اہل حدیث کا بیان ✣ ہماری آن و ہم و خطا کا ✣

جلد ۵ نمبر ۱۶

امرتسر مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۰۸ع یوم الجمعہ

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداروں سے ...

پیشگی شش ماہی ...

غیر ممالک والوں سے سالانہ ... شلنگ

ششماہی ... شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیں

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو باہمی تعلقات کی تجدید اشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

نذر لغیر اللہ

نصیحت ہے کہ سچی سن لو اس سے رہ کر ناحق پیار حیلے میں

بدت ہوئی بعض احباب نے آیت مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی تشریح او تفسیر مع تردید مخالف رائے کے دریافت کی تھی مگر بعض دیگر ضروری مضامین کی وجہ سے ادھر توجہ نہ ہو سکی۔ اتنے میں ایک رسالہ قلمی اظہار السرور فی حل الذبائح المنذورۃ لاہل القبور میری نظر سے گذرا جس میں فاضل مصنف نے بہت زور لگا کر اپنا مدعا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یہ بات کہ کسی مصنف کا خیال ہمارے خیال سے مخالف ہے کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہو سکتا ہے کہ تمام اہل علم ایک ہی ... تعجب ہے کہ فاضل مصنف نے رسالہ مذکورہ کے دیباچہ میں اپنے نام کے ساتھ مقلد ابی حنیفہ بھی لکھا ہے باوجود حنفی ہونے کے اصول حنفیہ کی خلاف ورزی کی ہے اصول فقہ کو ملحوظ رکھ کر اس آیت میں نزاع ہی نہیں ہو سکتی اس لئے

ہم اس مضمون میں ان ہی اصول سے کام لیں گے۔ آیت مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے معنے ہیں کہ جو چیز کسی غیر اللہ کے نام سے نامزد کی جائے وہ حرام ہے۔ اس ترجمہ میں تحقیق طلب تین لفظ ہیں۔ (ما) اور (أُهِلَّ) اور (لِغَيْرِ اللّٰهِ) ما کی بابت علماء اصول کا حکم ہے کہ یہ عام ہے۔ اصول شاشی میں ما کے عموم کو اس نص سے ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی کو یوں کہے کہ۔ ان کان ما فی بطنک غلاما فانت حرۃ یعنے جو کچھ تیرے پیٹ میں ہو اگر لڑکا ہے تو وہ اس کے جننے سے تو آزاد ہو گی۔ اس کہنے کے بعد وہ لونڈی اسی حمل سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنے۔ تو علماء اصول کہتے ہیں وہ لونڈی آزاد نہ ہو گی کیونکہ ما کا لفظ اس سب مواد کو شامل تھا جو لونڈی کے حمل میں بچہ بننے کی قابلیت رکھتا تھا حالانکہ وہ دو حصہ ہو کر ایک لڑکا بنا اور ایک لڑکی۔

نور الانوار کے الفاظ یہ ہیں فان قال لامتہ ان کان ما فی بطنک غلاما فانت حرۃ فولدت غلاما وجاریۃ لم تعتق تفریع لکون کلمۃ ما

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت ... (منیجر اہلحدیث)

علامة لان المعنى حينئذ ان كان جميع ما في بطنك غلاما فانت حرة ولم يكن كذالك بل كان بعض ما في بطنها غلاما وبعضه جارية فلم يوجد الشرط۔

ان حوالجات سے ثابت ہوا کہ ما کا لفظ عام ہے جو اپنے تمام مسمیات پر شامل ہے مطلق نہیں جیسا کہ مصنف ممدوح نے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے۔ مطلق اور عام میں جو فرق ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں العام يوجب الحكم فيما يتناوله قطعا (نور الانوار) حكم المطلق ان يكون الاتى باى فرد كان آتيا بالمامور به (اصول)

پس ما جو اپنے مفہوم میں عام ہے اس کو مطلق کہنا کسی طرح صحیح نہیں۔

بیان بالا سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو ما کا عموم دوئم عموم کا حکم کہ وہ حنفیہ کے نزدیک یا کم از کم جمہور حنفیہ کے نزدیک قطعی ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ علماء اصول حنفیہ نے عام کو یہانتک زور دار مانا ہے کہ صحیح حدیث سے بھی اس کی تخصیص کے قائل نہیں ہوئے چنانچہ اصول شاشی میں ہے کہ اگر عام قرآن اور حدیث نبوی میں تعارض ہو تو تطبیق کی کوشش کی جائے اور اگر کسی طرح سے تطبیق نہ ہو سکے تو بوجہ ترک الخبر حدیث کو چھوڑ دیا جائے۔

تحقیق: ما کے بعد اہل کا لفظ ہے۔ اہلال کے معنی ہیں آواز بلند کرنا میں شعر ہے ۔

اهل بالملا استهل بجوته   حسان الوجوه لينات الانامل

مگر احکام شرعیہ میں آواز بلند کرنا ضروری نہیں بلکہ دل کے ارادہ پر مدار ہے۔ لكن يؤاخذكم بما كسبت قلوبكم و انما الاعمال بالنيات پس مراد شرعی کے یہ ہوئی کہ جو چیز غیر اللہ کے نام پر مقرر کیجائے وہ حرام ہو۔

اہل کے بعد غیر اللہ کی تحقیق ہے۔ اس تحقیق سے یہ مطلب نہیں کہ اس مرکب لفظی یا اس کے اجزاء کی تفصیل کیجائے بلکہ غیر اللہ کی طرف نسبت کی تحقیق منظور ہے۔ کیونکہ بہت لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب کسی غیر اللہ کے نام سے چیز حرام ہو جاتی ہے تو تم لوگ جو کہتے ہو میری روٹی یا میری بیوی یا میرا گھر تو یہ سب چیزیں حرام ہو گئیں؟ اس لئے ضروری ہے کہ اس نسبت کی تحقیق بھی کیجائے۔ پس غور سے سنئے اضافت کسی چیز کی دوسری کی طرف کئی وجہ سے ہوتی ہے جزو کی کل کیطرف اور کل کی جزو کیطرف جیسے میرا ہاتھ وغیرہ

ملوک کی مالک کی طرف۔ مصنوع کی صانع کیطرف جیسے میرا مکان، میری روٹی میری بیوی، لا زمیں کا چاقو وغیرہ اس قسم کی سب اضافتیں جائز ہیں اور قرآن شریف میں بندوں کے حق میں مستعمل ہیں لیکن ان کے علاوہ ایک اضافت اور ہے جس کی بابت قرآن شریف میں ما اهل به لغير الله فرمایا ہے اسکا نشان بھی قرآن مجید ہی سے ملتا ہے۔

قرآن مجید میں عرب کے مشرکوں کا رویہ ان لفظوں میں بیان ہے۔

وجعلوا لله مما ذرأ من الحرث والانعام نصيبا فقالوا هذا لله بزعمهم وهذا لشركائنا فما كان لشركائهم فلا يصل الى الله وما كان لله فهو يصل الى شركائهم ساء ما يحكمون (پ ۸)

یعنے مشرک اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے مقرر کر کے اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ایک حصہ ہمارے شریکوں (مصنوعی معبودوں) کا پھر جو حصہ اُن کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ اللہ کے حصہ کی طرف نہیں پہنچ سکتا اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ اُن کے شریکوں کی طرف چلا جائے تو کچھ حرج نہیں۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مشرکوں کے فعل پر دو دفعہ لام کا استعمال کیا ہے یعنی لله اور لشركائنا یعنی اس آیت کو ہم آیت ما اهل لغير الله کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کا مطلب ایک ہے یعنے جس طرح سے کسی چیز کو بطور تقرب اور بطور قبولیت خدا کی طرف منسوب کیا جائے اسی طرح اسی کو غیر اللہ کے نام سے منسوب کی جائے یعنی اُس غیر کی نذر معینہ کو قبول کر کے بدلہ دینے والا یا نفع پہونچانے والا یا بلا ٹالنے والا سمجھا جائے تو وہ چیز حرام ہے۔ اب اس تحقیق کے بعد ہم اصل مطلب پر آتے ہیں کہ آیت میں لفظ ما ہے جو بحکم اصول فقہ عام ہے اور جاندار غیر جاندار سب کو شامل ہے۔

اب غور طلب بات اتنی ہے کہ ہم جو تفسیر اس آیت کی کرتے اور سمجھتے ہیں بلحاظ الفاظ وہ صحیح ہے یا جو ہمارے مخاطب تفسیر کرتے ہیں وہ صحیح ہے ہماری تفسیر میں ما کا لفظ اپنے عموم پر رہتا ہے اور ہمارے مخاطبوں کی تفسیر سے وہ صرف جانوروں سے مخصوص ہو جاتا ہے کیونکہ ہم تو یہ معنے کرتے ہیں کہ جو چیز غیر اللہ کے نام سے (بہ نیت مذکورہ) نامزد کی جائے خواہ بکرا بکری ہو یا روٹی کپڑا ہو سب حرام ہے اور ما کا لفظ بھی یہی چاہتا ہے مگر ہمارے مخاطب علماء خصوصاً فاضل موصوف مصنف رسالہ اظہار السرور اس کے

ستے ذبح سہہ کہتے ہیں حالانکہ علماء حنفیہ کے اصول سے عموم قرآنی کی تخصیص حدیث صحیح سے بھی جایز نہیں۔ معلوم نہیں اس آیت کی تفسیر میں حدیث سے بھی بالاتر کونسی قوی دلیل اُن کو ملی ہو کہ اُس کی وجہ سے عموم قرآنی کی تخصیص کو جایز رکھا جاتا ہے۔ بجز اقوال الرجال کے کہ فلان مفسر نے یوں کہا ہے فلان مفسر نے یہ لکھا ہے الی اللہ المشتکی۔ او جناب کہیں اصول میں بھی لکھا ہے کہ عموم قرآنی کی تخصیص حدیث سے تو جائز نہیں مگر مفسرین کے قول سے ہو جائیگی ہے تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ۔

عام شکایت اس موقع پر ہمارا رونے کا مقام ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ذرا اپنا آہ و بکا اپنے ناظرین تک بھی پہنچا دین شاید کوئی ان میں رحمدل ہو کر ہمارے گریہ و بکا پر متوجہ ہو۔

رونے کی وجہ یہہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں آجکل یہ ایک عام دستور ہو رہا ہے جسکو بلا اہل قحط علم کہنا چاہئے کہ عوام تو عوام خواص بھی جب کسی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تشریح کرینگے تو انکا مبلغ علم بس اتنا ہی ہم کو بتلاتا ہے کہ فلان مفسر نے ایسا لکھا ہے اہذا یہی صحیح ہے اور جو اُس کے خلاف ہو وہ غلط ہے اور اُس کا قائل کافر ہے جہنمی ہے ابو جہل ہے دجال ہے بلکہ شیطان ہو حالانکہ یہ طریقہ تحقیق نہ تو خدا نے ہم کو سکھایا ہے نہ رسول نے نہ ائمہ سلف نے بحالیکہ ہم انکی مستند اہل تفسیرون میں صحابہ میں اختلاف پاتے ہیں صحابہ کے بعد تابعین آپس میں مختلف ہین پھر لطف یہہ ہو کہ ایک تابعی اپنے استاد صحابی سے ایک معنی نقل کرتا ہے مگر اپنی طرف سے کچھہ اور کہتا ہے تبع تابعی کے خلاف کہتا ہو غرض کہ کسی امام یا مجتہد نے اہل علم کے سامنے طریقہ تحقیق یہہ پیش نہیں کیا کہ اپنے سے سابقین مفسرین یا شارحین کی رائے پر کل مدار کار ٹھیراؤ اس جگہ یہ سب کچھہ ہمارے زمانہ کی شومئی قسمت کا نتیجہ ہو۔

ہان اس جگہ سوال ہوسکتا ہے کہ اسکے علاوہ تحقیق کا کونسا طریقہ برتنا چاہئے۔

تو اس کا جواب بہت آسان ہے۔ ہمارا بتلایا ہوا نہیں بلکہ خود خداوند ذو الجلال والاکرام کا ارشاد ہو إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنے ہم (خدا) نے قرآن مجید کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا ہے کہ تم سمجھو۔ اس آیت اور اس جیسی اور کئی ایک آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کا صحیح مطلب وہی ہے جو عربی زبان کے قواعد سے مطابق ہے خواہ اس کا قایل سابقین میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ او جو تفسیر عربی زبان کے خلاف ہوگی وہ غلط ہوگی خواہ اس کا قایل کسی باشد

عربی زبان کے قواعد جاننے کے لئے کم از کم پانچ علموں کی ضرورت ہے۔ لغت صرف نحو۔ علم معانی۔ علم اصول۔ ہان یہ بھی ضروری ہے کہ ان علوم کی مدد حاصل کرنیکے بعد اصل مفسر قرآن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی تفسیر پر بھی غور کیا جائے اگر وہ مخالف ہے تو اُس کا لحاظ بہت ضروری ہے جس طرح ہو سکے دونون میں تطبیق دی جائے بمفصل کے لئے ہمارا رسالہ آیات متشابہات ملاحظہ ہو۔

فاضل مصنف نے جو تفسیرون سے اقوال نقل کئے ہیں وہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہم اس طرح حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ اثبات دعوی یا دلائل کے محض مصنفون کے اقوال نقل کئے جائیں بلکہ ہمارا طریق باتباع سلف یہہ ہے کہ اپنے دعوی کو اوس دعوی کی دلیل سے ثابت کرکے مصنفین کے اقوال تائید میں ہون تو نقل کر دیئے نہون تو ہم اُس کو نقاح نہیں سمجھتے۔ بعض مفسرین نے جو مَا أُهِلَّ کی تفسیر ماخذ بحر سے کی ہے یا اوس زمانہ کی رسم و رواج کا اظہار ہو۔ اصل مصداق آیت بتلانا مقصود نہیں۔ فافہم

ہماری اس تحقیق سے دوسری آیت کے معنے بھی حل ہوگئے جس میں ذکر ہے کُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ یعنے جن چیزون پر اللہ کا نام لیا جائے اُنکو کھا لیا کرو اس آیت میں بھی مَا کا لفظ ہے جسکا عموم ہم ثابت کر آئے ہیں۔ لیکن غور طلب بات یہہ ہے کہ اس لفظ مَا کا شمول کن کن اشیاء پر ہے یعنی حلال و حرام سب پر یا صرف حلال اشیاء پر۔ کچھہ شک نہیں کہ کوئی بھی مسلمان پہلی صورت اختیار نہ کریگا بلکہ یہی جواب دیگا کہ صرف حلال اشیاء ہی مراد ہیں۔ اور جہین تو پس لغیما الوفاق وحبذا الاتفاق ہم بھی کہتے ہیں کہ جن حلال چیزوں پر اللہ کا نام لیا جاوے اُس کو کہا لیا کرو مگر مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ تو مثل خنزیر ایک ہی مقام پر حرام کی گئی ہے۔ پھر اس آیت کا شمول اُس کو کیونکر ہوا۔

افسوس اخبار کے کالم اس سے زیادہ تفصیل کی اجازت نہیں دیتے ورنہ فیہ کفایۃ للطالبین وان کان عجالۃ للمجادلین۔

النجم:- یہ ایک زبردست اخبار شیعون کے مقابلہ میں لکھنؤ سے مہینے میں چار دفعہ نکلتا ہے اسکے زبردست مضامین نے شیعی دنیا میں ہلچل ڈالدی ہے اہل سنت کے لئے مضبوط ڈھال ہے۔ علاوہ اخباری مضامین کے کسی مستند کتاب کا ترجمہ بھی اسمین چھپتا رہتا ہے حجم ۲۴ صفحہ با این ہمہ سالانہ قیمت چار روپیہ (للعم)۔ پتہ (مولوی) عبد الشکور لکھنؤ۔ عمدۃ المطابع۔

شہادۃ القرآن حیات مسیح کے متعلق مرزا قادیانی کی تردید قیمت ۶/ (منیجر اہل حدیث امرتسر)

سوامی درشنانند پر کفر کا فتوےٰ

یا نکک اللہ نیا متی انت مقصر
علی المرء حتی لا یکون لہ ضد

عربی شاعر متنبی نے اس شعر میں ایک عام اصول تبلایا ہے کہ کیتی دنیا کا یہ عام قاعدہ ہے جس میں کبھی بھی اس نے کمی نہیں کی کہ جہاں کوئی آزاد روشن خیال پیدا ہوا دنیا اس کے دشمن پیدا کر دیتی ہے - ہمارے دوست سوامی درشنانند گو آریہ میں اور دو پہر کے بڑے مباحثہ میں ہمارے مقابل بھی مہاراج براجمان تھے - مگر انصاف یہ ہے کہ بہت سے آریوں سے اچھے ہیں - اگر اپنی رائے سے مباحثہ کریں تو نسبتاً دل آزار الفاظ بھی استعمال نہیں کرتے یا کم کرتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ آپ جو کچھ کرتے ہیں دل سے اسی کو اچھا جان کر کرتے ہیں آپ ایک اچھے دوکاندار اور معقول آمدنی کا ذریعہ رکھتے تھے مگر دہرم کے پریم میں سب کچھ چھوڑ کر سادہو ہو گئے چونکہ آپ نے خود دنیا کو لات ماری ہے اس لئے ان کی طبیعت بھلا کب گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی اور شخص خصوصاً مذہبی رہبت والا آدمی کسی دنیاوی دہندہ میں پہنسے یا اوروں کو پہنسانے کی کوشش کرے اس لئے آپ آریوں کی ان کوششوں کے برخلاف رہتے ہیں جو ایسے علوم (انگریزی ہوں یا سنسکرت) پڑھا دیں جن سے دہرم کی ترقی کے بجائے دنیاوی ترقی ہو سکے (کل) سوامی جی کے مورد عتاب خاصکر لالہ منشی رام جی جالندہری اور ان کا گرو کل کانگڑی ہو رہے ہے - سوامی کے اخبار جہاں دیالہ میں عموماً لالہ صاحب جی اور ان کے ماتحتوں کی اور گرو کل کی خرابیاں شائع ہوتی ہیں انہی حصے میں سوامی جی کے مخالف ہم ضرور ہیں کہ سادہو ہو کر دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہیں - مگر شاید وہ یہہ عذر کریں کہ ہم اپنے نفس کے لئے نہیں کرتے بلکہ قوم کے فائدے کے لئے کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو اپنا راہنما نہ بنا دیں - خیر محتسب را درون خانہ چہ کار - مگر چونکہ سوامی جی کے مقابلہ میں آریوں کا بہت بڑا جتہا ہے اس لئے پنجاب کی سبہا نے سوامی جی پر فتویٰ لگا دیا ہے کہ جو آریہ سماج سوامی جی کا لیکچر کرائیگی وہ پرتی ندی سبہا سے الگ کر دی جائے گی - مگر سوامی جی بھی اپنے خیال کے پکے ہیں اپنے معتقدین کو ایک ایسا گر سکہایا ہے کہ یاد ہی کریں سکتے ہیں کہ پرتی ندی سبہا کیا ہے یہی صرف آریہ سماجوں کے مجموعہ کا نام ہے پس جب کل سماجیں ایک طرف ہوں گے تو پرتی ندی سبہا کیا کر سکتی ہے (جہاں دیالہ سوفحہ ۸ اپریل)

بابت تو معقول ہے - مگر ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے - عرصہ ہوا جب سماجیہ برخلاف ایک فتویٰ نکلا تہا جس کا جواب میں نے کافی دیکر ڈگری حاصل کی تھی تاہم کسی آریہ اخبار نے یا خود سوامی درشنانند جی نے لکہا تہا کہ مولوی ثناء اللہ نے جو آریوں سے مباحثہ کئے ہیں مسلمانوں نے اس کو اچھا بدلہ دیا - مگر ہم ایسے اوچھے نہیں کہ اپنے دوست کو ایسے وقت میں زخموں پر نمک چیڑکیں بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

مباحثہ مولود دیناجپور

بخدمت شریف جناب مولوی مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

دام اقبالکم بعد ہدیہ سلام سنت خیر الانام گذارش خدمت اقدس ایں کہ ضلع دیناجپور میں ایک بہت بہاری مناظرہ حنفیوں سے ہو گیا جس کا مقصد یہہ تہا مولود جائز ہے یا ناجائز حنفیوں کا دعویٰ تہا کہ مولود قرآن و حدیث سے ثابت کرینگے حتی کہ مولوی نقیر اللہ دیناجپوری کہتے تہے کہ قرآن کے ہر ہر سطر میں مولود لکہا ہے مگر خدا کے فضل سے قرآن و حدیث تو کجا فقہ کی کسی کتاب سے ثابت نہ کر سکے - اہل حدیث کی طرف سے مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی - اور چار پانچ بنگالی مولوی اور حنفیوں کی طرف سے مولانا شاہ سلیمان صاحب پہلواروی اور ۱۰-۱۲ بنگالی و ہندوستانی مولوی تہے اور دو ہندو منصف قرار دیئے گئے تہے جنکا نام فیصلہ کے نیچے درج ہے دونوں مناظرہ ہوا جانبین کی تقریریں بہی لکہکر ارسال خدمت کرتا ہوں از راہ مہربانی اخبار اہل حدیث میں شائع کر دیں زیادہ کیا عرض کروں فقط -

راقم محمد عمر - خریدار نمبر ۱۰۸۴ -

وہ یہہ ہے

مولودیوں کے طرف سے ایک مولوی منبر پر کہڑا ہو کر بنگلا زبان میں بہت شور و غل مچا کر تقریر کرنے لگا جس کا مطلب یہ تہا کہ ہم لوگ اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور ان کے احوال ولادت کا ذکر معراج و معجزات وغیرہ کا جو بیان کرتے ہیں اور اس کو اپنی سعادت جانتے ہیں اس کو غیر مقلد لوگ حرام و شرک کہتے ہیں اور یہ مجلس مولود شریف ۱۳ سو برس سے پیغمبر صاحب کے وقت سے برابر ہوتا آتا ہے -

بات اسی قدر تہی اسی کو دیر تک شور و غل مچا کر کہتے رہے اور مولودی لوگوں نے مرحبا کا غل مچایا اور تالیاں بجائیں -

* تعجب ہے ثناء اللہ صاحب ندوہ کے ممبر ہو کر میدان مباحثہ میں نکل آئے شاید مجبوری آ پڑی ہوں گے (ایڈیٹر)

بعد اسکے اہل حدیث کی طرف سے جناب مولانا مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی نے کہا کہ مولوی صاحب نے جو کچھ کہا ہے بالکل غلط ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور اُن کا بیان احوال تو ہم لوگ خود ہی ہمیشہ کیا کرتے ہیں اور ان لوگوں سے زیادہ کرتے ہیں ہم لوگ وعظ وغیرہ میں سوائے رسول کی باتوں کو اور ون کی باتیں تو کرتے نہیں پھر اگر مولوی صاحب سچے ہیں ہم لوگوں کو اسکا منکر کیوں کہتے ہیں جس بات کا جھگڑا ہے وہ مولود شریف کی مجلس ہے جس کو ہم لوگ حرام کہتے ہیں اور اُسکی وجوہ ذیل ہے۔

نمبر ۱- یہ لوگ جو مولود کرتے ہیں اس میں جھوٹ جھوٹ باتیں بہت پڑھتے ہیں اور جھوٹ بولنا اسلام میں عموماً حرام ہے خاصکر اللہ اور رسول کے بارہ میں بہت بڑا حرام ہے اسکے جھوٹ کی مثال ایک اس وقت ہم سمجھانے کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ یہ لوگ اُس مجلس میں ایک قصہ پڑھتے ہیں کہ حضرت آدم کی قبر ایک درخت کے نیچے ہے جس کے پتوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے آگ میں نہیں جلتا اور ہوا سے نہیں اڑتا کوڑھی اندھے اور سخت سخت بیماریوں والے اُس کے پتے سے اچھے ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اگر یہ بات سچ ہوتی تو جغرافیہ میں اُسکا ذکر ہوتا اور دواخانوں میں اسکی پتیاں ضرور ہوتیں۔

نمبر ۲- دوسری وجہ حرام ہونیکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت کے احوال جو یہ لوگ مولود میں پڑھتے ہیں اُس وقت کے احوال ان لوگوں کو کس ذریعہ سے معلوم ہوئے یہ لوگ خود مولود میں پڑھتے ہیں کہ دنیا کی عورتیں وہاں نہ تھیں۔ آسمان سے چار عورتیں اتری تھیں پھر اُس وقت کا حال کیونکر معلوم ہوا۔

نمبر ۳- تیسری وجہ حرام ہونیکی یہ ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی نقل بناتے ہیں اور جیسے کہتے ہیں ویسا کرتے ہیں گویا اسی وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پہلے سے قصہ پڑھتے پڑھتے پیدائش کا حال پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پیدا ہوئے اُٹھتے جاؤ اس پر سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کا شور ہوتا ہے کہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے چنانچہ اُس وقت جو اشعار پڑھے جاتے ہیں وہ یہ ہیں :-

شہنشاہ اعظم تولد ہوئے ۔۔۔ رسول مکرم تولد ہوئے
سرورِ دو دنیا تولد ہوئے ۔۔۔ سراوج علیا تولد ہوئے

اسی طرح ویسے تک پڑھتے رہتے ہیں۔ اور یہ پیدائش کی نقل بنانا ہے اور یہ حرام کیا کفر ہے

نمبر ۴- اون کے مولوی صاحب نے تقریر کیا کہ ہم لوگ پیغمبر صاحب کے احوال اور اُن کی تعریف اور معجزات قصہ معراج بیان کرتے ہیں اگر یہ سچے ہیں تو اسکا نام مولود شریف یا مولد شریف کیوں رکھتے ہیں جس کے معنے چھوٹے بچوں کی مجلس اور پیدائش کی مجلس ہے معراج شریف احوال شریف کیوں نہیں رکھتے۔

نمبر ۵- یہ لوگ دو لفظ بولتے ہیں مولود مولد مولود کے معنے ہے بچہ۔ اور رسول کو بچہ کہنا یہ ہتک اور ذہین ہے اسلیے حرام کیا کفر ہے۔ اور مولد کا معنے ہے پیدائش کی جگہ اور وہ پیدائش کی جگہ نہیں ہے تو سوائے نقل بنانے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

نمبر ۶- ان لوگوں کے مولوی صاحب نے ابھی بیان کیا ہے کہ تیرہ سو برس سے یہ مجلس مولود شریف اسلام میں جاری ہے میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے اگر یہ سچے ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یا اُن کے صحابہ کے وقت یا اُس کے بعد حتی کہ چار اماموں کے وقت میں اس کا ہونا یہ لوگ ثابت کریں مولوی صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ہم لوگ حنفی مذہب رکھتے ہیں اگر یہ سچے ہیں تو کسی کتاب میں دکھلا دیں کہ کسی امام نے مولود کیا یا کہا ہے۔

نمبر ۷- یہ لوگ جو مولود پڑھتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کے کلمات بہت کہتے ہیں جو الفاظ عورتوں کو اور کسبیوں کو کہے جاتے ہیں وہ رسول صلعم کے حق میں استعمال کرتے ہیں جس کی مثال یہ ہے۔ ع

دل کو میرے تسخیر کیا اس عربی نے

اس عربی کا کلمہ ہے اگر کوئی کسی مولوی کو اس مولوی یا کسی وکیل کو اس وکیل کہے تو کیا وہ ناخوش نہوگا ضرور ہوگا یہ لوگ پڑھتے ہیں۔ ع

نازت بکشم کہ نازنینی

یہ لفظ نازنینی کسبی عورتوں کو کہتے ہیں بزرگوں کو یہ کلمہ کہنا نہایت بے ادبی ہے۔

اسکے بعد تائیش نے کہا کھانے کا وقت ہوا پھر کل بحث ہوگی چنانچہ طرفین اپنی اپنی جگہ گئے دوسرے دن مولودیوں کی طرف سے مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی جواب دینے کے لیئے مجلس میں تشریف لائے اور بعد تمہید کے جواب میں جو شاہ صاحب نے فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ۱ - ہندوستان مین جو مولود پڑھا جاتا ہے اُس مین اس قسم کی جھوٹ باتین بیشک ہین ہم لوگ اچھے لیے عالم اس کو نہین پڑھتے ہین مگر مکہ مدینہ مین جو پڑھا جاتا ہے اُس مین ایسی باتین نہین ہین مکہ مدینہ مین امام برزنجی کی کتاب پڑھی جاتی ہے اور وہ عربی زبان مین ہے اس کتاب کو بنے ہوئے دو سو برس ہوا اس کے پہلے بھی ایک کتاب مولود کی امام سبکی کی تصنیف ہوئی ہے جسکو کچھ نو سو برس ہوئے ہے۔

جواب نمبر ۲ - یہ جو کہا گیا ہے کہ پیدایش کے وقت کے احوال کس ذریعہ سے معلوم ہوئے ممکن ہے کہ برادری کی عورتین ہون اُن عورتون نے کہا ہو۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی پیدایش کا حال کہا ہو۔ اردو کی کتابون کا کچھ اعتبار نہین مگر عربی مین جو روایت ہے وہ معتبر کتابون سے لکھی ہوئی ہو (اہلحدیث) کیا اعتراض کا ممکن ہونا کافی نہین ہے۔ برادری کی عورتونکا ہونا اور اُن کا حال کہنا یا رسول اللہ صلعم کا فرمانا ثابت کرنا چاہیے جس کتاب کی نسبت آپ کہتے ہین کہ سات سو برس کے بعد بنی ہے اس کا کیا اعتبار اور معتبر کتاب جو آپ فرماتے ہین اوس کا نام بتلایئے بے سند بات قابل اعتبار نہین ہے (مولوی شاہ سلیمان صاحب کا جواب) ہر گروہ مین ایسے لوگ ہوتے ہین جنکا صرف کہنا کافی ہوتا ہے سند کی ضرورت نہین ہم لوگ اس کو مانتے ہین اگرچہ آپ اس کو نہ مانئے۔

جواب نمبر ۳ - فرمایا کہ ہم لوگ چار اماموں کے سوا اور عالم کو بھی مانتے ہین چار اماموں کے وقت مین مولود نہین ہوتا تھا۔

ثالثین - قرآن یا حدیث مین اس مولود کا ذکر ہے یا پتہ اور نشان ہے جیسا مولویون نے لکھا ہے (شاہ صاحب) اللہ تعالے قرآن شریف مین فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے مسلمانون درود پڑھتے جاؤ اس واسطے ہم لوگ مولود کرتے ہین۔

(اہل حدیث کا اعتراض) قرآن کے اس حکم کی تعمیل پیغمبر صاحب کے وقت سے آجکل کے چھ سو برس قبل ترک کیونکر ہوئی تھی وہ طریقہ تعمیل کا چھوڑ کر دوسرا طریقہ مولود کیون نکالا گیا اور اس کی کیا وجہ اور پہلی کارروائی اس حکم قرآنی کی چھوڑ کر دوسری کارروائی مثل غلط ہوگی اور جو آیت آپنے پڑھی ہے اس کی تعمیل تو نماز مین کیجاتی ہے اور نماز مین درود پڑھا جاتا ہے اور نماز کے علاوہ بھی بکثرت درود پڑھا جاتا ہے اس سے اور مولود سے کیا علاقہ اگر درود پڑھنے کا نام مولود کرنا ہے تو ہم لوگ درود بکثرت پڑھتے ہین رسول اللہ صلعم اور صحابہ

آپ کی تعریف وعظ وغیرہ مین بیان کرتے ہین پھر ہم لوگون کو منکر کیون کہتے ہو۔ (جواب) دیا ہم دعا نبی کی ضرورت کے سبب سے یہ مولود نکالا گیا ہے (سوال) کیا اسکو آپ لوگ ضروری سمجھتے ہین (جواب) نہین ہم لوگ اس کو ضروری نہین کہتے ہین اور جو مولود نہین کرتا ہے اُس کو برا نہین سمجھتے ہین نہ برا جانتے ہین (سوال ثالثین) مولود کرنا کسی کتاب سے ثابت ہے؟ (جواب) ہان مولود کے بارہ مین امام برزنجی کی کتاب اور مدارج النبوت حدیث کی کتاب ہے (سوال اہل حدیث) کیا مدارج النبوۃ حدیث کی کتاب ہے (جواب) ہان حدیث کی کتاب ہے (سوال) یہ کتاب کس زبان مین ہے (جواب) فارسی زبان مین ہے (سوال) تو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فارسی بولتے تھے (جواب نہ اردو) (سوال) یہ کتاب کس زمانہ مین ایجاد کیگئی (جواب) تین سو برس ہوا کہ شیخ عبد الحق محدث نے یہ ہسٹری (تاریخ) لکھا ہے۔ (سوال) کیا ہسٹری اور حدیث ایک ہے (جواب) ہمارے نزدیک ہسٹری اور حدیث ایک چیز ہے (سوال) مولود کی جو مجالس کرتے ہین اُس کا طریقہ یہ ہے کہ احوال پڑھتے پڑھتے جب وہ مضمون آتا ہے کہ پیدا ہوئے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ تعظیم کو اٹھئے جاؤ اسپر سب اٹھتے ہین اور اشعار پڑھتے جاتے ہین جس کا مضمون یہ ہوتا ہے کہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے اس کو آپ مولود کہتے ہین اور پیدایش کی نقل بنانا نہین ہے تو اور کیا ہے اگر تعظیم کے واسطے کھڑے ہوتے ہین تو کس کی تعظیم (جواب) ذکر کی تعظیم ہے (جواب) ذکر پہلے سے ہوتا رہتا ہے پہلے سے کیون نہین کھڑے ہوتے ہین ٹھیک اسی لفظ پر کہ پیدا ہوئے کیون کھڑے ہوتے ہین (جواب) ہم علما ایسا نہین کرتے ہین جاہل لوگ ایسا کرتے ہین ہم لوگ اگر کھڑے ہوتے ہین تو اُس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پڑھتے پڑھتے جب جوش آتا ہے مارے جوش کے کھڑے ہو جاتے ہین (ثالثین) اگر کوئی نہ کھڑا ہو (جواب) جو کوئی نہ کھڑا ہو اُس کو ہم برا نہین سمجھتے ہین (سوال) کیا آپ لوگ نقل نہین کرتے ہین (جواب) نقل کی نیت ہم لوگ علما نہین کرتے ہین جو نقل کرے وہ کافر ہے (سوال) حنفیون مین ایسے علما ہین یا نہین جو مولود کو ناجائز کہتے ہین (جواب) ہان ہین (سوال) تو کیا حنفی دو قسم کے ہوئے (جواب) ہان دو قسم کے ہین (سوال) کیا کیا (جواب) ایک حنفی دوسرا حنفی وہابی[1] (سوال)

[1] بہت خوب وہابی تو آجکل کے امور عامہ مین سے ہے بقول شاہ صاحب میرزاہد اگر اس زمانہ مین ہوتا تو امور عامہ مین لفظ وہابی کبھی داخل کر لیتا کیونکہ وہابی کی عام تعریف یہ ہے کہ جو کہتا ہے اُسے کہتے وہابی۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی بھی

ahmadmuslim.de

آپ لوگ کیا ہین (جواب) حنفی (سوال) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرات دیوبندیان و حضرات جامع السلوم کانپوری یہہ لوگ کیا حنفی ہین یا نہین (جواب) وہ لوگ حنفی وہابی ہین (سوال) مولود مین جو آنحضرت صلعم کی نسبت نازنین وغیرہ ایسے کلمات کہے جاتے ہین یہ کیا بے ادبی نہین ہے۔ (جواب) یہہ پیار کا کلمہ ہے پیار سے یہہ کلمہ کہا جاتا ہے (سوال) کوئی شخص اپنے مان باپ لڑکا لڑکی کو ایسا کلمہ نازنین کہہ سکتا ہے کہ ابا یا امان آپ نازنین ہین (جواب) ہان کہسکتا ہے۔

اس کے بعد مولانا عبد العزیز صاحب نے ایک تقریر کی کہ اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ الخ یعنے جو کوئی اس دین کے سوا کوئی دین اختیار کریگا وہ قبول نہوگا تو جس زمانا [illegible] کا کیا طریقہ تھا کیا یہی طریقہ تھا (جواب) نہین اس وقت اسلام مین یہہ طریقہ نہ تھا۔ اس کے سات سو برس کے بعد ہوا ہے (مولانا) پس قرآن کی اس آیت کی رو سے مولود قبول نہین ہوسکتا ہے۔ اس کے جواب مین شاہ صاحب نے دو منٹ سکوت کی بعدہٗ ثالثین سے کہنے لگے کہ بہت رات ہوگئی ہے اب جلسہ برخواست کیا جائے مولانا نے فرمایا کہ نہین بلا جواب کے کہان تشریف لیجائینگے جواب دیجیے چاہے فجر ہوجائے پھر مولانا شاہ سلیمان صاحب دو تین منٹ خاموش رہے اور اس کے بعد ایک بارگی اٹھ کھڑے ہوکر فرمایا کہ السلام علیکم یہ کہکر ایک دم جلسے سے نکل گئے۔ جلسہ برخواست۔

رائے ثالثین۔

حنفی لوگ مولود کو جایز کرنا چاہتے ہین ادہر محمدی (اہلحدیث) لوگ بھی اسکو ناجایز حتی کہ حرام اور شرک کہنا چاہتے ہین۔ اسکا فیصلہ کرنے کے واسطے دونو طرف کے مولوی و مولانا صاحب اور یہان کے مریدون نے ایک جاری جلسہ قایم کرکے ہم دونو منصف قرار دیئے گئے تھے اس واسطے ہم دونون دورونتک جلسہ مین حاضر رہکر جانبین کے مولانا لوگون کی سنا کئے۔ جانبین حضرت محمد صلعم کے دنیا مین پیدا ہونا اور وفات کرنا اور آپکے سوانح عمری وغیرہ کا تذکرہ کرنا اور آپکے تعریفین کرنا ثواب جانتے ہین لہذا اس مین کچھ جھگڑا نہین ہے۔

مولود شریف مین جھوٹی قصہ واہیات باتین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کا نقل کرنا ہے یہہ سب وجہ پیش کرکے محمدی لوگ اس کو حرام کہتے ہین حنفیون کی طرف کے بڑی مولانا صاحب کی تقریر سے ظاہر ہوا کہ مولود شریف کی جو پرانی کتاب ہے وہ چھ سو برس سے زیادہ دن کا نہین مروج مولود کی کتاب دو سو برس ہوئی تصنیف ہوئی ہے ان دونون کتابون مین سے ہمکو شریف مین جو کتاب پڑہی جاتی ہے وہی پرانی اور دلیل ہے [illegible] اُن مین بہت سی جھوٹی باتین ہین وہ سب جھوٹ بات اور پیدائش کی نقل کو اگر عبادت سمجھو تو وہ قابل ترک ہے۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے مروج مولود لیکر جانبین کے تنازع۔

لفظ مولود کے معنے لیکر جو بحث ہوئی وہ لفظ ہم لوگون کی عقل مین قیمتی معلوم نہین ہوا لہذا اس بارہ مین کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری نہین سمجھتے ہین لیکن یہ ضرور کہینگے کہ حنفی لوگ جو مولود کرتے ہین اُس کو چھوڑنے سے اچھا کرینگے کیونکہ جب جانبین کے مولانا لوگ کہتے ہین کہ مولود شریف نکرنے سے کوئی گنہگار نہوگا تو مولود نکرنے سے کچھ نقصان نہین۔

ہم لوگ یہہ اچھی طرح سے سمجھ گئے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا مین تشریف لانا اور انتقال فرمانا اور آپکے سوانح عمری اور اوصاف وغیرہ بیان کرنے مین جانبین راضی ہین لیکن اس ملک مین جس طرح سے وہ کار انجام ہوتا ہے اس مین بہت سا گنہگار کام ہے اسکو مٹانا بہت سخت ضروری ہے امید ہے کہ اگر یہہ سب کام چھوڑ دیئے جائین تو تنازع مٹ جائیگا۔ ہم دونو کی منتی یعنے غرض یہہ ہے کہ محمدی لوگ حنفیون کی مولود کو حرام

ماہ رجب مین غریب فنڈ

اہلحدیث کی بابت غربا کی منتظر ہستین بہت سی [illegible] اُن اہلحدیث کو غریب فنڈ کی طرف توجہ دلائی جائے کہ حسب دستوری کچھ اسمین بھی بھیجین تو امیدوارون کی امیدین پوری ہوسکتی ہین۔ اہل کرم سے توقع ہے کہ اپنے غریب مشتاق برادران کی امداد فرماوینگے جن سے انکو علمی سہارے مین مدد ملے گی۔

خاکسار سیکرٹری

سعہ مولانا عبد العزیز صاحب سادہ سا ایک سوال چھوڑ گئے کہ جن لوگون کو تم حنفی وہابی کہتے ہو وہ تم مولویون کا کیا نام رکھتے ہین (غالباً جواب ملتا کہ بدعتی)۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

نہ کہین اور حنفی لوگ بھی محمدیون کو لامذہب کر کے خطاب نکرین کیونکہ جس بات مین کسی کو تکلیف ہو وہ چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔

شاردھنند و نرائین رای۔ ایم اے ہری موہن سنگ۔

مرزا کے نشانات

از مولوی رفعت اللہ خان شاہجہانپوری

نکاح والی پیشگوئی | میرزاجی کی پیش گوئی احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم کی نسبت جو کچھ تھی وہ ہم انہین کے الفاظ مین لکھتے ہین:-

اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام رحمتون اور برکتون سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء مین درج ہین لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا پھر ان دنون مین جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلان کو جسکی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح مین لاویگا،، اور انجام کار اُس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا کوئی نہین جو خدا کی باتون کو ٹال سکے (اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء) مقصود یہ کہ اُس لڑکی کا نکاح بھی ہو گیا اور ۲۰۔۲۱ برس ہونے آئین مگر اسکا خاوند ابتک نہ مرا اور مرزاجی کی اڑھائی سالہ الہامی پیشگوئی ابتک پوری نہ ہوئی جب مرزاجی کی زندگی مین اعتراض کیا گیا کہ حضرت آپکا رقیب زندہ ہی اور الہامی منکوحہ اُسی کے تصرف مین ہے تو یہ جواب دیا کہ وہ بیوہ ہو کر نکاح مین آئیگی یہ بات ٹل نہین سکتی ایک جگہ نہین بلکہ متعدد رسالون اور اخبارون مین یہ خیال نہایت مضبوطی سے ظاہر کیا ہے۔ اور یہی خیال مرزائیونکا بھی تہا وہ کل عبارتین اگر نقل کیجائین تو ایک رسالہ چاہئے بعض قول یہان پر نقل کرتے ہین۔ الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کالم ۲- اعتراض پنجم سماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لیگیا اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی الجواب وحی الٰہی مین یہ نہین تہا کہ دوسری جگہ بیاہی نہین جائیگی بلکہ یہ تہا کہ ضرور ہے کہ اول جگہ بیاہی جائے سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تہا کہ دوسری جگہ بیاہی جانیسے پورا ہوا الہام الٰہی کے یہ لفظ ہین سیکفیکہم اللہ ویردھا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفون کا مقابلہ کریگا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائیگی خدا پہر اسکو تیری طرف لائیگا۔ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم ۲۔ (الہام بکر و ثیب معنی خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتین تیرے نکاح مین لائیگا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ (مرزائیو بیوہ سے مرزا کا نکاح کب ہوا) ذوالفقار علی مرزائی الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم ۲ و ۳ مین لکہتا ہے۔ نکاح مین ناکامیابی تو جب کہنا سوا ہے جب فریقین مین سے کوئی مرجا دے (دکہو مرزا مر گیا اب بھی ناکامیابی ہوئی یا نہین) باوجود مرزا کی ایسی صاف تحریر دیکہ کر مرزائی اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہین کرتے چنانچہ ایک صاحب پیغام صلح میں اس نکاح کا جواب لکہتے ہین کہ اس پیش گوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکہدیا تہا کہ خدا تعالیٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے اول تو مرزا کا یہ مذہب نہین کہ وحی اور الہام مین ناسخ منسوخ ہوتا ہو دوئم یہ کہ حقیقۃ الوحی مرزا کی اخیری تصنیف ہے جب آپ نکاح سے مایوس ہوئے تو گول مول الفاظ لکہنے لگے کہ بعد میرے مرید تاویلین کرین۔ سوئم یہ کہ مرزائی بچے نے دہوکا دینے کو پتہ اور نشان نہ دیا کہ عبارت منقولہ کس صفحہ پر ہے کہ اُس کو دیکھا جاتا چہارم یہ کہ عبارت منقولہ حقیقۃ الوحی سے بہی منسوخ ہونا ثابت نہین ہوتا ان صرف اتنا ثابت کر سکتے ہین کہ خدا مین قدرت ہے خواہ منسوخ کر دیوے یا کسی اور وقت پر ٹالدیو اور یہ بہی ثابت ہو سکتا ہے کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر مین پڑ گیا۔ ہم نے مانا خدا مین قدرت تو سب طرح کی ہے مگر وہ وعدہ کے خلاف تو نہین کرتا جبکہ خدا نے مرزاجی کا نکاح عرش پر پڑہا دیا اور الہام سے خبر دیدی تو وعدہ خلافی چہ معنی دارد۔ دوسرے یہ کہ مرزاجی کو اپنے الہام پر خود یقین نہین ورنہ وعدہ نکاح پر اخیر وقت تک جمو رہتے یہ کہا کہ منسوخ ہو گیا یا وقت ٹل گیا۔ بہلے آدمی ایک پہلو اختیار کر۔ مگر ایسی صورت مین تاویل کی گنجائش کہان پنجم یہ کہ عبارت منقولہ الہامی نہین ہے مرزاجی کا اپنا اجتہاد ہے اور نکاح کی بابت الہام۔ الہام مین شک نہین اور اجتہاد جائز ہے کہ غلط ہو پہر اجتہادی عبارت سے الہام کس طرح رد ہو سکتا ہے اور مرزائیونکا بھی یہ مذہب ہے اگر وہ انکار کرین تو ہم ہزار موقع دکہا سکتے ہین۔

پانچوان لڑکا | مرزاجی کو الہام ہوا تہا کہ میرے پانچوان لڑکا ہوگا (۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء کا الحکم دیکہو) مگر وہ ہنوز در بطن مادر۔ کا مضمون ہے اسکی

[^*]: حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ اور تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ پر دونون باتین لکہی ہین یا نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر ڈالدی (ایڈیٹر)

تحقیق جدید متعلق ... مصنفہ مولانا ... صاحب ... [illegible] ... قیمت ۱/

ahmadimuslim.de

بابت ایڈیٹر بدر لکھتا ہے۔ پانچوین لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہین کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا کہ خدا نے تجھے ایک پانچوین لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہان لڑکا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہی وہ پانچوان لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ پوتیکو لڑکا کہنا مرزا جی کا اجتہاد ہے۔ اور لڑکے کی بابت الہام تھا پھر اجتہاد سے ظاہری معنی مین کیون تاویل کیجائے۔ ہان مرزا کے کسی دوسرے الہام سے یہ بات دکھائی جائے کہ مراد لڑکے سے پوتا ہے تو قابل تسلیم ہو۔ اب مرزا کے جوتیون کے غلام جواب لکھ ازکم اتنا تو لکھا کرین کہ لکھتے وقت تیری تسکین ہو جایا کرے یہ کیا ہٹ دھرمی ہے کہ جواب پر خود تیرا ہی اطمینان نہ ہوا تو دوسرے کو کیسی اطمینان ہو سکتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا جواب پر تیرا اطمینان ہو گیا تھا تو پھر اخیر مین عبارت ذیل کیا جھک مارنے کو لکھی تھی کہ انشاء اللہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔ اگر پہلا جواب صحیح ہے تو اخیری قول گوز شتر ہے ورنہ پہلا جواب غلط ہے۔ رہا پیشگوئی کا پورا ہونا سو یہ تو معلوم ہے مگر ہم کو شک ہے [illegible] پیدا ہوگی۔ سچ کہنا کیا کچھ امید ہے یا معاملہ دیگر ہے۔

مولانا فاضل کی نسبت موت کی پیشگوئی

مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت لعنتی دجال نے لکھا تھا کہ ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ وہ یہ کہ مجھ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور سچا فیصلہ یہ کہ جو تیری (خدا) کی نگاہ مین مفسد اور کذاب ہے اُس کو صادق کی زندگی مین دنیا سے اُٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ ناظرین خدا لگتی کہنا کیا یہ صاف الفاظ نہین کیا ان مین تاویل ہونا ممکن ہے کیا مرزا زندہ ہے بولو سچ اُٹھا تو کیا شیر پنجاب دنیا سے اُٹھ گیا۔ اگر ایسا نہین ہوا بلکہ مرزا فی النار ہوا تو پھر کیون توبہ نہین کرتے کیون ضد پر کمر باندھی ہے کیون ہر طرح کی بیجا تاویلین کی جاتی ہین کہ جن کو سنکر جی متلاتا ہے سننے والون کو شرم آتی ہے ضرور تاہم وہ تاویلین جو اخبار بدر مین کیگئی ہین اُنہین کے الفاظ مین نقل کرتے ہین ملاحظہ ہو۔ نمبر ۱ مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میرے سامنے مر جائینگے پیشگوئی نہ تھی۔ نمبر ۲ مرزا صاحب نہ ہلاک ہوئے نہ فنا کیونکہ انکا سلسلہ قائم ہے ہلاک ہوتا وہ ہے جسکا سلسلہ مٹ جائے۔ نمبر ۳۔ مولوی ثناء اللہ صاحب خود جھوٹے ہو گئے کیونکہ آپنے مباہلہ منظور نہین کیا تھا۔ نمبر ۴۔ ایڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے سب ایڈیٹر نے نوٹ دیا تھا کہ جھوٹے کی عمر دراز ہوتی ہے لہذا خدا نے موافق قول مخالف کے اسکی عمر دراز کرکے اُسکو جھوٹا کر دیا۔ بدر ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۸ء مین مرزا کہتا ہے ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اسکی بنیاد رکھی گئی ہے ایکدفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اسکی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے (صفحہ ۷ کالم ۲) ناظرین عبارت مذکورہ کو دیکھکر خود فیصلہ کر سکتے ہین کہ مرزا کی یہ دعا پیشگوئی ہے یا نہین جب خدا نے اُسے قبول کر لیا الہام کیا تو پیشگوئی اور کیا ہوگی۔ جوان کے مرزائیو کہانتک تاویلون کا کام لوگے یاد رکھو تم تاویلین کرتے کرتے تھک جاؤ گے مگر ہم جواب سے نہین رک سکتے۔ بہتر ہو اگر تم کو لفظ ہلاک اور فنا سے نفرت ہے تو ہم یہ الفاظ نہین لکھینگے آؤ دوسرے لفظون سے فیصلہ کرین مرزا نہ ہلاک ہوا نہ فنا بلکہ صادق کے سامنے دنیا سے اُٹھ گیا اب تو یہ کہنے مین کیا عذر ہے اگر یقین نہ ہو تو دجال صاحب کا فیصلہ سنو جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اُٹھالے۔ او کانو دجالیو کیا اب بھی تاویل کروگے کیا کاذب (مرزا) صادق (مولانا فاضل) کی زندگی مین دنیا سے نہین اُٹھا اگر نہین اُٹھا تو لاؤ دکھاؤ دنیا کے کس کونے مین چھپا بیٹھا ہو۔ رہا یہ فقرہ کہ جس کا سلسلہ قائم ہو وہ زندہ ہے ورنہ مردہ بالکل غلط ہے کیونکہ تمہارا پیر بارہا لکھ چکا ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم و مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم میرے سامنے جھوٹے ہو کر ہلاک ہو گئے اگر تمہارا یہ اصول صحیح ہے تو پھر ہم کہہ سکتے ہین کہ دونون بزرگوار زندہ ہین ہلاک نہین ہوئے کیونکہ انکا سلسلہ موجود ہے اور انشاء اللہ موجود رہے گا۔ اس صورت مین بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوگا۔ جواب نمبر ۲ یہ مسلم ہے کہ مرزا نے دعا کی تھی اور یہی ہم ثابت کر چکے کہ وہ دعا بقول مرزا مقبول ہو گئی بلکہ یہ کہ وہ خدا ہی کے حکم سے تھی جب یہ الہام ہو تو شیر پنجاب کی منظوری یا عدم منظوری سے تعلق کیا رہا یہی عجیب بات ہے کہ مرزا تو دعا کرے اور صدق و کذب کا اُسی معیار ٹھہرائے اور پھر یہ بھی مشتہر کرے کہ یہ حکم خدا کیطرف سے تھا اور میری دعا مقبول ہو گئی اور خود ہی اسکی جھپیٹ مین فی النار ہو جائے مگر مرزائی بعد کو جواب دین کہ فاضل امرتسری نے اسے منظور نہین کیا تھا۔ تو کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے کہ ایک صادق کی دعا باوجود قبول ہو جانیکے کاذب کے انکار سے رد ہو سکتی ہے۔ اور اگر فی الحقیقت وہ فیصلہ فیصلہ نہین رہا تھا تو پھر خلیفہ نے اعلان کیون نہ دیا کیون مخلوق خدا کو گمراہی کے گڑھے مین جانیکو گرا دیا شرم شرم۔ جواب نمبر ۳ یہ کہ مرزا تو لکھتا ہے کہ جھوٹے کی عمر لانبی نہین ہوتی اور اہلحدیث کے سب ایڈیٹر کا قول ہے کہ جھوٹا لانبی عمر پاتا ہے اور ایڈیٹر الحکم کا قول ہے کہ بموجب نوٹ سب ایڈیٹر اہلحدیث کے خدا نے فیصلہ کیا اور جھوٹے کی عمر دراز ہوئی نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا اپنے قول مین کہ جھوٹے کی عمر لانبی نہین ہوتی جھوٹا ہوا جو مستر الحکم کیا ہو۔ ناظرین انصاف کرین سب ایڈیٹر اہلحدیث کے نوٹ کے

فتاویٰ

تصحیح گذشتہ پرچہ میں (نمبر ۲۲۸) دو دفعہ لکھا گیا ہے۔ دوسری دفعہ کے (نمبر ۲۲۸) کو (نمبر ۲۲۹) سمجھنا چاہیئے +

س نمبر ۲۳۰ - بموجب حدیث شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کل مفتر ومسکر کے باوجودیکہ عرب وعراق عرب میں بھانگ وا جوائن خراسانی و دستورہ نہیں ہوتا ہے مگر اس کے فعل کو معلوم کر کے مسلمانوں نے روکا ہے تب ہر گز تمباکو کا فعل جبکہ مفتر صحیح ہے کیوں نہ حرام ہوگا۔ چنانچہ بدیہی طور سے اس میں یہ فعل موجود ہے۔ ایک ماشہ بھانگ جو فعل نہیں کر سکتی ہے یعنی ایک رتی بھر تمباکو وہ فعل کرتی ہے جو مفتر ہونے کو پورے طور سے ثابت ہے پس تمباکو خشک یا قوام یا سفوف یا او سادہ بنا کر استعمال کرنا حرام ہوا کہ نہیں؟ (محمد غیاث الدین از قاضی پور آرہ)

ج نمبر ۲۳۰ - میں بھی تمباکو کو ممنوع جانتا ہوں اور ہمیشہ یہی فتویٰ دیتا ہوں +

س نمبر ۲۳۱ - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ ثم قرء وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ - جو مسلمان کہ ان لفظوں سے دعا مانگتا ہے کہ اے

یا رسول اللہ! ہمارے مقدمہ کی جیت ہو جائے۔ ہمارا یہ مطلب بر آئے۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی! یا خواجہ معین الدین چشتی! ہماری یہ مراد حاصل ہو۔ ہماری مدد کیجے۔ ہماری نوکری لگا دیجو۔ ہمکو فلاں چیز دیجو۔ وغیرہ وغیرہ لفظوں اور لفظوں سے خبر دیتے ہیں کہ انکا اعتقاد ہے کہ ہماری دعا ذکر اور ہماری پکار سے کو وہ بزرگ سنتے ہیں۔ دعویٰ ربانی یہ ہے لیس کمثلہ شیء وہو السمیع البصیر الآیۃ - تو اول وصف مخصوصہ اس بزرگ کو سمیع غیر محدود مان لیا جس سے ہم پلہ ہونا یا کسی کی شراکت میں صاف طور پر ہو جاتا ہے۔ دوسرے دعا کہ عبادت ہے ساتھ مخلوق کے مانگا گیا اور خدا اسکو منع فرماتا ہے ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور ان الذین یستکبرون عن عبادتی کی عبارت دعا کے فعل کو عبادت صحیح ٹھیراتی ہے پس وہ شخص مشرک ہوا کہ نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۱ - ایسا شخص مشرک ہے۔ خدا فرماتا ہے والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر ان تدعوہم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیامۃ یکفرون بشرککم　والعلم عند اللہ

...پائی داخل غریب فنڈ +

س نمبر ۲۳۲ - زید عمر کی لڑکی پر عاشق ہے کہ قسم کھایا کہ سوائے عمر کی لڑکی کے اگر دوسری کسی عورت کو شادی کروں تو وہ عورت میرے پر حرام ہے اور فوراً طلاق ہو جائیگی اس عرصہ میں عمر اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دی اب وہ لڑکا زید دیوانہ ہو کر تمام مولویوں سے اسکی تصفیہ کرنے پھرتے ہیں بعض عالم اسکی نکاح دوسری عورت سے جائز کہتے ہیں اور بعض مولوی ناجائز حرام کہتے ہیں۔ باشرح دلیل سے شائع فرماویں۔ (عبد المنان خریدار نمبر ۴۵۳ از بھواری پاتا ڈاکخانہ چیلا ائی ضلع دیناجپور - بنگالہ)

ج نمبر ۲۳۲ - ایسی صورت میں طلاق ہونے یا نہونے میں اختلاف ہے جمہور علماء کا مذہب ہے کہ طلاق نہیں ہوتی چنانچہ نیل الاوطار میں ہے ذہب جمہور الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم الی انہ لا یقع (جلد ۵ صفحہ ۱۶۶) اور علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ احادیث بھی اسی مذہب کی تائید کرتی ہیں کہ قبل نکاح طلاق کو معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوتی پس زید جس جگہ چاہے نکاح کرلے +

س نمبر ۲۳۳ - صدقہ نفلیہ جو کہ بیماری و مصیبت میں جامع مسجد میں داخل کرتے ہیں اس صدقہ میں سے دینی مدرسہ کے معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۳ - ایسی مدرسے معلم کو تنخواہ دینا جائز نہیں کیونکہ صدقات فقراء کو بلا عوض دینے کا حکم ہے انما الصدقات للفقراء الآیۃ اس لئے طلباء کے ذاتی نفقہ میں خرچ کئے جائیں لیکن اگر کسی مدرسہ میں اور طرح کی آمدنی نہیں ہے اور بغیر اس کے دینی تعلیم کا کام بند ہونیکا خطرہ ہے تو اس صورت میں معلم کی تنخواہ بھی اس میں سے غالباً مواخذہ نہوگا۔ اس نیت سے کہ یہ تنخواہ بھی درحقیقت غریب طلباء ہی کی بہتری میں صرف ہے +

س نمبر ۲۳۴ - صدقہ عید الاضحیٰ کے چرسہ کی قیمت سے اُن مولوی صاحب معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۴ - اسکا جواب بھی ج نمبر ۲۳۳ میں آ چکا ہے +

س نمبر ۲۳۵ - انگریزی گورنمنٹ کی رعایا کو عشر دینا جائز یا فرض یا ناجائز با دلائل حدیث و قرآن سے شائع فرماویں (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۵ - عشر شرعی جو مقرر ہوا ہے وہ مسلمانوں پر بطور زکوٰۃ کے فرض ہے یعنی بطور عبادت [illegible] جو انگریزی حکومت کو دیتے ہیں وہ ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ انگریزی حکومت [illegible] ان مقامات پر خرچ نہیں کرتی جو قرآن مجید نے عشر کے مصارف بتائے

اطلاع: نوٹس کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مدرسہ حنفیہ امرتسر جو اخبار اہل فقہ کے ساتھ ہی اہلحدیث کی مخالفت میں جاری ہوا تھا افسوس کہ خاتمہ کو پہونچ گیا۔ اِنّا للّٰہ +

اخبار اہل فقہ بھی دم توڑ رہا ہے۔ خدا کرے تا دیر قائم رہے کہ اسکی وجہ سے اہلحدیثوں سے بہت سے الزامات رفع ہوتے ہیں اور بزرگان دین کو برا بھلا کہنے والوں کی تیزی ہوتی رہتی ہے +

امیر صاحب کابل نے غلہ کی برآمد پھر کلیۃً بند کر دی۔ ایک قافلہ غلہ لیکر آتا تھا۔ وہ جلال آباد روکا گیا۔ غلہ ضبط کیا گیا +

ایرانیوں نے نجف اشرف کے مجتہد اعظم سے درخواست کی ہے کہ وہ شاہ ایران کے معزول کئے جانے کا فتویٰ دیں۔ (ہمارا تو فتویٰ ہے کہ بیشک معزول کر دیں) +

شیعہ کانفرنس کی کمیٹی لکھنؤ نے بھی شورشوں اور انقلاب پسندی کے خیالات سے اظہار ناراضی کیا اور برٹش گورنمنٹ کے ساتھ اظہار وفاداری۔ دیگر خاص لکھنؤ میں جو شیعہ سنی میں برباد کن نزاعات ہو رہے ہیں انکی نسبت کچھ نہ سوجھا (ہوئے رہی بے جا خوش آمد! تیرا ستیاناس) +

سلطنت متحدہ امریکہ کے ساحل بحر الکاہل پر شہر سٹیل میں ہندوستانی انجمن لیڈروں کی ایک لیگ (مجلس) قائم کی جا رہی ہے۔ اس لیگ کا اصل مطلب ہندوستان سے برٹش حکومت مٹا دینا ہے۔ اسمیں ابتک ۵۰۰ ممبر مقرر ہو چکے ہیں اس لیگ کا صدر مقام سٹیل ہے جہاں سے ایک نہایت باغیانہ مضمون کا اخبار موسومہ "فری ہندوستان" (آزاد ہندوستان) شائع کیا جاتا ہے۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ اس لیگ کے پاس روپیہ کہاں سے آتا ہے۔ ہاں اتنا معلوم ہے کہ اس تحریک کا ایک لیڈر نیویارک میں ہے۔ اور وہ امریکہ میں سلطنت انگلستان کے دشمنوں سے امداد حاصل کر رہا ہے +

ہندوؤں کے اعتقاد کے موافق آئندہ ۱½ سال میں شادی بیاہ کیلئے ایک بھی دن مبارک نہیں ہوگا۔ (اور دن جو مبارک ہوتے ہیں انمیں شادی شدہ لڑکیاں بیوہ کیوں ہو جاتی ہیں؟) +

بارش نے کراچی اور کوئٹہ میں طوفانی حالتیں پیدا کر دی ہیں۔ کراچی کے سلسلہ ریلوے کو نقصان پہونچا۔ آمد و رفت رک گئی۔ کوئٹہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا۔ نوشکی ریلوے کا سلسلہ ٹوٹ گیا +

پنجاب میں جب سے طاعون پھوٹا ہے صرف ہفتہ مختتمہ یکم اگست ۱۹۱۰ء ہی کو خدا کے فضل سے کوئی موت اس سے واقع نہیں ہوئی۔ حالانکہ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۳۴۲ واقع ہوئی تھیں۔ (مرزا قادیانی کی موت کی برکت) +

مسٹر تلک نے ہائیکورٹ بمبئی کے اجلاس کامل میں اپیل کرنے کیلئے ایڈووکیٹ جنرل سے سرٹیفکیٹ مانگا۔ مگر ایڈووکیٹ جنرل نے سارٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا اب وہ بلا سارٹیفکیٹ ہی اپیل دائر کرینگے +

ہائیکورٹ بمبئی کے اجلاس کامل نے اگر بلا سارٹیفکیٹ اپیل نہ سنا تو پھر لندن کی پریوی کونسل میں اپیل کیا جائیگا۔ مسٹر تلک احمد آباد کے جیلخانہ میں ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو بلا کر اپیل کرنے کی خواہش کی +

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پریذیڈنٹ آنریبل نواب بہادر خواجہ سلیم اللہ رئیس ڈھاکہ منتخب کئے گئے۔ یہ کانفرنس ۱۰ دسمبر آئندہ میں امرتسر میں منعقد ہوگی + [illegible]

لالہ اموک رام پلیڈر راولپنڈی نے وزیر ہند، مسٹر انگلیو ڈپٹی کمشنر راولپنڈی، سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ۱۷ دیگر آدمیوں سے سال گذشتہ کے مقدمہ بلوہ راولپنڈی کے متعلق ناجائز گرفتاری حبس بیجا۔ ناجائز خانہ تلاشی کرنے کے لئے دو ماہ کے عرصہ میں ۲۰ ہزار روپیہ ہرجانہ چاہا ہے۔ اگر یہ روپیہ ادا نہ کیا گیا تو نالش کی جائیگی۔

علیگڈہ کالج کی طرف سے ہر سال ایک لائق طالب علم کو ۳۱۲ روپیہ ماہوار کا وظیفہ دیکر تین سال کے لئے انگلستان میں تعلیم کے لئے بھیجا جایا کریگا +

وزیری قوم کا ایک سربرآوردہ ملک مسمی سمندر خان جرگہ میں شریک ہونے جا رہا تھا کہ کسی بدمعاش نے راستہ میں اسکو قتل کر ڈالا۔ مرحوم ملک انگریزی گورنمنٹ کا نہایت وفادار اور بہی خواہ تھا۔ اس نے پولیٹکل حکام کو کئی بار بڑی مدد دی +

مسٹر فضل الحسن بی اے ایڈیٹر اردوئے معلیٰ کو "مصر میں برٹش انتظام" کے عنوان سے مضمون لکھنے کے جرم میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علیگڈہ نے ۲ سال قید باشقت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی (افسوس) +

سر جارج لوتھر جدید برٹش سفیر نے ۲ ماہ حال کو سلطان المعظم کے حضور میں حاضر ہو کر اپنی سند تقرری پیش کی اور برٹش گورنمنٹ کی طرف سے پارلیمنٹ قائم کرنے پر مبارکباد دی +

ہدیۃ المہدی کی جلد اول۔ دوم اور سوم کا کوئی نسخہ نہیں رہا۔ اس لئے کوئی صاحب اس کیلئے ٹکٹ بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ فرمادیں۔ المعلن

کارخانہ مخزن الادویہ

واقع محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے بہ سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب قائم ہے جس میں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ و نیز جمیع اقسام کے روغنیات و عرقیات و مربیجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بکفایت فروخت ہوتے ہیں۔ طبابت پیشہ صاحب کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ: جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مرض کی مجرب دوا بھی مل سکتی ہے مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہیئے۔

المشتہر

مینجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور بانکی پور

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی — اس تفسیر کی پوری کیفیت تو اس کے مطالعہ ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ ۶ ؍

جلد دوم۔ سورہ آل عمران و نساء ۶ ؍

جلد سوم۔ سورہ اعراف و انعام وغیرہ ۱۲ ؍

جلد چہارم۔ سورہ نحل تک ۱۴ پارہ ۶ ؍

جلد پنجم۔ سورہ فرقان تک ۱۲ ؍

دلیل الفرقان — بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲ ؍

المشتہر

مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

علمی خزانہ

فیض بخش سٹیم پریس فیروز پور شہر کی نادر و نایاب کتب اشتہار ہذا کے پہنچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزاں یعنی ایک روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو دو آنہ فی روپیہ رعایت اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی محصول ڈاک بذمہ خریدار

مندرجہ ذیل کتب مکمل ہو کر فروخت ہو رہی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
شمائل شریف مجلد	ے	کتاب حروف مختلف	۱ ر ۳ ر
نجوم الفرقان ”	للعہ	مترجم بلا جلد مجلد	۳ ر ۴ ر
ترجمۃ القرآن ”	ے	دو جہان کی سیر	۶ ؍
لغات القرآن ”	۱۲ ؍	سمندر کی سیر دو حصہ	ے
تفسیر القان ”	۸ ؍	پاتال کی سیر	عہ ؍
شرح فصوص الحکم عربی	للعہ	زینونی	۱۲ ؍
ترجمہ اردو انسان کامل	للعہ	روح لیلیٰ	ے
سیبا الم جبلی			

مفصل فہرست طلب کر کے دیکھیے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگائیے

ملنے کا پتہ

مینجر فیض بخش سٹیم پریس فیروز پور شہر

WAZIRABAD

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۵ — نمبر ۴۲

امرتسر مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۱ - اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ — عہ
والیان ریاست سے — ہے
روٴسا و جاگیرداران سے — للعہ
عام خریداروں سے — ؁
" ششماہی — عہہ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خطوط ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اخبار اہلحدیث ہونی چاہئین۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہین
(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہین مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہین

مذاکرہ علمیہ

جمعہ و عیدین کا خطبہ | مجبی و مکرمی مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اہل حدیث مورخہ ۲۔ رجب موصول ہوا خطبہ جمعہ و عیدین کے متعلق جو مذاکرہ علمیہ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے بہت مناسب اور موزون ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے عوام و خواص بخوبی محظوظ و مسرور ہون گے مین کمال مسرت کے ساتھ اسبارہ مین اپنی رائے ناقص کو ظاہر کرتا ہون۔

مختصر بات تو یہ ہے کہ جو کچھ آپنے چند الفاظ مین اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے اس سے مجھکو پورا اتفاق ہے اور تفسیر اوس کی یہ ہے کہ خطبہ صرف حمد و صلوٰت اور قرأت کا نام نہین بلکہ وعظ و نصیحت کا بھی شامل ہونا اوس مین ضروری ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط یعنی اے

ایمان والو جب نماز کے لئے اذان دیجاوے تو تم فی الفور ذکر اللہ کیطرف متوجہ ہو جاؤ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔ حاصل یہ کہ جمعہ کی اذان ہونے سے بیع و شرا اور جملہ امور دنیوی حرام ہو جاتے ہین اور خطبہ کے لئے مسجد مین حاضر ہونا فرض اور ضروری ہو جاتا ہے آیۃ مذکورہ مین ذکر اللہ سے مراد خطبہ ہے جیسا کہ جمہور علماء مفسرین کا قول ہے اور یہی مناسب اور موزون معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر ذکر اللہ سے مراد نماز جمعہ لیجاوے گی جیسا کہ بعض علماء کا قول ہے تو اس سے یہ شبہ پیدا ہوگا کہ اذان سنکر صرف نماز کے لئے حاضر ہونا ضروری ہے اور نماز سے پہلے خطبہ کے لئے حاضر ہونا کچھ ضرور نہین اس سے یہ خیال و وہم پیدا ہوگا کہ اگر اذان سنکر دیدہ و دانستہ بلا عذر حاضر ہونے مین اس قدر دیر کیجاوے کہ خطبہ ختم ہو جائے اور نماز شروع ہو جاوے تو کوئی نقصان و قباحت نہین حالانکہ یہ خیال سراسر غلط اور لغو ہے کیونکہ اس سے لازم آئیگا کہ اگر امام تنہا بروز جمعہ خطبہ پڑھے اور سامعین و حاضرین مین سے کوئی شخص موجود نہووے تو صحیح و

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ/ ۱۲ منیجر

ahmadimuslim.de

درست ہو جاوے اور کوئی قباحت نہ پائی جاوے حالانکہ خلف وسلف میں سے سوائے اہل تعلیل کے کوئی اس کا قائل نہیں بلکہ اس بارہ میں معمول یہی ہے کہ جمعہ کے لئے جماعت کا ہونا خواہ تھوڑی ہو یا بہت ضروری ہے جیسا کہ فتح الباری وغیرہ میں مذکور ہے اور لفظ جمعہ بھی اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس میں اجتماع وکثرت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جب یہہ امر ثابت ہوا کہ آیۃ مذکورہ میں ذکر اللہ سے مراد خطبہ ہے تو دیکھنا چاہئے کہ ذکر سے کیا مطلب ومقصود ہے جب عبارات قرآن میں نظر کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات میں ذکر کا اطلاق وعظ ونصیحت پر کیا گیا ہے مثلاً قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنے ہمنے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کیا ہے پس کیا کوئی نصیحت پانیوالا ہے۔ یہہ امر ظاہر ہے کہ یہان پر ذکر سے تلاوت وقراءت مراد لینا چسپان وموزون نہیں اور نہ نظم عبارت اُسکے مساعد ہے وقال اللہ تعالیٰ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ یعنے اے نبی ہمنے تمہاری طرف ذکر نازل کیا تاکہ تم لوگون کے روبرو اُسکو بیان کرو اور واضح کرکے سناؤ یہان بھی ذکر سے مراد وعظ ونصیحت ہے کیونکہ بیان کرنا اور سنانا اور سمجھانا اسی کے لئے موزون ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ یعنے تحقیق یہہ نصیحت ہے تیرے واسطے اور تیری امت کے واسطے اور قریب ہے کہ تم سے اس کا حساب لیا جاویگا وقال اللہ تعالیٰ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ یعنے نہیں ہے یہ مگر نصیحت واسطے جہان والون کے تذکیر وتذکر کا ماخذ یہی ذکر ہے اور اس سے مراد بھی وعظ ونصیحت ہے قال اللہ تعالیٰ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ الآیۃ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ وغیرہا من الآیات اور بعض مقامات میں لفظ ذکر صرف زبان سے پڑھنے اور بولنے پر بھی بولا جاتا ہے جیسے فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ وآیۃ اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وغیرہا من الآیات۔ لیکن آیۃ مذکورہ میں یہ معنے چسپان وموزون نہیں بلکہ وعظ ونصیحت ہی کے معنے موزون ہین کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت ومزیت کے ساتھ خطبہ کے لئے متوجہ ہونے کو فرمایا اُس وقت بیع وشریٰ وغیرہ کو بالکل حرام قرار دیا۔ ورنہ ذکر اللہ صورتین متعدد ہین جیسے اذان وغیرہ۔ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے وعظ ہی کے لئے مبعوث فرمایا اور اس امر کے لئے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا اور ہدایت واصلاح کا بہت بڑا ذریعہ یہی ہے اور اسے لائق ہے کہ اذان سنتے ہی فی الفور کامادگی کی جاوے اور سب کاروبار کو چھوڑ دیا جاوے تاکہ ہفتہ وار وعظ نصیحت سے ایمان تازہ وعبرت حاصل ہو جیسا کہ مکان کو مرمت اور لپائی پتائی سے پختگی وتازگی پیدا ہوتی ہے۔ خطبہ کے سوا دیگر اوقات میں یہ بات آسانی کے ساتھ حاصل نہین ہو سکتی کیونکہ طرح طرح کے مشاغل اور کاروبار پیش آتے رہتے ہین وعظ ونصیحت کے لئے جداگانہ وقت مقرر کرنا گران ہوتا ہے اور خطبہ کے سوا کسی دوسرے وقت مین یہہ حکم وارد نہین ہوا کہ خرید وفروخت چھوڑ دی جاوے۔ جب یہہ معلوم ہوا کہ ذکر اللہ سے مراد آیۃ مذکورہ مین وعظ ونصیحت ہے تو یہہ ظاہر ہے کہ وعظ سے مقصود دوسرون کو سمجھانا اور بتانا ہوتا ہے ورنہ وعظ بالکل لغو وفضول۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو سہل اور آسان فرمایا اور پیغمبرون کو اوسی زبان ولغت کے ساتھ مبعوث فرمایا جو اُن کی اُمت کی زبان تھی قال تعالیٰ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ یعنے ہم نے تمام رسولون کو اسی زبان ولغت کے ساتھ بھیجا جو اُن کی امت کی زبان تھی تاکہ امت کے روبرو دین کی باتون کو اچھی طرح بیان کرین اور سمجھاوین۔ اگر کوئی یہہ شبہ کرے کہ جب غیر زبان مین خطبہ پڑھنا اور اُس مین وعظ کہنا ضروری ہوا تو نماز مین بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ وہ بھی خطبہ کی طرح فرض اور ضروری ہے تو جواب اُس کا یہہ ہے کہ خطبہ پر نماز کا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ سے مناجات اور خشوع وخضوع کا نام ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم فی الصلوٰۃ فانما يناجي ربه الحدیث وان تعین اللہ کانک تراہ۔ اور اُس مین قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور لوگون کیطرف پشت کی جاتی ہے اور لوگون کو مخاطب کرنے اور وعظ ونصیحت کا کوئی موقعہ نہین ہوتا بخلاف خطبہ کے کہ اُس مین حاضرین کو مخاطب کیا جاتا ہو اور قبلہ کیجانب پشت کی جاتی ہے ونیز نماز کے اندر اذکار مخصوصہ وادعیہ ماثورہ پڑھی جاتی ہین اور حرکت وجنبش اور دائین بائین دیکھنا ممنوع ہے بخلاف خطبہ کے کہ اُس مین کسی ذکر کی خصوصیت نہین پائی جاتی اور جنبش وحرکت اور دائین بائین دیکھنے کی کوئی ممانعت نہین بلکہ خطبہ کی حالت مین منبر سے نیچے اترنا پھر واپس جانا بھی جائز ومشروع ہے جیسا

ahmadimuslim.de

حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ کی حالت مین حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ممبر کے قریب دیکھا آپنے اون کو دیکھکر اپنی جگہہ سے جنبش فرمائی پس معلوم ہوا کہ نماز و خطبہ مین مشرق و مغرب کا تفاوت ہی۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ کیحالت مین ایک شخص کو مخاطب کرنا اور کسی امر کے لئے سمجھانا حدیث صحیح سے ثابت ہے چنانچہ صحیح بخاری مین مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے اُس حالت مین ایک شخص حاضر ہوا آپنے ارشاد فرمایا قم فصل رکعتین یعنے کھڑا ہو کر دو رکعتین ادا کر اور حدیث صحیح مین مروی ہے کہ خطبہ کیحالت مین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بارش بند اور قحط کا زور ہے مویشی ہلاک ہو کے مرتے ہین اللہ تعالے سے بارش کے لئے دعا کیجیئے آپنے دونون ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اس قدر بارش ہوئی کہ جمعہ آئندہ تک بند نہوئی پھر وہی شخص جمعہ کے روز خطبہ کی حالت مین کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مکانات گر گئے اور راستے بند ہو گئے دعا کیجیئے کہ اللہ بارش بند فرمائے آپنے اور دعا فرمائی کذا فی البخاری۔ اور حدیث صحیح مین مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ فرماتے تھے اُسی حالت مین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسجد مین داخل ہوئے حضرت عمرؓ نے اُن کو دیکھکر فرمایا ایۃ ساعۃ ھذہ یا عثمان یعنے اے عثمان تم کس وقت مین نماز کے لئے آئے ہو انہون نے اُس کی کیفیت بیان فرمائی کذا فی المسلم۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ مین خطیب کا کسی شخص کو مخاطب بنانا اور اُس سے کلام کرنا اور ایسے ہی مسکرانا اور ہنسنا اور سامعین مین سے کسی کا امام سے گفتگو کرنا اور امام وخطیب کا جواب دینا مشروع اور درست ہے اور جو کہ حدیث مین وارد ہے کہ خطبہ کی حالت مین بات چیت نہ کرنی چاہئے یہانتک کہ بات کرنیوالے کو خاموش ہونیکے لئے حکم کرنا بھی لغو و فضول ہے۔ تو اول تو اس سے یہ مراد ہے کہ سامعین مین سے ایک کا دوسرے سے بات کرنا ممنوع ہے لیکن خطیب سے کسی موقع و محل پر کلام کرنا یا خطیب کا کسی سے ہمکلام ہونا ممنوع نہین۔ دوسرے ممانعت کی حدیث عام اور جواز کی حدیث خاص۔ خاص عام پر قاضی ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ خطبہ مین وعظ کے لئے پوری گنجائش اور میدان فراخ اور نماز مین بالکل نہین۔ اگر یہ شبہ کیا جاوے کہ حدیث مین وارد ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز مین سہو ہوا مقتدیون نے آپسے اور آپنے مقتدیون سے کلام کیا اسی طرح جب امام کے ہمراہ اول ایک مقتدی ہو اور پھر دو یا تین شامل ہو جاوین تو امام کا آگے بڑھنا یا مقتدیون کا پیچھے ہٹ جانا صحیح و درست ہے اس سے پایا گیا کہ نماز مین بھی کلام و حرکت و جنبش کرنا جائز و مشروع ہے تو جواب اُس کا یہ ہے کہ نماز مین کلام و حرکت کا خاص موقعہ پر ضرورت کی وجہ سے جواز پایا جاتا ہے۔ ہمیشہ اور بلا ضرورت نہین پایا جاتا۔ اور وہ بھی صرف نماز کے متعلق جیسے مقتدیون کا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت وغیرہ۔ اور خطیب سے خطبہ کی حالت مین دعا وغیرہ کے لئے کہنا اور اُس کا دعا کرنا ضروری نہین یہ بات دیگر اوقات مین بھی بخوبی ہو سکتی ہے ایسے ہی خطیب کا کسی آنیوالے کو نماز نفل کے لئے کہنا اور اُس کا دعا کرنا ضروری نہین یہ بات دیگر اوقات مین بھی بخوبی ہو سکتی ہے ایسے ہی خطیب کا کسی آنیوالے کو نماز نفل کے لئے کہنا ضروری نہین و نیز خطیب کا کلام کرنا صرف جمعہ ہی کے متعلق نہین بلکہ دیگر امور کے بارہ مین بھی ہو سکتا ہے۔

پس حاصل یہ کہ خطبہ سے مقصود صرف ذکر و قرأۃ و حمد و صلوٰۃ نہین بلکہ وعظ و تذکیر کا ہونا بھی ضروری ہے صحیح مسلم مین جابر بن سمرہ سے مروی ہے قال کانت للنبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینھما یقرء القرآن ویذکر الناس۔ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور درمیان مین جلسہ فرماتے تھے قرآن پڑھتے تھے اور لوگون کو وعظ سناتے تھے امام نووی اپنی شرح مین تحت اس کے لکھتے ہین فیہ دلیل للشافعی فی انہ یشترط فی الخطبۃ الوعظ والقرأۃ قال الشافعی لا یصح الخطبتان الا بحمد اللہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ فیھما والوعظ وھذہ الثلاثۃ واجبات فی الخطبتین انتہی۔ یعنے اس حدیث سے امام شافعی رح نے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ خطبہ مین وعظ و قرأت کا ہونا شرط ہے امام شافعی رح فرماتے ہین کہ جمعہ کے دونون خطبون مین حمد و صلوٰۃ اور وعظ کا ہونا ضروری ہے بغیر ان تین باتون کے خطبہ صحیح نہین ہو سکتا اور صحیح مسلم مین جابرؓ سے مروی ہے قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ کانہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول اما بعد فان خیر الحدیث

ahmadimuslim.de

اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ خطبہ سے ترہیب و ترغیب اور مقصود تھا
اب رہی یہ بات کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عربی
زبان کے سوا دوسری زبان میں کبھی خطبہ کے اندر وعظ نہیں فرمایا سو اس کی
نسبت گذارش ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا خطبہ میں
وعظ فرمانا اور سامعین کو مخاطب بنانا بخوبی ثابت ہے جب یہ امر پایۂ ثبوت
کو پہنچا تو ہم کو اس تلاش و جستجو کی کہ صحابہ نے خطبہ میں عربی کے سوا دیگر زبان
میں وعظ فرمایا یا نہیں۔ کوئی ضرورت نہیں کیونکہ حاضرین کو مخاطب بنانے
اور وعظ کہنے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ ان کو سمجھایا جاوے۔ اگر اس امر
کے لئے تلاش و جستجو کی ضرورت ہے تو یہ امر بھی تلاش کرنا چاہیے کہ خطبہ
کے سوا دیگر اوقات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے عربی کے
سوا دیگر زبان میں وعظ فرمایا ہے یا نہیں غالباً اس امر کا پتہ لگانا بھی دشوار
ہوگا پس اس سے لازم آئیگا کہ کسی وقت اور کسی حالت اور کسی ملک میں
عربی کے سوا دوسری زبان میں وعظ کہنا جائز نہ ہو اور قرآن کا ترجمہ
دوسری زبان میں لکھنا اور شائع کرنا بھی جائز و درست نہ ہو فقط واللہ اعلم
زیادہ تفصیل اگر منظور ہو راقم الحروف کا رسالہ تذکیر الاخوان فی خطبۃ
الجمعہ بلسان ملاحظہ کیا جاوے جو قیمتاً مولوی ضیاء الرحمن امام مسجد
اہلحدیث کلکتہ کولوٹولہ سے مل سکتا ہے۔ والسلام۔ (باقی آئندہ)

راقم محمد عبد الجبار عمرپوری کان اللہ مقیم دہلی۔ کشن گنج

مجدد بریلوی

جب مجدد بریلی کے فاضل ہیں تو ان کے جانشین
کیوں نہ ہوں۔ بقول ؎

عن المرء لا تسئل وسل عن جلیسہ

۲۶ جون کے اہلحدیث میں ایک مضمون تھا۔ ہندوستان کے دو مجدد
اس مضمون میں ہم نے مولوی احمد رضا صاحب سے جو مستحق جنکو مجدد ہونیں
صدی ہی کے مجدد ہونیکا دعوے ہیں بلکہ آپ نے اپنے لئے مجدد مائۃ حاضرہ
لقب اختیار کیا ہے۔ اس مضمون میں ہم نے آپ کے ... سیر کفر کے ذرہ ذرہ
ادھیڑے تھے اور معقول عقلی اور نقلی دلایل سے ثابت کیا تھا کہ آپکی روش
خطرناک ہے مضمون مذکور کے اخیر میں ہم نے کمال دریا دلی سے یہ بھی لکھا
تھا کہ مجدد صاحب اگر جواب بھیجیں گے تو درج کیا جاوے گا ورنہ ... تو بھی

کہ مجدد صاحب اس کو غنیمت سمجھتے کہ ہمارے فتوی کی اشاعت اہلحدیث
کے ذریعہ سے ایسے ایسے مقامات پر ہو جائیگی جہانتک ہم نہیں کر سکتے
مگر انہوں نے بجائے شکریہ کے خود تو خاموشی کی لیکن ان کے مکتب خانہ
کے کسی طالب علم نے از خود یا ان کے کسی اہلبیت کے اشارہ سے ایک گالی
نامہ ہم کو بھیجکر درخواست کی کہ حسب وعدہ اس کو درج کرو۔ ہم کو اس مضمون
کے پڑھنے سے رنج بھی ہوتا تھا اور خوشی بھی۔ رنج تو اسلئے تھا جو ہر ایک شخص
کو اپنے حق میں گالیان اور بدزبانیان سنکر ہوتا ہے لیکن خوشی یہ تھی کہ
اس مضمون کو ہم حق الیقین کے اس درجہ پر پہنچ گئے کہ مجدد پارٹی کے
پاس ہمارا کوئی جواب نہیں اگر ہوتا تو وہ ایسا کیوں کرتے بقول ؎

چو حجت نماند جفا جوئے را ۔ بپیکار گردن کشد روئے را

آخر اس مضمون کو درج کرنیکے ارادہ سے اسی طالب علم کے نام رجسٹری
سے خط لکھا گیا کہ تم اس مضمون کو درج کرانا چاہتے ہو تو اپنے مجدد کے
دستخط کرا کر بھیجو اور ہمارے وعدے کے الفاظ کو پھر دیکھو کہ (مجدد صاحب
بھیجیں گے تو درج کیا جاویگا) اس کے جواب میں طالب علم مذکور کا پھر ایک
گستاخانہ خط آیا مگر دستخطوں سے انکار آخر ہم نے اس مضمون کو ردی میں
پھینکدیا۔ مگر مجدد پارٹی کہاں ایسی تھی کہ اتنی ہی تنبیہ پر متنبہ ہو جاتی انہوں نے
جھٹ سے وہ مضمون مع مزید گالیوں کے اخبار الفقیہ ۳۱ جولائی میں فقہی
مسائل کی تحقیق میں درج کرا دیا۔ اس کا نام رکھا "دو چابک لیث بر اہلحدیث"
ہمیں اس مضمون سے ذرہ بھی رنج نہیں ہے اور نہ اس رنج یا عدم رنج کے
اظہار کی غرض سے یہ نوٹ لکھا ہے بلکہ ناظرین کو ان جیسے ناشنوان
اہل مضمون اور مجددوں کی کذب بیانی اور اخلاقی حالت کا آئینہ دکھانے
کو لکھا ہے۔ کیا دیکھو ہم نے صاف لکھا تھا کہ مجدد مضمون بھیجیں گے تو درج
کیا جاویگا (اخبار اہلحدیث ۲۶ جون صفحہ ۹) اس کے علاوہ قلمی خط میں بھی
تنبیہ کیگئی تاہم شوخ مزاج پارٹی اس مضمون میں ہم کو وہ ڈھکن لکھکر حسب
حدیث منافق کہتے ہیں اس کے جواب میں ... آیت ... جو ...
کے لئے قرآن مجید میں ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ آیات قرآنی سے ... اگر ...
ہوتا تو مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کیوں کرتے۔

تازہ واقعہ یہ ہے کہ جبلپور میں تشریف لے گئے تو وہاں کے اہل حدیث ...
... تو ان پر تو آپ کا کیا اثر ہوگا خاص ضمنیوں میں آپکی تقلید ...

ahmadimuslim.de

دو گروہ بن گئے ایک تو آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانتا ہے دوسرا اسی کو مشرک کہتا ہے مگر ہم یہ کہتے ہیں ؎

جو کہ احباب کو احباب سے جدا کردے
ہم نے اسکو تین ابلیس کا نانا جانا

اطلاع اہل فقہ میں تراجم وہابیہ کا سلسلہ لکہا جا رہا ہے گو وہ مضمون ہی خود اپنا جواب ہو اور ایڈیٹر کی ناواقفیت پر کامل دلیل ہو تاہم ختم ہونے پر جواب لکہا جاویگا انشاء اللہ بشرطیکہ مضمون ختم ہونے سے پہلے ہی ختم نہ ہو جاوے۔

علماء اہلحدیث سے ایک سوال

بخدمت بابرکت جناب مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب زاد عنایتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح ہو کہ براہ نوازش میرے ان چند سوالوں کو اخبار گوہربار مین استغنا درج فرماوین۔

بخدمت جناب علماء اہلحدیث کثرہم اللہ تعالے السلام علیکم وعلی من لدیکم میرے ان چند سوالون کے جواب سے مشکور فرماوین۔ اور من عنداللہ ماجور ہون۔

(۱) قرآن شریف مین باتفاق محدثین کس قدر آیات منسوخہ ہین۔
(۲) آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قدر آیات کو منسوخ فرمایا ہے اور یہہ حدیث کس کتاب مین ہو۔
(۳) کوئی مسلمان کسی آیت منسوخہ پر عمل کرسکتا ہے کہ نہین۔
(۴) بصورت عدم تسلیم نسخ قرآنی کے آدمی کس گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔
(۵) بصورت نہ ہونے حدیث صحیح صریح کے درباره آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانون کو کیا عقیدہ رکھنا چاہئے۔
(۶) اگر ناسخ منسوخ کے بارہ مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہین فرمایا تو یہہ سلسلہ نسخ کہان سے شروع ہوا جس کی بہرمار تمام کتب تفاسیر مین ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو۔

ایڈیٹر چونکہ سوال عام طور پر سب سے ہے اس لئے سب حضرات کی خدمت مین پیش ہے۔ حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر مین بہی

اس کی تحقیق لکہی ہے۔

دوسرا سوال

سوال۔ کیا انسداد باب نبوت آنحضرت صلعم کے ساتہہ امر سمعی عقلاً ممکن ہے اور محال بالذات نہین ہے فتاوی بزازیہ چہاپہ مصر برحاشیہ فتاوی عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ مین ہے قلنا انسداد باب النبوۃ بہ امر سمعی فیکون ممکنا عقلاً فلا یکون محالا بالذات۔

سوال۔ آیا زیارت قبر نبی صلعم مین زیارت مسجد نبوی صلعم کی نیت بہی کرلیوے فتاوی عالمگیری صفحہ ۲۶۵ جلد ۱ مین ہے فاذ انوی زیارۃ القبر فلینو معہ زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ

(راقم فضل الٰہی عظیم آبادی)

آریہ سماج کی ترقی کیوں رک گئی ہے

اس عنوان سے ہم عصر بہاولپور (آریہ اخبار) نے مندرجہ ذیل لیکچر لکہا ہے:۔

آج آریہ سماج کے حلقہ مین اسبات کا چرچا چل رہا ہے کہ آریہ سماج جیسے بعض کہتے ہین کہ آریہ سماج تنزل کر رہا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ترقی رک گئی ہو غرضیکہ آریہ سماج کے متعلق سمجھدار حلقہ مین مختلف قسم کے خیالات پہیل رہے ہیں جب ہم ان سب کے اسباب کو سوچتے ہین تو پتہ لگتا ہے کہ آریہ سماج مین ایسے لیڈر آگئے ہین جنکا کوئی اصول نہین۔ آج جس بات کو فریق ثانی مین دیکہکر برا بتلاتے ہین کل اسی بات کو اپنی ذات کیلئے فخر خیال کرتے ہین آریہ سماجین ایسے بیوقوف ہاتہون مین جا پہنچے ہین کہ انہین اپنے چہوٹے بڑے کی تمیز نہین وہ دوست دشمن کو پہچانتی ہی نہین انہین اسبات کی ذرا بہی پرواہ نہین کہ ہمارے لیڈر ہمین کس طرف لے جا رہے ہین گو رشی دیانند نے آریہ سماج کے انتظام کے واسطے ہر ایک انتظام کردیا تہا ہر ایک بات وید اور شاستر کے پرمان سے

ؔ اس سوال سے مقصود اظہار اس امر کا ہو کہ حنفی لوگ بہی امکان نظیر کے قائل معلوم ہوتے ہین رضا خانی لوگ کیسے حنفی ہین جو اپنی کتاب سے خبر نہین رکہتے۔ منہ

ahmadimuslim.de

ثابت کرکے دکھلا دی تھی۔ لیکن جن لوگون نے کچھ سمجھا تھا وہی خود غرضی کے سبب آریہ سماج گروہ مین ہو گئے جب دقت کالج والون سے اختلاف ہوا تھا تو آریہ سماج کو انگریزی کی تعلیم کے کام سے الگ ثابت کیا تھا اور بتلایا گیا تھا کہ آریہ سماج دہرم سبہا ہے وہ دونون کام نہین کر سکتی اس کے متعلق ویدک دہرم پرچار مین جو آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی طرف سے نکلا تھا اُس کے کچھ حصہ پیش کرتے ہین۔

دونون کام آریہ سماج نہین کر سکتی جب یہ تسلیم کر لیا گیا تھا کہ آریہ سماج آریہ دہرم سبہا ہے آریہ ودیا سبہا نہین اس واسطے اسکو مغربی تعلیم کے پرچار مین اپنی طاقتین نہین ضائع کرنی چاہئین اس کو صرف ویدک دہرم پرچار کرنا چاہیئے اور اسبات کی تردید کی گئی تھی کہ آریہ سماج تعلیم اور پرچار دونون کام نہین کر سکتی دیکھو صفحہ ۴ ویدک دہرم پرچار۔

ہم کہتے ہین کہ ایک سبہا دونون کامون کو ہرگز نہین کر سکتی۔ اگر آریہ سماج اپنے طبیعت کو ادہر ادہر پہیرے گی تو دہرم پرچار کا کام ڈہیلا اور سست ہو جاویگا۔ دہرم پرچار کا کام اتنا بہاری ہو کہ اس کا پورا کرنا بہی کسی ایک سوسائٹی کے لئے خواہ وہ کیسی ہی مضبوط اور دہناڈیہ کیون نہو بہت مشکل ہے اور اگر اس پر ترقی تعلیم کا بوجہ بہی ڈالا جاوے تو وہ اس کے نیچے دبکر نیست ہو جاویگی ویدپرچار کمزور ہو گیا۔ اور آریہ سماج مردہ ہو رہی ہین یا اُس کا وجود برائے نام رہیگا۔ ذرا سوچ وچار کرنے سے معلوم ہو جاویگا کہ دو مختلف اور مشکل کامون کو کس طرح ایک سبہا یا سماج اٹھا سکتی ہے؟

اہلحدیث۔ گو ہمارے خیال مین آریہ سماج ترقی پر نہین ہے اور تنزل مین ہی ہے تاہم اگر اس کی ترقی ہندؤن مین ہے کہ عموماً تعلیم یافتہ آریہ سماج کے خیالات کو پسند کرتے ہین گو عملی پہلو کمزور ہو مگر اس ترقی کا سبب آریہ سماج کی تعلیم کی خوبی نہیں بلکہ انگریزی تعلیم کا نتیجہ جو آزادی ہے وہ انکی موید ہے تنزل غیر قومون مین ہے کہ آریہ سماج یہہ دعوی لیکر اٹھی تہی کہ ہم ویدک تعلیم کو تمام دنیا مین پہونچا دینگے بلکہ بعض بہانتک بڑہ گئے تہے جو کہتے تہے کہ عرب مین قرآنی حکومت کے بجاے اب ویدک جہنڈا لہرائے گا۔ مگر جونہی

آریہ سماج کی تعلیمات سے غیر مذاہب کو خبر ہوئی تو سوا ء کسی عقل سے خالی نوعمر لڑکے کے عام قبولیت اس کو حاصل نہوئی لہذا آیندہ کو ہم

قابل توجہ اہل حدیث کانفرنس

اس کانفرنس کے انعقاد کو عرصہ دو سال کا منقضی ہوگیا لیکن ہنوز کوئی نمایان کام اُسکا ظہور پذیر نہوا اگرچہ اُس نے توحید و رسالت کی بابت مختلف زبانون مین ٹریکٹ شائع کئے لیکن میرے خیال مین اس کا یہی نتیجہ ظاہر ہوا خصوصاً اس شہر مین اس کانفرنس کا اصلی اصول اہلحدیث کی مدد کرنی بہی ہے جو باوجود چند مقامات مین اہلحدیثون کے ستائے جانے کے اُن کی مدد کیا خبر گیری تک نہین کی۔ پس اگر ایسی ہی غفلت رہی تو قیام اسکا مشکل ہے۔ اولاً کانفرنس کو حسب قواعد (ج) (د) اہلحدیث موضع اعظم گڈہ کی امانت کرنی چاہیئے۔ وہ بیچارے بہت ستائے جا رہے ہین تفصیل اُس اجمال کی یون ہے کہ عرصہ سے کوئی مسجد کا مقدمہ تہا جس مین منصف سے پہلے اہل حدیث مثوجیت گئے بعد اپیل فریق مخالف تجویز ثانی کو منصفی مین آیا جس کا منصف دوسرا بدلکر آیا۔ فریق مخالف کی جائز ناجائز کوشش سے فیصلہ بالکل انکے موافق ہوا اگرچہ وہ فیصلہ بہی خلاف قانون ہے۔ بعد اس کے وہان کے حنفیون نے پانچ سات اہل حدیثون کو قبل نماز عشا مسجد مین مارا۔ اور خود ہی تہانہ مین رپورٹ لکہا دیا کہ ان غیر مقلدون نے ہم لوگون پر زیادتی کیا وغیرہ وغیرہ تہانہ دار بہی سخت متعصب حنفی ہے اس نے باوجود تفتیش حق کرنے کے اہل حدیثون کی زیادتی لکہا اور بلوہ قائم کیا اور انہین بے قصورون کو حوالات داخل کیا۔ الغرض بڑی بڑی تکلیفین پہنچا تا ہے۔ اب دونون فریق کی چالان کردیا ہے اس مین بہی اہلحدیثون کی زیادتی لکہا ہے۔ دیکہنا یہ کیا ہوتا ہے بیچاری اہل حدیث وہان کے مخبوط ہو رہے ہین۔ اب اس سے بڑھکر کونسا موقع کانفرنس کو ملیگا علاوہ بریں مؤمنین باہمی نزاعات ذمیدون پر یہہ کانفرنس حسب قاعدہ (د) ان کی اصلاح کرنی چاہیئے خصوصاً مؤمنین ایک ستودہ حضرت مولوی ابوالمکارم صاحب موجد دو فرق اہل سنت پر بہین آپ اہلحدیثون کو رکن اور مناظر تہے آپ نے شوق نبوی کے رسالون کے بڑے بڑے

دندان شکن جواب دیئے ہیں۔ اس وقت آپکا ایسا حال ہے کہ قابل بیان نہیں۔ آپ اہل حدیث بھائیوں کی اعانت کی جگہ انکے سخت مخالف ہوگئے ہیں اور حنفیوں سے بالکل خلط ملط کر لی ہے جس نے اور فتنے برپا ہو رہے ہیں حنفیوں کو اور زور مل رہا ہے جب علماؤنکا ایسا حال ہو تو بقول ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

آہ کیا ہی سچ ہے۔ شر الشر شرار العلماء۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

انا الراقم محمد ابو القاسم کنجاہی الاصل متوطن بنارس۔

ایڈیٹر: کانفرنس میں ابھی اتنی سکت نہیں کہ ایسے ایسے بڑے کاموں میں دخل دے سکے ہاں دفتر اہل حدیث میں جب خبر آئی تو جو کچھ پوچھا گیا تھا بتلایا اور جو مانگا تھا بھیجا گیا اور دعا کی گئی اور ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ بھی دعا کریں کہ خدا ان مظلوموں کی مدد کرے۔ آمین۔

دہوکے کی ٹٹی میں پیغام صلح

ایک گھوڑا اور ایک گدہا دونوں بوجھ لدے کہیں جارہے تھے۔ گھوڑے پر نمک اور گدہے پر روئی لد رہا تھا جب رستے میں نالہ آیا تو گھوڑا پانی میں بیٹھ گیا تب اٹھنے پر بوجھ ہلکا ہو جانے سے آسانی سے چلنے لگا۔ گدہے نے گھوڑے سے بوجھ ہلکا ہو جانے کا احوال سنکر اپنا بوجھ بھی ہلکا کرنا چاہا اور جب دوسرا نالہ آیا تو وہ بھی پانی میں بیٹھ گیا مگر اُن میں جب پانی داخل ہو گیا تو گدہے کا بوجھ اس قدر بھاری ہو گیا کہ وہ پھر اٹھ نہ سکا اور مالک سے جو مار کھائی سو الگ۔ اسی طرح سے جب قادیانی خر دجال نے دیکھا کہ جناب سراج الملۃ امیر حبیب اللہ خان صاحب شاہ کابل (خدا اُس کے ملک و سلطنت کو دائم قائم فرما دے آمین) نے ہندوستان میں تشریف لاکر عید قربانی کے موقع پر گائے کی قربانی کو ہندوؤں کی دلجوئی اور تالیف قلوب کی خاطر اپنے لئے رد کر دیا تو ہندوؤں نے اُن پر چاروں طرف سے صدائے مرحبا کو بلند کر کے اُنکی عزت و توقیر کو اپنے دل میں جگہ دی۔ تو خر دجال کے کوڑ مغز میں بھی یہ بات سما گئی کہ کرشن اور نانک بننا تو بیشک بالکل فضول ہو مان شاہ کابل نے ہندوؤں کو پھانسنے کا تجربہ دکھلایا وہ درست ہے کہ اس طرح سے ہندو جھٹ پٹ میرے بھی تابع ہو جائیں گے اور میں اُن کا ایک بڑا پولیٹیکل ہیرو بن جاؤنگا چنانچہ اس نے آجکل ہندوؤں کو انگریزوں کے برخلاف پاکر اپنے قدیمی گہری پولیٹیکل چال کو فروغ دینے کی خاطر ہندوؤں کو اپنے ہمراہ کرنے کے لئے وہی شاہ کابل والا چکمہ دینا چاہا اور اس دہوکے کی ٹٹی میں ایک پیغام صلح تیار کرنے لگا اور اپنے کوڑ مغز میں ہندوؤں کو ایک بھولی بھالی قوم تصور کر کے اس پیغام صلح میں یوں بجا اس لکہی کہ "یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں۔ ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اُس کو استعمال بھی کریں" مگر کذاب کو اس کا نتیجہ کیا معلوم تھا قدرت کی طرف سے ؎

تضانے مار طمانچہ منہ اُسکا کالا کیا۔

اور لالہ لاجپت رائے نے اس کے جواب میں جو اُس کی حجامت بنائی وہ الگ۔ کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی پاگل پنے کی علامت ہو سکتی ہے کہ خود ہی تو پیغام صلح میں یہہ لکھا جو کہ "اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقہ کو خدا پرست نہیں بنا سکی اور نہ بنا سکتی تھی اور اگرچہ ہم کو وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہیں پڑہا۔ لیکن بلاشبہ اگنی۔ وایو جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے۔ اور کسی شرتی میں اُن چیزوں کی پرستش کے لئے ممانعت نہیں" مگر تاہم پہر بھی اپنا خیال ویدوں کی نسبت یوں لکھا ہے کہ "تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں" پہر کیا اس سے صاف ثابت نہیں کہ قادیانی کا پختہ اعتقاد خدا کی تعلیم کی نسبت بالکل مشرکانہ تھا! ایسے پاگل کی بات کا کیا ٹھکانہ ہے کہ پیغام صلح کے ۲۵ صفحوں تک خود ہی تو بڑے شد و مد سے ویدوں کو کلام الٰہی اور رشیوں اور باوا نانک کو خدا کا نبی ثابت کیا ہے اور اُس کے بعد لکھا ہے کہ "اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے" بہلا جب وہ ویدوں اور اُس کے رشیوں وغیرہ کو پہلے ہی سے سچا مانتا ہے تو پہر اب اُس کی شرط

ahmadimuslim.de

فضول ہے اب چاہے بندہ (محمد صاحب) کو مانیں یا نہ مانیں۔ مگر دجال تو ویدی ہو چکا ا۔ (محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادہوان)

حمائل غزنویہ پر سوال اور اسکا جواب

جناب مکرمی مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم
حمائل شریف مطبوعہ مطبع القرآن والسنہ امرتسر صفحہ ۱۹۸۔ پارہ ۷ سورہ مائدہ۔ آیت یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ میسر کے بارے میں حاشیہ پر لکھا ہے "شرط بدھنا کسی چیز پر جس میں جیت اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں باقی جو کھیل کہ ان میں شرط بدھنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہ ہو لیکن یہ کہ شیطان اس بہانے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے"

استفسار بذریعہ اخبار اہلحدیث۔ ایک طرف کی شرط سے کیا مراد ہے بسبب خیال ناقص میں گھوڑدوڑ کے لاٹرے اسی قسم میں ہے۔ اور گھوڑدوڑ فی نفسہ جوا نہیں۔ آپ براہ مہربانی فرماویں کہ یہ قول "ایک طرف شرط حرام نہیں" کہاں تک صحیح ہے۔

دو پیسہ کا ٹکٹ ارسال خدمت ہے۔ اگر بذریعہ ڈاک جواب سے مطلع فرماویں تو ممنون ہونگا۔ (خاکسار ابراہیم عفی عنہ کلرک دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر بیاد حلقہ انہار دریائے سوات مردان ضلع پشاور)

اس خط کو بغرض جواب مولوی عبدالاول صاحب غزنوی مالک مطبع مذکور کے پاس بھیجا گیا جواب اسکا جو آیا درج ذیل ہے۔

یہ حاشیہ جس میں لکھا ہے کہ ایک طرف کی شرط حرام نہیں۔ یہ حاشیہ شاہ عبدالقادر صاحب کا ہے۔ نور اللہ مرقدہ الی کا نہیں اور دلیل اسپر کہ ایک طرف کی شرط حرام نہیں یہ حدیث ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین یعنی وھو لا یؤمن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن ان یسبق فھو قمار۔ رواہ ابوداؤد۔ ترجمہ۔ روایت ہے ابوہریرہ رض سے وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنی وہ تیسرا گھوڑا ایسا کہ نہ امن کیا جاتا ہے کہ سبقت کیا جاوے پس وہ قمار ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ مطلب یہ ہو کہ اگر تیسرے شخص کا گھوڑا ایسا ہے کہ آگے بڑھنے نہ بڑھنے کا احتمال ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے گھوڑدوڑ میں اگر روپیہ کی شرط ایک طرف سے ہو اور یہ روپیہ بادشاہ دینا قبول کرے یا دوڑ والوں میں سے ایک شخص تو یہ جائز ہے اور اگر دونوں طرف سے روپیہ کی شرط ہو تو ایک شخص تیسرے محلل کا ہونا ضروری ہے پھر اگر یہ محلل بڑھ جاوے گا تو دونوں کا روپیہ لیگا اور اگر محلل ہار جاوے تو اسپر کچھ نہ ہوگا اور محلل کے ہونے سے یہ جوے کی صورت سے نکلجاتا ہے کیونکہ جوا وہ ہوتا ہے جہاں آدمی نفع اور نقصان میں متردد ہو اور یہ امر محلل کی وجہ سے جاتا رہتا ہے۔ امام شوکانی رح نے فرمایا ہے کہ اگر دونوں گھوڑے دوڑانے والے آپس میں یہ شرط مقرر کریں کہ جسکا گھوڑا آگے بڑھا دوسرا اس کو اتنا دیگا تو اس صورت کے منع ہونے پر اتفاق ہے۔ محیط اور ذخیرہ میں ہے اگر گھوڑدوڑ بغیر شرط اور عوض کے ہو تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط دونوں جانب سے ہو کہ ایک مرد دوسرے کو کہے اگر تیرا گھوڑا میرے گھوڑے سے آگے بڑھا تو میں تجھے اتنا مال دونگا اور اگر میرا گھوڑا آگے بڑھا تو میں تجھ سے اتنا مال لونگا تو یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ یہ صورت جوے کی ہے۔

وفی الدر المختار ما نصہ یحرم الجعل اذا شرط من جانب واحد لان الزیادۃ والنقصان لا تمکن فیہما بل فی واحد ہما تمکن الزیادۃ وفی الآخر الانتقاص فقط فلا تکون مقامرۃ لانہا مفاعلۃ منہ الا اذا ادخلا ثالثا محللا بینہما بفرس کفء لفرسیہما یتوہم ان یسبقہما والا لم یجز ثم اذا سبقہما اخذ منہما وان سبقاہ لم یعطہما وفیما بینہما ایہما سبق اخذ من صاحبہ۔ (عبدالاول غزنوی امرتسر)

اسلام کی صداقت پر سائنس کی شہادت

(از سراج الاخبار جہلم)

جب سے یورپ اور امریکہ نے سائنس کے نئے نئے معلومات ظاہر کرنے شروع کئے ہیں کوئی نہ کوئی اسلامی صداقت بھی ساتھ ہی مطلع ظہور پر اس بے کنار سمندر سے نکلکر خلافت کے سامنے شمس نصف النہار کیطرح نمایاں

ahmadimuslim.de

ہوتی رہتی ہے اسلام نے تیرہ سو برس سے شراب اور خنزیر کے گوشت کی ممانعت کر رکھی ہے مگر بہت سالوں سے یورپ ان اشیاء کے استعمال کا عادی ہو چکا ہے اور وہاں کے محقق ڈاکٹروں نے کچھ عرصے سے ان مذکورہ بالا اشیاء کے خاص خاص نقصانات کی طرف اہل یورپ کو جگا یا ہے چنانچہ اکثروں نے ان ہر دو اشیاء کو ترک کر دیا ہے اور ان کی تقلید پر دن بدن اور اشخاص بھی تارک ہوتے جاتے ہیں حال میں پیرس دار الخلافہ ملک فرانس کا ایک کیمسٹری کالج جو جراحی علاج کے بہت سے تجربے کر چکا ہے دنیا کو اطلاع دیتا ہے کہ داڑھی چٹ کرانے والوں کو بعض ایسے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں جن سے اور لوگ جو داڑھی چٹ نہیں کراتے بالکل محفوظ و سلامت رہتے ہیں اور پروفیسران کالج مذکور نے اپنی علمی تحقیقات سے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ جب استرہ داڑھی پر پھیرا جاتا ہے تو بالوں کے ساتھ ہی ان روغنی حلقوں کو بھی اڑا لیجاتا ہے جن کی بدولت اجرام مرض چہرے کی جلد میں داخل نہیں ہو سکتے اب اہل انصاف و اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ کسی مذہب نے داڑھی منڈانے کی ایسی صریح اور تاکیدی ممانعت نہیں فرمائی جیسی کہ اہل اسلام نے علی ہذا القیاس ختنہ کے فوائد پر بھی بہت سے ڈاکٹروں نے جن کو بوجہ ایک خاص بیماری کے زائد حشفہ کاٹنا پڑا ہے شہادت دیدی ہے اصل مقصود اس مضمون سے یہ ہے کہ جو لوگ اسلامی شریعت پر مضحکہ اڑاتے خواہ اس میں نئی روشنی کے مسلمان بھی شامل ہوں اسباب پر ضرور سنجیدگی سے غور کریں کیونکہ کافی مطالعہ کے اسلام کی صداقتوں کا راز ہرگز کھل نہیں سکتا۔ افسوس جہاں یورپ کی تقلید پر ہزاروں مسلمان شراب نوشی اور داڑھی منڈانے کے عادی ہو چکے ہیں وہاں اس قباحت کی ممانعت کی آواز کیوں نہ سنیں گے اگر اُن کو اپنے مولیٰ اور اُس کے آخری رسول صلعم پر یقین ہوتا تو اُن کے مقدس کلام کا علم حاصل کرتے اور پھر کسی غیر کی چال یا تقلید میں ہرگز نہ پھنستے مگر دنیا طلبی ہی محض اُن کا نصب العین ہے۔ دینی مطالعہ کے واسطے ایک گھنٹہ بھی خرچ کرنا اُن کو گوارا نہیں ہے پس اس صورت میں ایسے ہی شریعت اسلام پر مضحکہ اڑا دیں تو اور کیا کریں ملک چین نے ہزاروں برس کے بعد اب کہیں جا کر افیون کے ترک کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ مگر چین کے مسلمان شروع ہی سے افیون کے تارک ہیں اب یہ بات انکو کس نے سکھلائی تھی جسکو دیگر اہل چین اس قدر مدت مدید کے بعد مشکل اب سمجھنے لگے ؟ صرف اسلام نے آئندہ بھی ہوہ جتنی قدر اصول مذہب، یا ترقی یافتہ اقوام دریافت کرینگی اسلام کا وہ اصول انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے ہی موجود ہو گا جوں جوں زمانہ ترقی کریگا اسلام کے نزدیک آتا جائے گا۔ (راقم غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر)

تعاقب

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج اقدس۔ اہلحدیث میں طبع کیا گیا جواب نمبر ۲ کے درباب جواز عقیقہ مردہ لڑکی یا لڑکا دیکھا گیا۔ اگرچہ آپکا جواب قابل تسلیم ہے۔ مگر چونکہ سائل کو آپکے جواب سے پوری پوری تشفی جیسی کہ مدلل طور سے ہونی چاہئے نہیں ہوئی کیونکہ آپ کے جواب میں نہ حوالہ قرآن اور نہ حدیث نبوی ہے اسلئے مکرر عرض خدمت شریف ہے کہ براہ نوازش اسی جواب کو قرآن و احادیث سے مدلل کر کے اخبار اہلحدیث میں مکرر طبع فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوویں۔ آپ خود خیال فرماویں کہ جب اخبار کا نام نامی ہی اہل حدیث رکھا جاوے اور مسائل کو بغیر از حوالہ احادیث کے جواب دیا جائے تو وہ جواب کہاں تک قبول ہو سکتا ہے۔ بجز اسکے آپ جیسے متبحر عالموں کا کام بھی یہی ہے کہ جسطور سے ہو عام لوگوں کو علمی درمی قدمی فائدہ پہونچاتے رہیں پس پوری امید ہے کہ ضرور آئندہ نمبر میں اسکا جواب تحریر فرماویں انتظاری رہیگی۔ وہی سائل

قدیم عبد اللہ از شی بنگلور۔

جواب جس جگہ کے لئے کوئی ثبوت نہو وہاں وہ عدم ثبوت ہی عدم حکم کے لئے دلیل ہے زندہ بچے کے لئے تو آیا ہے کہ ساتویں روز عقیقہ کرو لیکن مردہ کے لئے نہیں آیا پس یہ نہ آنا ہی دلیل ہے کہ عقیقہ نہیں کیونکہ قرآن مجید میں حکم ہے لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور رسول کے آگے نہ بڑہو کہ جس باب میں وہ حکم نہ دیں اُس کی بابت اپنے پاس سے حکم نہ دو ایسا ہی حدیث شریف میں ہے ذروني ما ترکتکم یعنے جبتک میں تم کو کسی امر کی بابت حکم نہ دوں تم بھی سوال نہ کیا کرو پس مردہ بچہ کا عقیقہ نہونے کی یہی دلیل ہے کہ حکم نہیں آیا۔

ہفوات مرزا۔ مرزا کے مضامین متناقضہ۔ قیمت ۱۲ پائی

فتاوی

س نمبر ۲۳۶ - ملک برہما مین مسلمان جو آتے ہین وہ یہان کی برہمی عورتون سے نکاح کر لیتے ہین جب وہ یہان سے جاتے ہین تو وہ عورتیں دوسرے کسی سے شادی کر لیتی ہین خواہ وہ کسی مذہب کا ہو - کیونکہ برہمیون کا کوئی مذہب نہین کیا ایسی عورتون سے شادی کرنا جایز ہے اور جو ایسی عورتون سے شادی کرین اُنکے گھر کا کہانا جایز ہے یا نہین ؟ -

محمد عبد اللہ از ٹائیٹ میو ملک برہما -

ج نمبر ۲۳۶ - قرآن شریف مین حکم ہے کہ مشرک عورتین جب تک ایماندار مسلمان ہو جائین اُن کے ساتھ شادی نکرو وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ - پس جب تک برہمی عورتیں مسلمان نہو اُنکے ساتھ نکاح کرنا جایز نہین - مسلمان ہوکر خاوند کے گھر مین رہے تو اوس گھر سے کہانا پینا جایز ہے اگر خاوند جانے کیوقت اوس کو طلاق دیکر چھوڑ جائے اور وہ اس کے بعد کسی مشرک سے نکاح کرلے بلکہ خود بھی مشرک ہو جائے تو خاوند کا اس مین قصور نہین - اگر بے نکاحی کو رکھے یا مشرکہ کی حالت مین نکاح کرے تو ایسے مسلمان کے گھر سے مسلمانون کو نفرت کرنی چاہئے -

س نمبر ۲۳۷ - عیسائی مسلمان کی مجلس مین بیٹھ کر کہانا کہا سکتا ہے یا نہین ؟

ج نمبر ۲۳۸ - دین اسلام مین ہندؤن کیطرح پاگلانہ چھوت چھات نہین اس لئے مسلمانون کی مجلس مین ہر ایک شخص جسکے ہاتھ ظاہری نجاست سے پاک ہون کہا سکتا ہو اگر کسی کو کسی کے ساتھ بیٹھنے مین طبعی نفرت ہو تو اُسکا اختیار ہے کہ نہ بیٹھے اُس پر جبر نہین - ۲۰ ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۲۳۹ - ایک شخص عشا کی نماز پڑہتا ہے چار فرض اور دو سنتین ایک وتر اور نفل وغیرہ کچھ نہین پڑھتا - وتر بھی ایک ہی پڑہتا ہے اس کو کوئی عذر بھی نہین آیا اوس کی نماز صحیح یا غلط ہو اسکی دلیل قرآن اور حدیث سے ہونی چاہئے - سائل محمد وحید انگوٹھی ساز مالیر کوٹلہ -

ج نمبر ۲۳۹ - اس کی نماز صحیح ہے کوئی خلل نہین بڑی بات کوئی اعتراض کی ہے تو ایک وتر ہے سو صحیح بخاری مین ایک وتر کی حدیث آئی ہے امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ ایک رکعت والی حدیث اثبت یعنی سب سے زیادہ ثبوت رکھتی ہے پس شخص مذکور کی نماز درست ہے جو اس کو غلط کہتا ہے وہ غلطی کی وجہ بتلاوے - ار داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۲۴۰ - نوٹ یا اسٹام مین بٹہ لینا چاہیے یا نہین - سائل محمد لبیب بیرہ منشی رحیم بخش صاحب گرسیٹہ ضلع ہزاری باغ قسمت بنگال

ج نمبر ۲۴۰ - نوٹ اور اسٹامپ کا بٹہ لینا جایز ہے کیونکہ وہ چاندی یا سونا نہین بلکہ وہ ایک مبیع چیز ہے نوٹ پر اگرچہ سکرٹری سیکرٹری لکہی ہوتی ہے مگر عرف عام مین وہ بھی مبیع ہے -

س نمبر ۲۴۱ - شب برات کے روز حلوا اور روٹی جو کسی دوسرے کے یہان نیاز کیا ہوا آئے تو لے کہانا چاہیے یا نہین ؟ و نیز عاشورہ کے روز کہچڑا پکوا کر مسکینون کو کہلانا چاہیے یا نہین ؟ (ایضا)

ج نمبر ۲۴۱ - شب برات کے روز حلوی پکانا محض ایک رسم ہے جسکو کرنے والا اگر ثواب جانتا ہے تو بدعت ہو - مگر چونکہ وہ کوئی نذر لغیر اللہ نہین ہوتا اس لئے کہانا اُسکا حرام نہین لیکن اس نیت سے کوئی نہ کہائے کہ یہ رسم بند ہو جائے تو اچہا ہے عاشورہ کی کہچڑی کا بھی یہی حکم ہے -

س نمبر ۲۴۲ - حلیمہ گیارہ برس کے سن مین حامد سے بیاہی گئی تھی دو تین برس کے بعد اس کے والدین نے یہ عذر پیش کرکے کہ حلیمہ موجودہ شوہر سے راضی نہین ہے - اُس لڑکی کی شادی ایک دوسرے لڑکے سے کر دیا لیکن حلیمہ کو اُس کے سابق شوہر نے طلاق نہ دیا تو اس حالت مین حلیمہ کا نکاح ثانی جایز ہوا یا نہین ؟ (ایضا)

ج نمبر ۲۴۲ - حلیمہ کا حامد کے ساتھ اگر نکاح ہوا تھا تو دوسرا نکاح صحیح نہین اگر محض منگنی یعنی وعدہ نکاح تہا تو بوجہ ناراضگی یا کسی اور معقول وجہ سے دوسری جگہ کر سکتے ہین -

س نمبر ۲۴۳ - مسجد مین جو شیرینی جمعہ کے روز تقسیم ہونے کے لئے آتی ہے لیکر کہانا چاہیے یا نہین ؟ (راقم ایضا)

ج نمبر ۲۴۳ - جمعہ کی شیرینی تقسیم کرنیوالون کی نیت اگر نذر لغیر اللہ کی ہو تو حرام ہے اور اگر کسی امر پر بطور شکریہ لاتے ہین تو جایز ہے -

ار داخل غریب فنڈ -

اطلاع - فتوون کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہین (ابو الوفا)

ahmadimuslim.de

انتخاب اخبار

ڈیرہ غازیخان کے معززین نے ایک بڑا جلسہ کرکے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان کے حق مین تائیدی ووٹ پاس کئے اور نامہ نگار ٹریبیون کی تردید کی جسنے ڈپٹی کمشنر پر حملے کئے تھے (نامہ نگار)

۱۷۔ اگست کو امرتسر مین ایسی بارش ہوئی کہ طوفان نوح کا نقشہ آنکھون مین پھر گیا۔ سیکڑون مکان گرے کئی آدمی مرے خدا رحم کرے۔

خودی رام بوس کو ۱۱ ماہ حال کی صبح کو مظفرپور مین پھانسی دیدی گئی اُسکے وثاوکی درخواست پر خودی رام کی نعش اُن کے حوالے کردیگئی۔ جنہون نے اُس کو دریاء گنڈک کے کنارہ پر جلاکر خاکستر کردیا۔ جیل خانہ سے دریا کے گہاٹ تک دورویہ پولیس کے سپاہی کھڑے تہے تاکہ کسی قسم کا شور وشر یا بلوہ نہ ہونے پائے۔

تیلی سے۔ نواب کو امرتسر اور لاہور کے درمیان چلتی ٹرین مین عورتون کا زیور ڈرا دہمکا کر لوٹنے کے جرم مین ۲۲ سال قید کی سزا دیگئی تہی اپیل مین چیف کورٹ نے ۲۰ سال گھٹا دیئے صرف ۲ سال قید با مشقت کی سزا کافی سمجھی گئی۔

رنگون کے ایرانیون نے وائس کی نسل ایران کے ذریعہ سے شاہ ایران کی خدمت مین ایک تار بہیجکر التماس کیا ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ جلد مجتمع کیجائے اور کنسٹی ٹیوشن پر پورا پورا عملدرآمد کیا جائے اور خانہ جنگی موقوف کی جائے اگر ایسا نہوا تو ہم ایرانی رعایا نہ رہین گے اور کسی بادشاہ کی رعایا بن جائینگے۔

بابو بپن چندر اپال کو اب اور نیا خیال پیدا ہوا ہے وہ ۲۰ ماہ حال کو ہندوستان سے پیرس اور وہان سے امریکہ جائینگے اور جمہوریت پسند اقوام کے آگے ہندوستانیون کی کیفیت بیان کرینگے۔

بم کے گولہ پہینکنے کا ایک تازہ واقعہ ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے کے اسٹیشن شام نگر کے پاس کلکتہ کے نزدیک واقع ہوا۔ ایک سیکنڈ کلاس گاڑی پر بم کا گولہ پہینکا گیا۔ اس گاڑی مین کئی یورپین مسافر سوار تہے۔ گولہ گاڑی تک نہین پہونچا اور زمین پر گر کر پھٹ کر اڑا۔ ٹرین کھڑی کرکے تحقیقات کی گئی کسی قسم کا نقصان نہین ہوا پہر ٹرین روانہ ہوگئی پولیس گولہ پہینکنے والے کی تلاش مین مصروف ہے۔

قیصر جرمنی اور قیصر ہند کے درمیان نہایت تپاک اور اخلاص سے ملاقات ہوئی۔ لوگون نے بازارکو ہار، ون اور انگلش اور جرمن جہنڈیون سے سجا رکھا تہا۔ کچھ عرصہ کے بعد قیصر ہند برلن مین جاکر قیصر جرمن کے مہمان بنین گے۔

شاہ ایران کے خلاف ایرانیون مین جوش ترقی پر ہے۔ شیعہ مجتہدون نے اُن کو ناقابل شاہی قرار دے دیا ہے۔ تمام روئے زمین کے ایرانی شاہ پر زور دے رہے ہین کہ ایران کی پارلیمنٹ جلد مجتمع کی جائے ورنہ سب ایرانی شاہ ایران کی اطاعت ترک کرکے دوسرے بادشاہون کی رعایا بن جائینگے تبریز مین برابر کشت وخون جاری ہے۔

تبریز کے باشندون نے اپنے آپ کو شاہ ایران کی اطاعت سے علیحدہ کرکے ترکی کی رعایا بن جانے کا اعلان کردیا۔

ترکی پارلیمنٹ کے متعلق ۹۔ ماہ حال کو جو خبر ریوٹر سے موصول ہوئی وہ حسب ذیل ہے:۔

رضا پاشا سابق وزیر جنگ اور دو دیگر برآوردہ محل کے حکام گرفتار ہوگئے ہین سابق مہتمم صرف خاص راغب پاشا نے گرفتار ہوتے وقت مزاحمت کی اور اپنے گہر کی کہڑکی سے پولیس پر فیر کی مگر دہر لئے گئے۔ سلطان المعظم نے جدید آئینی افواج کو اپنی ملاقات سے بہرہ اندوز کیا اور فرمایا کہ ما بدولت دستوری حکومت پر مستحکم رہینگے۔ اس لئے کہ یہ انتظام ما بدولت ہی کیا ہوا ہے۔

یہودی مسلمان اور عیسائیون کا اتحاد یروشلم مین ترکی سلطنت پارلیمنٹ قائم ہونیکی خوشی سنائی گئی۔ گورنر یروشلم کو اول اول اس خبر کا یقین نہین تہا اس باعث انہون نے پہلے اظہار مسرت وجلوس کی اجازت نہین دی خبر کی تصدیق ہوجانے پر ترک عرب یہودی۔ عیسائی سب نے ملکر شہر مین ایک متفقہ جلوس نکالا۔ آزادی کے نشانات ہاتہون مین سب کے بلند تھے۔

اخبار ارشاد لکہتا ہے کہ ایک بڑا اسلامی شہر تارجان نامی جو کوہ قاف کی ایک بلند چوٹی پر آباد تہا کثرت بارش کے سبب پہل کر ایک نہایت گہری وادی مین اُتر گیا ہے اور اُسکے تمام باشندے اور جانور ہلاک ہوگئے ہین اور تمام مکانات اور مسجدین اور مندر غارت ہوگئے ہین۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ahmadimuslim.de

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اس کے مطالعہ سے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر [illegible] مستقل ہیں قبولیت کی نگاہ سے دیکھی [illegible] قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دو [illegible] میں تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں چھٹی جلد چھپ رہی ہے۔

جلد اول۔ سورۂ فاتحہ و بقر قیمت ۱عہ

جلد دوم۔ سورۂ آل عمران و نساء قیمت ۱عہ

جلد سوم۔ سورۂ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ قیمت ۱عہ

جلد چہارم۔ سورۂ نحل تک۔ قیمت ۱عہ

جلد پنجم۔ سورۂ فرقان تک۔ قیمت ۱عہ

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت (للعہ) سات روپے۔

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ [illegible] بنگال اور انگلستان کے فیصلجات جو اہلحدیث [illegible] درج ہیں قیمت ۳

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ مفصل متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مدلل اور ایسا دندان شکن جواب دیا ہے کہ پھر کسی سماجی کو جواب الجواب لکھنے کی طاقت نہ ہوئی۔ قیمت ۸ر

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۱ر

ترک اسلام

مباحثہ دہرم پال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۲ر

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد معلم سیکھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کہتے تھے اُس کا خلاف کرتے تھے آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا

مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے درمیان ہوا تھا قیمت ۴ر

نماز اربعہ

اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی ہندو۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ قیمت ۲۰ر

کارخانہ مخزن الادویہ

واقعہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے زیر سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب قائم ہے جس میں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ نیز جمیع اقسام کے روغنیات و عرقیات و معجونات و غیرہا کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بہ کفایت فروخت ہوتے ہیں طبابت پیشہ صاحبان کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مرض کی مجربہ دوا بھی مل سکتی ہے۔ مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہئے۔

المشتہر

مہتمم کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور پٹنہ

حسب الامر شیخ مولانا ابوالوفاء [illegible] صاحب مالک مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہل حدیث

جلد ۵ نمبر ۴۳

امرتسر مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۰۸ع یوم الجمعہ

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۵ روپیہ
والیان ریاست سے ۱۰ روپیہ
رؤسا و جاگیرداران سے للعہ
عام خریداروں سے ۲ روپیہ ۱۲ آنہ
ششماہی ۱ روپیہ ۸ آنہ
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔
(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

اسلام کے نادان دوست اور دانا دشمن

تر از اژدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

اسلام بھی کیسی ایک زبردست طاقت ہے کہ ایک طرف تو اس کے نادان دوست اسکو بدنام کرنے میں کمی نہیں کرتے دوسری طرف اسکے دانا دشمن گھات میں ہیں تاہم یہ دین اسلام ان دونوں کی مخالفت سے بچکر اپنی اصلی طاقت کے ساتھ ترقی پر ہے۔

آج ہم اس عنوان کا ثبوت دو مختلف مذاق کے اخباروں سے دیتے ہیں ایک تو حضرت مسلمان ہیں مگر یہ نہیں کہ مسلمان ہو کر کوئی مذہبی علوم کے باخبر عالم ہیں نہیں بلکہ صرف مسلمان ہیں۔ دوسرے دنیا شدہ آریہ۔ مسلمان سے مراد ہماری ایڈیٹر اخبار زمیندار ہیں جنہوں نے ایک پرچہ میں ایک پیر صاحب کی کرامت ان لفظوں میں لکھی تھی کہ:۔

"پچھلے دنوں جب ہم نے اپنے چاہ سے آبپاشی کے لئے ولایتی پمپ منگایا تو ہمارا مستری ایک ہفتہ سے زائد عرصہ تک ہر چند کوشش کرتا رہا اور حیران ہوتا رہا مگر پمپ نے کام نہ دیا۔ اور پانی نہ نکلا۔ اتفاقاً ایک دن حضرت اقدس مولانا مولوی حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب کرم اللہ تشریف لائے ہم نے آپ کو پمپ کا قصہ سنایا اور دعا کی درخواست کی آپ نے خاص اس جگہ جہاں پمپ نصب تھا پہنچ کر کچھ پڑھ کر دم کیا اور فرمایا کہ کسی اور آدمی کو پمپ لگانے کے لئے منگواؤ دوسری صبح جب محمد قاسم صاحب ٹال والے آئے انہوں نے پمپ کے ایک پرزہ کو ذرا سی حرکت دی اور پانی آنا شروع ہو گیا۔ ہماری نئی روشنی کے نوجوان دیکھیں گے کہ مولانا کے دم کا اس میں کیا دخل ہے محمد قاسم نے پرزہ کو موقعہ پر رکھ دیا اور پمپ چل پڑا لیکن ہماری رائے میں دعا اسباب حصول مقاصد کے اجتماع کا ایک ذریعہ ہے خدا قادر مطلق ہے اور

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ ۱۲ آنہ۔ نیجر

ahmadimuslim.de

ہماری مراد ان کو براہ راست آسمان سے آنا سو پینے کی قدرت رکھتا ہے۔ لیکن چونکہ مسبب الاسباب ہونا بھی منجملہ صفات باری تعالٰی ہے اس لئے مستجاب الدعوات بزرگون کی دعا بھی بذریعہ اسباب ہے پوری کرتا ہے۔ روایت ہے۔ کہ ظہور اسلام سے پیشتر جب دریائے نیل طغیانی پر آتا تہا۔ اور قحط کا اندیشہ ہوتا تہا۔ تو لوگ دیوی دیوتاؤن کو قربانیان اور نذرین چڑہایا کرتے تہے۔ حضرت عمرؓ نے ان لوگون کو اس فعل سے روکا۔ اتفاقاً دریا نہ چڑہا۔ حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کے نام ایک حکمنامہ لکھدیا۔ کہ اگر تو دیوی دیوتاؤن کے حکم سے چلتا ہے تو نہ چڑھ۔ لیکن اگر خدا کے حکم سے چلتا ہے تو تجھے بڑہنا چاہئے۔ چنانچہ یہ حکمنامہ دریا مین ڈالا گیا۔ اور دریا فوراً چڑہ آیا۔ یا یون کہو کہ اس رقعہ کے ڈالنے سے خدا نے وہ اسباب جمع کر دیئے۔ جو دریا کی طغیانی کا باعث ہوتے تہے۔ ورنہ خدا مین یہ قدرت بھی ہے۔ کہ دریا کے چڑہنے کے بغیر ہی فصلون کو تر و تازہ کر دے مگر یہ امر اس کی عادت کے خلاف ہو۔

اس بیان مین ایڈیٹر موصوف نے جو کچھ لکھا تہا محض اپنا اعتقاد اور حق پیر حسن ظن تہا ورنہ خود انکا ضمیر خائف ہے کہ مخالف ہمارے پیر کی اس کرامت پر ہنسی اڑائینگے اور کہین گے کہ ؎

پیران نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

علاوہ اسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت جو روایت ایڈیٹر موصوف نے بیان کی ہے اس مین بھی اون کے قدم مضبوط نہین ہین بلکہ لرزتے لرزتے پاؤن اٹہاتے معلوم ہوتے ہین۔ او واقع مین بھی ایک بے ثبوت بات ہے۔ تاہم اسلام کے دانا دشمن جو ہمیشہ سے اس گہات مین رہتے ہین کہ جس طرح بن پڑے اسلام کو بدنام کیا جائے اون کی بلا سے کہ وہ تحقیق کرین کہ اسلام کس خیال کا نام ہے اور اصل اسلام کے ساتھ کتنی چیو نٹیان محض اپنی شہرت کی وجہ سے چمٹ رہی ہین انھون نے اس موقعہ کو ایسا غنیمت سمجھا جس کو سمجھنے مین ہم اُن کی نہ چندان شکایت بھی نہین کرتے کیونکہ اُن کے گرو نے اپنی طرز عمل سے اُن کی گھٹی مین بہر دیا ہے کہ اسلام پر اعتراض کرو تو یہہ خیال مت کیا کرو کہ اسلام کی اصل کتاب مین وہ مضمون ہے یا نہین بلکہ ہر کہہ و مہہ کی باتون کو لیکر اسلام پر حملہ کر دیا کرو چنانچہ گروجی مہاراج نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ کے چودھوین باب متعلقہ اسلام مین ایسا کرکے دکھا دیا جسکا آئینہ دیکھنا ہو تو ہماری کتاب حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش دیکھو۔

اس جگہ بھی گروجی کے چیلے ایڈیٹر پرکاش نے زمیندار اخبار کے مذکورہ بالا مضمون کو نقل کرکے رائے دی ہے جو درج ذیل ہے۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش مضمون مذکورہ بالا نقل کرکے لکہتے ہین کہ:۔

"یہ ہین ایک اسلامی لیڈر کے خیالات اور نہ صرف ان کے اپنے خیالات بلکہ اسلام کے ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت عمرؓ کے بھی یہی خیالات تھے ان خیالات کی موجودگی مین ہمارے دوست کس طرح کہہ سکتے ہین کہ اسلام مین توہمات کے پرستی نہین۔ یا اسلام عقل سائنس کے مطابق ہے اور یہ دور نہین ہوگی جب تک کہ کسی نہ کسی طریق سے بیخ و بیک دہرم کی شرن نہ لینگے" (۲۸ ساون)

جواب چشم بد دور یہ ہے ایک آریہ ایڈیٹر کا مذاق کہ ہر ایک مسلمان مضمون نگار کو اسلامی لیڈر بلکہ مذہبی لیڈر سمجھ لیتا ہے اور حضرت عمرؓ کو پیغمبری کا درجہ دینے کو بھی طیار ہے جسکے لئے ہم آپ کی اصلاحی نیک دلی کے قائل ہین۔ اے جناب آئیے ہم آپ کو بتلا دین تاکہ آپ ہمیشہ اس قسم کی غلط گمانیون سے بچے رہین

سنئے اسلامی لٹریچر کی اصل قرآن مجید ہے چنانچہ سوامی دیانند جی بھی ستیارتھ کے چودھوین باب کی تمہید مین لکھتے ہین۔ اس کے علاوہ واقعات صحیحہ احادیث صحیحہ اور معتبر تواریخ عربیہ سے مل سکتے ہین۔ پس جو کوئی مضمون نگار ان گواہان کی شہادت سے اپنے مضمون کو مدلل کرے وہ تو اسلامی مضمون کہلانے کا مستحق ہوگا اور جو ایسا نہ کرے بلکہ صرف یہ کہہ مارے کہ روایت ہے تو ایسے مضمون الف لیلہ کے الہ دین والے چراغ سے زیادہ وقعت نہین رکہتے اُن کا جواب بس یہی ہے کہ ایسے خیالات کے لئے جواب دہ صرف اونہی کو سمجھنا چاہئے ورنہ ہم کو بھی اجازت ہونی چاہئے کہ گرو اور پوران سے کہتا کہا لکر دیدون کے سر تھوپ دین۔ معاشی ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند

اس جواب کے بعد ہم اپنے مکرم دوست ایڈیٹر زمیندار سے التماس کرتے ہین

ahmadimuslim.de

کہ بزرگون کی نسبت اعتقاد رکھنے سے کوئی آپ کو منع نہین کر سکتا لیکن اعتقاد کے یہ معنی نہین کہ آپ خواہ مخواہ ایسی باتین کرین جو مخالفون کو لب ہنسنے پر بلکہ اسلام پر بھی ہنسی کا موقع دین ؎

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

شیعون سے روئے سخن

عرصہ ہوا ہم نے لکھا تھا کہ شیعہ سنی کا جھگڑا اتنا کچھ وسیع ہوگیا ہے۔ اور اس کا فیصلہ نہین ہونے پاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ فریقین اصل بحث کا مدار اپنی اپنی روایات پر رکھتے ہین اس لئے اگر شیعہ رسائل اور اخبارات روایات سے قطع نظر صرف قرآن مجید کے ساتھ ہم سے فیصلہ کرنا چاہین تو ایک منٹ کا کام ہے یہ ہم نے کسی حفاظت خود اختیاری کے لئے نہین کیا تھا بلکہ واقعات کی بنا پر کہا تھا کیونکہ جب کبھی ایک فریق کوئی روایت پیش کرتا ہے تو دوسرا فریق اوس پر ہنسی اڑاتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہان بھی ہم پیش کرتے ہین۔

اہل سنت کی روایت سے ایک حدیث صحیح حضرت ابوبکر کی فضیلت مین آئی ہے اُس کا خاکہ جو شیعہ اڑاتے ہین وہ تحریر بغرض اطلاع ہم یہان نقل کرتے ہین۔ اخبار اثنا عشری دہلی کا ایک نامہ نگار رکھتا ہے کہ

ہوائی نامسے | حدیث نمبر ۲۴۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے مرض الموت کے وقت فرمایا۔ ادعی لی ابا بکر واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل وانا اولی ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر۔ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلائے تاکہ مین ایک تحریر لکھدون کیونکہ مجھے خوف ہے کہ تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہنے والا کہے کہ سوائے میرے مستحق خلافت دوسرا نہین اور اللہ اور مومنین سوائے ابوبکر کے سب سے انکاری ہین۔

تھوڑی سی فکر اور معمولی سی نظر والا انسان بھی اس نکتہ کو سمجھ جائیگا کہ یہ تمام نکتہ سنجیان حدیث قرطاس کے جواب مین وضع فرمائی گئی ہین۔ خوش فہم راوی نے اتنا ضرور سمجھ لیا ہے کہ حدیث قرطاس مین گو لفظاً نہین مگر معنًا اور قرینتاً ضرور خلافت مرتضوی کی جانب اشارہ پایا جاتا ہے لہذا کوئی ایسی جدت پیدا کرنی چاہئے جس سے معاملہ صاف ہو جائے مگر ہم ایک نقاد کی حیثیت سے دریافت کرتے ہین کہ وہان تو حضرت عمر کی دراندازی نے اسلام کی قسمت کا فیصلہ کر دیا رسول اللہ کو ہذیان سے نسبت دی گئی اور یہان تک بازاری آدمیون کی طرح شور و غوغا کیا کہ آخر اس نبی کو جو صاحب خلق عظیم تھے نہایت تنفر کے ساتھ قوموا عنی کہنا پڑا۔ آہ! نیرنگی دنیا! بیچارہ وہ بیمار جو گھڑی ساعت کا مہمان ہو۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ اس کے سرہانے بیٹھکر غل زیادہ نہین مچایا جاتا مگر یہان نبی کے سامنے جس کے لئے حکم ہے لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی وہ غضب ہوا ہی ہے کہ الٰہی تیری پناہ۔ خیر ممکن ہے حضرت عمر کی خاندانی تہذیب کا یہی مقتضا ہو۔ ہم اس سے زیادہ بحث نہین کرتے۔ فقط اتنا کہتے ہین کہ حضرت عمر کی بدولت رسول کا ارادہ پورا نہ ہوا۔ مگر قابل غور یہ امر ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے مین وہ کونسے واقعات پیش آئے جن کے سبب سے وہ تحریر آج دنیا کے پیش نظر نہ ہو سکی۔ کوئی دوسرا شخص پاس نہین۔ رسول اللہ حکم دیتے ہین کہ دیکھو لیٹے مین اپنے باپ اور بھائی کو بلاؤ مین نوشتہ لکھے دیتا ہون۔ مبادا کل کو کوئی اور شخص (علی ابن ابیطالب) دعویدار بن بیٹھے۔ پھر حضرت عائشہ جیسی باپ کی ترقی خواہ بیٹی۔ وہ تو سو کام چھوڑ کر پہلے اسے انجام دیتین جب بلا حکم رسول خواہ مخواہ آنحضرت کے بڑے میان سے کہہ دیا کہ جائیے محراب مسجد مین قدم رنجہ فرما کر پیشنمازی فرمائیے تو حکم ملنے کی صورت مین تو ان کے ہاتھ گھی کے چل جاتے۔ مگر افسوس باوجود اس ساز و سامان کے بھی وہ نوشتہ ہونا تو لن فی بطن الراوی نظر آتا ہے۔ اب رہا اللہ اور مومنین کا سوائے ابوبکر کے سب سے انکار کرنا۔ دیکھو اتنی دیر مین یہ ایک ہوائی ہے۔ احمق الذی راوی نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ ہمارے بزرگون نے تکذیب امام کے لئے اللہ کی مرضی کو تو کوئی چیز ہی نہین سمجھا نہ ان مین اللہ کی مرضی کی ضرورت۔ پھر جب یہ بات ہے تو رسول اللہ کا یہ فرمان کہ خدا ابوبکر کو ہی پسند کرتا ہے کچھ بھی وقعت نہین رکھتا اب رہا مومنین کا ابوبکر سے راضی و خوشنود ہونا اس کے لئے اسلام کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالو اور سقیفہ مین دنیا طلبون کے درمیان جس طرح جوتیون مین دال بٹی ہے

ahmadimuslim.de

لے یاد کرو۔ سعد ابن عبادہ کے حالات کو دیکھو۔ منا امیر و منکم امیر کے معنے سمجھو۔ اس قسم کے اقوال اگر کوئی ملانا دہنیوں جو لاہ میں بیان کرے تو مضائقہ نہیں وہ تو ضرور آشنا ہے مگر کہ کراپنے فضائل ابوبکر کی فہرست میں شامل کرلیں گے جنکو اصلیت اور حقیقت سے تناسب خوب جانتے ہیں ان کے سامنے ان مزخرفات کی اتنی ہی وقعت ہو جیسے عصائے موسیٰ کے سامنے ساحران فرعون کی۔ ۲۰ راگست ۱۹۴۳ء۔

جواب۔ نامہ نگار نے اس مضمون میں جو کچھ لکھا ہے محض اپنی ضد اور بے سمجھی کا ثبوت دیا ہے مگر ہمارا مقصود اس جگہ اس یا وہ گوئی کا جواب دینا نہیں ہے بلکہ اصل حال سے اطلاع دینا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کی روایات کو کہاں تک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تاہم مختصر سا جواب دیکر اصل مطلب پر ہم آتے ہیں

نامہ نگار مذکور پوچھتا ہے کہ وہ تحریر کیوں نہ لکھی گئی اسکا جواب خود حدیث شریف میں ہے مگر افسوس کہ نامہ نگار نے بوجہ تعصب کے اسکو دیکھا نہیں یا فن حدیث کسی استاد سے پڑھا نہیں۔ غور سے سنئے

یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر

یعنے خدا اور مسلمانوں کو سوائے ابوبکر کے کوئی منظور ہی نہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہی وجہ جناب رسالتمآب نے تحریر کرنے کی خود بیان فرمائی۔ گویا وہ بیٹ مذکورہ کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں حضور نے اپنا ضدیہ بابت کتابت ظاہر فرمایا دوسرے حصہ میں اس رائے کو فسخ کردیا۔ اور فرمایا کہ ایسی تحریر کی حاجت ہی نہیں کیونکہ خدا کو بھی ابوبکر کے سوا کوئی پسند نہ ہوگا۔ باقی نامہ نگار کا ہذیان ہے جس کے جواب کے لئے ہم نے یہ عنوان قائم نہیں کیا۔ بلکہ ہماری غرض یہ ہے کہ فریقین کو ایک سیدھی راہ پر لاویں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اثبات مدعا کے لئے صرف اس کتاب سے یا روایت سے سند لاوے جو دونوں میں مسلم اور معتبر ہو۔

شکر ہے کہ ہماری یہ تجویز اصلاح (شیعہ) کے قابل ایڈیٹر نے دل و زبان سے تسلیم کرکے ہم کو اجازت دی تھی کہ ہم اپنے مدعا کو مسلمہ دلائل سے ثابت کریں جس کے لئے ہم ایڈیٹر موصوف کے شکر گذار ہیں۔ مگر بوجہ دیگر ضروری مضامین کے ہم کئی دنوں تک خاموش رہے۔ لیکن دل سے اس مضمون کو نہ بھولے تھے سو الحمد للہ آج ہم اپنے معزز ہمعصر (اصلاح) کا شکریہ کرکے اس مضمون کو شروع کرتے ہیں اور ہمعصر معزز سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے معروضات کو ہمارے لفظوں میں پورا نقل کرکے جواب دیگا

شیعہ سنی میں بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ صرف خلافت راشدہ کا ہے شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا حق تھا سنی کہتے ہیں جو ہوا وہی حق تھا۔ اب ہم حسب قرارداد قرآن مجید سے اس مسئلہ کا تصفیہ کرلیتے ہیں۔

مگر پہلے ہم قرآن شریف کی وہ آیات نقل کرتے ہیں جن سے خلفاء اربعہ کی ایمانداری اور فضیلت کا ثبوت ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ خلفاء اربعہ (حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی) رضی اللہ عنہم اجمعین مکہ کے رہنے والے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ میں جا رہے تھے۔ اس لئے ان سب کا نام مہاجرین ہے۔ قرآن مجید نے مہاجرین کی بابت جو شہادتیں اور بشارتیں دی ہیں وہ مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۲ ع ۱۱) یعنے جو لوگ ایمان لائے اور مہاجر ہوئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (پ ۴ ع ۱۱)

یعنے جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں تکلیف اور ایذا دئے گئے اور لڑے اور قتل ہوئے میں اُن کے گناہ دور کرکے اُن کو جنت میں داخل کرونگا جسکے نیچے نہریں جاری ہیں اللہ کے ہاں سے انکو ثواب ملیگا اور اللہ کے پاس بہت اچھا ثواب ہے۔

اور سنئے!

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ (پ ۱۰ ع ۵)

ahmadmuslim.de

بیشک جن لوگوں نے ایمان لاکر ہجرت کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کئے اور جن لوگوں نے مہاجروں کو جگہ دی اور مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور سنئے!

(۲) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (پ ۱۰)

جو لوگ ایمان لاکر ہجرت کر آئے اور مال وجان سے اللہ کی راہ میں جہاد کئے وہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑے درجہ والے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں اور سنئے!

(۳) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۱۴ ع ۲۰)

یعنے جو لوگ مصیبت کے بعد ہجرت کر آئے جنہوں نے جہاد کئے اور تکلیف کے وقت میں صابر رہے پروردگار ان کے حق میں بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور سنئے!

(۴) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (پ ۱۷)

یعنے جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کر آئے پھر قتل ہو گئے یا اپنی موت سے مرے خدا انکو ضرور رزق حسن دیگا اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھا رزق دینے والا ہے۔ اور سنئے!

(۵) لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ ۲۷ ع ۱۷)

یعنے جن لوگوں نے فتح مکہ یا عام فتوحات ہونے سے پہلے دین کی امداد میں خرچ کیا اور جہاد میں لڑے وہ لوگ ان لوگوں سے بڑے درجہ میں ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ کیا اور لڑے اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے اچھا وعدہ کیا ہوا ہے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے مہاجرین کی فضیلت۔ نجات اور سب سے افضل ہونے کا اظہار فرمایا ہے۔ (غور سے دیکھو اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وغیرہ) پس ہمارا مدعا بخوبی ثابت ہوا کہ خلفاء اربعہ سب امت سے افضل ہیں اب بتاؤ! انکی خلافت کا ثبوت مگر انصاف سے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ ۱۸ ع ۱۳)

یعنی جن لوگوں نے ایمان لاکر نیک عمل کئے خدا ان سے وعدہ کرتا ہے کہ ان کو زمین پر خلیفہ بناویگا۔ جیسا ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور انکے دین کو مضبوط کریگا جو خدا نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ یہاں تک تو مخاطب مومنوں سے وعدہ خلافت کیا اور اسکے آثار و علامات بتلائے کہ ان کے وقت میں دین اسلام کی مضبوطی ہوگی اور ان کو بجائے خوف کے امن وامان ہوگا۔ اتنا بتلا کر ان خلفا کی توثیق اور نیک شہادت دی کہ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ یعنی وہ باوجود حصول سلطنت کے پکے مسلمان ہونگے اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ ناشکری کریں گے وہی فاسق ہوں گے جسکا مطلب صاف ہے کہ جو لوگ ان خلفاء اربعہ کی خلافت کو موعودہ خلافت نہ جانیں گے وہ خدا کے ہاں فاسق ہوں گے۔

ان آیات کریمہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام خصوصاً مہاجرین سے جس جس کو خلیفہ بنایا خدا کے نزدیک یہی وہی موعود تھا۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارے معزز معاصر اصلاح شیعہ وغیرہ حسب اقرار خود ہمارے جواب میں کیا کہتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ اپنے دعوی کے ثبوت میں آیات قرآنی پیش کر کے حسب قاعدہ ہماری پیش کردہ آیات کی بھی صحیح تفسیر مع قرائن و شواہد قرآنیہ تبلانی ہوگی۔

مذاکرہ علمیہ

ترجمہ خطبہ کے مذاکرہ متعلق جو کئی ایک ہفتوں سے جاری ہے جناب مولانا شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن چیرہ تحریر فرماتے ہیں:۔

سردست مذاکرہ علمیہ میں ۳۰ نمبر میں اپنی رائے کا اظہار کیا چاہتا ہوں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بلا ایڈیٹوریل نوٹ کے لکھا جایا کریگا۔ اور دوسروں کا مجھے حال معلوم نہیں کہ وہ اس سے خوش ہوں گے یا نہ لیکن میں آپ کو بڑی خوشی کے ساتھ اجازت دیتا ہوں کہ آپ اسپر ضرور جہاں ضرورت

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن، مولوی چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قابل دید ہے ۲؍

ahmadimuslim.de

نوٹ کریں۔ (آپکے پیسے کا چہا نہ کیا؟) (ایڈیٹر)

خطبہ یا محض ذکر ہے یا محض تذکیر یا دونون سے مرکب بر تقدیر اول تو جمیع الاوضاع و التقادیر ذکر کو عربیت لازم نہیں اور بر تقدیر ثانی جس وقت مذکرین عرب ہون تو التزام عربیت واجب ہو ورنہ التزام غیر عربیت واجب ہے۔ لیتحقق الذی کیرا اللغوی والشرعی۔

بر تقدیر سوم انتفاء سے ایک جزء کے انتفاء کل لازم آئیگا پس اگر مستمعین عرب ہون اور ذکر و تذکیر دونون عربی زبان مین ہوا تو خطبہ بمجموعہا حاصل ہوا اور اگر سامعین عجم ہین تو گو ذکر عربی مین (جو خطبہ کا احد الجزئین ہے) حاصل بہی ہو جائے لیکن تذکیر (جو خطبہ کا جزء آخر ہے) لا محالہ حاصل نہ ہوگا فلا یحصل الخطبۃ البتۃ۔

اور اس صورت مین اگر ذکر عربی ہوا ور تذکیر لسان سامعین مین تو بہی عربیت مطلقاً خطبہ کے لئے ملتزم (ضروری) نہونی کما لا یخفی۔ محمد معین الحق۔

ایڈیٹر۔ مخالف موافق ہر ایک صاحب توجہ کریکے مضمون بہیجین تا کہ اس مسئلہ کے دلائل بہی پیلک مین لائے جائین۔ خاکسار ایڈیٹر کا تو عندیہ کہ کسی مخالف تحریر پر تردیدی نوٹ نہین لکہا جاوے گا۔ یہان یہہ بہی واضح رہے کہ اس مذاکرہ مین کوئی خاص گروہ اہل حدیث کو دعوت نہین بلکہ کل مسلمانون کو دعوت ہے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

اہل حدیث حاجی

جو حج بیت اللہ کو جانا چاہین ان کے لئے ہمیشہ سے تجویز شائع ہوتی ہے کہ جو صاحب کسی اپنے ہم مذہب اہلحدیث کے ساتھہ سفر کرنا چاہین وہ بذریعہ اخبار اہلحدیث اعلان کرین۔ چنانچہ امسال بہی ہمارے مکرم دوست شیخ عبد الصمد صاحب سیکرٹری میونسپل اوفس بانڈی چری (علاقہ فرانس) مدراس اپنے کسی دوست کے لئے اعلان کرتے ہین پس اگر کوئی صاحب اراد رکہتے ہون تو شیخ صاحب مذکور کو براہ راست اطلاع دین خواہ کسی علاقہ کے ہون۔ اس کے علاوہ اہل حدیث بہی اپنے ناظرین سے گذارش کرتا ہے کہ مکہ معظمہ مین جا کر بیچ نہ ہو جائے بلکہ وہان کے اہل حدیثون کو اخبار اہل حدیث کی خریداری کا شوق دلائے اگر ممکن ہو تو قیمتین وصول کرکے ایک ساتھہ بہیج دیجئے۔ مکہ معظمہ کے خریداروں سے چہ روپیہ سالانہ ہے۔ پہلے بہی اہلحدیث مکہ معظمہ مین جاتا ہے اہلحدیث حاجی مکہ معظمہ مین اگر اہلحدیثون سے ملنا چاہین تو مولوی ابو البرکات عبد الصمد کتبی صاحب مقیم باب الزیادۃ سے ملین۔

حافظ جماعت علی شاہ صاحب

کی بابت جو المجدیہ مورخہ ۔ اگست مین ایک مضمون لکہا گیا تہا جسکا عنوان تہا لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا اسکی بنا شاہ صاحب کے مریدون کی تقریرون پر تہی جس مین اُن کے مریدون نے شاہ صاحب کو آسمان پر نہین بلکہ عرش عظیم پر پہنچا کر مرزا قادیانی کی موت کو آپکی پیشگوئی کا مصداق بنایا تہا۔ اس کے جواب مین ملا محمد بخش لاہوری نے ایک مضمون بہیجا اور زبانی بہی بیان کیا ہے کہ ایڈیٹر المجدیہ اور حافظ ظفر علی وغیرہ کے بیانات سب غلط ہین حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے مرزا کی بابت کوئی پیشگوئی یا الہام نہین کیا۔ اسکے جواب مین ہم ملا صاحب کو اطلاع دیتے ہین کہ آپ اس مضمون کا ایک مختصر سا خط حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے لکہوا کر بہیجدین تو وہ کافی ہوگا یا آپ خود ہی اس مضمون کا ایک خط المجدیہ مین چہپوا دین۔ ہم نے بہی جو تردید کی تہی تو ان مریدون ہی کی کی تہی جو شاہ صاحب کو ناحق زور سے بلندی پر پہنچا کر ثابت کرنا چاہتے ہین کہ

پیران نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

اعلان عام

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ مجہے قوی امید ہے کہ مفصلہ ذیل الفاظ آنجناب اپنے اخبار گوہربار کے انتخاب الاخبار والے کالم مین ضرور درج کر دینگے۔

کل کا ذکر ہے کہ میرے ایک دوست مسمی برکت علی کی ہمشیرہ کے مکان پر کسی بد معاش نے بہروپ کے شہد لنگے نے آکر یہہ فقرہ سنایا کہ تمہارا بہائی مسمی مذکور چہہ ہیرکے سٹیشن پر بلا ٹکٹ پکڑا گیا ہے حالانکہ برکت علی مذکور نہایت ہی ذمہ داری کے کام پر ملازم ہے جسکو کسی طرح فرصت ملنی ناممکن ہی اور مجہے بصد عجز و انکساری سے کہا کہ میرے گہر سے دس آنہ کے پیسے لا دو سو تم کو اگر اسکا چہڑوانا منظور ہی تو دس آنہ مجہے دیدو تا کہ اسے دون اور اسکا

ahmadimuslim.de

چھٹکارا ہو۔ آخر بیہودی اُس کا سادہ لوح تھا بڑا سوچ سمجھ ... دیا ہے۔ اور وہ چلتا پھرتا نظر آیا۔ ناظرین لیسے بدمعاشوں سے خبردار رہیں۔

راقم فضل کریم امرتسر

تقریظات (ریویو)

خیرات: اس رسالہ میں موجودہ زمانہ کی خیرات سے نقص ... بتا کر اصل طریق خیرات کو بتایا ہے۔ مضمون قابل دید ہے۔ پتہ دفتر انجمن بہبود مسلمانان دہلی۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً ۲ ہوگی۔

انگریزی ترجمہ: اس کتاب میں انگریزی کے مبتدیوں کو ترجمہ کرنیکا طریقہ بتایا گیا ہے گو اس فن میں بہت سی کتابیں ہیں تاہم ... والوں سے دیگر سستی قیمت ۔/ پتہ ماسٹر عبدالرحمن ... لاہور۔

مولوی ہند: اس کتاب میں مصنف نے بڑی محنت سے کل مرزائی مباحث کو مع جواب نظم میں لکھا ہے کل اشعار ... ہیں جس سے مصنف کی محنت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب عمدہ ہے قیمت ۶ پتہ: مولوی لعل محمد صاحب حافظ دفتر ... چھپارہ

قادیانی تواریخ

جناب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کے چند ہی روز بعد میرے ایک ذی علم بھائی نے متوفی کے چند تاریخ وفات لکھکر مجھے اشاعت کے لئے دیئے۔ چونکہ میں ایسی باتوں کو ہزلیات سمجھتا ہوں۔ لہذا مینے ان کی اشاعت کا خیال نہ کیا اب ایک مرزائی کے پاس چھوٹا سا رسالہ "آئینہ صداقت" دیکھا جس میں فضول تاویلات سے کام لیکر متوفی کی صداقت ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ اسمیں مؤلف نے ایک دلیل مرزا کی سچائی کی یہہ بھی دی ہے۔ کہ بعض دعائیہ فقروں سے تاریخ وفات ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے دوست کی نوشتہ تاریخیں ارسال خدمت اس امید پر کرتا ہوں۔ کہ آپ انہیں اہل حدیث میں درج کرینگے۔ اگر دعائیہ فقروں کی تاریخ سے مرزا سچا ہوسکتا ہے۔ تو کیا ایسی تاریخوں سے اسکا کاذب ہونا ثابت نہوگا؟ اصل تو یہہ ہے کہ مؤلف "آئینہ صداقت" کی کم فہمی ہے۔ ورنہ ایسی تاریخوں سے نہ کوئی سچا ہوسکتا ہے نہ جھوٹا۔

راقم ۔ رازدان

کاذب القادیان قد هلکا — سنة قتل موته قتلنا ۱۳۲۶

اسمه الله کا شفق النجم — مات هامان هدى الا ما

دیگر

دعوی قادیانی بنگر چہ در ملی آمد — آخرہا کہ گشتہ براہ حق نی آمد

تاریخ ہندی او چتم زنادی قتل — گفتا مسیح مہدی ضال و مضل آمد

۱۳۲۶ ہجری

دیگر

قادیانی بدعوائے واہی — در دشت در سر سری وجم جاہی

خویشتن را مسیح و مہدی خواند — برخلاف طریق آگاہی

شد گروہے بہ دلفریبی او — صید در قید کمند چون ماہی

مرگ خود قبر بلاسے دانست — باہمہ پیروان گمراہی

مرو با خویشتن لعن مردان برد — عاقبت خورد زخم ناگاہی

الحمدالله زفیض روح الله — بہ شدہ ہر مریض جانکاہی

دشمن درد ... مسیحیت — مر واند رسعالجت خواہی

طعنہ بہ پیروانش باقی ماند — گرچہ شد در لحد فنا ماہی

نسخۂ ... او طبیب خرد

نوشتہ ۔ مریض گمراہی

۱۳۲۶ھ

اہل حدیث اور اہل قرآن

(از مولوی عبداللطیف صاحب ... ضلع مراد ...)

یوں تو ہم سنتے ہی رہتے تھے کہ ایک شخص لاہور میں ... صدی ہجری میں اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے اور کتب احادیث نبویہ کی شان میں انتہا دلیری سے بے ادبی اور گستاخی کرتا ہے اور بعض عوام اسکے دام تزویر میں پھنسکر دین محمدی ہاتھ سے کھو بیٹھے انا لله وانا اليه راجعون۔ سہ زمانہ بر سر جنگ ... چکڑالوی کے کسی چیلے نے برخوردار عبدالرحمن کے نام ایک پرچہ اشاعت القرآن مطبوعہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء جلد ۵ نمبر ۲ کا لاہور سے بھیجدیا چنانچہ وہ پرچہ میری نظر سے بھی گذرا اوس کے دیکھنے سے دل پر نہایت ہی صدمہ ہوا مگر سوچا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بعد زمانہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے

چودھوین صدی کا مسیح۔ مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۲۴۰ علاوہ محصول قیمت ...

بعض مفسدین نے خلفاء راشدین کو شہید کرڈالا افسوس شوکت اسلام
مین کچھہ تزلزل نہوا انتظام دین بدستور اپنے ترقی پر ہوتا رہا روز بروز
اسلام کو ترقی ہوتی رہی کیون نہوتی یہہ دین تو اللہ رب العزت کا عطا فرمایا
ہوا ہے اسے کون مٹا سکتا ہے اسکے بعد ملا کی مانند بہت سے فی زمرہ المتقدمین پیدا
ہوتے رہے اور بعض نے نبوت کا بہی دعوی کیا مگر نامراد رہے اور چند عرصہ
مین برباد و نابود ہوگئے لیکن اسلام کا کچھہ نقصان نکرسکے تو بیچارے کا دیانی
اور چکڑالوی کس شمار و قطار مین ہین۔ استغفر اللہ اعوذ باللہ من
فتنۃ المسیح الدجال کہکر قلم اٹھا ارادہ کیا کہ چکڑالوی کے عقیدہ جدیدہ
اور مسلک تراشیدہ منحوسہ کی کتاب اللہ سے اچہی طرح بیخ کنی کرڈالئے
تاکہ مسلمانون مین ناواقف لوگ ملا کے دام تزویر مین نہ پہنسین اور طوفان
بے تمیزی مین غرقاب نہو جائین۔ تردید مسلک ملا مین ہم نے کوئی حدیث
نہین لکہی کیونکہ منکر حدیث اسکو کب مانتا بلکہ آیات بینات سے ہی انکی
دھجیان اڑاتے ہین وبہ نستعین علما و ملحقنی بالصالحین۔

واضح ہو کہ ہمنے جس جگہ ملا کی عبارت لکہی ہے اسکے اول مین ایک
ترچہا خط کہینچکر قولہ یا ملا یا آپ لکہکر ویسا ہی خط کہینچکر اقول یا ہم یا مین
لکہکر عبارت شروع کی ہے۔ واضح ہو کہ پرچہ مذکورہ کے جواب مین صفحہ کی ترتیب
نہین رکہی گئی جس جگہ موقع ملا ہے تردید کردی ہے لیکن صفحہ کا حوالہ دیدیا ہے
پہلے تو ہم آپ کی قرآن دانی اور تفسیر بیانی کا خاکہ اڑاتے ہین ناظرین ذرا
نظر غور سے ملاحظہ فرمائین علماء دین نے قرآن شریف سے ہی ثابت کردیا ہے
کہ حدیث نبوی قرآن مجید کی شرح ہے اور قرآن مجید کا مطلب سمجہنے کے لئے
حدیث کی ضرورت ہے۔ آپ اس جواب مین صفحہ ۲ مین لکہتے ہین: (قولہ مثلاً
قرآن مجید مین ہے۔ حرم اللہ الخبائث یعنی خدانے بری چیزون کو حرام
کیا ہے یہ بیان مجمل ہے اس کی تفصیل ان آیتون مین ہے جہان خدانے
فرمایا ہے۔ کہ خدانے سور کا گوشت شراب مردار جانور کا گوشت خون وغیرہ
حرام کئے ہین) کیون ملاجی وغیرہ کیا چیز ہے اور کس جملہ کا ترجمہ ہے یہ بیان
مجمل نہین کہا مفصل ہے اگر مفصل ہے تو سوائے سور اور شراب اور مردار
جانور کے گدہا اور کتا شیر و چیتا ہاتہی اور شغال سانپ اور بچہو گرگٹ یعنی
حربہ موش موشک یہ سب آپکے نزدیک حلال ہونگے کیونکہ قرآن مجید مین
تو کہین انکی حرمت نہین آئی آپ تو بڑے مزے مارتے ہونگے جبہین کرو اور شوق

شراب کے جملہ مسکرات افیون گانجہ مدک۔ چانڈو بہنگ شوق سے اڑاؤ اور
کیا کہتے ہو سہ   کیا لطف جو غیر پردہ کہو لے
    جادو وہ جو سر پہ چڑہکے بولے

ناظرین ذرہ ملا کی بدتہذیبی کو خیال کرو روافض سے بہی کان کاٹ لئے کہ کمال گستاخی
اور بے ادبی سے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو رنجیدہ
کیا اور تمام بزرگان دین سلف و خلف کی و جمیع مومنین امت کی دل آزاری
کی ہے پرچہ منکوسہ کے صفحہ ۶ مین چکڑالوی لکہتے ہین پہلا کلمہ (قولہ اس موقعہ پر
یہہ بات بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ محدثین و اہل حدیث جنہون نے بین فرقہ
انداز علم اور وراثت کرکے دین اسلام مین مختلف بدعات و اختلافات کی نا ہموار
بنیاد ڈالی) دوسرا فقرہ صفحہ ۱۱ (قولہ اور خصوصاً جب یہ گپین اخبار بجائین سینے
کتابی حدیثین بکارت پر حاصل کرلین تو پہر ان سے خدا ہی کی پناہ) کہیان ملاجی
کتابی حدیث کس کو کہتے ہین کیا نادر شاہی کہانی کو جو آپ احادیث نبویہ کے
مقابلہ مین لاتے ہین۔ آپ تو کل حدیثون کے منکر ہین باقی آئندہ تیسرا لطیفہ صفحہ ۱۱
(قولہ انہیں تے اسلام مین تو جو بہر لوگ جہوٹی حدیثون کی تیج ہوگئی تہی ان کو
خواہ مخواہ ضبط تحریر مین لاکر ناحق ملکت دین مین فتنہ و فساد اور غدر و دغا
کی بنیاد ڈالنے کی بہ تہا شگوفہ صفحہ ۱۱ (قولہ پہر اسی طرح یہ کہ سیدنا بلکہ آپ
تو قرآن کریم کے مقابلہ مین صرف دو ہی قرآن فاروق اول اور فاروق
ثانی تصنیف کرنے لیکن محمد رسول اللہ سلام علیہ کی امت کے علماء ایسے ایسی
کئی ایک قرآن تالیف کرڈالین) پانچوان شعبدہ صفحہ ۱۳ مین آپ لکہتے ہین
(قولہ پہر یاد رہے کہ بعض ان جہوٹی گپیون کے طوفان بے تمیزی کو روکنے
اور انکے سیلاب بے غرقاب کن کے بند لگانے کی خاطر اول اول ابن جریج
اور امام مالک اور ربیع نے علم حدیث مین تصنیف و تالیف شروع کی تہی)
چہٹا خرخشا صفحہ ۱۳ (قولہ غرضیکہ مذکورہ بالا تصنیفات و تالیفات حدیثیہ کے
بعد پہر ان زبانی گپیون کو تحریر کرنے تصنیف کی شکل مین لانیکا بہت بڑی چرچا
ہوگیا اور پہلے پہل جو باتین محض یادیہ زبانی تہین وہ کتابی صورت پکڑ گئین)
ساتوان ڈہکوسلہ صفحہ ۱۴ (قولہ یا بالفاظ دیگر یون جہو کہ مختلف زمانون
مین بہت سے لوگ ایسا غیرا تہو خیرا جس سنی سنائی بات کو چڑیا چڑیا کی
کہانی کی طرح برابر زبانی کیساتھ سنتے سناتے رہے ہون خواہ وہ بات
غلط العام ہی کیون نہو اور سب محکم فصیح کا لگتا ہے یعنی وہی غلط العام یا

ahmadimuslim.de

حدیث متواتر نجاتی ہی) اس وقت تو ہم ملاکے ان ہفوات واہیات کے جواب مین صرف ایک ہی آیۃ لکھتے ہین لعنت اللہ علی الکاذبین۔ کسی دوسرے پرچہ مین ہم فقرہ کا جواب حرفاً حرفاً ایسا دینگے کہ ملا خوش ہونگے اور ناظرین کے دل باغ باغ ہو جائینگے انشاء اللہ تعالیٰ اگرچہ وہ تمام پرچہ کسر شان حدیث نبویہ سے بھرا ہوا ہے ملا کا استدلال درگستاخی تمام اہل سنت کو دکھلانے کو یہ چند فقرے اس میں سے نکالکر لکھدیئے تاکہ عوام ملاکی گمراہی سے جدا ہو کر اسکے دام تذویر مین نہ پھنسیں صفحہ ۱۲

(قولہ۔ علمائے عہد اولی خوب جانتے اور بڑی اچھی طرح یہ سمجھتے تھے کہ قرآن کریم صاف صاف طور پر پکار کر یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۵ پارہ ۹ رکوع ۱۳ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعد کسکی حدیث کلام کیساتھ لوگ ایمان لائینگے) اقول قرآن کے پکارنیکی آواز آپ ہی کے کانون مین آتی ہوگی شاید وہ دو چار گز نیچے جوڑے ہونگے اور کسیکے کانون مین نہین آتی کیونکہ وہ معمولی کان ہین کیون ملاجی قرآن مجید قول ہے یا قائل غضب خدا جو شخص قول اور قائل مین فرق نہ سمجھے بھلا وہ دکھیاتر جمہ کرنا قرآن مجید کا کیا جانے اور کلام ربانی کو کیا خاک سمجھے ناظرین ملاحظہ کرین کہ آیۃ بالا کا کیسا بیڈھنگا ترجمہ کیا ہے بقول شخصے۔ ناچ نجانے آنگن ٹیڑھا۔ پھر اسپر طرہ یہ کہ اپنے کو اہل قرآن کہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ دیکھو اس آیت کا لفظی ترجمہ یہ ہوتا ہے پس قرآن کے بعد بات کس پر یہ لوگ ایمان لائینگے پھر آگے چلکر اسی صفحہ مین آپ لکھتے ہین (قولہ جس حالت مین خداوند تعالیٰ اپنے کلام مین آپ یہہ ارشاد فرماتا ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ ترجمہ جس دن ختم ہوئے قرآن مجید کے پورا پورا بیان کر چکا مین واسطے تمہارے دین تمہارا اور پورا کر دیا مینے تمپر اپنی نعمت کتاب اللہ کو اور پسند کیا مینے واسطے تمہارے قرآنی اسلام کو دین تمہارا) چکڑالوی جی کیا اصلی لفظی ترجمہ اسی کو کہتے ہین اَلْيَوْمَ کا ترجمہ جس دن نہین ہوتا فی الیوم کا ترجمہ جس دن ہوتا ہے ختم ہوئے نزول قرآن کے کن لفظونکا ترجمہ ہے ترجمہ کرتے وقت ذرا تو شرمائے ہوتے کہ مین کیسا الٹا ترجمہ کر رہا ہون ماہرین قرآن علماء کرام پھر کیسا خاکہ اڑائینگے ذرا ہوش مین آؤ کیا یہ شعر آپنے نہین سنا ہے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار مین مجنون ✦ کہ اس دیار مین سودا برہنہ پا بھی ہے

منکر حدیث بنکر آپکو یہ دلیری بھی ہو گئی کہ قرآن مجید مین تغلب کرنے لگے الحذر الحذر فالحذر۔ اب ذرا کان ادہر لگاکر اس آیت کا ترجمہ ہم سے سنئے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ ترجمہ آجکے دن کامل

کر دیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کر دی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین اسلام کو۔ تو یہ ترجمہ ہوا چکڑالوی جی نے کئی شاخین بے اصل اپنی من گھڑت نکالی ہیں۔ کسطرح ترجمہ قرآن مجید مین بخوف و خطر اپنی طرف سے لگا دی ہین معاذ اللہ۔ بس یہین دو آیتون کے ترجمہ دیکھنے اور طرز تقریر و تحریر سے علمی بضاعت اور خوش فہمی ملا ایجادی کی ناظرین پر ظاہر ہو گئی ہوگی (باقی آئندہ)

حساب دوستان

احباب ذیل کی قیمت ستمبر مین ختم ہو گی آئندہ کا پرچہ وی پی کیا جاویگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہو۔ یا چند روزہ قیمت بھیجنے مین مہلت چاہتے ہون تو مہربانی کر کے بواپسی اطلاع دین تاکہ وی پی واپس آنے سے نقصان نہو براہ مہربانی خاموشی سے دفتر کا نقصان نکرین۔ مینیجر۔

۲۸۷	ناگپور کلان	۱۲۳۴	امرتسر
۳۷۴	ملتان چھاونی	۱۲۳۶	بانکی پور
۶۳۶	فولندر	۱۲۳۹	منگرول
۶۴۶	کافور ڈھیری	۱۲۴۰	باندہ
۷۶۵	سیرسیان	۱۲۴۲	باسم
۸۷۰	جانتی گرڈھ	۱۲۴۳	چک بوچانی
۸۹۲	ہوشیار پور	۱۲۴۵	ٹونک
۸۹۶	خانقاہ ڈوگران	۱۲۴۶	سراوہ
۸۹۷	ٹانٹ منتو	۱۲۴۷	مرچانی گنج
۸۹۸	کواتھ	۱۲۵۰	چک نمبر ۸۸
۹۰۰	اسٹیا برج	۱۲۵۷	سرینگر
۱۲۳۱	دھولن	۱۲۵۸	رنگون
۱۲۳۲	حسین پور	۳۹۰	شیر گڑھ

غریب فنڈ اسکی بابت ماہ رجب گذشتہ مین احباب کو توجہ دلائی تھی اب پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ زکوۃ فنڈ مین سے اپنے غریب شائقین بھائیون کی بھی خبرگیری کرین۔

منشی غلام نبی صاحب مکینیکل انجنیر امرتسر للعہ۔ مولانا فلاح محمد خان صاحب بی اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پھلور عہ۔ میان کرم الٰہی صاحب ناگی کوٹھی لوہاران عہ۔ بقایا سابقہ ۳۷ر فتوی فنڈ ۱۲ر کل ۳۸ عہ ایک اخبار بنام حافظ محمد عیان مجتبیٰ اور ایک

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۴۴۔ اس طرح سے نذر منت جو مانی جاتی ہے کہ یا شیخ یا بابا یا پیرجی ہماری فلانی حاجت بر آوے۔ مراد میری حاصل ہو تو اس قدر شیرینی یا طعام آپ کی نذر ہم مانتے ہیں۔ یہ دکون شرک فی العبادت ہوگا۔ سائل محمد خان سی الدین خریدار نمبر ۱۲۱۸۔

ج نمبر ۲۴۴۔ یہ تو شرک فی العبادت صراحتہً ہے۔ ایک تو نداء غیر اللہ کو ہے دوئم نذر لغیر اللہ جو اس سے بھی شرک اعظم ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

یہ مردانگی غریب نمنڈ ہے۔

ج نمبر ۲۴۵۔ (سوال درج نہیں) جو ماجو ہندو کا نکاح بطریق اسلام کرانا ہے وہ تصور روا نہیں کیونکہ اسلامی طریق سے کسی کا نکاح کر دینا برا نہیں ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن کی آیت نفی ہے اور ہندو کفار کے طریق پر نکاح کرادی کہ جس میں مشرکانہ شعار ہے جس کے جاوین تو ایسا کرنے والا مجرم ہے اُن کو توبہ کرنی چاہیئے۔

س نمبر ۲۴۶۔ میت کی روح کو ثواب پہونچانے والوں کی طرف سے پہونچ سکتا ہے یا نہیں؟ اور ایصال ثواب کا طریقہ کیا ہے؟ یہ طریقہ جو عام مسلمانان ہند میں ہوگیا ہے کہ وفات سے تیسرے دن تیجا۔ دسویں دن دسوان اور چالیسویں دن چالیسوان۔ اسیطرح چھ ماہی۔ برسی اور چہلم وغیرہ کے اوران دعوتوں میں اپنے رشتہ داروں۔ دوستوں اور برادری والوں اور غنی وسالدار لوگوں کو بلا کر کہلاتے کھلاتے ہیں سو شرعاً جائز ہے یا نہیں عبدالرؤف ساکن امراوتی (برار)

ج نمبر ۲۴۶۔ میت کو ثواب پہونچانے کا طریق یہ ہے کہ غربا مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا کوئی فائدہ پہونچایا جائے یا کوئی کام رفاہ عام کا میت کی طرف سے کیا جائے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے آن حضرت کے حکم سے ایک صحابی نے کنواں لگوایا تھا اور آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا هذا لام سعد آجکل کی مروجہ خیرات سویم۔ چہلم وغیرہ ان سے تو میت کو کچھ فائدہ نہیں یہ تو برادری کا پیٹ بھرنے اپنے اوپر سے طعن اٹھانے اور نمود کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔

س نمبر ۲۴۷۔ جس شخص کو کوئی نئی مرض مشہور ہو مثل جذام برص اور خارش وغیرہ لاحق ہو تو اس سے پرہیز اور دوری اختیار کرنا چاہیئے

ج نمبر ۲۴۷۔ توکل کامل کر کے اس کے ساتھ ملکر کھانا بھی سے تو جائز آن حضرت نے کھایا تھا اور اگر پرہیز کرے تو یہ بھی جائز ہے حدیث میں ہے فر من المجذوم کما تفر من الاسد یعنی جذامی سے جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔

س نمبر ۲۴۸۔ بے نماز اور سود خوار سے ان کی دعوت وضیافت کرنی اور اس کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے۔ یا ممنوع وحرام؟ (ر)

ج نمبر ۲۴۸۔ جائز ہے اگر وہ خرچ جو دعوت پر صرف کیا گیا ہے کمائی سے ہو اس کی صورت یہ ہو کہ سود خوار اگر کوئی اور جائز کام کر تو کھانا جائز ہے۔ بے نماز کی دعوت بھی اگر حلال کمائی کی ہے تو جائز۔

س نمبر ۲۴۹۔ اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے عرسوں کے میلوں اور ہندوان کے مذہبی میلوں میں خرید و فروخت اور بیوپار کی غرض سے درست ہے یا نہیں؟ (ر)

ج نمبر ۲۴۹۔ اگر وہ چیزیں جو ان مقامات مذکورہ میں ملتی ہیں اور سستی ملتی ہوں تو خریدنے کی نیت سے جانا جائز ہے جیسے جاہلیت میں صحابہ کرام خریدنے کو جاتے تھے۔

س نمبر ۲۵۰۔ بعض حضرات اہل اسلام وبعض مولوی صاحب اخبار بینی موجب ضلالت بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اخبار بینی سے ایمان تباہ ہو جاتا ہے کیونکہ اخباروں میں جھوٹی باتیں اور واہی تباہی ذکر ہوتی ہیں ایسے کام میں وقت ضائع کرنا خدا ورسول کے گنہگار بنتا ہیں آن حضرات اہل اسلام اور مولوی صاحبان کے قول پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں؟ (ر)

ج نمبر ۲۵۰۔ اخبارات دو قسم کے ہیں ایک مذہبی ایک ملکی۔ مذہبی اخبار جیسے اہلحدیث وغیرہ یہ تو دینی کتاب کے حکم میں ہیں۔ ملکی اخبارات اگر بہ نیت اطلاع حالات دنیا دیکھے تو جائز ہے بطریق لہو ولعب منہمک ہو کر دیکھے کہ وہ قرآنی سے بھی غافل ہو جائے تو منع ہے جو چیز اللہ کے ذکر سے روکے ہے آجکل ملکی اخبارات عرب کے علم الانساب کے حکم میں ہیں یعنی نسبوں کا علم کہ فلاں قبیلہ فلاں سے نکلا تھا اس کی شاخیں فلاں فلاں طرف گئیں اس علم کا طریقہ

اطلاع: فتووں کی غلطی پر ہم صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا)

انتخاب الاخبار

مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک ۔ مدینہ منورہ تک ریل پہونچ گئی یکم ستمبر سے دمشق سے مدینہ منورہ تک آمد و رفت شروع ہو جائیگی +

انجمن رفاہ المسلمین گورکھپور کا جلسہ ۲۹ - ۳۰ اگست کو ہوگا۔ مولوی ابوالوفا صاحب بھی مدعو ہیں +

خدا کرے غلط ہو ۔ اخباروں میں یہ خبر اڑ رہی ہے کہ سردار نصر اللہ خاں اپنے بڑے بھائی امیر حبیب اللہ خاں والی کابل سے باغی ہو گیا ہے ۔ یہانتک کہ لڑائی بھی شروع ہو گئی +

امرتسر میں اس ہفتہ کئی دفعہ اتنی اتنی بارش ہوئی کہ مخلوق خدا ہراسان و پریشان ہو رہی ہے ۔ مکانات گر رہے ہیں ۔ ہیضہ بھی بتدریج ترقی کر رہا ہے ۔ خدا محفوظ رکھے +

اخبار الفقیہ چار ہفتوں سے شائع نہیں ہوا خدا خیر کرے +

شہزادہ شیر زمان خان ولیعہد ریاست جوناگڈھ کا مختصر بیماری کے بعد ۲۰ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا ۔ اخباروں کا بیان ہے کہ مرحوم نہایت لائق اور منتظم مزاج تھا ۔ نوابصاحب جوناگڈھ کے اب صرف ایک لڑکا رہگیا ہے جس کی عمر ۹ سال کی ہے اب یہی لڑکا ولیعہد مقرر ہوگا +

پونا میں ڈاکٹری کالج کے طالب علم اننت گنیش کردی کو جس کی عمر ۱۹ سال کی ہے آتشگیر مادوں کے رکھنے کے جرم میں ۳ ماہ قید بامشقت کی سزا دیگئی +

بلوہ بمبئی کے ۶ بلوائیوں کو سزا قید دیگئی تھی ۔ گورنر بمبئی نے انکی باقی ماندہ سزا معاف کر کے سب کو رہا کر دیا +

اخبار جگنتر کے پرنٹر بپندرا ناتھ بیرجی کو ۳۰ ۔ مئی گذشتہ میں تین بغاوت آمیز مضامین شائع کرنے کے جرم میں کلکتہ ہائی کورٹ نے ۳ سال قید سخت کی سزا دی +

مسٹر تلک کیطرف سے پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کے لئے مسٹر کھاپرڈے وکیل ۱۵ ۔ ماہ حال کو بمبئی سے لندن روانہ ہو گئے ۔ قانوناً مسٹر تلک کا اپیل بمبئی ہائی کورٹ میں نہیں ہو سکتا (قسمت) +

بدایوں میں ایک اسیر نے احاطہ عدالت میں تھانہ دار پولیس کے جوتہ مارا ۔ اسیر گرفتار کر لیا گیا ۔ اُس نے کہا کہ تھانہ دار نے مجھ سے جبراً جھوٹی گواہی دلوائی تھی اس سبب سے اس کے جوتہ مارا گیا ۔ عدالت نے اسیر کو ایک سال قید سخت کی سزا دی (ثبوت ملنے پر تھانہ دار کو بھی چاہئے تھی) +

خدیو مصر قسطنطنیہ میں وارد ہوئے ۔ ترکی حکام نے انکا استقبال حسب معمول کیا ۔ سلطان المعظم نے خدیو کو شرف باریابی عطا کیا ۔ خدیو نے بعض سفیر متعینہ قسطنطنیہ سے ملاقات کی +

مراکو میں سامان جنگ کی درآمد ۔ ایک جرمن جہاز نے مراکو کے بندرگاہ طیطوان میں کرپ کے کارخانہ کی ۲۴ توپیں اور ۲۲۴۰ من گولہ بارود اتار کر مولا حفیظ کے ملازموں کے سپرد کر دیا +

اخبار وقت لکھتا ہے کہ شاہ ایران کے حکم سے بارہ ممبران پارلیمنٹ اور اٹھارہ وطن دوست ایرانیوں کو موت کی سزا دیگئی ۔ اخبار "روح القدس" کا اڈیٹر بھی قتل کیا گیا ۔ شاہ نے تمام مطبعوں کے بند کرنیکا حکم جاری کیا ہے علماء میں سے سید عبد اللہ اور سید محمد شاہ کے سامنے قتل کئے گئے اور ملک المتکلمین کی لاش کتوں کے سامنے ڈلوائی گئی (اسی لئے شیعہ شاہ ایران کو یزید ثانی کہتے ہیں) +

ایران کے مجتہد اعظم نے شاہ پر کفر اور عزل کا فتویٰ دیا ہے +

مصر کی وزارت مالیہ نے القاہرہ میں دیوانوں کے لئے ایک شفاخانہ تیار کرنے کی غرض سے پندرہ لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے ۔ اس شفاخانے میں ۳۰۰ دیوانے رہ سکینگے +

جرمنی کے اخبارات لکھتے ہیں کہ ترکوں کی قوم پارلیمنٹ قائم ہونے کے بعد وہ کام کر دکھائیگی جو دنیا کے لئے حیرت انگیز ثابت ہونگے +

بمبئی میں ایک متمول ہندو نے خود کے لئے ایک سو لاوارث یتیموں کی پرورش کا ذمہ اٹھایا ہے +

بنگال میں پولیس کے لئے نیا ضابطہ طیار ہو رہا ہے جو لوکل گورنمنٹ میں عنقریب منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا +

صیغہ خارجیہ کی جانب سے اعلان شائع ہوا ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ درہ خیبر سے قافلوں کی آمد و رفت بند ہے ۔ جو قافلہ ۳۰ جولائی کو روانہ ہونیوالا تھا وہ ایک غلط فہمی کے سبب سے روانہ نہ ہوا +

ڈاک کے جہاز کی رپورٹ ہے کہ بحیرہ عرب میں عدن سے بمبئی تک ابھی ہوائیں ابھی تک تیزی کے ساتھ چل رہی ہیں +

ahmadimuslim.de

دینی فتاویٰ

مصنفہ مولانا مولوی محمد عبدالجبار غزنوی چھپکر طیار ہو گیا ہے

بڑے احکام الٰہی ہوں بدلکر کے ہو خاص مسئلہ کا

اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے جس سے ہر ایک شخص بآسانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس مجموعہ کو خرید کر بہت فائدہ اٹھائینگے۔ قیمت صرف [illegible] محصولڈاک ذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

المشتہر محمد یحییٰ غزنوی بمقام صادق گنج اسٹیشن میکلوڈ گنج روڈ علاقہ ریاست بہاولپور

فہرست کتب موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت تو اس تفسیر کے مطالعہ اور ملاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے تفسیر کے [illegible] کالم میں ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے مطلب کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دئے گئے ہیں لیسے کہ بایدو شاید۔ ساری تفسیر سات جلد و نمین ہے۔ جنمیں سے پانچ جلدیں درست طیار ہیں۔ چھٹی جلد چھپ رہی ہے۔

جلد اول۔ قیمت ۱۲؍
جلد دوم قیمت [illegible]
جلد سوم قیمت ۱۲؍
جلد چہارم قیمت [illegible]
جلد پنجم قیمت [illegible]
پانچوں جلد [illegible] مجموعی قیمت [illegible]

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگالہ اور انگلستان کے فیصلہ جات بحق اہلحدیث درج ہیں۔ قیمت ۴؍

برہان

بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ [illegible] متعلقہ نماز کا کامل جواب ہے قیمت ۲؍

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مدلل اور ایسا دندان شکن جواب کہ اسے دیکھکر پھر کسی سماجی کو جواب الجواب کی طاقت نہیں۔ قیمت ۸؍

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص ذکر۔ قیمت ایک

المشتہر منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

کارخانہ مخزن الادویہ

واقعہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب قائم ہے جسمیں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ و نیز جمیع اقسام کے [illegible] و عرقیات و مربجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بکفایت فروخت ہوتے ہیں۔ طلبا ہمت پیشہ اصحاب کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مریض کی بجربہ دوا بھی [illegible] مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہئے۔

المشتہر منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

مطبع اہل حدیث میں چھپا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپ کر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

۲۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

۳۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

اخبار اہل حدیث

جس نے پایا ہمیں رسولؐ سے کون لایا؟ ہمیں کہاں سے ملا خدا ہم کو ... نبیؐ مصطفیٰ کی گفتار ... مت دیکھو کسی کا قول و کردار

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عـــہ

والیان ریاست سے ... ...

رؤسا و جاگیرداروں سے ... ... للعـہ

عام خریداروں سے ... ... عـــہ / ۲؎ / ۱۲

" " ششماہی ... ... عـــہ

ممالک غیر سے سالانہ ... ۵ شلنگ

" " ششماہی ... ... ۳ شلنگ

اجرۃ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کیجاوے ہر خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک و مہتمم اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

نمبر ۴۶ ❊ جلد ۵

امرتسر | مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۲۶ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۰۸ء عیسوی | یوم الجمعہ

علامہ ابن تیمیہ حرانی

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

نام و نسب و ولادت احمد نام۔ عرف ابن تیمیہ۔ تقی الدین لقب۔ سلسلہ نسب یہ احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیۃ الحرانی۔

دمشق کے علاقہ میں حران ایک مقام کا نام ہے ان کے آباو اجداد وہیں کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا محمد بن خضر کی والدہ کا نام تیمیہ تھا۔ وہ نہایت قابل تھیں۔ اور وعظ کہا کرتی تھیں۔ علامہ موصوف انہیں کی طرف منسوب ہو کر ابن تیمیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ علامہ کے خاندان میں سات آٹھ پشت سے درس و تدریس کا مشغلہ چلا آتا تھا اور سب لوگ علم و فن میں ممتاز گذرے۔ علامہ کے والد عبد الحلیم بہت بڑے عالم تھے۔ فن حدیث میں ان کو کمال حاصل تھا

علامہ موصوف دوشنبہ کے دن ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ میں بمقام حران پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ تاتاری بغداد کو غارت کر کے شام کی طرف پھیل رہے تھے۔ ملک کے ملک برباد کرتے جاتے تھے۔ علامہ کے والد اسی پریشانی میں راتوں رات کو جھکے تمام خاندان کے ساتھ حران سے نکلے۔ الگ الگ سواری کا بندوبست نہ تھا سب کے سب ایک گاڑی میں بیٹھے۔ کتابیں بھی اسی گاڑی میں بار کرلیں تاتاری بھی تعاقب

لہ علامہ ابن تیمیہ کے حالات اگرچہ اکثر کتابوں میں مذکور ہیں لیکن طبقات الحنابلہ میں جو ابن رجب حنبلی نے خود علامہ موصوف کے شاگرد ہیں ان کا حال بالتفصیل لکھا ہے ذیل الطبقات الحنابلہ کا ان طبقات الحنابلہ میں جو صفحات ہیں حافظ ابن حجر نے درر کامنہ میں نہایت دلچسپ مفصل حالات لکھے ہیں لیکن جو یہاں کا قلمی نسخہ تھا نہایت غلط تھا۔ اسلئے اکثر جگہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط جیبی تقطیع قیمت عـــہ المشتہر منیجر

ahmadimuslim.de

میں تھے لیکن خدا نے بچا لیا اور گرتے پڑتے دمشق پہنچ گئے یہ ۶۶۷ھ کا واقعہ ہے اسوقت علامہ کی عمر ۷ برس کی تھی۔ علامہ نے والد کے اشارہ سے دمشق میں علم کی تحصیل شروع کی۔ دس برس کی عمر نہیں ہونے پائی تھی کہ نحو۔ صرف۔ ادب وغیرہ سے فراغت حاصل کی ۱۷ برس کی عمر تک پہنچتے پہنچتے فتوے دینے کے قابل ہوگئے۔ تصنیف و تالیف بھی اسی عمر میں شروع ہوگئی۔ ۲۱ برس کی عمر میں ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔ وہ متعدد مدارس میں مدرس تھے۔ ان کی بعد ان تمام مدرسوں میں باپ کا عہدہ ان کو ملا۔

علامہ موصوف نے جن اساتذہ سے علوم کی تحصیل کی انکی تعداد دو سو تک پہنچتی ہے جنمیں مشاہیر کے یہ نام ہیں۔ ابن ابی الیسر۔ کمال بن عبد شمس الدین حنبلی۔ قاضی شمس الدین بن العطاء الحنفی۔ شیخ جمال الدین بن صیرفی مجد الدین بن عساکر۔ نجیب مقداد۔ ابن ابی الخیر۔ ابن علان۔ ابو بکر ہروی۔ کمال عبدالرحیم۔ فخر الدین بن البخاری۔ ابن شیبان۔ شرف بن القواس

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان کے اساتذہ میں زینب بنت مکی جو ایک فاضل خاتون تھیں۔ ۶۸۱ھ میں دار الحدیث سکریہ میں جو خاص فن حدیث کا درسگاہ تھا پہلا درس دیا۔ اس درس میں بڑے بڑے علما اور فضلا استفادہ کی غرض سے شریک ہوئے۔ چنانچہ قاضی القضاۃ بہاء الدین شیخ تاج الدین فزاری۔ زین الدین بن مرحل۔ شیخ زین الدین بن منجا شریک تھے۔ علامہ نے صرف بسم اللہ کے متعلق اسقدر نکات اور دقائق بیان کیے کہ لوگ حیرت زدہ رہگئے۔ تاج الدین فزاری نے یہ تقریر حرف بحرف قلمبند کی اسی زمانہ میں جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تفسیر بالترتیب ابتدا سے درس دینا شروع کیا۔ یہ درس اس قدر مفصل اور بسیط ہوتا تھا کہ سورہ نوح کی تفسیر کئی برس میں تمام ہوئی۔

ان کے علم و فضل کا شہرہ اس قدر عام ہوتا جاتا تھا کہ سنہ ۶۹۰ھ سے پہلے یعنے جب ان کی عمر ۳۰ برس کو بھی نہ پہنچی تھی۔ قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن انہوں نے انکار کیا۔[1]

سنہ ۶۹۱ھ میں حج کو گئے۔ اور جب واپس آئے تو تمام ملک میں ان کے فضل و کمال کا سکہ جم چکا تھا لیکن اس حسن قبول کے ساتھ مخالفت کا سامان بھی جمع ہوتا جاتا تھا۔ اسلامی فرقوں میں اشعری اور حنبلی آپس میں حریف مقابل تھے۔

امام رازی نے اشاعرہ کے مذہب کو اس قدر ترقی دی۔ روشن کر دیا تھا کہ حنبلی مذہب گویا مجہول ہو چکا تھا۔ علامہ ابن تیمیہ حنبلی تھے اور ان کے نزدیک حنبلیوں ہی کی رائے صحیح تھی۔ اسلیئے انہوں نے دلیری سے ان خیالات کا اظہار کیا۔ ۶۹۸ھ میں ایک استفتاء حماۃ سے ان کے پاس اسکے متعلق آیا۔ انہوں نے دو تین گھنٹہ میں اسکا لمبا چوڑا جواب لکھا جو حمویہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں نہایت تفصیل سے اشعریوں کی غلطی ثابت کی۔ یہ پہلا دن تھا کہ ان کی عداوت اور مخالفت کی صدا بلند ہوئی۔ فقہاء نے ان سے جا کر بحث کی۔ لیکن قاضی امام الدین قزوینی ان کے طرفدار ہو گئے۔ اور کہا کہ جو شخص علامہ کے مخالف کوئی بات کہیگا میں اسکو سزا دونگا۔ شورش یہاں تک بڑھی کہ قاضی حنفی نے منادی کرادی کہ ابن تیمیہ فتوے نہ دینے پائیں۔ لیکن حکام میں سے ایک صاحب انہوں نے علامہ کی طرفداری کی اور وہ فتنہ فرو ہو گیا۔

۷۰۵ھ میں یہ فتنہ بڑے زور شور سے اٹھا۔ یہاں تک کہ شاہی حکم آیا کہ ان کے عقائد علما و فضلاء کے مجمع میں علامہ کا اظہار لیں۔ غرض ۸ رجب ۷۰۵ھ کو تمام قضاۃ اور علماء ایوان شاہی میں جمع ہوئے۔ اور علامہ کو بلوا بھیجا۔ وہ اپنی تصنیف عقیدہ واسطیہ ہاتھ میں لے کر آئے اور اسکو پڑھنا شروع کیا تین جلسوں میں پوری کتاب ختم ہوئی۔ پھر ۷ شعبان ۷۰۵ھ کو مناظرہ کی مجلس منعقد ہوئی اور علامہ صفی الدین ہندی نے مناظرہ مقرر ہوئے۔ پھر کسی وجہ سے انکے بجائے کمال زملکانی جو مشہور محدث تھے اس خدمت پر مامور ہوئے۔ بالآخر سب نے تسلیم کیا کہ علامہ کے عقائد اہلسنت کے عقائد ہیں۔ چند روز کے بعد شاہی فرمان آیا کہ علامہ پر جو الزام لگائے گئے تھے غلط تھے حافظ ابن حجر نے درر کامنہ میں لکھا ہے کہ علامہ نے اقرار کیا کہ میرے عقائد امام شافعی کے عقائد ہیں۔

۲۲ رجب ۷۰۵ھ کو علامہ مزی نے بخاری کی کتاب افعال العباد کا درس جامع مسجد میں دیا۔ اس پر بعض شافعیوں کو خیال ہوا کہ اسکا روئے سخن ہماری طرف ہے چنانچہ قاضی شافعی سے جا کر شکایت کی۔ قاضی نے مزی کو قید کر دیا علامہ ابن تیمیہ کو خبر ہوئی تو خود گئے اور زبردستی اسکو قید خانہ سے چھڑا لائے۔ قاضی یہ سن کر قلعہ میں گئے کہ نائب السلطنت سے اسکی شکایت کریں۔ اتفاق سے علامہ بھی وہاں موجود تھے۔ دو بدو گفتگو ہوئی اور سخت کلامی تک نوبت پہنچی بالآخر نائب السلطنت نے رفع فساد کیلئے منادی کرادی کہ جو شخص ان عقائد کا اظہار کریگا اسکو سزا

[1] طبقات الحنابلہ ابن رجب ۔ [2] طبقات الحنابلہ ابن رجب

[1] فوات الوفیات ۔ (۲) درر کامنہ حالات ابن تیمیہ طبقات الحنابلہ ابن رجب (۴) درر کامنہ

ahmadimuslim.de

چند روز کے بعد یہ فتنہ پھر اُٹھا۔ امرائے دربار میں سے بیبرس جاشنگیر حکومت کا دایاں ہاتھ تھا اور وہ شیخ نصر منجی کا نہایت معتقد تھا۔ شیخ نصر علامہ ابن تیمیہ اور ان کے عقاید کے سخت مخالف تھے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اس جرم پر قتل کرا چکے تھے انہوں نے بیبرس کو آمادہ کیا کہ علامہ دمشق سے قاہرہ میں طلب کئے جائیں چنانچہ ۱۲ رمضان ۷۰۵ھ کو ڈاک میں بیٹھکر دمشق سے قاہرہ میں آئے اور اسکے دوسرے دن قلعہ میں دربار عام ہوا۔ قاضی ابن مخلوف مالکی حکم ہوکر بیٹھے۔ ایک شخص جسکا نام ابن عدلان تھا اسنے اظہار دیا کہ ابن تیمیہ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا حرف اور الفاظ کے ذریعہ سے بولتا ہے اور اسکی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جا سکتا ہے

یہ کہکر اسنے قاضی ابن مخلوف کی طرف دیکھا کہ کیا ایسا شخص قتل کا مستحق نہیں ہے۔ قاضی صاحب نے علامہ کی طرف خطاب کیا۔ علامہ نے خطبہ (لکھا جو) کے طریقے پر جواب دینا چاہا۔ اسلئے پہلے حمد و ثنا شروع کی۔ قاضی نے کہا جلد جواب دو۔ علامہ بولے کہ کیا حمد و ثنا نہ کروں۔ قاضی نے کہا اچھا وہ بھی ہو چکی۔ اب تو جواب دو۔ علامہ چپ ہو رہے جب زیادہ اصرار ہوا تو انہوں نے کہا کہ حکم کون ہے۔ لوگوں نے قاضی صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ چونکہ وہ اشعری تھے۔ علامہ نے کہا یہ خود فریق مقدمہ ہیں حکم کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اس پر لوگ برہم ہوئے اور علامہ کو مجلس سے اُٹھا دیا۔ علامہ کے بھائی شیخ شرف الدین بھی اس معرکہ میں موجود تھے وہ بھی علامہ کے ساتھ تھے۔ اور ان کے مونہہ سے بد دعا نکلی۔ علامہ نے روکا اور کہا کہ یوں کہو اللهم اهدهم

غرض قاضی مالکی کے حکم سے علامہ قلعہ کے قید خانے میں بھیجے گئے لیکن جب قاضی صاحب کو معلوم ہوا کہ یہاں کسی کی روک ٹوک نہیں۔ لوگ علامہ سے بے تکلف ملتے جلتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ابن تیمیہ کا کفر ثابت ہو چکا ہے اسلئے فرض تو یہی تھا کہ وہ قتل کر دیئے جاتے۔ لیکن کم از کم قید خانہ کی سختی تو ضرور ہے۔ غرض عید کے دن قلعہ سے منتقل ہو کر جب یوسف میں جو نہایت تنگ و تاریک قید خانہ ہے قید کئے گئے۔ اسی زمانہ میں ایک شاہی فرمان نافذ ہوا کہ جو شخص ابن تیمیہ کا ہمخیال ہوگا قید کر دیا جائے گا۔ یہ فرمان ابن شہاب محمود نے جامع مسجد میں جا کر پڑھا۔ حنبلی فرقہ کے لوگ ہر جگہ سے گرفتار ہو کر آئے اور ان سے یہ اقرار لیا گیا کہ وہ شافعی العقیدہ ہیں۔ *

۱ درر کامنہ * کاش کہ یہ تفریق نہ ہوتی۔ (اہلحدیث)

قاہرہ میں حنبلیوں کو طرح طرح کی ایذائیں دی گئیں کہ وہ ابن تیمیہ کے عقیدے سے باز آئیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس عام آشوب میں علامہ کی جنہنے حمایت کی وہ شمس الدین ابن الحریری تھے جو مذہباً حنفی تھے انہوں نے ایک محضر لکھا جس میں یہ عبارت لکھی کہ تین سو برس سے ابن تیمیہ کا کوئی ہمسر نہیں پیدا ہوا اس جرم میں شمس الدین کی معزولی کی کوشش کی گئی چنانچہ وہ اگلے سال معزول کر دیئے گئے۔

اتفاق یہ کہ سالار جو سلطان ناصر کا دست و بازو تھا۔ علامہ کی حمایت پر آمادہ ہوا۔ اُسنے تینوں مذہب کے فقہا کو جمع کیا اور خواہش کی کہ علامہ قید سے رہا کر دیئے جائیں۔ سب نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ اگر وہ چند شرائط قبول کریں اور بعض عقاید سے باز آئیں تو البتہ ان کی رہائی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ان شرائط کے قبول کرنے کے لئے علامہ طلب کئے گئے۔ لیکن وہ نہ آئے۔ بار بار ان کو پیغام بھیجا گیا۔ لیکن ان کو خیال کی آزادی کے مقابلہ میں اپنا قید ہونا گوارا تھا۔

اس زمانہ کے واقعات کے متعلق ایک تحریر خود علامہ کی ہماری نظر سے گذری ہے اسکا نام مناظرہ مصریہ ہے۔ اسکے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ۷۰۷ھ میں دو نائب حاکم میرے پاس آئے کہ چل کر علماء کے سامنے اپنے عقاید کا ثبوت بیان کیجئے۔ میں نے کہا سال بھر سے تم لوگ میرے خلاف لوگوں کے بیان سنتے رہے اور مجھکو جواب کا موقع نہیں دیا۔ اب ایک دفعہ تنہا میرا بیان بھی سن لو۔ پھر مجمع عام میں گفتگو ہوگی۔ دونوں عہدہ دار واپس گئے اور یہ پیغام لائے کہ آپ کو مجبوراً چلنا ہوگا۔ میں نے انکار کیا۔ وہ لوگ واپس گئے۔ اور پھر یہ پیغام لائے کہ فلاں فلاں عقیدوں سے باز آؤ میں نے اسکے جواب میں یہ رسالہ لکھا۔

لطیفہ۔ جن دنوں علامہ قید میں تھے۔ باہر کے ایک رئیس نے علامہ کی صورت کا ایک آدمی دیکھا۔ متعجب ہو کر پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ اسنے کہا ابن تیمیہ۔ رئیس کو نہایت تعجب ہوا۔ اسنے ماردین کے رئیس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ رئیس ماردین نے بادشاہ مصر کو لکھا۔ لوگوں کو نہایت حیرت ہوئی۔ علامہ نے اس واقعہ کو ایک ضمنی موقعہ پر رسالہ الفرقان میں لکھا ہے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ غالباً جن تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ علامہ کی عظمت و شان نے اس رئیس کے دل میں ایک خیالی صورت پیدا کی جو مجسم ہو کر نظر آئی۔ جن کا خیال علامہ کی وہم پرستی ہے (جن کے وجود سے انکار نہیں۔ لیکن جن یوں صورت بدل کر لوگوں کے پاس آیا جایا نہیں کرتا)

غرض ڈیڑھ برس تک علامہ قید خانہ میں رہے۔ ان کے بھائی بھی ساتھ تھے

۱ درر کامنہ۔ ۲ طبقات و درر کامنہ۔ ۳ الفرقان مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۰

ahmadimuslim.de

معمول تہا کہ قیدیوں کو کہانا کپڑا حکومت کی طرف سے ملتا تہا لیکن علامہ نے عطیہ سلطانی سے بالکل انکار کیا اور فقر و فاقہ سے بسر کی۔[1]

ربیع الاول ۷۰۹ھ میں مہنا بن عیسیٰ جو عرب کا مشہور رئیس تہا مصر میں آیا اور خود قیدخانہ جا کر علامہ کو چھڑا لایا۔ اسکے بعد متعدد جلسے منعقد کئے اور تمام علماء و فضلاء کو جمع کیا جس میں علامہ نے مسائل متنازعہ فیہ پر گفتگو کی۔ صاحب طبقات نے علامہ ذہبی کے حوالہ سے لکہا ہے کہ علامہ نے قتل کے ڈر سے بعض مسائل میں تہاون کیا۔ لیکن صاحب وفیات نے جو علامہ کا شاگرد ہے لکہا ہے کہ علامہ نے حریفوں کو زور استدلال سے مغلوب کر لیا بہرحال علامہ قیدخانہ سے نکلکر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ اور چند روز کے لئے اُن کو اطمینان نصیب ہوا۔

سلسلۂ سخن کے اتصال سے ہم بہت دور نکل آئے اور بیچ کے اہم واقعات جن میں علامہ نے ملکی معاملات انجام دیئے چھوٹ گئے۔ علامہ موصوف عام علماء کی طرح اپنا فرض صرف نماز روزہ ادا کرنا نہیں سمجہتے تہے۔ بلکہ ان کے نزدیک مہمات سیاست میں دخل دینا بہی علماء کے فرائض میں داخل تہا ۶۹۹ھ میں جب اُن کی عمر ۱۸-۱۹ برس کی تہی غازان خان بن ارغون خان نے شام پر حملہ کیا سلطان ناصر (بادشاہ مصر) اسکے مقابلہ کو نکلا۔ لیکن بڑے معرکہ کے بعد شکست کہائی۔ غازان خان نے آگے بڑہکر حمص پر قبضہ کر لیا۔ اسکی آمد کی خبر سنکر دمشق میں اس قدر بددلی پہیلی۔ کہ عام غارت گری شروع ہو گئی۔ علامہ ابن تیمیہ یہ کیفیت دیکہکر خود غازان خان کے پاس گئے۔ اور اس سے امن کا فرمان لے کر آئے۔ عام لوگ تو یہ سن کر مطمئن ہو گئے۔ لیکن اہل فوج نے نہ مانا اور شہر کو لوٹنا شروع کر دیا علامہ ابن تیمیہ نے شیخ الشیوخ نظام الدین محمود کو لے کر شہر کا بندوبست اور امن و امان قائم کیا۔ پہر غازان سے جا کر ملاقات کی۔ اسکے بعد تاتاری فوجیں بیت المقدس وغیرہ پر بڑہیں۔ اور ہزاروں آدمی گرفتار کر لئے۔ علامہ سردار لشکر کے پاس گئے اور بہت سے قیدیوں کو جا کر چھڑا لائے۔[2]

سنہ ۶۹۹ھ میں غازان خان نے بڑے زور و شور سے شام کے حملہ کی تیاری کی قتلو شاہ اور تولائے جو اسکے سپہ سالار تہے فوجیں لے کر آگے بڑہے۔ یہ خبر سن کر علامہ ابن تیمیہ نے جا کر ان سے گفتگو کی اور ان کو اس ارادے سے روکا ساتھ ہی جہاد کا سامان کیا۔ اور ہر قسم کی طیاریاں شروع کیں۔ اسوقت تو یہ فتنہ فرو ہو گیا لیکن سال بہر کے بعد تاتاریوں کا سیلاب امنڈا۔ اور ہر طرف تاتاری فوجیں پہیل گئیں۔ علامہ دمشق سے چلکر مصر پہنچے۔ اور اعیان سلطنت سے ملکر ان کو جہاد کی ترغیب دی۔ تمام شہر اُن سے ملنے کے لئے آیا۔ یہاں تک کہ علامہ تقی الدین ابن دقیق العید جو امام المحدثین اور قاضی القضاۃ تہے۔ وہ بہی تشریف لائے۔ مصر کے لوگوں کو آمادہ کر کے علامہ دمشق کو واپس گئے اور جہاد کی طیاریاں کیں۔[1]

سنہ ۷۰۲ھ میں تاتاریوں نے پہر نہایت سر و سامان سے شام پر چڑہائی کی قتلو شاہ، چوپان جو سردار فوج تہے پچاس ہزار فوج لے کر بڑہے۔ اسوقت شام سلطان ناصر کے قبضہ میں تہا۔ اسکو خبر ہوئی تو نہایت گہبرایا۔ ارکان دربار نے بہی بہت نامردی کی۔ علامہ ابن تیمیہ یہ حالات سن کر ڈاک میں شام سے مصر پہنچے اور بادشاہ سے ملکر نہایت بیباکی سے اسکو غیرت دلائی اور کہا کہ اگر تم اسلام کی حمایت نہ کروگے تو خدا کسی اور کو بہیجے گا جو اس فرض کو انجام دیگا۔ اسکے بعد علامہ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑہی

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم — اگر تم پیٹہ دکہاؤگے تو خدا تمہارے بدلے اور قوم بہیجے گا۔ اور وہ تمہاری طرح بزدل نہ ہو

علامہ نے جس دلیری اور بیباکی سے بادشاہ سے گفتگو کی۔ تمام لوگوں کو حیرت ہوئی۔ امام تقی الدین بن دقیق العید کو بہی ان کی جرأت اور لطف استنباط پر حیرت ہوئی۔[2]

علامہ کو اس سفارت میں پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ سلطان ناصر شام کی طرف بڑہا۔ اور مرج الصفر میں جس کا دوسرا نام شقحب ہے۔ دونوں فوجیں معرکہ آرا ہوئیں بڑے زور کا رن پڑا بالآخر تاتاریوں کی تمام فوجیں برباد ہو گئیں۔ ابن تیمیہ اس معرکہ میں علامہ کی بجائے ایک بہادر سپاہی نظر آتے تہے۔

غازان خان اور امرائے تاتار کی سفارتوں میں علامہ نے جس آزادی اور دلیری سے سفارت کی خدمت انجام دی اسکا اندازہ اس سے ہوگا کہ ایک دفعہ جب سپہ سالار قطلو خان کے پاس ایک شخص کی دادرسی کے لئے گئے تو قطلو خان اٹہکر آگے بڑہا اور کہا کہ آپنے کیوں تکلیف کی۔ آپنے کہلا بہیجا ہوتا۔ میں خود حاضر ہوتا۔ علامہ نے کہا نہیں حضرت موسیٰ فرعون کے پاس جاتے تہے۔ فرعون حضرتؑ کے پاس نہیں آتا تہا۔[3]

علامہ موصوف نے شیخ محی الدین اکبر وغیرہ کے متعلق متعدد رسالوں میں لکہا تہا کہ وہ وحدۃ الوجود کے قائل ہیں یعنی خدا اور مخلوقات سب ایک ہیں اور یہ مذہب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسپر صوفیوں کے گروہ نے حاکم شام سے جا کر شکایت کی۔ اسکے فیصلے کے لئے ایک مجلس منعقد ہوئی علامہ پر جو الزام

---

[1] طبقات الحنابلہ۔ [2] یہ تمام واقعات تاریخ ابن خلدون سے جو کہ عربی جلد ۵ ذکر سلطنت اتراک مصر۔

[1] فوات الوفیات [2] ابن خلدون اور طبقات الحنابلہ۔ [3] فوات الوفیات

ahmadimuslim.de

گئے تھے وہ غلط ثابت ہوئے۔ لیکن علامہ نے یہ تسلیم کیا کہ میں رسول اللہ کو
استغاثہ کرنے کو ناجائز سمجھتا ہوں۔ اس پر لوگوں میں اختلاف رائے پیدا ہوا۔ بعض
کہتے تھے کہ اس میں کیا ہرج ہے۔ لیکن حاکم جماعہ نے کہا کہ یہ خلاف ادب ہے۔
فیصلہ یہ ہوا کہ مقدمہ قاضی کے پاس بھیجا جائے۔ وہ احکام شریعت کے موافق
فیصلہ کریں۔ آخر سلطنت کی طرف سے یہ حکم صادر ہوا کہ علامہ کے سامنے دو
باتیں پیش کی جائیں۔ یا تو چند شرائط کے ساتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ یا اگر شرائط کے
قبول کرنے سے انکار ہو تو قید خانہ گوارا کریں۔

علامہ نے قید خانہ قبول کیا۔ لیکن ان کے بھائی جو دمشق سے ان کے
ساتھ آئے تھے اپنی طرف سے ذمہ داری کی کہ علامہ کو وہ شرطیں منظور ہیں۔ اس
بنا پر دمشق جانے کی اجازت ملی۔ اور علامہ ڈاک میں روانہ ہوئے۔ لیکن دوسرے
دن پھر واپس آنا پڑا اور امراء اور قضاۃ نے پھر ایک مجمع کیا۔ مختلف لوگ مختلف
رائیں دیتے تھے بعض نے قید کی رائے دی۔ قاضی مالکی نے کہا ان پر کوئی جرم
ثابت نہیں ہے نور الدین زواوی نے کہا اگر قید خانہ میں بھیجے جائیں تو وہاں
ان کی شان کے مناسب ان سے برتاؤ کیا جائے۔ لیکن اوروں نے کہا یہ نہیں
ہو سکتا۔ سلطنت اسکو منظور نہیں کر سکتی۔ قید خانہ میں عام قیدیوں کی طرح رہنا
ہوگا۔ غرض قید خانہ میں بھیجے گئے لیکن احترام قائم رہا۔ خدام کو ان کے ساتھ
رہنے کی اجازت دی گئی۔ ہر شخص ان کے پاس آنے جانے کا مجاز تھا۔ چنانچہ مشکل مشکل
فتوے لے کر لوگ آتے تھے اور علامہ ان کے جواب لکھتے تھے اکثر لوگ تبرک
کی غرض سے ملنے جاتے تھے خاص ان کے یاران صحبت کو بھی آزادی حاصل تھی
بے تکلف ان سے ملتے تھے [1]

سلطان مظفر کی چند روزہ سلطنت میں قاہرہ سے اسکندریہ بھیجدیئے گئے
اور ایک وسیع خوش منظر برج میں نظر بند کئے گئے۔ لیکن یہاں بھی ہر طرح کی
آزادی حاصل تھی۔ نہانے کے لئے حمام میں بھی جا سکتے تھے۔ جب دوبارہ سلطان
ناصر کو غلبہ حاصل ہوا۔ اور سلطان مظفر قتل کر دیا گیا۔ تو سلطان نے حکم دیا کہ علامہ
نہایت عزت و احترام کے ساتھ قاہرہ میں آئیں۔ سلطان نے دربار میں بلایا۔

اور جب وہ آئے تو کھڑے ہو کر تعظیم دی۔

سلطان نے مجمع عام میں علامہ کی نہایت تعریف کی جس سے غرض یہ تھی
کہ لوگ ان کی مخالفت سے باز آئیں۔ سلطان نے یہ بھی ارادہ کیا کہ علامہ کے مخالفوں
کو سزا دلائے۔ چنانچہ خود علامہ سے مشورہ کیا۔ لیکن انہوں نے باز رکھا۔ ابن
مخلوف جو علامہ کے قتل کے درپے تھے۔ اس موقع پر موجود تھے۔ علامہ نے ان کی
بھی درگذر کی۔ چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے ابن تیمیہ جیسا جوانمرد نہیں دیکھا
ہم نے ان کے قتل کی کوشش کی۔ لیکن جب ان کو قابو ملا تو معاف کر دیا۔

مہینہ بھر کے بعد سلطان نے پھر علامہ کو طلب کیا۔ اور ان سے ملاقات
کی سلطان کے حسن عقیدت کی وجہ سے علامہ کا آستانہ مرجع عام بن گیا۔
امراء و اہل فوج۔ درباری سب آتے تھے اور نہایت عزت و احترام سے ملتے تھے
لیکن بعضوں کو اس قدر عناد تھا کہ اس حالت میں بھی شرارت سے باز نہ آتے تھے۔
ان میں ایک بزرگ فقیہہ بکری تھے۔ انہوں نے ایک دن علامہ کو اکیلا پاکر
گریبان پکڑ لیا اور کہا کہ عدالت میں چلو۔ مجھکو تم پر استغاثہ کرنا ہے۔ زیادہ شور
و غل ہوا تو ادھر ادھر سے لوگ جمع ہو گئے۔ فقیہہ صاحب بھاگ نکلے تھے۔ اور
یہ کہ ایک مدت کے بعد کسی بات پر سلطان ان سے ناراض ہوا اور حکم دیا کہ
ان کی زبان کٹوا دی جائے۔ علامہ کو خبر ہوئی سلطان سے سفارش کی۔
آخر اب یہ معاملہ تھا کہ وہ فتوے نہ دینے پائیں۔

۷۱۲ھ میں سلطان تاتاریوں کے مقابلہ کرنے کیلئے شام کو روانہ ہوا۔
علامہ بھی جہاد کی غرض سے ساتھ ہو گئے۔ اور عسقلان تک ساتھ ساتھ آئے
یہاں سے بیت المقدس کی زیارت کے لئے گئے۔ زیارت سے فارغ ہو کر سات
برس کے بعد دمشق میں آئے۔ ان کے بھائی اور اکثر شاگرد بھی ساتھ تھے۔
شہر کے لوگوں کو خبر ہوئی۔ تو تمام شہر امنڈ آیا۔ بڑی دھوم دھام سے شہر میں
داخل ہوئے۔ اور جن مدارس میں درس دیتے تھے وہاں درس دینا شروع کیا۔
۷۱۸ھ میں علامہ نے حلف طلاق کے متعلق جمہور فقہا کے مخالف فتویٰ
ظاہر کی اس پر پھر ہنگامہ برپا ہوا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے پھر شکایت حکام سے کی
اور امن و امان قائم رہنے کی غرض سے بادشاہی فرمان صادر ہوا کہ علامہ فتوے
نہ دینے پائیں۔ شہر میں اسکی عام منادی کرا دی گئی۔ لیکن علامہ نے کہا
حق کا چھپانا جائز نہیں چنانچہ وہ عام طور پر فتوے دیتے رہے۔ بالآخر سلطان

[1] طبقات ابن رجب ٹھ درکامنہ میں لکھا ہے کہ قاضی زین ابن
مخلوف نے ان کو نائب السلطنت سے کہکر اسکندریہ کے قید خانہ میں بھجوایا تھا کہ کوئی
ان سے ملنے نہ پائے۔ لیکن لطف یہ کہ جب قاضی صاحب نے یہ حکم بھجوایا تھا
تو مرض الموت میں گرفتار تھے حسن خاتمہ بغیر اسکے کیونکر ہو سکتا تھا؟

[1] طبقات۔ ٹھ درکامنہ میں حافظ ابن حجر نے اسکو ۷۱۹ھ کا واق

ahmadimuslim.de

حکومت سے قید کئے گئے۔ اور قلعہ میں بھیجے گئے۔ ۵ مہینے کے بعد ۱۳۲۱ھ میں رہائی ملی۔ اور بدستور پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہوئے۔

لیکن جو عام نارضی پھیل چکی تھی اسکی آگ رہ رہ کر سلگتی اور بھڑکتی تھی بیس برس پہلے علامہ نے ایک فتوے لکھا کہ صرف زیارت کے ارادہ سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا شرعاً ثابت نہیں۔ یہ فتوے ایک فتنہ خوابیدہ تھا جسکو موقع پاکر لوگوں نے جگایا۔ اور تمام شہر میں آگ سی لگ گئی۔ اٹھارہ بڑے بڑے فقہائے علامہ کے کفر کا فتوے دیا جنکے سرگروہ قاضی اخنائی مالکی تھے۔ چاروں مذہب یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی فقہا سے فتوے لیا گیا۔ بالآخر بالاتفاق علامہ کی قید کا فتوے دیا۔ چنانچہ شعبان سنہ ۷۲۶ھ میں شاہی فرمان کی رو سے علامہ دمشق کے قلعہ میں قید کر دیئے گئے ان کے بھائی شرف الدین اگرچہ مجرم نہ تھا لیکن ان کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ بھائی کو تنہا چھوڑ دیں۔ اپنی خوشی سے قید خانہ میں گئے۔ ۲ جمادی الاولیٰ کو قید خانہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کے جنازہ کی نماز قلعہ سے باہر پڑھی گئی۔ لیکن علامہ کو شرکت کا موقع نہ دیا گیا۔ مجبوراً علامہ نے قید ہی کی حالت میں قلعہ کے اندر نماز ادا کی۔ چونکہ تکبیر کی آواز اندر تک آتی تھی۔ اسلئے نماز کے ارکان میں فرق نہ آیا۔ لیکن بھائی کا بھائی کے جنازہ میں نہ شریک ہو سکنے پر سب کو رقت آئی اور لوگ بہت روئے[1]۔

قید کی حالت میں بھی علامہ کا پاس ادب ملحوظ رکھا گیا۔ انکے رہنے کو بہت اچھا کمرہ دیا گیا۔ کمرہ میں پانی کا انتظام بھی تھا۔ خدمت کے لئے ایک خادم موجود تھا۔ علامہ نے یہاں نہایت اطمینان سے تصنیف و تالیف شروع کی قرآن مجید کے حقائق پر بہت کچھ لکھا۔ کہا کرتے تھے کہ مجھکو یہاں جو نکات اور حقائق خدا نے القا کئے کبھی نہیں کئے تھے۔ افسوس یہ ہے کہ قرآن کے سوا اپنے اپنی رائے اور تصنیفات میں کیوں صرف کی جب مسئلہ پر علامہ کو سزا ملی تھی اسکے متعلق علامہ نے نہایت مفصل مضامین لکھے احباب اور اہل فتوے کو خطوط اور رسالے بھی لکھتے رہتے تھے۔ یہ تحریریں ملک میں پھیلیں تو رفع فساد کے لئے حکم دیا گیا کہ علامہ کے پاس قلم دوات وغیرہ کوئی چیز نہ رہنے پائے۔ اسکے بعد علامہ نے جو سب سے اخیر تحریر لکھی وہ چند سطریں ہیں جن کا مضمون یہ تھا کہ مجھکو اگر پہلی سزا دی گئی تو وہ صرف یہی ہے۔ یہ سطریں علامہ نے کوئلے سے لکھی تھیں۔

اب علامہ ہمہ تن ذکر و عبادات۔ تلاوت قرآن۔ مجاہدہ اور ریاضت میں مشغول ہوئے۔ بالآخر بیمار ہوئے اور بیس دن بیمار رہکر دوشنبہ کی رات ذیقعدہ سنہ ۷۲۸ھ میں وہ آفتاب علم دنیا کی افق سے چھپ گیا۔ اور تمام عالم میں تاریکی چھا گئی

رفتم و از رفتن من عالمے تاریک شد
من مگر شمعم چو رفتم بزم برہم ساختم

علامہ کی زندگی تک تو زمین اور آسمان ان کے دشمن تھے لیکن جب انکے مرنے کی خبر پھیلی تو تمام ملک پر سناٹا چھا گیا۔ موذن نے جامع مسجد کے منارہ پر چڑھ کر اعلان دیا۔ پولیس والوں نے برجوں پر منادی کی۔ دفعۃً تمام دوکانیں بند ہو گئیں نائب الحکومت کے پاس جاکر لوگوں نے تعزیت کی رسم ادا کی۔ ائمہ محدثین امام مزی وغیرہ نے غسل دیا۔ قلعہ میں کثرت کی وجہ سے تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ قلعہ سے لے کر جامع مسجد تک آدمیوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ شہر کا شہر امنڈ آیا۔ جامع مسجد سے قلعہ تک ٹھٹھ لگ گیا۔ جنازہ جامع مسجد میں لاکر رکھا گیا ہجوم اور کشمکش سے بچانے کے لئے ہر طرف فوجیں متعین ہو گئیں سب سے پہلے قلعہ میں شیخ محمد تمام کی امامت سے نماز جنازہ پڑھی گئی۔ پھر جامع دمشق میں نماز ہوئی جب جنازہ چلا تو یہ کثرت تھی کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ لوگ دور سے رومال عمامے۔ چادر پھینکتے تھے کہ جنازہ سے چھو جائیں تو ان کو تبرک بنائیں۔

جنازہ سروں پر چلتا تھا۔ اور آگے بڑھ بڑھ کر کشمکش سے پیچھے ہٹ ہٹ جاتا تھا۔ ہر چند پہلے سے کچھ اطلاع نہ تھی۔ فقہا اور مفتیوں نے شہر کو علامہ کا دشمن بنا دیا تھا۔ تاہم ڈھائی لاکھ آدمی جنازہ کے ساتھ تھے جن میں پندرہ ہزار عورتیں تھیں۔ رستہ میں لوگ زار زار روتے جاتے تھے[2]۔ پردہ نشین عورتیں بالاخانوں اور کوٹھوں پر جنازہ کی طرف منہ کر کے نوحہ کرتی تھیں نماز میں صف قائم نہ رہ سکی صف سے صف اسطرح پیوستہ تھی کہ ٹھیٹھا تک ناممکن تھا۔ اسی حالت میں ایک شخص نے پکار کر کہا اہل سنت کا جنازہ یوں اٹھتا ہے۔ اس مجمع کا مجمع چیخ اٹھا اور تمام فضا گونج گئی۔ علامہ کے بھائی زین الدین نے نماز پڑھائی۔ اور مقبرۂ صوفیہ میں اپنے بھائی شرف الدین کے پہلو میں دفن ہوئے[3]۔

اسوقت دہلی اور حجاز نہ تھے۔ لیکن تمام دنیائے اسلام میں یہ خبر پھیل گئی اور ہر جگہ غائبانہ نمازیں پڑھی گئیں۔ مسافروں نے بیان کیا کہ چین میں ان کے جنازہ کی نماز پڑھی گئی۔ اور منادی یہ پکارتا تھا کہ "الصلوٰۃ علیٰ ترجمان القرآن" (مترجم قرآن کی نماز) – باقی آئندہ

(منقول از الندوہ)

---

[1] طبقات ذکر عبداللہ بن عبدالحلیم شرف الدین۔

[2] فوات الوفیات۔ [3] یہ تمام حالات طبقات ابن رجب اور فوات الوفیات سے لئے گئے ہیں

تنقیح الاسلام بجواب تشحیذ الاسلام – جاوداں جلد دوم کی تنقید

ahmadimuslim.de

مذاکرہ علمیہ

خطبہ جمعہ وعیدین

اسکی اصل وضع شرعی یہی معلوم ہوتی ہے کہ جمعہ اور عیدین میں جو مختلف محلات کے مسلمان ایک جگہہ جمع ہو جاتے ہیں اون کو نیک وخیر کی باتیں اور اسکے احکامات سنائے جائیں ۔ اور نرمی اور کچھ گرمی کے ساتھ ترغیب وترہیب کے بیانات کئے جائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبات پر نظر ڈالنے سے یہ امر بخوبی سمجھا جاتا ہے کہ آپ کا ہمیشہ اسی طرح کا دستور رہا کبھی سورۂ قاف تلاوت فرماکر بعث ونشر و مواعظ شدیدہ و زجر ارشاد سے لوگوں کو متنبہ فرماتے ۔ اور کبھی سورۂ ملک پڑھکر معاد ومعاش کے بیان سے آگاہ فرماتے۔ اور کبھی جنت اور اہل دوزخ کا حال بیان فرماتے۔ کبھی جنت کے ترک پر وعید سناتے۔ کبھی قیامت کے قرب کا حال سناتے۔ اثنائے وعظ میں کبھی آپکی آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ آواز بلند ہو جاتی۔ غصہ بڑھ جاتا۔ غرض مختلف مضامین کو مختلف عنوان سے اچھی طرح بیان فرماتے۔ اس دستور العمل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کی وضع وعظ ونصیحت پر ہے اور ظاہر ہے کہ وعظ ونصیحت اسی وقت کارگر ہو سکتی ہے جبکہ اسکے سننے والے اسکو سمجھیں بھی۔ ورنہ محض بیکار او رسفاہت کی دوسری کہی جائیگی۔ اور لوگوں کا یوں ہونا کہ منہ تاکتے رہنا اور کچھ نہ سمجھنا باعث وحشت ہوگا۔ مثلاً کسی دیہات میں کوئی مولانا بغرض ہدایت تشریف لیجائیں۔ اور وہاں سوا عربی کے دوسری بولی ہی نہ بولیں تو فرمائیے کیا ہدایت ہو سکتی ہے یا مثلاً کسی اجنبی بنگالی کے رنگ میں خطاب یا تقریر ہو اور اس بیچارے کو معلوم نہ ہو۔ اور کوئی بنگالی ہی مولانا اسکو دیکھکر فرمائیں۔ ایاک والاسد یا ایاک والحیۃ۔ تو کیا مولانا کی اس خیر خواہ ازکلام سے وہ بیچارہ انکے منشہ کو محفوظ سمجھ سکتا ہے؟ بلکہ بیخبر نہیں بلا لحاظ اسیطرح چلا جائیگا اور خطرہ میں پڑیگا۔ بس بلا فرق اسی طرح وہ خطبہ بھی ہوگا۔ جو سامعین کی غیر زبان میں ہو۔ لہذا خطبہ میں مذکرین اور سامعین کا اعتبار اور لحاظ ضروری ٹھہرا۔ اور خطبہ ذکر اور تذکیر دونوں سے عبارت ہے حدیث یقرء القرآن و یذکر الناس اسپر صریح دلیل ہے۔ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اگر حاضرین جمعہ کل کے کل انگریز ہوں اور سوا انگریزی کے دوسری زبان جانتے بھی نہوں تو کیا ان کو سمجھانے کے لئے انہیں کی انگریزی میں دارم درم خطبہ پڑھا جائے۔ اگر ایسا ہے تو خطبہ کے اندر نہایت عیب کی بات ہے میں کہتا ہوں کوئی عیب نہیں ہے جس زبان کو جو سمجھے اسی زبان میں اسکو سمجھانا بہتر ہے ۔ مثلاً ملک عرب کا کوئی طالب علم بغرض تحصیل ہندوستان آوے اور ایک حرف بھی ہندی نہ جانتا ہو۔ تو اسکو اسی کی زبان عربی میں سمجھانا بہتر ہے۔ اور ہندی میں عیب ہے وبالعکس

بعض لوگ سامعین کی زبان میں خطبہ پڑھنے پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر اسکی اجازت دیجاوے۔ تو یقیناً خطبہ نماز سے دراز ہو جائے گا۔ حالانکہ فرمان نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ و ان من البیان لسحرا کے سراسر خلاف ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس مضمون میں غور سے کام لیا جاوے تو بہت اچھی طرح واضح ہو جائیگا کہ خطبہ کو سامعین کی زبان ہی میں کہنا چاہیے. کیونکہ آپ ہی تو اسکے واضع تھے۔ آپ خوب سمجھتے تھے کہ خطیب جب مختلف بیان کرنے لگیگا تو خواہ مخواہ کچھ دیر ہو جائیگی اور جمعہ جماعات میں اکثر بیچارے غربا ہی شریک ہوتے ہیں۔ (امرا کے تو قیلولہ کا وقت رہتا ہے) اور یہ بیچارے کامی رہتے ہیں۔ دیر کرنے سے ان کا حرج بھی ہوگا۔ اور اسلئے فرض نماز میں بھی دیر ہو جائیگی۔ لہذا فرمایا کہ خطبہ کو چھوٹا کیا کرو۔ تھوڑا ہی بیان جادو کا کام دیتا ہے ۔ اس اخیر جملہ سے بھی پہلے مضمون کی تائید ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس جملہ سے اثر دکھانا مقصود ہے۔ اور اثر بدون سمجھے نہیں ہو سکتا۔ اور نماز میں چونکہ اسکے برعکس ہوا کرتا ہے ۔ چنانچہ حدیث فانک لم تصل والی حدیث اسپر شاہد عدل ہے ۔ اسلئے آپنے نماز کے بارہ میں فرمایا کہ اسکو طول دیا کرو۔ تو چونکہ اسمیں افراط و تفریط کا گمان غالب تھا۔ اسلئے جب اسمیں گھٹا دینے کا گمان تھا اسکو بڑھانے کا حکم فرمایا اور جب اسمیں بڑھا دینے کا احتمال تھا اسکو گھٹانے کا حکم فرمایا۔ تاکہ دونوں حد اعتدال اور میانہ روی پر آجاویں۔ اور یہی ہمیشہ آپ کا دستور العمل رہا۔ چنانچہ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کانت صلوتہ قصدا وخطبتہ قصدا

ہم کو بعض حضرات مانعین مقلدین پر سخت تعجب ہوتا ہے جو اپنے رسالوں میں یہ لکھدیتے ہیں کہ غیر مقلدین جو خطبہ جمعہ کو غیر زبان عربی میں جائز بتاتے ہیں وہ مکروہ تحریمی اور بدعت سیئہ ہے۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ازمنہ ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں اسکا وجود نہیں تھا۔ اور یہی حضرت۔ انہیں رسالوں میں مجلس مولود کی نسبت یہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ اسکا وجود بھی ازمنہ ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں نہیں تھا مگر چونکہ اسکو علمائے دین نے مستحسن لکھا ہے لہذا یہ مستحسن ہے

ahmadimuslim.de

ناظرین! خود ایسے لوگوں کے تفقہ کا اندازہ کرلیں۔ میں کہتا ہوں کسی چھوٹے سے چھوٹے دیندار عالم نے اسکو مستحسن نہیں لکھا ہے بلکہ سب نے اسکو بدعت لکھا ہے بخلاف وعظ فی الخطبہ کے اسکو اکثر علمائے دین نے قدیماً وحدیثاً مشروع اور جائز لکھا ہے بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو آئمہ اربعین میں سے ہیں۔ مذہب امام میں یہ تو وعظ فی الخطبہ کو وجوب فرماتے ہیں۔ علامہ شوکانی نیل الاوطار میں تحت حدیث یقرأ آیات و یذکر الناس فرماتے ہیں۔ استدل بہ علی مشروعیۃ القراۃ والوعظ فی الخطبۃ وقد ذھب الشافعی الی وجوب الوعظ وقراۃ آیۃ والی ذلک ذھب الامام یحیی (والسلام)

حررہ الراجی رحمۃ ربہ مولوی ابو النعمان عبد الرحمن الاعظمی المئوی
از کلکتہ مدرسہ دار الہدیٰ ناتی باغ

قادیانی تواریخ

کے عنوان سے اہل حدیث مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ میں راز دان نے میرزائے قادیانی آنجہانی کی وفات کے متعلق چند تاریخیں چھپوائی ہیں۔ ایک مادہ تاریخ مجھے بھی سوجھ گیا ہے جو بسبیل تفنن طبع اہلحدیث میں درج ہونے کی غرض سے خدمت عالی میں بھیجتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کے ناظرین کی لطافت طبع اس مادہ کے استخراج کی متحمل ذرا مشکل ہی سے ہوگی۔ کیونکہ اس میں اس خلط کا غلبہ ہے جسکی تحریک سے مرزا جی علی رغم انف حکیم الامۃ دار البوار کو فرار ہوگئے۔ لیکن مثل مشہور ہے کہ جیسی روح ویسے فرشتے" اسی خیال سے تاریخ بھی ویسی ہی کہی گئی۔ امید ہے کہ حضرت مغفور جناب ایڈیٹر الحکم اپنے آسمانی صحیفہ میں ضرور اسکا اقتباس فرمائینگے

وھو ھذا

میرزائے قادیانی مرگیا — احمدی فرقہ کا بانی مرگیا
ہوگیا اسلام کا اک رخنہ بند — سنتے ہیں دجال ثانی مرگیا
اسکے الہامات تھے سب مہملات — کرتے کرتے یاوہ خوانی مرگیا
وصل تھا بیٹے کی سالی کا محال — سنکے اسکی لن ترانی مرگیا
لیکے اپنے دل کے اندر سینکڑوں — آرزوئے جوانی مرگیا
چھوڑ کر اپنے مریدوں کے لئے — گرچی کی زندگانی مرگیا
آئی شامت۔ کی ثناء اللہ سے — سحر نے جیب خالی مرگیا
اس تحدی پہ قضا نے بھی کہا — فیصلہ تھا آسمانی مرگیا
کرتے ہیں مرزائی تاویلیں عبث — آئی مرگ ناگہانی مرگیا
رات کو ہیضہ کیا اور صبح کو — قادیانی پیر فانی مرگیا
جب ہوا تاریخ کا مجھکو خیال — ساری تاریخوں کا بانی مرگیا

"قادو" دی ہاتف نے جب یہ کہا
گھستے گھستے قادیانی مرگیا

۹ + ۱۳۱۷ = ۱۳۲۶ھ

راقم "نقاش"

قابل توجہ اہل حدیث کانفرنس

کے عنوان سے میں نے ۱۲ اگست کے اخبار اہل حدیث میں کچھ خامہ فرسائی کی تھی۔ اس میں جناب مولوی ابو المکارم صاحب مئوی کی نسبت جو کچھ میں نے لکھا تھا یعنے ان کا اشاعۃ السنہ سے ارتباط پیدا کرلینا اور اہل حدیث کا مخالف ہوجانا۔ وہ بعض لوگوں کے بیان اور خبر دینے پر وثوق کر لینے کی وجہ سے تھا مگر بعد کو مجھے اس خبر کے متحقق ہونے میں چند وجوہ سے شبہ پیدا ہوگیا ہے اسلئے تا تحقیق ثانی میں اس مضمون کو جو دربارہ جناب مولوی صاحب ممدوح لکھ چکا ہوں واپس لیتا ہوں۔

الملتمس مولوی محمد ابو القاسم - دارانگر بنارس

استفسار

براہ مہربانی کوئی صاحب اطلاع دیں کہ مذہب بابی کے رد میں اردو زبان میں کون کونسی کتاب لکھی گئی ہے کیا قیمت ہے اور کس جگہ سے مل سکتی ہے۔

المستفسر محمد ادریس خان مئوی محلہ جالندری سرائے بدایون

النجم

ایک زبردست اخبار شیعوں کے مقابلہ میں لکھنؤ سے مہینے میں چار دفعہ نکلتا ہے اسکے زبردست مضامین نے شیعی دنیا میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اہل سنت کے لئے مضبوط ڈھال ہے۔ علاوہ اخباری مضامین کے کسی مستند کتاب کا ترجمہ بھی چھپتا رہتا ہے حجم ۱۶ صفحے۔ باایں ہمہ سالانہ قیمت للعہ

پتہ مولوی عبد الشکور لکھنؤ۔ مطبع

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہو

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اخبار

اہل حدیث

امرتسر

نمبر ۵۰-۵۱ جلد ۵

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ عہ/
والیان ریاست سے ۔ ۔ سہ/
روساء وجاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ عہ/
۔ ۔ ششماہی ۔ ۔ ۔ ۱عہ/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
۔ ۔ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت بتوسیل زرشام مالک مطبع
واخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر نا پسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

امرتسر مورخہ ۱۹/۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۶/۲۳ اکتوبر ۱۹۰۸ع یوم جمعہ

بغض وتہاجر

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث نمبر گذشتہ)

تمسک احادیث وآثار میں ان حضرات کی غلطی کا بیان

احادیث وآثار سے تمسک کرنے میں ان حضرات نے یہ غلطی کی ہے کہ ایک جانب کی احادیث وآثار کو جن میں غضب تشدد پایا جاتا ہے۔ لے لیا اور دوسری جانب کی احادیث وآثار جن میں تخفیف وترحم پایا جاتا ہے اور وہ بہ نسبت احادیث وآثار غضب وتشدد شمار میں بڑھکر ہیں پس پشت ڈالدیا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ ایک حدیث کے نصف حصہ کو لے لیا اور نصف باقی سے آنکھ کو بند کر لیا۔ جنکی نظر سے انکا حال اس مصرع کا مصداق ہو رہا ہے۔ ع حفظت شیئاً وغابت عنک اشیاء
ومعہذا آن حضرت وصحابہ وتابعین کی نیت واغراض اور انکے تہاجر کے نتائج کا اپنی بدنیت اور نفسانی اغراض اور مفاسد انگیز نتائج پر قیاس کیا۔ اور یہہ گمان کر لیا کہ جس بدنیت اور غرض فاسد سے ہم اہل اسلام سے بغض وتہاجر اختیار کرتے ہیں اسی غرض سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین رضہ کیا کرتے تھے اور جو نتائج ہمارے بغض وتہاجر سے پیدا ہوتے ہیں وہی ان حضرات کے تہاجر کے نتائج تھے۔
اس غلط قیاس وگمان کی نظر سے یہہ حضرات اس بیت کے مخاطب ومصداق ہیں۔

کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ آید در نوشتن شیر شیر

احادیث وآثار متضمن تخفیف وترحم کو جن سے ان حضرات نے چشم پوشی کر رکہی ہے ہم اپنے بیان کی تائید کے مقام میں نقل کرینگے۔
اس مقام میں آنحضرت صلعم اور صحابہ وتابعین رضہ کی نیات واغراض اور آنکے خشم وتہاجر کے نتائج میں اور ان حضرات کے بغض کے اغراض ونتائج میں فرق بیان کرتے ہیں جس سے ان حضرات کے قیاس کی غلطی ثابت ہو۔
آن حضرت صلعم نے کعب بن مالک۔ رضی اللہ عنہ سے اس خیال سے مہاجرت (ترک کلامی) نکی تھی کہ وہ جرم تخلف (لڑائی تبوک٭ سے پیچھے رہجانے) کے سبب ایسا

٭ تبوک ایک مقام کا نام ہے جو شام کی جانب دمشق اور مدینہ کے مابین

ناظرین کو عید کی تہنیت مبارک

ahmadimuslim.de

لائق بغض ہے کہ اس سے کلام کرنا جائز نہیں رہا اور اس جرم کے مقابلہ میں اسکا کوئی عمل صالح وایمان اسلام، نماز روزہ اور اس سے پہلے مشاہد میں آں حضرت صلعم کے ساتھ ہونا اور مدد دینا اس لائق نہیں رہا کہ ان اعمال کی لحاظ سے اس سے محبت کلام

واقع ہے۔ تبوک کی لڑائی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پولیٹکل (ملکی) اور ڈیفنس (حفاظتی یا بالمقابلہ) لڑائیوں میں سے آخری لڑائی ہے۔ ۹؁ھ میں یہ واقع ہوئی جب آں حضرت صلعم کو تجار شام کے ذریعہ سے یہ خبر پہنچی تھی کہ قیصر روم (ہیرقل) وغیرہ سلاطین نے چالیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنیکا ارادہ مصمم کیا ہوا اور انہی لخم وجذام وغیرہ عرب کے نصرانی قبائل کو بھی اپنے ساتھ اتفاق کرلیا ہے۔ اس وقت مدینہ اور اسکے اطراف میں آب وداذ کا ایسا قحط پڑا ہوا تھا کہ بعض لوگ اونٹ چھیریوں سے گوبر نکال کر اسکا پانی نچوڑ کر پیتے اور لید میں سے اناج نکالکر کہاتے۔ اس ناچاری وناداری کی حالت میں آنحضرت صلعم اور انکے جان نثار اصحاب کو دشمن کی مدافعت کے لئے نکلنا پڑا۔ جب آپ مقام تبوک تک پہنچے تو تمام ملک شام پر ایکبار رعب چھا گیا لہذا بہت سے مخالفوں نے جزیہ (ٹکس) دینا قبول کیا اور جس نے مقابلہ کیا وہ بھی شکست کہا کر تابع ہوگیا اور آپ فتحیاب ہوکر مدینہ کی طرف رجوع فرمایا۔

باب غزوۃ تبوک وھی غزوۃ العسرۃ وکانت اخر غزوۃ النبی صلعم وکانت فی شھر رجب سنۃ تسع قبل حجۃ الوداع ××× وکان السبب فی ذالک ما ذکرہ ابن سعد فی طبقاتہ وغیرہ ان المسلمین بلغھم من الانباط الذین یقدمون بالزیت من الشام الی المدینۃ ان الروم جمعت جموعا واجلبت معھم لخم وجذام وغیرھم من متنصرۃ العرب فندب النبی صلعم الناس الی الخروج واعلمھم بجھۃ غزوھم (قسطلانی صفحہ ۱۰ جز ۷)

قال الحلبی بلغ رسول اللہ صلعم ان الروم قد جمعت جموعا کثیرا بالشام وانھم قدموا مقدماتھم الی البلقاء المحل المعروف انتھی وذکر بعضھم ان سبب ذالک ان متنصرۃ العرب کتبت لہرقل ان ھذا الرجل الذی خرج یدعی النبوۃ ھلک واصابت اصحابہ سنون اھلکت اموالھم فبعث رجلا من عظمائھم وجھز

وسلام جائز بلود (جیسا کہ اس وقت ایک گناہ کے مرتکب مسلمان کی نسبت خیال کیا جاتا ہے) اور نہ اس ترک کلامی سے ان حضرت صلعم کا یہ مقصود تھا کہ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کہا جائے اور اس کو کبھی کوئی مسلمان بنے نہ دیے اور نعوذ باللہ جہنم سے ورے اسکو کہیں جگہ نہ ملے۔ (چنانچہ اس وقت کے اہل مہاجرت ایک دوسری کی مہاجرت کو بھی مقصود وہی قرار دیتے ہیں) بلکہ آں حضرت صلعم کی یہ ترک کلامی عین محبت اور خیر خواہی پر مبنی تھی اور اس سے غرض صرف کعب بن مالک اور دو دیگر لوگوں کی (جو ایسے نازک وقت میں ایسی ناہمدردی کا تعمد کریں) آیندہ کے لئے ہدایت ونصیحت اور اس ترک کلامی کے ساتھ آں حضرت صلعم اور آپ کے اصحاب نبوی نے کہ جنہوں نے حضرت کعب سے ترک کلامی کی تھی، دلوں میں کعب بن مالک کی راہ سے اسلام، ایمان، نصرت اسلامی وغیرہ حسنات وسوابق اسلامی کی لحاظ سے ویسی ہی محبت تھی جیسے کہ ان کے اور ہم رتبہ اصحاب واحباب سے تھی اور اس ہجرت (ترک تعلقات) کے سبب کوئی انکو کافر نہ جانتا اور نہ آنسو کا فروں کی سی ذاتی دشمنی رکھتا جیسا کہ اس وقت کا معمول ہے۔ اور اس ترک کلامی کا عرصہ پچاس شب تک طویل پکڑنا اس لئے تہا کہ ایسے نازک وقت میں (جبکہ قیصر روم وغیرہ اسلاطین نے اسلام کی بیخ کنی کا ارادہ کر لیا تھا) ایسے معزز اہل اسلام کا پہلو تہی کرنا نہ صرف ایک معمولی جرم تہا بلکہ ایک ایسا سخت وسنگین جرم تہا جسکا فیصلہ بجز شہنشاہ حقیقی جل وعلے کسی کے اختیار میں نہ تہا لہذا آں حضرت صلعم اس مقدمہ میں حکم عدالت اپنے ولی آسمانی سے منتظر تہے اپنی تجویز سے کچھ فیصلہ نہ کرنا چاہتے تہے گو دل سے بہت غفور رحیم ہونیکے اور چاہتے تہے کہ کعب بن مالک کا یہ قصور جلد معاف ہو اور وہ ظاہری مہاجرت بھی دور ہو۔

اس کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے اور اسکا خلاصہ ہمنے اندنوں ایک رسالہ نظم فارسی ”قصیدہ کی شکل میں“ دیکہا ہے جو ایک مشہور فاضل مدرسہ عالیہ کلکتہ سنوی ۱۳۳۴؁ھ کی تالیف ہے۔ اس رسالہ میں فاضل مرحوم نے آنحضرت کی ڈیفنسو لڑائیوں اور ذاتی حالات اور کاشتکاری اور اصحاب کا بیان کیا ہے

وہ چہل اربعین الفار (حواشی بخاری صفحہ ۲۳۳)

مسلمان بابت ماہ اکتوبر بسبب بیماری شائع نہیں ہوسکتا ہے انشاء اللہ ۱۵ نومبر کے پرچہ کے ساتھ ہی شائع کیا جائیگا۔ خریداران مسلمان مطلع رہیں۔ خاکسار مینیجر

ahmadimuslim.de

ہمارے اس دعویٰ پر علاوہ ان دلائل کے جنکو ہم سابق میں بیان کر چکے

ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء (نساء) قال رسول الله صلعم من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه والجنة والنار حق ادخله الله الجنة على ما كان من العمل - (مشكوة)

وعنه ...

قال رسول الله صلعم ثلث من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله لا تكفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل (مشكوة)

وہ صدہا نصوص قرآن و حدیث دال ہیں جنسے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہے کہ ایمان و اسلام کو کبیرہ [illegible] کوئی گناہ باطل نہیں کرتا اور اسلام و ایمان کی نظر سے مومن کی جب کسی گناہ کی نظر سے اسکے نفس کی نسبت [illegible] نہیں ہو کہ اسکے ساتھ اسکا خاتمہ ہو [illegible] کعب [illegible] واقعات اور دلائل موجود ہیں جنسے [illegible] ایک جز ثابت [illegible] اول کعب [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] محبت و اخلاص کی دلیل ہے) [illegible]

ابو قتادہ عم زاد بھائی کعب کا بجواب اس سوال کعب کے کہ کیا تو [illegible] اللہ و رسول کا دوست (یعنے مسلمان) نہیں ہوں؟ اسکے اسلام سے انکار نکرنا [illegible] آنحضرت صلعم کا کعب کو طلاق زوجہ کا [illegible] بحالت کفر زوج [illegible] خطاب باری سے تبریت کعب کے قصور معاف ہونے پر آنحضرت صلعم کا خوش ہونا اور خوشی سے آپکے چہرے کا مثل [illegible] ہو جانا۔ [illegible] معافی قصور آنحضرت صلعم کے اصحاب کا کعب کو بشاشت و بشارت سے پیش آنا۔ وغیرہ وغیرہ جنسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکے دل میں انکا بغض ہرگز نہ تھا صرف بحسب ظاہر بنظر ہدایت و مصلحت ترک کلامی تھی۔

اس بیان کی تصدیق و تائید میں ہم حدیث قصہ کعب کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں۔ آپنے تبوک کی لڑائی سے اپنا اور دو اپنے اور ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کا جو بدر کی لڑائی میں حاضر ہوئے تھے پیچھے رہ جانا اور آنحضرت صلعم کا جنگ سے فارغ ہو کر مدینہ میں واپس

ونهى رسول الله صلعم المسلمين عن كلامنا ايها الثلاثة من بين من تخلف عنه فاجتنبنا الناس وتغيروا لنا حتى تنكرت في نفسي الارض فما هي التي اعرف فلبثنا على ذلك خمسين

ليلة فاما صاحباي فاستكانا وقعدا في بيوتهما يبكيان واما انا فكنت اشب القوم واجلدهم فكنت اخرج فاشهد الصلوة مع المسلمين واطوف في الاسواق ولا يكلمني احد وآتي رسول الله صلعم فاسلم عليه وهو في مجلسه بعد الصلوة فاقول في نفسي هل حرك شفتيه برد السلام على ام لا ثم اصلي قريبا منه فاسارقه النظر فاذا اقبلت على صلاتي اقبل الي واذا التفت نحوه اعرض عني حتى اذا طال على ذالك من جفوة الناس مشيت حتى تسورت جدار حائط ابي قتادة وهو ابن عمي واحب الناس الي فسلمت عليه فوالله ما رد على السلام فقلت يا ابا قتادة انشدك بالله هل تعلمني احب الله ورسوله فسكت فعدت له فنشدته فسكت فعدت له فنشدته فقال الله ورسوله اعلم ففاضت عيناي وتوليت حتى تسورت الجدار حتى اذا مضت اربعون ليلة من الخمسين اذا رسول رسول الله صلعم يأتيني فقال ان رسول الله صلعم يأمرك ان تعتزل امرأتك فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال لا

تشریف لانا اور منافقوں کا جھوٹے عذر کرکے جرم تخلف سے بری ہو جانا اور اپنا اور اپنے اُن ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کا راست حال کہکر حضرت تقصیر ہونا بیان کرکے فرمایا کہ انہنے سچ سچ کہہ دیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تم چلے جاؤ تمہارا فیصلہ خدا آپ کریگا۔ اور لوگوں سے کہہ دیا کہ خاصکر ان تینوں سے کوئی نہ بولے لہذا لوگ ہم سے کنارہ کش ہوگئے اور ایسے بے پہچان ہوگئے کہ ہم کو وہ زمین جہاں ہم رہتے تھے اجنبی معلوم ہونے لگی میرے وہ ساتھی تو رو رو کر عاجز ہوگئے اور گھر میں بیٹھ رہے میں جوان اور قوی تھا گھر سے باہر نکلتا اور مسلمانوں کی جماعت نماز میں پڑھتا اور بازاروں میں پھرتا پر مجھسے کوئی نہ بولتا میں آنحضرت صلعم کے پاس حاضر ہو کر آپکو سلام کہتا تو دل میں خیال کرتا کہ شاید آپ نے جواب میں لب ہلائے ہیں یا نہیں پھر میں آپکے پاس کھڑا ہو کر نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپکی طرف دیکھتا جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف توجہ فرماتے اور جب میں آپکی طرف التفات کرتا تو آپ منہ پھیر لیتے۔ جب لوگوں کی عدم توجہی نے طول کھینچا تو میں اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ میں دیوار پر سے کود کر (بے دروازہ کے) پہنچا میں نے اسکو سلام کیا تو اُس نے جواب نہ دیا میں نے اسکو دفعہ کہا کیا میں اللہ و رسول کا دوست (یعنے مسلمان نہیں ہوں) تو اُسنے جواب میں کہا خدا اور رسول بہتر جانتے ہیں میں یہ سنکر رو پڑا اور اسی طرح دیوار کود کر

ahmadimuslim.de

بل اعتزلها ولا تقربها وارسل الی صاحبی مثل ذالک فقلت لامرأتی الحقی باهلک فتکونی عندهم حتی یقضی الله فی هذا الامر فلبثت بعد ذالک عشر لیال حتی کملت لنا خمسون لیلة من حین نهی رسول الله صلعم عن کلامنا فلما صلیت صلوة الفجر صبح خمسین لیلة وانا علی ظهر بیت من بیوتنا فبینا انا جالس علی الحال التی ذکر الله قد ضاقت علی نفسی وضاقت علی الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی جبل سلع باعلی صوته یا کعب بن مالک ابشر قال فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج و آذن رسول الله صلعم بتوبة الله علینا حین صلی صلوة الفجر ××× و انطلقت الی رسول الله صلعم فیتلقانی الناس فوجا فوجا یهنئونی بالتوبة یقولون لتهنک توبة الله علیک قال کعب حتی دخلت المسجد فاذا رسول الله صلعم جالس حوله الناس فقام الی طلحة بن عبید الله یهرول حتی صافحنی وهنانی والله ما قام الی رجل من المهاجرین غیره ولا انساها لطلحة قال کعب فلما سلمت علی رسول الله صلعم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یبرق وجهه من السرور ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک قال قلت امن عندک یا رسول الله

ام من عند الله قال لا بل من عند الله وکان رسول الله صلعم اذا سر استنار وجهه حتی کانه قطعة قمر وکنا نعرف ذالک منه (بخاری ش [illegible])

باہر نکلا۔ اسی حالت پر پچاس راتیں گذر گئیں۔ تو آنحضرت صلعم کا ایک ایلچی میرے پاس پہونچا اور آپکا یہ حکم سنایا کہ تو اپنی عورت سے جدا ہو جا۔ میں نے پوچھا کیا میں اس کو طلاق دیدوں تو کہا کہ طلاق نہیں صرف اس سے علیحدہ رہ۔ یہی حکم آنحضرت صلعم کا میرے ان دونوں ساتھیوں کو پہونچا ××× اس کے بعد دس روز اور گذر گئے تو پچاسویں رات کی صبح کو میں نے ایک شخص کو ایک پہاڑی پر پکارتے ہوئے سنا کہ اے کعب خوشخبری لے میں یہ سنکر سجدہ شکر میں گر پڑا اور میں نے جان لیا کہ خدا کی طرف سے خوشی کی خبر آئی ہے اور آنحضرت صلعم نے نماز فجر کے بعد ہماری توبہ قبول ہونیکی خبر لوگوں کو سنائی۔ میں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تو رستہ میں لوگ فوج فوج مجھ سے ملتے اور مبارکباد کہتے۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو طلحہ نے میرا استقبال اور مصافحہ کیا اور مبارکباد کہا جس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپکا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا جیسا چاند کا ٹکڑا آپ نے مجھے مژدہ سنایا اور فرمایا آج کے دن کی تجھے بشارت ہو جو تیری پیدائش کے دن سے تیرے لئے بہتر ہے۔

یہی غیبت و غرض و نتیجہ حضرت عمار بن یاسر اور گنہگار لے صحابی کو آنحضرت صلعم کے جواب سلام نہ دینے اور حضرت زینب سے کلام ترک کرنے کا تھا کہ ان حضرات کو ہدایت اور ناظرین و سامعین کو عبرت حاصل ہو اور آئندہ کوئی ایسا کام نہ کرے یہ بات کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوتی کہ آنحضرت صلعم ان حضرات سے ان افعال کے سبب ایسا بغض رکھتے تھے کہ ان کو لائق کلام نہ سمجھتے اور نہ انکے افعال کے مقابلہ میں ان کے ایمان اسلام وغیرہ حسنات کو اس لائق نہ سمجھتے کہ انکی نظر سے ان سے تحیت و سلام و کلام جائز ہو یہ بات کہنا تمام شریعت کو الٹ دینا ہے اور اصول کو تابع فروع کرنا ہے پھر کوئی مومن اہل علم عمداً جرات نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسکے برخلاف ہر ایک اہل علم کو اس امر کا اعتراف ہے کہ ایمان و اسلام کے برابر کوئی عمل لائق لحاظ نہیں ہے۔ اور گناہ (کبائر کیوں نہ ہوں) حسنات ایمانی کو باطل نہیں کرتے اس بیان سے پہلی چار حدیثوں سے تمسک کرنے میں ان حضرات کی غلطی ثابت ہوئی رہا پانچویں حدیث میں ان حضرات نے یہ غلطی بلکہ مغالطہ دہی کی ہے کہ اسکے نصف حصہ کو لے لیا ہے اور نصف حصہ کو پس پشت ڈالدیا ہے اور آیۃ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے وعید کا کچھ خیال نہیں فرمایا۔ اس حدیث کا پہلا حصہ یہ ہے کہ سب عملوں سے بہتر عمل [illegible] کا ہے دوسرا حصہ [illegible] کے لئے بغض کرنا۔ ان حضرات نے اہل ایمان [illegible] اعمال بد یا عقائد فاسدہ کی نظر سے بغض اختیار کرنے میں دوسرے حصہ پر تو عمل کیا مگر اسکے پہلے حصہ کو جس میں نیکیوں کی نظر سے حب کا ارشاد ہے پس پشت ڈالدیا۔

اسپر ہم ان حضرات سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ان لوگوں میں جن سے وہ بغض رکھتے ہیں کوئی نیکی نہیں جس کی نظر سے وہ حب کا محل ہو سکیں کیا انکا لا الہ الا اللہ کہنا اور آنحضرت صلعم کو رسول برحق جاننا نماز پڑھنا روزہ رکھنا حج کرنا وغیرہ نیک اعمال نہیں ہیں۔ یا اس گناہ کے مقابلہ میں جس کی نظر سے ان لوگوں سے بغض کیا جاتا ہے انکا ایمان و اسلام نماز روزہ باطل و بیکار و ناقابل اعتبار و شمار ہے

کفار [illegible] وغیرہ اور مرزائیہ وغیرہ کی تردید کرنا وغیرہ (اہلحدیث)

شق اول کا تو اسے کوئی قائل نہوگا اور یہہ دعوے نکریگا کہ ایمان و
اسلام و نماز و روزہ نیک اعمال نہین۔ شاید ہمارے جواب مین یہہ حضرات شق
دوم اختیار کرین اور یہہ کہین کہ گناہ اور اعتقاد بدعت کے ساتھ ایمان و اسلام
کا کچھ اعتبار نہین اور اسکی تائید مین وہ ان احادیث کو پیش کرین جن مین بعض
اعمال بد (زنا۔ چوری وغیرہ) کے مرتکب کا ایمان سے خارج ہونا یا بعض اہل
بدعت (خوارج۔ قدریہ۔ جبریہ۔ زیدیہ وغیرہ) کا دین سے خارج ہونا بیان ہوا ہے۔

اسکا جواب ہم رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۱۴ مین بضمن مضمون کفر و کافر
مفصل و مدلل ادا کر چکے اور اس مین ثابت کر چکے ہین کہ بجز (کفر و شرک معروف*)
کوئی عمل و عقیدہ ایمان کو باطل و بیکار نہین کرتا اور اہل بدعت (خوارج۔ قدریہ۔
جبریہ وغیرہ) اہل سنت کے نزدیک کافر نہین ہین اور مسلمان کو کسی گناہ یا بدعت
کے سبب کافر کہنا معتزلہ و خوارج کا مذہب ہے اور جن احادیث مین بعض اعمال
(زنا چوری وغیرہ) کے مرتکب کو کافر یا خارج از ایمان کہا گیا ہے اُن کے
مقابلہ مین ایسی ہی احادیث موجود ہین جنسے اسکا مسلمان رہنا ثابت ہے۔
اس مضمون کو پڑھکر امید ہے کہ یہ حضرات اہل فسق و بدعت کو کافر نہ کہین گے اور
اُن کے ایمان و اسلام کو ناقابل اعتبار و شمار نہ ٹھہراوینگے۔ اس مقام مین ہم چند
اور آیات و احادیث اس جواب کی تائید مین نقل کرتے ہین اور اُن احادیث کا
جن مین بعض اہل بدعت کو خارج از دین کہا گیا ہے اور اُن سے مضمون کفر و کافر
مین تعرض نہین ہوا ہے جواب دیتے ہین۔

سورۃ بقر مین ارشاد ہے کہ جو طاغوت (معبود باطل) سے منکر ہوا اور خدا پر

فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها (سورۃ بقر ع ۳۴)

ایمان لایا اُسنے ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جسکو ٹوٹنا نہین۔
پھر اس ایمان کی تفسیر مین اُسی سورۃ کے اخیر مین فرمایا کہ رسول اور ایمان والے اسپر ایمان لائے جو رسول کی طرف اترا سبہی

آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين احد من رسله (سورۃ البقرۃ ع ۴۰)

خدا پر اور اسکے فرشتون پر اور کتابون اور رسولون پر ایمان لائے یہہ کہکر کہ ہم کسی رسول کو جدا نہین کرتے۔

حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ آپ کو آن حضرت صلعم کی رحلت کے بعد

عن عثمان رض قال ان رجالا من اصحاب النبي صلعم حين توفي حزنوا عليه حتى كاد بعضهم يوسوس قال عثمان وكنت منهم فبينا انا جالس مر علي عمر وسلم فلما اشعر به فاشتكى عمر الى ابي بكر رض ثم اقبلا جميعا حتى سلما علي ... قال عثمان توفى الله نبيه صلعم قبل ان نسئله عن نجاة هذا الامر قال ابو بكر قد سئلته عن ذالك ... قال رسول الله صلعم من قبل مني الكلمة التي عرضتها على عمي فردها فهي له نجاة (رواه احمد) (مشکوٰۃ صفحہ ۹)

نجات کی نسبت بڑا غم و تردد لاحق ہوا اس مین آپ ایسے مستغرق ہوئے کہ حضرت عمر فاروق رض کے سلام کا جواب نہ دے سکے وہ حضرت ابو بکر رض کے پاس شاکی ہوئے پہر دونون حضرت ملکر آئے تو آپنے اوس غم و تردد کا یہ سبب بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ہمنے آپ سے نجات کی بابت نہ پوچھا۔ صدیق اکبر رض نے فرمایا مینے آنحضرت صلعم سے یہ سوال کیا تھا آپنے فرمایا جو مجھ سے وہ کلمہ جو مینے اپنے چچا ابو طالب کے سامنے پیش کیا تھا اور اُسنے رد کر دیا تھا قبول کرے۔ وہ اسکے لئے نجات ہے۔

اور آن حضرت صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک شخص کے ننانوے

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله سيخلص رجلا من امتي على رؤس الخلائق فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتي الحافظون فيقول لا يا رب فيقول افلك عذر قال لا يا رب فيقول بلى ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده و

دفتر (اعمال بد) کے کہولے جائینگے جو دور تک ایسے ہون گے جیسے نگاہ۔ پہر اُس سے خدا تعالے پوچھے گا۔ تو اُن مین سے کسی عمل کا منکر ہے۔ ہمارے فرشتون (کراماً کاتبین) نے کچہہ تجہپر ناحق لکھنے سے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہین تو اُس سے خدا تعالے فرمائیگا تجہے ان اعمال بد کی بابت کچھ عذر کرنا ہے وہ کہیگا نہین۔ تو خدا تعالے فرمائیگا کیون نہین ہمارے پاس تیری ایک نیکی بہی ہے اور آج تجہپر ظلم نہ ہوگا پہر ایک ورق اسکے اعمال نامہ سے ایسا نکالا جاویگا

* کفر و شرک معروف وہ ہے جسکو خود شارع نے صاف صاف کفر و شرک ٹھہرایا ہے اور اسپر خلود فی النار و عدم مغفرت کا ڈر سنایا ہے۔ نہ وہ کفر جو اہل اسلام بات بات مین ایک دوسرے پر لگاتے ہین۔ انکا تجویزی و خانہ ساز کفر و شرک موجب حبط اعمال و مبطل ایمان نہین ہے۔

ahmadimuslim.de

ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یارب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء ھذا حدیث حسن غریب۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۹)

جسپر کلمہ لکھا ہوگا اور اس شخص کو حکم ہوگا آ اپنے وزن اعمال کو دیکھ وہ عرض کریگا یہ ایک ورق ان دفترون کے مقابلہ مین کیا حقیقت رکھتا ہے خدا تعالےٰ فرمائیگا تجھپر ظلم نہوگا پھر ان دفترون کو میزان کی ایک طرف اور اس ورق کو ایک طرف رکھکر وزن کیا جاویگا تو وہ ورق مین بھاری نکلیگا۔ خدا کے نام کے برابر کسی عمل بد کا وزن نہ ہوگا۔

اس قسم کی آیات واحادیث (جیسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نجات کا مدار توحید و ایمان ہے جبکو کوئی عمل یا اعتقاد (جو صریح کفر نہو) باطل نہین کرتا) اور بہت ہین از انجملہ ایک آیۃ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ الخ) اور دو حدیثین اسی مضمون مین منقول ہوچکی ہین۔

(اہل بدعت کو دین سے خارج کرنے والی حدیثون کا جواب)

احادیث

اس قسم کی حدیثین جنسے اہل اسلام خصوصًا اہل حدیث اپنے مخالف اشخاص کے ایمان کا بے اعتبار ہونا نکالتے ہین بہت سی انکی زبان زد ہین۔ از انجملہ ایک

یہ حدیث ہے (جو ان سب مین سے صحیح ہے اور وہ خوارج کے حق مین وارد ہے) کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ وہ قرآن پڑھینگے جو انکے حلق سے نیچا ونہ ہوگا وہ دین سے ایسے خارج ہونگے جیسا تیر کمان سے تیر مین انکو پاؤن تو ایسا مارون جیسے قوم عاد ماری گئی۔

یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد

دوسری حدیث یہ کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہین وہ بیمار ہوجائین تو انکی بیمارپرسی نکرو۔ مرجائین تو ان کا جنازہ نہ پڑھو۔

القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم

تیسری حدیث یہ کہ میری امت مین دو گروہ ایسے ہین جنکا اسلام مین کچھ حصہ نہین۔ ایک قدریہ دوسرے مرجیہ۔

صنفان من امتی لیس فی الاسلام نصیب القدریۃ والمرجیۃ۔

چوتھی حدیث یہ کہ ہر امت مین مجوس ہوتے ہین اس امت محمدیہ کے مجوس قدریہ اور مرجیہ ہین وہ بیمار ہوجائین تو انکو نہ پوچھو مرجائین تو انکا جنازہ نہ پڑھو۔

ان لکل امۃ مجوسًا وان مجوس ھذہ الامۃ القدریۃ والمرجیۃ فلا تعودوھم ان مرضوا ولا تصلوا علیھم ان ماتوا۔

اسی مضمون کی اور چند احادیث ہین جنکا ذکر عبارات مؤیدہ جواب مین آتا ہے

جواب

ان احادیث کا (بجز حدیث اول) ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ حدیثین صحیح نہین اور نہ اس لائق ہین کہ انکی دستاویز سے کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر کہا جائے اور ان عقاید کے سبب جنکی ان احادیث مین مذمت ہے ان کے اقرار اسلام و ایمان کو بے اعتبار ٹھہرایا جائے۔

شیخ محمد بن طاہر صاحب مجمع البحار نے اپنے تذکرہ موضوعات مین فرمایا ہے کہ مقاصد حسنہ مین ہے زیدیہ کے مجوس ہونے کی حدیث مینے کہین نہین دیکھی۔ و لاکن ایک جماعت نے بجائے زیدیہ یہ لفظ قدریہ کے ساتھہ اسکو ذکر کیا ہے۔ قزوینی نے کہا ہے یہ حدیث جس مین قدریہ کو مجوس کہا ہے موضوع (بناوٹی) ہے۔ ایسی ہی وہ حدیث جس مین دو قسم کا حکا اسلام مین کچھ حصہ نہین ذکر ہے۔ وجیز مین کہا ہے کہ جس حدیث مین قدریہ کو مجوس کہا ہے اسکا راوی جعفر بن حارث ہے جولاشے (نکما) ہے مین کہتا ہون (شیخ ابن طاہر کہتے ہین) جعفر کو ابن عدی نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے اس کے حق مین کہا ہے کہ اسکے حافظہ مین نقصان ہے پر اسکی حدیث لکھی جاسکتی ہے اور یہ حدیث حذیفہ وجابر و ابن عمر وغیرہ سے

فی المقاصد الزیدیۃ مجوس ھذہ الامۃ لم ارہ ولکن جماعۃ بلفظ القدریۃ القزوینی القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم موضوع وکذا صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب القدریۃ والمرجیۃ۔ وفی الوجیز ان لکل امۃ مجوسًا وان مجوس ھذہ الامۃ القدریۃ فلا تعودوھم اذا مرضوا ولا تصلوا علیھم اذا ماتوا۔ فیہ جعفر بن الحارث لیس بشیء قلت وثقہ ابن عدی وقال البخاری فی حفظہ شیء یکتب حدیثہ والحدیث ورد بعین اللفظ عن حذیفۃ وجابر وابن عمر وبعض اسانیدہ علی شرط الصحیح وفی الخلاصۃ حدیث صنفان من

ahmadimuslim.de

امتی الّا موضوع۔ وھکذا حدیث من انتھر صاحب بدعۃ ملأ اللہ امنًا وایمانًا موضوع وفی الذیل اذا رایتم صاحب بدعۃ فاکفھروا فی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منھم الصراط ولکن یتھافتون فی النار فیہ ابراھیم بن ھدیۃ کذاب اذا مات صاحب بدعۃ فقد فتح فی الاسلام فتح فیہ ثلاثۃ غیر ضعفین لو ان صاحب بدعۃ ومکذبا بالقدر قتل مظلومًا صابرًا محتسبًا بین الرکن والمقام لم ینظر اللہ فی شیء من امرہ حتی یدخلہ جھنم فیہ کثیر بن سلیم ضعیف متروک وقیل واضعہ یحیی بن المبارک مجہول وفی المختصر ان اللہ یغضب اذا مدح الفاسق لجماعۃ من اکرم فاسقًا فقد اعان علی ھدم الاسلام لابن عدی والطبرانی ولابی نعیم ولفظھم من وقر صاحب بدعۃ والکل ضعیف او موضوع کما قال ابو الفتح۔

(تذکرۃ الموضوعات ابن طاہر)

مروی ہے اور اس کے بعض اسانید صحیح کی شرط پر ہیں۔ خلاصہ یہ ہے وہ حدیث جن میں دو قسم کا ذکر ہے۔ موضوع ہے۔ ایسے ہی یہ حدیث کہ جو اہل بدعت کو جھڑکے اسکو خدا امن و ایمان سے بھر دیتا ہے۔ موضوع ہے۔ ذیل میں ہے کہ حدیث "جب تم بدعتی کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کے ساتھ پیش آؤ کیونکہ خدا بدعتیوں سے دشمنی رکھتا ہے اور ان میں سے کوئی پلصراط سے پار نہ ہوگا وہ سب دوزخ میں گر پڑینگے" اس میں ایک راوی ابراہیم ہے جو بڑا دروغ گو تھا۔ اور یہ حدیث کہ جب کوئی بدعتی مرتا ہے تو اسلام کی ایک فتح ہوتی ہے" اس میں تین راوی ایسے ہیں جو پسندیدہ نہیں ہیں اور یہ حدیث کہ اگر کوئی بدعتی یا تقدیر کا انکاری مظلوم ہوکر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے مابین ثواب کی نیت پر صبور ہوکر مارا جاوے تو خدا اسکے کسی عمل کو نہ دیکھیگا جب تک کہ اوسکو جہنم میں داخل نہ کرے" اس میں ایک راوی تو سلیم ہے جو نہایت ضعیف اور متروک ہے اور بقول بعض ائمہ یہی اس حدیث کا بنانے والا ہے۔ اور دوسرا یحییٰ بن مبارک ہے جو مجہول الحال ہے۔ مختصر میں ہے کہ خدا تعالیٰ خفا ہوتا ہے جب فاسق (گنہگار) کی تعریف ہوتی ہے جس نے کسی فاسق کی تعظیم کی اُسنے اسلام کے ڈھانے پر اسکو مدد دی ابن عدی وغیرہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی اوسنے اسلام کو ڈھا دینے میں اسکو مدد دی یہ سب حدیثیں موضوع ہیں یا ضعیف۔

چنانچہ امام ابو الفرج ابن جوزی نے فرمایا ہے۔

اور امام محمد بن علی شوکانی نے اپنے تذکرہ موضوعات میں فرمایا ہے یہ حدیث کہ

حدیث صنفان من امتی لا ینالھما شفاعتی المرجیۃ والقدریۃ قیل یا رسول من القدریۃ قال قوم یقولون لا قدر۔ قیل فمن المرجیۃ قال قوم یکونون فی اخر الزمان اذا سئلوا عن الایمان قال نحن مومنون انشاء اللہ تعالیٰ رواہ الجوزقانی عن انس مرفوعًا وھو موضوع وافۃ مامون بن احمد السلمی وشیخہ عبد اللہ بن مالک السعدی۔

حدیث ما کانت زندقۃ الا واصلھا التکذیب بالقدر رواہ الحارث فی مسندہ عن ابی ھریرۃ مرفوعًا وابن عدی عن سھل بن سعد مرفوعًا وھو موضوع۔ وافۃ یحیی ابن کثیر قال فی اللآلی لہ شواھد لم ذکرھا حدیث المرجیۃ والقدریۃ والروافض والخوارج یسلبہ منھم ربع التوحید فیلقون اللہ کفارًا خالدین مخلدین فی النار رواہ ابن حبان عن انس مرفوعًا وھو موضوع وفی اسنادہ محمد بن یحیی بن رزین وھو دجال یضع۔ (الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للشوکانی)

کہ میری امت میں دو قسم ایسے ہیں جو میری شفاعت نہ پاوینگے قدریہ جو تقدیر کے منکر ہیں مرجیہ جو اپنے آپکو مومن کہنے کے وقت انشاء اللہ کہتے ہیں" اس حدیث کی آفت (جس سے یہ بلا پیدا ہوئی ہے) مامون بن احمد سلمی ہے اور اسکا اوستاد عبد اللہ بن مالک سعدی۔

یہ حدیث کہ جو کفر (چھپا ارتداد) ہے اسکی جڑھ تقدیر کو جھٹلانا ہے (جسکو حارث نے اپنی سند میں بروایت ابو ہریرہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور ابن عدی نے بروایت سہل بن سعد) موضوع ہے۔ اسکی آفت یحییٰ بن کثیر ہے۔ لآلی میں (امام سیوطی نے) کہا ہے کہ اس حدیث کے شواہد موید اور روایات بھی ہیں پھر انکو ذکر کیا۔

یہ حدیث کہ مرجیوں قدریوں رافضیوں اور خارجیوں سے انکی توحید چھین لیجاویگی اور وہ کافر ہو کر خدا کو ملینگے اور ہمیشہ دوزخ میں رہینگے" ابن حبان نے بروایت انس آن حضرت صلعم سے نقل کی ہے اور وہ موضوع ہے اسکی سند میں ایک یحییٰ بن رزین راوی ہے جو دجال تھا حدیث وضع کیا کرتا تھا۔

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

مذاکرہ علمیہ

مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی فرماتے ہین خطبہ مین ترجمہ کرنا وہ حکم رکھتا ہے جو خطبہ بذاتہ حکم رکھتا ہے یعنے ترجمہ خطبہ کا روح ہے۔ خطبہ سے مراد خطاب کرنا ہوتا ہے اور خطاب سے مقصود افہام و تفہیم ہے وہ بجز ترجمہ کے حاصل نہین ہوتی۔ حدیث مین الفاظ ین کسہا الناس کا جو وارد ہے وہ بالغ وال ہے ترجمہ پر۔ اور لفظ یعظ الناس نیز موید اسکا ہے۔ اور خطبہ مین مقصود احکام کا بیان کرنا ہوتا ہے وہ لوگون کو بے ترجمہ حاصل نہین ہوتا۔ اس مسئلہ مین میرا ایک طویل رسالہ غیر مطبوعہ ہے جو انشاء اللہ کبھی شائع ہو کر مخالفین کے تمام شکوک رفع کر دیگا۔

ایڈیٹر:- علماء کرام کیون ایسے ضروری مسئلہ کی طرف دل سے توجہ نہین فرماتے کیون مخالفین حضرات اپنے خیالات معہ دلائل نہین پیش کرتے تاکہ مسئلہ منقح ہو کر قوم کے لئے قابل عمل ہو علما کو اپنے خیالات کی اشاعت کرنیکا اس سے اچھا موقع کب ملیگا۔

مذاکرہ علمیہ متعلق بیعت

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم۔ آپکے اخبار مین مذاکرہ علمیہ کا صیغہ بہت اچھا ہے۔ اس سے مسئلہ زیر بحث کے متعلق پوری پوری واقفیت ہو سکتی ہے اسلئے مین چاہتا ہون کہ ایک سوال میرا بھی مذاکرہ مین درج کر دین ہر دوست دو علماء اہل حدیث کی رائے تو مین خود ہی بھیجتا ہون باقی جو حضرات اپنی اپنی تحقیقات بھیجین آپ انکو بھی درج کر دین مین اور ناظرین آپکے مشکور ہونگے۔ خاکسار حافظ محمد یوسف پنشنر امرتسر کٹڑہ بھانسنگ۔

سوال بیعت ہونا یعنے مرید ہونا کسی فقیر یا عالم سے ہر مسلمان پر از روئے احادیث و احکام خدا کے فرض ہے یا سنت ہے؟

جواب از مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مقیم امرتسر:- بیعت فرض نہین سنت ہے بشرطیکہ بیعت لینے والا متقی متبع سنت ہو آجکل کے مشائخ جو انواع شرک و بدعات مین مبتلا ہین انکی بیعت سے بیزار رہنا دین کا بچاؤ ہی ہے سے

ای بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

زیادہ اس مسئلہ کا تحقیق درکار ہو رسالہ اثبات الالہام والبیعت بادلۃ الکتاب والسنۃ طلب کیجیے۔

جواب از مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری:- بیعت اگر مسنون ہوتی تو آن حضرت صلعم کے زمانہ مبارک مین جو صحابہ کبار بڑے متقی اور متبع سنت تھے وہ لوگون سے بیعت لیتے جب کبھی سفر وغیرہ مین حضور سے غائب ہوتے نیز بعد خلافت ابو بکر صدیق رض اور عمر رض اور عثمان رض اور علی رض جیسے بزرگ اعلم اور اتقیٰ موجود تھے انہون نے بیعت کسی سے نہین لی علیٰ ہذا القیاس زمانہ خلافت حضرت عمر رض و عثمان رض و علی رض مین کسی نے یہہ عمل نہین کیا اور انکے بعد جتنے خلفا تین زمانون مشہود لہا بالخیر مین ہوئے ہین کسی کے وقت مین بجز خلفا کے کسی دوسرے نے بیعت نہین لی باوجودیکہ وہ لوگ ہم سے ہزار درجہ اتباع سنت کے حریص تھے البتہ جو امرا و لشکر ہوتے وہ بیعت اپنی ماتحتون سے لیتے تھے با آنکہ وہ امرا تقوی اور علم مین زیادہ ہوتے مگر بسبب انکی امارت کے انہین سے بیعت ہوتی اور چارون اماموں نے اپنے اپنے زمانہ کے خلیفہ سے بیعت کی اور ائمہ حدیث بخاری مسلم وغیرہ نے بھی باوجود فضیلت کے اپنے وقت کے خلیفون سے بیعت کی اور خود کسی سے بیعت نہین لی اگر بیعت سنت ہوتی تو سب بزرگ جنکا ذکر اوپر ہوا اس سنت کو ترک کیون کرتے اور یہی لوگ دین مین مقتدیٰ اور سلف ہین پس انکی ترک کی وجہ یہی ہے کہ بیعت سنت ہم کے خلیفہ یا امیر جیش کا خاصہ ہے ورنہ لازم ہوگا کہ یہ سب بزرگ معاذ اللہ سب کے سب تارک سنت تھے بغیر کسی دلیل قوی کے اتنی بڑی بھاری سنت کو چھوڑ رکھا تھا حاشا حاشا ہم اللہ تعالیٰ عن ذالک۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اخیر مین رجوع معلوم ہوتا ہے جہانکہ انہون لکھا ہے کہ "خدا رحم کند بر کسیکہ رواج آن کو شد" یعنے بیعت پیری مریدی جو صوفیہ مین عام تمام ہو رہی ہے جو انکو محو کرنے کی کوشش کرے خدا اسپر رحم کرے۔ اسبارہ مین رسالہ مولوی سلامت اللہ صاحب بھوپالوی رحمۃ اللہ علیہ کا قابل دید ہے کہ بیعت پیری مریدی کی بیخکنی کر دی ہے۔ نیز رسالہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم۔

ایک لطیف مسئلہ پر وچار

عنوان بالا سے آریہ مسافر ماہ اگست مین بحوالہ وید شنک ہرشی کنادکے سوتر ۵ جیسے اوصاف علت مین ہوتے ہین ویسے ہی معلول مین ہوتے ہین۔ ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ اگر ہمارے ناظرین مین سے کسی نے

ahmadimuslim.de

اس مضمون کو پڑھا ہو گا کہ وہ انشاء اللہ العزیز خود بخود اس لیکھر پر صاد فرماوینگے کہ آریہ مسافر نے اسی سوتر کا کچھ مرتکلاتے ہوئے کیسا اپنے اس مضمون کو اوٹ پٹانگ بنا لیا ہے۔ حتیٰ کہ سارا مضمون پڑھ چکنے پر بھی مضمون نویس کی منشا کا پتہ نہیں لگ سکتا کہ آخر ہوا اسکے من نے کس وچار پر خامہ فرسائی کی ہے اور اسے کیا کچھ اس سے ثابت کرنا مقصود ہے۔ آریہ سماج پر جو بڑے بڑے سوالات واعتراضات پیروان اسلام کی طرف کیے گئے ہیں اس مذکورہ اصول سے کس طرح انکو حل کر کے آریہ سماج اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ حالانکہ رشی مذکور نے اس سوتر کو لکھکر آریہ سماج کے مخالفین کو سماج کی مخالفت کیلئے ایک زبردست اور فراخ دروازہ کشادہ کر دیا ہے۔ بلکہ سماج کے خلاف معلومات بڑھانے کیلئے ایک اصول جامع قائم کر دیا ہے۔

اس فلسفہ اور سائنس کی فقط آریہ سماج ہی تائید نہیں کرتی کہ جملہ مرکب اشیاء کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہیں جو انکے سبب کی قدرت وطاقت کے زبردست ہاتھ سے وجود پذیر ہیں۔ بلکہ ہم اہل اسلام اور جملہ قرآن شریف بھی خدا کی وحدانیت کو ثابت کرنے کے لئے ایسے ہی اصول کو پیش کرتا ہے اور یہی زبردست قانون ہے کہ ہر چیز کے عدم سے ہست ہونا اور ہست سے نیست و نابود ہو جانا خدا کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آریہ سماجی اپدیشک اور مضمون نویس و ایڈیٹر باوجود جملہ موجودات کو حادث ثابت کرنیوالے اس بنیادی اصول کو خود ہی بیان و تحریر کر کے اپنی اچھیا پر اپنے واہی خیالات کو ظاہر فرماتے ہیں کہ جس سے ضرور کسی نہ کسی طرح خدا کی ہر حال میں وحدانیت اور قدیم سے اکیلا ہونا ثابت نہو اور ضرور دو چار چیزیں اور بھی اسکی رقیب اور ہم عمر ثابت ہوں۔ خواہ خدا کی ذات وقدرت پر کیسا ہی بٹہ کیوں نہ لگے۔ وہ اس علت ومعلول کے قاعدہ واصول کو الٹی طرح ہی پیش کرینگے۔ ہم حیران ہیں کہ جب آریہ سماج مہرشی کناد کے اس اصول "جو کچھ اوصاف علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں بھی ہوتے ہیں" مانتی ہے تو پھر وہ اسکے مطابق اسلامی اصول سے کیوں منحرف ہے کہ "موجودہ ہستی کا بانی مبانی فقط وہ ایک اکیلا ہی پرماتما ہے" جو کچھ صفات دنیا کے جملہ معلول موجودات میں موجود ہیں انکا اصلی سبب یا علت خدا ہی ہے اور باقی ہیچ اور جب وہ علتی صفات معلول سے الگ ہو جاوینگے یا اس میں سے نکل جاوینگے تو معلول پھر نہ تو علت ہی رہیگا اور نہ معلول گویا کہ ایک کامل نیست و نابود کی حالت طاری و ہماری ہو جاویگی۔ مہرشی کناد کے صاف الفاظ کہ "جو اوصاف علت میں ہوتے ہیں وہی معلول میں بھی ہوتے ہیں" صاف ثابت کر رہے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ علت ہی علت ہے جسکو اسلامی الفاظ میں "اللہ ہی اللہ ہے" سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ ہر چیز وصفات کی وہی علت ہے۔ لہذا معلول کچھ چیز نہیں۔ اسلئے قرآن پرمان جملہ مخلوقات کو رہنمائی کرتا ہے کہ "ہر چیز جو دنیا میں موجود ہے مٹ جانیوالی ہے اور فقط ایک ذوالجلال اور صاحب اکرام کی ذات ہی کو بقا ہے" مہاشے آریہ مسافر کا ایڈیٹر اس مضمون میں صاف طور پر اقبال کرتا ہے کہ "ضرورت کسی بھی ایسے قانون کو نہیں مانتی" مگر برخلاف اپنے اس سنہری قول کے وہ علت کے مقابلہ معلول کے وجود کو بھی قائم کرتے ہوئے کیسی اپنی بات کو جھٹ پٹ بدل ڈالتا ہے اور اپنے اوپر ہٹ دھرمی کا الزام آنیکی بھی ہرگز کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ بھلا جب جملہ صفات مہرشی کناد علت ہی کی طرف منسوب کرتا ہے تو پھر معلول کو تم خواہ مخواہ کیوں ایک دوسرا وجود تسلیم کر کے علت کی صفات میں کمی پیدا کر رہے ہو۔ اس بیان کو آپ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ جناب کے ذہن رسا میں جو یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علت کو اپنی صفات ظاہر کرنیکے لئے ایک معلول کی ضرورت ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اپنی صفات کو ظاہر کر سکے تو اس لحاظ سے تو جملہ صفات علت کی بلا معلول ردی و نکمی ہو جاتی ہیں اور مہرشی کا جملہ پورا سوتر ایک نکمہ سوتر میں ملا جاتا ہے کیونکہ مہرشی کناد تو معلول کی ایکدم کسی صفت کا قائل ہی نہیں اور جس چیز کی کوئی صفت و تعریف ہی نہو وہی حقیقتاً نیستی ہے۔ "ایک بنی ہوئی چیز کو جبتک کہ کوئی دوسری قوت بدل نہ دے اسکی صفات ضرور اپنی اوسی پہلے اصول پر قائم رہتی ہے" خواہ وہ شے ساکن ہو یا متحرک۔ مثلاً ایک گھوڑے کے اصل اوصاف جب تک قائم ہیں وہ بالکل گھوڑا ہی کہلاویگا اور اسکے گھوڑا پنے میں ہرگز شک وشبہ کو دخل نہیں ہو سکتا اور یہی مراد مہرشی کناد کی ہے کہ گھوڑے کی اصلی علت میں چونکہ تمام گھوڑے والے صفات ہیں اسلئے اسکا جملہ وجود یا معلول گھوڑا ہی ہے لیکن جب اسکی اصلی علت بدل جاوے گی تو نہ وہ صفات ہی اس میں رہینگی اور نہ تم اسے گھوڑا ہی کہوگے تو ذرا خیال فرماویں کہ ایسی حالت میں وہ پہلے گھوڑا کیا معلول کہاں گیا؟ حالانکہ آریہ سماج کے اصول کے مطابق چونکہ معلول بھی انادی ہے۔ تو ایسی حالت میں گھوڑے کے وجود سے علت نکل جانے پر گھوڑے کا معلولی حصہ ہر صورت میں قائم رہنا چاہیئے مگر آریہ سماج جھٹ مہرشی کناد کے اس اصول کو بر سر طاق رکھکر فوراً اپنے کھوٹے سماجی اصول کی حمایت کرنیکو جھگڑ بازی پر اتر آتی ہے اور تناسخ کے فرضی قاعدہ کے مطابق آنکھیں بند کر کے منہ سے پکار اٹھتی ہے

کہ گھوڑا تو گتا بنگیا" حالانکہ ہاتھی کا ڈھانچ کیڑی نہیں بن سکتا اور نہ گھوڑے کا ڈھانچ کتے کی شکل مین بدل سکتا ہے اسلئے قدرت نے خود ایسے اسلام کی دشمن دہ کو ہر مخلوقات کے الگ الگ ڈھانچ مقرر کرکے دکھلا دیئے ہین جس سو ہر جانور کی شکل وصورت کو اپنی حقیقی بصارت کی آنکھون سے دیکھکر ہر فرد بشر کو اس زبردست قانون الٰہی کا تجربہ ہوجاوے کہ جملہ مخلوقات کا الگ الگ ڈھانچ قدرت نے خود مقرر کردیا ہے اور لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ دخدا کی مخلوقات کے لئے ہرگز تغیر وتبدل نہیں - یہ قانون اس زبردست علیم مطلق کا مقرر کردہ ہے)

آریہ سماج نظام قدرت کو جب لوگون کی نظر مین گڑبڑ کرنیکی خاطر علت معلول کا مسئلہ بیان کرنے لگتی ہے تو اس وقت تو اسکی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی صورت مادہ اور پرکرتی کا وجود بھی پرمیشور کے ساتھ ہی انادی ثابت ہوجاوے لہٰذا وہ خدا کو علت اور جیو وپرکرتی کو معلول ثابت کرتی ہے مگر جب سزا وجزا کا مسئلہ پیش آتا ہے تو جزا وسزا کا فقط روح ہی پر دار ومدار جا ٹھہرتی ہے اور مادہ کو ایکدم اُسے ترک کردینا پڑتا ہے گویا روح ومادہ دجیو وپرکرتی) ہردو کو جو معلول مانا تھا اب اُس سے مُکر کر اور مادہ کو چھوڑکر جھٹ روح پر آگرے اسکی وجہ بھی وہی مفصلہ بالا ہر مخلوقات کی ڈھانچ مقرر شدہ کی جواب ہی سے آریہ سماج بالکل عاجز وساقط ہے کیونکہ کیڑی کی ڈھانچ از روئے تجربہ اور قانون قدرت کے مطابق ہرگز ہاتھی نہیں بن سکتا اور نہ ہاتھی کا ڈھانچ ہی کیڑی کا ڈھانچہ بن سکتا ہے اور یہی حال جملہ دنیاوی مخلوقات کے جسمون کا ہے - کیونکہ فلسفہ وسائنس کا اصول ہے کہ جب تک ایک چیز یا جسم کا ہیئت بدل نہ جاوے تب تک وہ ہرگز دوسرا جسم یا شکل اختیار نہیں کرسکتی اور ایک شکل کے تغیر وتبدل ہوکر دوسرا جسم اختیار کرنے سو جبتک پہلی چیز وشکل کا نام ونشان نیست نابود نہ ہوجاوے تب تک دوسرا جسم وشکل وصورت بن نہیں سکتا" یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج اس تجربہ بدیہی ثبوت کو دیکھکر مادہ سے بھاگ کر روح پر جا گرتی ہے - لیکن اُسے معلوم کرکے کچھ شرم کرنی چاہئے کہ جس طرح گھوڑے کا جسم بدلکر کتا نہیں بنتا اسی طرح آریہ گھوڑے کی روح کتے مین مہرشی کناد کی اس پوتر سوتر کے مطابق ہرگز داخل نہیں ہوتی کیونکہ علت مین جو صفات ہوتے ہین وہی معلول مین ہوتے ہین" سے صاف ثابت ہے کہ اگر گھوڑے کی روح ایک کتے مین چلی جاوے تو یہ ایک لازمی امر ہے کہ گریہ کتے کا شریر ہے مگر چونکہ بسبب

صفات گھوڑے کے اُس سے ظاہر ہونے چاہئے - وہ برابر گھوڑے کی طرح ہنہنائے وہ چنگھاڑی کرے - وہ گھوڑے کی طرح گھاس گھاس کھاوے اور ویسا ہی شہ زور ہو - ایسا ہی اگر ہاتھی کی روح کیڑی کی قالب مین گھسے تو اُس کیڑی مین ضرور ہاتھی کے صفات موجود ہونے ضروری ہین حالانکہ یہ محض غلط ہے کہ آدمی کتا بنکر آریہ سماج کا لکچرار - یا گروکل کا پروفیسر ہوسکے کیونکہ جب کتے کے قالب مین آریہ سماج کا پروفیسر گھسا ہے اُس کتے مین بجائے بھونکنے کے ضرور پروفیسری کی صفات ہونے چاہئین کیونکہ مہرشی کناد کے اس سوتر مین اس امر کو صاف ظاہر کردیا ہے کہ " جیسے صفات علت مین ہوتے ہین ویسے معلول مین بھی ہوتے ہین " لہٰذا ہم مہرشی کناد کے مشکور ہین کہ جنہون نے اسلامی اصول کی حمایت سے سارے آریہ دھرم کے بخئے ادھیڑ دیئے !!

کیا آریہ سماج مہرشی کناد کے اس اصول کو غور سے دیچار مین لاکر فائدہ اُٹھائیگی کہ اس سوتر نے آریہ سماج کی تعلیم کی سخت قلعی کھولدی ہے - کیونکہ وہ کونسا فرد بشر ہے جو آریہ سماج کے اس اصول سے واقف نہیں کہ" وہ سروگیانی پرمیشور ہی سروجگت کا علت العلل ہے" اور تمام دنیا اُسی علت کی معلول ہے مگر مہرشی کناد کے اس اصول نے بر سوتر یا پرمان نے سروسنساد کے روبرو آریہ سماج کی اس مفصلہ بالا تعلیم کو ایکدم غلط ثابت کردیا ہے - کیونکہ اگر سروجگت کی علت پرمیشور ہی ہوتا تو جملہ جگت جو پرمیشور کا معلول ہے ضرور خدائی دالیشری) صفات سے ہی متصف ہوتا اور جو جو باتین یا صفات خدا مین پائے جاتے ہین وہ جملہ صفات کم از کم ہر فرد بشر مین ضرور پائی جاتین - لہٰذا مہرشی کناد کے مفصلہ بالا سوتر کے مطابق آریہ سماج کا یہ نیم داصول) بہی لغو ہے کہ" پرمیشور علت ہے اور جیو وپرکرتی معلول"

ہان حسب تعلیم اسلام اس سوتر سے اس امر کی بہت کچھ تائید ہوتی ہے کہ سنہ دن مین طوفان کا آنا قحط کا پڑنا - زلزلون کا آنا - شہرون کا غرق ہوجانا - وید ون کا ستیاناس اور زبان سنسکرت کا دنیا کے صفحہ سے اٹھ جانا اور انکے بجائے اسلام وقرآن کا قائم مقام ہوجانا اور اسکی مخلوق کا دنیا کے ہر تخت پر دین اسلام قبول کرتے جانا یہ ضرور اس سروپاپ اور سروشکتیمان کی علت کا نتیجہ دپھل ہے اور آریہ سماج جملہ اعمال روحانی وجسمانی کا مون مین دین اسلام کی لگاتار مخالفت بیر کینہ - کپٹ - کرودھ کو اپنی پوری پوری طاقت سے استعمال مین لاکر بھی ناکامیابی پر ناکامیابی ہی حاصل کرنا یہ اُسی بدعلت ونالائق معلول دشیطان)

ahmadimuslim.de

اور اگلے پیرودن) کی کہولی علت کا نتیجہ ہے کیونکہ جیسے صفات علت مین ہوتے مین ویسے ہی صفات معلول مین بہی ہوتے ہین ٭ تو اس سے معلول آریہ سماج کے کہوٹے کرم مین محض شیطان ہی کی لعنتی علت کے پائے جانیکا یقین ہوتا ہے۔

اسباب ہے کس کو انکار ہے کہ علم تواریخ انسان کو عقلمند۔ شاعری ذہین۔ حساب عقل کو لطیف۔ اور سائنس گہمبیر (اخلاق ستودہ) اور منطق بحث کے لایق و قابل بناتا ہے۔ اسی شیطان دین اسلام کی دشمنی مین اندہا کرڈالتا ہے پس جس طرح جملہ علوم ایک علت بنکر برابر اپنی صفات کے اپنے معلول و معلول پرڈالتے ہین اسی طرح سے آریہ سماج کے بچہ بچہ کا عہد آہر نیک بات سے بہی اسلام کو جہوٹے کرنے کو دلائل پیدا کرنے کی بدخصلت آریہ سماج کی تعلیم و نیم دہرم کو محض شیطان ہی کی علت ثابت کرتے ہین۔

بورڈس نامی دہرم جو صدیون کا اور آریہ مسافر کا مہرشی دتنا سخی اچہا ہو وہ بہی آریہ سماج کو ہدایت و تنبیہ کرتا ہے کہ ایک کام کرو تم عادت کا تخم بو ہیہ ہو ایک عادت ڈالو تم چال چلن بنانیکی تیاری کرتے ہو ایک چال چلن کی بنیاد ڈالو تم تقدیر کی بنیاد قائم کر رہے ہو۔ تم سب لوگ وہی کام کر رہے ہو جو سابقے تناسخ کے مطابق تم کو کرنے چاہیئے تہے کے مطابق آریہ لوگ کیون دہبہ پیدا کرکے اسلام کی مخالفت پہ لگا کر اپنا دہرم تک برباد کر چہوڑنے کو تیاری کر رہے ہین۔ تناسخ کے عاشق آریا پرلیک اور ستیری نویسون سے جب کانے لنگڑے لولے او غریب آدمیون کو پیش کرکے پوچہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کیون ایسے پیدا ہوئے ہین؟ تو وہ جہٹ مہرشی کنادکے اس مفصلہ بالا سوتر کو مانتے ہوئے بہی علت و معلول کی فلاسفی کو نظر انداز کرکے یون جواب دیتے ہین کہ یہ خدا کی مرضی سے نہین بلکہ اپنے اگلے جنمون کے کہوٹے کرمون کے پہل سے ایسی ہو گئے ہین مگر انہین یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ "جیسے صفات علت مین ہوتے ہین ویسے ہی معلول مین بہی ہوتے ہین" تو چونکہ آریہ سماج کی تعلیم ہی منحوس۔ کانی۔ اندہی۔ لنگڑی۔ لولی انکو ملی ہوگی اسلئے یہ غریب کانے لنگڑے لولے پیدا ہوئے ہین اسلئے وہ ہیکڑبازی سے ہماری ایسی باتون کو سرسے ہی ٹال دیتے ہین۔ ہم کہتے ہین کہ اگر یہ اگلے جنمون کے کرمون کی ہی سزا مین ایسے ہوئے ہین تو کیا یہ سزائین انکو ایسا کرنے والے جنم مین ہی نہین مل سکتی تہین! پہر دوسرا جنم دینے کی ضرورت ہی کیا تہی اگر یہ دنیا کی

وار الجزا ہے تو جہان چور۔ بدمعاش۔ آمد ہے۔ لولے لنگڑے وغیرہ پاپون کے قیدی اور سزا یافتہ موجود ہین تو کوئی مکتی یافتہ شخص بہی تو بتلاؤ اور دکہلاؤ تو پہر اپنا پیچہا اس افلاطونہ اُتر سے چہڑانا چاہتے ہین کہ جنکے پاس وہین دولت اور اونچے اونچے مکان ہین یہی مکتی یافتہ اور اگلے جنمون کے نیک کرمون کے پہل پا رہے ہین مگر جب یہ سب صفات پورے پورے کنجرون اور بازاری رنڈیون مین ثابت کرکے دکہلا دیئے جاتے ہین تو پہر آریہ سماج کے ایڈیٹر جیسے چالاک بہی سون (چپ) سادہ لیتے اور بات کو چبا جاتے ہین۔ غرضیکہ مہرشی کناد کے مفصلہ بالا سوتر سے صاف ثابت ہے کہ آریہ سماج مین داخل ہوکر ہمیشہ قانون قدرت اور مہاتما لوگون کے اصول کے خلاف ایسی ہی جوتیان کہانے کی تعلیم ملتی رہتی ہے کہ جب سو ایک چنگا بہلا آدمی بہی پورا پورا ہٹ دہرم اور دو پہیہ پن جاتا ہے۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادہوان)

جواب سوالات مندرجہ اہلحدیث

مورخہ ۲۳ رجب دربارہ نسخ

جواب سوال اول۔ اکثر و بیشتر محدثین و مفسرین کے نزدیک آیات قرآن مین بیش آیتون سے زیادہ منسوخ نہین جیسا کہ علامہ سیوطی رحمہ نے اتقان مین تحریر فرمایا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ نے فوز الکبیر مین اسکے متعلق تحقیق جدید فرمائی ہے وہ یہہ کہ تمام قرآن مین صرف پانچ آیتین منسوخ ہین اور باقی سب محکم اون مین سے ایک سورۃ بقر کی آیت وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ الی قولہ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ ہے اور ناسخ اسکی آیت وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ الی قولہ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا دوسری آیت سورۃ انفال کی یعنے اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ الخ اور اسکی ناسخ آیت کریمہ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ الایۃ تیسری سورۃ احزاب کی آیت لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ الآیۃ اور ناسخ اسکی آیت کریمہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ الایۃ چوتہی سورۃ مجادلہ کی آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً الایۃ ناسخ اسکی آیہ کریمہ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ۔ پانچوین سورۃ مزمل کی پہلی آیت اور ناسخ اسکی آیت عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ الایۃ۔ لیکن یقیناً یہ نہین

ahmadimuslim.de

کہا جا سکتا کہ فلان آیت کے منسوخ ہونے پر تمام مفسرین نے اتفاق کیا اور کسی کا اس مین خلاف نہین پایا گیا۔ البتہ ابن عطیہ و قاضی عیاس نے سورۃ البقرکی آیت وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ کے بارہ مین لکہا ہے کہ اسکے منسوخ ہونے پر اجماع پایا گیا ہے جیسا کہ رسالہ افادۃ الشیوخ مین مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔

جواب سوال دوم منسوخ ہونیکا ثبوت قرآن سے پایا جاتا ہے قال اللہ تعالےٰ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔ یہ آیت یہود کے اس شبہ کے جواب مین کہ محمد کا عجیب حال ہے کہ ایک بات بیان کرتا ہے پہر اسکے خلاف کہتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اوسی کا کلام ہے اللہ تعالےٰ کا کلام نہین نازل ہوئی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر اور جامع البیان وغیرہ مین مذکور ہے اور سیوطی نے تفسیر اکلیل مین تحت آیت مذکورہ کے لکہتے ہین فیہا وقوع النسخ فی ہذہ الملۃ اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَةً مَّكَانَ اٰیَةٍ الخ اکلیل مین تحت اس آیۃ کے مذکور ہے فیہ رد علی من انکر النسخ آیات منسوخہ کی تعداد و شمار صراحۃً طور پر کسی حدیث مین نہین پائی گئی البتہ بعض آیتونکا منسوخ ہونا احادیث سے پایا جاتا ہے۔

جواب سوال سوم کسی مسلمان کو دیدہ دانستہ آیت منسوخ پر عمل کرنا جائز نہین جیسا کہ دیدہ دانستہ غیر قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑہنا جائز نہین۔ پہلے مسلمانون کیلئے یہہ حکم تہا کہ بیت المقدس کیطرف رخ کرکے نماز پڑہین پہر یہ منسوخ ہوا اور کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا کسی مسلمان کو ہرگز جائز نہین کہ دیدہ دانستہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرے یہی حال آیت منسوخہ پر عمل کرنیکا ہے۔

جواب سوال چہارم جو شخص کسی آیت کے منسوخ ہونیکو تسلیم نہین کرتا وہ سخت غلطی مین مبتلا ہے اور یہ غلطی اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جیسے عبداللہ بن مسعود رضی سے نقل کیا جاتا ہے کہ معوذتین قرآن مین داخل نہین۔ وغیرہ واللہ اعلم۔

جواب سوال پنجم اس سوال کا جواب پہلے جوابات سے معلوم ہو سکتا ہے یہی حال سوال ششم کا ہے۔ واللہ اعلم۔

واضح ہو کہ ناسخ و منسوخ ہونیکا یہ مطلب ہرگز نہین اور نہ کوئی مسلمان خیال کرسکتا ہے کہ حق تعالےٰ سے پہلے حکم کے صادر کرنے مین غلطی ہوئی اور پہر غلطی سے آگاہ ہوکر اوسکو منسوخ کیا گیا تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا۔ بلکہ اس طرح سمجھنا چاہئے جیسے کوئی طبیب حاذق مریض کیلئے اول نسخہ منضج کا تجویز کرتا ہے پہر مسہل اور پہر تبرید قائم کرتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ حسب موقعہ بیماری کی کمی بیشی کے لحاظ سے نسخہ بدلا جاتا ہے یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ طبیب سے اول غلطی ہوئی اور پہر اس سے رجوع کیا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت و تصرف کے بارہ مین خیال کرنا چاہئے کہ مثلاً ایک شخص کو آج اللہ تعالےٰ نے غنی کیا اور کل کو فقیر بنا دیا کسی کو آج تندرست اور کل بیمار کیا جس طرح یہان پر غلطی کا وہم و گمان نہین ہو سکتا اسی طرح احکام امر و نہی کے تغیر و تبدل مین بہی نہین ہو سکتا۔

ناسخ و منسوخ کی بحث بہت طویل و عریض ہے اگر تمام و کمال لکہی جاوے اور منکرین و مجوزین نسخ کے استدلالات و جوابات پورے نقل کئے جاوین تو شاید اخبار کے ذریعہ سے اسکی اشاعت دشوار ہو۔

دوسرے سوال کا جواب بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا ختم ہونا شرعاً واقع اور واجب التسلیم اور عقلاً جائز و ممکن ممتنع بالذات ہرگز نہین مخفی نہ رہے کہ سائل صاحب نے امکان نظیر کے بارہ مین سوال کرنا چاہا لیکن ذہول و غفلت سے پیرایہ و مضمون بدل گیا جیسا کہ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے امید کہ سائل صاحب اپنے مقصود سے مطلع فرماوین تاکہ مدلل جواب دیا جاوے۔

جواب سوال نمبر ۳ حدیث مین وارد ہے لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد الحدیث اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تقرب و زیارت کیلئے سفر کرنا سوا تین مسجدون کے اور کسی کے لئے جائز نہین۔ فقط واللہ اعلم۔

راقم محمد عبد الجبار عمر پوری کان اللہ مقیم دہلی کشن گنج۔

مرزا قادیانی کی نام کیساتھ مرحوم و مغفور

۲۲ رجون ۱۹۱۸ء کے اخبار زمیندار مین جو جو راقم نے اپنے پرائیویٹ پوست کارڈ کا مضمون صرف شائع شدہ ہی دیکہا بلکہ توقع سے بڑہ کر منشی سراج الدین احمد صاحب مالک اخبار مذکور کا عالمانہ جواب بہی مطالعہ مین آیا۔ صاحب موصوف کو لازم تہا کہ جس تحریر کا بندہ نے ذکر کیا تہا بجائے پرائیویٹ خط کے چہاپنے کے پہلے اسکو اپنے قابل قدر اخبار مین جگہ دیتے۔ اور اس پر اپنا فاضلانہ

+ تفسیر کبیر میں لکہا ہے کہ اس آیت سے نسخ کا وقوع ثابت نہیں ہوتا۔ امکان وقوع ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ریمارک کرتے لیکن اسکے برعکس کارروائی عمل میں آئی بہر حال آپکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا ریمارک قبل از وقت سے بندہ کی پوری اطمینان تسلی نہیں ہوئی۔ اسلئے اگر آپکے جواب پر کچھ حرف گیری کی جاوے تو امید ہے کہ میری گستاخی معاف فرمائینگے۔

(۱) مضمون بعنوان بزرگ (مرزا) کے بارہ مین اس وقت دو قسم کے خیالات کے احباب ہین یعنے مرزاجی کی اخلاص مند جماعت کے لوگ جنکا ایمان آپ کی رسالت یا نبوۃ پر ہے۔ پس الفاظ مرحوم و مغفور تو بجائے خود وہ تو بہر موقعہ پر الفاظ الصلوٰۃ والسلام بھی ایزاد کرتے ہین۔ بلکہ انت بمنزلۃ ولدی۔ انت منی وانا منک۔ یحمدک اللہ ویمشی الیک۔ اور اس قسم کے دیگر الہامات پر بھی کامل یقین رکھتے ہین۔ آپ انکو اگر کسی مسئلہ کی حقیقت یا اصلیت ہزارون روشن دلائل سے سمجھائین اور مشاہدہ کرا دین۔ کہ آفتاب اس وقت اپنے نصف النہار پر ہے لیکن وہ آپ کی ایک نہ سُنین گے اور شب تاریک ہی کہے جاوینگے۔ اور حق ہے فرمودۂ خداوند تعالیٰ۔

اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

(ب) دوسری قسم کے وہ لوگ ہین جنکا قرآن مجید پر کامل ایمان ہے۔ اور وہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بمصداق آیت کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط کے خاتم المرسلین یقین کرتے ہین۔ اور ختم نبوۃ کے بعد نبوۃ کا دعوے کرنے والون کو شرک فی النبوۃ کا مرتکب بتلاتے ہین۔ اور ایسے لوگون کو جو دین اسلام مین تفرقہ انداز ہین۔ اور لَا تَفَرَّقُوْا پر ایمان نہین رکھتے۔ انکو اَلَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ کا مصداق پاتے ہین۔ اب اس مین تو آپ کو بھی ہم سے اتفاق رائے ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک جن لوگون نے نبوۃ کے دعاوی کئے اور سخت بے دردی سے اسلام کے ٹکڑے کاٹے۔ اور جس قدر مہدیان کاذب سطح ہستی پر نمودار ہوئے ہین قادیانی صاحب بھی غالبٔ خلف الباب ہیچے از انجملہ ہین۔ پس اُن دعویدارون کو بعد از مرگ جو جو خطابات علماء انہین خطابات کے قادیانی صاحب مستحق ہین اگر وہ صادق تھے تو اُن کے نامون کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہم لکھا جاتا ہوگا۔ اور اگر کاذب تھے تو لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ط انکے حق مین راست آویگا۔ اسلئے بقول سعدی

سخن تکویم کہ این ممکن آن کن
مصلحت بین وکار آسان کن

(۱) کیا آپنے مرزا صاحب کی مصنفہ کتابون مین نہین پڑھا۔ کہ سوا اپنی جماعت کے لوگون کے باقی تمام اسلامی دنیا کو جہنمی بتلاتے ہین (انجام آتھم) جمعہ جماعت تو بجائے خود وہ تو کسی مسلمان کے نماز جنازہ مین بھی شامل نہین ہوتے اور سب کو کافر اور گلے کاٹے جانے کے قابل بتاتے ہین۔ اسلئے مین حیران ہون۔ کہ ایسے شخص کے نام کے ساتھ الفاظ "رحم کیا گیا بخشا گیا" کیونکر آپکے روشن دماغ کے قلم سے لکھے جا رہے ہین۔

(۲) آپکے مرحوم و مغفور (مرزا صاحب) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے سچے اور پاک رسول سے لیکر دین اسلام کے مقدس پیشواؤن۔ عالمون۔ سجادہ نشینون اور دیگر نفوس قدسیہ وغیرہ تک کے حق مین جو سب و شتم کی بوچھاڑ کی ہے (نور القرآن حصہ دوئم۔ انجام آتھم) اُن کی ردیف وار ڈکشنری غالباً آپ کی نظر کیمیا اثر سے گذر چکی ہوگی۔ اگر نہین گذری تو ملاحظہ ہو عصائے موسیٰ صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۶۔ اب آپ ہی لِلّٰہ انصاف کرین کہ جس شخص کے اس قسم کے کارنامے ہین جنکا ایک شمہ عرض کیا گیا ہے کیا وہی شخص آپکے نزدیک مرحوم و مغفور کا مستحق ہے۔

(۳) آپکے مرحوم و مغفور نے قرآن مجید کی پاک آیات کو توڑ کر یعنے کسی آیت کا اول حصہ لیا اور کسی کا درمیانی حصہ اور کسی کا اخیر ٹکڑا اور ان سے نیا قرآن گھڑا (دیکھو اربعین حصہ دوئم) لیکن قرآن مجید کے ساتھ اس قدر ظلم کرنیوالا شخص پھر بھی آپکے نزدیک مرحوم و مغفور ہی مانا گیا ہے۔ آخر قرآن مجید کی معنوی طور پر عزت اور بے حرمتی کرنے والون مین کچھ تو مابہ الامتیاز ضروری ہے۔ اب مین آپکے تعجب انگیز اجتہاد اور حیرت انگیز استدلال پر کچھ عرض کرنیکی آزادی خواہ ہون۔

اول جس ہزار یا تین لاکھ آدمیون کا (جیسا کہ آپنے تحریر کیا ہے) کسی شخص کے جھنڈے تلے آجانا بلاشبہ اُسکی مستقل مزاجی۔ پولیٹیکل دماغ کی سنجیدگی کی دلیل ہو سکتی ہے۔ لیکن کیا یہ اشخاص مرزا قادیانی کی امت بننے سے پہلے غیر مسلم تھے۔ یعنے آریا۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ بدھ مذہب وغیرہ؟ ہرگز نہین۔ کیا مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ جماعت مرتدین شامل نہیں۔

۴ کیا افریقہ کے مہدیون کے جھنڈے تلے لاکھون مسلمان کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوئے؟ کیا کروڑون خلق خدا کا بت پرستی مین غرق ہو کر کفر و شرک کی موت مین مرتے رہنا۔ بت پرستی کی صداقت پر دلیل ہے؟ کس قدر دنیا

بنا ر بصاحب نظرے گوہر خود را۔ عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

جو تثلیث کے عقیدہ مین غرق ہے۔ اور اسلام کو (معاذ اللہ) ایک جعلی مذہب جانتے ہین۔ تو کیا وہ راستی پر ہین؟

اسی دفعہ کے ضمن مین آپنے ایک اس سے بھی زیادہ تر روشن دلیل پیش کی ہے کہ ہندو بزرگون کو سرگباش (جنت نصیب) لکھنے کا رواج ہے۔ اسکے جواب مین صرف اسی قدر گذارش ہے۔ کہ جو لوگ اپنے پیدا ہونے سے لیکر موت تک کفر و شرک مین جکڑے رہے ہو۔ اور قرآن مجید کے مواعظ اور ہدایات کو پس پشت پھینکتے رہے ہو۔ قرآن مجید تو ان کو سرگباش نہین کہتا۔ ہان بعض ہمارے پسند اور خوشامدی نام کے مسلمان اس رواج کے دلدادہ اور پابند ہون تو ایسے لوگون پر مذہب اسلام کا کیا انحصار ہے۔ نہیں یہ کوئی اسلام کا مسئلہ نہین ہے کہ ہندون کے رواج کی خواہ مخواہ اہل اسلام پیروی کرین۔ اسی دفعہ کے ضمن مین آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مرزا جی مدعی اسلام متقی اور کلمہ گو الخ۔ لیکن میرا عاجزانہ التماس ہے۔ کہ صرف یہی ایک طریق ان کی مطلب براری کا تہا جس سے انہون نے بہت کچھ فایدہ اٹھایا۔ مذہبی آڑ سے بڑھکر کوئی عمدہ پیرایہ عوام کالانعام کو اپنے ڈہنگ پر لانے کا بہتر ہے۔ اگر وہ مدعی اسلام نہ بنتے تو کوئی شخص انکے پاس بہی نہ آتا اور اس قدر زر و مال جو عوام سے وصول کرکے اپنی اولاد و احفاد کے لئے جمع کر گئے ہین کبہی حاصل نہ ہوتا۔ اور یہی ایک پیرایہ ہے جس کی بدولت ان سے بہت باصفا لوگون سے اپنی رسالت کا اعتراف کرایا۔ لیکن آخر الامر نتیجہ یہ نکلا کہ جن کو خدا تعالے نے انما المؤمنون اخوۃ الخ کا رشتہ نصیب کیا تہا۔ ان مین آتش نفاق ڈالکر خانہ جنگی کے لئے تلوارین انکے ہاتہ مین پکڑا گئے

دو م گاڈ فری ہیگنس صاحب۔ (بقول آپکے) غیر مسلمان اور منکر رسالت شخص نے نہ تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ نہ کوئی اسلام کا مکر کہلاتا تہا۔ بلکہ جنم کا عیسائی ہو کر اسلام کی حمایت مین ایک کتاب لکہی جو تمام دنیا مین شایع ہو گئی۔ اس نے اسلام کے پاک اور مقدس بزرگون کو جہنمی کا خطاب نہین دیا۔ اسپر بہی اگر سرسید نے اسکو مرحوم لکہا ہے تو سرسید مرحوم کے تمام اجتہادون اور استدلالون سے نہ آپ کو اتفاق ہے نہ دیگر مسلمانون کو اور مرزا صاحب تو سرسید کو دایرہ اسلام سے خارج اور نجاست خورون کے لئے نجاست تیار کرنے والا گمراہ وغیرہ الفاظ لکھتے رہے ہو (دیکھو آئینہ کمالات مصنفہ مرزا صاحب کا خط انبی سرسید) پس وہ سرسید کے اجتہادات اور استدلالات سے کیونکر فایدہ اٹھا سکتے ہین۔ ہان آپنے بلاشبہ تو ان سے بہی بڑہکر سرسید کے اجتہاد سے فایدہ اٹھایا ہے۔ کہ ایک مسلمان کو جو تبدیل مذہب کرکے عیسائی ہو گیا تہا۔ اور تثلیثی عقیدہ پر مرا آپنے مرحوم کے لفظ سے اسکو یاد کیا۔ (زمیندار اخبار ۲۰ اگست ۱۹۱۳ء صفحہ ۲ کالم ۲)

سوم جیسا کہ آپنے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت کوئی شخص کسی کے کہنے سے داخل جنت نہین ہو سکتا۔ اور نہ ہی دوزخ مین دہکیلا جا سکتا ہے۔ تو مین حیران ہون کہ خواہ مخواہ بے اختیاری کے عالم مین آپنے غیر مستحق کو جنت مین داخل کرنے کی کیونکر زحمت اٹھائی ہے۔

چہارم حضرت منصور کے انا الحق والی مثال انکو دیجئے جو خدا تو نہ تھے اور بندون مین کچھ تمیز نہین کر سکتے وہ وقت عالم سکر تہا۔ لیکن اہل شریعت کے نزدیک کلام المجانین لا یعتبر۔ دیوانون کے کلام کا کچھ اعتبار نہین ہے۔ لیکن مرزا جی نے عمداً بقائمی ہوش و حواس مسلمانون کے حق مین ایسی ایسی درفشانیان کی ہین جنکا اعادہ کرنا بہی گناہ مین داخل ہے۔

پنجم قرآن مجید کی چند آیات دربارہ مغفرت جو آپنے تحریر فرمائی ہین (گستاخی معاف) وہ اس محل اور موقع پر چسپان نہین ہو سکتین۔ اگر انکا وہی مفہوم ہے جو آپنے ظاہر کیا ہے تو بمصداق ع۔

خشت بنیاد بازی غلط باختی۔

اس طرح پر تو معاذ اللہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہوکر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ کے مواعظ کی کچھ ضرورت ثابت نہین ہوتی۔ اور علاوہ تخلف وعدہ اس مالک حقیقی کا لازم آتا ہے۔ حالانکہ ہم ہر روز قرآن مجید مین پڑہتے ہین۔

(۱) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ پ ۶ ترجمہ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگون سے جو ایمان لاتے ہین اور اچہے عمل کئے ہین۔ کہ انکے لئے بخشش اور اجر عظیم۔

(۲) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ سورۃ مائدہ آیۃ ۱۳ ترجمہ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جہٹلایا ہمارے احکام کو وہی لوگ ہین جہنم مین جانیوالے۔

(۳) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا۔ سورۃ توبہ آیۃ ۷۳۔ ترجمہ وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون سے بہشتون کا بہتی ہین انکے نیچے نہرین۔ ہمیشہ

رہنے والے ہیں اُن میں۔

(۴) وَعَدَ اللّٰہُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْکُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا

سورۃ توبہ آیۃ ۶۹ ترجمہ۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے منافقین مردوں اور منافقین عورتوں سے اور کافروں سے جہنم کی آگ کا ہمیشہ رہنے والے ہیں اس مین۔

(۵) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ سورۃ آل عمران آیۃ ۷۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ تو اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔

(۶) کَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔ سورۃ مزمل آیہ ۱۸ ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا ہو چکا ہے۔

(۷) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ۔ سورۃ مومن آیۃ ۵۵ و ۷۷۔ ترجمہ۔ پس صبر کر اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے۔

اس مدعا کی بہت سی آیات ہیں مگر طوالت سے بچنے کے واسطے مین نے انہیں سات پر قناعت کی ہے۔ جس شخص کا مذکورہ بالا آیات پر کامل ایمان ہے وہ کبھی بھی اپنے دل مین خیال نہیں کر سکتا کہ (معاذ اللہ) خدا کے نان الیسی کہا شاہی ہے۔ کہ نیک عمل کرنے والے سچے مسلمانون کو خواہ مخواہ دوزخ مین دھکیل دے۔ اور جو لوگ پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کر کر چیلا اور حمقاء سے کچے مجوز ہیں نیک اور پاک مسلمانون کو ناحق اور بے موجب جہنمی کا خطاب دین تو ایسے لوگون کو بہشت مین داخل کرے۔ چونکہ قرآن مجید مین بعض آیات بعض کی تفسیر ہیں۔ پس جن پاک آیات کا آپنے حوالہ دیا ہے اُنکی تفسیر مین مفصلہ ذیل آیات مدد دیتی ہیں۔ اور مغفرت کے حصول کے لئے توبہ ایک لازمی اور ضروری امر ہے۔

(۱) سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ سورۃ انعام آیۃ ۵۴۔ ترجمہ۔ سلامتی ہو تم پر تمہارے پروردگار نے لکھ لی ہے اپنے آپ پر رحمت کہ جو کوئی تم مین سے نادانستہ برا کام کرے اور پھر اسکے بعد توبہ کرے تو بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۲) وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی۔ سورہ طٰہٰ آیۃ ۸۲ ترجمہ۔ اور بیشک مین بخشنے والا ہون اس شخص کے لئے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے۔ پھر بھی راہ پر رہا۔

(۳) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا سورۃ فرقان آیۃ ۷۰۔ ترجمہ مگر جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے پس ایسے ہی لوگ ہین جنکی برائیون کو اللہ تعالےٰ بھلائیون سے تبدیل کر دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے۔

لیکن جہانتک ہمارا علم و یقین ہے اور مرزا قادیانی کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اُسنے مسلمانون کو صراط مستقیم سے گرانے۔ پاک اور مقدس بزرگان اسلام کو سب و شتم کرنے کافۃ الاسلام کو جہنمی کہنے اور قرآن مجید کی آیات کو توڑ کر اپنے تصرف میں لانے مین کوئی دقیقہ اپنی طرف سے باقی نہیں چھوڑا۔ اور اپنے مرنے کے وقت تک ایسے کفریات سے سچے دل سے توبہ نہیں کی۔ اور نہ ہی نبوۃ کے جھوٹے دعویٰ کو اپنی زندگی بھر مین واپس لیا۔ حتی کہ مرگ مفاجات نے جو ہیضہ کی شکل مین نمودار ہوئی اُسے دفعتاً ہی دبوچ لیا۔

اخیر پر یہ عرض ہے کہ آپنے آخر الامر اسی مضمون کیسا تھ تحریر کر دیا ہے کہ مین مرزا صاحب مرحوم کے دعاوی اور الہامات کا قائل اور معتقد نہیں ہون یعنے بالفاظ دیگر اُن کو اونکے دعاوی وغیرہ مین کاذب مانتے ہین۔ پھر جس شخص کے باب مین آپکی یہ رائے ہو اُسکے نام کے ساتھ آپ کو مرحوم و مغفور لکھنے کا حق کہان سے حاصل ہو گیا جبکہ قرآن مجید مین برملا پڑھا جاتا ہے۔

لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔

مین اپنی گستاخی کی معافی مانگتا ہون اور خداوند تعالےٰ کی درگاہ مین عجز و زاری کے ساتھ دعا مانگتا ہون کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

امید ہے کہ آپ فرصت کے وقت اس مسئلہ پر پھر تدبر اور غور فرما دیجئے۔ والسلام

خاکسار امام الدین عفی عنہ از گجرات (پنجاب)

غزل در ذکر قادیانی

از مولوی عبد العزیز صاحب

چو بشنید یہ مرگ قادیانی — چگونہ رفت زین دنیائے فانی
کہ او خود خواستہ بود از خدا — برائے خویش فیصل آسمانی
اذان کرد او و علمائے فیصلہ کن — بہ دانائے اسرار نہانی
کہ ای پیدا کن گیتی و گردون — بہ نزد کاذب و دجال ثانی
چنانکہ مینویسد دشمن من — ثناء اللہ بکتاب نیستانی
فانہا کہ ... فی حیاتہ — اجب و انتم بذ ... دانی

ــــ ترجمہ۔ پس ہلاک کر مجھ ای خدا اسکی زندگانی مین و قبول کر اور فیصلہ کر ساتھ اسکے پس تو نزدیک ہے ۔ یہ اسم فاعل کے صیغے ہیں نواسے دا کے وزن پر اور اثبات یا متکلم وصلی

ahmadimuslim.de

وان کان ثناء اللہ ضالا — فاھلکہ والی غیر فانی
لباب اللہ دعوتہ علی الفور — لیعلم من دکان ابن الزمانی
فاھلکہ علی ماکان فیہ — فبشری للاقاصی والادانی
وخصمہ ثناء اللہ حیٌ — شب و روز آن بعیش و شادمانی
چو خود دادار ما این فیصلہ کرد — چہ ہستے باز از خود نکتہ دانی
اگر آری بدم تاویل فاسد — بگویم تف ترا بر نکتہ دانے
نمی آری تو ایمان بر خدائے — کز و شد فصل امر قادیانی
عجب از حامیان و پیروانش — کہ بیجا میکنندش پشتبانی
نمی دارند بادمنے بدعوے — نمی آرند سند شانگانی
مگر عوعو کہ بے معنی است لفظو — نہ شرمے از خدائے آسمانی
کجا شد نوردین میرزائیان — کجا آن مرد اکمل گوسیانی
کجا مرد مبارک صدر ایشان — چہ مستور اند در کنج نہانی
چرا ناید بیرون سوی میدان — پے اثبات صدق پیر فانی
کجا یعقوب چندہ خواہ نمردم — چرا خامش کنون از کلک رانی
چرا نہ بہ جواب از صدق مرزا — کہ دستے داشت اندر مدح خوانی
سیاہ در مدحش الحکم کردے — ہمیگفتی بمرزا این و آنی
ولاہر شب بگردون میرساند — و را گفتی خلیل و موسیٰ ثانی
گہے احمد شال اورا نوشتے — ہمیکردے بمدحش بادخوانی
غرض مرزائیان لیس شرمسارند — جوابے نیز از مرگ ناگہانی
بمرد آن کاذب غدار ناگاہ — گرفتہ شد ببطش آسمانی
فراوان نعمت از حق حاصلش بود — ازان دایم بعیش و کامرانی

ہمہ وہم منہمک اندر تنعم — مگر غافل بود عیشم آوردانے
نہ پروائے ز خدائے ذوالجلالش — از ان بیکرد تحریف معانی
بقرآن و کلام پاک یزدان — کہ آورد ثنی امین بر حسب ماتے
اگر چندے ندارے بین ترا عجاز — کہ روز دین بیان خود فشانی
کہ روز من مراد و روز دین است — چرا از من دین دا شید زندگانے
بقرآن روز دین روز جزا ہست — اگر شبہ ہست خاتمہ را بخوانی
بسورۃ الانفطار از ایزد پاک — ہمین تفسیر ورقادیانے نو
غرض بیگانہ بود از فہم قرآن — یقین دانی اگر از ہوشمانی
ہمہ الہام او بے مغز و مہمل — ببین الہام مرد آسمانی
ہمہ گفت از رہ نحو او ہمہ عمر — باخر رفت زین دنیائے فانی
مگر شرمش نمے آمد ازین امر — بہ پیری آرزوہائے جوانے

نویسم تا کجا حالات اورا
عزیزان بہ اگر خاموش مانی

کیا اہل تقلید اہل حدیث ہونیکے مستحق ہیں؟

از مولانا مولا بخش خان صاحب بہاری مقیم جمالپور ضلع مونگیر

ہمارے علاقی بھائی حنفی جب اہل حدیث عاملین بالسنت سے سنتے ہیں کہ وہ اپنا لقب ان مذاہب مختلفہ اور مشارب متشتتہ سے الگ تھلگ اہل حدیث رکھتے ہیں اور اسی لقب کو اپنے لئے پسند+ کرتے ہیں تو وہ بھی فوراً جھٹ کہ اہل حدیث کہنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہم اہل حدیث نہیں ہیں ہیچمیرز ماشاء اللہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ خدا کے سب بندے اسی سلسلہ میں وابستہ ہو جاویں اور سب کے سب اہل حدیث یا اہل سنت ہو جاویں مگر یہ کیا بات ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ مقابلہ میں اپنا لقب حنفی ہونا پسند کرتے ہیں مگر جب مقابلہ اہل حدیث کا ہوتا ہے تو یہ لوگ اپنے کو اہل حدیث کہنے لگجاتے ہیں۔

۱ اے اگر ثناء اللہ گمراہ ہے پس اسکو میری زندگانی میں ہلاک کر ۱۲-
۲ یہ اسم فاعل ہے فنی یعنی سو فانی کے وزن پر اور اثبات یا آ بسبب وجہ مذکور
۳ قبول کی اللہ نے دعا جلدی تا کہ ظاہر کرے کذاب وقت کا دھوکہا۔
۴ پس مرزا کو اللہ نے ہلاک کیا جس حالت میں کہ وہ تھا۔ پس خوشخبری ہو بڑوں اور چھوٹوں کو + ۵ اور اسکا دشمن ثناء اللہ زندہ ہے +
۶ یعنی اکمل ساکن گولیکی کسفے الحقیقت اجہل ہست۔
۹ یعنی مبارک علی فیروز والی ثم السیالکوٹی +
۱۰ یعنی ایڈیٹر الحکم کہ در تعریف و توصیف مرزا اوراق الحکم سیاہ میکرد۔

۱۱ اعجاز المسیح مصنفہ مرزا قادیانی +
۱۲ کما قال اللہ تعالیٰ فی الواقعہ۔ ھذا نزلھم یوم الدین
۱۳ کما قال اللہ تعالیٰ۔ وما ادراک ما یوم الدین ثم ما ادراک ما یوم الدین یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ ۔۱۲

+ یہ لقب کوئی مذہبی نہیں۔ مذہبی لقب تو صرف مسلمان ہے بلکہ یہ لقب عملی ہے اور بس (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اور عار مخالفت حدیث کی اپنے ذمہ سے اپنے مخالفین کے سامنے اٹھانا چاہتے
ہیں۔ اگر یہ لوگ اہل حدیث ہیں تو پھر اہل حدیث سے عمل بالحدیث کی وجہ کر
یہ شماتت و عداوت کیسی اور انکے لئے القاب نازیبا و ناپسندیدہ کی تجویز
جیسے وہابی وغیرہ کیسے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اہل حدیث نہیں
ہیں بلکہ وہی حنفی نعمانی وغیرہ ہیں اب ہم کو یہ دکھلانا ہے کہ حنفی اہلحدیث
کے لقب سے ملقب ہونیکے مستحق ہیں اور اس لقب مبارک سے وہ سرفراز و ممتاز
ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ تو ظاہر و ہویدا ہے کہ ہر دعویٰ پر دلیل کا ہونا نہایت
ضروری ہے اور دعویٰ بلا بینہ مسموع نہیں ہوتا بلکہ قابل رد و طرد ہوتا ہے
حنفیوں کے اس دعویٰ پر کہ ہم اہل حدیث و عامل بالحدیث ہیں کوئی دلیل
نہیں ہے اور اسپر کوئی حجت و برہان قائم نہیں کر سکتے بلکہ بخلاف اس کے
مشاہد ہے۔ اور اہل حدیث اپنے اہل سنت و اہل حدیث ہونیکے شواہد رکھتے
ہیں اور انکے پاس دلائل کتاب و سنت کے اسپر موجود ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ
مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ یعنے جو تم کو
رسول حکم کریں اسکو لیلو اور جس سے منع کریں باز رہو۔ و قال صلعم
علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی
یعنے میری سنت اور طریقہ خلفاء راشدین پر قائم رہو۔ و قال من رغب
عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے پھر اوے مجھ سے نہیں ہے۔ و
قال من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ۔
یعنے جس نے میری سنت کو پسند کیا پس بیشک اس نے مجھکو دوست رکھا اور
جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ سنت کے مخالفو تم جو
جھوٹی محبت رسول کے مدعی ہو اور سنت سے متنفر اور اہل حدیث کو محب
رسول نہیں سمجھتے ہو ذرا اس فرمان والا شان سید المرسلین کو دیکھو اور شرماؤ
آپ کو کہنا یہ ہے کہ سوائے فرقہ اہل حدیث کے سنت رسول کا کون طالب ہے
اور اسکی رغبت کون رکھتا ہے اور سنت رسول کا کون جامع ہے اور اس کا
کون متبع ہے یقیناً منصفین بجز اہلحدیث کے کسی کو نہیں بتلا سکتے ہیں اور
ساری فرقہ میں سوا انکے اور کسی کے لئے اس امر کو نہیں دکھلا سکتے ہیں کیونکہ متبعین
سنت وقت ظہور سلطان سنت و آفتاب عالمتاب کتاب تقلیدیہ اقوال و
آراء رجال کو بدنما شمار کرتے ہیں کانہٗ الصباح یغنی عن المصباح و للہ در
القائل ؎

بقول مصطفیٰ از نزد دیگران ماندم
شہود یار مانع گردد از اغیار عاشق را

بخلاف فرقہ مقلدین کے کہ وہ آخذ برائے امام ہیں۔ نہ بروایت سید الانام
دیکھو اصحاب حدیث قدیماً و حدیثاً حدیث ہی کے عامل اور اسیکے طالب رہے
اور آثار سید الابرار کو اسکے معدن سے آخذ اور اسکے حافظ رہے اور لوگوں
کو اسکے اتباع کیطرف داعی رہے اور اسکے مخالفین پر انکار فرماتے رہے یہانتک
کہ یہ لوگ معروف و مشہور باصحاب حدیث و اہلحدیث ہوئے اور ان کے مخالفین
اہل تقلید انکے برعکس ہوئے یعنی حفظ احادیث سے کنارہ ہو گئے اور اسکی معرفت سے
دور ہو گئے اور حدیث صحیح و ضعیف کی تمیز سے بے بہرہ ہو گئے۔ اور صحبت اہلحدیث
سے کنارہ ہوئے اور حدیث اور اہل حدیث پر طعن کرنے لگے اور ان کے لئے
برے القاب مقرر کئے جیسے نواصب و مشبہ و حشویہ و مجسمہ وغیرہ کما
ذکرہ فی الغنیۃ۔ پس یہ سب دلائل ظاہرہ و شواہد قائمہ واسطے اہلحدیث
کے ہیں کہ یہ لوگ احق ہیں ساتھ حدیث کے باقی فرقوں سے اور یہ تو معلوم ہے
کہ اتباع نام ہے عمل بسنن رسول اللہ صلعم اور تسلیم امر رسول اللہ کا جو صحیح ہو چکے
اور اہل ہوا و اہل بدعت اس سے بہت دور اور سخت نفور ہیں پس یہ علامت
ظاہرہ و دلیل واضح شاہد ہیں کہ یہی لوگ مستحق اہلحدیث و اہل سنت کے ہیں اور
بدعتی ہوا پرست اس سے خارج ہیں اور علاوہ اسکے اور علامتیں بھی ہیں۔ اولاً
اہل حدیث اقوال ناس و کردار رجال کو بسبب حدیث رسول کے ترک
کر دیتے ہیں۔ اور اہل تقلید حدیث رسول امین کو بسبب اقوال رجال کے ترک
کر دیتے ہیں۔ ثانیاً اہلحدیث اقوال رجال کو احادیث رسول پر پیش کرتے ہیں۔
پس موافق کو مان لیتے ہیں اور مخالف حدیث کو ڈال دیتے ہیں۔ اور اہل تقلید
اقوال رسول کو اقوال ناس پر عرض کرتے ہیں پس جو حدیث انکے رائے و قیاس
کے موافق ہوتی ہے اسکو قبول کرتے ہیں اور جو مخالف ہوتی ہے اسکو رد
کر دیتے ہیں یا تاویل و تحریف کرتے ہیں۔ ثالثاً اہل سنت وقت تنازع و اختلاف
کے لوگوں کو طرف کتاب و سنت کے بلاتے ہیں اور اہل بدعت اس وقت
آراء رجال اور ان کے معقولات کی طرف جھکاتے ہیں۔ رابعاً اہل حدیث
کے نزدیک جب حدیث رسول اللہ صلعم کی صحیح روایت سے ثابت ہو جاتی
ہے تو اسپر عمل و اعتقاد سے باز نہیں رہتے اور اسکے موافق و مخالف کا کچھ
خیال نہیں کرتے اور اہل تقلید صحیح روایت کے ثابت ہونے پر گروہ ندرا

ahmadimuslim.de

موافق انکے اعتقاد کے نہین ہے تو اُسکی تردید کی فکر مین ہو جاتے ہین اور صحیح حدیث پر عمل کرنے مین کسی مقتدا کے موافقت کو تلاش کرتے ہین بدون اسکے حدیث اُن کے نزدیک حجت نہین ہے حالانکہ امام شافعی ایسے لوگون پر جو یہ کہتے ہین کہ ہم حدیث پر عمل نہین کرینگے جب تک ہم یہ دیکھ لین کہ اسکا کوئی قائل و قابل بھی ہے سخت انکار کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بلکہ واجب ہے اسپر جسکے پاس حدیث صحیح ہو گئی کہ وہ اس حدیث کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو صحابہ وقت سننے حدیث کے رسول صلعم سے کرتے تھے اور امام ممدوح یہی فرماتے ہین کہ تمام مسلمانون کا اجماع و اتفاق ہے کہ جب کسی پر حدیث رسول اللہ صلعم کی ظاہر ہو جاوے تو اُس کو یہ حق نہین ہے کہ اس حدیث کو کسی کے قول و فعل کے سبب سے چھوڑ دے اور یہ علامت سب علامتون سے اہل حدیث مین ہی ہوئی ہے کہ یہ لوگ حدیث رسول اللہ صلعم کو کسی کے فعل و قول کی وجہ سے نہین چھوڑتے کیف ـــ

نہاد اہل حدیث است اتباع سنن　　صبا کی رای نیا بگذرد در این گلشن
کجاست صاحب تقلید گو بیا و ببین　　بہار این چمن و خار زار رای زمن

خامسًا اہل حدیث اپنے کو منسوب نہین کرتے ہین طرف کسی مقالہ معین اور شخص معین کے سوا رسول اللہ صلعم اور آنکی حدیث کے جیسے ماتریدیہ و اشعریہ مثلاً او حنفی و شافعی و مالکی وغیرہ کے اہل حدیث ان القاب محدثہ اور مقالات مبتدعہ و انتسابات مختلفہ سے بہت دور ہین۔ انکی نسبت یا تو طرف حدیث و سنت کے ہے یا طرف صاحب حدیث یعنی سید المرسلین کے پس بس۔

سادسًا اہل حدیث نصرۃ حدیث صحیح اور آثار سلف کی کرتے ہین اور اہل بدعت اپنے مقالات و مذاہب کی تائید و نصرۃ کرتے ہین۔

سابعًا اہل حدیث جس کسی سے محبت یا عداوت رکھتے ہین تو اوپر سنت رسول کے رکھتے ہین اور اہل بدعت محبت و عداوت جس کسی سے رکھتے ہین تو اوپر اقوال مبتدعہ اپنے کے رکھتے ہین۔

ثامنًا اہل سنت سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول اکرم نے یہ فرمایا ہے تو انکے دل اس جگہ ٹھہر جاتے ہین اور کہتے ہین علی الرأس والعین سمعنا و اطعنا اور التفات نہین کرتے طرف اسکے کہ ما ذا قال فلان و فلان اور اہل بدعت اسکے خلاف ہین انکے قلوب آیت و حدیث سے مطمئن نہین ہوتے جب تک ما ذا قال فلان و فلان معلوم نہوے اور تاویل و تحریف، سمعنا و عصینا کہکر جان چھڑا لیتے ہین۔

تاسعًا اہل بدعت حدیث و سنت سے اسی کو لیتے ہین جو انکی خواہش و ہوا کے موافق ہے ضعیف ہو وہ حدیث یا صحیح اور ترک کرتے ہین اُن حدیثون کو جو انکی خواہش و مذہب کے موافق نہو اگرچہ وہ سب احادیث صحیح ہون اور جب اُن احادیث کے رد سے عاجز و مجبور ہو جاتے ہین تو تاویلات مموہہ اور تحریفات مستنکرہ سے انکی تردید کر دیتے ہین۔ ہکذا افادہ العلامۃ محمد بن موصلی کان الی مختصر الصواعق پس دعاوی داعی ہر یک طائف کے طوائف متعددہ سے ساتھ حقیقت کے بلا بینہ ہے۔

دکل یدعی وصلا للیلی
ولیلی لا تقر لھم بذاکا

علامہ ابو المظفر سمعانی فرماتے ہین کہ طریق حقہ و عقیدہ صحیحہ ساتھ اہلحدیث کے ہے کیونکہ انہون نے اپنے دین و مذہب و عقیدہ کو خلفًا عن سلف و قرنًا عن قرن رسول اللہ سے اخذ کیا ہے اور آن حضور کی دعوتون کی معرفت دینے جو دین مستقیم و صراط قویم کی طرف آن حضور نے لوگون کو بلایا ہے) کا کوئی طریقہ نہین ہے بجز اس طریق کے جسپر اہلحدیث چلے ہین اور اور فرقے پس انہون نے دین کو طلب کیا بغیر طریقہ اصحاب حدیث کے اسواسطے کہ وہ لوگ اپنے معقول و آرا کی طرف لوٹ گئے پس جب کوئی آیت و حدیث سنی تو اسکو اپنے عقول کے معیار پر پیش کیا پھر اگر وہ ٹھیک سا ہوا تو اسکو مان لیا اور اگر انکے میزان عقل مین مستقیم نہوا تو اسکی تردید کر دی اور اگر کسی وجہ سے اس حدیث کے قبول سے مجبور ہوئے تو تاویلات بعیدہ اور معانی مستنکرہ سے اسکی تحریف کر دی اور راہ حق سے کنارہ ہو گئے اور دین کو پس پشت ڈالدیا اور حدیث و سنت رسول کو اپنے قدمون کے نیچے کر لیا کما لا یخفی علی من نظر فی کتب اصول الحنفیۃ من رد الاحادیث الصحیحۃ بالقواعد المخترعۃ والاقوال المبتدعۃ لیکن اہل حدیث نے کتاب و سنت کو اپنا امام بنایا ہے اور دین کو انہی دونون اصول سے اخذ کیا ہے اور جو کچھ انکے معقول و خواطر و آرا مین واقع ہوتا ہے اسکو کتاب و سنت پر پیش کرتے ہین پھر موافق کو قبول کر کے خدا کا شکر ادا کرتے ہین اور مخالف کو ترک کر کے کتاب و سنت کیطرف متوجہ ہو جاتے ہین اور اپنے نفس کو متہم کرتے ہین کیونکہ کتاب و سنت رہنما طرف حق کے ہے اور انسان کی رائے کبھی حق اور کبھی باطل ہوتی ہے نکیف لا غتماد امام الطریقۃ ابو سلیمان دارانی

ahmadmuslim.de

غرض اس قسم کے فسادات ہمارے حنفی بھائی کرتے ہیں مگر ہم مظلوم ہیں لہذا گذارش ہے کہ ہم کو کوئی تدبیر بتائی جاوے۔ خاکسار عبد النعیم خان۔

ایڈیٹر: کہاں ہیں وہ لوگ جو اہل حدیثوں کو فساد کا بانی اور مقدمہ باز کہا کرتے ہیں۔ وہ ذرہ انصاف سے کہیں کہ فسادی کون ہے۔ پس ہمارے خیال میں تو یہ ہے کہ اگر اہل حدیث اپنی مقدور کے خیال سے مسجد متنازعہ میں جانا ہی ضروری جانتے ہیں اور مقدمہ کر سکتے ہیں تو کوئی صاحب جنکو روکا گیا ہے دفعہ ۱۰۷ میں مفسدوں کی درخواست کردیں اور جن جن لوگوں نے روکا ہے ان کے نام لکھا دیں۔ اپنا حق ثابت کرنے کیلئے فیصلجات ہائیکورٹ و چیف کورٹ کا ایک رسالہ فتوحات اہلحدیث ہے جس میں ملتے ہیں قیمت ۲ دفتر ہذا سے ملتا ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

پیسے کے سوا کام نہیں چلیگا

حسب ذیل احباب کی قیمتیں نومبر میں ختم ہیں۔ ۱۳ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چندہ روانہ کرنے کے لئے قیمت بھیجنے میں دقت ہو تو بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے مطبع کا ناحق نقصان نہ ہو۔ **مینیجر**

۱	امرتسر
۳	امرتسر
۱۸	مظفر گڈھ
۲۲	مئوناتھ بھنجن
۲۴	مئوناتھ بھنجن
۲۹	بھوپال
۳۳	چکوتہ
۳۷	گڑی
۳۹	بنارس
۴۰	ڈیرہ دون
۴۱	منٹگمری
۴۲	مردان
۴۵	دہلی
۴۷	لاہور
۴۸	مظفر پور
۵۱	شاہ کوٹ
۵۲	خانیکیشہ
۶۳	آرہ
۷۳	آرہ
۷۶	مئو اعظم
۷۹	پانڈا گڑھ
۷۷	گلس گلانان
۸۵	اندور
۸۷	ناگپور
۹۶	جالندھر
۱۰۵	لکھوکے
۱۱۱	حیدرآباد دکن
۱۱۳	فیروزپور
۱۱۷	بردوان
۱۲۰	ٹھیاقوال
۱۲۳	قادیان
۱۲۸	مدراس
۱۳۰	مروتپور
۱۳۴	گریام
۱۴۴	حیدرآباد دکن
۱۴۹	لاہور
۱۶۶	امرتسر
۱۶۷	امرتسر
۱۸۳	بجنور
۲۴۶	ٹانگو
۲۵۴	پہاڑپور
۲۶۳	بلرام پور
۳۱۳	سیالکوٹ
۳۴۴	امرتسر
۴۰۲	بنارس
۴۰۸	سوائی مادھوپور
۴۴۳	بہیمسر
۴۳۱	بانکی پور
۴۴۶	دہلی
۵۵۳	حلقہ چاؤ
۵۶۵	الیور
۶۶۳	سوہیار خورد
۶۶۶	آرہ
۶۶۹	جھگیاں غلام فرید
۶۷۰	بالا بلیدوال
۶۷۸	پٹیالہ
۹۳۶	کھنڈوہ
۹۳۹	الموڑہ
۹۴۰	لکھی جولا
۹۴۱	دہلی
۹۴۴	مئوناتھ بھنجن
۹۴۶	رگھوپور جوابوا
۹۴۸	وچا
۹۵۰	چوہان
۹۵۲	لکھنو
۹۵۴	ملتان
۹۵۷	قنوج
۹۵۸	سرسہ
۹۶۱	کوٹلی لوہاراں
۹۶۹	تہاڑی
۹۷۳	مہنار
۹۷۶	شاہجہانپور
۹۷۹	مبارکپور
۹۸۱	پنڈوری وڑیچ
۹۸۲	بدایون
۹۸۳	سوہدرہ
۹۸۶	کرنول
۹۸۷	آرہ
۹۸۹	کڑیجور
۹۹۲	حویلی بہادر
۹۹۳	حاجی پور
۹۹۴	کلکتہ

میں آگرہ چلا آیا۔ وہاں کہتولی کا باشندہ اور ... ناراضی ہے میری نشست برخاست رہی۔ یہاں سے ایک شخص محب اللہ صاحب مظفر نگر کے ... قصین روپیہ مہینے تھے۔ امراؤ سنگھ اور ... سنگھ ... (صدر بازار آگرہ) نے مجھ سے کہا کہ اگر تم آریہ سماجی ہو جاؤ تو ہم تمہارا ... قرض ... کاغذ لیکر تصفیہ کرا دینگے اور چالیس پچاس کی ملازمت بھی دلا دینگے۔ ... مجھے سماجی تعلیم کی تصدیق ہوئی۔ خدا گواہ ہے میرے دل میں الحمد للہ کبھی اسلام کی نسبت کوئی بدگمانی پیدا ہوئی۔ لہذا اب میں مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں ... آریہ سماج کی ملازمت چھوڑ کر ... التماس کرتا ہوں ... ڈاک ... اہلحدیث کی خدمت میں ... اپنی ... سبکدوش ہو جاؤں۔

میرا ... اخبار ۲۳۔ اگست میں یہ بھی دیکھا تھا کہ میری نسبت پنڈت جی نے لکھا ہے ... مولوی ثناء اللہ صاحب کا شاگرد ہوں اور ان سے قرآن مجید پڑھتا رہا ہوں ... جھوٹ ہے میں نے یہ ہرگز نہیں ... میں کہتا ہی کہہ ... مولانا صاحب مظفر نگر میں کبھی ... نہیں ... وہاں ایک دو یوم کے لئے کبھی جلسہ پر گئے اور چلے آئے۔ آپ تو میری شکل سے بھی واقف نہیں۔

میرے خیال میں اگر آریہ سماج میں کوئی بات سچی بھی ہو تو آریہ سماج کے ایسے ... اپدیشکوں کی کذب بیانی سے خواہ مخواہ ایک مسلمان ... حق کو نفرت ہو ... مختصر یہ کہ میں ایک منٹ کے لئے بھی اسلام سے خارج نہیں ہوا۔ چونکہ ... دنیاوی ... ہوا۔ مگر افسوس کہ دنیا کا وعدہ بھی انہوں نے پورا نہیں کیا۔ لہذا میں لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوا اس شیطانی جال سے نکل آیا ہوں۔

۱۶۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء

مرزا بیگ

غریب فنڈ

ذیل ... رقوم وصول ہوئیں۔
سکرٹری انجمن اسلامیہ ... (رسائل) ۸
... حسین خان ... (رسائل) ۸ — کتوبی فنڈ ...
محمد عبداللہ ... گیا (رسائل) ۸
منشی سراج الدین صاحب لودھی ...
مولوی محمد احمد ... ناظم اٹاوہ ...
الہی بخش ... پنیوہ ...
ایک ... کل ...
سابق قرض ... غریب فنڈ ...
باقی ...
پانچ اخبار بنام سید محمد شاہ ...

+ بھیجے ہے (اڈیٹر)

۹۹۸	حیدرآباد دکن	۱۲۸۹	گکھنڈ
۹۹۸	سچپورہ	۱۲۹۲	بھنالی
۹۹۹	چاندپور	۱۲۹۸	ملود
۱۰۰۲	سرینگر	۱۲۹۹	سیالکوٹ
۱۰۲۷	اکبرپور	۱۲۱۸	ٹنن
۱۲۶۲	کھریانوان	۱۲۹۶	شوربیا
۱۲۰۴	ٹھٹھہ موسی	۱۳۱۲	بھیدا ئیل
۱۲۶۹	...	۱۳۳۴	مستی چک
۱۲۸۰	...	۱۳۶۵	کاہنووان
۱۲۸۱	...	۱۳۴۲	...
۱۲۸۲	نہست پور	۱۳۴۶	...
۱۲۸۳	بیاپور	۱۳۴۸	بنگلور ...
۱۲۸۵	سن پورہ	۱۳۶۵	...
۱۲۸۶	پشپت	۱۴۱۱	ڈسکہ
۱۲۸۷	...	۱۴۱۹	گورکھپور
۱۲۸۸	... گڑھ	۱۴۳۲	پٹیالہ

مسافر آگرہ کی شدھی

۲۳۔ اگست ... مسافر میں ایک بڑے ... آدمی کو آریہ بنانے کی ...

... مولوی اور حاجی اور کیا نہیں کیا القاب دئے گئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ سے مظفر نگر میں پڑھتے رہے ہیں۔ اس جھوٹ ... کی قلعی کھولنے میں ہم سے ذرا سا تساہل ہوا۔ گو خدائی غیرت نے ... کا جواب دینے کو وہ بزرگ جنکی شدھی پر اتنا بے جا فخر کیا گیا ... اہلحدیث میں بھیجا ہے۔ لہذا وہ اسی کا جواب خود دیتے ہیں (اڈیٹر)

مسمی مرزا بیگ ساکن کہتولی ضلع مظفر نگر ہیں جن کا ذکر پنڈت ... نے اخبار مسافر ۲۳۔ اگست میں شدھ ہونے کا کیا ہے۔ اپنا ... مختصر حال درج کرتا ہوں۔

میں مظفر نگر میں درزی کا کام کرتا تھا۔ وہاں سے روزگار کی تلاش

انتخاب الاخبار

امرتسر میں تاحال بخار میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اوسط تعداد اموات روزانہ ڈیڑھ سو سے زائد ہوتی ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے۔

حیدرآباد دکن کی تباہی کی خبر پڑھکر ہم نے وہاں سب احباب کو خط لکھے گئے تھے۔ جن کے جواب بھی بعض احباب کی طرف سے وصول ہوئے۔ باقی صاحب بھی اپنی اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ کچھ احباب فوت بھی ہو گئے ہیں۔ اُن کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب الہادی نے خط کے جواب میں وہاں کی کچھ مفصل کیفیت لکھ بھیجی ہے چونکہ اس سے صاحبان بہت کچھ عبرت حاصل کر سکتے ہیں اسلئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ وھو ھذا

حیدرآباد کی جو خوفناک خبریں آپ تک پہنچی ہیں وہ بہت صحیح ہیں۔ اصل یہ ہے کہ شہر کے باہر ایک ندی بہتی ہے جسکا نام رود موسیٰ ہے۔ شہر پناہ۔ آبادی اور ندی کے درمیان ایک سڑک ہے۔ یہ ندی شہر کے بازو بازو بہت دور تک چلی گئی ہے۔ اسکا عرض کوئی سو قدم ہوگا بارش میں اچھا بہتی ہے اور موسم گرما میں بالکل سوکھ جاتی ہے لوگ جوتے پہنکر چلے جاتے ہیں۔ چونکہ حیدرآباد میں یہ موسم بارش کا ہے اسلئے وہ بھری ہوئی بہتی تھی۔ ۲۸ شعبان کو بارش شروع ہوئی۔ اور اس کثرت کی بارش ہوئی کہ غرہ رمضان تک برابر بزور کی برستی رہی۔ سحری کا وقت تھا اور رمضان کی پہلی تاریخ تھی۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیفکر سو رہے تھے۔ کوئی دو بجے رات کو ایکدم سے ندی کی طغیانی شروع ہوئی۔ شہر پناہ کو توڑ کر شہر میں ہر طرف سے پانی گھس آیا۔ اور پہلی ہی دفعہ میں قریب قریب کے محلوں کو بہا لے گیا۔ جس وقت لوگ ہوشیار ہو کر بھاگتے تھے کمر تک پانی آ چکا تھا۔ کوئی بھی نہ بچ سکا۔ جو گھر سے نکل پڑا وہ پانچ دس قدم چلنے کے بعد بہہ گیا۔ اور جو مکانوں کے نیچے دب گیا۔ بعض مرد تو بچ بھی گئے لیکن عورتیں اور بچے بہت ضائع ہوئے۔ اور ابھی جن محلوں میں پانی نہیں پہنچا تھا وہاں کے لوگ بھی اپنے مال اسباب کو چھوڑ کر صرف اپنی جانوں کو لیکر بھاگ گئے تھے۔ ہزاروں پردہ نشین عورتیں بے پردہ ہو کر بھاگ نکلیں۔ بچے اور ضعیف عورتیں اور بیمار لوگ اس دوڑ میں پس گئے۔ اور بعض لوگ جنکے مکان پختہ اور بلند تھے وہ اس خیال سے وہیں رہ گئے کہ پانی یہاں نہیں آئیگا لیکن کوئی دم میں پانی وہاں بھی پہنچ گیا اور مکانوں کو گرا دیا۔ بعض لوگ مال و زیور سنبھالنے میں تھے وہ وہیں رہ گئے۔ اور بعض محلوں کے لوگ اس غفلت میں رہے کہ پانی یہاں تک نہیں آئیگا۔ کیونکہ بہت فاصلہ پر ہے لیکن پانی دوسری طرف سے دوسرے محلوں میں سے ہوتا ہوا پہنچ گیا۔ بھاگنے کی مہلت نہ ملی۔ صبح تک ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ پانی کے بہاؤ میں زور بہت تھا اسلئے جو اس کی زد میں آیا نہ بچ سکا۔ بڑی بڑی عمارتیں جنکو لوگ قلعہ کہتے تھے اُن کا نشان تک باقی نہ رہا۔ پانی جہاں کمر یا گھٹنوں برابر اگر رکگیا تھا وہاں کے مکان بھی سب منہدم ہو گئے جب صبح ہوئی پانی کم ہو گیا تو عجیب قہر الٰہی نظر آ رہا تھا۔ ہزاروں لوگ کیا مرد کیا عورت اور ہزاروں مویشی جا بجا مرے پڑے تھے۔ اور جو بہہ گئے اُنکا کا ذکر ہی نہیں۔ صبح کو پہلے پہل جو سرکار کی جانب سے کام شروع ہوا وہ مُردوں کا اُٹھانا تھا۔ مُردوں کو شہر سے دو تین میل کے فاصلہ پر بڑے بڑے گڑھے کھود کر سرکاری لوگ اُن میں ڈال آتے تھے۔ پانچ چھ روز تک یہی کام رہا۔ عفونت بہت ہو گئی تھی۔ ہزاروں مویشی مردہ کو گھاس اور لکڑی میں جلا دیا گیا۔ ابتک بعض گرے ہوئے مکانوں کے نیچے سے مُردے نکل رہے ہیں مگر کیڑے پڑے ہوئے ہیں۔ گل گئے ہیں۔ جو لوگ بچ نکلے وہ مسجدوں سراؤں وغیرہ میں بھرے پڑے ہیں بدن پر جو لباس ہے اسکے سوا کوئی دوسرا کپڑا پہننے کو نہیں۔ سرکار اُنکی امداد کرنیکو تیار ہے لیکن سرکار خود مدد طلب ہے۔ شہر کے سب پل ٹوٹ گئے۔ سڑکیں باقی نہیں رہیں۔ سرکار نے کچھ کپڑا خرید کر لوگوں کو تقسیم کیا۔ کسی کو پہنچا کسی کو نہیں۔ کھانا بھی پکوا کر تقسیم کیا گیا۔ شہر کے بڑے بڑے محلہ کے محلہ سب ندی کی زد میں آ کر بہہ گئے۔ جو لوگ طغیانی سے مر گئے وہ تو خدا کو سپرد۔ مگر جو زندہ ہیں بسبب تنگ معاشی اور گرانی کے بُری حالت میں ہیں۔ لٹیروں کی کثرت۔ خدا کی پناہ۔ ناداری اور مفلسی نے لوگوں کو اسی پر آمادہ کر دیا ہے۔ ابھی نقصان کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں ہوا۔ میرے خیال میں ساٹھ ستر ہزار آدمی مرا ہے۔ ندی کے دونو طرف ایک ایک میل تک پانی کی زد نے کسی مکان کو باقی نہ رکھا۔ صاف میدان ہو رہا ہے۔ اس آسمانی قہر کے سوا جو آفت ارضی نازل تھی اسکو عرض نہیں کر سکتا۔ مالی نقصان بہت ہوا ہے۔ بیگم بازار ساہوکاروں اور سوداگروں کا بڑا محلہ ہے۔ بیس بائیس کروڑ کی مالیت کا مشہور تھا پورا بہہ گیا اور یوں تو ہر ادنیٰ و اعلیٰ کے پاس کچھ نہ کچھ تھا ہی۔ اور مکانات کی تباہی یہ سب کروڑوں کا نقصان ہے۔ لاوارث مال جو ندی میں مردوں نے اُٹھا کے اسوقت ڈوگروں کو ملا ہے اور سرکاری لوگوں کو خبر تک نہ ہوئی ہمیں کئی سو آدمی مالدار تونگر ہو گئے۔ اور جو مال سرکار میں داخل ہوا ہے وہ لاکھوں کی قیمت کا ہے

اہلحدیث ۔ دوست سلطان ہر چہ خواہد آں کند + عالمے را در دمے ویراں کند

چونکہ

آئندہ ہفتہ ۳۰ اکتوبر کو اہلحدیث کا پانچواں سال ختم ہوا اسلئے حسب دستور ۳۰ اکتوبر کو تعطیل ہوگی۔ اور ۶ نومبر کو چھٹی جلد کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ انشاء اللہ منیجر

کارخانہ مخزن الادویہ

واقع محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور ما...

کارخانہ مذکور چند سال سے حسب سرپرستی و زیر نگرانی ... صاحب قایم ہے جسمیں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ مثلاً دونیات و عرقیات و مربیجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ اور بہ کفایت نرخ ... طلبا ... کے ساتھ خاص رعایت کی جاتی ہے۔

نوٹ۔ جناب حکیم صاحب ممدوح ... کی ... مریض کی ... فیس نہیں لی جاتی ہے۔

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب حکیم مولوی نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور بانکی پور پٹنہ

حب الشفا

چھوٹی ... کی قیمت

یہ گولیاں کشتہ وغیرہ سے مبرا ہیں صرف نباتات سے مرکب کی گئی ہیں تعلی اور مبالغہ کی ضرورت نہیں۔ حق بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور خاص و عام بھی سچ بات کو پسند کرتے ہیں۔ ہم ان گولیوں کی مسبقدر تعریف لکھیں بجا ہے شفا منجانب اللہ ہے۔ اور علاج کرنا سنت ہے۔ ان گولیوں کے تجربہ نے ہمکو مطمئن کردیا ہے بطف ہے۔ اس گولی میں کوئی چیز ایسی نہیں۔ کہ ہندو لوگ اسکے کھانے سے انکار کریں مسلمان اور ہندو سب اسکو لیتے اور کھاتے ہیں اور فایدہ اٹھاتے ہیں معمولی گولی ... کے برابر ہو۔ اور بڑی گولی چنے کے برابر ہو۔ اور چھوٹی گولی مونگ کے برابر ہے جن جن مرضوں کو مفید ہے۔ انکا نام لکھا جاتا ہے۔ مصفی خون۔ دافع آتشک۔ دافع ... بخاری اکثر جو ... آتا ہے۔ دافع وجع المفاصل۔ دافع امراض ریاحی۔ دافع قبض و نفخ ... دور کرنیوالی سدوں کے کھولنے والی پیٹ کے کیڑوں کو دور کرنیوالی کھجلی خشک ہو یا تر اس کے دفع کرنیوالی نزول الماء یعنی آنکھوں میں ... کا پانی اترنا شروع ہوا ہو۔ اور بینائی میں فرق آگیا ہو۔ اور ... اور نہار ... معلوم ہوتا ہو۔ اسکو ... دالی اور رفع کرنیوالی ہے شیر خوار بچوں کے

مولف الارشاد جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

پیدڑے کھجلی کے واسطے بہت مفید ہے۔ ملنے کا پتہ ذیل ہے

مقام سیفیدہ وجنا تحصیل مونگھیر ضلع ... برار محلہ ... بابست حکیم مولوی عبداللطیف ظریف

ذیل فتاوے

مصنفہ جناب مولانا مولوی سید عبدالجبار صاحب غزنوی جسکا تیار ہو گیا ہے۔ جسمیں اعتقادات و عبادات و معاملات و دیگر احکام الٰہی بڑی تحقیق و تدقیق اور مفصل طور سے قرآن و حدیث سے مدلل کر کے خوب واضح طور پر مع حوالجات کتب لکھا گیا ہے۔ جس کو ہر ایک شخص بآسانی فایدہ اٹھا سکتا ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس موقع کو ہاتھ سے نہ دیں گے۔ اور ... فایدہ اٹھاویں گے۔ قیمت صرف ۱۲؍ محصول ڈاک بذمہ خریدار ملنے کا پتہ درج ذیل ہے **المشتہر**

محمد یحییٰ غزنوی بمقام صادق گنج اسٹیشن بکلو گنج روڈ علاقہ ریاست **بہاول پور**

تقابل ثلاثہ

یعنے توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلایا ہے۔ اور قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے قیمت ۱۰؍ معہ محصول ڈاک

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب دیا ہے قیمت ۲؍

اسلامی تاریخ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات طیب الطرز ... بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱؍

المشتہر

مینجر اہل حدیث امرتسر

فاضل ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

جو سنت میں اور زبان سے کیا خوب فرماتے ہیں - کہ جب سنئے نفس میں کوئی بات آتی ہے تو میں اسپر دو شاہد طلب کرتا ہوں کتاب و سنت کے پس اگر شاہد مل گیا تو خیر ورنہ میں اسکو رد کر دیتا ہوں ۔ وھذا آخر الکلام فی ھذا المقام بعون الملک العزیز العلام ۔

راقم العاجز ابو عبد اللہ مولا بخش خان - جمالپور ضلع مونگیر -

باسمہ ملک الرحمٰن
اہلحدیثوں پر سختی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ تاریخ ۶ - اگست سنہ رواں کو یوم پنجشنبہ کو ۔ شب میں ہمارے بڑے بھائی عبد الرحیم خان صاحب سلمہ کی نماز کیلئے جامع مسجد کو گئے ہمیشہ کے موافق انہوں نے حنفیوں کی جماعت میں شریک ہو کر آمین زور سے کہی - بعد نماز کے ان لوگوں نے بھائی صاحب کو منع کیا اور کہا کہ تم نہ مسجد میں آؤ اور نہ ہماری جماعت میں شریک ہوا کرو - کیونکہ تمہارے آمین زور سے کہنے سے ہماری نماز فاسد ہوتی ہے - اور تم نہ آیا کرو نہیں تو اچھا نہ ہوگا بھائی صاحب نے کہا کہ کوئی ثبوت بھی ہے یا کہ تمہارے دل سے تمہاری نماز نہیں ہوتی - غرضکہ انہوں نے اس وقت اکیلا دیکھ کر بہت کچھ کہا اور بھائی صاحب چپ ہو گئے - جب میں چلا تو ان لوگوں نے انسپکٹر پولیس کو جا کر کہا کہ دیکھو فلان فلان لوگ بیلدار وغیرہ اور سید والد کا نام کہا کہ - یہ لوگ مسجد میں آ کر ہماری جماعت میں شریک ہوتے ہیں اور آمین زور سے کہتے ہیں اسلئے ہماری نماز نہیں ہوتی - پولیس بندوبست کیجئے ورنہ فساد عظیم برپا ہوگا ۔ اور ایسا ہوگا ویسا ہوگا - غرض کہ وہ پچاس ساٹھ آدمی گئے تھے بلکہ غیض تو سنا کہ قریب ڈیڑھ سو کے تھے پولیس کے انسپکٹر صاحب بھی مسلمان تھے اور انہیں لوگوں کے جیسے انکے خیال بھی ہیں اور وہ یہاں پر نئے ہیں - حال میں انہوں نے گیارہویں بھی کی تھی - اور مولود بھی کیا تھا اور اسدن ہم لوگوں کا حال انکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ گیارہویں وغیرہ یا مولود میں شریک ہو کر کھڑے نہیں ہوتے - اور وہ ایک ہمارے ہی گھر کے پیچھے اچھے خیال کے لوگ اس دن وہاں پر شریک تھے جبکہ کھڑے ہونیکا موقعہ آیا تو وہ کھڑے نہ ہوئے - یعنی شیخ اسمٰعیل صاحب ہیڈ نرسر - اور احمد علی خان صاحب کلرک ڈاکخانہ تھے - غرضکہ انسپکٹر صاحب ناراض ہوئے اور پہلے ہی سے ناراض تو تھے ہی آج جمعہ کے دن انہوں نے سب انسپکٹر صاحب کو جامع مسجد کو بندوبست کے واسطے

اور ہم لوگوں کے نام لکھوانے کے واسطے بھیجا - سب انسپکٹر صاحب وہان پر جا کر ہم لوگوں کے نام وغیرہ پوچھ لئے - ہم لوگ قلعہ کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں اور اگر موقعہ نہ ملا تو کبھی کبھی جامع مسجد میں چلے جاتے ہیں - ہم لوگ وہان پر نہیں تھے تو بعد نماز جمعہ کے یہ کیفیت معلوم ہوئی ہم سنکر چپ ہو رہے - انسپکٹر صاحب نے سب کے مکان پر پولیس بھیجکر بلوایا مگر بلوانے میں عرصہ زیادہ ہو گیا تھا اسوجہ سے انسپکٹر صاحب نے کہا کہ سنیچر کے دن فجر سب حاضر ہوں - ہم لوگ سب سنیچر کو حاضر ہوئے - انسپکٹر صاحب نے کہا کہ دیکھو ہم لوگ تم کو منع کرتے ہیں کہ تم فساد نہ کرو بلکہ دوسری مسجد میں تم لوگ نماز پڑھا کرو - انکی جماعت میں شریک ہوا کرو - ہم لوگوں نے کہا کہ حضور ہم اپنی نماز ادا کرتے ہیں اور وہ اپنی نماز ادا کرتے ہیں - ہمیں فساد اور جھگڑا ہی کیا ہے ہاں - گیارہویں - راسو نڈی - ڈاہورے - میلاد بدعت اور سوم - دہم - بستم چہلم - ششماہی - چھماہی - نوماہی - برسی - چہلہ - بوٹن - چاشن - نعل - جھنڈے - شدے اور چڑیان وغیرہ اور رجب کے کونڈے - اور تعزیہ پرستی - نال پرستی - قدم پرستی - چلا پرستی - قبر پرستی - بال پرستی - وغیرہ وغیرہ امورات شرکیہ میں تو ہرگز شریک نہیں ہوتے اور نہ ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ - اس وجہ سے یہ لوگ ہم سے الگ ہیں - اور آمین تو فعل رسول مقبول ہے اس سے جو منکر ہے وہ مردود ہے - تب انسپکٹر صاحب کیا فرماتے ہیں کہ بس جی بس ہم کہتے ہیں کہ تم وہان پر مت جایا کرو اگر جاؤ گے تو ضمانت لی جاویگی یہ سنکر سید والد صاحب نے بھی انسپکٹر صاحب کو خوب کہا کہ دیکھو جناب آج دن سنیچر کی فجر کو میں جامع مسجد نماز کے لئے گیا تھا تب مجھ فلان فلان شخص نے ایسا کہا کہ اگر تم لوگ ہماری جماعت میں شریک ہو تو اگر ہم ایک ہتھیار کے سامنے بھی بکرا حلال کریں تو تم کو کھانا پڑیگا - نہیں تو تم یہان مت آیا کرو - اور ہم تمہارا میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ میں شریک نہیں ہونگے - غرضکہ جو جو انہوں نے کہا میں پورا لکھ نہیں سکتا - بعد ہم لوگ سب چلے آئے - اور پھر میں اور نثار علی خان صاحب دکاندار کے فرزند احمد علی خان صاحب اور نظام علی خان صاحب جاگیردار جناب سکندر خان صاحب کے چچیرے بھائی اور سید بڑے بھائی صاحب عبد الرحیم خان صاحب اور محمد ابراہیم صاحب پنشنر رسالہ اول اور دو ایک بیلدار راستے میں جا رہے تھے کہ اتفاقاً اثنا راہ میں مولوی صاحب متکلم دیہ حضرت امروہہ ضلع مراد آباد کے باشندے عرصہ دراز سے یہین پر مقیم ہیں - محکمہ نظارت عدالت دیوانی میں

بعد امروہہ کے ہیں تو حضرت مولانا احمد حسن صاحب مرحوم ہیں کیونکہ ان مسائل کا تصفیہ نہیں کرالیتے ۔ ایڈیٹر

* ہماری محاورہ میں مسلمان معمار کو بیلدار کہتے ہیں -

+ اتنی تقریر کی حاجت کیا تھی انسپکٹر صاحب چونکہ گیارہویں والے ہیں تو گیارہویں والے کی کتاب غنیۃ الطالبین دکھا دیتے

مذکور رہے اب پنشن پاتے ہیں۔ فارسی اردو کی کچھ استعداد رکھتے ہیں پیشہ معلمی کرتے ہیں۔ وضع قطع بالکل مولویانہ اور ہاتھ بھر کی لمبی داڑھی رکھتے ہیں۔ اب عقائد اور مذہب کی سنیئے! اگر کسی ذی وجاہت موحد یا موحدین کی جماعت کو دیکھا تو کہہ دیا کہ بس صراط مستقیم پر عمل کرنے والے یہی لوگ ہیں انکا ہر فعل موافق شرع شریف کے ہے۔ باقی فرقہ راہ راست سے دور پڑے ہیں۔ جبکہ کسی مولوی یا [illegible] سے ملاقات ہوئی تو لگے گروہ حق پژوہ موحدین کی برائی کرنے کہ بھائی انکو دشمن خدا اور رسول جانو اپنے بزرگوں کا طریقہ ہرگز نہ چھوڑو یہ فرقہ نیا نکلا ہے۔ پیشتر غیر مقلد کہاں تھے؟ ہمنے اور ہمارے آباؤ اجداد نے کبھی نام بھی نہ سنا تھا۔ دراصل یہ لوگ وہابی ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے اپنے کو موحد یا اہل حدیث مشہور کرتے ہیں۔ یہ لوگ واجب القتل ہیں چونکہ یہ لوگ مقطع و مہذب اور وضع ترکیب مولویانہ اور علم فارسی وغیرہ سے کسی قدر واقف ہیں۔ بمصداق "اندھوں میں کانے راجہ" یہاں کے جہال میں مولوی صاحب کہلاتے ہیں۔ [illegible] دراصل عبدالرحیم اور [illegible] کا بے مذہب کہنے والے میرے پاس کتاب بغی المؤمنین تھی اس میں دہلی کا ایک فیصلہ ہے اور کمشنر صاحب بہادر کے دستخط بھی ہیں کہ فرقہ حنفیہ اور اہل حدیث باہم ایک مسجد میں نماز پڑھیں اور فریقین میں کوئی کسی کو منع نہ کرے اپنے اپنے طریقہ پر نماز ادا کرے ایک دوسرے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اور اس فیصلہ کے آخر میں علماء کرام کی مہریں بھی ہیں۔ غرضکہ ہم لوگ انسپکٹر صاحب سلامت یا کرامت کے مکان پر پہونچے اور معمولی سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ میں نے کہا کہ سرکار نے ہم لوگوں کو اختیار دیا ہے کہ تم ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتے ہو۔ اور یہ دہلی کا فیصلہ موجود ہے آپ پڑھ لیجئے۔ بڑے غصہ میں آکر کہنے لگے کہ مجھے علم نہیں میں پڑھتا نہیں ایسا اور ویسا کہا اور پھر کہا کہ کیا تم وہاں پر جاؤ گے میں نے کہا جی ہاں جاؤنگا بلکہ ضرور جاؤنگا۔ پھر پولیس کی دھمکی دینا شروع کیا۔ میں نے کہا کہ منظور ہے۔ اتنے گرم کیوں ہوتے ہو حق بات کہتا ہوں۔ یہ سنکر اور تیز ہوئے اور چیف صاحب (سب انسپکٹر) کو کہا کہ ابھی انکا نام لکھو اور ضمانت کا حکم سنادو۔ پھر مجھ سے پوچھا کہ تم جاؤ گے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ میں اور بھائی عبدالرحیم خانصاحب اور معین الدین خطیب بیٹھے تھے تو بیٹھے رہے باقی صاحب چلے گئے پھر مجھ کو کہا کر [illegible] دل میں تمہارا خوب کیا۔ اور پھر میں اٹھکر چلا آیا۔ اور بھائی صاحب وغیرہ بھی چلے آئے۔ دیکھئے آج کی تاریخ تک تو ضمانت نہیں ہوئی اور

دیکھو۔ اور بھلا حضرت ان سے ہمسے کیسے بنے؟ یہ بدعتی مشرک اور ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ تم بھی ایسا ہی کرو۔ اور ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کہتے ہیں کہ باہم اتفاق کرو اور ملکر چلو تو بھلا حضرت کیسا ہوگا؟ بھلا ڈاکٹر صاحب نے اور چند آدمیوں نے یہاں پر انجمن مقرر کیا ہے۔ ہر اتوار کی شام کو لکچر ہوا کرتے ہیں۔ اتفاق۔ آپس اور حاکم متعلقہ کی اطاعت۔ ایسے ابواب پر لکچر دیئے جاتے ہیں۔

جبکے واقعات ہم لوگوں پر باہم کے حنفیوں نے اور ہم بیچارے ہیں کہ مسجد جامع میں ہمارا جانا بند کر دیا۔ بالکل ہم میں کا کوئی آدمی جامع مسجد کو نہیں جاتا ہم لوگ دو دفعہ جناب انسپکٹر صاحب کے مکان پر فریاد لے گئے کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہمنے انسپکٹر صاحب کو عرضیاں وغیرہ بھی دیں مگر ہم کو انسپکٹر صاحب نے کچھ بھی نہیں کہا [illegible] حنفیوں نے ہمکو مسجد میں جانے سے منع تو خود کیا اور تسپر دھمکی بھی ایسی دی کہ لاشیں گر جائیں گی اگر کوئی اہل حدیث مسجد میں آیا۔ اور یہ بات جمعہ کے دن چیف صاحب اور جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کے سامنے کہی گئی۔ اور وہ لوگ بھی بہت تھے مگر وہ گواہی کیوں دینے لگے تھے ایک دفعہ میرے والد عصر کی نماز کو گئے تھے تو جماعت تیار تھی۔ اور مولوی سبحان بخش صاحب پیش امام تھے۔ میرے والد صاحب حدیث کے موافق جماعت میں شریک ہوئے۔ فیض علی منصرم فوراً الگ ہو گیا اور سب لوگوں کو کہا کہ نماز مت پڑھو۔ تکبیر وغیرہ ہو گئی تھی فوراً لوگ الگ ہو گئے۔ اور لوگوں نے پوچھا کیوں ایسا کیا تو کہا کہ تم کو نہیں معلوم؟ ایک اہل حدیث شریک ہے اسکے ملنے سے نماز نہیں ہوتی۔ والد نے پوچھا کہ کیا میری وجہ سے؟ فیض علی نے کہا ہاں ہاں۔ تمہاری وجہ سے۔ والد صاحب نے الگ ہو کر نماز پڑھی۔ بعد میں انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ سب نے غرض مغرب میں بھی ایسا ہی ہوا تین جماعتیں ہوئیں۔ اور بعد میں والد صاحب کو کہا کہ تم مت آیا کرو۔ نہیں تو ایسا ہوگا ویسا ہوگا۔ والد صاحب نے جامع مسجد کو جانا چھوڑ دیا نگینہ مسجد میں جایا کرتے ہیں۔ دو ایک دن کے بعد ہم لوگوں میں سے اہل حدیث لوگ جلیدار جو باہر دیہات میں کام کرنے کو جایا کرتے ہیں وہ دوپہر [illegible] آگئے اور جامع مسجد میں نماز پڑھنے کو گئے تو روک گئے اور ان کے ہاتھوں سے پانی کے بدھنے تک چھین گئے۔ وہ بیچارے غریب وہاں سے نکلکر چلے آئے اور قلعہ کی مسجد میں انہوں نے نماز پڑھی۔ اور ہم لوگوں کو کہا کہ ہمکو انہوں نے منع کیا اور کہا کہ اب سے نہ آیا کرو۔ تم کو قلعہ کی مسجد ہم نے دیدی ہے۔ تم اسی میں جاؤ۔ یہاں آؤ گے تو ہم ایسا کرینگے ویسا کرینگے۔

ahmadimuslim.de